فہرست کتاب کواکب الہداۃ ترجمۃ المشکاۃ

مثل نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح

یہہ کتاب ہدایت انتساب ترجمہ کی ہوی جناب امیر ابن امیر ابن امیر نبیرۂ خواہر جناب نواب
والاجاہ جنت آرامگاہ غلام غوث الثقلین نواب محمد تقی حسین امیر الدولہ بہادر
امیر جنگ حالا دام اللہ تعالی ظلالہم کی کواکب الہداۃ ترجمۃ المشکاۃ کرکے نام
رکھی گئی جناب افضل عرفاء عصر اکمل شیوخ دہر جناب حضرت مولانا مولوی محمد جعفر صاحب مد ظلہ العالی کی

کواکب الہداۃ ترجمۃ المشکاۃ

دلائل النجاۃ ترجمۃ المشکاۃ

تصحیح کی ہوی عالم کامل عارف ماہر جناب مولوی سید عبد القادر صاحب حسینی القادری
اور فاضل آگاہ عارف باللہ جناب مولوی عطاء اللہ صاحب اور عالم فنون عقلیہ و نقلیہ عارف
ذو تمیز جناب مولوی سید عبد العزیز صاحب اور تصحیح کی ہوی اور دلائل النجاۃ ترجمۃ المشکاۃ
کرکے نام رکھی ہوی جناب افضل علما اکمل فضلا مولوی سید مرتضی صاحب کی اہتمام سے
سید جمال الدین اور خط سے سید ابراہیم محمود رقم کے سنہ ۱۲۴۸ ہجری میں جلیہ طبع سے مزین ہوی

مطبوع مطبع مظہر العجائب مدراس



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الَّذِیْ نَشْہَدُ اَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ محامد بے شمار اور ثنا ہاے بے انحصار اُس پاک پروردگار کو سزاوار ہی جسنے متن متین قرآن مبین کو ہماری ہدایت کے لئے نازل کرکے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ کی خلعت سے سرفراز فرمایا جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَظُمَ بُرْھَانُہٗ اور درود نا محدود اور سلام غیر معدود اُس رسول محمود کو لایق ہی جسنے ہمارے دین متین کی تکمیل کے واسطے احادیث بے حساب اپنی زبان مبارک سے ارشاد کرکے اَنْتُمْ تُوْفُوْنَ سَبْعِیْنَ اُمَّۃً اَنْتُمْ خَیْرُھَا وَاَکْرَمُھَا کی نعمت سے ممتاز فرمایا رَفَعَ ذِکْرَہٗ وَتَعَالٰی شَانُہٗ اور تمامی آل اطہار اور اصحاب کبار پر رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

امّا بعد اضعف عباد اللہ رب الکونین غلام غوث الثقلین محمد تقی حسین مخاطب مشہور بہ امیر الدولہ بہادر امیر جنگ حال ابن حضرت نواب امیر الدولہ عبد القادر خان بہادر امیر جنگ مغفور ابن حضرت نواب خیر الدینخان بہادر منصبدار بادشاہی رحمۃ اللہ علیہ نبیرہ خواہر جناب فیضماب نواب والاجاہ جنت آرامگاہ بادشاہ کرناٹک علیہ الرحمۃ الی دوحد الفلک کہتا ہی کہ شریف ترین علوم علم حدیث شریف ہی کیونکہ وہ اشرف موجودات کا کلام ہی فی الحقیقت اشرف کا کلام بھی اشرف ہوا کرتا ہی کَلَامُ الْمَلِکِ مَلِکُ الْکَلَامِ لیکن وہ کلام اشرف زبان عربی مین رہنے کے سبب سے اکثر لوگ جو کم استعداد ہین اُس سے فایدہ مند نہین ہو سکتے اس لئے عاصی نے چاہا کہ کوئی کتاب حدیث شریف کی ہندی زبان مین صاف صاف ترجمہ کرون تا دیندار بھائیون کو نفع پہنچے اور اس عاصی کے لئے وہ کتاب وسیلہ نجات عقبی ہووسے پس دیکھا کہ کتاب مشکاۃ المصابیح محدثون کے پاس بہت معتبر اور متداول ہی اور اسمین مندرج مین سو حدیثون سے ہر قسم کے مشکلات حل ہو سکتے ہین باوجود قلت بضاعت اور تنگی فرصت کے مولانا شیخ عبد الحق دہلوی

کی فارسی شرح کے مطالب کے ساتھ اُس کتاب جلیل القدر کا ترجمہ کرکے **کواکب الہداۃ**
ترجمۃ المشکاۃ نام رکھا - اور ایک مقدمہ کہ جسمین مشکاۃ المصابیح کے دیباچے کا خلاصہ اور چند فوائد
ضروری مذکور مین اس کتاب کے دیباچے مین داخل کردیا اور تاریخ اتمام اسکی **شریعۃ رسول** اور ابتدائے
طبع کی **وحی پیغمبر** ملہم ہوی - اب ناظرین کاملین سے امید یہہ ہے کہ اگر کسی جاے خطاے بشری نظر آوے تو
قلم اصلاح سے درست کرین اور اس عاصی کو دعاے خیر سے یاد فرماوین **مقدمہ** امام محی السنۃ ابو محمد حسین بن مسعود نے
حدیث کے فن مین ایک کتاب تیار کرکے مصابیح الاحادیث نام رکھا لیکن اسناد اور راویون کے اسما اختصار کے سبب سے
دوسری کتابون کے اعتماد پر چھوڑ دیا - بعدہ شیخ ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب عمری تبریزی نے اُس کتاب مین اسناد
وغیرہ داخل کرکے مشکاۃ المصابیح سے موسوم کیا **فائدہ** محدثین کی اصطلاح مین حدیث اُسکو کہتے ہین کہ رسول مقبول
صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنی زبان مبارک سے فرمائے ہون یا خود کئے ہون یا کوئی شخص آپ کے روبرو
کیا ہو تو آپ اُسکو جایز رکھے ہون - اول قسم کو حدیث قولی کہتے ہین دوسری کو حدیث فعلی اور تیسری کو حدیث تقریری -
فائدہ علماے حدیث نے متن حدیث کا اندازہ کیا تو تخمیناً لاکھ ...... حدیثین پائی گئین انہین احکامی احادیث تین ہزار ہین
جیساکہ قرآن مجید کی آیتین کل چھ ہزار چھ سو ساٹھ پر چھ ہین اُن مین احکامی آیات فقط پانچ سو ہین باقی قصے اور اورا د
وغیرہ **فائدہ** ابتداے اسلام مین کتنی مدت تک کسی نے احادیث کو جمع کرکے کوئی کتاب نہین بنائی - سب لوگ زبانی
یاد رکھا کرتے تھے اور زبانی ہی تعلیم وتعلم کیا کرتے تھے - پہلے ابن جریج اور امام مالک اور ربیع تصنیف وتالیف کرنا شروع کئے
بعدہ بہت سی تالیفین ہوین - لیکن تمامی کتابون مین نہایت مشہور چھ کتابین ہین جنکو صحاح ستہ کہتے ہین یعنے صحیح بخاری
صحیح مسلم صحیح ابوداؤد صحیح ترمذی صحیح نسائی صحیح ابن ماجہ - **فائدہ** اس کتاب کے دو سو نو پر سات باب ہین ہر ایک باب
مین تین فصل ہین اس ترتیب سے کہ پہلی فصل مین بخاری یا مسلم یا ہر دو کے لائے ہوے احادیث ہین - دوسری فصل مین
وے احادیث ہین جنکو بخاری اور مسلم کے سواے دوسرے اماماں لائے ہین جیسے ابی عبد اللہ مالک بن انس الاصبحی اور
ابی عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی اور ابی عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی اور ابی عیسی محمد بن عیسی الترمذی اور ابی داؤد
سلیمان بن الاشعث السجستانی اور ابی عبد الرحمان احمد بن شعیب النسائی اور ابی عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجۃ القزوینی اور ابی
محمد عبد اللہ بن عبد الرحمان الدارمی اور ابی الحسن علی بن عمر الدار قطنی اور ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی اور ابی الحسن
رزین بن معاویۃ العبدری اور سواے انکے دوسرے بھی ہین - تیسری فصل مین چند حدیثین مناسب اُس باب کے لائی گئی
ہین براویون کے نشان اور سند سے اگرچہ سلف وخلف سے بھی منقول ہوی ہون **فائدہ** اصل اقسام حدیث کی
تین ہین صحیح حسن ضعیف - صحیح اعلی ہے اور ضعیف ادنی اور حسن اوسط درجے مین - دوسرے سب اقسام انھین
تین قسم مین داخل ہین - صحیح حدیث اُسکو کہتے ہین کہ جسکو عادل پرہیزگار خوب یاد رکھنے والا ہر زمانے مین روایت کیا

کذا فی نور الانوار

ہو اور اُس مین کوئی مخفی عیب نہو اور معتبر لوگون کے مخالف بھی نہو اسکو صحیح لذاتہ کہتے ہین حسن حدیث وہ ہی کہ حدیث
صحیح کی شرطون سے کسی ایک شرط مین قصوری راہ پائی ہو جیسا اُسکے راوی کا یاد صحیح حدیث کے راوی کے یاد کے برابر
نہو اسکو حسن لذاتہ بولتے ہین ضعیف حدیث وہ ہی کہ صحیح کی شرطون سے ایک شرط ہو یا زیادہ نہ پایا جاوے

فائدہ صحیح حدیث کا راوی ایک ہو تو اسکو حدیث غریب اور فرد کہتے ہین - اگر دو راوی ہون تو اسکو عزیز کہتے ہین
اگر دو سے زیادہ راویان ہون تو اسکو مشہور اور مستفیض کہتے ہین - اگر راویان اُسکے ہر زمانے مین اسقدر زیادہ ہون
کہ عقل و عادت کے روسے بالکل جھوٹ کا گمان نہو تو اُس حدیث کو متواتر کہتے ہین -

فائدہ حدیث ضعیف مین اگر
ابتداے سند سے راوی ساقط ہو تو اسکو معلق کہتے ہین اور اگر آخر سند سے تابعی کے اوپر کا راوی یعنے صحابی ساقط ہو تو
اسکو مرسل کہتے ہین جیسا کوئی تابعی کہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اگر پے در پے راویان ساقط
ہو تو اسکو معضل کہتے ہین اور اگر پے در پے ساقط نہو بلکہ دو یا تین جاے سے ساقط ہو تو اسکو منقطع کہتے ہین اور اگر راوی
حدیث کا جھوٹ کے ساتھہ مشہور ہو تو اسکو موضوع کہتے ہین اور اگر جھوٹ سے متہم ہو تو اسکو متروک کہتے ہین اور اگر راوی
غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا وہمی ہو یا روایت اسکی معتبر راویون کے برخلاف ہو یا راوی اسکا فاسق یا بدعتی ہو تو
اسکو منکر کہتے ہین

فائدہ حدیث ضعیف اگر متعدد طریقون سے ثابت ہونے سے اسکا ضعف اٹھہ جاکے حسن حدیث
کے درجے کو پہنچتی ہی لیکن اسکو حسن لغیرہ کہتے ہین جیسا اول کو حسن لذاتہ نام رکھتے ہین اسطرح حدیث کے شرطون کی
قصوری جاتی رہنے سے حسن صحیح حدیث کے درجے کو پہنچتی ہی لیکن اسکو صحیح لغیرہ کہتے ہین جیسا اول کو صحیح لذاتہ بولتے ہین

فائدہ علماے محدثین اپنے قانون و شرائط پر نظر کرکے کسی حدیث مین سخن کرتے ہین تو غرض انکی تحقیق اور اسکی اسناد
کی صحت حاصل کرنی مطلوب ہی یہہ نہین کہ وہ انکے نزدیک بعید و محال ہی حاشا و کلا و ہو الموفق للمرام والمعین علی الاتمام

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیات

روایت ہی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمل نیتون ہی کے ساتھہ
ہوتے ہین یعنے کوئی عمل بغیر نیت کے مقبول نہین ہوتا اور اسکا ثواب نہین ملتا

فائدہ عمل دو طرح پر ہوتے ہین
ایک مقصود بالذات جیسے نماز یہہ قسم بدون نیت کے نہ اسکا ثواب ملتا نہ وہ صحیح ہوتی ہی دوسرا قسم وہ وسیلہ ہوتا ہی دوسرے
عمل کا جیسا وضو اُس مین اگر نیت کیا تو ثواب اسکا پایا اگر نیت نہ کیا تو ثواب وضو کا نہین پاتا مگر نماز اس وضو سے درست
ہو جاتی ہی مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کا یہی ہی اور تینون امامون کے پاس بے نیت کے نہ وضو کا ثواب ملتا ہی
نہ اس وضو سے نماز درست ہوتی ہی - جاننا چاہئے کہ نیت کرنا کام دل کا ہی زبان سے کہنے کی حاجت نہین اسیواسطے
نماز کی نیت زبان سے کہنا کچھہ شرط نہین اور کوئی روایت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین آئی ہی کہ آپ نیت زبان
سے کہے ہین لیکن فقیہ لوگ کہتے ہین کہ زبان سے بھی کہنا مستحب ہی تا دل و زبان موافق اور ظاہر و باطن مطابق رہین

وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَّا نَوٰی اور مرد وہی پاوے جو نیت کرے یعنے آدمی کو عمل کا ثواب نیت کے مطابق ملتا ہی اور اسکے عمل کا اعتبار نیت سے ہوتا ہی اس اجمال کی آپ تفصیل فرماتے ہین فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ سو جسکا نکلنا گھر سے اللہ اور اسکے رسول کے طرف ہی سو نکلنا اسکا اللہ اور اسکے رسول کی طرف ہی یعنے جسنے اللہ اور رسول کی خوشنودی کے واسطے گھر سے نکلا وہ مقبول ہوا اور بڑا اجر پایا وَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ یَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ اور جسکا نکلنا دنیا کے طرف ہی کہ پاوے اسکو یا کسی عورت کے واسطے ہی کہ نکاح کرے اسکو سو نکلنا اسکا اسی کے طرف ہی جدہر وہ نکلا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر کہتے ہین کہ اس حدیث کے معتبر راوی اڑہائی سو آدمی ہین بعضون نے کہا سات سو راوی ہین **فائدہ** حدیث مین آیا ہی کہ نیت مومن کی بہتر ہی اسکے عمل سے کیونکہ نیت نیک عمل کی کرتے ہی اس عمل کا ثواب کامل اسکے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہی اور عمل کرنا اگرچہ عبادت ہی لیکن موقوف ہی نیت پر دوسرا وجہ یہہ ہی کہ جگہہ نیت کی دل ہی اور دل مکان معرفت اور عرش پروردگار عالم کا ہی اور عرش سے فرش تک کوئی جگہہ اسکے برابر اللہ تعالی کے پاس عزیز تر نہین تیسرا وجہہ یہہ ہی کہ نیت پایدار اور باقی رہتی ہی اور عمل ناپایدار اور فانی اور بہشت مین بہشتیان اور دوزخ مین دوزخیان ہمیشہ رہنے کا سبب اُن کی نیت تری ہی چوتھا وجہ عمل بسبب ریا کے فاسد ہو جاتا ہی اور نیت خیر کو ریا نہین لگ سکتی کیونکہ وہ باطن مین ہی پانچوان وجہ یہہ ہی کہ مومن ایک وقت مین کتنے نیت اعمال خیر کے کر سکتا ہی اور کتنے عمل ایک ہی وقت مین کر سکنا ممکن نہین ہی اور ثواب کو نیت کے کچھ حد و انتہا نہین

کتاب الایمان

کتاب ایمان کی **فائدہ** ایمان لانا دو طور پر ہوتا ہی ایک مجمل کہ جو جو چیز رسول خدا نے خدا تعالی کے پاس سے لا کر پہنچائے ہین اُن سب پر بغیر تفصیل کے ایمان لانا دوسرا مفصل کہ جدا جدا ہر حکم اور ہر چیز پر یقین لانا اور حقیقت ایمان کی وہ ہی کہ دل سے تصدیق کرے اور زبان سے اقرار کرنا شرط ہی احکام جاری کرنے کے واسطے اور عمل نیک حقیقت مین ایمان کی داخل نہین بلکہ نیک عمل سے ایمان کامل ہوتا ہی اور ایمان بے عمل ناقص ہی اور مذہب اہل سنت و جماعت کا یہہ ہی کہ فاسق مومن ہی اسپر اسلام کے احکام جاری کرتے ہین اور اسکو مسلمانون کے قبرستان مین دفن کرتے ہین اور صحابہ اور سلف کا بھی یہی اعتقاد تھا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ روایت ہی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے اس وقت کہ ہم تھے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ یکایک ظاہر ہوا ہمارے پاس ایک شخص جسکے نہایت سپید تھے کپڑے سخت سیاہ بال لَا یُرٰی عَلَیْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا یَعْرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ دکھائی نہین دیتا تھا اسپر نشان سفر کا اور نہ پہچانتا تھا اسکو ہم مین سے کوئی یعنے وہ شخص اس شہر کا تھا اگر وہ یہان کا ہوتا تو ہم اسکو پہچانتے ہوتے حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ

رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ یہان تک کہ آبیٹھا وہ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر
لگا دئے اپنے زانون کو حضرت کے زانوون سے اور رکھے اپنے ہاتھ حضرت کے زانوون پر یا اپنے زانوون پر جیسا
شاگرد استاد کے روبرو بیٹھتا ہی وَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ اور کہا ای محمد بتلاؤ مجھکو اسلام کی حقیقت
قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فرمایا اسلام یہہ ہی کہ گواہی دیوے تو کسیکی
بندگی نہین سوا اللہ کے اور محمد بھیجے اللہ کے ہین خلایق کیطرف احکام پہنچانے کے لئے **فائدہ** اسلام کے پانچ رکن ہین
اس مین یہہ پہلا رکن ہی وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ ٹھیک پڑھے تو نماز اسکے ارکان کی تعدیل کرے اور سنون اور آداب کو نگہہ
رکھے یہہ دوسرا رکن ہی وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ اور دیوے تو زکات **فائدہ** مال کا زکوۃ دینے سے مال مین برکت ہوتی
ہی اور مال پاک ہوتا ہی یہہ تیسرا رکن ہی وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ اور روزے رکھے رمضان کے **فائدہ** شرع مین روزہ
اسکو کہتے ہین کہ کھانے پینے جماع کرنے سے باز رہے بعضے علما اور سفیان ثوری کے پاس غیبت کرنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہی
کامل روزہ وہ کہ سب اعضا اور حواس کو اللہ اور رسول کی نافرمانی سے باز رکھے یہہ چوتھا رکن ہی وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ
اِلَيْهِ سَبِيْلًا اور حج کرے اللہ کے گھر کا اگر مقدور ہو تجھکو اس کیطرف راہ کی یعنے کھانے پینے کا اسباب اور سواری اور خاطر
جمعی راہ کی اگر میسر ہو مگر امام مالک کے پاس جو کوئی پیادہ چلنے کی قدرت رکھے اسپر بھی واجب ہی یہہ پانچوان رکن ہی قَالَ صَدَقْتَ
کہا اس شخص نے سچ فرمایا تم نے حقیقت اسلام کی یہی ہی فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْاَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین پھر تعجب کیا ہمنے
اس سے کہ پوچھتا ہی حضرت کو اور مان لیتا ہی اسکو **فائدہ** تعجب اس واسطے کیا کہ پوچھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ سایل کو اسبات
کی خبر نہین اور مان لینے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اسبات سے واقف ہی حقیقت مین کچھ تعجب کی جگہہ نہین کس لئے جبرئیل علیہ السلام
نے صحابہ کی تعلیم کے واسطے انکے سوال کئے تا صحابہ سنین اور یاد رکھین قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ پوچھا اس شخص نے بتلاؤ مجھکو ایمان
کی حقیقت قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ فرمایا حضرت نے حقیقت ایمان کی یہہ ہی کہ ایمان لاوے تو اللہ پر اور اسکی ذات و صفات ثبوتی
اور سلبی پر اور اسکو سب نقصانون اور حدوث سے پاک جانے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور ایمان لاوے تو اسکے فرشتون پر کہ اجسام لطیف
نورانی ہین اور جو شکل چاہے لے سکتے ہین اللہ کے بندے ہین ہرگز نافرمانی نہین کرتے اللہ کے حکم سے عالم مین تصرف کرتے ہین
نہ وہ مرد ہین نہ عورت وَكُتُبِهٖ اور ایمان لاوے تو اسکے کتابون پر کہ وہ کلام اللہ کے قدیم ہین اور حرف و آواز سے مبرا
ہین اللہ نے بھیجا انکو اپنے پیغمبرون پر حروف اور آواز کے ساتھ تختیون پر لکھے ہوے یا ملائکہ کی زبان پر سے نازل کروایا
یا بے واسطہ پیچھے پردے کے انبیا کو سنوایا ان مین چار کتاب مشہور ہین توریت زبور انجیل فرقان اُن سب مین قرآن مجید
افضل ہی وَرُسُلِهٖ اور ایمان لاوے تو اسکے رسولون پر کہ اللہ نے انکو خلق کی ہدایت کے واسطے بھیجا اور معجزون سے
انکی تائید کیا اور وہ سب چھوٹے بڑے گناہون سے پاک ہین آگے نبوت کے اور بعد نبوت کے وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اور
ایمان لاوے تو پچھلے دن پر کہ صور پھونکا جاویگا اور قیامت آویگی اور حساب کتاب ہوگا میزان دہرا جاویگا صراط پر

گذرنا ہوگا آخر بہشت یا دوزخ مین داخل ہوگے وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ اور ایمان لاوے تقدیر پر اسکی بھلائی اور اسکی برائی کے ساتھ یعنے اللہ تعالی نے ہر چیز کو نیک ہو یا بد ازل مین جانا اور تقدیر کیا جو کچھ عالم مین ہوتا ہی اسکی قضا اور قدر اور ارادے سے ہوتا ہی باوجود اسکے بندون کو امر و نہی فرمایا اور انکو فعل اور کسب مین دخل دیا اور ثواب اور عذاب کو اسپر مرتب کیا اور حقیقت مین ثواب اسکے فضل سے اور عقاب اسکے عدل سے ہی اور پیدا ہونا اسباب اور درست ہونا مسببات کا اسکی تقدیر سے ہی قَالَ صَدَقْتَ کہا اس شخص نے سچ فرمایا تمنے قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنِ الْاِحْسَانِ کہا اس شخص نے بتلاؤ مجھکو حقیقت احسان کی **فائدہ** اس شخص نے اسلام و ایمان کی حقیقت پوچھے بعد احسان کی حقیقت سے سوال کیا تا دین کی امور سب پر خوب ظاہر ہو جاوین اور عبادت کامل احسان کہتے ہین نیکی کرنے کو لوگون کے ساتھ اور اسطور کی عبادت کرنا احسان ہی اپنے نفس پر قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فرمایا احسان وہ ہی کہ بندگی کرے تو اللہ کی اسطرح کہ دیکھتا ہی تو اسکو **فائدہ** یہہ مقام مشاہدے اور استغراق کا ہی فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ سو اگر ایسا نہین ہی کہ دیکھتا ہی تو اسے تو یون جان کر عبادت کر کہ دیکھتا ہی وہ تجھے قَالَ صَدَقْتَ کہا اس شخص نے سچ فرمایا تمنے **فائدہ** جانا چاہیے بنا دین کا اور کمال اسکا فقہ اور عقاید اور تصوف پر ہی یہہ حدیث شریف ان تینون مرتبون کو بیان کرتی ہی اسلام سے اشارہ ہی فقہ کی طرف کہ اس مین اعمال اور احکام شرعیہ کا بیان ہی اور ایمان اشارہ ہی عقاید کے طرف کہ ایہہ اصول مسایل علم کلام و اعتقادات ہین اور احسان اشارہ ہی تصوف کی طرف جو صدق توجہ الی اللہ ہی اور فقہ اور تصوف اور کلام بایکدیگر لازم و ملزوم ہین کہ تصوف بغیر فقہ کے حاصل ہونا ممکن نہین کسواسطے کہ احکام اللہ کے بے فقہ کے پہچانا نہین جاتے اور فقہ بدون تصوف کے تمام و کامل نہین ہوتی کس لئے عمل بے صدق ناقص و ناتمام ہو جاتا ہی اور یہہ دونون بغیر ایمان کے درست نہین ہوتے اسی واسطے امام مالک رضی اللہ عنہ نے کہتا ہی جو کہ تصوف سیکھا اور فقہ نہ سیکھا زندیق ہوگیا اور جو کوی فقہ سیکھا اور تصوف نہ سیکھا وہ فاسق ہوا اور جو کوی ان دونون کو جمع کیا تحقیق کا مرتبہ پایا یہہ کمال جامع ہی باقی تمام برای اور گمراہی ہر مسلمان کو اسکی توفیق دے یا الہی قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ کہا اس شخص نے خبر دو مجھکو قیامت کی قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ فرمایا جس سے پوچھتے ہین وہ زیادہ جاننے والا نہین پوچھنے والے سے یعنے اس بات مین ہم اور تم برابر ہین اسکا علم سوائے اللہ کے کسیکو نہین قَالَ فَاَخْبِرْنِي عَنْ اَمَارَاتِهَا کہا اسنے بتلاؤ مجھکو قیامت کی نشانیان قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا قیامت کی ایک نشانی یہہ ہی کہ جنیگی باندی اپنے مالک کو یعنے لونڈیون سے لوگ زیادہ علاقہ رکھینگے اور انسے جو اولاد ہوگی باپ کی نسبت کے سبب وہ اپنے ماں پر حکم مالک کا رکھینگے وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ دوسری علامت قیامت کی یہہ ہی کہ اور دیکھیگا تو ننگے پانون والون ننگے بدن والون بکرے چرانے والون کو برای کرتے اپس مین عمارت کے بنانے مین **فائدہ** نشانی قیامت کی یہہ ہی کہ آخری زمانے مین لچے اور کمینے اور جاہل جنگلی اعتبار پیدا کرینگے شہرون آرہینگے بلند بلند عمارت بناوینگے اور بایکدیگر فخر کرینگے اور عالمان اکابران

اور بیگانگی کی حقارت اور اہانت ہوگی قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا کہا عمر رضی اللہ عنہ نے پھر چلا گیا وہ شخص اور ٹھہر
رہا میں دیر تک ثُمَّ قَالَ لِي يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ پھر فرمایا حضرت نے مجھے اے عمر کیا جانتا ہی تو کون تھا
یہہ پوچھنے والا قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ عرض کی میں نے اللہ اور رسول اسکا خوب جانتا ہی قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ
يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ فرمایا وہ جبرئیل تھا آیا تھا تمہارے پاس کہ سکھاوے تمکو تمہارا دین رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ
مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيهِ روایت کیا اسکو مسلم نے اور روایت کیا اسکو ابوہریرہ نے اختلاف کے ساتھ اور اس میں یوں
ہی وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ اور قیامت قریب ہونے کی نشانی یہہ ہی کہ جب
دیکھے تو ننگے پاؤن والون ننگے بدن والون بہرون اور گونگون کو مالک زمین کے یعنے جب بے خبر اور نادان لوگ حاکم ہوگے
فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللّٰهُ قیامت کا علم داخل ہی ان پانچ چیزون میں کہ نہیں جانتا انکو کوئی مگر اللہ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ اللّٰهَ
عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْآيَةَ پھر پڑھا حضرت ان پانچ چیزون کے بیان کے واسطے یہہ آیت کہ بیشک اللہ اسکے
پاس ہی علم قیامت کا اور اتارتا ہی مینہہ آخر آیت تک **فائدہ** قرآن شریف میں آیا ہی کہ پانچ چیز کا علم سوا خدا تعالی
کے دوسرے کو نہیں قیامت کا آنا مینہہ کا برسنا حاملہ عورت کے پیٹ میں لڑکا ہی یا لڑکی جاننا اور کوئی نہیں جانتا ہی کہ کل کیا
کریگا اور کوئی نہیں جانتا ہی کہ کس زمین پر مرونگا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ [۲]
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا کیا گیا گھر اسلام کا پانچ چیزون پر شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پہلی یہہ کہ گواہی دینا اسکی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور محمد بندے اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے
وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ دوسری یہہ کہ اور ٹھیک ادا کرنی نماز وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ تیسری یہہ کہ دینا زکوۃ وَالْحَجِّ چوتھی حج وَصَوْمِ
رَمَضَانَ پانچوین روزے رمضان کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ [۳] أَبِي
هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
نام انکا عبدالرحمن ہی کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً ایمان کی
ستر اور کئی شاخ ہیں فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سو بہتر انکا کلمہ لا الہ الا اللہ ہی اور ایمان رکھنا اسپر وَأَدْنَاهَا
إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ اور ادنا انکا دور کرنی تکلیف کی چیز راہ سے مثل کانٹے اور پتھر اور پلیدی کے وَالْحَيَاءُ
شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ اور شرم کرنا ناپسند چیزون سے ایک شاخ ہی ایمان کی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور
بخاری کا اسپر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [۴]
الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہیں مسلمانون نے اسکی زبان اور ہاتھ سے **فائدہ** کامل مسلمان

وہ ہی کہ وہ کسی مسلمان کی غیبت نکرے اور بد نکہے اور آزردہ نکرے اور ہاتھ سے بھی اوذیت نہ پہنچاوے وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ اور مہاجر وہ ہی کہ جسنے چھوڑدی اُس چیز کو کہ منع کیا اس سے اللہ نے هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ یہہ لفظ بخاری کا ہی وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ اور مسلم نے کہا ایک شخص نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کون مسلمانون مین نیک ہی قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ فرمایا حضرت وہ شخص نیک کہ بچے رہین مسلمان اسکی بان اور ہاتھہ سے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مومن نہین ہوتا تم مین کا کوئی جب تک نہ ہو جاؤن مین پرادوست اسکے نزدیک اسکے باپ سے اور اسکے بیٹے سے اور سب لوگون سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **فائده** ایمان کامل وہ ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومن کے پاس زیادہ محبوب معظم رہے تمامی چیز سے خواہ باپ ہو یا بیٹا اُنسے بھی عزیز تر رہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ اور بھی روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین خصلتین ہین جس مین وے ہون پاوے وہ اُن سے حلاوت ایمان کی مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا پہلی خصلت یہہ ہی جو کہ ہووے اللہ اور رسول اسکا پرادوست اسکے نزدیک ان چیزون سے جو انکے سوا ہی وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ دوسری خصلت یہہ ہی کہ اور جو چاہتا ہی کسی بندیکو نہین چاہتا اسکو مگر اللہ کے لئے وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ تیسری خصلت یہہ ہی کہ اور جو براجانتا ہی پھرنے کو کفر کی طرف بعد اسکے کہ نکالا اسکو اللہ نے کفر سے ایسا کہ بدجانتا ہی آگ مین ڈالے جانے کو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے **فائده** عباس حضرت کے چچا ہین حضرت سے تین برس کے بڑے ہین عمر انکی اسی پر آٹھہ سال کی تھی اُنھون نے اپنی زیست مین اسی بندے آزاد کئے تھے مناقب انکے بیحساب ہین قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چکھا مزہ ایمان کا جو راضی ہوا اللہ سے رب جان کر اور اسلام سے دین سمجھکر اور محمد سے رسول جان کر رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم ہی اُس ذات پاک کی کہ جان محمد کی جسکے ہاتھہ مین ہی لَا يَسْمَعُ

بِیْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِیٌّ وَّلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ نہ سنے میری خبر کوئی اس امت میں سے یہودی ہو یا نصرانی پھر مرجاوے اس حالت میں کہ ایمان نہ لایا اس دین پر کہ جس کے ساتھہ بھیجا گیا ہون میں مگر ہوا وہ شخص دوزخ والون سے یعنے جو کوئی خبر میری رسالت کی سنا اور ایمان نہ لایا وہ کافر ہی ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اگرچہ کتاب والون سے ہو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے ۹ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ اور روایت ہی ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے نام انکا عبد اللہ ہی کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ انکے واسطے دُہوری مزدوری اور ثواب ہی رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ پہلا وہ شخص اہل کتاب سے کہ ایمان لایا وہ اپنے نبی پر اور ایمان لایا محمد پر وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ اور دوسرا وہ بندہ جو ملک میں ہی کسی کے جب ادا کیا اسنے حق اللہ کا جو واجب کیا اور حق اپنے مالکون کا جو حکم فرماوین وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ اَمَةٌ يَطَاُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ اَجْرَانِ تیسرا وہ شخص کہ ہی اُسکے پاس ایک باندی صحبت کرتا ہی وہ اس سے پہر ادب سکھلایا اسکو پھر خوبی ادب سکھایا اسکو اور تعلیم کی اسے پھر اچھی تعلیم کی اسکی بعد اسکے آزاد کیا اسکو پھر جورو بنایا اُسے سو اس کے لئے دہوا ثواب ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۱۰ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم ہوا مجھکو کہ لڑائی کرون آدمیون سے جب تلک گواہی دیوین وے کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بیشک محمد بھیجے ہوے اللہ کے ہین **فائدہ** مراد گواہی دینے سے کلمے کا اقرار کرنا یا جزیہ قبول لینا یا یہ کہ یہہ حدیث حکم جزیے کا صادر ہونے کے قبل فرمایا ہو وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ اور تسیک ادا کرین نماز اور دیوین زکوۃ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ پھر جب عمل کیا انہون نے یہہ بچالیے مجھہ سے اپنے خون اور اپنے مال مگر حق پر اسلام کے یعنے جب کسیکو کوئی مار یگا تو اسکے بدلے اسکا خون بہایا جاویگا کسی نے کسیکا مال دبا لایا تو اسکو دلوایا جاویگا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ اور حساب انکا اللہ پر ہی یعنے جو کلمہ پڑہے اور ارکان اسلام کے بجالاوے ہم ظاہر میں اُسپر حکم اسلام کا کرینگے اگر وہ پوشیدہ کفر اور معصیت کریگا تو خدا تعالی دانا بینا ہی حساب اسکا آخرت میں لیویگا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر مگر مسلم نے ذکر نہین کیا یہہ لفظ الا بحق الاسلام ۱۱ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا
اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسنے پڑھی ہماری نماز
اور منہہ کیا ہماری قبلے کی طرف اور کہایا ہمارے ذبح کئے جانور کو فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ
وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ سو وہ شخص مسلمان ہے اسکے لئے ہی عہد اللہ کا اور عہد اسکے رسول کا فَلَا تُخْفِرُوا
اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ سو عہد شکنی نکرو اللہ کی اسکے ذمے مین رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ [12] اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتٰی اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اور روایت
ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے کہ آیا ایک گنوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے
دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ بتلاؤ مجھے ایک کام جب اسے کرلون داخل ہوجاون
بہشت مین قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا فرمایا حضرت نے بندگی کرے اللہ کی اور شریک
نکرے اسکے ساتھہ کسی چیز کو وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ
رَمَضَانَ اور قایم کرے نماز فرض اور دیوے زکات فرض کیا گیا اور روزے رکھے رمضان کے قَالَ وَالَّذِیْ
نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا شَیْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ کہا اُسنے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان جسکے
ہاتھہ مین ہی زیادہ نکرونگا مین اسپر کچہہ اور نہ کم کرونگا اس سے فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا پھر جب پیٹھہ پھیری اعرابی نے فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسکو اچھا لگے دیکھنا ایک شخص کا بہشتیون مین سے سو چاہیئے کہ وہ دیکھے اس شخص کی
طرف **فائدہ** جب حضرت نے یقین اور عقیدہ اسکا دین کے احکام پر دیکھا اسکو بشارت بہشت کی فرمایا۔
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ [13] سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور روایت ہی سفیان بن عبداللہ ثقفی سے کہا اُسنے عرض کی مین نے ای رسول خدا قُلْ لِیْ
فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ بتادو مجھکو اسلام کے تقدمے مین ایک بات کہ نہ پوچھون
مین اُسے کسیکو بعد آپکے وَفِیْ رِوَایَةٍ غَیْرَكَ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ نہ پوچھون مین دوسرے سے
سوا آپکے قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ فرمایا حضرت نے کہہ ایمان لایا مین اللہ پر پھر اسپر قایم رہ یعنی اللہ
کی وحدانیت اور اسکے نامون اور صفتون پر ایمان لا کر جن باتون کی اُسنے خبر دی ہی اسکو سچ جان کے اسکے امر و نہی کو
بجالایا کر اور اسپر قایم رہ اور استقامت وہ ہی کہ نفس کو اخلاق پر قرآن وحدیث کے درست کرے رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ [14] طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اور روایت ہی طلحہ بن عبید
اللہ سے **فائدہ** طلحہ عشرہ مبشرہ مین ہین اور بھتیجے ہین حضرت ابابکر صدیق کے مناقب انکے مشکات کے

اخبر اوسکے قال جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِنْ اَھْلِ نَجْدٍ آیا ایک
شخص نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نجد کے رہنے والون مین سے **فائدہ** نجد ایک ملک
کا نام ہی عرب مین ثَائِرَ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِیَّ صَوْتِہٖ بکھرے ہوے سر کے بال سنتے تھے ہم اسکے پریشان
آواز یعنی گنگنانے کو وَلَا نَفْقَہُ مَا یَقُوْلُ اور سمجھتے تھے ہم کہ کیا کہتا ہی حَتّٰی دَنَا مِنْ رَسُوْلِ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ھُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ یہانتک نزدیک ہوا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر وہ نہین سوال کیا اسنے اسلام کی حقیقت سے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ نماز
ہیں دن اور رات مین **فائدہ** اس حدیث مین اسلام کی حقیقت مین کلمہ شہادت کا ذکر نہین فرمایا
شاید سایل کو معلوم ہوگا بسبب شہرت کے فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھُنَّ پھر پوچھا اس شخص نے کیا ہی مجھپر
کچھ انکے سوا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ تب فرمایا نہین تجھپر کوئی نماز سوا اسکے مگر نفل پڑھنی قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ شَھْرِ رَمَضَانَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دوسرا حکم اسلام کا روزے رکھنا رمضان کے مہینے کے قَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُہٗ پوچھا اس شخص نے کیا ہی مجھپر اسکے سوا
قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فرمایا حضرت نے نہین مگر نفل روزہ رکھنا قَالَ وَذَکَرَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الزَّکٰوۃَ کہا راوی طلحہ بن عبید اللہ نے اور فرمادی اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکات کی بات
فَقَالَ ھَلْ عَلَیَّ غَیْرُھَا پھر پوچھا اسنے کیا ہی مجھپر سوا اسکے فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ سو فرمایا نہین مگر
صدقہ نفل ہی قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَھُوَ یَقُوْلُ وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْہُ کہا راوی نے
پھر پیٹھ پھیر کے چلا اس شخص نے اور کہتا تھا قسم اللہ کی نہ بڑھاونگا مین اسپر اور نہ گھٹاونگا اس سے فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجات
پائی اس مرد نے اگر اسنے سچ کہا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** اس شخص نے
اسلام کے فرایض سے سوال کیا حضرت نے نماز روزہ زکات ذکر فرمایا شاید اسوقت حج فرض نہوا ہوگا یا کہ وہ شخص اہل
حج نہوگا اور وتر بھی اسوقت پر واجب نہوی ہوگی اس لئے انکا بیان نفرمایا سو اس سے لازم نہین ہوتا کہ اسلام مین انکے
سوا کوئی چیز اور فرض نہو جیسا شافعیہ اس حدیث کو تمسک کرکے کہتے ہین کہ بسم اللہ ذبح مین کہنا فرض نہین
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے **فائدہ**
ابن عباس ہجرت سے آگے تین سال کے پیدا ہوے حضرت کے رحلت کے وقت تیرہ برس کے تھے جبرئیل علیہ السلام کو دوبار
انہون نے دیکھا ہی بڑے عالم اور فصیح تھے لقب انکا سلطان المفسرین ہی شاگرد تھے حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ

وجہ کے بڑے صابر اور عاقل اور حلم والے تھے قد انکا بہت دراز تھا اکہتر سال کی عمر تھی قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا اَتَوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا ابن عباس نے قاصد عبد القیس کے جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس **فائدہ** عبد القیس ایک قبیلے کا نام ہی قوم ربیعہ سے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یے کون قوم ہین یا فرمایا کون جماعت ہین قاصدون کی قَالُوْا رَبِيْعَةُ کہے لوگون نے یہہ قوم ربیعہ ہی قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا النَّدَامٰى فرمایا حضرت نے واہ واہ اچھی قوم ہی یا اچھی جماعت ہی رسولون کی نہ رسوا ہونگے اور نہ خجالت اٹھاؤگے **فائدہ** حضرت نے اس قوم کو یہہ دعاے خیر فرمائے قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ کہا انہون نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نہین آسکتے ہین آپکے پاس مگر حرام کے مہینون مین **فائدہ** ذی قعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور رجب ان چارون مہینون کو اشہر الحرام کہتے ہین عرب ان مہینون کی تعظیم کرتے اور بایکدیگر اس مین جنگ کرنا حرام جانتے تھے تا کعبے کی زیارت کرنے کو امن رہے وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ اور درمیان نے ہمارے اور تمہارے یہہ قوم ہی کفار مضر سے **فائدہ** قوم ربیعہ اور قوم مضر مین ہمیشہ مخالفت اور جنگ رہا کرتا تھا اسواسطے انہون نے عرض کیا کہ ہم آپکے حضور مین ہمیشہ حاضر نہین ہوسکتے مگر ان مہینون مین کہ جن مین جنگ حرام ہی فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ سو فرمادو ہمکو ایک حکم فیصلے کا کہ خبر دین ہم اس سے اپنے پچھلونکو یعنے جنکو ہمنے چھوڑ کر آیا ہی اور داخل ہون ہم اسکے سبب سے جنت مین وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اور پوچھا انہون نے حضرت سے پینے کے باسنون سے جنکا ذکر آگے آویگا فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ سو حکم فرمایا انکو حضرت نے چار چیزون کا اور منع کیا انکو چار چیز سے اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ حکم کیا انکو ایمان لانے پر اللہ کے ساتھ کہ وہ ایک ہی قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ فرمایا کیا جانتے ہو تم کیا ہی ایمان لانا اللہ پر ایک جان کر قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ کہا انہون نے اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہی قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فرمایا اللہ پر ایمان لانا یہہ ہی کہ گواہی دینا کہ نہین کوی معبود برحق مگر اللہ اور تحقیق محمد بھیجے ہوے اللہ کے ہین وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ اور ٹھیک پڑھنا نماز اور دینا زکات اور روزے رکھنا رمضان کے **فائدہ** وہ چار چیز جن کا حکم فرمایا مذکور ہوئے اس حدیث مین بھی حج کا ذکر نہین فرمایا وجہ اسکا پہلے مرقوم ہوچکا ہی وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ اور یہہ کہ دو تم لوٹ کے مال سے پانچوان حصہ **فائدہ** ان چار چیز پر خمس دینے کا حکم زیادہ فرمایا اسواسطے کہ وہ کفار سے جہاد کرتے تھے وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اور منع فرمایا ان کو چار باسنون سے عَنِ الْحَنْتَمِ سبز لاکھی باسن سے وَالدُّبَّاءِ اور کدو کی صراحی سے وَالنَّقِيْرِ اور درخت کی جڑ سے کہ اسکا باسن بنا کر نبیذ ڈالتے تھے وَالْمُزَفَّتِ اور طلائی باسن سے قَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ فرمایا حضرت نے

یا در کہو انکو اور خبر دو انکی اپنے پچھلوں کو مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِلْبُخَارِیِّ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر اور لفظ اس حدیث
کے بخاری کے ہین **وَعَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَہٗ
عِصَابَۃٌ مِّنْ اَصْحَابِہٖ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گرد حضرت
کے ایک جماعت بیٹھی تھی انکے اصحاب سے بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا بیعت کرو تم مجھ سے اس پر کہ نہ شریک
کرو اللہ کے ساتھ کسیکو وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ اور چوری نکرو اور نہ زنا کرو اور نہ قتل کرو اپنی اولاد
کو **فائدہ** جاہلیت کے ایام مین یہہ عادت تھی کہ اپنی اولاد کو تکلیف اور غریبی کے خوف سے مار ڈالتے تھے وَلَا تَاْتُوْا
بِبُہْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ اور نہ لگاؤ تہمت جسے تم بنالاتے ہو اپنے ہاتھ اور پاؤن کے سامھنے
یعنے آدمی جس بات سے پاک ہو اسکو اپنی طرف سے بہتان باندھکر تہمت نہ لگاؤ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ اور
نافرمانی نکرو شرع کے کام مین فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ سو جو کوئی وفا کرے تم مین سے اس بیعت کو تو مزدوری
اسکی اللہ پر ہی وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا فَہُوَ کَفَّارَۃٌ لَّہٗ اور جسنے کرلی ان مین
سے کوئی چیز پھر عذاب کیا گیا وہ اسکے سبب دنیا مین جیسا حد مارا گیا یا سزا دیا گیا سو وہ اُتارا ہی اُسکا وَمَنْ اَصَابَ
مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ سَتَرَہُ اللّٰہُ فَہُوَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْہُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَہٗ اور جسنے کرلی ان مین سے
کوئی چیز پھر چھپا دیا اُسے اللہ نے سو وہ اللہ کی اختیار ہی اگر چاہے معاف کرے اُس سے اور اگر چاہے سزا دیوے اُسکو
فائدہ مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہی اور معتزلہ کہتے ہین کہ عاصی کو بخشش اور مغفرت نہین عذاب اس پر واجب
ہی انکے اس عقیدے کے رد کو یہہ حدیث حجت ہی فَبَایَعْنَاہُ عَلٰی ذٰلِکَ سو بیعت کی ہمنے حضرت سے اس شرط پر جو مذکور
ہوئی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی اور روایت ہی ابو سعید خدری انصاری سے
نام انکا سعد بن مالک ہی کہا اسنے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربانی یا عید رمضان مین عیدگاہ کی طرف
فَمَرَّ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَہْلِ النَّارِ پھر گذرے حضرت نے عورتون
کے پاس تو فرمایا ای جماعت عورتون کی صدقہ دو کہ تحقیق دکھایا گیا ہون مین کہ ہووینگے تم مین اکثر دوزخی
فَقُلْنَ وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پھر پوچھا ان عورتون نے کس سبب سے ہم اکثر دوزخی ہوگے ای رسول خدا قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ
فرمایا بہت کرتی ہو تم لعنت **فائدہ** لعنت کا معنے پھٹکارا اور دور ڈالنا ہی بندے کو درگاہ رحمت سے یہہ مخصوص
کافرون کے واسطے ہی مگر کسی شخص پر تخصیص کرکے لعنت نہ کیا چاہئے اگرچہ کافر ہو شاید کہ وہ مسلمان ہوکے دنیا سے جاوے
لیکن ایک وصف سے بدون تعین کے لعنت کرنا روا ہی جیسا کوئی کہے لعنت اللہ کی کافرون پر اور یہود ونصاری
پر بےغرض لعنت کرنا بد کام ہی جن پر لعنت کرتے ہین اگر وہ مستحق لعنت کا نہو تو لعنت کرنے والے پر پھر جاتی ہی وَتَکْفُرْنَ

العشیر اور کفران نعمت کرتی ہو تم شوہرون کی یعنے شوہر سے ہزارون نعمت اور آرام پاتی ہون جب کبھو قصور کیا تو کہتی ہین کہ
ہرگز ہمنے تجھ سے کبھی خوبی نہ دیکھی مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ
نہین دیکھا مین نے کسی کم عقل اور کم دین کو کہ زیادہ کھودینے والے ہو عقل کو ہوشیار مرد کی تم سے یعنے باوجود اسکے کہ تمھاری عقل کم
اور دین مین نقصان ہی مگر ہوشیار مرد کو جیسا تم بیوقوف کر دیتی ہو ویسا کوئی نہین کرتا قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَ
عَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پوچھا انہون نے اور کیا نقصان ہی ہمارے دین اور عقل کا یا رسول خدا قَالَ اَلَیْسَ شَهَادَةُ
الْمَرْاَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی فرمایا کیا نہین ہی گواہی عورت کی مرد کی آدھی گواہی کے برابر کہا انہو
نے ہان آدھی گواہی کے برابر ہی قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا فرمایا سو یہہ ہی انکی عقل کا نقصان اگر عقل انکی
کامل ہوتی تو گواہی انکی بھی مرد کی گواہی کے برابر ہوتی قَالَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی قَالَ
فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِهَا فرمایا کیا ایسا نہین ہی کہ حائض ہوتی ہی عورت نہ نماز پڑھتی ہی اور نہ روزہ رکھتی ہی
کہا ہان فرمایا حضرت نے پس یہہ ہی نقصان انکے دین کا **فائدہ** عورتون کو ان امور مین کچھ اختیار نہین ہی
اللہ نے انکی خلقت ہی اسی طرح پر بنایا تا مردون کو ان پر فضیلت رہے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
فائدہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ جس کی عبادت زیادہ ہوا اسکا دین کامل ہی اور جسکی عبادت مین کمی ہو
دین اسکا ناقص ہی ۱۸ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی كَذَّبَنِیْ
ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
تعالی نے جھٹلایا مجھکو آدم کے بیٹے نے اور مناسب نتھا اسکو یہہ یعنے مین پروردگار عالم کا ہون مجھکو جھٹلانا بنی آدم کو مناسب
نتھا وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ اور برا کہا مجھکو اور لائق نتھا اسکو یہہ فَاَمَّا تَكْذِیْبُهٗ اِیَّایَ فَقَوْلُهٗ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ
كَمَا بَدَاَنِیْ سو جھٹلانا اسکا مجھکو تو یہہ کہنا اسکا ہی کہ ہرگز نہ پھر لاویگا وہ مجھکو جیسا پہلے پیدا کیا مجھکو **فائدہ** اللہ نے
خبر دی ہی کہ مرے بعد پھر اٹھاے جاوینگے جب اسکا انکار کیا تو خداے تعالی کو جھوٹھ کے ساتھ منسوب کیا وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ
بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ حالانکہ نہین پہلے پیدا کرنا آسان زیادہ مجھ پر اسکے پھر پیدا کرنے سے **فائدہ** ایک چیز کو
پہلے پیدا کرنا اور نابودی سے وجود مین لانا البتہ دشوار ہی جب بنا چکا پھر وہ خراب ہوجاوے تو اسکا درست کرنا
بہت آسان ہی جب آدمی اس بات کی فکر کرے تو مرے بعد پھر اٹھنا اسکی نظر مین ہرگز دشوار نہوگا وَاَمَّا شَتْمُهٗ
اِیَّایَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا اور لیکن برا کہنا اسکا مجھکو سو کلام اسکا کہ اختیار کیا اللہ نے بیٹا **فائدہ** نصاری
عیسی علیہ السلام کو اور یہود عزیر علیہ السلام کو خدا کے لڑکے اور مشرکان فرشتون کو خدا کی لڑکیان کہتے ہین وَاَنَا
الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لِّیْ كُفُوًا اَحَدٌ اور مین ہی اکیلا ہون ایسا کہ ذات
و صفات مین کسیکا محتاج نہین اور سب میرے محتاج ہین نہ مین نے جنا اور نہ مین جنا گیا اور نہین ہی میرے جوڑ کا

کو ہو وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت مین ابن عباس کی یاہی اَمَّا شَتْمُهُ اِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ سُبْحَانِي اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا لیکن برا کہنا اسکا مجھکو سو کہنا اسکا یہہ کہ میرے لئے لڑکا ہی اور پاک ہون مین ٹھہرا لینے سے کسیکو جورو یا لڑکا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے ۱۹ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالَى اور روایت ہی ابوہریرہؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ دُکھ دیتا ہی مجھکو فرزند آدم کا اور کرتا ہی وہ کام جس سے مین راضی نہین بدکہتا ہی زمانے کو حالانکہ مین ہون زمانہ یعنے آدمی محنت اور مصیبت اور بلا کے وقت زمانے کی شکایت کرتا ہی اور اسکو بد کہتا ہی حالانکہ فاعل زمانے کا اور مدبر اور متصرف اسکا مین ہون اسکی شکایت کرنا اور اسے بد کہنا گویا مجھے بد کہنا ہی کس واسطے کہ فاعل حقیقی اسکا مین ہون بِيَدِي الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ میرے ہاتھ مین ہی حکم مین پھراتا ہون رات اور دن کو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر ۲۰ وَعَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلَى اَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللهِ اور روایت ہی ابوموسی اشعری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی زیادہ صابر دکھہ پر کہ سنتا ہو اسکو اللہ سے يَدْعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ ثابت کرتے ہین اسکے واسطے بیٹا پھر تندرست رکھتا ہی انکو اور روزی دیتا ہی انکو **فائده** اللہ کے اسماء حسنی مین صبور بھی ایک نام ہی صبر کا معنا یہہ ہی کہ جب دکھہ پہنچے تو بیقرار نہو جاوے اللہ کا صبر وہ ہی کہ گنہگارون سے بدلا لینے مین جلدی نہین فرماتا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر ۲۱ وَعَنْ مُعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ اِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ اور روایت ہی معاذؓ سے کہا اسنے کہ تھا مین پیچھے بیٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے پر نہتی درمیان میرے اور حضرت کے مگر پچھلی لکڑی زین کی **فائده** معاذ اپنی قربت حضرت سے بتاتے ہین کہ مین اسقدر نزدیک تھا تب حضرت نے فرمایا فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ تب فرمایا حضرت نے ای معاذ بھلا جانتا ہی تو کیا ہی حق اللہ کا اسکے بندون پر جو ان پر لازم کردیا ہی اپنے حکم سے وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ اور کیا ہی حق بندون کا اللہ پر جو فضل سے اللہ نے اپنے پر لازم کرلیا ہی قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ عرض کی مین نے اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہی قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا فرمایا بیشک حق اللہ کا بندون پر یہہ ہی کہ عبادت کرین اسکی اور نہ شریک ٹھہراوین اسکے ساتھ کسی چیز کو یعنے بت پرستی نکرین یا ریا نکرین اخلاص سے عبادت کیا کرین وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ اَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا اور حق بندون کا اللہ پر یہہ ہی کہ عذاب نکرے اسکو جو شریک نہ ٹھہراوے اسکے ساتھ کسیکو فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ پھر کہا مین نے کیا خوشخبری نہ پہنچاؤن مین اس کی لوگون کو قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا فرمایا خوشخبری نہ پہنچا انکو پھر بھروسا کرینگے وے اس پر اور عمل چھوڑ دینگے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر ۲۲ وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِیْفُہٗ عَلَی الرَّحْلِ اور روایت ہی انس رض سے کہا اسنے کہ تحقیق تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جس حال مین معاذ پیچھے تھے حضرت کے ساتھ سواری پر قَالَ یَا مُعَاذُ فرمایا حضرت نے ای معاذ قَالَ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْكَ عرض
کیا معاذ نے حاضر ہون یا رسول اللہ اور موجود ہون خدمت مین قَالَ یَا مُعَاذُ پھر فرمایا حضرت نے ای معاذ قَالَ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
وَسَعْدَیْكَ عرض کیا معاذ نے حاضر ہون یا رسول اللہ اور موجود ہون خدمت مین قَالَ یَا مُعَاذُ پھر فرمایا حضرت نے ای معاذ قَالَ لَبَّیْكَ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْكَ ثَلٰثًا عرض کیا حاضر ہون ای رسول خدا اور موجود ہون خدمت کو حضرت نے تین بار خطاب فرمایا معاذ نے تین بار اسکا جواب دیا
قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ فرمایا حضرت نے نہین کوئی شخص کہ وہ
گواہی دیوے کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ اور بیشک محمد بھیجے ہوے اللہ کے ہین اپنے دل کی سچائی سے مگر حرام کرتا ہی اسکو اللہ آگ پر **فائدہ** اللہ نے اس شخص پر
ہمیشہ دوزخ مین رہنا حرام کر دیا ہی حسن بصری نے کہا ہی کہ کلمہ پڑھے اور فرایض ادا کرے تو آگ کو دوزخ کے اللہ نے
اس پر حرام کرتا ہی قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِہِ النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا کہا معاذ نے ای رسول خدا کیا خبر نہ
پہنچاؤن مین اسکی لوگون کو کہ خوش ہو جاوین قَالَ اِذًا یَّتَّکِلُوْا فرمایا حضرت نے اس وقت بھروسا کر بیٹھے گے فَاَخْبَرَ بِہَا
مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِہٖ تَاَثُّمًا پھر خبر دی اس بات کی معاذ نے اپنے مرنے کے قریب گناہ سے بچنے کو **فائدہ** اللہ اور رسول
کے حکم کو چھپانے سے آدمی گنہگار ہوتا ہی اس واسطے معاذ نے اپنے مرنے کے قریب اس حدیث کو سنا دیا دوسرا سبب یہہ کہ
بعد اس حدیث زمانے کے حضرت نے دوسرا حکم فرمایا کہ مجھہ سے جو کوئی کچھہ سنا ہو لوگون کو اسکی خبر پہنچا دیوے معاذ نے اس پر
عمل کیا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر ٢٣ **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ ٣٠ روایت ہی ابوذر رض سے **فائدہ**
صحابی تھے بڑے زاہد اور سچے مناقب انکے آخر کتاب مین آوینگے قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ ثَوْبٌ
اَبْیَضُ وَہُوَ نَائِمٌ کہا اسنے کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت کے بدن پر کپڑا تھا سفید اور حضرت سوتے تھے ثُمَّ
اَتَیْتُہٗ وَقَدِ اسْتَیْقَظَ پھر آیا مین حضرت کے پاس اور بیشک حضرت جاگے ہوے تھے فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ تب فرمایا حضرت نے نہین کوئی بندہ جسنے کہا نہین کوئی معبود سواے اللہ کے
پھر مر گیا وہ اسی کلام پر مگر داخل ہوگا وہ جنت مین قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ ابوذر کہتے ہین
پوچھا مین حضرت سے اگرچہ زنا کیا اور اگرچہ چوری کیا اسنے تو بھی بہشت مین داخل ہوگا فرمایا اگرچہ زنا کیا اسنے اور اگرچہ چوری کی قُلْتُ
وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ ابوذر کہتے ہین پھر اس بات کی تحقیق کرنے کو پوچھا مین اور اگرچہ زنا کیا اور
اگرچہ چوری کی فرمایا ہان بہشت مین داخل ہوگا اگرچہ زنا کیا اور اگرچہ چوری کی قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ
زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ کہا مین اگرچہ زنا کیا اور اگرچہ چوری کی فرمایا اگرچہ زنا کیا اور اگرچہ چوری کی خاک آلودہ
ہونے پر ناک ابوذر کی **فائدہ** یہہ لفظ وہان بولتے ہین جہان کسی حکم ماننے مین کوئی عذر کرتا ہی یعنے تیرا جی چاہے
یا نچاہے اسکو بد جانے یا مشکل پھر صورت یہہ حکم ماننا پڑیگا وَکَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِہٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ

أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ اور تھے ابو ذر جب بیان کرتے اس حدیث کو کہتے اور اگرچہ خاک آلودہ ہووے ناک ابو ذر کی یعنے جیسا حضرت سے
سنے تھے ویسا کہا کرتے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **فائدہ** یہہ حدیث اور اسکے مانند کے احادیث
دلالت کرتی ہین کہ مومن اگرچہ فاسق اور مرتکب کبیرہ کا ہو مغفرت سے اللہ کی یا شفاعت سے رسول اللہ کے یا بعد سزا پانے
مقدار اپنے گناہ کے بہشت مین داخل ہوگا اللہ نے آگ ایمان والے پر حرام کرنے سے مراد یہہ ہی جو آگ کہ کافرون کے واسطے رکھا
ہی اہل ایمان کو اس مین نہ لیجاویگا اور مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہی کہ ایمان والا اگرچہ فاسق ہو مومن ہی آخر بہشت
مین داخل ہوگا بہت احادیث اس پر وارد ہین اور اجماع صحابہ اور سلف اور تابعین کا اسی پر تھا مگر معتزلہ اور اہل بدعت فاسق
کو مومن نہین کہتے **وعن** [24] عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ
أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ اور روایت
ہی عبادہ بن صامت رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے گواہی دی کہ کسیکی بندگی نہین سوا
اللہ کے ایک ہی وہ کوئی شریک نہین اسکا اور بیشک محمد بندے اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے ہین اور تحقیق عیسی بندہ اسکا اور
رسول اسکا ہی **فائدہ** عیسی علیہ السلام کو اللہ کا بندہ کہنے سے رد ہی نصاری کا کیونکہ وہ عیسی علیہ السلام کو اللہ یا اللہ کا
بیٹا کہتے ہین اور انکی رسالت کی گواہی دینے سے رد ہی یہود پر کہ وہ انکی رسالت کے قایل نہین ہین وَابْنُ أَمَتِهِ اور گواہی دیوے
کہ عیسی بیٹا ہی اللہ کی بندی کا **فائدہ** مرد عورت اللہ کے غلام باندی ہین یہہ تاکید ہی رد پر نصاری کے کہ عیسی خود بندہ اللہ
کا اور اسکے بندی کا بیٹا ہی اور یہود کا بھی رد ہی کہ وہ مریم کو زنا کی نسبت کرتے تھے وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلٰى مَرْيَمَ اور عیسی کلمہ
ہی اللہ کا ڈالا اسکو مریم کی طرف یعنے اللہ کے حکم سے بے باپ کے پیدا ہوا یا لڑکائی مین بولنے لگا تو مظہر کامل اسم متکلم ہوا کہ اللہ
کا نام ہی وَرُوْحٌ مِنْهُ اور عیسی روح ہی اللہ کی طرف سے **فائدہ** عیسی کو روح اللہ اس واسطے کہتے ہین کہ پیدا ہوے
اللہ کی طرف سے بغیر واسطہ باپ کے یا اسلئے روح اللہ کہا کہ وہ زندہ کرتے تھے مردون کو یا حیات ابدی دیتے تھے مردہ دلونکو
وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ اور گواہی دیوے کہ بہشت اور دوزخ حق ہی أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ داخل کریگا اسکو اللہ
بہشت مین ابتدا مین یا بعد عذاب دینے مقدار اسکی گناہ کے عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ وہ کسی عمل پر نیک ہو یا بد **فائدہ**
یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی مذہب پر سنت وجماعت کے کہ فاسق مومن ہی بہشت مین داخل ہوگا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر **وعن** [25] عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْأُبَايِعْكَ اور روایت ہی عمرو بن عاص رض سے کہا اسنے آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس پھر کہا مین کھولو اپنا سیدھا ہاتھ کہ بیعت کرون مین تم سے اسلام کی فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدِيْ پھر کھولا حضرت
نے اپنا داہنا ہاتھ تب کھینچ لیا مین نے اپنے ہاتھ کو فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو تب فرمایا حضرت نے کیا ہوا تجھکو ای عمرو کہ ہاتھ
اپنا کھینچ لیتا ہی قُلْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ کہا مین چاہتا ہون کہ شرط کرون قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا فرمایا کیا شرط

کرتا ہی تو قُلْتُ اَنْ یُغْفَرَ لِیْ عرض کیا مین نے یہہ شرط کرتا ہون کہ بخشے جاوین میرے گناہ جو اسکے آگے کیا ہون قَالَ
اَمَا عَلِمْتَ یَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ فرمایا کیا نہین جانیا تو ای عمرو کہ بیشک اسلام لانا دور کرتا ہی سب
گناہ کو جو آگے اسکے تھے وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهَا اور تحقیق ہجرت کرنا اور دار الحرب سے دار الاسلام کو چلا جانا گرا دیتا
ہی دور کرتا ہی گناہ کو جو قبل اسکے تھے وَاَنَّ الْحَجَّ یَهْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَہٗ اور کیا نہین جانتا کہ حج کرنا دور کرتا ہی ان گناہ کو جو آگے اسکے تھے رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے وَالْحَدِیْثَانِ الْمَرْوِیَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ وَالْاٰخَرُ الْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ
اور دو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین ابو ہریرہ سے پہلی حدیث کا شروع فرمایا اللہ تعالی نے انا اغنی الشرکاء عن الشرک اور دوسری حدیث کا شروع الکبریاء ردائی
ہی سَنَذْکُرُهُمَا فِیْ بَابَیِ الرِّیَاءِ وَالْکِبْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی قریب ہی کہ ذکر کرونگا مین انکو باب ریا و الکبر مین انشاء اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ اور روایت
ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ پوچھا مین ای رسول خدا خبر دو ہمکو ایسے عمل کی کہ لاوے مجھکو بہشت مین اور دور کرے مجھکو دوزخ
کی آگ سے قَالَ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ عَظِیْمٍ فرمایا بیشک سوال کیا تو نے ایک بڑے کام سے وَاِنَّهٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَسَّرَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰی اور وہ کام البتہ آسان ہی اس پر جس پر اللہ تعالی نے آسان کیا وہ یہہ ہی تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا
بندگی کر اللہ کی اور نہ شریک کرے اسکے ساتھ کسی چیز کو وَتُقِیْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِی الزَّکٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَیْتَ
اور قایم کر نماز اور دے زکات اور روزے رکھ رمضان کے مہینے کے اور حج کر بیت اللہ کا ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ
الْخَیْرِ پھر فرمایا کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو دروازے نیکی کے کہ ان سے نیکی چلی آتی ہی اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ روزہ رکھنا ڈھال ہی یعنے
تیر گناہ کی روزہ دار کو نہین لگتے کہ واسطے شہوت اسکی ٹوٹتی ہین اور شیطان اس پر راہ نہین پاتا وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ
کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ اور صدقہ دینا سرد کرتا ہی گناہ کی گرمی کو جیسا سرد کرتا ہی پانی آگ کو وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ
اللَّیْلِ اور نماز پڑھنا آدمی کا درمیانے رات کے سرد کرتا ہی گناہ کی آگ کو ثُمَّ تَلَا تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا حَتّٰی بَلَغَ یَعْمَلُوْنَ پھر پڑھی حضرت نے یہہ آیت الگ ہوتی ہین کروٹین اسکی بچھونے سے
پکارتے ہین اپنے رب کو ڈر اور طمع سے یہان تک کہ پہنچے لفظ یعملون تک کہ آخر اس آیت کا ہی ثُمَّ قَالَ اَلَا اَدُلُّکَ
بِرَاْسِ الْاَمْرِ پھر فرمایا حضرت نے کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو سر اور اصل دین کے کامون کا وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ
اور کیا نہ بتلاؤن مین تجھکو ستون اسکے اور اسکے اونٹ کی کوہان کی بلندی **فائدہ** دین کے کام کا سر وہ کہ دین بغیر اسکے موجود نہو
اور ستون وہ کہ بے اسکے دین مضبوط نہو اور کوہان اسکا وہ کہ بدون اسکے دین اونچا نہو قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہا مین نے
ہان بتلاؤ مجھکو یا رسول اللہ قَالَ رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ فرمایا سر دین کے کام کا اسلام ہی مراد اس سے اللہ کی وحدانیت
اور رسول کی رسالت کی گواہی دینی وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ اور ستون اسکے نماز ہین کہ جس سے دین اسلام ٹھہرتا ہی
وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ اور بلندی اسکی کوہان کی جہاد ہی کہ دین بغیر اسکے بلندی نہین پاتا ہی ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ

بِمَلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فرمایا حضرت نے کیا نہ بتلاؤں تجھکو درست رکھنے والی کوان سب کے قُلْتُ بَلٰى يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عرض کی مین نے
ہان بتلاؤ مجھکو ای نبی اللہ کے فَأَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا پھر پکڑی حضرت نے اپنی زبان اور فرمایا تھام رکھہ اسکو
اپنے پر فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهٖ پھر پوچھا مین نے ای نبی اللہ کے کیا پکڑے جاوینگے ہم اس چیز سے کہ
کہ باتین کرتے ہین ہم جس سے قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ فرمایا روے تجھ پر تیری ما ای معاذ یعنے تو ہلاک ہووے تا اس بلا
سے نجات پاوے مراد بیان تعجب ہی انکار سے مخاطب کے وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ أَوْ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ
اور کیا نہین گرواینگے آدمیون کو آگ مین انکے منہہ پر یا انکی ناکون پر راوی شک کرتا ہی کہ حضرت نے منہہ پر گراوینگے فرمایا یا ناکون پر
یعنے آدمیون کو دوزخ مین نہ ڈالینگے إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ مگر کاٹنے پر انکی زبانون کے **فائدہ** حصائد جمع ہی حصیدہ کا
یعنے کاٹنی والی چیز جیسے درانتی یہان مراد حصاید سے وہ باتین ہین کہ جو منہہ مین آوے کہہ دیوے اور بھلے برے کی تمیز نکرین
بیہودہ بے موقع کہہ بیٹھین آخر اسکے سبب سے آفت مین پڑجاوین رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** (٢) أَبِيْ أُمَامَةَ اور روایت ہی ابو امامہ رض سے نام انکا صُدَی ہی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے
دوست رکھا اللہ کے واسطے اور دشمن جانا اللہ کے لئے اور دیا اللہ کے واسطے اور نہ دیا اللہ کے لئے فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيْمَانَ سو
بیشک کامل کیا اسنے ایمان کو **فائدہ** کمال ایمان کا اخلاص ہین مقام صدیقون کا ہی اللہ ہمارے نصیب کرے رَوَاهُ
أَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَعَ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے
اور روایت کیا ترمذی نے معاذ بن انس سے آگے پیچھے کرنے سے لفظون کے بعضون پر وَفِيْهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيْمَانَهٗ
اور حدیث مین ترمذی کی یہہ ہی پس تحقیق کامل کیا اسنے اپنے ایمان کو **وَعَنْ** (٣) أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ اور روایت ہی ابو ذر رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل کامون مین ہی دوستی رکھنی اللہ کے واسطے اور دشمنی کرنی اللہ کے واسطے رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ روایت
کیا اسکو ابو داؤد نے **فائدہ** اللہ کی محبت اصل ہی سب خوبیون کی جب محبت اللہ کی غلبہ کرے وہ کسیکو دوست نرکھیگا مگر اللہ کے
واسطے اور دشمن کسیکا نہوگا مگر اللہ کے واسطے اور وہ شخص سب اوامر اللہ کے بجا لائیگا اور سب مناہی سے باز رہیگا یہہ حدیث جامع
ہی سب مرتبون کو اسلام اور ایمان اور احسان کے اندر شامل ہی شریعت کے احکام اور طریقت کے آداب کو **وَعَنْ** (٤)
أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ
اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان وہ ہی کہ سلامت رہین مسلمان اسکی
زبان سے اور اسکے ہاتھ سے وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ اور مومن وہ ہی کہ امین رہین اسکو
لوگ اپنے لہو اور اپنے مال پر یعنے جس شخص سے لوگ اپنی جان اور مال ضایع ہونے کا خوف نرکھین وہ مومن ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور بیہقی نے زیادہ کیا شعب الایمان مین بروایت
فضالہ کے روایت سے فضالہ کے جو غلام آزاد حضرت کا تھا اس عبارت کو وَالْمُجَاہِدُ مَنْ جَاہَدَ نَفْسَہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ اور
مجاہد حقیقی وہ ہی کہ جسنے دکھہ مین ڈالا اپنی جان کو اللہ کی فرمان برداری مین وَالْمُہَاجِرُ مَنْ ہَجَرَ الْخَطَایَا وَالذُّنُوْبَ
اور مہاجر حقیقی وہ ہی کہ جسنے چھوڑ دیا برائیان اور چھوٹے اور بڑے گناہون کو وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ اور روایت ہی انس رضہ سے کہا اسنے کہ خطبہ پڑھا ہمارے واسطے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر یون فرمایا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَۃَ لَہٗ نہین ایمان اسکو جسکے واسطے امانت نہین وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَہْدَ
لَہٗ اور نہین دین اسکو جسکے لئے عہد نہین **فائدہ** ایمان دار ہمیشہ امین ہوتا ہی اور عہد و پیمان مین پکا رہتا ہی جسکو عہد نہین اسکا دین
کامل نہین یا یہہ کہ امانت سے مراد احکام شرع کے ہین اور عہد وہ اقرار جسکو ازل مین بندون نے اللہ سے وعدہ کیا ہے عہد میثاق کہتے
ہین رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اور روایت
ہی عبادہ بن صامت انصاری رضہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے مَنْ شَہِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ جسنے گواہی دی نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ اور بیشک محمد رسول ہین اللہ
کے حرام کیا اللہ نے اسپر آگ کو دوزخ کی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[٢] عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَہُوَ یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ اور روایت
ہی عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مرگیا اس حال مین کہ وہ جانتا ہی کہ بیشک
کوئی معبود نہین سوا اللہ کے داخل ہوگا وہ بہشت مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[٣] جَابِرٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ اور روایت ہی جابر رضہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دو چیزین ہین کہ باعث پڑتی ہین قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ پوچھا ایک شخص نے ای رسول خدا
کیا ہین باعث پڑنے کی چیزین قَالَ مَنْ مَاتَ یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ فرمایا جو کوئی مرگیا شریک ٹھہرانے والا
اللہ کے ساتھہ کسی کو داخل ہوا آگ مین دوزخ کی وَمَنْ مَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ اور جو کوئی مرگیا ساجھی نہ بنانے
والا اللہ کے ساتھہ کسیکو داخل ہوا وہ بہشت مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[٤] اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ
کُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ فِیْ نَفَرٍ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا اسنے کہ تھے ہم بیٹھے ہوئے گرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمارے ساتھہ تھے ابو بکر اور عمر ایک جماعت مین فَقَامَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ اَظْہُرِنَا پھر اٹھہ کر چلے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے درمیان سے فَاَبْطَاَ عَلَیْنَا
پھر دیر کی آنے مین ہمارے پاس وَخَشِیْنَا اَنْ یُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا اور ڈر گئے ہم کہ حضرت اکیلے پائے جاوین ہم سے یعنے کافران

حضرت کو اکیلا پاکر کہیں ایذا نہ پہنچا دیں وفزعنا فقمنا اور گھبرا گئے ہم پھر اٹھ کر ہم سب ہوئے فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو تھا میں پہلا انکا جو گھبرایا پھر نکلا میں ڈھونڈھتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حتی اتیت
حائطا للانصار لبنی النجار یہاں تک کہ پہنچا میں ایک باغ کی دیوار کو انصار سے بنی نجار کے فدرت بہ هل اجد له
بابا فلم اجد پھر اطراف پھرا میں اسکے کہ پاؤں میں اسکا دروازہ سو نہ پایا میں نے فاذا ربیع یدخل فی جوف حائط
من بئر خارجۃ پھر یکایک نظر آیا ایک نالا کہ بہا آتا تھا بیچ دیوار کے باہر کی باولی سے والربیع الجدول اور ربیع
نالا ہی قال فاحتفزت فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا ابو ہریرہ نے پھر سمٹ گیا میں اور پہنچ
گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فقال ابو هریرۃ فقلت نعم یا رسول اللہ تب فرمایا حضرت ابو ہریرہ عرض کیا
میں نے ہاں اے رسول خدا قال ما شانک فرمایا کیا حال ہے تیرا قلت کنت بین اظهرنا فقمت فابطات علینا
فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت هذا الحائط فاحتفزت کما یحتفز
الثعلب وهؤلاء الناس ورائی عرض کیا میں نے آپ تھے ہم لوگوں میں پھر اٹھ گئے پھر دیر فرمائے ہمارے پاس آنے میں
سو ڈر گئے ہم کہ اکیلے پاکے جاویں آپ ہم سے پھر گھبرا گئے ہم سو تھا میں پہلا انکا جو گھبرایا پھر آیا میں اس باغ کی دیوار کو پھر سمٹ گیا
میں جیسا سمٹ جاتی ہے لومڑی اور یہ لوگ تھے میرے پیچھے فقال یا ابا هریرۃ واعطانی نعلیہ فقال اذهب بنعلی
هاتین فمن لقیت من وراء هذا الحائط پھر فرمایا حضرت نے اے ابو ہریرہ اور عنایت کیں مجھے اپنی پاپوشیں پھر فرمایا
لیجا میری دونوں جوتیاں سو جو کوئی ملے تجھے اس باغ کی دیوار کے پیچھے یشهد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بها قلبه
فبشرہ بالجنۃ گواہی دیوے وہ اس پر کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے یقین کرنے والا ہو پھر دل اسکا تو خوشخبری پہنچا اسکو
جنت کی فکان اول من لقیت عمر فقال ما هاتان النعلان یا ابا هریرۃ پھر پہلے جس سے میں ملا عمر تھے پوچھا عمر نے
کس کے ہیں یہ دو جوتیاں اے ابو ہریرہ فقلت هاتان نعلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثنی بهما من
لقیت یشهد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بها قلبه بشرته بالجنۃ کہا میں نے یہ دونوں جوتیاں رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں بھیجا مجھکو انکے ساتھ جو کوئی ملے مجھے کہ گواہی دیوے کہ نہیں کوئی معبود برحق سوا اللہ کے یقین کرنے والا ہو
اسکا دل خوشخبری دوں میں اسکو بہشت کی فضرب عمر بیدہ بین ثدیی فخررت
لاستی سو گرا میں اپنے چوتڑوں پر فقال ارجع یا ابا هریرۃ پھر کہا عمر نے پھر جا اے ابو ہریرہ فرجعت الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو پھرا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فاجهشت بالبکاء ورکبنی عمر فاذا
هو علی اثری پھر بنا لی میں نے حضرت کی رو کر اور پیچھے لگے میرے عمر دیکھا میں نے کہ وہ آتے میرے قدم بقدم فقال لی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لک یا ابا هریرۃ پھر پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہوا تجھکو اے ابو ہریرہ جو رو
رہا ہے قلت لقیت عمر فاخبرته بالذی بعثتنی به عرض کیا میں نے ملاقات کی میں عمر سے پھر خبر دی میں نے انکو

اسکی جسکے لئے بھیجے تھے مجھے آپ نے فضرب بین ثدیی ضربۃ خررت لاستی پھر مارا عمر نے میری چھاتی مین ایک
مار گر پڑا مین اپنے چوترون کے بل فقال ارجع اور کہا پھر جا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر ما حملک
علی ما فعلت تب پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عمر کیا باعث ہوا تجھے اس بات پر کہ تو نے کیا یعنے ابوہریرہ کو
کس لئے مارا فقال یا رسول اللہ بابی انت وامی ابعثت ابا ہریرۃ بنعلیک من لقی یشہد ان لا الہ الا اللہ
مستیقنا بہا قلبہ بشرہ بالجنۃ تب عرض کیا عمر نے ای رسول خدا صدقے ہون میرے ماباپ تم پر کیا بھیجا تھا آپ نے
ابوہریرہ کو اپنی جوتیان دیکر جو کوئی ملے گواہی دیتا کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے یقین کرنے والا ہو اسپر دل اسکا خوشخبری دے
اسے بہشت کی قال نعم فرمایا حضرت نے ہان بھیجا تھا مین اسکو قال فلا تفعل فانی اخشی ان یتکل الناس
علیہا عرض کیا عمر نے ایسا نکیجو کیونکہ مین ڈرتا ہون کہ تکیہ کرینگے لوگ اسپر فخلہم یعملون سو چھوڑ دیجیو انکو کہ عمل کرین
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخلہم تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اب چھوڑ دے انکو یعنے عمل کرنے دے
اور ایسی خوشخبری ابہی نہ سنا انکو رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح الجنۃ اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجیان
بہشت کی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ گواہی دینا کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے
وعن عثمان رضی اللہ عنہ قال ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی حزنوا
علیہ اور روایت ہی عثمان رض سے کہا اسنے کہ تحقیق کئے شخص یارون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب وفات پایا رسول خدا نے
غمگین ہوے انکے لئے حتی کاد بعضہم یوسوس یہان تک کہ قریب تہا بعضے ان مین سے شک مین پڑین قال عثمان و
کنت منہم کہا عثمان رضی اللہ عنہ نے اور تہا مین ان مین سے فبینا انا جالس مر علی عمر وسلم فلم اشعر بہ پھر اسوقت
کہ مین بیٹہا تہا آئے میرے پاس عمر اور سلام کئے سو خبردار نہوا مین اسپر فاشتکی عمر الی ابی بکر پھر شکوہ کیا عمر نے اس بات کا ابوبکر
سے ثم اقبلا حتی سلما علی جمیعا پھر آئے عمر اور ابوبکر یہان تک کہ سلام کئے مجھ پر اکٹھے فقال ابو بکر ما حملک علی ان
لا ترد علی اخیک عمر سلامہ پھر کہا ابوبکر کیا سبب ہوا تجھے اس بات پر کہ جواب ندیا تو نے اپنے بھائی عمر کو اسکے سلام کا قلت
ما فعلت کہا مین نے ایسا تو نہین کیا مین نے فقال عمر بلی واللہ لقد فعلت پھر کہا عمر نے ہان قسم اللہ کی البتہ کیا تو نے قال
قلت واللہ ما شعرت انک مررت ولا سلمت کہا عثمان رض نے کہا مین نے قسم اللہ کی خبر نہوی مجھے کہ تم آئے اور نہ
خبر ہوی کہ تم سلام کئے قال ابوبکر صدق عثمان قد شغلک عن ذلک امر کہا ابوبکر رض نے سچ کہا عثمان نے البتہ غافل کیا
تجھکو کسی بڑے کام نے فقلت اجل تب کہا مین نے ہان ایسا ہی ہی قال ما ہو کہا ابوبکر نے وہ کام کیا تہا قلت توفی
اللہ تعالی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان نسألہ عن نجاۃ ہذا الامر کہا مین نے وفات دیا اللہ نے اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے اس کے پوچھون مین نجات اس کلام کی یعنے دین کی نجات کس چیز سے ہی یا کہ مراد کام سے وسوسہ

شیطان کا ہی کہ لوگون کے دلمین کذرتا ہی قَالَ اَبُوْبَکْرٍ قَدْ سَأَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقُمْتُ اِلَیْہِ وَقُلْتُ لَہٗ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اَنْتَ
اَحَقُّ بِھَا فرمایا ابو بکر نے بیشک پوچھا تھا مین نے حضرت کو اس بات سے پھر مین کھڑا ہوا طرف ابو بکر کے اور کہا مین نے اسکو صدقہ ہوون میرے
ماباپ تم پر تم زیادہ لایق ہو پوچھنے کے قَالَ اَبُوْبَکْرٍ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا نَجَاۃُ ھٰذَا الْاَمْرِ کہا ابو بکر نے پوچھا مین نے
ای رسول خدا کس طرح ہوگی نجات اس کام کی فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّی الْکَلِمَۃَ الَّتِیْ عَرَضْتُ عَلٰی عَمِّیْ
فَرَدَّھَا فَھِیَ لَہٗ نَجَاۃٌ تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے قبول کیا مجھہ سے اس کلمے کو جسے ظاہر کیا مین نے اپنے چچا پر پھر نامانا
اسنے اسکو سو وہی کلمہ اسکے لئے نجات ہی رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** الْمِقْدَادِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اور روایت ہی مقداد سے کہ تحقیق سنا اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے
لَا یَبْقٰی عَلٰی ظَھْرِ الْاَرْضِ بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ کَلِمَۃَ الْاِسْلَامِ باقی رہیگا زمین کی پیٹھ پر کوئی گھر مٹی
کا اور نہ پشمین یعنے خیمہ مگر پہنچاویگا اس مین اللہ کلمہ اسلام کا بِعِزِّ عَزِیْزٍ وَّذُلِّ ذَلِیْلٍ عزیز کے عزت دینے کو اور ذلیل کو ذلیل
کرنے کو اِمَّا یُعِزُّھُمُ اللّٰہُ فَیَجْعَلُھُمْ مِنْ اَھْلِھَا اَوْ یُذِلُّھُمْ فَیَدِیْنُوْنَ لَھَا یا عزت دیگا ان گھروالون کو اللہ پھر کریگا
انکو اس کلمے کے لایق یا ذلیل کریگا انکو اللہ پھر تابعدار ہونگے وے اس کلمے کے یعنے شہر اور گانون اور جنگل مین سب جگہہ کلمہ اسلام
کا پہنچیگا سو کلمے کو ہمیشہ غالب رکھینگے اور جو کلمے کو قبول نکرینگے وے لوگ تابعدار کلمہ گو کے ہوجاوینگے اور جزیہ دیکے قُلْتُ
فَیَکُوْنُ الدِّیْنُ کُلُّہٗ لِلّٰہِ کہا مین نے تب ہوجاویگا دین سب اللہ کا یعنے اللہ کی مرضی کے موافق سب جگہہ دین واسلام
پھیل جاویگا رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** وَھْبِ بْنِ مُنَبِّہٍ قِیْلَ لَہٗ اَلَیْسَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ
اور روایت ہی وہب بن منبہ سے پوچھا گیا ان سے کیا نہین ہی کلمہ لا الہ الا اللہ کنجی بہشت کی قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لَیْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا
وَلَہٗ اَسْنَانٌ کہا ہان ہی لیکن نہین ہوتی کوئی کنجی مگر اسکے لئے ہوتے دانت فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَہٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَکَ
وَاِلَّا لَمْ یُفْتَحْ لَکَ سو اگر لاوے تو ایسی کنجی کہ اسکے واسطے دانت ہین کھولاجاویگا تیرے لئے اور اگر نہین تو کھولا نجاویگا تیرے
لئے **فائدہ** عمل کرنا اس کنجی کے دانت ہین رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ روایت کئے اسکو بخاری نے ترجمہ باب
مین **فائدہ** محمد بن اسمعیل بخاری ہر باب کے شروع مین بطور فہرست کے بغیر بیان کرنے سند کے جو حدیثین لاتے ہین اسکو
تعلیقات بخاری کہتے ہین اور اسیکو ترجمہ باب بھی کہتے ہین **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُکُمْ اِسْلَامَہٗ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب نیک کرے کوئی تم مین کا اپنے اسلام کو فَکُلُّ حَسَنَۃٍ یَعْمَلُھَا تُکْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِھَا اِلٰی
سَبْعِ مِائَۃِ ضِعْفٍ پھر جو نیکی کرتا ہی وہ لکھی جاتی ہی اسکے دس برابر سات سو تک بلکہ زیادہ وَکُلُّ سَیِّئَۃٍ یَعْمَلُھَا
تُکْتَبُ بِمِثْلِھَا حَتّٰی یَلْقَی اللّٰہَ اور جو بدی کرتا ہی لکھی جاتی ہی مانند اسکے یعنے ایک کو ایک یہان تک کہ ملاقات کرے اللہ
سے یعنے مرجاوے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم و بخاری کا اس پر **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا

سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الایمان اور روایت ہی ابو امامہ سے کہ ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیا ہی ایمان قال اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مؤمن فرمایا جب خوش کرے تجھکو نیکی تیری اور
ناخوش کرے تجھکو برائی تیری تب تو مومن ہی قال یا رسول اللہ فما الاثم کہا اسنے ای رسول خدا پھر کونسی چیز گناہ ہی قال اذا حاک
فی نفسک شیء فدعہ فرمایا حضرت نے جب خلش کرے تیرے دل میں کوئی چیز تب چھوڑ دے اسکو رواہ احمد روایت کیا اسکو
احمد نے وعن عمرو بن عبسۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہا
اسنے کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فقلت یا رسول اللہ من معک علی ہذا الامر پھر پوچھا میں نے ای رسول
خدا کون ہی ساتھ آپکے موافق اس کام پر یعنے دین کے کام میں آپکا موافق کون ہی قال حر وعبد فرمایا آزاد اور غلام **فائدہ**
آزاد سے مراد حضرت ابوبکر صدیق اور غلام سے حضرت بلال ہیں اور دوسرے اصحاب بہی کہ آزاد اور غلام اور جوان اور بوڑھا سب قسم کے
لوگ ساتھ ہیں قلت ما الاسلام پوچھا میں نے کیا ہی اسلام قال طیب الکلام واطعام الطعام فرمایا نرمی سے کلام کرنا اور کھانا
کھلانا قلت ما الایمان پوچھا میں نے کیا ہی ایمان قال الصبر والسماحۃ فرمایا حضرت نے صبر کرنا معصیت اور مناہی پر اور جوانمردی
کرنا اداے فرایض میں قال قلت ای الاسلام افضل کہا عمرو بن عبسہ نے پوچھا میں نے کونسا اسلام افضل یعنے مسلمانوں میں کون
افضل ہی قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ فرمایا وہ شخص کہ بچے رہیں مسلمان اسکی زبان سے اور اسکے ہاتھ سے
قال قلت ای الایمان افضل کہا عمرو بن عبسہ نے پوچھا میں نے کونسا ایمان افضل ہی قال خلق حسن فرمایا خصلت اچہی کہ وہ
اصل ہی سب اعمال کی قال قلت ای الصلوۃ افضل کہا اسنے پوچھا میں نے کونسی نماز افضل ہی یعنے نماز کے ارکان میں کونسا رکن
افضل ہی قال طول القنوت فرمایا دیر تک کھڑا رہنا **فائدہ** علما کا اختلاف ہی کہ نماز میں دیر تک قیام کرنا افضل ہی یا
درازی سجدے کی بہتر ہی بعضوں نے کہا قیام دراز افضل ہی بعضوں نے کہا کہ درازی سجدے کی اچہی ہی بعضوں نے کہا رات کی نماز میں
طول قیام بہتر ہی اور دن کی نماز میں درازی سجود کی افضل ہی بعضوں نے کہا یہہ دونوں رکن فضیلت میں برابر ہیں حنفی مذہب میں
قیام افضل ہی کہ اس میں مشقت زیادہ ہی قال قلت ای الہجرۃ افضل کہا عمرو بن عبسہ نے کونسی ہجرت افضل ہی قال
ان تہجر ما کرہ ربک فرمایا چھوڑ دے تو اس چیز کو جسے برا جانا تیرے رب نے اور جس سے وہ راضی نہو قال قلت فای الجہاد
افضل کہا عمرو بن عبسہ نے پوچھا میں نے کونسا جہاد افضل ہی قال من عقر جوادہ واہریق دمہ فرمایا جہاد میں وہ شخص
افضل ہی تا پانچ کاٹے گئے جسکے گھوڑے کے اور بہایا گیا لہو اسکا یعنے سوار اور گھوڑا دونوں کام آجاویں یہہ کمال جوانمردی اور
نیکی میں داری ہی نہ دنیا کے مال اور غنیمت کے واسطے قال قلت ای الساعات افضل کہا عمرو بن عبسہ نے پوچھا میں نے
کونسی گھڑی رات میں بہت اچہی ہی تہجد کی نماز کے واسطے قال جوف اللیل الآخر فرمایا درمیان پچھلی رات کا کہ وہ
چوتھای حصہ یا پانچواں حصہ اگر چھٹا حصہ بھی داخل کریں شامل ہو سکتا ہی رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے وعن
معاذ بن جبل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اور روایت ہی معاذ بن جبل سے

کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهٗ جسنے ملاقات کی اللہ سے اس حال مین کہ شریک نہین کرتا اسکا کسیکو اور نماز پڑہتا ہی پانچون وقت کی اور روزے رکھتا ہی رمضان کے بخشے جاینگے گناہ اسکے **فائدہ** نماز وروزے کے سوا دوسرے ارکان اسلام کا ذکر نفرمایا شاید وہ ارکان فرض نہوے ہونگے یا کہ روزے نماز کی عزت اللہ رب العالمین کے حضور مین ایسی ہی کہ ان کو کرتا ہو دوسرے فرایض کو چھوڑ دیا ہو تو بھی اسکے گناہ معاف ہو جاوینگے قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہا مین نے کیا خوشخبری نہ دون مین لوگون کو یا رسول اللہ قَالَ دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا فرمایا چھوڑ دے انکو کہ عمل کرین رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْهُ**[٣] اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ اور بھی روایت ہی معاذ سے کہ تحقیق سوال کیا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل ایمان سے قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ فرمایا حضرت نے کہ دوستی رکھے اللہ کے واسطے اور دشمنی رکھے اللہ کے واسطے وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ اور جاری رکھے تو اپنی زبان کو اللہ کی یاد مین قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پوچھا معاذ نے اور کیا ہی ای رسول خدا یعنے بعد اسکے کیا کرون یا یہہ کہ ایمان کی افضلیت مین اور کیا ہی قَالَ وَاَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ فرمایا دوست رکھے تو لوگون کے واسطے جو دوست رکھتا ہی اپنی ذات کے لئے اور بد جانے انکے واسطے جو بد جانتا ہی اپنی ذات کے واسطے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

یہہ باب ہی بڑے گناہون اور نفاق کی نشانیون کے بیان مین **فائدہ** کبیرہ گناہ وہ ہی کہ جسکے واسطے شرع مین حد مقرر ہوا ہو یا جسپر وعید واقع ہوی ہو یا کہ دلیل قطعی سے اسکی ممانعت آئی ہو اور جس کام مین دین کی ہتک حرمت ہو اور جو گناہ کہ ایسا نہو وہ صغیرہ ہی مولانا جلال الدین دوانی نے عقاید عضدیہ کی شرح مین لکھا ہی کہ کبیرہ گناہ یہ ہین کہ ناحق کسیکو جان سے مارنا زنا اور لواطت اور چوری کرنا شراب اور جو چیز کہ نشہ والی ہو کھانا پینا اور سور کا گوشت کھانا مال کسیکا دبا لینا اور کسیکو زنا کی گالی دینا جھوٹی گواہی دینی سود کھانا رمضان کا روزہ بغیر عذر کے توڑنا جھوٹی قسم کھانی قطع رحم کرنا مسلمان ماباپ کو ناحق آزردہ کرنا کافرون کی جنگ سے بھاگنا مال یتیمون کا کھانا ماپ اور وزن مین خیانت کرنا نماز کا وقت ہونے کے آگے پڑھ لینا اور وقت پر نماز نہ پڑھکر چھوڑ دینا زکوات نہ دینا مسلمانون سے ناحق جنگ کرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹھ لگانا اور رسول خدا کے صحابہ کو بد کہنا بغیر عذر کے گواہی چھپانا رشوت لینا عورت مرد مین لڑائی لگانا اور بادشاہ کے پاس چغلی لگانی اور باوجود قدرت کے امر معروف اور نہی منکر کو چھوڑ دینا قرآن پڑھکر بھول جانا حیوانون کو جلانا عورت کو مرد مباشرت کے واسطے کہے تو بے سبب نہ ماننا اللہ تعالی کی رحمت سے مایوس ہونا اور اسکے عذاب سے نڈر ہو جانا اور اہل علم اور قرآن کے حافظون کی اہانت کرنا اور عورت کے ساتھ ظہار کرنا یعنے اسکو ایسا کہنا کہ تو مجھ پر ایسی ہی کہ جیسی میری ماں کی پیٹ یہہ کہنے سے وہ اسپر حرام ہو جاتی ہی جب تک کہ کفارہ اسکا نہ دیوے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ پوچھا ایک شخص نے ای رسول خدا کونسا گناہ بہت بڑا ہی نزدیک اللہ کے قَالَ اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ فرمایا کہ ٹھہراوے تو اللہ کے واسطے کسیکو

باپ برو الا حال انکہ اسنے پیدا کیا تجھکو **فائدہ** شریک نہین قسم کا ہوتا ہی پہلا وجود مین دوسرا خالقیت مین تیسرا عبادت مین قَالَ ثُمَّ اَیٌّ پوچھا
اس شخص نے بعد کفر کے کونسا گناہ بہت بڑا ہی قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْیَةَ اَنْ یَطْعَمَ مَعَكَ فرمایا حضرت نے قتل کرنا
تیرا اپنی اولاد کو اس ڈرسے کہ کھاویگی ساتھ تیرے **فائدہ** جاہلیت کے ایام مین لوگ تکلیف کی خوف سے اولاد کو مار ڈالتے تھے اگرچہ
آدمی کو ناحق مارنا گناہ کبیرہ ہی لیکن خصوصاً اپنی اولاد کو فقر کی خوف سے مار ڈالنا بہت ہی بدکبیرہ گناہ ہی کسو اسطے کہ یہہ کام توکل
اور خالقیت کے اعتقاد کے خلاف ہی قَالَ ثُمَّ اَیٌّ پوچھا اسنے بعد اسکے کونسا گناہ بہت بڑا ہی قَالَ اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ
جَارِكَ فرمایا یہہ کہ زنا کرے تو عورت سے اپنے ہمسایہ کی **فائدہ** زنا کرنا اگرچہ مطلقاً کبیرہ گناہ ہی لیکن ہمسایہ کی عورت سے
بہت بدکبیرہ ہی کسو اسطے کہ اس مین حق ہمسایہ کا بھی تلف ہوتا ہی فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِیْقَهَا پھر اتارا اللہ نے اثبات کے سچ کرنے
کو یہہ آیت وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ
الْاٰیَةَ اور جو لوگ نہین پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو اور نہین مارتے جان کو جسے منع کیا اللہ نے مارنا اسکا مگر حق پر جیسا
حد اور قصاص اور نہین زنا کرتے آخر آیت تک مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا
اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے گناہ یہے ہین کہ شریک ٹھہرانا اللہ کے ساتھ **فائدہ** شرک سے مراد کفر ہی کسی
طرح کا بھی ہو شرک کا ذکر اسواسطے فرماتے ہین کہ کفار مکے کے مشرک تھے بعضے جگہہ مسلمانون کو شرک سے منع فرمایا ہی مراد اس سے ریا ہی
یا منع ہی ارتداد سے وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ اور دکھہ دینا مسلمان ماباپ کو ناحق شرع کے خلاف کبیرہ گناہ ہی اگر ماباپ کافر ہون تو
انکو کفر سے نکالنے کے واسطے کچھ رنج پہنچاوین تو مضایقہ نہین وَقَتْلُ النَّفْسِ اور مار ڈالنا جان کا ناحق وَالْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ
اور قسم کھانا جھوٹی **فائدہ** یمین غموس اسکو کہتے ہین کہ گذرے ہوے کام پر جھوٹی قسم کھاوے اسطرح کہ مین نے یہہ کام نہین کیا
اور حقیقت مین کیا ہو اور جو یون قسم کھاوے کہ یہہ کام نکرونگا اور پھر اسکو کرے تو وہ شخص کفارہ دینے سے قسم کے پاک ہو جاتا ہی رَوَاهُ
الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَفِیْ رِوَایَةِ اَنَسٍ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ الْیَمِیْنِ الْغَمُوْسِ اور روایت
مین انس کی جھوٹی گواہی بدلے مین غموس کے آیا ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات خصلتین ہلاک کرنے والیون سے قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ عرض کیے صحابہ نے
ای رسول خدا کونسے ہین وے سات خصلتین قَالَ اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ فرمایا شریک ٹھہرانا اللہ کے ساتھ وَالسِّحْرُ اور جادو کرنا **فائدہ**
جادو کا سیکھنا اور سکھانا بھی یہی حکم رکھتا ہی بعضون نے کہا سیکھنا درست ہی تاکہ کسی نے اپنے کو جادو کرے تو دفع کر سکے خیالی نے حاشیے
مین شرح عقاید کے لکھا ہی کہ جادو کرنا کفر ہی بالاتفاق صحابہ کی ایک جماعت وغیرہ اثبات پر ہین کہ جادوگر کو مار ڈالا چاہیے
وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ اور مارنا جان کا جسے حرام کیا اللہ نے مگر حق کے ساتھ وَاَكْلُ الرِّبٰوا اور

کھانا بیاز کا وَاَکْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ اور کھانا یتیم کے مال کا وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ اور پیٹھ دینا اور بھاگ جانا کافرون کی لڑائی کے دن
فائدہ ایک مسلمان دو کافر سے جنگ مین بھاگنا کبیرہ گناہ ہی مگر ایک مسلمان پر دو کافر سے زیادہ ہون تو بھاگنا حرام نہین اسلام
کی ابتدا مین ایک مسلمان دس کافر سے بھاگنا حرام تھا بعد اسکے تخفیف ہوی وہی حکم ثابت رہگیا وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ
الْغَافِلَاتِ اور زنا کی تہمت لگانا پاک دامن عورتون ایمان والیون بدفعلی سے بےخبرون کو فائدہ زنا کی تہمت پاکدامن عورتکو
لگانا کبیرہ گناہ ہی اسکو قذف کہتے ہین سزا اسکی شرع مین اسی تازیانے مقرر ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر وعنہ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین زنا کرتا زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہی اور وہ مومن ہو فائدہ اس سے معلوم ہوا
کہ زنا کرنے والا زنا کرتے وقت مسلمان نہین ہی مراد اس سے ایمان کامل ہی اور یہہ بڑا زجر ہی زنا کے کرنے پر وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ
حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ اور نہین چوری کرتا چوری کرنے والا جسوقت کہ چوری کرتا ہی اور وہ مومن ہو وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ
یَشْرَبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ اور نہین شراب پیتا شراب پینے والا جسوقت کہ شراب پیتا ہی اور وہ مومن ہو وَلَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً
یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْہِ فِیْھَا اَبْصَارَھُمْ حِیْنَ یَنْتَھِبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ اور نہین لوٹتا کوی لوٹ کہ اٹھاتے ہین لوگ اس کی طرف
اس لوٹ مین اپنی آنکھین جب لوٹتا ہی اسکو اور وہ مومن ہو یعنے علانیہ لوٹ لیوین اور لوگ دیکھتے رہین اور روا کرین اور ان سے کچھ
بن نہ پڑے مال لوٹنا حرام ہی خصوصا ایسے طور سے وَلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ حِیْنَ یَغُلُّ وَھُوَ مُؤْمِنٌ اور غنیمت کا مال نہین چراتا
تم مین کا کوی جب چراتا ہی اور وہ مومن ہو فَاِیَّاکُمْ اِیَّاکُمْ سو بچو تم بچو تم ان سب گناہون سے جو مذکور ہوے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق
ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت مین ابن عباس کی یہہ عبارت بھی آئی ہی وَلَا یَقْتُلُ حِیْنَ
یَقْتُلُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ اور نہین قتل کرتا کوی جب قتل کرتا ہی اور وہ مومن ہو قَالَ عِکْرِمَۃُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ کہا عکرمہ نے جو
خادم ابن عباس کا ہی کہا مین ابن عباس کو کَیْفَ یُنْزَعُ الْاِیْمَانُ مِنْہُ کسطرح نکالا جاتا ہی ایمان اس سے قَالَ ھٰکَذَا وَشَبَّکَ
بَیْنَ اَصَابِعِہٖ ثُمَّ اَخْرَجَھَا کہا ابن عباس نے اسطرح اور انگلیون کو ڈالا انگلیون مین پھر نکالا انکو یعنے ایک ہاتھ کے انگلیون کو
دوسرے ہاتھ کے انگلیون مین ڈال کر کھینچ لیا اور کہا کہ اسطرح ایمان نکل جاتا ہی اس کے پہلے ایمان آدمی کی ذات مین مخلوط تھا۔
فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَیْہِ ھٰکَذَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ اور اگر توبہ کیا اسنے تو پھر آیا ایمان اسکی طرف اسطرح اور انگلیون کو
ڈالا انگلیون مین یعنے پھر انگلیون کو انگلیون مین ملا کر یون ایمان پھر آجاتا ہی وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ اور کہا ابوعبداللہ نے فائدہ
بخاری کی کنیت ابوعبداللہ ہی اس حدیث کی توجیہ اہل سنت وجماعت کے مذہب کے موافق یون کرتا ہی کہ لَا یَکُوْنُ ھٰذَا مُؤْمِنًا
تَامًّا وَلَا یَکُوْنُ لَہٗ نُوْرُ الْاِیْمَانِ نہین رہتا ہی وہ شخص اس حالت مین پورا مومن اور نہین ہوتا اسکے لئے نور ایمان کا ھٰذَا لَفْظُ
الْبُخَارِیِّ یہہ لفظ بخاری کا ہی فائدہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ مسلمان ان گناہون سے کافر نہین ہوتا مگر مومن کامل بھی
نہین رہتا وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ [illegible]

ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیاں منافق کی تین ہین زَادَ مُسْلِمٌ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰی وَ زَعَمَ اَنَّهٗ مُسْلِمٌ ثُمَّ اتَّفَقَا زیادہ کیا مسلم نے یہہ عبارت اور اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑہے اور دعوا کرے کہ مین مسلمان ہون پھر متفق ہوے یعنے بعد اس اختلاف کے بخاری اور مسلم نے باقی روایت مین متفق ہین اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ جب بات کرے جھوٹھ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امین کیا جاوے خیانت کرے **فائدہ** یہہ تینون خصلتین نشان منافق کی ہین مسلمانون کو چاہئے کہ ان بدصفتون سے اپنے کو پاک رکھین کسواسطے کہ اُن کا مرتبہ باطن خلاف ظاہر کے رہتا ہی جیسا کہ منافق کا دل برخلاف زبان کے ہی بعضون نے کہا ہی کہ حضرت نے اپنے اصحاب کو اس وقت کے منافقون کا حال بیان فرمایا تا ان سے دور رہین اس سے معلوم ہوا کہ مومنون مین یہہ صفات نہین ہوتے ہین وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے چار چیزین جس مین وے ہون كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وہ پورا منافق ہی وَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ اور جو شخص کہ ہووے اس مین ایک خصلت اُن چارون مین سے ہی اس مین ایک خصلت نفاق سے **فائدہ** اگر ایک خصلت اُن مین سے ہو تو منافق کی ایک خصلت ہی اس مین اگر دو ہون تو دو خصلت ہین اسیطرح تین جب چارون خصلت ہون تو پکا منافق ہوا حَتّٰى يَدَعَهَا یہان تک چھوڑے اسکو **فائدہ** اب ان چار خصلتون کو بیان فرماتے ہین اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ جب امین کیا جاوے خیانت کرے وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ اور جب بات کرے جھوٹھ بولے وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ اور جب اقرار کرے توڑ ڈالے وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ اور جب جھگڑے گالیان دیوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال منافق کی مانند بکری کے ہے کہ خواہش رکھتی ہی نر کی دو بکرون کے بیچ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً جھکتی ہی اسکی طرف ایکبار اور اسکی طرف ایکبار **فائدہ** جیسا کہ نر کی خواہش رکھنے والی بکری درمیان دو بکرون کے جسطرح کبھی اسکی طرف کبھی اسکی طرف جھکتی ہی ویسا ہی منافق کبھی مسلمانون مین ملتا ہی کبھی کافرون مین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ روایت ہی صفوان بن عسال رضہ سے **فائدہ** صفوان صحابی ہین کوفے کے رہنے والے بارا جنگ مین حضرت کے ہمراہ تھے قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ کہا اسنے کہ بولا ایک یہودی نے اپنے دوست کو اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ جا طرف اس مرد کے جو دعوی پیغمبری کا کرتا ہی اور لوگ اسکو نبی جانتے ہین فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ تب کہا اسکو اسکے یار نے مت کہہ اسکو پیغمبر اِنَّهٗ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهٗ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ بیشک اگر وہ سنیگا یہہ بات تیری تو البتہ ہونگے اسکو چار آنکھین یعنے نہایت خوشی سے کسواسطے کہ جب خوشی ہوتی ہی تو آنکھوں کا نور بڑھتا ہی

اور جب غم اور محنت آپڑتی ہی عالم نظر مین تاریک ہوجاتا ہی یا یہہ مراد ہی کہ اگر وہ یہہ کلمہ سنیگا تو منتظر ہوگا کہ میرے تابعدار ہوگئے کیونکہ نبوت کے قابل ہین فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاہُ عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ پھر آیا ان دونون یہودیون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا حضرت کو نو نشانیان ظاہر سے **فائدہ** وہ دونون یہودی نے حضرت سے موسی علیہ السلام کے نو معجزون کا حال پوچھا تب حضرت نے یے احکام بیان فرما دئے گویا اس مین اشارہ ہی کہ معجزے پوچھکر کیا کروگے احکام دین کے سیکھو تا نجات حاصل ہو یا حضرت نے وہ نو معجزونکا حال بیان فرماے بعد یے احکام سنائے اور راوی نے شہرت کے سبب سے ان معجزون کا ذکر نکیا بعضون نے کہا کہ مراد آیات بینات سے یہی احکام تسعہ ہین جو مذکور ہوئے کہ ان پر عمل کرنا سعادت ہی اور عمل نکرنا اسپر شقاوت ہی اور یے احکام ہر ملت مین ظاہر و مشہور ہین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ شریک کرو اللہ کے ساتھ کسیکو وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارو کسیکی جان کو جسکا مارنا حرام کیا اللہ مگر حق شرع کے ساتھ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ اور مت لیجاؤ تم پاک شخص کو جھوٹھ لگا کر کسی حاکم کے پاس تا کہ قتل کرے وہ اسکو یعنے بے گناہ کو کہ تمہارے تہمت سے پاک ہی گھسیٹ کر حاکم پاس مت لیجاؤ اور اسکو سزا نہ دلواؤ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَۃَ اور نہ جادو کرو اور نہ بیاج کھاؤ اور نہ تہمت لگاؤ زنا کی پاک دامن عورت کو وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ یَوْمَ الزَّحْفِ اور نہ پیٹھ دو بھاگنے کے واسطے کافرون سے لڑای کے دن **فائدہ** یہان تک نو حکم جو سب ملتون کو شامل ہی تمام ہوئے اب ایک حکم مخصوص یہودیون کا بیان فرماتے ہین وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً الْیَہُوْدَ اور واجب ہی تم پر مخصوص ای یہود اَنْ لَا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ کہ نہ حد سے بڑھو ہفتے کے دن **فائدہ** یہود کو ہفتے کے روز شکار منع تھا فرمایا کہ اس سے پرہیز کرو کہ یہہ اسلئے حضرت نے بیان فرمایا کہ سائلون نے دس سوال کی تجویز کئے تھے مگر نو سوال ظاہر کئے اور اسکا جواب پائے ایک سوال جو ان پر خاص تھا چھپا رکھا حضرت نے اسکو الہام سے معلوم کرکے فرما دیا تب حیران ہوکر حضرت کے مبارک ہاتھہ پاون پر بوسہ دیئے قَالَ فَقَبَّلَا یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَقَالَا نَشْہَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ تب بوسہ دئے ان دونون یہودیونے حضرت کے دونون ہاتھہ اور دونون پاون پر اور کہنے کہ ہم گواہی دیتے ہین کہ بیشک تم نبی ہو **فائدہ** یہہ گواہی ایمان کی نہین بلکہ انہونے اپنی پہچانت ظاہر کیا کہ تم نبی ہو ایمان کے واسطے تصدیق چاہئے قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ فرمایا حضرت نے پھر کس چیز نے منع کرتی ہی تم کو میری تابعداری کرنے سے قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّہٗ اَنْ لَا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ کہا ان دونون نے کہ بیشک داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہی اپنے رب سے ہمیشہ رہے اسکی اولاد مین کوی نبی یعنے قیامت تک اور وہ دعا البتہ قبول ہوی ہوگی سو انکی اولاد مین کوی پیغمبر ہوگا اور یہود اسکے تابع ہوینگے اور انکو غلبہ ہوگا **فائدہ** یہہ محض انکا افترا ہی توریت و زبور مین داؤد علیہ السلام نے خاتم النبیین

محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا احوال تو یہ تھا خلاف حکم اللہ کے کسطرح دعا کئے ہوگے وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ يَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ اور تحقیق ہم ڈرتے ہین کہ اگر پیروی کرین ہم تمہاری مار ڈالین ہمکو یہود رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداوٗد اور نسائی نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس رضہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین خصلتین ہین جڑ ایمان کی اگر وے نہوین تو ایمان بنیاد سے نکل جاوے اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا تُكَفِّرُهُ بِذَنْبٍ ایک ان تینون خصلتین سے یہہ ہی کہ بند رکھنا زبان کا اس شخص سے جسنے کہا لا الہ الا اللہ نہ کافر کہہ اسکو کسی گناہ کے سبب **فائدہ** مسلمان جو کلمہ گو ہو کوی گناہ بھی کرے اسکو کافر نہ کہا چاہئے اس سے عقیدہ خوارج کا جو گناہ کے مرتکب کو اگرچہ وہ گناہ صغیرہ ہو کافر کہتے ہین مردود ہوتا ہی وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ اور نہ نکال تو اسکو اسلام سے بسبب گناہ کرنے کے یعنے کلمہ گو کو **فائدہ** اس سے قول معتزلہ کا رد ہوتا ہی کہ وہ کبیرہ گناہ کرنے والے کو نہ مسلمان کہتے ہین نہ کافر بلکہ فاسق کو ایک قسم تیسر ٹھہراتے ہین اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ مسلمان ہی وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ دوسری خصلت یہہ ہی اور جہاد جاری رہنے والی ہی جب سے کہ بھیجا مجھکو اللہ نے اور حکم جہاد کا فرمایا اِلٰى اَنْ يُقَاتِلَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ یہان تک کہ لڑائی کرے آخری لوگ اس امت کے آخری زمانے مین دجال سے **فائدہ** بعد دجال کے یاجوج و ماجوج نکلینگے ان سے کوی نہ لڑسکے گا بغیر لڑائی کے سب فنا ہو جاوینگے بعد اسکے کوی کافر زمین پر نہ رہیگا پھر جہاد کرنے کی حاجت نرہیگی تب تک مسلمانون کو کافرون سے جہاد کرنا پڑتا رہیگا لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ موقوف نہ کریگا جہاد کے وجوب کو ظلم ظالم کا اور نہ عدل عادل کا **فائدہ** بادشاہ اگرچہ ظالم ہو اسکے ساتھ ہو کے جہاد کرنا واجب ہی جیسا کہ بادشاہ عادل کے ساتھ ہو کر جہاد کرتے ہین اور جہاد کی تابعداری کرنے مین ظالم اور عادل دونون برابر ہین وَالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ اور تیسری خصلت ایمان لانا تقدیرون پر اور اعتقاد رکھنا کہ عالم مین جو کچھ ہوتا ہی اللہ کی قضا اور قدر سے ہوتا ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداوٗد نے

وَعَنْ ۳ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت زنا کرتا ہی بندہ نکلتا ہی اس سے ایمان فَكَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ كَالظُّلَّةِ پھر ہوتا ہی ایمان اسکے سر پر مانند سائبان کے **فائدہ** ظلہ کہتے ہین اس چیز کو جو سایہ کرے مانند ابر اور خیمہ اور چھت کے سو ایمان زنا کے وقت زانی سے نکل کر اسکے سر پر سائبان کے طرح رہتا ہی اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ ایمان اور اسکی نورانیت بسبب گناہ کے بندے سے جدا ہو سائبان کے طرح سر پر رہتا ہی مطلقا دور نہین ہو جاتا بلکہ بعد اس فعل کے پھر آجاتا ہی جیسا کہ فرمایا فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ پھر جب فارغ ہوتا ہی اس عمل سے پھرتا ہی اسکی طرف ایمان رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداوٗد نے

الفصل الثالث

وفصل تیسری عن معاذ قال اوصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشر کلمات روایت ہی معاذ
سے کہا اسنے کہ وصیت کیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتون کی قال لا تشرك بالله شيئا وان قتلت و
حرقت فرمایا کہ نہ شریک کر تو اللہ کے ساتھ کسیکو اگرچہ مارا جاوے تو اور جلایا جاوے تو ولا تعقن والديك اور آزردہ
مت کر اور نافرمانی مت کر اپنے ماباپ کی وان امراك ان تخرج من اهلك ومالك اگرچہ حکم کرین ماباپ تجھکو
یہہ کہ الگ ہو تو اپنے جورو اور اولاد اور اپنے مال سے **فائدہ** یہہ نہایت مبالغہ ہی ماباپ کی فرمان برداری کے باب
مین لیکن انکے حکم پر اپنی عورت اور مال سے جدا ہونا واجب نہین ولا تتركن صلوة مكتوبة متعمدا اور نچھوڑ تو نماز
فرض کو جان بوجھ کر فان من ترك صلوة مكتوبة متعمدا فقد برءت منه ذمة الله کسواسطے کہ جسنے
چھوڑا نماز فرض کو جان بوجھ کر تو بیشک نکل گیا اس سے ذمہ اللہ کا یعنے امن جو مسلمان کے واسطے ثابت ہی وہ اٹھہ گیا
فائدہ اس حدیث کے ظاہر سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ تارک الصلوۃ کو قتل کرنا واجب ہی اور مذہب امام شافعی اور بعضے امامون
کا یہی ہی لیکن حنفی اور مالکی مذہب مین اسکو مارنا اور تعزیر پہنچانا اور قید کرنا جب تک نماز پڑھے کہتے ہین کہ صحابہ کسی گناہ گار
کو کفر سے متہم نہین کرتے مگر تارک الصلوۃ کو ولا تشربن خمرا فانه راس كل فاحشة اور مت پی تو شراب سو بیشک وہ
سر ہی تمام گناہ اور بیحیائی کا **فائدہ** قیام ایمان اور عبادت کا سب عقل پر ہی جب عقل جاتی رہی تو سب کچھ گیا اللہ
اپنی پناہ مین لے ہمکو اس سے وایاك والمعصية فان بالمعصية حل سخط الله اور بچ تو گناہ سے کسواسطے کہ سبب
گناہ کے اترتا ہی غضب اللہ کا وایاك والفرار من الزحف وان هلك الناس اور بچ تو بھاگنے سے کافرون
کی لڑائی مین سے اگرچہ مرتے ہون لوگ **فائدہ** یہہ بھی مبالغہ ہی جہاد کے باب مین اور قاعدہ وہی ہی جو پہلے مذکور ہوا
کہ ایک مسلمان دو کافر سے نہ بھاگا چاہئے واذا اصاب الناس موت وانت فيهم فاثبت اور جس وقت کہ پہنچے
آدمیون کو موت وبا اور طاعون سے اور تو ہو انمین تو ٹھہرا رہ **فائدہ** جس شہر مین وبا یا طاعون ہو تو اس سے بھاگا
نچاہئے کیونکہ معصیت ہی اور دوسری جگہہ سے وہان بھی آیا نچاہئے اگر یہہ اعتقاد کرے کہ نہ بھاگونگا تو مر جاؤنگا اور بھاگونگا
تو بچ جاؤنگا کافر ہوتا ہی اللہ ہمکو بچاوے ایسے اعتقاد سے وانفق على عيالك من طولك اور خرچ کر اپنے
زن وفرزند پر اپنے مال سے زیادہ نفقہ واجب سے ولا ترفع عنهم عصاك ادبا اور مت اٹھا کر ان سے اپنی لاٹھی
ادب کی یعنے عورت اور اولاد کی پرورش بخوبی کر مگر ادب سکھلانے مین قصور مت کر واخفهم في الله اور ڈرا انکو اللہ
کے واسطے رواه احمد روایت کیا اسکو احمد نے وعن حذيفة قال انما النفاق كان على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی حذیفہ رض سے کہا اسنے کہ نفاق مگر زمانے مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **فائدہ** حذیفہ بن الیمان بڑے صحابی ہین فاما اليوم فانما هو الكفر او الايمان
اور لیکن آج کے دن اور کچھ نہین ہی مگر وہی کفر یا ایمان **فائدہ** حضرت کے زمانے مین لوگ تین قسم تھے پر مومن منافق

کافر اور حکم شریعت کا اس وقت پر یہہ تھا کہ منافق کو مسلمانون کے طور پر برتتے اور انکا بھید چھپا رکھتے تھے کہ اس مین بڑی مصلحت
تھی حذیفہ کہتے ہین اس زمانے مین جس مین ایمان کی باتین دیکھینگے مومن جانینگے اور جس مین کفر کی باتین دیکھینگے کافر جانینگے قتل
کرینگے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

بَابٌ فِي الْوَسْوَسَةِ

یہہ باب ہی وسوسے کے بیان مین **فائدہ** وسوسہ لغت مین عورتون کی زیور کے نرم آواز کو کہتے ہین مراد یہان وسوسے سے شیطانی اور نفسانی
بد خطرے ہین جو خاطر مین آتے ہین کفر اور گناہ کے باعث ہوتے ہین اور نیک خطرے جو ایمان اور عبادت کے باعث ہوتے ہین
اسکو الہام کہتے ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے معاف کیا میری امت سے وہ چیز جو وسوسہ کیا انکے دل نے مَا لَمْ تَعْمَلْ
بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ جب تک کہ کرین اسکو یا نہ کہین یعنے جب نفس یا شیطان بدکام یا بد بات کا خطرہ دل مین ڈالے جبتک وہ کام یا وہ بات
نکرے تب تک اس کے نامۂ اعمال مین اسکا گناہ لکھا نہین جاتا یہہ مخصوص ہی اس امت پاک کے واسطے دوسری امتون کو اسپر مواخذہ
ہوتا تھا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** اس حدیث سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ بندہ معصیت کا
عزم کرنے سے پکڑا نہین جاتا بعضے علما اسی کے قایل ہین لیکن حق وہ ہی کہ بندہ گناہ پر عزم کرنے سے ماخوذ ہوتا ہی تفصیل اسکی یہہ ہی
کہ جو خیال کہ بندے کے جان مین یکایک آجاوے اسکو ہاجس کہتے ہین یہہ سب امتون سے معاف ہی کیونکہ آدمی کو اس مین کچھ
اختیار نہین جب وہ خیال دل مین آوے اور سینے کے میدان مین پھرنے لگے اسکو خاطر کہتے ہین اس قسم کو اللہ نے اپنے فضل
سے اس امت سے معاف کیا اور بعد اسکے جب محبت اور لذت اسکی پیدا ہوتی ہی اسکو وہم کہتے ہین وہ بھی اس امت سے معاف ہی بلکہ قصد گناہ
کا کیا پھر اپنے نفس کو اس سے روک لیا تو اسکے بدلے ایک نیکی اسکے نامۂ اعمال مین لکھ لیتے ہین مگر عزم گناہ کا کہ نفس اسکے کرنے پر قصد
مضبوط رکھے اور اسکی تلاش مین رہے اسکی طرف سے اس گناہ کے کرنے مین کچھ دیر نہین لیکن خارج مین اسکا اسباب مہیا نہین
اگر مہیا ہوتا تو خواہ مخواہ کرتا اس طور کے خیال کو البتہ مواخذہ ہی جاننا چاہئے کہ عزم اس معصیت کا کہ جسکا ارادہ کیا ہی عین اس معصیت
کا نہین ہی مثلا کسی نے عزم زنا کا کیا تو گناہ ہی لیکن ویسا گناہ نہین ہی کہ زنا کرنے سے ہوتا ہی **وَعَنْهُ** [2] **قَالَ**
جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور بھی روایت ہی
ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ آئے کتنے آدمی اصحاب مین سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فَسَاَلُوْهُ
اِنَّا نَجِدُ فِيْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ اور پوچھا حضرت سے کہ تحقیق ہم پاتے ہین اپنے دلون مین وسواس
کہ بہت سخت اور برا جانتا ہر ایک ہم مین کا کہ زبان پر لاوے اسکو قَالَ وَقَدْ وَجَدْتُمُوْهُ فرمایا کیا تحقیق پایا تمنے برائی
زبان پر لانے سے اس چیز کی قَالُوْا نَعَمْ عرض کئے کہ ہان قَالَ ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ فرمایا کہ یہہ برا جاننا محض ایمان ہی یعنے
جب دل مین بری بات کا وسوسہ آوے اسکو برا جاننا اور اس بات کو زبان پر لانا برا سمجھنا صاف ایمان کا سبب ہی اگر ایمان

اور اللہ کا خوف ہوتا تو اسکو برا کیون سمجھتا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آتا ہی شیطان تم مین سے کسی ایک کے پاس فَيَقُولُ مَنْ خَلَقَ كَذَا مَنْ خَلَقَ كَذَا پھر کہتا ہی کسنے پیدا کیا یہہ کسنے پیدا کیا یہہ یعنے سب چیز کو کون پیدا کیا تب بندہ اسکے جواب مین البتہ کہیگا کہ اللہ نے پیدا کیا ہی حَتّٰى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ یہان تک کہ کہتا ہی شیطان کسنے پیدا کیا تیرے رب کو فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ پھر جب پہنچے شیطان اس بات پر تب چاہیے کہ پناہ پکڑے تو اللہ کے ساتھ اور چاہیے کہ باز رہے شیطان کے وسوسے سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتے ہین لوگ پوچھا پاچھی کرنے بایکدیگر بطور مقابلے کے یا نفس یا شیطان کے ساتھ بطور وسوسے کے حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ یہان تک کہ کہی جاتی ہی یہہ بات کہ پیدا کیا اللہ نے مخلوقات کو پھر کس نے پیدا کیا اللہ کو فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا سو جو شخص کہ پاوے اس قول یا اس وسوسے مین سے کچھ فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پھر چاہیے کہ کہے ایمان لایا مین اللہ پر اور اسکے رسولون پر **فائدہ** امنت باللہ ورسلہ کہنا برابر ہی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی تم مین سے مگر کہ بیشک متعین ہوا ہی اسپر ہمنشین اسکا جنون مین سے اور ہمنشین اسکا فرشتون مین سے **فائدہ** ہر آدمی کے ساتھ دو ہمنشین ہوتے ہین ایک جن کہ وسوسے اور بدخیال دل مین ڈالتا ہی دوسرا فرشتہ کہ الہام نیکی کا کرتا ہی اور نیک کام کے طرف متوجہ کراتا ہی بعضے روایتون مین آیا ہی کہ جب آدمی زاد کو بچہ پیدا ہوتا ہی اسکے ہمراہی کے واسطے ایک بچہ جن کا بھی کے مانند پیدا کیا جاتا ہی اسکو ہمزاد اسکا کہتے ہین۔ قَالُوْا وَإِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صحابہ نے کہا اور آپ پر بھی اے رسول اللہ بعض جن تیرے بھی ہمراہ ہی قَالَ وَإِيَّايَ فرمایا ہان مجھہ پر بھی یعنے جن میرا بھی ہمنشین ہی وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ ولیکن اللہ نے غالب کیا مجھکو اسپر پس بچا اسکے وسواس اور آفت سے **فائدہ** بعضے روایتون مین فاستسلم آیا ہی یعنے پھر وہ جن جو ہمراہ میرے ہی مسلمان ہوا اور ایمان لایا اور فرمابردار ہی فَلَا يَأْمُرُنِيْ إِلَّا بِخَيْرٍ سو نہین بتاتا مجھکو مگر نیکی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ أَنَسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق شیطان دوڑتا ہی آدمی مین خون بہنے کی جگہہ **فائدہ** مراد اس سے یہہ ہی کہ شیطان کو انسان کے جسم مین تصرف ہی اغوا دیتا ہی اور وسوسہ

ڈالتا ہی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما من بنی آدم مولود الا یمسہ الشیطان حین یولد اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا
اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بنی آدم کا لڑکا مگر چھوتا ہی اسکو شیطان جسوقت کہ پیدا ہوتا ہی فیستھل
صارخا من مس الشیطان غیر مریم وابنہا پھر آواز کرتا ہی وہ چلاکر چھونے سے شیطان کے سوائے مریم اور اسکے
بیٹے کے جو عیسی علیہ السلام ہین **فائدہ** بی بی مریم کی مانے دعا کی تھی ای پروردگار مریم اور اسکی اولاد کو شیطان کے
آسیب سے محفوظ رکھیو اللہ نے انکی دعا قبول کی یہہ کوئی نہ سمجھے کہ حضرت نے اپنے تئین نہین فرمایا کہ شیطان نے مجھکو نہین چھوا
سو حضرت کو بھی شیطان نے البتہ نہین چھوا اسی فرمانے حضرت کے صاف ظاہر ہی کہ متکلم اپنے کو خارج کرکے لوگون کا حال
بیان کرتا ہی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صیاح المولود حین یقع نزغ من الشیطان اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چلانا لڑکے کا پیدا ہونے کے وقت دکھ دینے سے شیطان کے ہی متفق علیہ اتفاق
ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابلیس یضع
عرشہ علی الماء اور روایت ہی جابر رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ابلیس رکھتا ہی اپنا
تخت پانی پر اپنا تکبر اور شوکت ظاہر کرنے کے واسطے ثم یبعث سرایاہ یفتنون الناس پھر بھیجتا ہی اپنی فوجین کہ
گمراہ کرین لوگون کو فادناہم منہ منزلۃ اعظمہم فتنۃ پھر بہت نزدیک ان لشکرون مین سے ابلیس کے پاس مرتبے مین وہ ہی جو بڑا ان
مین کا ہی گمراہ کرنے مین یعنے جو شیطان کہ زیادہ گمراہ کرتا اور بہت فتنے مین ڈالتا ہی وہ ابلیس کے پاس بہت مقرب اور معتبر ہوتا ہی یجیئ
احدہم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا آتا ہی ایک شیطان اس لشکر مین کا پھر کہتا ہی ابلیس سے کہ کیا مین ایسا اور
ایسا تب کہتا ہی ابلیس کہ کچھ نکیا تو نے قال فرمایا حضرت نے ثم یجیئ احدہم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امراتہ پھر
آتا ہی ایک سپاہی اس لشکر کا اور کہتا ہی ابلیس کو نہ چھوڑا مین نے آدم کے بیٹے کو یہان تک کہ جدائی ڈالی اس مین اور اسکی جورو مین قال فرمایا حضرت نے
یا کہا جابر رض نے فیدنیہ منہ ویقول نعم انت پھر اپنے نزدیک کرتا ہی ابلیس نے اسی لشکری کو اور کہتا ہی کہ اچھا
مددگار ہی تو میرا قال الاعمش کہا اعمش نے جو راوی اس حدیث کا ہی جابر سے اراہ قال گمان کرتا ہون مین کہ
کہا جابر نے فیلتزمہ پھر گلے لگاتا ہی ابلیس اس لشکری کو رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ**
عورت مرد مین جدائی ڈالنے سے ابلیس اسقدر خوش ہونے کا سبب یہہ ہی کہ جدائی سے مراد طلاق بائنہ ہی تاکہ جورو
مرد پر حرام ہو جاوے بعد وطی اسکے ساتھ کرے تو حرام ہووے اور بچہ ہو تو حرام زادہ ہو پھر اس حیلے سے زنا اور اولاد
زنا کی زمین پر پھیل جاوے اور فساد کرین اور معصیت مین پڑین اور دنیا اور آخرت مین بنی آدم کی خرابی اور رسوائی کا
باعث ہو بعضون نے کہا کہ عورت مین جدائی اور عداوت اسلئے ڈالتا ہی کہ تا نہ خوشی کے جماع نکرین تا اولاد پیدا نہو

اور نسل بنی آدم کا منقطع ہو جاوے واللہ اعلم **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان
قد ایس من ان یعبده المصلون فی جزیرة العرب اور بھی روایت ہے جابر رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق شیطان نا امید ہوا اس سے کہ پوجین اسکو نمازی لوگ عرب کے جزیرہ مین **فائدہ** عرب کی زمین کو جزیرہ
اس واسطے فرمایا کہ اسکو دریا فارس اور روم کی اور دریا نیل اور دجلہ کی چارون طرف گھیرا ہے ولکن فی التحریش بینهم
ولیکن وہ لگا رہتا ہے انکے درمیان یعنے آپس مین لڑائی اور جھگڑا کروا دیگا **فائدہ** اسی طرح بعد حضرت کے امت مین
جنگ و جدل واقع ہوا رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** تورپشتی نے لکھا ہے کہ شیطان کی عبادت سے
مراد کفر اور ارتداد ہے مصلیون سے مراد مومنان ہین اور طیبی نے لکھا ہے کہ مراد مصلیون سے مومنان ہین اور مراد شیطان
کی عبادت سے بت پرستی ہے یعنے عرب کے جزیرے مین اسلام مضبوط ہو گیا مسلمان پھر کافر اور مرتد اور بت پرست نہو وینگے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم جاءه رجل
روایت ہے ابن عباس رض سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا انکے پاس ایک شخص فقال انی احدث نفسی بالشیء
اور کہا تحقیق مین پاتا ہون دل مین وہ چیز وسوسے سے لان اکون حممة احب الی کہ بیشک ہو جاؤن مین کوئلا
بہت بہتر ہے میرے نزدیک من ان اتکلم به کہ بولون مین اسکو یعنے وہ بات جو میرے دل مین آتی ہے اسکو کہنے سے جل کر کوئلا
ہو جانا میرے پاس بہتر ہے مگر اسکو کہنا پسند نہین قال الحمد لله الذی رد امره الی الوسوسة فرمایا حضرت نے سب تعریف اللہ
کے واسطے ہے جسنے پھیر دیا اسکے کام کو وسوسے کی طرف یعنے شکر خدا کا وسواس ہی آتا ہا گناہ کرنے نہ پایا اور اسکو زبان پر نہ لایا
رواه ابو داود روایت کیا اسکو ابو داود نے **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان للشیطان لمة بابن ادم اور روایت ہے ابن مسعود رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیشک شیطان کو نزدیکی اور گذر ہے بنی آدم کے ساتھ **فائدہ** لمہ کا معنے اترنا اور نزدیک ہونا اور پہنچنا وللملک
لمة اور فرشتے کو بھی ہمراہی ہے اسکے ساتھ فاما لمة الشیطان فایعاد بالشر پھر سو ہمراہی شیطان کی یہہ ہے
کہ ڈراتا ہے بدی سے اگر نیک کام کریگا تو بلا مین گرفتار ہوگا جیسا کہ کوئی توکل اللہ پر کرے اور عبادت مین مشغول ہووے تو شیطان
اسکے دل مین ڈالتا ہے کہ تو فقیر ہو جاویگا اور خرابی مین پڑیگا وتکذیب بالحق اور جھٹلانا حق کو واما لمة الملک فایعاد
بالخیر وتصدیق بالحق اور لیکن ہمراہی فرشتے کی یہہ ہے کہ بشارت دینی نیکی سے اور تصدیق
کرانا راستی اور حق کے ساتھ فمن وجد ذلك فلیعلم انه من الله فلیحمد الله پھر جو کوئی پاوے لمہ فرشتے
کا سو چاہئے کہ جانے یہہ خدا کے طرف سے ہے اور چاہئے حمد وشکر کرے اللہ کا ومن وجد الاخری فلیتعوذ
بالله من الشیطان الرجیم اور جو کوئی پاوے خطرہ دوسرا جو لمہ شیطان کا ہے پھر چاہئے کہ پناہ مانگے اللہ کے ساتھ شیطان
سے ثم قرأ الشیطان یعدکم الفقر پھر پڑھی حضرت نے اس حدیث کے مضمون کے موافق یہہ آیت کہ شیطان

وعدہ کرتا ہی تم سے فقیری کا یعنے کہتا ہی کہ اگر تم اللہ راہ میں مال خرچ کروگے تو فقیر ہوجاؤگے ویامرکم بالفحشاء اور حکم کرتا ہی
تم کو بخیلی اور بدکاری کا واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلا اور اللہ وعدہ کرتا ہی تم سے معافی کا اپنے طرف سے اور
فضل اور زیادہ ثواب کا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ
حدیث غریب ہی وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس یتساءلون
حتی یقال ھذا اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پوچھتے ہیں لوگ
باہمدیگر یہہ بات خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ پیدا کیا اللہ نے خلق کو پھر کون پیدا کیا اللہ تعالی کو فاذا قالوا
ذلک فقولوا پھر جب کہیں لوگ یہہ بات کہو تم اے سننے والو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن
لہ کفوا احد اللہ یگانہ ہی اپنی ذات وصفات میں پاک ہی سب مخلوق سے محتاج ہیں نہ جنا کسیکو نہ جنا گیا کسی سے
اور نہیں ہی کوئی ہمسر اسکا فائدہ سب صفات خالق کے مخلوق کی نہیں ہوسکتی ثم لیتفل عن یسارہ ثلثا
پھر چاہئے کہ بعد ذکر کرنے ان صفات کے تین بار تھوکے اپنے بائیں طرف فائدہ شیطان بائیں طرف رہتا ہی اسطرف
تھوکنے میں یہہ تاثیر ہی کہ وہاں سے نکل جاتا ہی ولیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم اور چاہئے کہ پناہ مانگے اللہ
سے شیطان مردود سے رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وسنذکر حدیث عمرو بن الاحوص
فی باب خطبۃ یوم النحر ان شاء اللہ تعالی اور قریب ہم ذکر کرینگے حدیث عمرو بن الاحوص کی باب خطبہ یوم نحر
کے خدا تعالی چاہا تو الفصل الثالث فصل تیسری عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لن یبرح الناس یتساءلون حتی یقولوا ھذا روایت ہی انس رض سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ باہمدیگر پوچھا کرتے ہیں لوگ یہان تک کہ کہتے ہیں یہہ بات اللہ خلق کل
شیء فمن خلق اللہ عز وجل اللہ نے پیدا کیا ہر چیز کو پھر کون پیدا کیا اللہ عز وجل کو رواہ البخاری روایت کیا
اس حدیث کو بخاری نے اس لفظ سے ولمسلم قال اور مسلم کی روایت میں یہہ لفظ ہی کہ فرمایا حضرت نے قال اللہ
عز وجل ان امتک لا یزالون یقولون ما کذا ما کذا فرمایا اللہ بزرگ نے تحقیق تیری امت ہمیشہ کہیگی
یہہ کیا ہی یہہ کیا ہی یعنے اشیا کی حقیقت سے ہمیشہ سوال کرتے رہینگے حتی یقولوا ھذا یہان تک کہینگے یہہ بات
اللہ خلق الخلق فمن خلق اللہ عز وجل اللہ نے پیدا کیا سب خلق کو پھر کون پیدا کیا اللہ عز وجل کو وعن
عثمان بن ابی العاص قال قلت یا رسول اللہ ان الشیطان قد حال بینی وبین صلوتی وبین
قراءتی یلبسہا علی اور روایت ہی عثمان بن ابو العاص سے کہا اسنے عرض کیا میں نے اے رسول خدا تحقیق شیطان آڑ
آتا ہی اور مانع ہوتا ہی میرے اور میری نماز کے درمیان اور میری قرأت کی درمیان اور شبہہ میں ڈالتا ہی قرأت
کو مجھ پر اور وسواس میں ڈالتا ہی مجھکو فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک شیطان یقال لہ خنزب

تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شیطان ہی کہ کہا جاتا ہی جسکو خنزب **فائدہ** خنزب کا اصل لغت مین گوشت
کا سر انگڑا اور اس شیطان کو کہتے ہین جو نماز مین وسوسہ ڈالتا ہی فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰى
يَسَارِكَ ثَلٰثًا پھر جب پاوے تو وسواس پناہ مانگ اللہ کے ساتھ اس شیطان سے اور تھوک بائین طرف اپنے تین بار
فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّیْ پھر کیا مین نے جیسا حضرت نے فرمایا تب دور کیا اسکو اللہ نے مجھ سے رَوَاهُ
مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ روایت ہی قاسم بن محمد بن ابو بکر رضی اللہ عنہم سے
یہہ حضرت امام زین العابدین کے خلیرے بھائی ہین اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اَهِمُ فِیْ صَلٰوتِیْ فَيَكْثُرُ ذٰلِكَ عَلَیَّ
تحقیق ایک شخص نے سوال کیا اُن سے اور پوچھا بیشک مین نے وہم کرتا ہون اور وسوسے مین پڑتا ہون اپنی نماز
مین اور اکثر ہوتا ہی ایسا وہم مجھ پر فَقَالَ لَهٗ اِمْضِ فِیْ صَلٰوتِكَ تب کہا قاسم بن محمد نے اسکو پوری کر اپنی نماز
اور التفات مت کر اس وسوسے کے طرف فَاِنَّهٗ لَنْ يَّذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰى تَنْصَرِفَ سو کس واسطے کہ
ہرگز نجاویگا تجھ سے وہ خیال اور وسواس یہان تک فارغ ہووے تو نماز سے وَاَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ
اور کہے تو شیطان سے کہ ہان تمام کی مین نے اپنی نماز یعنی جیسا کہتا ہی ویسا ہی مین نے نماز کو پوری نہ پڑتا ہون لیکن
تیری بات مان کر مین نماز نہ دہراونگا **فائدہ** وسواس شیطانی کے دور کرنے کے واسطے بڑا علاج ہی کہ اسکے
خلاف عمل مین لاوے چنانچہ ایک بزرگ کو نماز کی جگہہ طہارت کا وسواس آیا کہ پاک ہی یا نہین انہون نے اسکے دفع کے واسطے اسی
جگہہ نماز پڑہنا مقرر کر دیا رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے **بَابُ الْاِيْمَانِ بِالْقَدَرِ** یہہ باب
ہی بیان مین ایمان لانے تقدیر پر **فائدہ** جاننا چاہئے کہ آدمی مین ایک صفت ہی جسکو اختیار کہتے ہین برخلاف رعشے والے
کی حرکت کے کہ ہرگز اس مین اسکو اختیار نہین اس سے صاف ظاہر ہوا کہ مذہب جبریہ جو آدمی کی حرکات کو مثل حرکات جماد کے
بے اختیار کہتے ہین باطل ہی اور قرآن و حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے ازل مین ہر چیز کو اندازہ کیا ہی سب کام
اسکے ارادے سے ہوتے ہین تو مذہب قدریہ بھی جو آدمی کو اپنی افعال کا خالق مستقل ٹھہراتے ہین باطل ہی سو حقیقت
مین نہ فقط جبر ہی نہ فقط قدر مگر دونون کے بین بین عقیدہ رکھا چاہیے چنانچہ امام برحق ابو عبد اللہ جعفر صادق سلام ہو
اللہ کا ان پر اور انکے آباے کرام پر فرماتے ہین لا جبر ولا قدر ولکن امر بین الامرین اور حقیقت اسبات کی کسی نبی اور
ولی پر اللہ نے ظاہر نکیا دوسرون کو معلوم ہونا تو کہان آخرت مین سب پر یہہ بھید کھلیگا اب اعتقاد رکھنا کہ امر و نہی کرنا
ربوبیت اور مالکیت کا سبب ہی اسکو ماننا اور تابعداری کرنا عبودیت اور بندگی کو لازم ہی ثواب دینا عذاب کرنا اللہ کا تصرف
ہی اپنی ملک مین يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے
کہا انہنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا اللہ نے تقدیرین اور احکام خلایق کے یعنی لوح محفوظ مین ثابت کیے

قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنة پیدا کرنے آسمانون اور زمین سے پچاس ہزار برس وکان عرشه علی الماء فرمایا حضرت نے تھا تخت اللہ کا پانی پر **فائدہ** شیخ ابن حجر نے لکھا ہی کہ مراد پانی سے دریا نہین بلکہ اللہ نے عرش کے نیچے پانی رکھا ہی رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن ابن عمر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کل شیء بقدر حتی العجز والکیس اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز جو عالم مین ہی قضا و قدر سے اللہ کے ہی یہان تک ناتوانی اور توانائی جو صفات آدمیون کے ہین یہہ اسی تقدیر سے ہی رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن ابی هریرة** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم احتج آدم وموسی عند ربهما اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بحث کئے آدم علیہ السلام اور موسی علیہ السلام بایکدیگر اپنے پروردگار کے پاس یعنے عالم ارواح مین یا عالم برزخ مین جسکو عالم مثال کہتے ہین فحج آدم موسی پھر غالب ہوئے آدم نے موسی پر تفصیل اس قصے کی یہہ ہی قال موسی انت آدم الذی خلقک اللہ بیده ونفخ فیک من روحه واسجد لک ملائکته واسکنک فی جنته کہا موسی علیہ السلام نے آدم علیہ السلام کو تم وہ آدم ہو کہ پیدا کیا تمکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پھونکا تمہارے جسد مین روح اپنا اور سجدہ کروایا تمکو اپنے سب فرشتون سے اور بسایا تمکو اپنی جنت مین ثم اهبطت الناس بخطیئتک الی الارض پھر پھکوا دیا تمنے لوگون کو اپنے گناہ کے سبب سے زمین پر یعنے اگر تم نافرمانی نکرتے گیہون نا کھاتے تو ہمیشہ بہشت مین ہی رہتے تمہاری اولاد بھی وہان رہتی جب تم اپنے گناہ کے سبب سے زمین پر اتارے گئے اولاد بھی زمین پر پھیل گئی باوجود ان مرتبون کے جو اللہ نے آپکو دیا تھا آپ سے گناہ صادر ہونا لایق نتھا قال آدم انت موسی الذی اصطفاک اللہ برسالته وبکلامه واعطاک الالواح فیها تبیان کل شیء تب کہا آدم علیہ السلام نے موسی کو تم وہ موسی ہو کہ پسند کیا اللہ نے تمکو اپنی پیغمبری اور اپنے کلام کے لئے بیواسطے اور دیا تمکو اللہ نے تختیان اُن مین بیان ہی ہر چیز کا یعنے احکام دین کا **فائدہ** توریت زمرد کی یا یاقوت کی تختیون پر لکھی ہوی نازل ہوی ستر اونٹ جسکو اٹھاتے تھے اور ایک جزو اسکا ایک سال کامل مین پڑھا جاتا تھا وقربک نجیا اور قربت دی اللہ نے تمکو اپنی درگاہ سے بھید کہتا ہوا فبکم وجدت اللہ کتب التوریة قبل ان اخلق سو کہو کہ پایا تمنے اللہ کو جو لکھا توریت کو کتنے روز پہلے میرے پیدا کیا جانے کے قال موسی باربعین عاما کہا موسی نے توریت لکھی گئی آپ کے پیدا ہونے کے آگے چالیس برس **فائدہ** توریت تو کلام اللہ کا قدیم ہی تختیون پر اسکا لکھا جانا آدم کی پیدایش سے پہلے چالیس برس تھا مراد سال سے دنیا کا برس ہی یا وہ برس جو اللہ کے پاس معتبر ہی وہ ہزار سال دنیا کا ایک برس ہوتا ہی قال آدم فهل وجدت فیها وعصی آدم ربه فغوی کہا آدم علیہ السلام نے کیا پایا تونے توریت مین یہہ مضمون کہ گناہ کیا آدم نے اپنے پروردگار کا اور بہکا قال نعم کہا موسی علیہ السلام نے ہان ہی پایا ہون قال فتلومنی علی ان عملت عملا

كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِيْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً کہا آدم نے کیا پھر تم ملامت کرتے ہو مجھ پر اس کام
کے کرنے سے کہ لکھا ہی اسکو اللہ نے مجھ پر کہ کرون مین قبل پیدا کرنے میرے چالیس برس قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تب غالب ہوے آدم علیہ السلام نے موسی پر اس دلیل سے رَوَاهُ
مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اُسنے کہ بیان فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور
وہ راست کہنے والے راست کیے گئے ہین یعنے آپ نے امت کو سچی خبر پہنچانے والے اور اللہ نے حضرت کی راستی کی
خبر دیا ہی اور وہ حدیث یہہ ہی کہ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ بیشک پیدایش کا مادہ تم مین سے کسی کا
کہ وہ منی کا پانی ہی جمع کیا جاتا رحم مین اسکی ماکے اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً چالیس روز صورت پر نطفے کی ثُمَّ يَكُوْنُ
عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ پھر ہوتا ہی وہ نطفہ علقہ یعنے سرخ لہو بستہ پھر چالیس ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ پھر ہوتا ہی مضغہ
یعنے گوشت کا ٹکڑا پھر چالیس روز مین ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بعد جب اسکے ہڈی پوست ہاتھ پانوں تیار ہوی آدمی
کی صورت بنی بھیجتا ہی اللہ اسکے طرف ایک فرشتے کو **فائدہ** اللہ تعالی چاہے تو ایک ہی روز مین آدمی کو بنادے
لیکن اس ترتیب مین بہت سے فائدے رکھا ہی اور اپنے بندونکو تامل اور تدریج کی تعلیم فرمایا ہی بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ
چار چیز لکھنے کے واسطے **فائدہ** اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ درمیانے دونوں انگوٹھے کے اسکو لکھتے مین جسے
سرنوشت اور سر کا لکھا کہتے ہین فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ پھر لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اسکا کیا کیا کام کریگا نیکی اور بدی سے وَاَجَلَهٗ
اور لکھتا ہی مدت اسکی حیات کی کہ کتنے روز جیویگا اور کب مریگا وَرِزْقَهٗ اور لکھتا ہی روزی اسکی کہ کیا کیا کماویگا
اور پاویگا وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ اور لکھتا ہی کہ وہ بدبخت ہی یا نیکبخت ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ پھر پھونکتا ہی اس مین
روح فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ
فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا پھر قسم اسکی کہ جسکے سوا نہین معبود تحقیق کوی تم مین سے
البتہ عمل کرتا ہی عمل بہشتیون کا یہانتک کہ نہین رہتا ہی درمیان اسکے اور درمیان بہشت کے فاصلہ مگر
ایک ہاتھ کے مقدار پھر سبقت کرتا پیشانی کا لکھا پھر عمل کرتا عمل دوزخیونکا پھر داخل ہوتا ہی آگ مین وَاِنَّ اَحَدَكُمْ
لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ
فَيَدْخُلُهَا اور تحقیق کوی تم مین کا البتہ عمل کرتا ہی عمل دوزخیونکا یہانتک کہ نہین ہوتا درمیانے اسکے اور درمیانے دوزخ کے
مگر ایک ہاتھ پھر سبقت کرتی سرنوشت پھر عمل کرتا ہی عمل بہشتیونکا پھر داخل ہوتا ہی بہشت مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی
مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** نادر کبھو ایسا واقع ہوتا ہی اور یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ اعتبار خاتمے کا ہی
کوی اس حال سے واقف نہین اور آدمی کو چاہئے کہ ہر لحظہ کار خیر مین مشغول رہے شاید کہ یہی دم دم آخری ہو تو خاتمہ

جاوے بعضے لوگ حال قضا وقدر کا سنکر عمل چھوڑ دیتے اور کہتے ہین جب سعادت اور بدبختی اور بہشت یا دوزخ مین داخل ہونا موافق
تقدیر کے ہوتا ہی تو ہم کس لئے عمل کرین سرنوشت مین جو ہو سو ہوگا اسیطرح صحابہ نے بھی رسول خدا سے سوال کیے تھے حضرت نے
فرمایا عمل کیا کرو ہر شخص کو توفیق اس کام کی کہ جسکے لئے پیدا کیا گیا ہی دیئے ہین اور شارع نے امر و نہی وارد کیا ہی اور بندونکے
سمجھنے کا قوت دیا ہی اور تم مین ارادہ اور اختیار کہ جس سے عمل کر سکتے ہو پیدا کیا ہی اگر بندے کو بالکل اختیار ہی نہوتا تو کیون
اسکو حکم فرماتا اور رسولونکو انکے پاس بھیجنا بیفایدہ ہوتا لیکن اللہ نے اس مین ایسا کچھ بھید رکھا ہی کہ اسکی کنہ کو کوئی پہنچ نہین سکتا
اور اللہ تعالی مالک الملک ہی اور سب اسکے مملوک ہین اور مالک اپنی ملک مین جو تصرف کرتا ہی اسکو ظلم نہین
کہتے یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء غرض حق یہی کہ اللہ نے اپنے اسماء اور صفات اور اپنے کمالات کو ظاہر کرنا ہی اور عالم کی
پیدایش سے یہی مقصود ہی کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف واللہ اعلم وعن سہل بن سعد قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیعمل عمل اهل النار وانه من اهل الجنة روایت
ہی سہل بن سعد بن کعب انصاری صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے بیشک بندہ ہر آیینہ عمل کرتا ہی
عمل دوزخیون کا پھر وہ تقدیر اور سرنوشت کے موافق بہشتیون سے ہی ویعمل عمل اهل الجنة وانه من اهل
النار اور کبھو عمل کرتا ہی عمل بہشتیون کا اور بیشک دوزخیون سے ہی وانما الاعمال بالخواتیم اور اعتبار نہین ہی
اعمال کو مگر خاتمون پر یعنے جس عمل پر خاتمہ ہوگا اسیکا اعتبار ہوگا متفق علیه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
عن عائشة قالت دعی رسول الله صلی الله علیه وسلم الی جنازة صبی من الانصار اور روایت
ہی حضرت عائشہ سے کہ بلوائے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جنازہ ایک لڑکے کی انصار کے قبیلے مین سے
تاکہ نماز پڑہے فقلت یا رسول الله طوبی لهذا عصفور من عصافیر الجنة کہی مین نے ای رسول خدا
خوشی ہو بیچ اس لڑکے کو کہ وہ ایک پرندہ ہی پرندون سے بہشت کے فائدہ عصفور خان چڑی کو کہتے ہین لم
یعمل السوء ولم یدرکه نسنے بدی کی ہی اور نہ پایا ہی اسکو قال او غیر ذلك فرمایا حضرت نہین بلکہ اسکے خلاف
ہی یعنے مضبوط نہ کہہ دینا کہ وہ بہشتی ہی یا عائشة ان الله خلق للجنة اهلا خلقهم لها وهم فی اصلاب
آبائهم ای عائشہ بیشک اللہ نے پیدا کیا بہشت کے لئے سزاوار اور ایک جماعت کو پیدا کیا انکو بہشت کے واسطے حالانکہ
وے پشتونمین اپنے باپون کے تھے وخلق للنار اهلا وخلقهم لها وهم فی اصلاب آبائهم اور پیدا کیا
کے لئے سزاوار ایک جماعت کو اور پیدا کیا انکو دوزخ کے لئے حالانکہ وہ پشتونمین اپنے باپون کے تھے رواه مسلم روایت
کیا اسکو مسلم نے فائدہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ دوزخ اور بہشت مین داخل ہونا عمل بد اور نیک پر موقوف
نہین محض تقدیر سے اللہ کے ہی سو یہ لڑکا بھی اگر دوزخ کے واسطے پیدا کیا گیا ہو تو دوزخ مین ہی جاویگا اگرچہ گناہ نہین کیا
ہی لیکن قرآن اور حدیث سے معلوم ہوتا ہی اور اہل دین کا اجماع بھی اسپر ہوا ہی کہ بچے مسلمانون کے بہشت مین ہین اور

کافرون کے بچون کے حق مین قول مین پہلا یہہ کہ وے دوزخ مین جاوینگے دوسرا یہہ کہ توقف کیے ہین تیسرا کافرون کے بچے بھی بہشت مین داخل ہونگے یہی قول اخیر صحیح ہی اور احکام دین سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی نے کسی بے گناہ کو عذاب نہ دیگا سو بچون نے مسلمان کے ہون یا کافر کے کیا گناہ کیا ہی اور یہہ حدیث قبل وحی کے حضرت نے فرمایا بعد اسکے وحی نازل ہوئی کہ بچے مشرکون کے بھی بہشت مین رہینگے وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی تم مین سے مگر تحقیق لکھا گیا ہی مقام اسکا آگ سے دوزخ مین وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ اور لکھا جاتا ہی مقام اسکا بہشت مین یعنے مقرر ہوچکا ہی کہ دوزخی کون ہی اور بہشتی کون قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ صحابہ یہہ سنکر عرض کیے ای رسول خدا کیا پھر اعتماد نکرین ہم اپنی تقدیر کے لکھے پر اور چھوڑدین عمل کو کس لئے کہ دوزخ یا بہشت مین داخل ہونا مقرر ہوچکا ہی عمل کرنے کے قبل سو کس واسطے ہم عمل کرین قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ فرمایا حضرت نے عمل کیا کرو پھر ہر شخص توفیق دیا گیا ہی اس چیز کی جسکے لئے پیدا کیا گیا ہی اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ لیکن جو کوئی کہ ہو اہل سعادت سے اور تقدیر الہی مین سعید ہوا ہی سو وہ توفیق دیا جاتا ہی عمل سعادت کی وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ اور لیکن جو شخص کہ بدبختی والا یعنے ازل مین جو بدبخت ٹھہرا ہی توفیق دیا جاتا بدبختی کے عمل کی یعنے اگرچہ قضا و قدر سابق ہی لیکن سعادت اور بدبختی اس اس کے عمل سے ظاہر ہوتی ہی ثُمَّ قَرَاَ پھر پڑھا رسول خدا نے یہہ آیت فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرٰى الْاٰيَةَ پھر جو کوئی ادا کیا حقوق اور صدقہ دیا اور پرہیز کیا اللہ کی نافرمانبرداری سے اور تصدیق کیا کلمہ طیبہ کی یا دین اسلام کی جو زیادہ نیک ہی سو قریب ہی کہ مہیا کرتے مین ہم اسکے واسطے وہ اعمال کہ پہنچاوے آسانی اور بہشت کو آخر آیت تک مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ نے لکھا ہی آدم پر حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ حصہ اسکا زنا سے پاتا ہی اسکو البتہ یعنے جسکے تقدیر مین زنا لکھا ہی اسکو اسکے خواہش پیدا ہوتی ہی جب اللہ نے زنا سے فرج کے اسکو بچایا تا ہی مجازی زنا مین گرفتار ہوتا ہی فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ پھر زنا آنکھ کا نظر حرام ہی وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ اور زنا زبان کا حرام بات کرنا اسیطرح زنا کان اور ہاتھ اور پاؤن کا وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهُ اور نفس آدمی کا آرزو اور خواہش کرتا ہی اور فرج مرد اور عورت کی کبھو تابعدار ہوتی ہی اور اسکی آرزو بر لاتی ہی اور کبھو اطاعت اسکی نہین کرتی اور آرزو بر نہ لاتی ہی یعنے کبھو فرج کے قصور سے زنا نہین ہوسکتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ

اور روایت میں مسلم کی یون آیا ہی قَالَ کُتِبَ عَلَی ابْنِ آدَمَ نَصِیْبُهٗ مِنَ الزِّنَا فرمایا حضرت نے لکھا گیا ہی بنی آدم پر حصہ اسکا زنا سے مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مُحَالَةَ پانے والا ہی آدمی اسکو خواہ مخواہ اَلْعَیْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ آنکھیں زنا انکی نظر حرام کرنا ہی اور کانمین زنا کرنی انکی حرام باتین سننا وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْکَلَامُ زبان زنا اسکی کلام حرام کرنا وَالْیَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ اور ہاتھ زنا اسکا پکڑنا ہی وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰی اور قدم زنا اسکا چلنا زنا کے واسطے وَالْقَلْبُ یَهْوٰی وَیَتَمَنّٰی وَیُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَیُکَذِّبُهٗ اور دل دوست رکھتا ہی اور آرزو کرتا ہی سیمی کرتی اور اسکو بجا لاتی ہی فرج اور جھٹلاتی اور تکذیب اسکی کرتی ہی وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ مِنْ مُزَیْنَةَ قَالَا اور روایت ہی عمران بن حصین صحابی سے تحقیق دو شخص قبیلے مزینہ کے کہے یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ مَا یَعْمَلُ النَّاسُ الْیَوْمَ ای رسول خدا خبر دیجیے ہمکو اسکی جو عمل کرتی ہین لوگ آجکے دن یعنے دنیا مین وَیَکْدَحُوْنَ فِیْهِ اور کوشش کرتے ہین اس مین اَشَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْهِمْ وَمَضٰی فِیْهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ کیا وہ چیز ہی کہ قضا اور حکم کیا اللہ نے ان پر اور گذرا ہی ان مین اللہ کی تقدیر سے جو سابق ہی ازل مین اَوْ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ یا اپنی قدرت اور اختیار سے یعنے لوگ جو نیک و بد کام کرتے ہین تقدیر سے اللہ کے ہی یا انکی اختیار سے مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِیُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَیْهِمْ اس چیز سے کہ لایا ہی اسکو انکے پیغمبر نے ثابت ہوی ہی دلیل یعنے جب پیغمبر آئے اور امر و نہی فرمائے اس دلیل سے ثابت ہوا کہ افعال بندون کے قضا و قدر سے نہین بلکہ اپنی اختیار طاعت کرتے ہین یا معصیت جیسا کہ قدریہ کا مذہب ہی فَقَالَ لَا بَلْ شَیْءٌ قُضِیَ عَلَیْهِمْ وَمَضٰی فِیْهِمْ وَتَصْدِیْقُ ذٰلِكَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تب فرمایا حضرت نے ایسا نہین بلکہ وہ چیز ہی کہ حکم کی گئی ان پر اور گذر چکی ہی بیچ ازل کے انکے حق مین اور سچائی پر اس بات کی دلیل کتاب مین اللہ عز و جل کے ہی وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا قسم ہی جان کی اور جسنے اسکو ٹھیک بنایا پھر جی مین ڈالی بدکاری اسکی اور پرہیزگاری اسکی یعنے بدکاری اور پرہیزگاری تقدیر سے اللہ کی ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰی نَفْسِی الْعَنَتَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ عرض کی مین نے ای رسول خدا بیشک مین مرد ہون جوان اور مین ڈرتا ہون اپنے پر زنا سے وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ اور نہین پاتا ہون مین مال کہ جورا کرون اس سے عورتون کو کَاَنَّهٗ یَسْتَاْذِنُهٗ فِی الْاِخْتِصَاءِ راوی کہتا ہی کہ گویا ابو ہریرہ نے اس بات سے اجازت چاہی حضرت سے خصی ہونے کی قَالَ فَسَکَتَ عَنِّیْ کہا ابو ہریرہ نے خاموش ہوے حضرت اور منہہ پھیر لئے مجھ سے ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَکَتَ عَنِّیْ پھر کہا مین نے اسیطرح پھر خاموش ہوے اور منہہ پھیر لئے مجھ سے ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَکَتَ عَنِّیْ پھر کہا مین نے اسیطرح پھر چپ رہ گئے اور منہہ پھیر لئے مجھ سے ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ پھر کہا مین نے اسیطرح فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ تب فرمایا

حضرت نے ای ابوہریرہ سوکھ گیا قلم اس چیز سے جو تجھ کو پیش آنے والی ہی یعنے جو کہ ہونہار ہے اسکی تقدیر ہو چکی ہے فَاخْتَصِ عَلٰی ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ خصی ہو اسپر یا چھا یعنے جو کچھ ہونے ہارا ہی تقدیر مین ثابت ہو چکا ہی تو خصی ہو یا نہو بعضے روایت مین فاختص کی جگہہ پر فَاخْتَصِرْ آیا ہی یعنے اسپر کلام کو مختصر کر جو تقدیر مین ہونہار ہی سو ہوگا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ قُلُوْبَ بَنِیْ اٰدَمَ کُلَّهَا بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دلان بنی آدم کے سب درمیانے دو انگلیون کے ہین انگلیون مین سے خدا تعالی کے کَقَلْبٍ وَاحِدٍ یُصَرِّفُهٗ کَیْفَ یَشَاءُ یہہ سب دلان دونون انگلیون مین اللہ کے مانند ایک دل کے ہین پھراتا ہی اسکو جیسا چاہتا ہے **فائدہ** اللہ کے انگلیان جو فرمایا یہہ متشابہات ہین اور متشابہات مین دو مذہب ہین ایک اللہ پر حوالہ کرتے ہین اسکے علم کو دوسرا مذہب مناسب وجہہ کے اسکو تاویل کرتے ہین دو انگلیون سے مراد ایک صفت قہری دوسری صفت رحمانی ہی کہ پہلی صفت طاعت کے طرف دوسری معصیت کے طرف پھیرتی ہی ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی تعلیم کے واسطے اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ ای پروردگار پھیرنیوالے دلون کو ہمارے اپنی طاعت کے طرف اور اسپر ہمکو ثابت رکھ **فائدہ** امت کے دعا کے واسطے قلوبنا جمع کا صیغہ فرمایا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَةِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی بچہ مگر پیدا کیا جاتا ہی فطرت پر یعنے خلقت اسلام کی فَاَبَوَاهُ یُهَوِّدَانِهٖ اَوْ یُنَصِّرَانِهٖ اَوْ یُمَجِّسَانِهٖ پھر ماباپ اسکے یہودی کرتے ہین اسکو اور نصرانی کرتے ہین اسکو اور مجوسی کرتے ہین اسکو کَمَا تُنْتَجُ الْبَهِیْمَةُ بَهِیْمَةً جَمْعَاءَ جیسا کہ جنایا جاتی ہی چارپایہ بچہ کامل اور سلامت هَلْ تُحِسُّوْنَ فِیْهَا مِنْ جَدْعَاءَ کیا دیکھتے ہو تم اُن بہایم کے بچے کو ناک یا کان یا ہاتھ یا ہونٹ کٹا ہوا یعنے ہر بچہ انسان اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہی اسکے ماباپ اسکو کافر بناتے ہین جیسا کہ حیوان پیدا ہوتے وقت صحیح اور سلامت رہتا ہے جبتک اسکے کان وغیرہ کاٹنے سے ناقص ہوتا اگر نہ کاٹے ہوتے تو جیسے کا تیسا سلامت رہتا ویسا ماباپ کی اوصاف بچے مین اثر نکرتے تو وہی اپنی اصلی حالت پر مسلمان ہی رہتا ثُمَّ یَقُوْلُ پھر پڑہی حضرت نے اس آیت کو فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ لازم کر تو خلقت کو اللہ کے کہ پیدا کیا لوگونکو جسپر اور نہین ہی تبدیل اور تغیر خلقت کو اللہ کی وہ دین ہی سیدہا اور درست مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اور روایت ہی ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ کھڑے ہو درمیانے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وعظ کرنے پانچ باتون کا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنَامُ پھر فرمایا تحقیق اللہ تعالی نہین

سوتاہی اور احوال سے بندون کے غافل نہین ہوتاہی یہہ پہلی بات ہی وَلَا یَنْبَغِیْ لَہٗ اَنْ یَّنَامَ اور سزاوار نہین اسکو کہ سووے
یہہ دوسری بات ہی یَخْفِضُ الْقِسْطَ وَیَرْفَعُہٗ کم کرتاہی روزی اور بڑہاتا جیسا اللہ فرماتاہی یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ
وَیَقْدِرُ یعنے کشادہ کرتاہی روزی جسکو چاہتاہی اور تنگ کرتا جسکو چاہتاہی یہہ تیسری بات ہی یُرْفَعُ اِلَیْہِ عَمَلُ
اللَّیْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّہَارِ اٹھایاجاتے ہین طرف درگاہ اللہ کے اعمال بندون کے جو شب کو کرتے قبل روز کے وَعَمَلُ النَّہَارِ
قَبْلَ عَمَلِ اللَّیْلِ اور اٹھایاجاتے ہین عمل روز کے آگے عمل رات کے یہہ چوتھی بات ہی یعنے رات اور دن کے اعمال کو جدا جدا اللہ
کی درگاہ مین فرشتے پہنچاتے ہین حِجَابُہُ النُّوْرُ پردہ اللہ تعالی کا نور ہی یعنے نور اسکے جلال اور عظمت کا پردہ ہی کہ جسکو
عقول اور بصایر دیکھکر مدہوش اور متحیر ہوتے ہین اور وہ نور صفت ذات پاک کی ہی اور ذات مقدس بغیر صفات کے
ملحوظ اور مشہود نہین ہوتی ذات بحت کو ادراک کرنا ممکن نہین جو کچھہ ادراک مین آتے ہین وہ صفات ہین لَوْ کَشَفَہٗ لَاَحْرَقَتْ
سُبُحَاتُ وَجْہِہٖ مَا انْتَہٰی اِلَیْہِ بَصَرُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ اگر اٹھادیوے اس پردے کو تو البتہ جلادیتے انوار ذات پاک
الہی کے ہر چیز کو کہ پہنچے اس طرف نگاہ اسکی خلق سے اسکے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[13] اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُ اللّٰہِ مَلْاٰی اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھہ اللہ کا بھرا ہی یعنے اللہ غنی ہی اسکے بخشش کا بھرا ہی لَا تَغِیْضُہَا نَفَقَۃٌ نہ کم کرتا اور نہ خالی کرتا
اسکے ہاتھہ کو کوئی نفقہ یعنے بخشش کرنے سے اسکا ہاتھہ خالی نہین ہوجاتا سَحَّآءُ اللَّیْلَ وَالنَّہَارَ بہتا ہی رات دن ہاتھہ اسکا یعنے
عطا اسکی دایم ہی اَرَاَیْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ بتلاؤ مجکو کس قدر بخشش و عطا کی اللہ نے جب سے
کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو فَاِنَّہٗ لَمْ یَغِضْ مَا فِیْ یَدِہٖ پس بیشک بخشش اسکی کچھہ کم نکی اس چیز کو جو اسکے ہاتھہ مین تھی وَکَانَ
عَرْشُہٗ عَلَی الْمَآءِ اور تھا عرش اسکا پانی پر وَبِیَدِہِ الْمِیْزَانُ یَخْفِضُ وَیَرْفَعُ اور ہاتھہ مین اسکے ہی ترازو جھکاتاہی
اور اٹھاتاہی یعنے ایک پلے سے جو جھکاتاہی بندون کی روزی اتارتاہی اور دوسرے سے اعمال بندون کے اوپر لیجاتاہی.
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ اور فقط روایت مین مسلم کے ید اللہ کی جگہہ آیاہی
یَمِیْنُ اللّٰہِ مَلْاٰی داہنا ہاتھہ اللہ کا بھرا ہواہی **فائدہ** کس واسطے اکثر بخشش داہنے ہاتھہ سے ہوتی ہی وَقَالَ
ابْنُ نُمَیْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّآءٌ لَا یَغِیْضُہَا شَیْءٌ اللَّیْلَ وَالنَّہَارَ کہا ابن نمیر یعنے شیخ مسلم کے ملاٰی کی جا ملآن اور بعضے الفاظ
کی بھی تقدیم و تاخیر کیا یعنے خوب دینے والا ہی نہین کمی اسکو کوئی چیز رات اور دن مین وَعَنْہُ[14] قَالَ سُئِلَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِیِّ الْمُشْرِکِیْنَ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ پوچھا
گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حال مشرکون کے بچون کا یعنے وے دوزخ مین ہین یا بہشت مین قَالَ اللّٰہُ اَعْلَمُ
بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ فرمایا اللہ زیادہ جانتا ہی اس چیز کو کہ وے عامل ہونگے اور انکے بہشت یا دوزخ مین داخل ہونے سے
اللہ خوب واقف ہی شاید حضرت کو اس بات پر وحی نازل نہوئی تھی اس واسطے اسطرح فرمایا **فائدہ** مشرکون کے

بچون کے باب مین مذاہب علما کے مختلف ہین بعضے اس مقدمہ مین سکوت کرتے ہین اور خاموش رہتے ہین بعضے علم پر اللہ کے سکو
رکھتے ہین جیساکہ اس حدیث مین وارد ہے بعضے کہتے ہین اپنے ماباپ کے ساتھ دوزخ مین رہینگے جیسا دنیا مین انکے تابع تھے بعضے کہتے
ہین کہ وہ بیگناہ ہین بہشت مین داخل ہونگے اور بہشتیون کے تابع رہینگے خادمون کے مانند بعضے کہتے ہین کہ وہ نہ بہشت مین
رہینگے نہ دوزخ مین اور جگہہ پر رہینگے نہ انکو عذاب ہوگا نہ نعمت ملیگی حق یہہ ہے کہ انکے باب مین سکوت اور توقف کرنا بہتر ہے
کس لیئے کہ رسول خدا نے انکی خبر نہدی ہے اور کوی حدیث صحیح وارد نہوی ہے علما قیاس سے یا اخبار ضعیف سے کچھ کچھ کہے ہین.
تورپشتی نے اسی طرح کہا ہے واللہ اعلم

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ الْقَلَمُ روایت ہے عبادہ بن صامت سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اول جو چیز کہ پیدا کی اللہ نے قلم ہے یعنے سب کے اول قلم کو پیدا کیا فَقَالَ
لَہٗ اُکْتُبْ پھر فرمایا اسکو لکھہ قَالَ مَا اَکْتُبُ پوچھا قلم نے مین کیا لکھون قَالَ اُکْتُبِ الْقَدَرَ فرمایا لکھہ تقدیر جو ٹھہرای گئی
ہے فَکَتَبَ مَا کَانَ وَمَا ھُوَ کَائِنٌ اِلَی الْاَبَدِ تب لکھا قلم نے اسکو جو موجود تھی اور جو کچھ ہوگی ابد تک **فائدہ**
آسمانون اور زمین کے پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پہلے کہ جب عرش اللہ کا پانی پر تھا قلم نے تقدیرین لکھا ہے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا روایت کیا اسکو ترمذی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے اسناد کے روسے

۲ وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ اور روایت ہے مسلم بن یسار
تابعی سے کہا اسنے کہ پوچھے گئے عمر بن خطاب اس آیت کے بیان سے اور وہ آیت یہہ ہے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ
بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُھُوْرِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ وَاَشْھَدَھُمْ عَلٰی اَنْفُسِھِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوْا بَلٰی شَھِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا
یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنْ ھٰذَا غَافِلِیْنَ اور جب لیا اور نکالا تیرے پروردگار نے بنی آدم کی پیٹھ سے انکی اولاد
اور گواہ ٹھہرایا انکو اسکے ذاتون پر فرمایا کیا مین نہین ہون پروردگار تمہارا بولے ہان تو ہمارا پروردگار ہے گواہی دی
ہمنے تیری ربوبیت پر یہہ گواہی اسواسطے لیا کہ مبادا بولین قیامت کے دن ہم تھے اس بات سے غافل جب حضرت
عمر کو اس آیت کی تفسیر پوچھے قَالَ عُمَرُ کہا عمر نے انکے جواب مین سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُسْئَلُ عَنْھَا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھا گیا ان سے بیان اس آیت کا فَقَالَ تب فرمایا اِنَّ اللّٰہَ
خَلَقَ اٰدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَھْرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ تحقیق اللہ نے پیدا کیا آدم کو پھر ملا پیٹھ کو آدم کی اپنے داہنے ہاتھ سے **فائدہ**
اللہ کا چھونا ہاتھ سے متشابہات ہے یعنے حکم کیا اللہ نے فرشتے کو اس بات کا جیسا کہتے ہین کہ بادشاہ نے فلانا شہر
بسایا لوگ بسانے والے تو اسکے نوکر چاکر ہین جب بادشاہ کے حکم سے بساتے ہین تو اس کام کی نسبت بادشاہ کے طرف
کرتے ہین ویسا ہی یہان ہے فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ ذُرِّیَّۃً پھر نکالا اللہ نے آدم کی پیٹھ سے ایک جماعت اسکی اولاد کی فَقَالَ
خَلَقْتُ ھٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّۃِ وَبِعَمَلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَعْمَلُوْنَ تب فرمایا پیدا کیا مین نے اس جماعت کو بہشت کے

واسطے اور عمل سے بہشتیون کے عمل کرینگے ثم مسح ظہرہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ھؤلاء للنار و
وبعمل اہل النار یعملون پھر دوسرے بار چھیا اللہ نے آدم کی پیٹھ کو پھر نکالا اس سے ایک جماعت دوسری اسکے اولاد کی
تب فرمایا پیدا کیا مین نے انکو آگ کے واسطے اور ساتھ عمل دوزخیون کے عمل کرینگے فقال رجل ففیم العمل یا رسول اللہ
تب عرض کیا ایک شخص نے صحابہ سے پھر کس لئے ہی تکلیف عمل کی اور اسکا کیا فایدہ ہی ای رسول خدا فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی اذا خلق العبد للجنۃ استعملہ بعمل اہل الجنۃ پھر فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم تحقیق اللہ نے جب پیدا کرتا ہی بندے کو بہشت کے واسطے کام مین رکھتا ہی اسکو بیچ کام بہشتیون کے
حتی یموت علی عمل من اعمال اہل الجنۃ یہان تک کہ مرے عمل پر عملون مین سے بہشتیون کے فیدخلہ بہ
الجنۃ پھر داخل کرتا ہی اسکو بسبب اس عمل کے بہشت مین واذا خلق العبد للنار استعملہ بعمل اہل النار
حتی یموت علی عمل من اعمال اہل النار فیدخلہ بہ النار اور جب پیدا کرے بندے کو آگ کے لئے کام مین رکھتا ہی
اسکو بیچ کام دوزخیون کے یہان تک کہ مرے ایک کام پر کامون مین سے دوزخیون کے پھر داخل کرتا ہی اسکو بسبب اس کام کے
آگ مین **فائدہ** بہشت پانے اور دوزخ مین جانے کی علامت ان ان کا عمل ہی سو بہشتی اعمال کی کوشش کرو تا
اس پر خاتمہ ہو جاوے رواہ مالک والترمذی وابو داود روایت کیا اسکو مالک اور ترمذی اور ابو داود نے

و[۳]عن عبد اللہ بن عمرو قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدیہ کتابان اور روایت
ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا اسنے کہ گھر سے باہر نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دونون ہاتھون مین
حضرت کے دو کتاب تھے فقال اتدرون ما ھذان الکتابان تب فرمایا کیا جانتے ہو تم کہ کیا ہین یہہ دونون
کتابین اور ان مین کیا لکھا ہی قلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا عرض کئے ہم کیا ہی ان کتابون مین سو معلوم نہین
ہمکو ای رسول خدا مگر یہہ کہ آپ خبر دیوین تو معلوم ہوگا فقال للذی فی یدہ الیمنی ھذا کتاب من رب
العالمین فیہ اسماء اہل الجنۃ واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل علی آخرھم فلا یزاد فیہم
ولا ینقص منہم ابدا تب فرمایا حضرت نے حق مین اس کتاب کے جو انکے داہنے ہاتھ مین تھی کتاب ہی پروردگار جہان
سے اس مین نام ہین بہشتیون کے اور انکے باپون کے اور انکے قبیلون کے پھر اس تفصیل کے بعد جملہ کیا گیا انکے آخر مین پھر
نہ زیادہ ہوگا ان مین اور نہ کم ہوگا ان سے ہمیشہ ثم قال للذی فی شمالہ ھذا کتاب من رب العالمین
فیہ اسماء اہل النار واسماء آبائہم وقبائلہم ثم اجمل علی آخرھم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم
ابدا پھر فرمایا حق مین اس کتاب کے جو بائین ہاتھ مین انکے تھی یہہ کتاب ہی پروردگار عالم سے اسمین نام ہین دوزخیون
کے اور انکے باپون کے اور انکے قبیلون کے پھر جملہ کیا گیا ہی انکے نامون کا انکے آخر مین پھر نہ زیادہ ہوگا کوئی ان مین
اور نہ کم ہوگا ان سے ہمیشہ فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر قد فرغ منہ تب عرض

کئے صحابہ حضرت کے پھر کس واسطے ہے عمل اے رسول خدا اگر ہے کوی کام تو تحقیق فراغت ہے اس سے فقال سددوا
وقاربوا تب فرمایا حضرت نے مضبوط کرو اپنے عملون کو راہ راست پر اور قربت ڈھونڈھو اللہ کی طاعت کرنے سے فان
صاحب الجنة یختم له بعمل اهل الجنة وان عمل ای عمل پھر تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہے اسکے لئے عمل پر بہشتیون
کے اگرچہ عمل کرتا ہو سب عمر کوی عمل یعنے نیک یا بد عمل کرے تمام عمر آخر خاتمہ اسکا نیک عمل پر ہوگا وان صاحب النار
یختم له بعمل اهل النار وان عمل ای عمل اور دوزخی ختم کیا جاتا ہے اسکے واسطے عمل پر دوزخیون کے اگرچہ
کرتا ہو کوی عمل بد نیک ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيديه فنبذهما پھر اشارہ کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونون ہاتھ سے پھر پھینک دیا ان دونون کتاب کو اپنے پیٹھ پیچھے **فائدہ** قول معنے سے
اشارہ کرنے کے بھی آیا ہے ثم قال فرغ ربكم من العباد فريق في الجنة وفريق في السعير پھر فرمایا حضرت
نے فارغ ہوا تمہارے پروردگار نے کام سے بندون کے ایک گروہ بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین یعنے حکم اپنا
پورا کر چکا رواه الترمذي روایت کیا اسکو ترمذی نے **وعن** ابي خزامة عن ابيه قال قلت يا رسول
الله ارأيت رقى نسترقيها اور روایت ہے ابوخزامہ تابعی سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا اسنے کہ پوچھا مین اے رسول
خدا آگاہ کیجو ہمکو حال سے افسونون کے کہ جن سے ہم افسون کرتے **فائدہ** رقی کہتے اس چیز کو کہ کچھ پڑھ کر پھونکے یا لکھکر
گلے یا بازو پر باندھے حکم اسکا یہہ ہے کہ اگر وہ قرآن یا دعا ماثورہ ہو تو درست ہے نہین تو حرام تفصیل اسکی کتاب الطب والرقی
مین آویگی ودواء نتداوى به وتقاة نتقيها اور خبر دیجو ہمکو حال سے دوا کے کہ جس سے علاج کرتے ہین ہم اور خبر دیجو
ہمکو حال سے پناہون کے کہ جن سے پناہ لیتے ہین ہم جیسے ڈہال وغیرہ هل ترد من قدر الله شيئا کیا یہہ سب چیزان
پھیرتے ہین تقدیر کو اللہ کے کچھ قال هي من قدر الله فرمایا حضرت نے یہہ چیزان بھی تقدیر سے اللہ کے ہی ہین یعنے
تقدیر مین جب ہوتا ہے کہ فلانے تعویذ یا فلانی دوا یا فلانی پناہ اسکو بچاویگی تو وہ چیز اسکی سبب ہوتی ہے یہہ بھی عین
تقدیر ہے رواه احمد والترمذي وابن ماجة روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی
نے **وعن** ابي هريرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نتنازع في القدر
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ گھر سے نکلے ہمارے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم بحث کرتے تھے
مسئلے مین قضا و قدر کے فغضب حتى احمر وجهه حتى كانما فقئ في وجنتيه حب الرمان تب
غصہ کئے حضرت نے یہان تک کہ سرخ ہو گیا چہرۂ مبارک حضرت کا یہان تک کہ گویا نچوڑے گئے ہین دونون رخسارون
پر اسکے دانے انار کے فقال ابهذا امرتم ام بهذا ارسلت اليكم پھر فرمایا کیا اس بحث کا تم کو حکم ہوا ہے یا اس کے
واسطے بھیجا گیا ہون مین تمہارے طرف یعنے تمکو حکم ہے طاعت اور عبادت کرنے کا اور مجھے وہ احکام پہنچانے کے
لئے بھیجے تھا اور قدر کا بحث اس مین داخل نہین وہ ایک سر الٰہی ہے اسکو اللہ پر سونپو عمل کرنے مین مشغول رہو اور تقدیر کو

رہا کرو اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ نہین ہلاک ہوے وہ لوگ جو اگلے تمہارے تھے
مگر بحث کرنے سے قضا اور قدر مین عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ قسم کرتا ہون مین تم پر قسم
کھاتا ہون مین تم پر یا واجب کرتا ہون مین تم پر کہ بحث اور خلاف نکرو اسمین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو
ترمذی نے وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اور روایت کیا ابن ماجہ نے
مانند اسکے عمرو بن شعیب سے اسنے اپنے باپ سے اسنے اسکے دادا سے **فائدہ** حدیث مین نحوہ اس جگہہ کہتے ہین کہ
معنے مین دونون برابر رہین اور لفظ جدا جدا ہو **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اور روایت ہی ابو موسی سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اِنَّ
اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ تحقیق اللہ تعالی پیدا کیا آدم کو ایک مٹھی مٹی سے لیا اسکو
سب زمین سے یعنے ملایک کو حکم کیا ہر جگہہ سے تھوڑی تھوڑی مٹی لانے کا فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ پھر آئی اولاد
آدم کی مقدار اور اندازے پر زمین کی یعنے جیسی زمین مختلف ہی ویسی انکی صورت اور سیرت مختلف ہی مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ
وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ بعضے انمین سرخ اور بعضے سفید اور بعضے سیاہ اور درمیانے انکے یعنے سرخ
اور سفید و سیاہ کے وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ اور بعضے نرم اور بعضے سخت وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ اور بعضے پلید اور
بعضے پاک **فائدہ** پہلے کے چار صفت ظاہری ہین اور بعد کے چار صفت باطنی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ خَلْقَهٗ فِيْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُّوْرِهٖ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق اللہ تعالی نے
پیدا کیا اپنے مخلوقات کو اندھیری مین پھر ڈالا ان پر اپنا نور فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهٗ
ضَلَّ پھر جسکو کہ پہنچا اسکو اس نور سے ہدایت پایا اور ایمان و طاعت کے مقام کو پہنچا اور جس شخص کو نہ پہنچا وہ نور اسکو گمراہ ہوا
فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى پھر اسی واسطے کہتا ہون مین کہ سوکھ گیا قلم علم پر اللہ تعالی کے یعنے ازل
مین اللہ تعالی احوال خلق کا جیسا ٹھہرایا ہدایت یا ضلالت وغیرہ لکھا گیا ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا
اسکو احمد اور ترمذی نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ اور
روایت ہی انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر کہتے یہہ قول يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ
قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ ای پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھ دل میرا ظاہر و باطن مین تیرے دین پر **فائدہ**
اگرچہ حضرت نے بحسب ظاہر اپنے واسطے دعا کی حقیقت مین وہ دعا امت کے واسطے تھی فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا
بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا تب کہا مین ای نبی اللہ کے ایمان لایا مین تم پر ساتھ اس دین کے

جسکو آپ لائے ہو پھر کیا آپ ڈرتے ہو ہم پر کہ ہمارے دین ایمان مین کچھ قصور راہ پاویگا جو ایسی دعا کرتے ہو قَالَ نَعَمْ
فرمایا ہاں مجھے اس بات کا خوف ہی اِنَّ الْقُلُوْبَ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰہِ یُقَلِّبُھَا کَیْفَ یَشَاءُ
کس لئے کہ دلان درمیانے دو انگلیون کے ہین انگلیون مین سے اللہ کے یعنے اپنے تصرف مین پھیرتا ہی انکو جیسا چاہتا
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَلْبِ اور روایت ہی ابو موسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال دل کی پھرنے کی ایسی ہی کَرِیْشَۃٍ بِاَرْضٍ فَلَاۃٍ یُقَلِّبُھَا الرِّیَاحُ ظَھْرًا لِبَطْنٍ جیسا ایک پر زمین
جنگل مین پھیرتا ہی اسکو باد اسکے ظاہر کو باطن کے طرف اسی طرح حوادثات جو تقدیر الہی سے وارد ہوتے ہین دلکو پھیرا کرتے
ہین رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہین مومن ہوگا کوی بندہ جب تک کہ ایمان نہ لاوے چار چیز پر پہلی یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ
اللّٰہِ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ گواہی دیوے زبان سے اور تصدیق کرے دل سے کہ نہین ہی کوی معبود سوا اللہ کے اور مین رسول ہون اللہ کا بھیجا مجکو
حق پر یعنے پہلے وحدانیت اور رسالت پر ایمان لاوے دوسری وَیُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ اور ایمان لاوے موت پر یعنے اللہ کے حکم
سے آدمی مرتا نہ فقط فساد مزاج اور بیماری سے تیسری وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ اور ایمان لاوے اٹھانے پر اللہ کے بعد
مرنے کے چوتھی وَیُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ اور ایمان لاوے تقدیر پر کہ اللہ نے ازل مین تمامی عالم کے ذات وصفات
کو ابد تک مقرر ومتعین کر دیا ہی اسکے مطابق ہوا کرتا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا
اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صِنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ لَیْسَ لَھُمَا فِی الْاِسْلَامِ نَصِیْبٌ اَلْمُرْجِئَۃُ وَالْقَدَرِیَّۃُ اور روایت ہی ابن عباس سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو صنف ہین میری امت سے نہین ان دونون کو اسلام مین حصہ ایک
مرجیہ دوسری قدریہ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا
کہ یہہ حدیث غریب ہی **فائدہ** مرجیہ وہ فرقہ جبریہ ہی جو کہتے ہین کہ بندے کو ہرگز اختیار کام مین نہین نسبت فعل کی
اسکے طرف کرنا کیسا ہی جیسا کہنا پتھر اٹھتا اور چکی پھرتی ہی وغیرہ لیکن پھرنے والا اور اٹھانے والا اسکا اور ایک شخص
ہی اور قدریہ وہ فرقہ ہی کہ بندے کو اپنے افعال کا خالق کہتے ہین اور اسکو اپنے کام کا مستقل جانتے ہین اور وہ قضا
و قدر کے قائل نہین جاننا چاہئے کہ یہہ حدیث اور کئی احادیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ فرقہ جبریہ اور قدریہ دونون کی تکفیر
جایز لیکن جمہور کا مختار یہ ہی کہ انکی بھی تکفیر نکرنا اسواسطے کہ وہ بھی اہل قبلہ ہین اور کفر سے بیزار اور قرآن حدیث سے تمسک
کرتے ہین لیکن بیمار ہین سنے خطا کیا ہی کچھ جان بوجھ کر کفر اختیار نہین کرتے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَسْفٌ وَمَسْخٌ اور روایت ہی عمرؓ سے کہا کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ ہوگا میری امت مین خسف اور مسخ **فائدہ** خسف وہ ہی کہ زمین مین دھس جانا اور مسخ وہ ہی کہ ایک صورت سے دوسری صورت بدل جانا وَذٰلِکَ فِی الْمُکَذِّبِیْنَ بِالْقَدَرِ اور یہ خسف اور مسخ تقدیر کے جھٹلانے والون مین ہوگا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکے **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْقَدَرِیَّۃُ مَجُوْسُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اور روایت ہی اسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ قدریہ مجوس ہین اس امت کے یعنے اعتقاد اس فرقہ کا اسلام مین مشابہ ہی مجوس کے اعتقاد سے وہ دو خدا کہتے تھے ایک یزدان نیکی کا پیدا کرنے والا دوسرا اہرمن بدی کا پیدا کرنے والا اور قدریہ ہر ہر کو اپنے افعال کا خالق کہتے ہین اسی واسطے بعضے عالمون نے انکو مجوس سے بھی بدتر جانتے ہین اِنْ مَّرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْھُمْ وَاِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْھَدُوْھُمْ اگر وہ بیمار ہووین بیمار پرسی مت کرو انکی اور اگر وہ مرجاوین تو انکے یہان حاضر مت ہو یعنے انکے جنازے کی نماز بھی مت پڑھو رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجَالِسُوْا اَھْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوْھُمْ اور روایت ہی عمرؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بیٹھو اہل قدر کے ساتھ اور حاکم نہ بناؤ انکو یعنے قدریہ کے ہمنشینی اختیار نکرو کیونکہ واسطے ہمنشینی سے بحث وتکرار ہوگا تو باعث شبہ کا تمکو بھی ہو جاوے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ اہل بدعت اور معصیت سے تکرار وبحث نکرنا بہتر ہی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سِتَّۃٌ لَعَنْتُھُمْ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھے شخص ہین کہ لعنت کی مین نے ان پر لعنت کرے اللہ تعالی ان پر وَکُلُّ نَبِیٍّ یُّجَابُ اور ہر نبی کی دعا قبول کیجاتی ہی سو مین بھی نبی ہون انکے حق مین نے لعنت کی اللہ نے قبول کی اور آپ بھی لعنت کیا اَلزَّائِدُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ زیادہ کرنے والا کتاب مین اللہ کی دوسرا وَالْمُکَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰہِ جھٹلانے والا تقدیر کو اللہ کی تیسرا وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ غلبہ کرنے والا لوگون پر تعظیم وتکریم سے لِیُعِزَّ مَنْ اَذَلَّہُ اللّٰہُ وَیُذِلَّ مَنْ اَعَزَّہُ اللّٰہُ تا کہ عزت دیوے اسکو جسے خوار وذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے اسکو جسے عزت دی اللہ نے چوتھا شخص وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰہِ حلال کرنے والا واسطے حرم اللہ کے یعنے مکے کے گرداگرد کو حرم کہتے ہین وہان شکار کھیلنا جھاڑ کاٹنا وغیرہ حرام ہے اور جو کوئی ایسا کام وہان کرے اسکو مستحل کہتے ہین اسپر اللہ اور رسول کی لعنت ہی پانچوان وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ حلال کرنے والا میری اولاد اور میری قرابت والون مین سے اس چیز کو کہ جسے اللہ نے حرام کی ہی **فائدہ** ہر مسلمان پر خواہ

حضرت کی اولاد مین ہون جو اللہ نے حرام کی حرام ہی لیکن حضرت نے اپنی اولاد اور اہل قرابت کو بہت تخذیر سے فرماتا ہی کہ اگر میری اولاد اور قرابت اُن چیزون کو کہ جن کو اللہ نے حرام کیا ہی اپنے پر حلال کر لیوین تو ان پر اللہ اور رسول کی لعنت ہی سو سادات اور مشایخ کو چاہیئے کہ حرام چیزون کے کرنے سے سب سے زیادہ پرہیز کرین باوجود دعوی فخر زندگی کے معصیت مین پڑنا عتاب و عقاب مین سید الابرار کے گرفتار ہونا ہی شرم کرو حیا کو کام فرماو حضرت کی قرابت کا پاس رکھو معصیت مین پڑکر ہتک نذر و سیادت کی حرمت کو بچاو اللہ نے تمھین جو بزرگی دی ہی اسکی محافظت کرو نہین تو حضرت تم سے بیزار ہین تمہارے حق مین لعنت کرتے ہین نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیأت اعمالنا چھٹا شخص وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ ترک کرنے والا میری سنت کو **فائدہ** سنت کو اگر حقیر جان کر ترک کیا کافر ہو گیا اگر سستی اور قصور سے ترک کیا معصیت مین پڑا اگر اتفاقاً چھوٹ جاوے تو گناہ نہین اسطرح کا حکم ہی ان پانچون کا اللہ توفیق دیوے رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ روایت کیا اسکو بیہقی نے مدخل مین جو کتاب اسکی ہی اور رزین اپنی کتاب مین

[16] **وَعَنْ** مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً اور روایت ہی مطر بن عکامس صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تقدیر کرتا اللہ کسی بندے کے لئے کہ مرے کسی مین مین تو ڈالتا ہی اسکو طرف اس مین کی حاجت رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا احمد اور ترمذی نے

[17] **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَرَارِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ پوچھی مین اے رسول خدا بچے مومنون کے جو مر گئے ہین انکا کیا حال ہی دوزخ مین ہین یا بہشت مین قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ فرمایا اپنے اپنے باپون کے ساتھ ہین یعنی حکم اپنے باپ کا رکھتے ہین بہشت مین ہین فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِلَا عَمَلٍ پھر کہی مین نے اے رسول خدا بغیر عمل کے کس طرح اپنے باپون کے ساتھ بہشت مین داخل ہوگے قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ فرمایا اللہ زیادہ جانتا ہی اس چیز کو جو ہوتے وے بچے عمل کرنے والے قُلْتُ فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ کہی مین پھر کیا حال ہی مشرکون کے بچون کا قَالَ مِنْ اٰبَائِهِمْ فرمایا اپنے باپون سے یعنے وے بھی اپنے باپون کے ہمراہ رہینگے فَقُلْتُ بِلَا عَمَلٍ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ پھر کہی مین نے بغیر عمل کے فرمایا اللہ خوب جانتا ہی اُس چیز کو جو ہوتے وہ عمل کرنے والے رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

[18] **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُوْدَةُ فِي النَّارِ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وایدہ اور موؤدہ آگ مین رہینگے **فائدہ** وایدہ وہ عورت ہی لڑکی کو مار کر گاڑتی ہی اور موؤدہ وہ لڑکی جو گاڑی جاتی ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس روایت ہی ابودرداء سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تحقیق اللہ عزت اور بزرگی والا فارغ ہوا طرف ہر بندے کے مخلوقات مین سے پانچ چیز سے یعنے تقدیر کر چکا اب اسکو ہرگز
تغیر اور تبدیل نہین اب وہ چیز کو بیان فرماتے ہین من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ فارغ ہوا اجل سے ہر بندے
اور مقرر کر چکا کہ حیات اسکی اتنی ہی اور فارغ ہوا عمل سے ہر بندے کے اسنے کیا کیا کام نیک اور بد کریگا اور فارغ ہوا وطن سے
ہر بندے کے کہ کس زمین پر رہیگا اور حرکات سے ہر بندے کے کہ کتنے حرکات کریگا اور رزق سے اسکے کہ کیا کیا نفع اسکو
پہنچیگا رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے **وعن** عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تکلم فی شیء من القدر یسئل عنہ یوم القیمۃ اور روایت
ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہی کہ سنی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ بحث کرے مسائل مین قضا
اور قدر کے پوچھا جاویگا اس سے قیامت کے دن ومن لم یتکلم فیہ لم یسئل عنہ اور جو کوئی بات اور بحث نکرے
قضا وقدر مین نہ پوچھا جاویگا اس سے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسئلے مین قضا وقدر کے بحث اور تکرار
کرنا قیامت کے دن عتاب مین گرفتار ہونا ہی اور کچھ فایدہ نہین اسلئے بہتر یہہ ہی اسپر ایمان لاوین اور خاموش رہین اور
عمل مین مشغول ہووین اسکی دریافت کے درپی ہونے مین کچھ فایدہ نہین سواے عتاب کے رواہ ابن ماجۃ روایت
کیا اسکو ابن ماجہ نے **وعن** ابن الدیلمی قال اتیت ابی بن کعب فقلت لہ اور روایت ہی ابن دیلمی
تابعی سے کہا اسنے آیا مین نزدیک ابی بن کعب صحابی کے اور کہا مین انکو قد وقع فی نفسی شیء من القدر تحقیق پڑا
ہی میرے دل مین کچھ شبہہ قدر سے یعنے اگر سب کام قضا وقدر سے ہی تو امر ونہی کا کیا باعث اور ثواب اور عذاب کا کیا سبب
فحدثنی لعل اللہ ان یذہبہ من قلبی سو سناؤ مجکو کوئی حدیث شاید کہ اللہ دور کر دیوے اس شک کو میرے
دل سے فقال لو ان اللہ عذب اہل سمواتہ واہل ارضہ عذبہم وہو غیر ظالم لہم تب کہا ابی بن کعب نے
اگر تحقیق اللہ تعالی عذاب دیتا اپنے سب آسمانی اور زمینی لوگون کو تو عذاب دے سکتا حالانکہ وہ ظلم کرنے والا نہین یعنے
وہ مالک الملک ہی سب مخلوق اسکے مملوک ہین مالک اپنے ملک مین جو تصرف کرے سزاوار ہی وہ ہرگز ظالم نہین ہوتا
ولو رحمہم کانت رحمتہ خیرا لہم من اعمالہم اور اگر رحمت کرتا انکو ہوتی رحمت اسکی بہتر انکو انکے اعمال
سے ولو انفقت مثل احد ذہبا فی سبیل اللہ ما قبلہ اللہ تعالی منک حتی تؤمن بالقدر اور
اگر خرچ کرے تو مانند کوہ احد کے سونا راہ مین اللہ کے قبول نہین کرتا اسکو اللہ تجہہ سے یہان تک کہ ایمان لاوے تو تقدیر پر
وتعلم ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وان ما اخطاک لم یکن لیصیبک اور یہان تک کہ جانے تو
وہ جو کہ پہنچا ہی تجکو نتھا کہ نہ پہنچے تجکو اور وہ جو کچھ کہ نہ پہنچا ہی تجکو نتھا کہ پہنچے تجکو یعنے نکہا جاسنے کہ یہہ
چیز میری کوشش سے حاصل ہوئی اور جو چیز حاصل نہو تب ایسا نکہے کہ اگر مین کوشش کرتا تو مجھے حاصل ہوتی بلکہ ایسا اعتقاد

رکھے کہ ہر چیز جو ملی ہی یا نہیں ملی ہی سب قضا و قدر سے اللہ تعالیٰ کے ہی وَلَوْمُتَّ عَلٰی غَیْرِ ھٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ اور اگر مرتا تو اس حال و اعتقاد کے سوا تو البتہ داخل ہوتا آگ مین قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ پھر کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین عبد اللہ بن مسعود صحابی کے پاس اور کہا ابن مسعود نے جیسا کہ ابی بن کعب کہے تھے قَالَ ثُمَّ اَتَیْتُ حُذَیْفَۃَ بْنَ الْیَمَانِ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین حذیفہ بن یمان صحابی کے پاس تب کہا اسنے مانند اسکے ثُمَّ اَتَیْتُ زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِکَ پھر آیا مین زید بن ثابت صحابی کے پاس تب حدیث بیان کی مجکو زید بن ثابت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسیکے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ ابی بن کعب اور ابن مسعود اور حذیفہ مضمون حدیث بیان کئے مگر سند اسکی رسول خدا تک نہ پہنچایا اسے زید بن ثابت نے سند اسکی پہنچایا **وَعَنْ** نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یَقْرَءُ عَلَیْکَ السَّلَامَ اور روایت ہی نافع غلام آزاد سے ابن عمر کے کہ تحقیق ایک شخص آیا ابن عمر کے پاس اور کہا تحقیق فلانہ کہتا ہی آپ پر سلام **فائدہ** وہ شخص نام ایک شخص کا لیا کہ قدریہ مذہب اختیار کیا تھا اور لوگون پر اسکو ظاہر کرتا تھا فَقَالَ اِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ تب کہے ابن عمر نے تحقیق خبر پہنچی ہی مجکو کہ اسنے تحقیق کچھ نئے باتین دین مین نکالا ہی یعنے قدر کا انکار کرتا ہی فَاِنْ کَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِءْہُ مِنِّی السَّلَامَ سو اگر اسنے تحقیق نئے باتین نکالا ہو تو مت کہہ اسکو ہمارے طرف سے سلام فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ اَوْ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِیْ اَھْلِ الْقَدَرِ پھر تحقیق مین نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہوگا میری امت مین یا اس امت مین زمین مین گرجانا صورت بدلنا آسمان سے پتھر برسنا بیچ اہل قدر کے یعنے جو لوگ منکر قضا و قدر کے ہین اسپر عذاب ہوگا **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ قدریہ مذہب صحابہ کے آخر زمانے مین پیدا ہوا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **وَعَنْ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلَتْ خَدِیْجَۃُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَلَدَیْنِ مَاتَا لَھَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ اور روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ کہا اسنے کہ پوچھے خدیجہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حال اپنے دو فرزندونکا جو مر گئے تھے جاہلیت مین یعنی خدیجہ کے پہلے شوہر سے جاہلیت مین دو فرزند ہو کر مر گئے تھے حضرت سے انکا حال پوچھا کہ وہ بہشت مین ہین یا دوزخ مین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُمَا فِی النَّارِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون فرزند دوزخ مین ہین قَالَ فَلَمَّا رَاٰی الْکَرَاھَۃَ فِیْ وَجْھِھَا قَالَ کہے حضرت علی نے جب دیکھا حضرت نے اثر ناخوشی کا

[حاشیہ] لہ یعنی ابن دیلمی نے لہ یعنی ابن عمر لہ یعنی اہل قدر

چہرے پر خدیجہ کے فرمایا لَوْ رَأَیْتِ مَکَانَہُمَا لَاَبْغَضْتِہِمَا اگر دیکھتی تم جگہ ان دونوں فرزندوں کی البتہ بیزار
ہوتے ان سے یعنے انکا مکان ایسا برا ہی قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَوَلَدِیْ مِنْکَ کہی بی بی خدیجہ نے پھر وہ
فرزند جو آپ سے پیدا ہوکر موا اسکا حال کیا ہی **فائدہ** حضرت خدیجہ کو رسول خدا سے ایک فرزند ہوا تھا
نام انکا عبد اللہ اور لقب انکا طاہر اور طیب تھا وہ بھی رحلت کئے تھے انکا حال خدیجہ دریافت کئے قَالَ فِی الْجَنَّۃِ
فرمایا بہشت میں ہی ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاَوْلَادَہُمْ فِی الْجَنَّۃِ
وَاِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ وَاَوْلَادَہُمْ فِی النَّارِ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مومنان اور اولاد
انکی بہشت میں ہیں اور تحقیق مشرکان اور اولاد انکی آگ میں ہیں ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
پھر پڑہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ کا تو غم دور ہونے کے واسطے یہہ آیت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْہُمْ ذُرِّیَّتُہُمْ الآیہ اور جو لوگ
کہ ایمان لائے اور پیروی کی انکی اولاد انکی آخر آیت تک یعنے ملاوینگے ہم انکو انکے ماں باپ سے رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰہُ اٰدَمَ مَسَحَ
ظَہْرَہٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَہْرِہٖ کُلُّ نَسَمَۃٍ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب پیدا کیا اللہ نے آدم کو ملا پیٹھہ انکی پھر باہر گرا پیٹھہ سے آدم علیہ السلام کے ہر آدمی ہُوَ خَالِقُہَا مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ
اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کہ خدا تعالی پیدا کرنے والا انکا ہی اولاد سے آدم کے قیامت کے دن تک وَجَعَلَ بَیْنَ
عَیْنَیْ کُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْہُمْ وَبِیْصًا مِّنْ نُّوْرٍ اور کیا درمیانے دونوں آنکھ ہر آدمی کے ایک چمک نور سے
ثُمَّ عَرَضَہُمْ عَلٰی اٰدَمَ پھر ظاہر کیا انکو آدم پر فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ ہٰؤُلَآءِ قَالَ ذُرِّیَّتُکَ تب عرض کیا آدم
نے ای پروردگار کون ہیں یہہ لوگ فرمایا تیری اولاد فَرَاٰی رَجُلًا مِّنْہُمْ پھر دیکھا آدم نے ایک شخص کو ان میں سے
فَاَعْجَبَہٗ وَبِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ ہٰذَا قَالَ دَاوٗدُ پھر خوش لگی آدم کو چمک اسکے
دونوں آنکھ کے درمیانے کی تب کہا آدم نے ای رب کون ہی یہہ شخص فرمایا داود ہی فَقَالَ اَیْ رَبِّ کَمْ جَعَلْتَ
عُمْرَہٗ پھر کہا آدم نے ای پروردگار کتنی کیا عمر اسکی قَالَ سِتِّیْنَ سَنَۃً فرمایا ساٹ برس قَالَ رَبِّ
زِدْہُ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً عرض کیا ای رب زیادہ کر اسکو میری عمر سے چالیس سال قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضٰی عُمْرُ اٰدَمَ اِلَّا اَرْبَعِیْنَ جَاءَہٗ مَلَکُ الْمَوْتِ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر جب گذر گئی عمر آدم کی مگر چالیس برس باقی رہے آیا انکے پاس فرشتہ
موت کا تا انکا روح قبض کرے فَقَالَ اٰدَمُ اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً تب کہا آدم نے
کیا اور باقی نہیں میری عمر سے چالیس برس قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِہَا ابْنَکَ دَاوٗدَ پھر فرمایا فرشتے نے موت کے
آدم کو کیا نہ دیا تو نے وہ چالیس برس اپنے بیٹے داود کو فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُہٗ وَنَسِیَ اٰدَمُ فَاَکَلَ

مِنَ الشَّجَرَةِ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ پھر انکار کیا آدم نے پھر منکر ہوئی اولاد انکی اور فراموش کیا آدم حکم اللہ کا اور کھایا
جھاڑ سے گندم کے پھر پیدا ہوئی فراموشی انکی اولاد مین وَخَطَأَ وَخَطَّأَتْ ذُرِّيَّتُهُ اور خطا کیا آدم جھاڑ کے
پچھاننے مین اُسکو پیدا ہوئی خطا انکی اولاد مین یعنے یہ تینون کام پہلے آدم سے صادر ہوے سو انکی اولاد مین یہ خصلتیں
پیدا ہوئین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللهُ اٰدَمَ حِيْنَ خَلَقَهُ اور روایت ہی ابو درداء سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا حضرت نے پیدا کیا اللہ نے آدم کو جب پیدا کیا فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَاءَ
كَاَنَّهُمُ الذَّرُّ پھر مارا اللہ نے فرشتے کے ہاتھ سے یا قدرت سے آدم کے داہنے کاندھے پر پھر نکالا اولاد سفید کو یا کہ وے موتی
ہین چھوٹے وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَاءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ اور مارا باوین شانے پر پھر نکالا
اولاد کالی کو یا وے کوسلا ہین فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَمِيْنِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِيْ پھر فرمایا اس جماعت کو جو نزد اپنے
طرف تھی جاؤ بہشت کے طرف کچھ خوف نہین مجکو ان پر بہشت کا حکم آگے عمل صادر ہو چکنے کے کرنے سے کس لئے کہ مین مالک
مختار جو چاہتا کرتا ہون وَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِيْ اور فرمایا انکو جو بائین شانہ طرف
تھی جاؤ آگ کی طرف مجھے کچھ خوف نہین ان پر حکم آگ کا کرنے سے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنْ
اَبِيْ نَضْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ دَخَلَ
عَلَيْهِ اَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ اور روایت ہی ابو نضرہ تابعی سے تحقیق ایک شخص اصحاب مین سے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے کہ کہا جاتا تھا اسکو ابو عبد اللہ آسے اسکے پاس یاران بیمار پرسی کرنے اسکی وَهُوَ يَبْكِيْ فَقَالُوْا لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ
اور وہ روتا تھا تب کہے انکو کس چیز نے رولایا ہی تجھکو اَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ حَتّٰى تَلْقَانِيْ کیا نہین فرمایا تجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کو تاکر اپنے موچھون کو
اور بحال رکھ اسی طور پر یہان تک کہ ملاقات کرے تو مجھ سے یعنے تو کیون روتا ہی حضرت نے اپنی ملاقات سے تجھکو بشارت
دی ہی قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ
بِيَمِيْنِهٖ قَبْضَةً وَّاُخْرٰى بِالْيَدِ الْاُخْرٰى کہا اسنے ہان حضرت نے مجھے بشارت دی ہی لیکن سنا مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق اللہ عزوجل پکڑا اپنے سیدھے ہاتھ سے ایک مٹھی یعنے ایک جماعت کو آدمیون
کے اور پکڑا دوسری جماعت کو دوسرے ہاتھ سے وَقَالَ هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ وَهٰذِهٖ لِهٰذِهٖ اور فرمایا یعنے
یہہ جماعت سیدھے ہاتھ کی بہشت کے واسطے اور بائین ہاتھ کی دوزخ کے لئے وَلَا اُبَالِيْ اور مجھے کچھ خوف
نہین وَلَا اَدْرِيْ فِيْ اَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ اَنَا اور نہ جانتا ہون مین کہ ان دونون مٹھیون مین سے کس مٹھی
مین ہون مین اگرچہ حضرت نے بشارت دے ہی کہ مین جان کی سلامتی سے بہشت مین جاونگا لیکن اللہ بے نیاز

ہے او متعلق ہی جو جاہتا ہی کرتا ہی اسکے واسطے وور رہا ہون مین رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخَذَ اللّٰہُ الْمِیْثَاقَ مِنْ ظَہْرِ اٰدَمَ بِنَعْمَانَ اور روایت ہی
ابن عباس سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ لیا اللہ نے اقرار اولاد سے کہ نکالا جنکو پیٹھ سے آدم کی نعمان مین
فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِہٖ کُلَّ ذُرِّیَّۃٍ ذَرَاَہَا پھر نکالا صلب سے انکے ہر ذریت کو جو پیدا کیا انکو فَنَثَرَہُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ
کَالذَّرِّ ثُمَّ کَلَّمَہُمْ قُبُلًا پھر بکھیر انکو آدم کے روبرو مانند چیونٹیون کی پھر کلام کیا انسے روبرو قَالَ اَلَسْتُ
بِرَبِّکُمْ فرمایا کیا نہین ہون مین پروردگار تمہارا قَالُوْا بَلٰی شَہِدْنَا بولے ہان تو ہمارا پروردگار ہی ہمنے گواہی دی اَنْ
تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّا کُنَّا عَنْ ہٰذَا غٰفِلِیْنَ کہین قیامت کے دن تحقیق تھے ہم اس سے غافل اَوْ تَقُوْلُوْا
اِنَّمَا اَشْرَکَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ یا بولین کہ شریک نہ ٹھہرایا ہمنے مگر ہمارے باپون نے پہلے سے وَکُنَّا ذُرِّیَّۃً مِّنْ
بَعْدِہِمْ اَفَتُہْلِکُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ اور تھے ہم اولاد بعد انکی پیروی کی ہمنے انکی سو ہلاک کرتا ہی تو ہمکو اعمال سے
اہل بطالت کے **فائدہ** یہہ بات انکی طرف سے عذر نہین ہو سکتا کیونکہ اللہ نے ہر ہر اولاد سے آدم کے اقرار
اپنی وحدانیت پر ازل مین لیا جسکو روز میثاق کہتے ہین اور پیغمبران وہ سچی خبر پہنچاتے اور اسکو یاد دلاتے آئے ہین
رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اور روایت
ہی ابی بن کعب انصاری صحابی سے بیان مین قول اللہ عز وجل کے وَاِذْ اَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُہُوْرِہِمْ
ذُرِّیَّتَہُمْ اور جب لیا تیرے رب نے بنی آدم کی پیٹھ سے انکی اولاد یعنے اس آیت کی تفسیر ابی بن کعب نے قَالَ جَمَعَہُمْ کہا
فَجَعَلَہُمْ اَزْوَاجًا ثُمَّ صَوَّرَہُمْ فَاسْتَنْطَقَہُمْ فَتَکَلَّمُوْا ثُمَّ اَخَذَ عَلَیْہِمُ الْعَہْدَ وَالْمِیْثَاقَ جمع کیا انکو
پھر بنایا انکو قسم قسم پھر صورت بخشی انکو پھر سکت دی انکو بات کرنے کی پھر وہ بات کرنے لگے پھر لیا ان سے عہد اور اقرار وَ
اَشْہَدَہُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ اور گواہ کیا انکو اپنے ذاتون پر اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ فرمایا کیا نہین ہون مین پروردگار
تمہارا قَالُوْا بَلٰی بولے ہان تو پروردگار ہی ہمارا قَالَ فَاِنِّیْ اُشْہِدُ عَلَیْکُمُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِیْنَ
السَّبْعَ فرمایا پروردگار نے سو تحقیق مین گواہ رکھتا ہون تم پر ساتون آسمان اور ساتون زمین کو وَاُشْہِدُ عَلَیْکُمْ اَبَاکُمْ
اور گواہ رکھتا ہون تم پر تمہارے باپ آدم کو تا اس بات پر انکار نہ کرسکو اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَمْ نَعْلَمْ بِہٰذَا کہو گے تم
قیامت کے دن نجانا ہمنے یہہ اور اس قصے سے واقف نتھے اِعْلَمُوْا اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ غَیْرِیْ وَلَا رَبَّ غَیْرِیْ
وَلَا تُشْرِکُوْا بِیْ جانیو کہ تحقیق نہین کوئی معبود برحق سوا میرے اور نہین کوئی پروردگار سوا میرے اور شریک نہ ٹھہراؤ
میرے ساتھ کسی چیز کو اِنِّیْ سَاُرْسِلُ اِلَیْکُمْ رُسُلِیْ یُذَکِّرُوْنَکُمْ عَہْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ وَاُنْزِلُ عَلَیْکُمْ کُتُبِیْ
تحقیق مین بھیجونگا تمہارے پاس میرے پیغمبرون کو یاد دلاوینگے تم کو عہد اور اقرار میرا اور اتارونگا مین تم پر اپنی
کتابین قَالُوْا شَہِدْنَا بِاَنَّکَ رَبُّنَا وَاِلٰہُنَا لَا رَبَّ لَنَا غَیْرُکَ وَلَآ اِلٰہَ لَنَا غَیْرُکَ فَاَقَرُّوْا بِذٰلِکَ

بولے گواہی دی ہمنے کہ بیشک تو پروردگار ہی ہمارا اور معبود ہی ہمارا نہین کوی پروردگار ہمارے لئے سوا تیرے اور نہین کوی ہمارے واسطے سوا تیرے پھر اقرار اس بات کا وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ آدَمُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ اٹھائے گئے انکی طرف آدم دیکھتے تھے انکو فَرَأَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ تب دیکھا آدم نے تونگر اور فقیر کو اور خوب صورت اور کم اس سے خوب صورتی مین یعنے تمام کو ایک حال پر نبنایا بعضے غنی بعضے فقیر بعضے خوب صورت اور بعضے سوا اسکے اشکال اور صفات مین مختلف دیکھا فَقَالَ رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ تب کہا آدم نے ای رب میرے کسواسطے برابر نکیا تونے درمیانے اپنے بندون کے یعنے سب کو کیون ایکسان نبنایا قَالَ اِنِّيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ فرمایا اسلئے سب کو برابر نبنایا کہ دوست رکھتا ہون مین کہ شکر کیا جاؤن مین یعنے اگر تمام کو ایک ہی حال اور صفت پر پیدا کرتا تو شکر کی حقیقت ظاہر نہوتی ہر ایک مین ایک ایک چیز رکھا ہون وہ دوسرے مین نہین جب وہ اسکو پاوے اپنے حال پر شکر کرے وَرَأَى الْاَنْبِيَاءَ فِيْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ اور دیکھا آدم نے پیغمبرون کو ان سب مین مانند چراغونکے ان پر چمکتا ہی نور خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ اٰخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ مخصوص کئے گئے انبیا دوسرے اقرار سے پیغمبری مین اور نبوت مین **فائدہ** انبیا سے دوسرا عہد اپنے الوہیت پر اور احکام پہنچانے پر لیا وَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اور وہ قول اللہ تعالی برکت والے کا وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّيْنَ مِيْثَاقَهُمْ اِلٰى قَوْلِهِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ اور جب لیا ہمنے انبیا سے انکا اقرار اللہ کے اس کلام تک عیسی بیٹے مریم کے تھے عیسی ان ارواح مین اور اجسام مین نتھے جب عیسی پر روحانیت غالب تھی اسلئے انکو جسم کی صورت پر نبنایا ارواح مین ہی رکھا فَاَرْسَلَهُ اِلٰى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ پھر بھیجا اللہ نے عیسی کو جو روح تھے مریم کے طرف فَحُدِّثَ عَنْ اُبَيٍّ اَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا پھر حدیث کئے گئی ابی ابن کعب سے کہ عیسی داخل ہوے منہہ سے مریم کے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُوْنُ اور روایت ہی ابو دردا سے کہا یعنے اسوقت کہ تھے ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بات چیت کرتے تھے ہم اس چیز کی جو پیدا ہوتی ہی یعنے ذکر ہوتا تھا کہ تقدیر پہلے ہو چکی ہی اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهِ فَصَدِّقُوْهُ یکایک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم کہ پہاڑ دور ہو گیا اپنی جگہہ سے باور کرو تم اسکو وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهِ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهِ اور جب سنو تم کسی شخص کو کہ تغیر ہوئی خصلت اسکی تب باور نکرو تم اسکو فَاِنَّهُ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ سو کس واسطے کہ پھرتا ہی وہ شخص طرف اس خصلت کے کہ جبلت خصلت کیا گیا ہی اور تقدیر کیا گیا ہی یعنے اللہ نے جسکو ازل مین دانا ٹھہرایا اور پیدا کیا وہ ہرگز احمق نہوگا اور اسیطرح احمق ہرگز دانا نہوگا رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وعن**[۱۲]

باب اثبات عذاب القبر

ام سلمة قالت یا رسول اللہ لا یزال یصیبک فی کل عام وجع اور روایت ہی ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا اسنے کہ ای رسول خدا ہمیشہ رہتے ہو آپ بیمار من الشاۃ المسمومۃ التی اکلت اس بکری زہردار سے جو کھایا تھا آپ نے خیبر مین قال ما اصابنی شیء منہا الا وھو مکتوب علی وادم فی طینتہ فرمایا نہ پہنچا مجکو کچھہ درد اس بکری سے مگر وہ کہ لکھا گیا ہی مجھہ پر اور آدم تھے اپنی مٹی مین یعنے بکری کے کھانے سے نہین مگر تقدیر مین جو لکھا تھا اس سے یہہ بیماریان ہوتے ہین رواہ ابن ماجۃ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

باب اثبات عذاب القبر

یہہ باب ہی بیان مین ثابت کرنے عذاب قبر کے

فائدہ اکثر معتزلہ اور بعضے روافض عذاب قبر کے منکر ہین اس واسطے مشکات شریف کا مولف نے اسکے ثبوت کے لئے احادیث جو اس باب مین وارد ہوے ہین ذکر کرتا ہی جاننا چاہئے کہ عالم ارواح اور عالم اجسام درمیانی ایک عالم ہی اسکو عالم برزخ اور مثال کہتے ہین اور وہ عالم واسطہ ہی درمیانے دنیا اور آخرت کے اور وہ دونون سے علاقہ رکھتا ہی مراد قبر سے وہی عالم برزخ ہی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** البراء بن عازب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المسلم اذا سئل فی القبر یشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ روایت ہی براء ابن عازب انصاری صحابی سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مسلمان جسوقت پوچھا جاتا ہی قبر مین گواہی دیتا ہی کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین فذلک قولہ تعالی سو اسی واسطے ہی قول اللہ تعالی کا یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ ثابت اور استوار رکھتا ہی اللہ نے ان لوگون کو جو ایمان لائے ہین قول استوار پر دنیا مین اور آخرت مین یعنے قول ثابت جو اس آیت مین آیا ہی سو مراد اس سے جواب مومن کا سوال قبر سے جو پوچھا جاتا ہی کہ تیرا خدا کون ہی اور تیرا پیغمبر کون ہی اور تیرا دین کیا ہی وفی روایۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اور ایک روایت مین یون آیا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت نزلت فی عذاب القبر ثابت رکھتا ہی اللہ ان لوگون کو جو ایمان لائے مضبوط بات پر نازل ہوئی یہہ آیت حق مین عذاب قبر کے یقال لہ من ربک پوچھا جاتا ہی مردہ کون ہی رب تیرا فیقول ربی اللہ ونبیی محمد تب کہتا ہی کہ پروردگار میرا اللہ ہی اور نبی میرے محمد ہین متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر اور مصابیح مین اس طرح آیا ہی کہ

اذا قیل لہ من ربک وما دینک ومن نبیک فیقول ربی اللہ ودینی الاسلام ونبیی محمد جسوقت کہا جاتا ہی اسکو کون ہی پروردگار تیرا اور کیا ہی دین تیرا اور کون ہی نبی تیرا تب کہتا ہی بندہ پروردگار میرا اللہ ہی اور دین میرا اسلام ہی اور نبی میرا محمد ہی صلی اللہ علیہ وسلم **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے

باب اثبات عذاب القبر

کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جب رکھا جاتا ہے قبر میں و تولّی عنہ اصحابہ انہ لیسمع
قرع نعالہم اور الٹتے ہیں اسکے پاس سے یاران اسکے تحقیق وہ سنتا ہے آواز انکی نعلون کا یعنے انہوں نے جوتیوں کی آواز
سنتا ہے اتاہ ملکان فیقعدانہ فیقولان ما کنت تقول فی ھذا الرجل لمحمد آتے ہیں اسکے پاس دو
فرشتے پھر بٹھاتے ہیں اسکو پھر کہتے ہیں اسکو کیا کہتا تھا تو حق میں اس شخص کے یعنے محمد رسول اللہ کے حق میں ۔
فائدہ حضرت کے مثال مبارک کو قبر میں حاضر کرکے اس مردے سے پوچھتے ہیں کہ اس شخص کے حق میں تو کیا کہتا تھا
سبحان اللہ یہہ کیا بشارت ہے عشاق کو انکو جو اس نعمت کے واسطے اپنا جان دیتے ہیں اور زندہ درگور رہتے ہیں فاما
المؤمن فیقول اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ پھر مومن کہتا ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ وہ اللہ کے خاص بندے
اور اسکے رسول ہیں فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک اللہ بہ مقعدا من الجنۃ
تب کہا جاتا ہے اسکو دیکھ مقام اپنا آگ سے تحقیق بدل دیا تیرے لئے اللہ نے اسکو مکان سے بہشت کے فیراھما
جمیعا تب دیکھتا ہے وہ مومن دونوں جگہہ کو **فائدہ** بہشت اور دوزخ دونوں مومن کو دکھلاتے ہیں یہہ فایدہ
ہے تا اسکو خوشی بر خوشی زیادہ ہووے کہ بلا سے دوزخ کے نجات پایا اور آرام و راحت کو بہشت کی پہنچا کافر کا حال اسکے
برخلاف ہے واما المنافق والکافر فیقال لہ ما کنت تقول فی ھذا الرجل اور منافق اور کافر پھر کہا جاویگا
اسکو کیا کہتا تھا تو نے حق میں اس شخص کے یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیقول لا ادری تب کہتا ہے منافق اور کافر
نہیں جانتا میں کنت اقول ما یقول الناس تھا میں کہتا حق میں انکے وہ جو کہتے تھے لوگ لیکن حقیقت حال مجھے معلوم
نہیں فیقال لہ لا دریت ولا تلیت تب کہا جاویگا اسکو کیا نپایا تو نے عقل سے اور نہ پڑھا تو نے قرآن ویضرب
بمطارق من حدید ضربۃ مارا جاتا ہے منافق اور کافر مطارق سے **فائدہ** مطارق کہتے ہیں ہتوڑی
کو لوہارونکی فیصیح صیحۃ یسمعہا من یلیہ غیر الثقلین پھر چلاتا ہے کافر ایسا چلانا کہ سنتے ہیں اسکو جو نزدیک
اسکے میں سوائے آدمی اور جن کے **فائدہ** اگر آدمی اور جن بھی اسکا چلانا سنتے تو دنیا چھوڑ دیتے اس مصلحت کے
واسطے انکو نہیں سناتے ہیں متفق علیہ ولفظہ للبخاری مسلم اور بخاری دونوں نے اس حدیث کو
روایت کئے ہیں لیکن لفظ اسکا بخاری کا ہے **فائدہ** اس حدیث میں مومن مطیع اور کافر اور منافق
کا حال بیان فرمایا ہے اور مومن فاسق کا کیا حال ہوگا کچھ ذکر نکیا حکم مومن فاسق کا یہہ ہے کہ جواب میں مومن مطیع کے
برابر ہوگا بہشت کی بشارت اور اسکے دکھلانے میں نہیں بلکہ اسکو بھی بہشت کی بشارت ہوگی اور جنت اسے
دکھلاوینگے لیکن مرتبے میں کم رہیگا اور کچھ عذاب بھی اسکو ہوگا مگر اللہ تعالی جسکے گناہ کو بخشتا ہو اسے کچھ عذاب
نہیں واللہ اعلم وعن عبد اللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
احدکم اذا مات عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے

کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کوئی ایک تمہارا جب مرتا ہی ظاہر کئے جاتی ہی اسپر ٹھہراؤ کی جگہہ اسکی صبح اور شام میں اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اگر ہووے میت بہشتی تو دکھلایا جاتا ہی مقام اسکا مقام سے بہشتیوں کے وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ اگر ہووے دوزخی تو دکھلایا جاتا ہی مقام اسکا مقام دوزخیوں سے فَيُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پھر کہا جاتا ہی اسکو یہہ ہی مقام تیرا منتظر رہ اسکا یہان تک اٹھاوے تجھکو اللہ اپنی طرف قیامت کے دن مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک یہودنی آئی انکے پاس پھر ذکر کیا عذاب قبر کا فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اور کہی یہودنی نے حضرت عائشہ کو پناہ دیوے تجھکو اللہ عذاب سے قبر کے **فائدہ** حضرت عائشہ عذاب قبر کا نام بھی نہ سنی تھی تعجب کی فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ تب پوچھے عائشہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو عذاب سے قبر کے کیا قبر میں مردیکو عذاب بھی ہوتا ہی فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ تب فرمایا حضرت نے ہان عذاب قبر کا ثابت ہی قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ کہے حضرت عائشہ نے پھر نہ دیکھی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد اسکے نماز پڑہتے مگر پناہ مانگتے ساتھ اللہ کے قبر کے عذاب سے یعنے بعد ہر نماز کے قبر کے عذاب سے پناہ چاہتے **فائدہ** حضرت کو عذاب قبر عائشہ پوچھنے کے آگے سے معلوم تھا اس سے پناہ بھی آہستہ مانگتے ہوگے بعد اسکے امت کی تعلیم کے واسطے پکار کر پناہ چاہنے لگے تا سب پر ظاہر ہوجاوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ اور روایت ہی زید بن ثابت انصاری ہی سے کہا اسنے کہ اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے ایک باغ مین بنی نجار کے **فائدہ** بنی نجار ایک قبیلے کا نام ہی انصاریون مین سے عَلٰى بَغْلَةٍ لَهٗ وَنَحْنُ مَعَهٗ سوار تھے ایک خچرنی پر اور ہم ساتھ تھے حضرت کے اِذْ حَادَتْ بِهٖ فَكَادَتْ تُلْقِيْهِ یکایک گھبرائی خچرنی اور جھکادی حضرت کو اپنی پیٹھ سے پھر قریب تھا کہ گرادیوے حضرت کو زمین پر وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ اور یکایک وہان قبرین تھے چھے یا پانچ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ تب فرمایا حضرت نے پہچانتے ہو ان قبر والون کو قَالَ رَجُلٌ اَنَا عرض کیا ایک شخص نے مین پہچانتا ہون قَالَ فَمَتٰى مَاتُوْا فرمایا کہ پھر کب مرے ہین یہہ قَالَ فِي الشِّرْكِ کہا شرک کے ایام مین مرے ہین اور یہے بھی شرک تھے فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا تب فرمایا تحقیق یہہ امت یعنے آدمیون کی جماعت مبتلا ہوتی ہی اور آزمائے جاتی ہی اپنے قبروں مین فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْٓ اَسْمَعُ مِنْهُ پھر اگر خوف نہوتا اسبات کا کہ نگاڑینگے تم اپنے

مردون کو تو البتہ دعا کرتا مین اللہ سے کہ سناوے تمکو عذاب قبر کے جو سنتا ہون مین اس سے یعنے اگر تم عذاب قبر کو سنوگے تو پھر اپنے مردون کو مارے دہشت کے دفن نکروگے اگر یہہ خوف نہوتا تو مین تمکو عذاب قبر ان قبر والون کا سنایا ہوتا ثم اقبل علینا بوجھہ فقال پھر متوجہ ہوے ہم پر اپنے مبارک منہہ سے اور فرمایا تعوذوا باللہ من عذاب النار پناہ مانگو ساتھہ اللہ کے عذاب سے آگ کے قالوا نعوذ باللہ من عذاب النار کہے صحابہ نے پناہ چاہتے ہین ہم ساتھہ اللہ کے عذاب سے آگ کے قال تعوذوا باللہ من عذاب القبر فرمایا پناہ مانگو ساتھہ اللہ کے قبر کے عذاب سے قالوا نعوذ باللہ من عذاب القبر کہے پناہ چاہتے ہین ہم عذاب قبر کے قال تعوذوا باللہ من الفتن ما ظہر منہا وما بطن فرمایا پناہ مانگو ساتھہ اللہ کے فتنون سے جو ظاہر ہین اُن سے تم پر اور جو پوشیدہ ہین قالوا نعوذ باللہ من الفتن ما ظہر منہا وما بطن کہے صحابہ پناہ چاہتے ہین ہم ساتھہ اللہ کے فتنون سے جو ظاہر ہین اُن سے اور پوشیدہ ہین قال تعوذوا باللہ من فتنۃ الدجال فرمایا پناہ مانگو تم فتنے سے دجال کے قالوا نعوذ باللہ من فتنۃ الدجال کہے پناہ چاہتے ہین ہم فتنے سے دجال کے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقبر المیت اتاہ ملکان اسودان ازرقان جب دفن کیا جاتا ہی مردہ آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے آدمی کی شکل لیکر رنگ انکا سیاہ آنکھہ انکی کبود یقال لاحدہما المنکر وللآخر النکیر کہا جاتا ہی ایک کو ان مین سے منکر اور دوسرے کو نکیر **فائدہ** منکر و نکیر دو فرشتے ہین کہ آدمی کی شکل لیکر سوال و جواب کے واسطے ہر میت کے پاس آتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ منکر و نکیر نام ان فرشتون کا ہی جو گنہگارون کے پاس آتے ہین اور نیکون کے پاس جو آتے ہین نام انکا مبشر و بشیر ہی واللہ اعلم فیقولان ما کنت تقول فی ہذا الرجل تب کہتے ہین وہ دونون فرشتے کیا کہتا تھا تو حق مین اس شخص کے فان کان مومنا فیقول ہو عبد اللہ ورسولہ واشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ پھر اگر ہی وہ مومن تو کہتا ہی وہ انکے جواب مین یہہ بندہ ہی اللہ کا اور بھیجا ہوا اسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور تحقیق محمد بندے اسکے اور رسول اسکے ہین فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ہذا پھر کہتے ہین فرشتے تحقیق ہم جانتے تھے کہ تو کہیگا یہی جواب یعنے تیری ایمانداری اور حال سے ظاہر ہوتا تھا کہ تو یہی جواب دیگا ثم یفسح لہ فی قبرہ سبعون ذراعا فی سبعین پھر کشادگی ہوتی ہی اسکے واسطے اسکی قبر مین ستر گز مین ستر گز سب چار ہزار نوسو گز ہوتے ہین ثم ینور لہ فیہ پھر روشنی کی جاتی ہی اسکے واسطے قبر مین ثم یقال لہ نم پھر کہا جاتا ہی اسکو آرام کر اور سو جا فیقول ارجع الی اہلی فاخبرہم تب کہتا ہی مردہ پھر جاتا ہون مین اپنے گھر کے لوگون مین اور خبر دیتا ہون مین انکو فیقولان نم کنومۃ العروس تب کہتے ہین وے فرشتے سو جا جیسا سوتا ہی نوشہ **فائدہ** عرب مین عروس اس مرد کو یا اس عورت کو کہتے ہین

کہ جسکی نئی شادی ہوئی ہو الذی لا یوقظہ الا احب اہلہ الیہ وہ نوشہ کے مانند سو جا کہ جسکو نہین جگاتا مگر
بڑا محبوب اسکے گھر والون مین سے اسکے نزدیک **فائدہ** نوشہ کو غیر لوگ نہین جگا سکتے مگر اسکا کوئی بڑا محبوب
جگا دیتا حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ یہان تک کہ اٹھا دے اسکو اللہ اسکے سونے کی جگہہ سے وان
کان منافقا قال سمعت الناس یقولون قولا فقلت مثلہ لا ادری اور اگر وہ میت منافق اور
کافر ہو تو کہتی ہی سنا مین لوگون کو کہتے تھے کچھ قول سو کہا مین مانند اسکے اور مجھے حقیقت حال معلوم نہین یعنے پیغمبر
خدا کے حق مین انکار کرتے تھے سو مین انکار کیا فیقولان قد کنا نعلم انک تقول ذلک تب کہتے ہین دونون
فرشتے تحقیق جانتے تھے کہ بیشک تو ایسا ہی فیقال للارض التئمی علیہ فتلتئم علیہ تب کہا جاتا
ہی زمین کو لپٹ اوپر اسکے تب رگڑتی اور لپٹتی ہی زمین اسپر فتختلف اضلاعہ پھر بدل جاتے ہین
پسلیان اسکی یعنے داہنے پسلیان بائین طرف بائین پسلیان داہنے طرف آجاتے ہین زمین رگڑنے سے
فلا یزال فیہا معذبا پھر ہمیشہ رہتا ہی وہ زمین مین عذاب کیا گیا حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ
ذلک یہان تک کہ اٹھاوے اسکو اللہ اسکے بچھونے سے رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے

وعن البراء بن عازب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اور روایت ہی براء
بن عازب سے انہنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا یاتیہ ملکان فیجلسانہ فیقولان لہ من
ربک آتے ہین مسلمان کی قبر مین دو فرشتے پھر بٹھاتے ہین اسکو پھر کہتے ہین اسکو کون ہی پروردگار تیرا فیقول
ربی اللہ تب کہتا ہی وہ مسلمان پروردگار میرا اللہ ہی فیقولان لہ ما دینک پھر کہتے ہین اسکو کیا ہی
دین تیرا فیقول دینی الاسلام تب کہتا ہی وہ دین میرا اسلام ہی فیقولان لہ ما ھذا الرجل الذی بعث
فیکم پھر کہتے ہین فرشتے کیا حال ہی اس شخص کا جو بھیجا گیا تمہارے درمیان فیقول ھو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم تب کہتا ہی وہ مومن وہ رسول ہین اللہ کے صلی اللہ علیہ وسلم فیقولان لہ وما یدریک
پھر کہتے ہین اسکو کس چیز نے معلوم کروایا تجھکو یعنے تو کہان سے معلوم کیا فیقول قرأت کتاب اللہ فامنت
بہ وصدقت تب کہتا ہی وہ پڑہا مین کتاب اللہ کی پھر ایمان لایا مین اسپر اور سچ جانا مین یعنے قرآن سے معلوم
کیا کہ وہ نبی ہین فذلک قولہ تعالی یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت الآیۃ پھر یہی مراد ہی
قول سے اللہ تعالی کے ثابت رکھتا ہی اللہ انکو جو ایمان لاے ہین قول ثابت پر آخر آیت تک یعنے اس آیت
مین مراد قول ثابت سے جواب فرشتون کا ہی جو قبر مین آکر سوال کرتے ہین قال فرمایا حضرت نے فینادی مناد
من السماء ان صدق عبدی پھر پکار دیتا ہی پکارنے والا آسمان سے کہ سچ کہا میرے بندے نے
یعنے اللہ کے طرف سے فرشتے نے آواز کر دیتا ہی فافرشوہ من الجنۃ والبسوہ من الجنۃ وافتحوا لہ

باب اثبات عذاب القبر

باباً من الجنة سو بچھاؤ اسکے واسطے بچھونا بہشت کا اور پہناؤ اسکو کپڑے بہشت کے اور کھول دو اسکے لئے ایک
دروازہ طرف بہشت کے فیفتح لہ پھر کھولا جاتا ہی اسکے واسطے ایک دروازہ طرف بہشت کے قال فرمایا حضرت نے
فیاتیہ من روحہا وطیبہا پھر آتی ہی اسکو راحت اور رحمت اور خوشبو بہشت کی ویفسح لہ فیہا مد بصرہ
اور کشادہ کیئے جاتا ہی اسکے واسطے بہشت کی طرف جہاں تک کہ نظر اسکی پہنچے **فائدہ** یہہ بیان کشادگی کا خاص مومنوں کے واسطے ہے اور بتر درستر کشادگی
عام مومنوں کے لئے اما الکافر فذکر موتہ قال لیکن کافر پھر ذکر کیا حضرت نے اسکی موت کی فرمایا ویعاد روحہ
فی جسدہ ویاتیہ ملکان فیجلسانہ فیقولان من ربک پھر لایا جاتا ہی روح کافر کی اسکے بدن میں
اور آتے ہیں دو فرشتے پھر بٹھلاتے ہیں اسکو پھر کہتے ہیں اسکو کون ہی تیرا پروردگار فیقول هاه هاه لا ادری
تب کہتا ہی وہ کافر افسوس افسوس مجھے معلوم نہین فیقولان لہ ما دینک فیقول هاه هاه لا ادری
پھر کہتے ہیں فرشتے اسکو کیا ہی دین تیرا تب کہتا ہی وہ افسوس افسوس مین نہین جانتا فیقولان ما هذا الرجل
الذی بعث فیکم فیقول هاه هاه لا ادری پھر کہتے ہیں فرشتے کیا حال ہی اس شخص کا جو اٹھایا گیا تمہارے
درمیان تب کہتا ہی وہ کافر افسوس افسوس مین نہین جانتا فینادی مناد من السماء ان کذب تب پکار
دیتا ہی پکارنے والا آسمان سے کہ جھوٹھ کہا یہہ کافر کس واسطے کہ دین اسلام اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی نبوت کی شہرت مشرق سے مغرب تک ہو چکی تھی نہ جاننا کیا بات ہی **فائدہ** مومن کے حق مین اپنا بندہ فرمایا
کافر کو نہ فرمایا باوجود اسکے کہ مومن اور کافر سب اللہ کے بندے ہین سو مومن کی تعظیم اور عزت کے واسطے اور کافر کی
حقارت کے لئے اسکو اپنا بندہ فرمایا اور اسکو نہیں فافرشوہ من النار والبسوہ من النار وافتحوا لہ
باباً الی النار سو بچھاؤ اسکے واسطے بچھونا آگ کا اور پہناؤ اسکو کپڑے آگ کے اور کھول دو اسکے لئے ایک دروازہ
طرف آگ کے قال فیاتیہ من حرہا وسمومہا فرمایا حضرت نے پھر آتی ہی اسکو جیسی آگ کی اور گرم باد
اسکا قال فرمایا حضرت نے ویضیق علیہ قبرہ حتی تختلف فیہ اضلاعہ اور تنگ کی جاتی ہی
اسپر قبر اسکی یہاں تک کہ آجاتی ہین پسلیان اسکی ادھر کی ادھر ادھر کی ادھر ثم یقیض لہ اعمی واصم
پھر مسلط کیا جاتا ہی اسپر ایک فرشتہ اندھا اور بہرا یعنے نہایت بے رحم فرشتہ کہ نہ اسکی پریشان حالت کو دیکھتا نہ
اسکے چلانے کو سنتا معہ مرزبۃ من حدید اسکے ہاتھ مین ایک گرز ہوتا ہی لوہے کا وہ گرز ایسا سخت
اور بڑا ہی کہ لو ضرب بہا جبل لصار ترابا اگر مارا جاوے اس سے پہاڑ پر تو البتہ ہو جاوے گا مٹی فیضربہ
بہا ضربۃ فیصیح صیحۃ یسمعہا ما بین المشرق والمغرب الا الثقلین پھر مارتا ہی اس کافر
کو اس گرز سے ایسا مار کہ سنتی ہی اسکو ہر چیز جو درمیانے مشرق اور مغرب کے ہی سوا جن اور آدمی کے
فائدہ اس آواز کو سب حیوانات بلکہ نباتات اور جمادات سنتے ہین مگر آدمی اور جن نہین سنتے اگر وہ

بھی سنے ہوتے تو مارے دہشت کے بیہوش ہوجاتے دنیا کا انتظام اٹھہ جاتا فَیُصِیْرُ تُرَابًا پھر ہوجاتا ہی وہ کافر اس مار سے مٹی ثُمَّ یُعَادُ فِیْهِ الرُّوْحُ پھر لائی جاتی ہی اسکے بدن مین روح رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے

وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ بَكٰی حَتّٰی يَبُلَّ لِحْيَتَهٗ اور روایت ہی عثمان رضی اللہ عنہ سے تحقیق وہ جب کھڑے ہوتے کسی قبر پر بہت روتے یہانتک کہ تر ہوجاتی انکی داڑھی فَقِيْلَ لَهٗ تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِیْ پھر کہا گیا انکو تم ذکر کرتے ہو بہشت کا اور دوزخ کا تب نہین روتے وَتَبْكِیْ مِنْ هٰذَا اور روتے ہو اس سے یعنے جب بہشت دوزخ کا ذکر کرتے تب تم نہین روتے جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے ہو روتے ہو اسکا سبب کیا ہی فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْقَبْرَ اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ تب کہے عثمان نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق قبر اول منزل ہی منزلون سے آخرت کے فَاِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَيْسَرُ مِنْهُ پھر اگر نجات پایا محنت و عذاب سے قبر کے پھر جو چیز بعد اسکے ہی زیادہ آسان ہی اس سے وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهٗ اَشَدُّ مِنْهُ اور نجات نہ پایا قبر کے عذاب سے پھر جو چیز کہ بعد اسکے ہی زیادہ سخت ہی اس سے

فائدہ دنیا مین بھی جب کسی گنہگار کو بادشاہ کے حضور لیجاتے ہین اگر پہلے ہی آپ مہربانی فرماوین تو اسکے سب کام آخر تک آسان ہوجاتے ہین اگر پہلے ہی غضب مین گرفتار ہوا تو آخر تباہ ہوگا ویسا ہی اس عالم مین بھی قبر اول منزل ہی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ کہا عثمان رضؓ نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھا مین نے کوئی جگہہ بدتر ہرگز مگر دیکھا قبر کو زیادہ بدتر اس سے یعنے قبر کو دیکھنے سے شدت اور محنت یاد آتی ہی اور عیش تلخ ہوجاتا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ اور بھی روایت ہی عثمان رضی اللہ عنہ سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے دفن سے میت کے کھڑے رہتے قبر پر فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ پھر فرماتے مانگو تم بخشایش اپنے بھائی کی ثُمَّ سَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِيْتِ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْاَلُ پھر طلب کرو تم اسکے واسطے اللہ سے ثابتی جواب مین فرشتون کے سوال سے تحقیق کہ وہ اب پوچھا جاتا ہی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ دعا زندون کی مردے کے حق مین فایدہ مند ہوتی ہی مذہب اہل سنت اور جماعت کا یہی ہی اور تلقین میت کی اکثر شافعیون اور بعضے حنفیون کی پاس مستحب ہی صورت اسکی یہہ ہی جیسا حدیث مین جو ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی آیا ہی کہ جب تم مین سے کوئی مرجاوے اور اسکو دفن کرچکے تو چاہئے کہ تم مین سے ایک شخص اسکے سر کے برابر کھڑے رہ کر کہے ای فلانے کے بیٹے فلانے کے پہلے مرتبہ میت سنتی ہی لیکن جواب نہیں دیتی پھر کہے

ای فلانے بیٹے فلانی کے اسبار میت سنی ہی اور اٹھ کر قبر مین بیٹھتی ہی پھر کہے ای فلانے بیٹے فلانی کے اسبار میت کہتی
ہی فرماؤ کیا فرماتے ہو اللہ تم پر رحمت کرے لیکن تم میری آواز نہین سنتے ہو تب اسکو کہنا ای فلانے یاد کر وہ کلمہ کہ جس پر
تو دنیا سے نکلا اور گواہی دے کہ لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور جس سے تو راضی ہوا ہی کہ اللہ پروردگار ہی تیرا اور
محمد پیغمبر ہین تیرے اور اسلام ہی دین تیرا اور قرآن ہی امام تیرا جب یہہ کہہ چکے منکر ونکیر مین سے ایک دوسرے کا
ہاتھ پکڑ لیتا ہی اور کہتا ہی چلو اس بندے سے ہمکو کیا کام ہی اسکو اللہ نے اسکی حجت سکھلا دیا ہی تب ایک شخص نے
کہا ای رسول خدا اگر ہمکو نام میت کا معلوم نہو تو ہم اسکو کس کے ساتھ نسبت دوین فرمایا حوا کے ساتھ نسبت کرو کہ وہ
ماہی سب کی آخر ہوا مضمون حدیث کا اور سورہ بقرہ کا اول مفلحون اور آخر اسکا آمن الرسول سے پڑھنا بھی آیا ہی اگر قرآن
ختم کرین تو افضل ہی اور فتوی یہہ ہے کہ قرآن قبر کے پاس پڑھنا مکروہ نہین مگر بعضون کے پاس **وعن** اَبِی سَعِیدٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُسَلَّطُ عَلَی الْکَافِرِ فِی قَبْرِہٖ تِسْعَۃٌ وَتِسْعُونَ تِنِّیناً اور روایت
ہی ابو سعید خدری رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سو پنے جاتے کافر پر قبر مین اسکی ننانوے اژدہا
تَنْهَسُهٗ وَتَلْدَغُهٗ حَتّٰی تَقُومَ السَّاعَةُ دانتون سے کاٹتے ہین اسکو یہان تک کہ قایم ہو قیامت اور وہ اژدہے
ایسے بڑے ہین لَوْ اَنَّ تِنِّیناً مِنْهَا نَفَخَ فِی الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضِراً اگر ایک اژدہا ان مین سے پھونکے زمین
مین تو نہ اگاوینگی زمین کسیطرح کا سبزہ اور گہاس یعنے تمام اسکے دم کی گرمی سے جل جاوینگے پھر زمین پر کوئی چیز ہری
نہوگی رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ سَبْعُونَ بَدَلَ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ روایت کیا
اس حدیث کو دارمی نے اور روایت کیا ترمذی نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے
ستر اژدہے جاسے ننانوے کے **فائدہ** طیبی نے نقل کیا ہی کہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے سو رحمت
پیدا کیا ان مین سے ایک رحمت دنیا مین نازل فرمایا جس سے اثر مہربانی اور رحم کا عالم مین ہی اور ننانوے رحمت عالم آخرت
کیلئے رکھا دیا جب کافر اللہ کے احکام سے انکار کیا اور عبودیت کا حق بجا نہ لایا تو ہر رحمت کے بدلے ایک اژدہا کافر پر قبر مین
مسلط کر دیتا ہی یا یہہ وجہ ہی کہ اللہ تعالی کے ننانوے نام ہین ان پر ایمان لازم ہی جب کافر اسکا انکار کیا ہر ہر نام کے بدلے
ایک ایک اژدہا اس پر سونپ دیتا ہی واللہ اعلم **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** جَابِرٍ
قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِیْنَ تُوُفِّیَ روایت ہی جابر رض سے
کہا اسنے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سعد بن معاذ کے جب وفات پایا یعنے جنازہ پر گئے **فائدہ**
سعد بن معاذ انصار کے اکابرون سے تھے فَلَمَّا صَلّٰی عَلَیْهِ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِی قَبْرِهٖ
وَسُوِّیَ عَلَیْهِ پھر نماز پڑھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ پر اور رکھے گئے سعد اپنی قبر مین اور برابر
کئے گئی مٹی ان پر سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِیلاً سبحان اللہ کہے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے پھر سبحان اللہ کہے ہم بھی دیر تک ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا پھر اللہ اکبر کہے حضرت نے پس اللہ اکبر کہے ہم سب
یا رسول اللّٰہِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ پھر پوچھا گیا حضرت سے ای رسول خدا کس لئے تسبیح کئے آپ پھر تکبیر کہے آپ
قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلَى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ فرمایا تحقیق تنگ ہوگئی اس پرہیزگار بندے پر قبر اسکی حَتّٰى فَرَّجَهُ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ یہان تک کہ کشادگی دی اسکو اللہ تعالی نے اس تنگی سے **فائدہ** تسبیح اور تکبیر کہنا یا اسکو اس
تنگی سے چھوڑانے کے واسطے تھا یا وہ حالت سعد بن معاذ کی دیکھ کر مارے تعجب کے تھا رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو
احمد نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ تنگی قبر کی پرہیزگارون کو بھی ہوتی ہی کسواسطے سعد بن معاذ ایسے
پرہیزگار تھے کہ انکی موت سے عرش رب العالمین ہل گیا آسمانون کے دروازے کھل گئے تھے اور ستر ہزار فرشتے انکے
جنازے کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا
الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یعنی سعد بن
معاذ کے بعد انکے دفن کے یہہ شخص وہی ہی کہ ہل گیا جسکے واسطے عرش **فائدہ** عرش کا ہلنا بسبب خوشی اور فرحت اہل عرش کے
تھا سعد بن معاذ کی روح اوپر صعود کرنے سے یا انکی موت کے صدمے کے غم سے اور قصہ انکی موت کا جنگ خندق مین مذکور ہی
وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ کھولے گئے اسکے واسطے دروازے بہشت کے **فائدہ** دروازے
آسمان کے کھلنا سعد پر رحمت نازل ہونے کے واسطے ہی یا انکی روح پاک اوپر صعود کرنے کے لئے وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ
اَلْفًا مِنَ الْمَلٰئِكَةِ اور حاضر ہوئے انکے جنازے پر ستر ہزار فرشتے لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِّجَ عَنْهُ تحقیق تنگ کی گئی
سخت تنگی سے پھر کشادہ کئے گئی یہہ دشواری اس سے رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو نسائی نے **وَعَنْ**
اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا اور روایت ہی اسماء
ابوبکر کی بیٹی سے کہی اسنے کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حال مین کہ خطبہ پڑھتے تھے فَذَكَرَ
فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ پھر ذکر کئے فتنے کو قبر کے کہ آزمایا جاتا ہی جس مین آدمی فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ
ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً پھر جب ذکر کئے حضرت نے عذاب قبر کو رونے لگے مسلمانون نے بہت رونا رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ هٰكَذَا روایت کیا اسکو بخاری نے اسیطرح وَزَادَ النَّسَائِيُّ اور زیادہ کیا نسائی نے یہہ عبارت
کہ اسماء نے کہے حَالَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ اَنْ اَفْهَمَ كَلَامَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حائل ہوگیا درمیانے
میرے اور درمیانے کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رونا صحابہ کا یعنے لوگون کے رونے کی آواز سے مین کلام حضرت
کا نہیں سمجھ سکی تھی فَلَمَّا سَكَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِيبٍ مِنِّي پھر جب تھم گئی آواز انکے
رونے کی کہی مین ایک شخص کو جو قریب تھا میرے اَيْ بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اٰخِرِ قَوْلِهِ ای شخص برکت دیوے اللہ تیرے کام مین کیا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اپنے آخری کلام مین قال قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبًا من فتنة الدجال کہا اس
شخص نے فرمایا رسول اللہ نے تحقیق وحی نازل کیگئی میری طرف کہ بیشک تم ازماے جاؤگے اپنی قبرون مین البتہ مانند
سے جو قریب ہی فتنے سے دجال کے **فائدہ** دجال دعوی خدائی کا کریگا لوگ بیقرار اور عاجز ہوکر اسکی خدائی پر اقرار
کرینگے وہ بڑی بری آزمایش ہی اسیطرح قبر مین مارے اضطراب اور دہشت فرشتون کے سوال کا جواب برابر نہ دے
سکین کچھ کا کچھ کہین نعوذ باللہ منہا **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادخل
المیت القبر اور روایت ہی جابر رض سے نقل کیا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب لایا جاتا ہی مردہ قبر مین
مثلت لہ الشمس عند غروبها مشابہ کیا جاتا ہی آفتاب اسکے لئے جیسا کہ غروب کے وقت رہتا ہی زرد ہو کر
فیجلس یمسح عینیہ پھر بیٹھتا ہی مردہ ملتا ہوا اپنی دونون آنکھین ویقول دعونی اصلی اور کہتا ہی فرشتونکو
چھوڑ دو مجکو کہ نماز شام کی پڑھون مین **فائدہ** سوال وجواب کے آگے یا بعد سوال وجواب کے میت اپنی عادت کے
مطابق مغرب کی نماز کی تیاری کریگا رواہ ابن ماجة روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وعن** ابی
هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت یصیر الی القبر فیجلس الرجل فی قبرہ
غیر فزع ولا مشعوب اور روایت ہی ابوہریرہ سے نقل کیا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق میت
رکھی جاتی ہی قبر مین پھر بیٹھتا ہی شخص یعنے مردہ اپنی قبر مین جس حال مین کہ ڈرنے والا نہین اور خوش حال ہی ثم
یقال فیم کنت پھر کہا جاتا ہی کس دین مین تھا تو نے دنیا مین فیقول کنت فی الاسلام تب کہتا ہی وہ تھا مین
دین اسلام مین فیقال ما هذا الرجل پھر کہا جاتا ہی کون ہی یہہ شخص فیقول محمد رسول اللہ جاءنا
بالبینات من عند اللہ فصدقناہ تب کہتا ہی وہ محمد ہین رسول اللہ کے لاے ہمارے پاس معجزے اللہ کے پاس
سے پھر سچ جانا ہمنے اسکو فیقال لہ هل رأیت اللہ پھر کہا جاتا ہی اسکو کیا دیکھا ہی تو نے اللہ کو یعنے جب تو کہا کہ وہ اللہ
کے پاس لاے ہین اسکی کیا دلیل ہی کیا تو اللہ کو دیکھا ہی یہہ بات اسکی ایمان کی مضبوطی دریافت کرنے کے واسطے
پوچھینگے فیقول ما ینبغی لاحد ان یری اللہ تب کہتا ہی وہ نہ سزاوار ہی کسیکو کہ دیکھے اللہ کو وہ یعنے اسکو
کوئی دیکھ نہین سکتا لیکن مین حضرت سے جو معجزات ظاہر ہوے اس دلیل سے کہتا ہون کہ وہ نبی ہین فیفرج لہ
فرجة قبل النار تب کھولا جاتا ہی ایک روزن اسکے واسطے طرف آگ کے فینظر الیها یحطم بعضها
بعضا تب دیکھتی ہی وہ میت طرف دوزخ کے توڑتے ہین بعضون نے بعضون کو یعنے ازدحام دوزخ آگ کے شعلونکا
جو بایکدیگر گرتے پڑتے ہین دیکھتی ہی فیقال لہ انظر الی ما وقاک اللہ پھر کہا جاتا ہی اسکو دیکھ اس
چیز کے طرف کہ بچایا تجکو اللہ نے ثم یفرج لہ فرجة قبل الجنة پھر کھولا جاتا ہی اسکے واسطے ایک روزن
طرف جنت کے فینظر الی زهرتها وما فیها تب دیکھتی وہ خوبیان اور تازگی بہشت کی اور جو کہ اس مین

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

ہی فیقال لہ ہذا مقعدک پھر کہا جاتا ہے اسکو یہہ ہی تیری سکونت کی جگہہ کسواسطے کہ علی الیقین کنت و
علیہ مت وعلیہ تبعث ان شاء اللہ تعالیٰ ایمان کی یقین پر تھا تو دنیا مین اور اسی یقین پر مرا تو نے اور اسی
یقین پر اٹھیگا تو قبر سے قیامت کے دن انشاء اللہ تعالیٰ ویجلس الرجل السوء فی قبرہ اور بٹھایا جاتا ہے بد شخص
اپنی قبر مین فیقال لہ فیم کنت فیقول لا ادری فیقال لہ ما ہذا الرجل فیقول سمعت الناس
یقولون قولا فقلتہ پھر کہا جاتا ہے اسکو کس دین مین تھا تو نے تب کہتا ہے وہ مجھے معلوم نہین پھر پوچھا جاتا ہے
اس سے کون ہے یہہ شخص تب کہتا ہے وہ سنا مین نے لوگون کو کہتے تھے کوی بات پھر کہا مین وہی یعنے مین حضرت
کی نبوت کے تابع نہوا فیفرج لہ فرجۃ قبل الجنۃ تب کھولا جاتا ہے اسکے واسطے ایک روزن طرف بہشت کے
فینظر الی زہرتہا وما فیہا فیقال لہ انظر الی ما صرف اللہ عنک پھر دیکھتا ہے طرف تازگی اور
خوبی بہشت کے اور جو کہ اس مین ہی پھر کہا جاتا ہے اسکو دیکھ اس چیز کی طرف جسے پھیر دیا اللہ نے تجھ سے ثم
یفرج لہ فرجۃ الی النار فینظر الیہا یحطم بعضہا بعضا پھر کھولا جاتا ہے اسکے لئے ایک روزن طرف
آگ کے پھر دیکھتا ہے اسکی طرف کہ توڑتی ہی ایک اسکی دوسرے کو فیقال لہ ہذا مقعدک علی الشک
کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث ان شاء اللہ تعالیٰ پھر کہا جاتا ہے اسکو یہہ ہی سکونت کی جگہہ تیری
کس لئے کہ تو شک مین تھا دنیا مین اور اسی شک مین مرگیا اور اسی پر اٹھیگا تو انشاء اللہ تعالیٰ رواہ ابن ماجۃ
روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

یہہ باب ہے بیان مین سند کرنے اور اعتقاد لاکر عمل کرنے اللہ کی کتاب اور سنت پر رسول اللہ کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن عایشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد روایت ہی حضرت عایشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوی نکالے نئی بات ہمارے اس دین مین جو وہ نہین ہے اس دین سے
پھر وہ باطل ہے متفق علیہ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر وعن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد فان خیر الحدیث کتاب اللہ اور روایت ہے جابر سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے مین بعد حمد و نعت کے پھر تحقیق بہترین کلام کتاب اللہ کی
ہے جو قرآن مجید ہی وخیر الہدی ہدی محمد اور بہترین طریقہ طریقہ محمد کا ہے وشر الامور محدثاتہا
اور بدترین چیزین وہ چیزین ہین کہ نئے پیدا کی جاوین دین مین — اور بدعت اسی کو کہتے ہین جو بعد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اسکو نکالین ہون وکل بدعۃ ضلالۃ اور جو بدعت ہے گمراہی ہے رواہ مسلم روایت
کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** جاننا چاہیے جو چیز کہ بعد رسول خدا کے پیدا ہوی ہے اسکو بدعت کہتے ہین اگر

وہ نئی چیز موافق قاعدے سنت کے اور قیاس کے ہو تو اسکو بدعت حسنہ کہتے ہین نہین تو بدعت ضلالت اور کل بدعۃ ضلالۃ
سے مراد وہی بدعت ہین جو سنت اور قیاس کے خلاف ہین کیونکہ بعضے بدعتین حکم واجب کا رکھتے ہین جیسا علم صرف و نحو
کا پڑہنا پڑہانا جس سے قرآن اور حدیث کا معنا معلوم ہوتا ہے بعضے بدعتین مستحب ہین جیسا خانقاہ اور مدرسے بنانا
بعضے مباح ہین جیسے حلال مال سے لذیذ کہانے کہانا اور بہتر کپڑے پہننا بعضے مکروہ ہین جیسے مسجدون اور قرآن کو
نقش و نگار کرنا بعضے حرام ہین جیسا اہل بدعت مثل معتزلہ وغیرہ نے خلاف اہل سنت و جماعت کا اختیار کیا ہے اور جو چیزین کہ
حضرت کے چارون خلیفون کے وقت نکلے ہین وہ بھی بدعت حسنہ بلکہ سنت ہین **وعن** ابن عباس قال
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلٰثَۃٌ اور روایت ہے ابن عباس سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت دشمن مسلمان لوگون مین اللہ کے پاس تین شخص ہین مُلْحِدٌ فِی
الْحَرَمِ منع کئے گئی چیزین کرنے والا حرم مین **فائدہ** جان سے مارنا جنگ کرنا شکار کھیلنا حرم مین منع ہے جو کوی
ایسے کام حرم مین کرے وہ اللہ کے پاس بہت دشمن ہے یا کہ حرم مین کوی گناہ بھی کرے ابن عباس کا مذہب یہی ہے
کہ جیسا عبادت اور نیکی اس زمین مین دو چند ہوتی ہے ویسا ہی گناہ کا حکم بھی وہان ہی ہے اس واسطے ابن عباس رض
نے مکے کو چھوڑ کے طایف مین اختیار فرمایا وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃَ الْجَاهِلِیَّۃِ دوسرا وہ شخص طلب کرنے والا اسلام
مین چال جاہلیت کی **فائدہ** نوحہ کرنا منہہ پر مار لینا گریبان پھاڑنا پرندون سے بدفالی لینا وغیرہ جاہلیت کے کام
کرنے والا اللہ کے پاس بہت دشمن ہے وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُهْرِیْقَ دَمَهٗ اور تیسرا وہ شخص جان سے
مارنا چاہنے والا آدمی کا بغیر حق کے تاکہ بہاوے اسکے لہو کو **فائدہ** ناحق آدمی کو جان سے مارنے کا ارادہ کرنے
والا اللہ کے پاس دشمن ہو جاتا ہے مارنے والے کا حال کیا ہوگا اللہ تعالی اس معصیت سے ہر مومن کو پناہ دیوے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
روایت کیا اسکو بخاری نے **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ
یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تمامی امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر وہ شخص جو سرکشی کیا قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی پوچھا گیا حضرت سے کون سرکشی کیا
یعنے سرکشی کرنے ہارا کون شخص ہے قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی فرمایا جسنے میری
فرمان برداری کی وہ داخل ہوا بہشت مین اور جسنے میری نافرمانی کی پھر تحقیق اسنے سرکشی کی **فائدہ** جو کوی کتاب
اور سنت پر عمل کریگا وہ بہشت مین داخل ہوگا اور جو کوی حضرت کی نافرمانی کریگا بدعت مین پڑ جاویگا نفس کی خواہش کے
تابع ہوگا بہشت مین نہ اویگا رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وعن** جَابِرٍ قَالَ جَاءَتْ
مَلٰٓئِکَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ اور روایت ہے جابر رض سے کہا اسنے کہ آئی ایک
جماعت فرشتون کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت اسوقت سوتے تھے فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِکُمْ

هٰذَا مَثَلًا پھر کہے فرشتون نے آپس مین تحقیق تمہارے صاحب یعنے ذات پاک کے لئے حضرت کے نادر قصہ ہی فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا
سو بیان کرو اسکے لئے ایک مثال تا اس سے اپنی امت کے حال سے واقف ہو جاوے قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ کہا بعضون نے
ان فرشتون مین سے وہ سوتے ہین اب بیان کرنا کیا فایدہ سنینگے نہین وَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبَ
يَقْظَانُ اور کہا بعضون نے ان مین سے تحقیق آنکھ انکی سوتے ہین اور دل بیدار ہی **فائدہ** ہمیشہ حال حضرت کا
یہی تھا کہ آنکھین آپکی سوتے اور دل بیدار رہتا چنانچہ حدیث مین وارد ہی تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ سوتے ہین میری آنکھین
اور نہین سوتا ہی دل میرا اس سبب سے سونے کی حالت مین بھی ہر چیز سے واقف ہو جاتے فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ
رَجُلٍ بَنٰى دَارًا پھر کہے فرشتون نے نادر قصہ حضرت کا مانند اس قصے کے ہی کہ ایک شخص بنایا ایک گھر وَجَعَلَ
فِيْهَا مَادُبَةً وَّبَعَثَ دَاعِيًا اور تیار کیا اس گھر مین کھانا اور بھیجا اسنے بلوانے والے کو تا لوگون کو کھانا کھانے کے
لئے بلاوے فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ
الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ پھر جو کوئی قبول کیا بلانے والے کو آیا گھر کو اور کھایا وہ کھانا اور جسنے اجابت نکی بلوانے
ہارے کو نہ آیا گھر مین اور نہ کھایا وہ کھانا فَقَالُوْا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا پھر کہا ان فرشتون نے بیان کیجو حقیقت اس
قصے کی انکے لئے تا معلوم کرین کہ اس سے مراد کیا ہی قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَائِمٌ کہا بعضون نے وہ تو سوتے ہین وَقَالَ
بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبَ يَقْظَانُ کہا بعضون نے بیشک آنکھین سوتے ہین اور دل بیدار ہی
فَقَالُوْا پھر کہے فرشتون نے تاویل اسکی یہہ کہ اَلدَّارُ الْجَنَّةُ مراد گھر سے بہشت ہی وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور لوگون کو بلانے والے کھانے کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین **فائدہ** گھر کو جسنے
بنایا اسکا ذکر بیان ادب کے واسطے نکیا وہ اللہ جل سبحانہ ہی جو بہشت بنایا اور اسکے طرف خلایق کو بلانے والے ہمارے
پیغمبر خدا ہین فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ پھر جسنے فرمان برداری کی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی سو بیشک اسنے فرمان برداری کی اللہ کی وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ اور جسنے نافرمانی
کی محمد کی اسنے نافرمانی کی اللہ کی وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرق کرنے ہارے ہین
درمیانے لوگون کے یعنے درمیانے مومن اور کافر اور مطیع اور عاصی کے **فائدہ** جسنے حضرت پر تصدیق کیا مومن
ہوا اور جھٹلایا کافر ہو گیا اور جو کوئی فرمودے پر حضرت کے عمل کیا مطیع بنا اور جسنے نکیا عاصی ہو گیا اسیواسطے حضرت کا
نام توریت مین فارق لیطا آیا ہی یعنے فرق کرنے ہارا درمیانے حق اور باطل کے اور ابن جوزی نے کتاب الوفا باخبار
المصطفیٰ مین ذکر کرتا ہی کہ ابن قتیبہ نے روایت کرتا ہی کہ عیسی علیہ السلام نے اپنے حواریون کو کہا مین جاتا ہون
میرے بعد فارقلیط آویگا وہ روح حق تعالی کا ہی وہ اپنے طرف سے کچھ نکہیگا مگر اسکو حکم حق بات کا ہوگا وہی کہیگا
اور میری سچائی پر گواہی دیگا اور یوحنا حواری کی مشاہدات مین آیا ہی کہ فارقلیط نہ آویگا جب تک مین نجاونگا

جب وہ آویگا گناہون کی سزا دیگا اور اپنے طرف سے کچھ نہ کہیگا اور تمکو راستی سے سیاست کریگا اور غیب کی خبرین دیگا اور تمکو ہر چیز کا حکم بیان کریگا اور میری گواہی دیگا جیسا مین نے اسکی گواہی دی ہی **رواہ البخاری** روایت کیا اسکو بخاری نے **وعن انس قال جاء ثلثة رهط الی ازواج النبی صلی الله علیه وسلم یسالون عن عبادة النبی صلی الله علیه وسلم** اور روایت ہی انس سے آئے تین شخص صحابی بیبیون کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ پوچھین اُن کو عبادت سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **فلما اخبروا بہا** جب خبر دی گئی انکو عبادت سے حضرت کی بعضے ازواج مطہرہ بیان کر دئے کہ حضرت کی عبادت اس قدر ہی **کانهم تقالوها** گویا کہ وہ تینون صحابی کم سمجھے عبادت کو حضرت کے **فقالوا این نحن من النبی صلی الله علیه وسلم وقد غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر** تب کہے کہان ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو سکتے حالانکہ تحقیق بخشا اللہ نے انکے لئے جو کچھ پہلے گذرا گناہ سے انکے اور جو کچھ پیچھے ہوا یعنے ہمکو حضرت کے ساتھ کیا نسبت ہی عبادت کم کرنا انکو سزاوار ہی کس واسطے اللہ نے انکے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیا ہی ہمکو وہ مرتبہ کہان ہم تو اپنے گناہ کے بخشوانے مین محتاج ہین **فائدہ** سوال حضرت تو صغیرہ اور کبیرہ گناہ سے پاک ہین پھر اگلے اور پچھلے گناہ حضرت کے بخشے جانا جو قرآن مین وارد ہی اسکی کیا توجیہ ہی اسکی توجیہ مین بہت سے اقوال ہین ایک اُن مین سے لکھا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ اللہ نے کمال مہربانی اور قبولیت سے بغیر صادر ہونے گناہ کے فرماتا ہی تیرے سب گناہ مین نے بخش دئے جیسا کسی صاحب نے اپنے غلام کے حق مین خوش ہو کر کہتا ہی کہ مین تیری تقصیرین جو ہوے اور ہونہار ہون معاف کیا تو بیفکر رہ اگرچہ وہ بندہ تقصیر مند نہو **فقال احدهم اما انا فاصلی اللیل ابدا** پھر کہا ایک نے ان تینون مین سے پھر مین نے عہد کر لیا ہی کہ نماز پڑہونگا مین رات کو ہمیشہ **وقال الآخر انا اصوم النهار ابدا ولا افطر** اور کہا دوسرے نے روزہ رکھونگا مین دن کو ہمیشہ اور افطار نکرونگا مین کبھو **وقال الآخر انا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا** اور کہا دوسرے نے مین کنارہ کش ہو جاونگا عورتون سے پھر نہ نکاح کرونگا کبھو **فجاء النبی صلی الله علیه وسلم الیهم فقال انتم الذین قلتم کذا وکذا** پھر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیکھے انکی طرف اور فرمائے تم ہی لوگ ہو جو کہتے تھے ایسا اور ایسا **اما والله انی لاخشاکم لله واتقاکم** سنتے ہو قسم اللہ کی بیشک مین زیادہ ڈرنے والا ہون تم سے اللہ کے لئے اور زیادہ پرہیزگار ہون مین تم سے **لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوج النساء** لیکن مین روزہ رکھتا ہون اور افطار بھی کرتا ہون اور نماز پڑہتا ہون اور سوتا بھی ہون اور نکاح کرتا ہون مین عورتونکا **فمن رغب عن سنتی فلیس منی** پھر جو کوئی منھہ پھیرے میری سنت سے پھر نہین ہی وہ میرے تابعدارون مین **متفق علیه** اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **وعن عایشة**

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا فَرَخَّصَ فِیْہِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سے کہے کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوی عمل پھر آسانی کیا اس مین یعنے اس عمل مین حکم آسانی کا فرمایا
امت کو فَتَنَزَّہَ عَنْہُ قَوْمٌ پھر پرہیز کیا اور تنگ لایا اسکی رخصت مین چند لوگون نے فَبَلَغَ ذٰلِکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پھر پہنچی یہہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ قَالَ پھر خطبہ پڑہا حضرت نے
اور تعریف کی اللہ کی پھر فرمایا مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَتَنَزَّھُوْنَ عَنِ الشَّیْءِ اَصْنَعُہٗ کیا حال ہی ان لوگون کا جو پرہیز و
تنگ لاتے ہین اس عمل سے کہ مین اسکو کرتا ہون اور فرماتا ہون فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُھُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّھُمْ لَہٗ
خَشْیَۃً پھر قسم ہی اللہ کی تحقیق مین زیادہ جاننے والا ہون ان سے اللہ کو اور بہت ڈرنے والا ہون مین
اُن سے اللہ کو یعنے مین باوجود کمال تقوی اور پرہیزکاری کے عمل مین آسانی کرتا یہہ کون لوگ ہین جو اسکو
کرتے نہین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ
قَالَ قَدِمَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ اور روایت ہی رافع بن خدیج صحابی انصاری سے
کہا اسنے کہ تشریف لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کو وَھُمْ یَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ اور حال یہہ تھا کہ مدینے
کے لوگ جوڑہ کرتے اور گابہ کرواتے تھے خرمے کو فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ تب فرمایا حضرت نے کس لئے
کرتے ہین یہہ کام قَالُوْا کُنَّا نَصْنَعُہٗ عرض کئے تھے ہم قدیم سے یہہ کام کرتے اور ایسا کرنے سے خرما خوب بار
لاتا ہی قَالَ لَعَلَّکُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا کَانَ خَیْرًا فرمایا شاید اگر نکرو تم اس کام کو تو بہتر ہوگا یعنے یہہ کام جاہلیت کا
ہی نکرنا اسکا بہتر ہی فَتَرَکُوْہُ فَنَفَضَتْ پھر چھوڑ دیا لوگون نے وہ عادت تب کم بار لایا خرما قَالَ فَذَکَرُوْا
ذٰلِکَ لَہٗ کہا راوی نے پھر ذکر کئے لوگون نے یہہ حال حضرت سے فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِیْنِکُمْ
فَخُذُوْا بِہٖ تب فرمایا حضرت نے سوا اسکے نہین کہ مین بشر ہون جب حکم کرون مین تم کو کام سے دین کے پھر
قبول کر لیو اسکو اور عمل کرو اسپر وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ رَّأْیٍ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اور جب حکم کرون مین
کسی چیز کا اپنی رای اور اجتہاد سے سو نہین ہون مین مگر بشر شاید کہ خطا ہو جاوے اور بعضے روایتون مین آیا ہی
کہ فرمایا اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاکُمْ تم خوب جاننے والے ہو کامون کو اپنی دنیا کے فائدہ حضرت اس کام کو
جاہلیت کی عادت سمجھ کر اپنی رائے سے بغیر وحی نازل ہونے کے منع کر دیا تھا تو خرما خوب بار نہ لایا شاید
اللہ نے اس مین کچھ حکمت رکھا ہو تب فرمایا دین کے امور مین جو کچھ حکم کیا کرون اسکو مانا کرو دنیا کے
کامون طرف پہلے تو مجھے التفات نہین ہی تس پر مین بھی ایک بشر ہون اور تم اپنے دنیا کے کامون سے
خوب واقف ہو رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا فَقَالَ اور روایت

ہے ابو موسیٰ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوا اسکے نہین کہ قصہ حال میرا اور حال اس چیز
کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے جس پر مانند حال اس شخص کے ہے کہ آیا ایک قوم پاس اور کہا یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ
بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ ای قوم تحقیق مین نے دیکھا ایک لشکر کو آنکھون سے اور تحقیق مین خبر خوف
کی پہنچانے والا ہون برہنہ **فائدہ** عرب مین یہہ عادت تھی جب کوی لشکر کو جو غارت کرنے کے لئے آتا تھا
دیکھتا اپنے کپڑے نکال کر ہاتھ مین لیتا اور اسکو اپنے سر کے اطراف پھرا پھرا کر خبر دیتا کہ لشکر آنیکا ہے ہشیار
ہو جاؤ یا پاسبان خبر دینے والا برہنہ ہو جاکے ویسا ہی کرتا بعد یہہ بات اسس ناگہانی کام مین کہ
جسمین بے شبہ خوف ہوش ہو گی فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ سو جلدی کر جلدی کرو تا قتل اور غارت سے نجات پاؤ سے گے
فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا پھر تابعداری کی اس خبر دینے والے کی ایک جماعت اسکے قوم سے
اور بھاگے راتے رات فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَھَلِھِمْ فَنَجَوْا پھر چلے گئے آرام اور آہستگی پر اپنے اور نجات
پاے وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْھُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَھُمْ اور جھٹلای اس خبر دینے والے کو ایک جماعت اور اسکی
خبر کو باور نہ جانا پھر صبح کئے اور اپنی جگہہ ٹھہرے رہے اور نہ بھاگے فَصَبَّحَھُمُ الْجَیْشُ پھر صبح کو آگیا انکے
سر پر لشکر اور غارت کر دیا فَاَھْلَکَھُمْ وَاجْتَاحَھُمْ فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ
بِہٖ اور ہلاک کیا انکو اور جڑ سے اکھاڑ دیا انکو پھر اسیطرح ہے مثال اسکی جسنے میری فرمان برداری کی اور
تابع ہو گیا اسکا جسکو مین نے لایا وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ اور مثال اس شخص کی
جو نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اس چیز کو جو لایا مین نے حق سے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا
اسپر **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ
نَارًا اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال میری مانند مثال
اس شخص کے ہے کہ سلگایا آگ کو فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَھَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَھٰذِہِ الدَّوَابُّ الَّتِیْ تَقَعُ
فِی النَّارِ یَقَعْنَ فِیْھَا پھر جب روشن کر دی آگ نے ان مکانون کو جو اسکے گرد ہین کرتے رہ گئے پروانے
اور وہ جانور ہین جو آگ مین پڑتے ہین پڑنے لگے اس مین وَجَعَلَ یَحْجُزُھُنَّ وہ شخص کہڑا ہوا منع کرتا ہے
اور بچاتا ہے انکو آگ مین پڑنے سے وَیَغْلِبْنَہٗ فَیَتَقَحَّمْنَ فِیْھَا دلیری کرتے وہ پروانے اور جانور اس شخص پر
ہجوم کرتے ہین اور پڑتے چلے جاتے ہین آگ مین کچھ خوف مرنے کا نہین فَاَنَا اٰخُذُ بِحُجَزِکُمْ عَنِ النَّارِ
وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِیْھَا سو مین پکڑنے والا ہون تمہارا ازار بند آگ مین پڑنے سے یعنے مین تمکو آگ مین
پڑنے سے بہت منع کرتا ہون ھٰذِہٖ رِوَایَۃُ الْبُخَارِیِّ یہہ روایت بخاری کی ہے وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُھَا
وَقَالَ فِیْ اٰخِرِھَا اور روایت مسلم کی مانند اسکے ہے اور کہا مسلم نے آخر مین اپنی روایت کی قَالَ

فَذٰلِكَ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ فرمایا حضرت نے پھر یہہ مذکور حال میرا اور حال تمہارا ہی یعنے حدود اللہ کے جو محارم
اور نواہی ہین مین نے صاف بیان کر دیا ہون اُن سے پرہیز کیا چاہیئے هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ
دوبارا کہتا ہون مین آؤ میری طرف اور بچو آگ سے فَتَغْلِبُوْنِيْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا پھر دلیری کرتے ہو اور
غلبہ کرتے ہو تم مجھ پر اور پڑتے ہو آگ مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر وَعَنْ
اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى
وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا اور روایت ہی ابو موسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس چیز کی کہ بھیجا ہی مجکو اللہ نے جسکے ساتھ کہ وہ ہدایت اور علم ہی مانند
مثال بہت مینہہ کے ہی کہ پہنچا ایک زمین پر فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ
وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ پھر جو ہوتا اس زمین سے ایک قطعہ پاکیزہ قبول کرتا ہی پانی پھر اگاتا ہی خشک و سبزہ
بہت وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ اور ہوتی ہی بعضی اس زمین سے سخت ٹھہرا رکھتی ہی
پانی کو فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ پھر فایدہ مند کرتا ہی اللہ تعالی اس زمین کے پانی سے لوگون کو فَشَرِبُوْا وَ
سَقَوْا وَزَرَعُوْا پھر پیتے ہین لوگ وہ پانی اور پلاتے ہین اور کھیتی کرتے ہین اس سے وَاَصَابَ مِنْهَا
طَائِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ اور پہنچا مینہہ ایک دوسرے قطعہ کو نہین ہی وہ قطعہ زمین کا مگر پایاب
لَا تُمْسِكُ مَاءً وَّلَا تُنْبِتُ كَلَاً نہ ٹھہراتا ہی پانی کو اور نہ اگاتا ہی گہاس فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ
فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَّلَمْ يَقْبَلْ
هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ پھر یہہ تمام مذکور مثال ہی اسکی جو واقف ہوا دین سے اللہ کے اور فایدہ
دی اسکو وہ چیز کہ بھیجا مجکو اللہ نے جسکے ساتھ پھر جانا دین کو اور جانو یا دوسرون کو اور مثال اس شخص کی
جسنے نہ اٹھایا اسکے طرف سر اور قبول نہ کیا ہدایت کو اللہ کی کہ جسکے ساتھ بھیجا گیا ہون مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر **فائدہ** زمین دو قسم کی ذکر فرمایا پہلی پانی سے فایدہ مند دوسری
پانی سے غیر فایدہ مند پھر پہلی کے دو قسم فرمایا ایک اگانے والی کہ وہ خود آپ بھی اثر مینہہ کا قبولتی ہی
اور دوسرون کو بھی سبزہ اگانے سے فایدہ دیتی ہی دوسری پانی ٹھہرا رکھنے ہاری کہ یہہ آپ مینہہ کا
اثر نہین قبولتی مگر لوگون کو فایدہ پہنچاتی ہی اسیطرح پہلے آدمیان دو قسم کے ہوتے ہین ایک دین سے
فایدہ لینے والے دوسرے علم اور ہدایت سے فایدہ نہ لینے ہارے پھر فایدہ لینے والے دو قسم کے
ہوتے ہین پہلا قسم علم سیکھنے ہارے اور عمل کرنے والے اور لوگون کو علم سکھلاتے ہارے جیسا عالم
عابد و معلم ہوتا ہی دوسرا قسم علم سیکھنے والے عمل نہین کرنے ہارے مگر لوگون کو سکھلانے والے جیسے

لوگ علم اور ہدایت نہ پاوے وہ کافر ہو یا گمراہ بالو اور شورہ زمین کے مانند ہین جو لوگ علم سیکھتے ہین
عمل بھی کرتے ہین لوگون کو بھی سکھلاتے ہین وہ اگانے والی زمین کے مانند ہین اور جو لوگ علم سیکھتے ہین
عمل نہین کرتے لوگون سکھلاتے ہین وہ پانی ٹھہرا رکھنے ہارے زمین کے مانند ہین [۱۲] وَعَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہے کہ
پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ مِنْہُ اٰیٰتٌ
مُّحْکَمٰتٌ ھُنَّ اُمُّ الْکِتٰبِ وَقَرَأَ اِلٰی وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَابِ اور پڑہا اسکو اولوا الالباب تک
حاصل معنی اس آیت کا یہہ کہ وہی اللہ جسنے بھیجا تجھہ پر کتاب بعضی اس کتاب مین آیتین ہین محکم کہ معانی انکی
واضح ہی وہی ہین اصل کتاب اور دوسرے آیتین متشابہ ہین کہ معانی انکی مبہم ہین پھر جنکے دلون مین رغبت
ہی باطل کے طرف پیروی کرتے ہین متشابہ آیتون کی فتنہ اٹھانے کے واسطے تا لوگون کو شبہہ مین ڈالین
اسکی معانی کی تاویل کرین اور نہین جانتا حقیقت اسکی معانی کی مگر اللہ اور جو لوگ استوار ہین علم مین
کہتے ہین ہمنے ایمان لایا اسپر جس بات سے مراد رکھا ہو اللہ نے اس مین اور نہین پند لیتے مگر خالص عقل والے قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَیْتَ ہیکہے عائشہ نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب دیکھے تو وَعِنْدَ مُسْلِمٍ اِذَا رَاَیْتُمْ اور روایت مین مسلم کے آیا ہی جب دیکھو تم اے مسلمانو اَلَّذِیْنَ
یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَہَ مِنْہُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّاھُمُ اللّٰہُ انکو جنہون نے پیروی کرتے ہین متشابہ آیتون
کی سو وہی ہین جنکو نام رکھا اللہ نے قرآن شریف مین فَاحْذَرُوْھُمْ سو پرہیز کرو ان سے اور ان سے
دور رہو مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر [۱۳] وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ ھَجَّرْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو بن العاص
سے کہا اسنے کہ آیا دوپہر کے وقت سخت گرمی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک روز قَالَ فَسَمِعَ
اَصْوَاتَ رَجُلَیْنِ اخْتَلَفَا فِیْ اٰیَۃٍ کہا عبداللہ نے تب حضرت نے سنا آوازین دو مرد جھگڑنے کا ایک آیت
مین قرآن کے فَخَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْرَفُ فِیْ وَجْھِہِ الْغَضَبُ پھر
باہر نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا جاتا تھا حضرت کے چہرۂ مبارک مین غصہ فَقَالَ اِنَّمَا
ھَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِاخْتِلَافِھِمْ فِی الْکِتٰبِ اور فرمایا نہ ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو تھے تم سے
پہلے مگر اختلاف کرنے سے انہون نے کتاب مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ**
وہ اختلاف منع ہی کہ شک و شبہہ مین ڈال دیوے اور فتنہ برپا کرے نتیجہ اسکا کفر و بدعت ہوتا ہی
نہ کہ اختلاف علماء دین کا احکام کے نکالنے مین بلکہ یہہ تو رحمت ہی وَعَنْ سَعْدِ بْنِ

باب الاعتصام بالكتاب والسنة

أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا اور روایت
ہی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہت بڑا مسلمانون
مین از روے گناہ کے مَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ وہ شخص ہی کہ سوال کرے اس چیز سے کہ نہ حرام
کئے گئی ہو لوگون پر فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ پھر حرام کئے گئی وہ چیز اسکے پوچھنے سے **فائدہ** اسواسطے
اسکا گناہ بڑا ہوگیا کہ اسکے پوچھنے سے وہ چیز قیامت تک لوگون پر حرام ہوگئی اگر نہ پوچھتا تو حرام ہوتی مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَكُوْنُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونگے آخری زمانے مین مکاران جھوٹے یعنے ایک جماعت ہوگی مکر و فریب
سے صورت عالمون اور مشائخون کی بناکر نصیحت کیا کرینگے اور اپنی جھوٹ کو رواج دیوینگے اور لوگون کو مذہب
باطل کے طرف بلاوینگے يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُكُمْ لاوینگے تم پاس ایسے حدیثین
کہ جنکو نہ سنا تم نے اور نہ تمہارے باپون نے یعنے جھوٹے حدیث لاوینگے **فائدہ** احادیث سے مراد حدیثین
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین یا کہ اخبار لوگون کے فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ سو دور رکھو انکو اپنے سے لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا
يَفْتِنُوْنَكُمْ تا گمراہ نہ کردیوین تمکو اور فتنے اور بلا مین نہ ڈالین تمکو ف آدمی کے شکل مین ابلیس ہین ؤ ہاتھ مین ہاتھ
انکے دیوے گا کہین ؤ بات درویشون کی سیتے ہین چرا ؤ اس سے کئی لوگون کو دیتے ہین دغا ؤ جسطرح صیاد دیتا ہی
صفیر ؤ تاکرے مرغون کتیں اپنا اسیر ؤ روشنی ہی کار مردان خدا ؤ انکو کب پہنچے کمینہ بیحیا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا
اسکو مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتٰبِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ اور بھی روایت ہی ابوہریرہؓ
سے کہا اسنے کہ تھے کتاب والے پڑھتے توریت عبرانی زبانی مین وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ اور
بیان کرتے تھے اسکا معنا عربی سے اہل اسلام کو فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا اَهْلَ
الْكِتٰبِ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ نہ جانو اہل کتاب کو سب چیز مین شاید کہ خیانت کئے ہونگے
وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ اور نہ جھٹلاؤ انکو شاید کہ راست کہتے ہونگے **فائدہ** توریت کتاب آسمانی حق ہی مگر یہود نے
اسکے بعضے مواضع کو تحریف کردئے اور بدل ڈالے اسواسطے انکے بیان مین جھوٹ اور سچ دونون کا احتمال
ہی وَقُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا الْاٰيَةَ اور کہو ایمان لایا ہمنے اللہ پر اور جو کہ اتارا ہماری طرف
آخر آیت تک رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کفایت کرتا ہی مرد کو جھوٹ کہنا کہ بیان کردیوے جو چیز

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

کہ سنا ہو یعنے جو شخص کہ سنی ہوئی بات کو بے تحقیق بیان کر دیگا تو سب باتیں راست ہی نہو وینگی البتہ جہوٹ بات بھی آجاویگی تو اسقدر جھوٹ کفایت کرتی ہی اسکو دروغ گو کرنے کو سو چاہئے کہ بے تحقیق سنی ہوی بات کو نکہے ویبدی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّتِہٖ قَبْلِیْ اور روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوی نبی کہ بھیجا اسکو اللہ نے اسکی امت مین مجھہ سے پہلے مگر اِلَّا کَانَ لَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ مگر تھے اس نبی کو اسکی امت مین یاران پکڑتے تھے اسکی چال اور پیروی کرتے تھے اسکے حکم پر فائدہ حواری کہتے ہین خالص محبت رکھنے یار اور مددگار کو اور خالص سفیدی کو حور کہتے ہین حواری سفید کرنے والا پاک کرنے ہارا اسیواسطے حضرت عیسی علیہ السلام کے یاروں کو حواریون کہتے ہین کہ وہ پہلے دہوبیان تھے اور اُن سے خالص محبت رکھتے تھے بعضون نے کہا انکو حواری اس واسطے کہتے ہین کہ نفوس مردم کو جہالت اور معصیت کے میل سے پاک کرتے تھے ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِہِمْ خُلُوْفٌ پہر تحقیق حال یہہ ہی کہ پیدا ہوتے ہین بعد اُن مخلصون کے ایک جماعت دوسری اصل طریقے سے پھری ہوی جنکی صفت یہہ ہی یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ کہتے ہین لوگون کو وہ چیز جسکو آپ نہین کرتے اور کرتے ہین وہ کام جسکا انکو حکم نہوا جیسا علماء فاسق عیاذًا باللہ منہا فَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِیَدِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ سو جو کوی جنگ کرے انکے ساتھہ اپنے ہاتھہ سے پھر وہ کامل مسلمان ہی وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِلِسَانِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ اور جو کوی کہ جنگ اور مقابلہ کرے انکے ساتھہ اپنی زبان سے پھر وہ مومن کامل ہی وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِقَلْبِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ اور جو کوی کہ جنگ کرے انکے ساتھہ اپنے دل سے یعنے دل سے انکار کرے پھر وہ مومن کامل ہی وَلَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ اور نہین ہی سوائے اس سے مرتبہ ایمان کا رائی کے دانے برابر یعنے یہہ مرتبہ ایمان کے مرتبون میں بہت ضعیف ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی ہُدًی اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بلاوے کسیکو سیدھی راہ کے طرف کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ تَبِعَہٗ ہوتا ہی اسکو ثواب مقدار ثواب ان لوگون کے کہ پیروی کرتے ہین اور عمل کرتے ہین اسکی راہ دکھائی پر لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِہِمْ شَیْئًا نہین کم کرتا یہہ تمہارے ثواب مین سے کچھہ یعنے پیروی کو ثواب انکے عمل کا ملتا ہی اور راہ راست دکھلانیوالے کو ثواب دعوت اور ارشاد ہر ہر عمل کا جو بجا لاتے ہین سو داعی کو ثواب ملنے سے عمل کرنے والون کا ثواب ہرگز نہین گھٹتا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ

اٰثَامِ مَنْ تَبِعَهُ اور جو شخص کہ بلاوے کسیکو گمراہی کے طرف ہوتا ہی اسپر گناہ مثل گناہان اُن لوگون کے کہ پیروی کرین اسکی اور گمراہ ہووین لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئاً اور نہین کم کرتا یہہ انکے گناہون مین سے کچھہ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَءَ الْاِسْلَامُ غَرِيْباً اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا ہوا دین اسلام کا شروع مین غریب وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَءَ اور پھر ہو جاویگا غریب جیساکہ ابتدا مین تھا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ پھر خوشی اور خوبی ہو غریبون کو جو آخری زمانے مین ثابت قدم رہینگے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَارِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایمان جمع ہوکر آجاویگا مدینے مین کہ اسکا اصلی وطن ہی كَمَا تَارِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا جیساکہ سانپ پھر چلے آتا ہی اپنے سوراخ کے طرف یعنے دین اسلام بعد ہجرت کے مدینے مین آجاویگا پھر اسکا نکلنا وہان سے ممکن نہوگا جیساکہ سانپ کو سوراخ مین گھسنے بعد نکالنا دشوار ہی بعضون نے کہا کہ یہہ اشارہ ہی آخری زمانے کے حال پر کہ مسلمانان کم ہوجاوینگے اور دین اسلام ضعیف ہوجاویگا سواے مدینے کے اور جگہہ پر اسلام نہوگا مگر نادر صحیح یہہ ہی کہ وہ حال دجال کے نکلنے وقت ہوگا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِىْ هُرَيْرَةَ ذَرُوْنِىْ مَا تَرَكْتُكُمْ فِىْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ اور قریب ذکر کرینگے ہم حدیث ابی ہریرہ کی جس مین یہہ لفظ ہی ذرونی ما ترکتکم کتاب مناسک مین وَحَدِيْثَىْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِىْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِىْ فِىْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور دو حدیث معاویہ اور جابر کی جس مین یہہ لفظ ہی ہمیشہ رہے گی میری امت سے اور ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین سے اس امت کے ثواب مین اگر چاہے اللہ تعالی

الفصل الثاني

فصل دوسری **عَنْ** رَبِيْعَةَ الْجُرَشِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِىَ نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ روایت ہی ربیعہ جرشی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فرشتہ پھر کہا گیا حضرت کو یعنے فرشتے نے کہا لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ اُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ چاہیے کہ سوجاوے تیری انکھین اور چاہیے کہ سنین تیرے کان اور چاہیے کہ جانے تیرا دل قَالَ فَنَامَتْ عَيْنِىْ وَسَمِعَتْ اُذُنَاىَ وَعَقَلَ قَلْبِىْ فرمایا حضرت نے پھر سوگین میری انکھین اور سنے میرے دونون کان اور سمجھا میرے دل نے قَالَ فَقِيْلَ لِىْ سَيِّدٌ بَنٰى دَاراً فرمایا پھر کہا گیا مجکو یہہ مثال کہ ایک سلطان نے بنایا ایک گھر فَصَنَعَ مَادُبَةً اور کہا کھانا لوگون کے واسطے وَاَرْسَلَ دَاعِياً اور بھیجا سلطان

بلانے والیکو فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المادبۃ ورضی عنہ السید
پھر جسنے قبول کیا دعوت بلانے والیکی یا گھر مین اور کھایا کھانا اور خشنود ہوا اس سے سلطان **فائدہ**
اگرچہ اس دعوت مین کچھ فایدہ سلطان کو نہین بلکہ محض فایدہ دعوت قبول کرنے والونکا ہی لیکن خشنودی سلطان
کی ان سے اسلئے ہی کہ انہون نے اسکا حکم مانا اور دعوت قبولا ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار
ولم یاکل من المادبۃ وسخط علیہ السید اور جسنے نہ قبولا دعوت بلانے والیکی نہ داخل ہوا گھر مین
اور نکھایا کھانا اور غصہ ہوا اسپر سلطان قال فاللہ السید ومحمد الداعی والدار الاسلام و
المادبۃ الجنۃ فرمایا حضرت نے پس اللہ وہی ہی سلطان اور محمد ہین بلانے والے اور گھر ہی اسلام اور مادبہ
ہی جنت رواہ الدارمی روایت کیا اسکو دارمی نے **وعن** ابی رافع قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا الفین احدکم متکئا علی اریکتہ اور روایت ہی رافع سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نپاتا ہون مین تمہسے کسیکو تکیہ کرنے والا اپنے آراستہ تخت پر یعنے تکبر کرنے والا
یاتیہ الامر من امری جس حال مین کہ آوے کہ اسکو ایک حکم میرے حکمون مین سے مما امرت بہ او نہیت
عنہ جسکا حکم کیا ہون مین یا منع کیا ہون مین اس سے فیقول لا ادری ماوجدنا فی کتاب اللہ
اتبعناہ پھر کہے کہ نہ جانتا ہون مین سوائے قرآن کے جو کہ پایا ہمنے اللہ کی کتاب مین تابعداری کی ہمنے اسکا
فائدہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبر دیتے ہین کہ بعضے اہل جہالت مارے فراغت وتکبر کے حدیث
عمل کرنے کے واسطے سستی کرینگے اور کہینگے ہمنے اسبات کو قرآن مین نپایا ہی یہہ انکو معلوم نہین کہ حدیث مین
بہت سے احکام ہین اور قرآن مین نہین جیسا قرآن دلیل ہی ویسا ہی حدیث بھی حجت ہی اسکی تفصیل
آیندہ حدیثون مین آویگی رواہ احمد وابوداود والترمذی وابن ماجۃ والبیہقی فی
دلائل النبوۃ روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداود اور ترمذی اور ابن ماجہ اور بیہقی نے دلائل
النبوۃ مین **وعن** المقدام ابن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الا انی
اوتیت القرآن ومثلہ معہ سنو دیا گیا مجکو قرآن اور مانند قرآن کے ساتھ اسکے یعنے قرآن کے
ساتھ احادیث بھی مجھے دیئے ہین جیسا قرآن اللہ تعالی کے وحی سے نازل ہوا ہی ویسا ہی احادیث
کو بھی اللہ تعالی نے مجھ پر وحی فرمایا ہی مگر قرآن وحی جلی ہی اور احادیث وحی خفی اور قرآن وحی متلو
ہی اور حدیث وحی غیر متلو ہی وحی متلو اسکو کہتے ہین جسکے الفاظ اور عبارت سے بھی احکام متعلق
ہووین جیسا اسکو پڑہنے سے نماز کا درست ہونا اور جنابت والا اسکو نہ چھوے جسکا یہہ حکم ہو اسکو

وحی غیر متلو کہتے ہین سو وہ احادیث ہین اَلَا یُوشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ آگاہ ہوجیو قریب
ہی کہ ایک شخص اگھا نا اپنے تخت پر فراغت سے پڑا ہوا کہیگا عَلَیْکُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْهِ مِنْ
حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ لازم کرلیو اپنے پر اس قرآن کو پھر جو کچھ کہ پاؤ گے تم قرآن مین حلال سے سو حلال کرلیو اسکو
اور کرو وَمَا وَجَدْتُّمْ فِیْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ اور جو کچھ کہ پاؤ گے تم اس مین حرام سے سو حرام کرلیو اسکو اور
مت کرو وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اور نہ حرام کرجیو یا رسول خدا نے
مگر جیسا کہ حرام کردیا اللہ نے **فائدہ** حضرت نے فرمایا کہ حرمت اور حلیت جو کہ قرآن مین آئی ہی اُسی پر منحصر نہین
بلکہ رسول اللہ کے حکم سے بھی حرمت وحلیت ثابت ہوتی ہی اب اسکے مثالین بیان فرماتے ہین کہ جسکے احکام
رسول اللہ کے حکم سے ثابت ہوے ہین اور کتاب اللہ مین انکا مذکور نہین ہی اَلَا لَا یَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ
الْاَهْلِیُّ سنتے ہو حلال نہین ہی تمہارے لیئے گدہا آبادی کا **فائدہ** خر وحشی جسکو گورخر کہتے ہین
حلال ہی وَلَا كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ اور حلال نہین ہر دندان والا درندون سے مثل باگ
اور بھیڑئے اور کتے وغیرہ کے وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اور حلال نہین اٹھالینا مال راہ مین پڑا ہونیکا **فائدہ**
مسلمان کا مال راہ مین پڑا ہوا اٹھالینا درست نہین اسیطرح مال ذمی کا بھی کسواسطے کہ جان ومال اسکا بسبب ذمیت
کے معصوم ہی اِلَّا اَنْ یَّسْتَغْنِیَ عَنْهَا صَاحِبُهَا مگر یہہ کہ بے پرواہو اس مال سے مالک اسکا **فائدہ**
زمین پر پڑی ہوی چیز ادنی اور کم قیمت ہو اور اسکا مالک اس سے بے پرواہو تو اسکا اٹھالینا جایز ہی تاکہ
مالک اٹھانے والے کو وہ چیز بخش دیوے اور احکام لقطے کے انشاء اللہ تعالی اسکے باب مین بتفصیل آوینگی
وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَیْهِمْ اَنْ یَّقْرُوْهُ اور جو شخص کہ وارد ہووے کسی قوم پر پس لازم ہی ان پر کہ مہمانی
کرین اسکی **فائدہ** مہمانی کرنا واجب نہین بلکہ سنت یا مستحب ہی فَاِنْ لَّمْ یَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ یُّعْقِبَهُمْ
بِمِثْلِ قِرَاهُ پھر اگر مہمانی نکرین اسکی وہ قوم تو پہنچتا ہی اسکو کہ جزا دیوے انکی فعل کا اور اپنی مہمانی کے مقدار
ان سے لیوے **فائدہ** اس سے ثابت ہوتا ہی کہ مہمانی واجب ہی بعضون نے کہا ہی یہہ حکم اس
شخص کے واسطے ہی جسکو مخمصے کی حالت ہو اگر نہ لیوے تو خوف ہو ہلاک ہوجانے کا بعضون نے کہا کہ حضرت
نے ایک لشکر روانہ فرمایا تھا بستی والون نے بازار لگانا موقوف کردیا تب اُن کو تنگ کردیئے کہ غازیون
کی مہمانی کرین اگر مہمانی نکرین تو اسکی جزا یہی ہی کہ مقدار اپنی ضیافت کی بزور ان سے لیوین بعضون نے
کہا ہی کہ ابتداء اسلام مین مہمان کی مہمانی کرنا واجب تھا جب زکوۃ فرض ہوئی یہہ حکم منسوخ ہوگیا واللہ
اعلم رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے یہان تک وَرَوَی الدَّارِمِیُّ نَحْوَهٗ اور
روایت کیا دارمی نے اسکے مانند وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اور اسیطرح روایت

باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عرباض ساریہ صحابی سے کہا اسنے کہ کھڑا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے خطبہ پڑہنے کے واسطے فَقَالَ اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ پہر فرمایا کیا گمان کرتا ہی کوئی ایک تم مین سے تکیہ لگایا ہوا اپنے آراستہ تخت پر سمجھتا ہی کہ اللہ تعالیٰ نے حرام نہ کردیا کچھ مگر جو چیز کہ اس قرآن مین ہی اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ آگاہ ہوجاؤ تحقیق قسم ہی اللہ کی بیشک حکم کیا مین نے اور منع کردیا مین نے لوگون کو کئی چیزون سے اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ تحقیق وہ احکام بہی میری برابر قرآن کے ہی بلکہ اس سے بہی زیادہ فائدہ اب حضرت نے چند احکام جنکا ذکر قرآن مین نہین آیا بلکہ آپ خود ہی فرماتے سو بیان کرتے ہین وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا بِاِذْنٍ اور تحقیق اللہ حلال نکیا ہی تم پر کہ داخل ہو تم گہرون مین اہل کتاب کے مگر حکم سے وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ اور نہ حلال کیا ہی تم کو مارنا انکی عورتون کو جزیہ اور خراج کے لینے مین اور نہ حلال کیا ہی تمکو کہانا انکے میون کا جب دیوین تم کو اہل کتاب جو چیز کہ ان پر ہی یعنے جزیہ اور خراج ہین رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے اور اسناد مین اسکے کہ نام اسکا اشعث بن شعبہ مصیصی ہی تحقیق کلام کیا گیا ہی اس مین کہ ثقہ ہی یا نہین وَعَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اور بہی روایت ہی عرباض بن ساریہ سے کہا اسنے کہ نماز پڑہوائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکروز ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ پہر متوجہ ہوے ہمارے طرف اپنے مبارک منہ سے فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً پہر وعظ فرمایا ہمکو نصیحتین اثر کرنے والیاں ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ آنسو بہانے لگے اس وعظ سے آنکہین اور گہبرا گئے اس نصایح سے دلین فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ تب عرض کیا ایک شخص نے ای رسول خدا گویا یہہ نصیحتین ہین وداع کرنیوالے کی فائدہ جب آدمی کسیکو وداع کرتا ہی تب اسکو سب پند و نصیحت کردیتا ہی اس شخص نے اسی خیال سے کہ حضرت شاید رحلت فرماتے ہین گہبرا کر عرض کیا فَاَوْصِنَا پہر وصیت فرماؤ ہمکو تا ہمارے دل کو چین ہوجاوے فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ تب فرمایا وصیت کرتا ہون مین تمکو پرہیزگاری اور خوف خدا کی وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ اور وصیت کرتا ہون تابعداری اور فرمان برداری کرنے حاکم کی وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا اور اگرچہ وہ ہووے غلام حبشی فائدہ غلام ہرگز حاکم نہین ہوسکتا کسواسطے کہ امارت کے

مرفوطون

باب الاعتصام بالكتاب والسنة

شرطون میں سے ایک شرط یہہ ہی کہ آزاد ہو مگر یہہ مبالغہ کے لئے فرمایا جیسا ایک حدیث میں آیا ہی جوکوئی مسجد بناویگا اسکے واسطے ایک گھر بہشت میں بناتے ہین اگرچہ وہ مسجد چریان کے گھوسلے کے برابر بھی ہو ظاہر ہی کہ مسجد کبھو چریا کے گھوسلے برابر نہوگی لیکن مقصود مبالغہ ہی سو حاکم کی اطاعت واجب ہی فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا سو اسواسطے کہ جوکوئی جیتا رہیگا تم میں سے میرے بعد بھر قریب ہی کہ دیکھیگا اختلاف بہت فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ سو لازم کرو تم اپنے پر میری سنت اور چال میری خلیفون کی جو مقصود کو پہنچے ہین سیدھی راہ پائے ہین فائدہ ابوبکر صدیق عمر فاروق عثمان ذی النورین علی مرتضی رضی اللہ عنہم ان چارون کو خلفاے راشدین کہتے ہین جوکچھ وہ حکم کئے ہین اگرچہ اجتہاد و قیاس سے ہو توبھی وہ سنت نبوی کے موافق ہی ہرگز وہ بدعت نہین ہوتی اسیواسطے حضرت نے انکی چال کی تابعداری کا حکم فرمایا تَمَسَّكُوا بِهَا مضبوط پکڑو میری اور خلفای راشدین کی چال کو وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ اور محکم پکڑو اسکو بھی دانتون سے وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ اور دور رکھو اپنے کو نئے نکلے ہوے کامون سے جو کام کہ حضرت اور خلفاے راشدین کے وقت نتھی فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ سو اسواسطے کہ جو چال نئی نکلی ہی وہ بدعت ہی وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اور ہر بدعت گمراہی ہی فائدہ جو کام کہ حضرت کے وقت اور خلفای راشدین کے وقت نہو بعد چل کر دین مین وہ کام پیدا ہوا ہو اسکو بدعت کہتے ہین رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلٰوةَ مگر یہہ کہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ذکر نہ کیا نماز کا جو اس حدیث کے اول مین صلی بنا آیا ہی اور حدیث کو وعظ سے شروع کئے ہین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا اور روایت ہی عبد اللہ ابن مسعود سے کہا اسنے کہ خط کھینچا ہمارے سمجھانے کے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط سیدھا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِيلُ اللّٰهِ پھر فرمایا یہہ خط جو سیدھا کھینچا ہون مین راہ خدا تعالی کی ہی ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هٰذِهِ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ بعد اسکے کھینچا خطین اسکے داہنے اور اسکے بائین اور فرمایا یہہ راہین ہین کہ ہر راستے پر ان مین سے ایک شیطان ہی کہ بلاتا ہی لوگون کو اسکی طرف وَقَرَأَ اور پڑھا حضرت یہہ آیت وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ فرمایا اللہ نے یہہ راہ میری سیدھی ہی سو پیروی کرو تم اسکی اور اس آیت کا آخر یہہ ہی وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ اور پیروی نکرو ان راہون کی جو داہنے بائین جاتے ہین تا پریشان

مگر وہی گروہ راہ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور دارمی اور نسائی نے **فائدہ** تفسیر مدارک مین اس ایت کی بیان لکھا ہی کہ یہہ اشارہ ہی بہتر فرقہ باطلہ اور ایک فرقہ ناجیہ کے طرف اور حدیث صحیح مین بھی بہتر فرقون کا بیان آیا ہی مواقف مین لکھا ہی کہ اسلام کے بڑے فرقے آٹھ ہین ایک معتزلہ دوسرا شیعہ تیسرا خوارج چوتھا مرجیہ پانچوان بخاریہ چھٹا جبریہ ساتوان مشبہہ آٹھوان ناجیہ پھر معتزلہ کے بیس فرقے ہوے اور شیعہ کے بائیس فرقے خوارج کے بیس فرقے مرجیہ کے پانچ فرقے بخاریہ کے تین فرقے جبریہ ایک کا ایک ہی رہا یے بہتر فرقے ناری ہین ناجیہ فرقہ سنت وجماعت کا ہی مگر ہر ایک اپنے کو ناجی کہتا ہی اہل سنت وجماعت نے ان ہر ہر کے دعوی کو دلایل عقلی اور نقلی سے رد کر کے اپنی ناجیہ ثابت کئے ہین تفصیل اسکی اس مقام مین موجب تطویل جان کر اسی پر اقتصار کیا گیا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ایمان لاتا ہی تم مین سے کوی یہان تک ہو خواہش اسکے نفس کی تابع اس چیز کی جسکو مین نے لایا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین قَالَ النَّوَوِیُّ فِیْ اَرْبَعِیْنِہٖ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ رَوَیْنَاہُ فِیْ کِتَابِ الْحُجَّۃِ بِاِسْنَادٍ صَحِیْحٍ اور کہا امام نووی نے اپنے چہل حدیث مین یہہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہمنے اسکو کتاب حجت مین اسناد صحیح سے **وَعَنْ** بِلَالِ بْنِ حَارِثٍ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحْیٰی سُنَّۃً مِّنْ سُنَّتِیْ قَدْ اُمِیْتَتْ بَعْدِیْ اور روایت ہی بلال بن حارث مزنی صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جلاوے اور رواج دیوے ایک سنت کو میرے سنتون مین سے کہ تحقیق مارے گئی اور ضایع ہو گئی ہو میرے بعد فَاِنَّ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُوْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا پس اس شخص کو بھی ثواب مقدار ثوابان ان لوگون کے جو عمل کرتے ہین اس سنت پر بغیر از کم ہونے ثوابان مین سے عمل کرنے والون کے کچھ یعنے سنت نبوی کو زندہ کرنے والے اور رواج دینے ہارے کو اسقدر ثواب ملتا ہی کہ جتنا ثواب اسپر عمل کرنے ہارونکو حاصل ہوتا ہی لیکن رواج دینے ہار یکو اسقدر اجر ملنے سے عمل کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ نہین گھٹتا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَۃَ ضَلَالَۃٍ لَا یَرْضَاھَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ عَمِلَ بِھَا لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْئًا اور جو شخص کہ بدعت گمراہی کی کرے کہ جس سے راضی نہین اللہ اور اسکا رسول ہوتا ہی اسپر گناہ مقدار گناہون ان لوگون کے کہ عمل کرتے ہین اس بدعت پر کم نہین کرتا یہہ عمل کرنیوالون کے

گناہون مین سے کچھ یعنے بانی بدعت اس بدعت پر عمل کرنے والون کے مقدار گناہ حاصل ہونے سے عاملان بدعت کے گناہون مین
سے کچھ نہین گھٹتا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ
بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے
اسنے عمرو کے دادا سے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ اور روایت ہی عمرو بن عوف انصاری صحابی سے قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّينَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دین پھر اجاویگا طرف حجاز کے جیسا کہ پھر اجاتا ہی سانپ اپنی بل کیطرف **فائدہ**
پہلے ایک حدیث مین فقط مدینے مین آجاویگا کرکے فرمایا تھا اس حدیث مین حجاز کی طرف فرمایا سو حجاز مکے مدینے دونون
کو شامل ہی وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْحِجَازِ اور البتہ پناہ ڈھونڈھتا ہی دین حجاز سے مَعْقِلَ الْأُرْوِيَّةِ
مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ جیسا کہ پناہ پکڑتی ہی پہاڑی بکری آنی سے پہاڑ کے **فائدہ** دین مکے اور مدینے مین اسوقت
پر آجاویگا جب کفر اور فساد کا غلبہ ہوجاویگا یا آخری زمانے مین جب دجال نکلیگا إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ
كَمَا بَدَأَ تحقیق دین اسلام پیدا ہوا غریب اور قریب ہی کہ ہوجاویگا جیسا کہ پیدا ہوا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ پھر خوشی اور نیکی ہو غریبونکو
وَهُمُ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي اور غربا وہ لوگ ہین کہ درست کرتے ہین اس
چیز کو جسکو خراب کردے لوگون نے میرے بعد میری سنت مین سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے
وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي كَمَا
أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا
میری امت پر مانند اسکے جو آیا بنی اسرائیل کے لئے حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ موافق اور مطابق بایکدیگر حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ
مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً یہان تک کہ اگر ہو بنی اسرائیل مین کوی شخص کہ آوے اپنی ما کے ساتھ یعنے جماع کرے علانیہ
لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ البتہ ہوگا میری امت مین بھی ویسا شخص کہ کریگا وہ کام وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ
تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً اور تحقیق بنی اسرائیل جدا اور متفرق ہوگئے بہتر مذہب پر وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي
عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً اور متفرق ہوجاویگی میری امت تہتر مذہب اصول و عقاید مین كُلُّهُمْ فِي النَّارِ
سب مستحق ہین دوزخ مین داخل ہونے کے إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً مگر ایک مذہب والے **فائدہ** بہتر فرقے والے
بھی بد اعتقادی کی سبب سے دوزخ مین جاوینگے مگر فرقہ سنت وجماعت کا نجات پاویگا اعتقاد نیک کے سبب سے لیکن عمل
بد کے جہت سے فرقہ ناجیہ کے لوگ بھی دوزخ مین جاوینگے اور فرقہ ناجیہ کے گناہ سب مطلقاً بخشے جاوینگے کہنا دعوی ہی
بے دلیل قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ عرض کئے صحابہ نے کونسا ہی وہ ایک مذہب ای رسول خدا قَالَ مَا
أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي فرمایا وہ مذہب والے کہ جسپر مین ہون اور میرے اصحاب رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت

کیا اسکو ترمذی نے وَفِیْ رِوَایَةِ اَحْمَدَ وَاَبِیْ دَاوٗدَ عَنْ مُعَاوِیَةَ اور روایت میں احمد اور ابوداود کی معاویہ سے
یوں آیا ہی کہ ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِی النَّارِ وَوَاحِدَةٌ فِی الْجَنَّةِ وَهِیَ الْجَمَاعَةُ بہتر مذہب والے دوزخ میں
اور ایک مذہب والے بہشت میں اور وہ ایک مذہب کا نام جماعت ہی **فائدہ** یہی ہی مذہب سنت وجماعت
وَاِنَّهٗ سَیَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰی بِهِمْ تِلْكَ الْاَهْوَاءُ اور بیشک قریب ہی کہ نکلینگے میری امت سے گروہ ایسے
جاری ہوگی اُن سے یہہ خواہشیں کہ متفرق ہوجاوین اس سے کَمَا یَتَجَارٰی الْکَلْبُ بِصَاحِبِهٖ جیسا اثر کرتا ہی کلب
اپنے صاحب میں **فائدہ** کلب فتح لام سے ایک بیماری کا نام ہی کہ دیوانہ کتا کاٹنے سبب سے آدمی کو پیدا ہوتی ہی
اس بیماری سے آدمی بے معنی گفتگو کرتا ہی اور پانی کو دیکھ نہیں سکتا اگر پانی دیکھا تو شور و فریاد مچاتا اور بے طاقت ہوجاتا
اور پانی پی نہیں سکتا آخر مارے پیاس کے مرجاتا اور زہر کتے کا آدمی کے تمامی بدن بلکہ بال بال میں اثر کرتا ہی ویسا ہی
خواہشیں متفرق ہوجانے کی ان جماعتوں میں پیدا ہونگے لَا یَبْقٰی مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ اِلَّا دَخَلَهٗ باقی نہیں
رہتی ہی اس سے کوئی رگ اور نہ کوئی بند مگر داخل ہوجاتا ہی وہ زہر اس میں **فائدہ** اہل بدعت کو اس بیماری
والے کے ساتھ بڑی مناسبت ہی کہ زہر کتے کا جیسا آدمی پر غالب ہوتا ہی اور مضرت اسکی دوسری کو پہنچتی ہی اسیطرح
اہل بدعت بدعتوں میں مغلوب ہوجاتے ہیں اور مضرت اسکی دوسروں پر بھی اثر کرتی ہی اللہ ہمکو اس سے بچاوے
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَجْمَعُ
اُمَّتِیْ اَوْ قَالَ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَةٍ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالیٰ جمع نکریگا میری امت کو یا فرمایا امت محمد کو گمراہی پر **فائدہ** اللہ نے اپنے کرم سے اس امت
کو اسبات سے مخصوص کردیا ہی کہ جس بات پر یہہ اتفاق کریں وہ بات حق اور ثواب ہی ہوگی وَیَدُ اللّٰهِ عَلَی الْجَمَاعَةِ
اور ہاتھ قدرت الٰہی کا ہی جماعت پر وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ اور جو کوئی تنہا ہوجاوے جماعت سے ڈالا جاتا
ہی دوزخ کی آگ میں رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ اور بھی روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیروی کرو تم سواد اعظم کی **فائدہ** سواد کی اصل معنی سیاہی ہی جمہور اور اکثر لوگ کو بھی کہتے
ہیں سو فرمایا کہ تم بڑی جماعت کی کہ جسمیں اکثر علما ہوویں پیروی کرو فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ اسواسطے کہ جو شخص تنہا
ہوجاتا ہی جماعت سے وہ داخل کیا جاتا ہی آگ میں رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ مِنْ حَدِیْثِ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ
روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے حدیث سے انس رض کے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِیَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو ای لڑکے میرے اگر ہوسکے تجھسے کہ صبح وشام کرے تو وَلَیْسَ فِیْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ

اور نہ ہو تیرے دل میں عداوت اور کینہ کسیکا فافعل سو کر کہ یہ بہت بڑا کام ہی ثم قال یا بنی وذلک من سنتی
پھر فرمایا اے میرے لڑکے اور یہ میری سنت ہی یعنے کسی سے عداوت اور کینہ نہ رکھنا میری چال ہی ومن احب من
سنتی فقد احبنی اور جو شخص کہ دوست رکھتا ہو میری سنت کو پھر تحقیق دوست رکھتا ہی مجھکو ومن احبنی کان
معی فی الجنة اور جو شخص کہ دوست رکھتا ہو مجھکو ہوگا وہ میرے ساتھ بہشت میں **فائدہ** نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنت کو دوست رکھنا باعث ہی حضرت کی محبت کا اور محبت سے رفاقت حضرت کی حاصل ہوتی ہی بہشت میں پھر
سنت پر عمل کرنے سے کیا کچھ فایدے حاصل ہونگے خیال کیجیو یا اللہ ہمکو اسکی توفیق عطا کر رواہ الترمذی روایت
کیا اسکو ترمذی نے **وعن** ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک
بسنتی عند فساد امتی اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ تمسک کرے اور عمل کرے میری سنت پر نزدیک فساد میری امت کے یعنے جب وہ میری سنت پر نہ چلیں اور
اسمیں قصور کریں فلہ اجر مائة شہید پھر اسکے لئے ہی ثواب سو شہید کا رواہ البیہقی فی کتاب الزہد
لہ من حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اپنی کتاب الزہد میں حدیث
سے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اتاہ عمر اور
بروایت ہی جابر سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جسوقت کہ آئے عمر رض نے حضرت کے پاس فقال
انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا پھر کہے عمر نے ہم سنتے باتیں اور حکایتیں یہود سے کہ خوش لگتی ہیں
ہمکو وہ افتری ان نکتب بعضہا کیا مناسب جانتے ہیں آپ کہ لکھ لیویں ہم بعضے ان باتوں میں سے فقال
امتہوکون انتم تب فرمایا حضرت نے جھڑک کر کیا تم حیرت میں پڑے ہو دین اسلام کے کامل ہونے میں یعنے
دین اسلام ایسا کامل ہی کہ کسی دین کا محتاج نہیں پھر اہل کتاب سے کوئی چیز لینے کی تمکو حاجت نہ رہے گا کما تہوکت
الیہود والنصاری جیسا کہ حیرت اور شبہہ میں پڑ گئے یہود اور نصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیة
البتہ لایا ہوں دین و شریعت سفید و پاک یعنے میں ایسی شریعت روشن و خالص لایا ہوں کہ جس میں کچھ شک و شبہہ نہیں
ہی ولو کان موسی حیا ما وسعہ الا اتباعی اگر زندہ رہتے موسی تو گنجایش نہوتی انکو سوا میری تابعداری
کے رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان روایت کیا اسکو احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں **و**
عن ابی سعید ن الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل
طیبا وعمل فی سنة اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ کھاوے حلال اور عمل کرے سنت میں اگرچہ ہو تھوڑا سا وامن الناس بوائقہ اور امن میں ہیں لوگ
اسکی بدی سے یعنے اس سے کسیکو کچھ شر نہ پہنچے دخل الجنة داخل ہوتا ہی بہشت میں فقال رجل یا

رسول اللہ ان ہذا الیوم لکثیر فی الناس تب عرض کیا ایک شخص نے ای رسول خدا تحقیق آج کے روز یہ کام
بہت لوگوں میں یعنے ہمارے زمانے میں تو یہ کام بہت ہی آیندہ کیا حال ہوگا قال وسیکون فی قرون بعدی
فرمایا حضرت نے اور قریب ہی رہیگا یہ کام ان جماعتوں میں بھی کہ پیدا ہونگے میرے بعد یعنے میری امت سے خوبی اور نیکی
مطلقاً منقطع نہو جاویگی بلکہ آخری زمانے میں بھی ایک جماعت سنت اور تقوی پر رہیگی رواہ الترمذی روایت کیا اسکو
ترمذی نے وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم فی زمان
من ترک منکم عشر ما امر بہ ہلک اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیشک تم لوگ ایسے زمانے میں ہو کہ جو کوئی کمیا تم میں سے ایک کام دس میں سے جسکا حکم کیا گیا ہی ہلاک ہوتا
ہی اور عذاب کیا جاتا ہی اسپر اس سبب ثم یاتی زمان من عمل منکم بعشر ما امر بہ نجا پھر آویگا ایک زمانہ
کہ جو کوئی کریگا ان سے دس میں سے ایک کام جسکا حکم کیا گیا ہی نجات پاویگا عذاب سے اور اسکو ثواب ملیگا یعنے اس زمانے
میں دس حکم میں نو بجالاوے اور ایک چھوڑ دیگا تو ہلاک ہوگا اور عذاب پاویگا اور ایک زمانہ آویگا کہ اس میں دس حکم
میں نو ترک کر دیوے اور ایک بجا لاویگا تو نجات اور ثواب پاویگا فائدہ یہ حکم سنت اور نوافل اور خیرات میں
ہوسکتا ہی فرایض اور واجبات میں تو ترک اکثر کا درست نہیں ہی کیونکر ہوسکے رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی
نے وعن ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل قوم بعد ہدی
کانوا علیہ اور روایت ہی ابو امامہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گمراہ ہوئی کوئی قوم بعد ہدایت
پاکر اسپر رہنے کے الا اوتوا الجدل مگر یہ کہ دیا گیا انکو جھگڑا اور عناد ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ہذہ الآیة بعد اسکے پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت جو کافروں کے جھگڑے کے بیان میں
وارد ہوئی ہی ما ضربوہ لک الا جدلا بل ہم قوم خصمون یعنے یہ بحث نہ کیا انہوں نے تیرے ساتھ
مگر جھگڑے اور خصومت کے لئے بلکہ وے قوم جھگڑالو ہیں رواہ احمد والترمذی وابن ماجة
روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یقول اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے لا تشددوا
علی انفسکم سختی نہ اٹھاؤ اپنے جانوں پر یعنے ایسی ریاضت اور مجاہدہ نکرو کہ جسکے طاقت نفس کو نہو اور مباح چیزوں
کو اپنے پر حرام نکرو فیشدد اللہ علیکم پس سختی ڈالیگا اللہ تمپر اور فرض کر دیگا تمپر اور نکر سکو گے اوسکی طاقت
نہوگی فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد اللہ علیہم پس تحقیق سختی اٹھائی ایک قوم اپنے پر
پھر سختی ڈالا اللہ نے انپر فتلک بقایاہم فی الصوامع والدیار پھر وہ سختی اٹھانے والے اپنے پر باقی
رہگئے ہوئے انکے ہیں صوامع اور دیار فائدہ صوامع صومعہ کی جمع اور دیار دیر کی جمع ہی صومعہ نصاری کے

عبادت خانے کو کہتے ہین اور دیر راہبون کے کلیسا کو رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ رہبانیت جو پیدا کر لیا انہون نے اسکو فرض کیا ہمنے اُنپر **فائدہ** مراد رہبانیت سے عبادت اور ریاضت مین مبالغہ کرنا خلایق سے تنہا ہو جانا پلاس پہننا گردن مین زنجیر ڈالنا آلت مردی کی کاٹ ڈالنا جنگل اور پہاڑ مین چلا جانا اور اسیطرح کے کام اہل کتاب کے راہبان اور زاہدان کرتے تھے آخر آیت مین فرماتا ہی فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا پھر رعایت نکر سکے اسکو حق اسکی رعایت کا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداودنے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نازل ہوا قرآن پانچ قسم پر حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَمُحْكَمٍ وَمُتَشَابِهٍ وَاَمْثَالٍ پہلا حلال دوسرا حرام تیسرا محکم کہ جسکے معنے مین کسیطرح شبہہ نہو چوتھا متشابہ کہ جسکے معنے مین ابہام ہو پانچوان امثال یعنے قصے اور نصیحتین فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ سو حلال کرو حلال کو یعنے عمل کرو اسپر اور اعتقاد رکھو اسکی حلیت کا وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ وَاٰمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ اور حرام کرو حرام کو اور عمل کرو محکم پر اور ایمان لاؤ متشابہات پر یعنے ایسا اعتقاد رکھنا کہ اللہ تعالی اس مین جو کہ مراد رکھا ہی حق ہی اگرچہ ہماری عقل اسکو نہین پہنچی وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ اور عبرت پکڑو نصیحت قبول کرو امثال سے هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ یہہ لفظ جو مذکور ہوا مصابیح کا ہی وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَلَفْظُهُ اور روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان اور لفظ اسکا یہہ ہی فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ سو عمل کرو حلال پر اور پرہیز کرو حرام سے اور پیروی کرو محکم کی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَمْرُ ثَلٰثَةٌ اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احکام تین قسم پر ہین اَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهٗ پہلا قسم وہ حکم ہی کہ ظاہر ہی راہ پر رہنا اسکا فَاتَّبِعْهُ سو تابعت اور پیروی کر اسکی وَاَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهٗ فَاجْتَنِبْهُ دوسرا قسم وہ حکم ہی کہ ظاہر ہی راہ پر نہ رہنا اسکا سو پرہیز کر اس سے وَاَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيْهِ اور تیسرا قسم وہ حکم ہی کہ اختلاف کیا گیا ہی اس مین اور اسکے راہ پر رہنے اور راہ پر نہ رہنے مین شبہہ ہی فَكِلْهُ اِلَى اللهِ سو سونپ دے اسکو خدا پر اور توقف کر اس مین رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان لانڈگا ہی آدمی کا كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَاْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ مانند لانڈگے بکریون کے کہ پکڑتا ہی اس بکری کو جو مندے سے دور چلے جاتی ہی اور اس بکری کو جو کسی کنارے مین مندے کے رہ جاتی ہی یعنے جو بکری مندے سے جدا ہوتی ہی اسکو لانڈگا لیجاتا ہی اور ضائع کرتا ہی اسیطرح جو آدمی کہ جماعت سے نکل جاتا ہی شیطان اسکو گمراہ اور تباہ کرتا ہی وَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ اور بچاؤ تم اپنے کو دو پہاڑون مین کے راہون سے یعنے جماعت سے باہر نہ رہو

وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ اور لازم کرلو تم اپنے پر جماعت کو اور اکثر کو **فائدہ** اکثر اور جمہور کی تابعداری معتبر ہی کس
واسطے کہ اتفاق کل کا سب احکام مین ممکن نہین رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا اور روایت ہی ابوذر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جدا ہو گیا جماعت سے مقدار ایک بالشت کے فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ پھر تحقیق نکال
ڈالا اسنے حلقہ اسلام کا اپنی گردن سے رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے **وَعَنْ**
مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا
مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا اور روایت ہی امام مالک بن انس سے مرسل کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑا ہون
مین تمہارے درمیانے دو چیز البتہ گمراہ نہوگے تم جب تک کہ تمسک کروگے ان سے وہ دو چیزیے ہین كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ
رَسُولِهِ کتاب اللہ اور سنت اسکے رسول کی رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ روایت کیا اسکو امام مالک نے اپنی کتاب موطا مین **وَ**
عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحْدَثَ
قَوْمٌ بِدْعَةً إِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ اور روایت ہی غضیف بن حارث ثمالی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیدا کرے کوئی قوم کسی بدعت کو مگر یہہ کہ نکالی جاتی ہی اسکے مقدار سنت مین سے **فائدہ** جتنے بدعت
کرتے ہین اتنے سنت نکالے جاتے ہین ایسیطرح سنت پر عمل کرنے سے بدعتین دور ہوجاتے ہین فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ
إِحْدَاثِ بِدْعَةٍ پھر تمسک کرنا اور عمل کرنا سنت پر اگرچہ کم ہو بہتر ہی پیدا کرنے سے بدعت کے اگرچہ وہ بدعت
حسنہ ہو **فائدہ** سنت پر عمل کرنے سے نور پیدا ہوتا ہی اور بدعت اختیار کرنے سے دل پر تاریکی آجاتی ہی
رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** حَسَّانَ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِي دِينِهِمْ اور روایت
ہی حسان بن ثابت رض سے کہا اسنے پیدا نکرے کوئی قوم کسی بدعت کو اپنے دین مین إِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا
مگر یہہ کہ نکال دیا اللہ نے اس سنت مین سے کہ انکی دین مین تھی مقدار اس بدعت کے ثُمَّ لَا يُعِيدُهَا إِلَيْهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
پھر پھر اکر نہین بھیجتا اس سنت کو انکی طرف قیامت کے دن تک رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو دارمی نے
وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ
بِدْعَةٍ فَقَدْ أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ اور روایت ہی ابراہیم بن میسرہ تابعی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ توقیر کرے اہل بدعت کی پھر تحقیق تائید کرتا ہی ویران کرنے پر دین اسلام کے **فائدہ**
اہل بدعت کی توقیر و بزرگی کرنے سے اہانت ہوتی ہی سنت کی اور یہہ بناء اسلام کے ویرانی کا سبب ہوتا ہی اور اسیطرح
سنتونکی تعظیم کرنے سے بنیاد اسلام کی مستحکم ہوتی رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا روایت کیا اسکو بیہقی نے
شعب الایمان مین مرسل **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيهِ اور روایت

ہی ابن عباس رض سے کہا اسنے جو شخص کہ سیکھے قرآن پھر پیروی کرے ان احکام کی جو اس مین ہی ھَدَاہُ اللّٰہُ مِنَ الضَّلَالَۃِ فِی الدُّنْیَا وَ وَقَاہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ سُوْءَ الْحِسَابِ سیدہی راہ دکھلاتا ہی اسکو اللہ اور چھوڑاتا ہی اسکو گمراہ سے دنیا مین اور بچاتا ہی اسکو قیامت کے دن بدی اور سختی سے حساب کے وَفِیْ رِوَایَۃٍ اور ایک روایت مین یون آیا ہی قَالَ مَنِ اقْتَدٰی بِکِتَابِ اللّٰہِ لَا یَضِلُّ فِی الدُّنْیَا وَلَا یَشْقٰی فِی الْاٰخِرَۃِ فرمایا جو شخص کہ پیروی کرے کتاب اللہ کی گمراہ ہوگا دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا آخرت مین ثُمَّ تَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ پھر پڑہی حضرت نے یہ آیت فَمَنِ اتَّبَعَ ھُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَلَا یَشْقٰی پھر جو شخص کہ پیروی کرے میری کتاب کی پھر نہ گمراہ ہوگا اور نہ بدبخت ہوگا مصرع تیری طاعت سے ہی حاصل سعادت دین و دنیا کی رَوَاہُ رَزِیْنٌ روایت کیا اسکو رزین نے وَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اور روایت ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا بیان کیا اللہ نے مثال دین کی اور جو کچھ کہ اس مین ہی محارم اور حدود اور احکام قرآن کے اور حال سیدہی راہ کا وَعَنْ جَنْبَتَیِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ اور ہین دونون طرف اس سیدہی راہ کے دو دیوارین شہر پناہ کے فِیْھِمَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَۃٌ اور دونون طرف مین ان کے دروازے ہین کھلے ہوے وَعَلَی الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُّرْخَاۃٌ اور دروازون پر پردے ہین چھوٹتے ہوے وَعِنْدَ رَأْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ اور سر راہ پر ایک شخص بلانے والا ہی لوگونکو یَقُوْلُ اسْتَقِیْمُوْا عَلَی الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا کہتا ہی سیدہے چلے جاؤ راہ پر اور ٹیڑے نجاؤ وَفَوْقَ ذٰلِکَ دَاعٍ اور اوپر اسکے اور ایک بلانے والا ہی یَدْعُوْا کُلَّمَا ھَمَّ عَبْدٌ اَنْ یَّفْتَحَ شَیْئًا مِّنْ تِلْکَ الْاَبْوَابِ پکارتا ہی لوگون کو جسوقت کہ قصد کرتا ہی بندہ کھولنے کسی دروازے اور پردیکا ان دروازون مین سے قَالَ وَیْحَکَ لَا تَفْتَحْہُ کہتا ہی وہ داعی افسوس تو نکھول اس دروازیکو فَاِنَّکَ اِنْ تَفْتَحْہُ تَلِجْہُ پھر بیشک اگر تو کھولیگا اسکو تو پاویگا دکھ کی مار ثُمَّ فَسَّرَہٗ پھر بیان فرمایا حضرت نے اس امثال کی مراد کو فَاَخْبَرَ اَنَّ الصِّرَاطَ ھُوَ الْاِسْلَامُ پھر خبر دی کہ مراد راہ سے اسلام ہی وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَۃَ مَحَارِمُ اللّٰہِ اور تحقیق دروازے کھلے ہوے وہ چیزین ہین کہ جنکو حرام کیا اللہ نے بندون پر وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاۃَ حُدُوْدُ اللّٰہِ اور تحقیق پردے چھوٹتے ہوے حدین ہین اللہ کی جو باندہا ہی درمیان بندے اور محارم کے وَاَنَّ الدَّاعِیَ عَلٰی رَأْسِ الصِّرَاطِ ھُوَ الْقُرْاٰنُ اور تحقیق بلانے والا سر راہ پر وہی ہی قرآن وَاَنَّ الدَّاعِیَ مِنْ فَوْقِہٖ ھُوَ وَاعِظُ اللّٰہِ فِیْ قَلْبِ کُلِّ مُؤْمِنٍ اور تحقیق بلانے والا او پر وہ نصیحت کرنے والا ہی اللہ کیطرف سے دل مین ہر مومن کے **فائدہ** طیبی نے واعظ اللہ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ وہ ایک لمۂ ملک ہی جو نیکی کا الہام کرتا ہی جب تک یہ نہو قرآن کچھ فائدہ نہین دیتا اسواسطے کہ قرآن کا کام یہی فقط راہ راست دکھلا دینا اور اسکو قبول اور اسپر عمل کرنا اور مقصود کو پہنچا دہ توفیق ہی اللہ کیطرف سے بندے کی دل مین ہوتی ہی رَوَاہُ رَزِیْنٌ روایت کیا

اس حدیث کو ابن خوست رزین نے وَاَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت کیا اسکو احمد اور بیہقی نے
شعب الایمان مین عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ نواس بن سمعان صحابی سے وَکَذَا التِّرْمِذِیُّ عَنْہُ اور اسیطرح
روایت کیا ترمذی نے نواس ابن سمعان سے اِلَّا اَنَّہٗ ذَکَرَ اَخْصَرَ مِنْہُ مگر یہہ کہ ترمذی نے ذکر کیا حدیث کو مختصر احمد اور
بیہقی سے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ کَانَ مُسْتَنًّا اور روایت ہی ابن مسعود
سے کہا اسنے جو شخص کہ چاہئے جانا سیدھی راہ پر فَلْیَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ پھر چاہیے کہ چلے اس راہ پر اور اقتدا کرے
انکی جو لوگ کہ تحقیق مر گئے ہین فَاِنَّ الْحَیَّ لَا یُؤْمَنُ عَلَیْہِ الْفِتْنَۃُ پھر تحقیق زندے امن نہین اپر فتنے سے فائدہ
ابن مسعود نے آپ ان باتون کی نصیحت کرتے ہین تابعین کو اور مردون سے مراد رکھے ہین صحابہ کو اور زندون سے مراد
رکھے ہین اپنے زمانے کے لوگون کو سواے صحابہ کے اُولٰٓئِکَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا
اَفْضَلَ ہٰذِہِ الْاُمَّۃِ وہ مرد سے یاران ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے افضل اس امت کے سب لوگ سے اَبَرَّہَا
قُلُوْبًا بہت نیک تھے انکے دل سب امت کے دلون سے وَاَعْمَقَہَا عِلْمًا اور سب امت سے دور اندیشہ تر تھے
علم سے وَاَقَلَّہَا تَکَلُّفًا اور سب لوگ سے امت کے بہت کم تھا انمین تکلف اور ریا فائدہ رسمون اور عادتون
کی رعایت کو عرف مین تکلف کہتے ہین تکلف کا لغوی معنی یہہ ہی کہ بغیر فرمانے کسیکے کوی کام اپنے پر اختیار کر لینا اور رنج اٹھانا
اِخْتَارَہُمُ اللّٰہُ لِصُحْبَۃِ نَبِیِّہٖ وَلِاِقَامَۃِ دِیْنِہٖ پسند کیا انکو اللہ نے واسطے صحبت اپنے نبی کی درود ہو اللہ کا اپر اور
سلام اور واسطے قائم کرنے اسکے دین کے فائدہ یہہ بڑی دلیل ہی صحابہ کی فضیلت پر کہ اللہ نے انکو سب
خلایق سے اپنے حبیب کی صحبت اور یاری کے واسطے پسند فرمایا تو ئے سب خلق سے بہتر اور سب امت کے لوگ سے افضل
ہین اور ہدایت و ایمان کے نور کو قبول کرنے کی لیاقت انکو سب سے زیادہ تھی چنانچہ قرآن مجید مین فرماتا ہی وَاَلْزَمَہُمْ کَلِمَۃَ التَّقْوٰی کَانُوْا
اَحَقَّ بِہَا وَاَہْلَہَا اور تھے بہت سزاوار کلمہ تقوی کے اور زیادہ مستحق اور لایق اسکے واسطے فائدہ اثر مین آیا ہی
کہ اللہ نے تمامی دلون پر نظر فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو بہت روشن پایا نور نبوت کا اس مین رکھا اور دلون
کو اصحاب کے بہت صاف اور لایق پایا انکی صحبت کیواسطے انکو پسند فرمایا فَاعْرِفُوْا لَہُمْ فَضْلَہُمْ سو پہچانو انکے واسطے
انکی بزرگی وَاتَّبِعُوْہُمْ عَلٰٓی اٰثَارِہِمْ اور پیروی کرو انکی انکے قدم بقدم وَتَمَسَّکُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ اَخْلَاقِہِمْ وَسِیَرِہِمْ
اور مضبوط پکڑو جسقدر تم سے ہوسکے انکے اخلاق اور سیرتون کو فَاِنَّہُمْ کَانُوْا عَلَی الْہُدَی الْمُسْتَقِیْمِ پھر تحقیق وہ تھے سیدھی
راہ پر اور نہایت راستی پر رَوَاہُ رَزِیْنٌ روایت کیا اس حدیث کو رزین نے وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنُسْخَۃٍ مِّنَ التَّوْرٰىۃِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ لایا
عمر رضی اللہ عنہ نے ایک کتاب توریت مین سے فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ہٰذِہٖ نُسْخَۃٌ مِّنَ التَّوْرٰىۃِ اور کہا عمر نے ای رسول خدا یہہ نسخہ ہی
توریت سے فَسَکَتَ فَجَعَلَ یَقْرَاُ پھر خاموش ہوگئے حضرت سو پھر پڑھنے لگے اسکو عمر وَوَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

يَتَغَيَّرُ اور حال یہہ تھا کہ چہرۂ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مارے غصے کے متغیر ہوتا تھا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَكِلَتْكَ
الثَّوَاكِلُ تب کہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر کو دین تجھ پر رونی والی عورتیں یعنے تو مرجاوے اور ہلاک ہووے مَا تَرٰى بِوَجْهِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نہ دیکھتا ہی تو کیا حالت ہی چہرۂ مبارک پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى
وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب دیکھا عمر نے چہرے کیطرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اثر غضب کا پایا
فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ پھر کہا عمر نے پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کے ساتھ غصے سے اللہ کے اور غضب
سے اسکے رسول کے رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا راضی ہوں میں اللہ کی خداوندی سے اور راضی
ہوئیں اسلام کے دین سے اور راضی ہوئیں محمد سے کہ نبی ہمارے ہیں فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اُس خدا کی کہ بقا ذات محمد کا جسکے قدرت کے
ہاتھ میں ہی لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ اگر ظاہر ہووے تمکو موسی
پیغمبر پھر تابعداری کریں تم اسکی اور چھوڑ دیویں تم مجھکو تو البتہ گمراہ ہوتے ہو اور دور پڑتے ہو تم سیدھی راہ سے وَلَوْ كَانَ
حَيًّا وَاَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ اگر زندہ رہتے موسی اور پاتے میری نبوت کو البتہ پیروی کرتے میری رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
روایت کیا اسکو دارمی نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامِيْ لَا
يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ اور روایت ہی انہوں سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کلام نہ تغیر و تبدیل کرتا ہی کلام کو اللہ کے وَكَلَامُ
اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِيْ اور کلام اللہ کا ناسخ ہوتا ہی میرے کلام کو وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهٗ بَعْضًا اور کلام اللہ
کا ناسخ ہوتا بعض اسکا بعضے کو **فائدہ** نسخ چار قسم پر ہوتا ہی نسخ قرآن کا قرآن سے نسخ حدیث کا حدیث سے نسخ
قرآن کا حدیث سے نسخ حدیث کا قرآن سے اور اس حدیث سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ نسخ کتاب کا حدیث سے جایز نہیں
شاید یہہ حدیث خود منسوخ ہی یا کلامی سے مراد حضرت کا وہ کلام ہی کہ اپنے اجتہاد سے بغیر وحی فرمایا ہو واللہ اعلم
وَعَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ
اور روایت ہی ابو ثعلبہ خشنی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ نے فرض کیا کئی چیزیں فرض فَلَا
تُضَيِّعُوْهَا سو ضایع نکرو انکو وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا اور حرام کردیا کئی چیزیں حرام سو نہ توڑو حرمت کو
انکی وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا اور باندہا اللہ نے حدیں سو نہ تجاوز کرو ان سے وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ
مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا اور چپ رہگیا اللہ نے بعضے چیزوں سے اور بیان نفرمایا انکو بغیر فراموشی کے
پھر بحث نکرو ان سے **فائدہ** اللہ فراموشی سے مبرا ہی مگر رحمت سے آسانی کے واسطے چند چیزوں میں سکوت
فرمایا ہی سو اُس میں پوچھا کرو رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا ان تینوں حدیث کو دارقطنی نے
فائدہ قطن ایک محلے کا نام ہی بغداد میں قطنی نسبت ہی اسکی طرف ہزاروں حمد و شکر اللہ رب العلمین کے کہ کتاب پاکی

اسکی تائید وفضل سے پوری ترجمہ ملی **مناجات مترجم** بدرگاہ خدای منعم یاالٰہی تو ہی رؤف رحیم ؛ غافر وناصر ومجیر وکریم ؛ تیرے افضال ہی سبکی برات ؛ نام تیراہی قاضی الحاجات ؛ مجھے صدق ویقین کی دولت دے ؛ برکت سے کلام احمد کے ؛ نقد ایان سے کرغنی مجھکو ؛ دے ہدایت کی روشنی مجھکو ؛ عمل بد کا عزم ماضی کر ؛ دل قضا و قدر سے راضی کر ؛ جرم وعصیان سے رکھہ مجھے محفوظ ؛ حب احمد سے دل کو کر محظوظ ؛ مجھکو کبر ونفاق سے رکھہ پاک ؛ کرنہ شیطان کے وسوسے سے ہلاک ؛ رکھہ تو قایم مجھے شریعت پر تو کر تو عامل کتاب وسنت پر ؛ عاقبت میری نیک کردے غفور ؛ رکھہ مجھے قبر کے عذاب سے دور ؛ نہ بنا تو عتاب مجھے کر شفاعت کا مبتلا مجھے ؛ یہ مناجات میری کر تو قبول ؛

كِتَابُ الْعِلْمِ

یہ کتاب ہی علم کی **فائدہ** علم سے مراد علم دین کا ہی جو قرآن وحدیث سے علاقہ رکھتا ہی اور علم دین کا دو قسم پر ہی پہلا مبادی دوسرا مقاصد مبادی وہ علم ہی کہ پہچانت قرآن وحدیث کی جن پر موقوف ہو جیسا علم صرف ونحو ولغت وغیرہ کا اور مقاصد وہ ہیں کہ اعتقاد اور عمل جن سے متعلق ہو جیسا علم عقاید اور فقہ کا یہ سب علم معاملہ ہی اور علم مکاشفہ ایک نور ہی طریق حق پر چلے اور صدق معاملہ کرے اور دل سے نمودار ہوتا ہی اور پہچانت اشیا کے حقایق کی جیسا کہ ہی اس سے منکشف ہوتی ہی اور معرفت ذات وصفات الٰہی کی اُس سے حاصل ہوتی ہی یہ علم علم حقیقت ہی اور اسکے واقفون اور عالمون کو ورثۃ الله کہتے ہیں جیسا کہ حدیث میں آیا ہی مَنْ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَرَّثَهُ اللهُ مَا لَمْ يَعْلَمْ یعنے جو شخص کہ عمل کرے اس چیز کا جسکو جانتا ہی وارث کریگا الله اسکو اس علم کا کہ وہ نہ پڑھا ہو اور علم ظاہر اور علم باطن میں ملکر ایسی نسبت ہے جیسے جان اور پوست و مغز میں آیتین اور حدیثین جو علم کی فضیلت میں وارد ہوے اُن سب اقسام کو شامل ہین

الفصل الاول

فصل ہی **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً روایت ہی عبد الله ابن عمرو سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے پہنچاؤ میری امت کو میری طرف سے دین اور شریعت اگرچہ ایک آیت ہو **فائدہ** بعضون نے آیت سے وہ کلام مراد رکھے ہین جو مفید ہو جیسے فایدے کو تب معنی یہہ ہوتی ہی کہ پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ایک حدیث بھی ہو وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ اور بیان کرو جو کہ سنتے ہو تم بنی اسرائیل سے اور کچھ گناہ نہیں اسکے بیان کرنے مین **فائدہ** گذشتہ باب کے تیسرے فصل مین توریت کے پڑھنے لکھنے سے منع فرمایا اس حدیث مین فرماتے ہین کہ اگر قصے اور نصایح اور امثال بنی اسرائیل سے سنوگے تو انکو بیان کیا کرو نہ انکی شریعت اور احکام کو اسواسطے کہ وہ منسوخ ہوگئے ہین وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ اور جو شخص کہ جھوٹ باندھے مجھپر اور جسکو مین نکہا ہون اسکی نسبت میری طرف کرے سو چاہئے کہ اپنے بیٹھنے کی جگہ بنالوے آگ سے دوزخ کے **فائدہ** جھوٹ باندھنا حضرت پر اگرچہ ترغیب وترہیب کے واسطے ہو حرام اور کبیرہ گناہ ہی اور وضع کرنا حدیث کا اور وضعی حدیث کو روایت کرنا بھی حرام ہی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ اور روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا اُن دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیان کرے

مجھ سے کوئی حدیث اسکو گمان ہو اسکو کہ وہ حدیث جھوٹی ہی پھر وہ شخص ہی ایک جھوٹ کہنے والونمین سے **فائدہ** اگر گمان غالب ہو کہ حدیث
وضعی ہی تو اسکو روایت نکرے اگر کریگا تو وہ بھی جھوٹ کی شرکت کرنے سے جھوٹا ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **و**
عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ
اور روایت ہی معاویہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چاہتا ہی اللہ اسکے ساتھ نیکی فقیہ کرتا ہی اسکو دین
مین **فائدہ** اللہ جسکے ساتھ خوبی چاہتا ہی اسکو فہم اور دانائی اور بصیرت قرآن و سنت کے سمجھنے کی عطا کرتا ہی فقہ کا لغوی معنی
فہم و دانائی ہی عرف شرع مین فقہ احکام عملیہ کے علم کو کہتے ہین اور اسکے جاننے والے کو فقیہ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي اور نہین ہون مین
مگر تقسیم کرنیوالا اور اللہ دیتا ہی جسکو چاہتا ہی فقہ اور فہم دین مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **وعن اَبِي**
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ اور روایت
ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ کانین ہین جیسے کانین ہین روپے اور سونے کے یعنے
کانونمین جیسا تفاوت ہی کہ کوئی کان جواہر کا اور کوئی کان سونے کا کوئی کان روپے کا کوئی کان لوہے تانبے کا کوئی کان چونے کا ہوتا ہی
اسیطرح آدمیان بھی اخلاق اور صفات مین مختلف ہوتے ہین خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا نیک لوگ
جاہلیت مین کے نیک لوگ ہین اسلام مین جب فقیہ ہووین اور علم دین کا سیکھین یعنے جو شخص کہ جاہلیت مین عقل اور بزرگی اور اچھی صفات
رکھتا تھا وہ اسلام مین آنے بعد بھی وہی صفات نیک اس سے ظاہر ہوگئے مگر وہان تاریکی مین کفر کے تھا یہان نور اسلام سے منور ہوگیا
فائدہ مدار اور قیام دین کا علم اور معرفت حاصل کرنے پر ہی اگر اسکے ساتھ شرافت اور نجابت ہو تو بہت معتبر ہی بے علم و معرفت
کے شرافت کو کچھ اعتبار نہین اسیواسطے لوگون نے کہا ہی کہ کمینہ عالم بہتر ہی اشراف جاہل سے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اس حدیث
کو مسلم نے **وعن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَيْنِ اور
روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی حسد مگر حق مین دو شخص کے یعنے اگر حسد روا ہوتا تو
حق مین دو شخص کے اچھا ہوتا بعضون نے کہا ہی کہ مراد حسد سے اس حدیث مین تمنا اور آرزو کرنا کہ اسکو جو کچھ دیا ہی مجھکو بھی حاصل ہو
نہ کہ تمنا اسکی زوال نعمت کا کرنا یہ تو روا نہین مگر مفسدون اور ظالمون کے حق مین اور وہ دو شخص کہ جن پر رشک لیجانا جائز ہی یہ ہین
رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهٗ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ پہلا وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے مال پھر متوجہ کردیا اسکو اللہ نے اس مال کے
خرچ کرنے پر طاعت اور فرمانبرداری مین یعنے اس شخص کو مال بھی دیا اور اسکو توفیق بھی دیا کہ سب مال راہ حق اور راہ اللہ کی خوشنودی مین
خرچ کرے وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا دوسرا وہ شخص کہ دیا اسکو اللہ نے حکمت یعنے علم دین کا پھر وہ
عمل کرتا ہی اور حکم کرتا ہی اس سے لوگونمین اور سکھلاتا ہی اسکو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **وعن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اور روایت ہی
ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مرجاتا ہی آدمی منقطع ہوجاتے ہین اس سے عمل اسکے یعنے آدمی مرنے سے

اسکے جتنے عمل مثل نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ کے کرتا تھا کٹ جاتے ہیں اور انکا ثواب موقوف ہو جاتا ہی اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ مگر تین عمل سے مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ صدقہ جاریہ سے **فائدہ** صدقہ جاریہ کہتے ہین اس کام کو کہ وہ کام بعد اُسکے بھی ہمیشہ باقی رہے جیسا باولی حوض اور مسجد اور سرا اور صدقہ جاریہ کا حسنات اسکے مرنے کے بعد بھی منقطع نہین ہوتا کہ وہ چیزان جب تک باقی رہتے ہین تب تک اسکو ثواب ملا کرتا ہی اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ یا وہ علم کہ نفع لیا جاتا ہی جس سے پڑھانے اور کتاب بنانے سے اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ یا بیٹا پرہیزگار کہ دعا کرے اسکے واسطے بعد انتقال اسکے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھڑاوے کسی مومن کو کسی سختی اور غم سے دنیا کے سختیون سے نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ دور کرتا ہی اللہ اس سے غم کو قیامت کے غمون اور سختیون سے **فائدہ** کوئی شخص جب کسی مومن سے دنیا کے غم کو دور کرتا ہی قیامت کی سختی اس سے اللہ تعالیٰ دور کرتا ہی جب کسیکو آخرت کے اندوہ والم اور کفر ومعصیت سے بچاویگا تو کیا کچھ اجر پاویگا وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور جو شخص کہ آسان کراوے کام کسی شخص پر کہ دشوار ہو گیا ہی اس پر آسان کرتا ہی اللہ اس آسان کرنے والے پر دنیا اور آخرت مین وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اور جو شخص کہ ڈھانپے عیب کسی مسلمان کا یا پہناوے برہنہ مسلمان کو کپڑا ڈھانپتا ہی اسکو اللہ دنیا اور آخرت مین وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ اور اللہ تائید مین بندے کے ہی جب تک کہ ہی بندہ تائید مین اپنے بھائی کے **فائدہ** وہ تائید مضرت کے دفع کرنے مین ہو یا نفع پہنچانے مین ہو وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا اور جو شخص کہ چلتا ہی ایسی راہ کہ طلب کرتا ہی اس مین کوئی علم علوم دین مین سے سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ آسان کرتا ہی اللہ اس علم کی راہ چلنے والے کے واسطے ایک راہ طرف بہشت کے یعنے علم کے طالب کو بہشت مین لیجاتا ہی یا اسکو ایسے نیک عمل کی توفیق دیتا ہی کہ بسبب اسکے بہشت مین داخل ہو جاوے وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اور نہ جمع ہوتی ہی کوئی جماعت کسی گھر مین گھرون مین سے اللہ کے کہ پڑھین کتاب اللہ کی اور پڑھاوین اسکو باہدیگر اپنے مین یا بحث کرین اسکی معنی کی تحقیق اور الفاظ کی صحت مین اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ مگر یہ کہ نازل ہوتی ہی ان پر تسکین دل کی اور آرام باطن کا اور اسکے دل سے رغبت دنیا کی خواہشونکی اور خوف ماسوی اللہ کا نکل جاتا ہی اور صفائی اور روشنائی اور حضور اللہ کے ساتھہ حاصل ہوتا ہی **فائدہ** شرح مسلم مین لکھا ہی کہ سکینہ وہ چیز ہی کہ اسکے ساتھہ ملائک ہوتے ہین کبھو صورت ابر کی لیکر نزول کرتا ہی وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ اور ڈھانپ لیتی ہی انکو رحمت وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور گھیر لیتے ہین اور طواف کرتے ہین انکو فرشتے وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ اور ذکر کرتا ہی انکا اللہ اس جماعت مین کہ نزدیک ہین اسکے یعنے ملاء اعلیٰ مین **فائدہ** ملاء اعلیٰ اللہ کے مقرب فرشتے ہین اللہ نے اپنے ان خاکی بندون کے افتخار کے واسطے اور ملائک کو جو آدمی کی نقص پر طعنہ مارتے تھے الزام دینے کے لئے انکا ذکر ملاء اعلیٰ مین کرتا ہی وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ اور جو شخص کہ پیچھے ڈالا اسکو عمل آگے نہین لاتا اسکو

نسب یعنے جو کہ عمل مین قصور کرے عالی نسب ہو تو بھی یہہ نسب اس قصور کا عوض ہو نہین سکتا رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول الناس یقضی علیہ یوم القیمۃ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق پہلا ان لوگون کا جو حکم کیا جاویگا اسپر قیامت کے دن بسبب نہونے اخلاص کے عمل مین
رجل استشہد وہ مرد کہ شہید ہوا فاتی بہ پھر لاتے ہین اسکو اللہ تعالی کی درگاہ مین فعرفہ نعمتہ پھر پہچانت دیتا ہی
اس شخص کو اللہ نے اپنی نعمت کی جو اسے عطا فرمایا فعرفہا پھر پہچان لیتا ہی وہ نعمت کو اللہ کی فقال فما عملت فیہا تب کہتا
ہی اللہ اس شخص کو پھر کہہ کیا عمل کیا تو شکر مین اس نعمت کی قال قاتلت فیک حتی استشہدت کہتا ہی وہ شخص جنگ کیا
مین کافرون کے ساتھ خالص تیری خشنودی کے واسطے یہان تک کہ مارا گیا مین تیری راہ مین قال کذبت فرماتا ہی اللہ نے جھوٹ کہا تو نے
میرے واسطے نہین کیا ولکنک قاتلت لان یقال جری ولیکن جنگ کیا تو نے خلق کو دکھلانے اور اپنی نام آوری کے لئے تا کہا
جاوے کہ فلانا دلیر ہی فقد قیل پھر تحقیق کہا گیا یعنے تو اپنی نام آوری کے واسطے جنگ کیا تھا سو تیرا نام ہوا اور تو اپنا غرض پایا پھر تجھے
کیا مانگتا ہی ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار پھر حکم کیا جاتا ہی اسکے واسطے پھر کھینچا جاتا ہی اوندھے
منہ زمین پر یہان تک کہ ڈالا جاتا ہی آگ مین دوزخ کی ورجل تعلم العلم وعلمہ وقرأ القرآن فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا
قال فما عملت فیہا قال تعلمت العلم وعلمتہ وقرأت فیک القرآن دوسرا وہ شخص کہ سیکھا علم اور سکھلایا اسکو
اور پڑہا قرآن پھر لایا جاتا ہی وہ شخص درگاہ مین اللہ کی پھر پہچانت دیتا ہی اسکو اللہ نے اپنی نعمتون کی پھر پہچانتا ہی انکو پھر کہتا ہی
اللہ کیا عمل کیا تو نے شکر مین ان نعمتون کے کہتا ہی وہ سیکھا مین علم اور سکھلایا مین اسکو اور پڑہا مین خالص تیرے واسطے قرآن
قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال انک عالم پھر فرماتا ہی اللہ نے جھوٹ کہا تو نے ولیکن سیکھا تو علم تا کہ
بولین لوگ تجھ کو عالم وقرأت القرآن لیقال انک قاری اور پڑہا تو قرآن تا کہ کہا جاوے کہ تو قاری ہی فقد قیل
پھر تحقیق کہا گیا یعنے تیرے غرض کے موافق لوگ تجھے عالم اور قاری کہے ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی
النار پھر حکم کیا جاتا ہی اسکے واسطے پھر کھینچا جاتا ہی اوندھے منہ زمین پر یہان تک کہ ڈالا جاتا ہی آگ مین ورجل وسع
اللہ علیہ واعطاہ من اصناف المال کلہ فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال ما
ترکت من سبیل تحب ان ینفق فیہا الا انفقت فیہا لک تیسرا وہ شخص کہ کشادگی کیا اللہ نے اسپر روزی اور
دیا اسکو طرح طرح کا مال پھر لایا جاتا ہی وہ درگاہ مین اللہ کی پھر پہچانت دیتا ہی اسکو اللہ اپنے نعمتونکی پھر پہچان لیتا ہی وہ انکو
کہتا ہی اللہ نے پھر کیا عمل کیا تو نے شکر مین ان نعمتون کی کہتا ہی وہ شخص نہ چھوڑا مین کوئی راہ کہ دوست رکھتا تھا کہ خرچ کیا جاوے اسمین
مگر خرچ کیا مین نے اس مین مال محض تیری خشنودی کے واسطے قال کذبت ولکنک فعلت لیقال ہو جواد فقد
قیل فرماتا ہی اللہ جھوٹ کہا تو نے ولیکن خرچ کیا تو نے تا کہ کہا جاوے کہ وہ بڑا سخی ہی سو تحقیق کہا گیا ثم امر بہ فسحب
علی وجہہ ثم القی فی النار پھر حکم کیا جاتا ہی اسکے لئے پھر کھینچا جاتا ہی وہ اپنے اوندھے منہ زمین پر یہان تک کہ ڈالا

جاتا ہی لگ ہین دوزخ کی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نہین نکال لیتا علم یعنے آخری زمانے مین کھینچکر یَنْتَزِعُہٗ مِنَ الْعِبَادِ کھینچ لیتا ہی اسکو بندون کے ہاتھ سے
وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ ولیکن نکال لیگا علم کو اٹھا لینے سے علما کے حَتّٰی اِذَا لَمْ یُبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا
جُہَّالًا یہان تک جب باقی نرہیگا کوئی عالم بنا لوینگے لوگ سردار جاہلونکو فَسُئِلُوْا پھر سوال کرینگے ان سے اور فتوی چاہینگے فَاَفْتَوْا
بِغَیْرِ عِلْمٍ پھر وے فتوی دیوینگے بغیر علم اور جاننے کے فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا پھر آپ بھی گمراہ ہونگے اور دوسرونکو بھی گمراہ کرینگے مُتَّفَقٌ
عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر وَعَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ یُذَکِّرُ النَّاسَ فِیْ
کُلِّ خَمِیْسٍ اور روایت ہی شقیق تابعی سے کہا اسنے کہ تھے عبداللہ بن مسعود وعظ کرتے لوگون کو ہر پنجشنبے مین فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ یَا اَبَا
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ پھر کہا انکو ایک شخص نے اے ابو عبدالرحمن فائدہ ابو عبدالرحمن عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہی لَوَدِدْتُ اَنَّکَ
ذَکَّرْتَنَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ البتہ دوست رکھتے ہین ہم کہ بیشک آپ وعظ کرتے رہین ہمکو ہر روز قَالَ اَمَا اِنَّہٗ یَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِکَ کہا
ابن مسعود نے سن لے بیشک شان یہہ ہی کہ منع کرتی ہی مجھکو ہر روز وعظ کرنے سے اِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ اُمِلَّکُمْ یہہ بات کہ ناپسند ہی
مجھکو کہ ملول کراؤن مین تمکو وَاِنِّیْ اَتَخَوَّلُکُمْ بِالْمَوْعِظَۃِ بیشک مین کبھو کبھو پاتا ہون تمکو وعظ کہنے مین خوشی کا کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَخَوَّلُنَا بِھَا جیسا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی کہتے ہمکو وعظ مَخَافَۃَ السَّاٰمَۃِ عَلَیْنَا
بسبب خوف ملالت کے ہمپر مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَۃٍ اَعَادَھَا ثَلٰثًا اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہتے کوئی بات دہراتے
اسکو تین بار حَتّٰی تُفْھَمَ عَنْہُ یہان تک کہ سمجھی جاتی وہ بات انسے فائدہ حضرت کی عادت شریف اکثر اوقات کسی بات کا
اہتمام کرتے وقت یہہ ہوگی نہ کہ ہمیشہ واللہ اعلم وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ اور جب آتے حضرت کسی قوم پر سلام کرتے انپر
سَلَّمَ عَلَیْھِمْ ثَلٰثًا سلام کرتے انپر تین بار فائدہ صحیح احادیث مین آیا ہی کہ جب حضرت کسی قوم پر آتے انپر یکبار سلام کرتے
اس حدیث مین آیا ہی کہ تین بار سلام کرتے سو اسکی توجیہ یہہ ہی کہ پہلا سلام اپنے آنے کی اجازت کے واسطے کہتے تا لوگ خبردار ہوجاوین
اور بلالیوین دوسرا سلام تحیت کا جو سنت ہی تیسرا جب اس مجلس سے مرخص ہو کر اٹھ جاتے سلام کہتے دوسری توجیہ یہہ ہی کہ استیذان
مین بھی تین بار سلام واقع ہوتا ہی جیسا پہلے بار اذن چاہنے کیواسطے سلام کرے اور نہ بلالیوین تو دوسرا بار سلام کہنا اگر تب بھی نہ
بلالیوین تو تیسرے بار سلام کرنا اگر تب بھی نہ بلالیوین لوٹکر چلا جانا یہی سنت ہی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے
وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ اور روایت ہی ابو مسعود انصاری سے فائدہ ابو مسعود علیحدہ ہین اور ابن
مسعود علیحدہ نام ابو مسعود کا عقبہ بن عمرو ہی اور نام ابن مسعود کا عبداللہ بن مسعود یہہ بڑی شان والے مشہور صحابی تھے اور عقبہ
بھی صحابی ہین قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہا ابو مسعود نے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم

پاس فقال انه أُبدِعَ بي اور کہا رہ گیا میرا اونٹ چلنے سے فاحملني سو سوار کراؤ مجھکو یعنے وہ شخص سوال کیا کہ میرا اونٹ رہ گیا ہی مجھے اونٹ
دیو فقال ما عندي تب فرمایا حضرت نے نہین میرے پاس اونٹ یا کوئی چیز کہ اس سے اونٹ خرید کرکے دلاؤن فقال رجل يا
رسول الله انا ادلّه على من يحمله تب عرض کیا ایک شخص نے ای رسول خدا مین رہنمائی کرتا ہون اسکو ایسے شخص پر کہ سوار کرا دیوے اسکو
اور اونٹ دیوے فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دلّ على خير فله مثل اجر فاعله تب فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کسی کو راہ دکھلاوے خوبی اور نیکی پر سو اسکے لئے ہی ثواب مانند ثواب اسکے کرنے والے کے **فائدہ** جب رہنمائی شامل
ہی تعلیم کو اسواسطے اس حدیث کو کتاب العلم مین لایا رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** جرير قال كنا في
صدر النهار عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فجاءه قوم عراة اور روایت ہی جریر سے کہا اسنے
کہ تھے ہم درمیانے روز کے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر آئی ایک قوم برہنہ بدن **فائدہ** جریر بن عبد اللہ بجلی بڑے
صحابی تھے اور ایسے حسین اور صاحب جمال تھے کہ امیر المومنین انکو یوسف علیہ السلام کے ساتھ تشبیہ دیتے تھے مجتابي النمار کملی پوش **فائدہ**
نمار نون کے کسرہ سے جمع ہی نمرہ کی اور نمرہ کہتے ہین اس کملی کو کہ جسپر سیاہ اور سفید خطوط ہوتے ہین اور جنگلی عرب اسکو پہنتے ہین او العباء
راوی شک کرتا ہی کہ نمار کہا یا عبا اور عبا بھی ایک قسم کی کملی ہوتی ہی متقلدي السيوف حمائل کئے ہوئے گردن مین شمشیرین
عامتهم من مضر اکثر لوگ انمین کے قبیلہ مضر سے تھے بل كلهم من مضر بلکہ سب کے سب قبیلہ مضر سے تھے فتمعّر وجه
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رأى بهم من الفاقة پھر متغیر ہوگیا چہرہ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب
دیکھنے اثر محتاجی کا فدخل ثم خرج تب آئے حضرت نے گھر مین اور کوئی چیز نہ پایا پھر باہر آئے فامر بلالا فاذّن و
اقام تب حکم فرمایا بلال کو پھر اذان دیا اسنے اور اقامت کہا فصلى ثم خطب تب نماز ادا کی حضرت نے اور خطبہ پڑھے فقال
پھر پڑھے حضرت نے یہہ آیت يا ايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة الى آخر الاية ای لوگو
ڈرتے رہو اپنے رب سے جسنے بنایا تمکو ایک ذات اکیلی سے آخر آیت تلک **فائدہ** اس آیت مین ذکر خیرات اور صلہ ارحام کی تاکید
کا آیا ہی والاية التي في الحشر اور پڑھی حضرت نے دوسری وہ آیت جو سورہ حشر مین ہی اور اس مین بھی ذکر خیرات اور تصدق کا
ہی اور وہ آیت یہہ ہی اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد ڈرتے رہو اللہ سے اور چاہئے کہ دیکھے ہر شخص کیا پہلے
بھیجا ہی کل قیامت کے واسطے تصدق رجل من ديناره من درهمه من ثوبه من صاع برّه من صاع تمره چاہئے کہ خیرات کرے
مرد اپنے دینار سے اور اپنے درہم سے اور اپنے کپڑے سے اور اپنے سیر گیہون سے اور اپنے سیر خرمے سے یعنے اپنے کو جیسے میسر ہی اسکی خیرات
کرے حتى قال ولو بشق تمرة یہان تک کہ فرمایا حضرت نے خیرات کرے اگرچہ آدھا خرما ہو قال کہا جریر نے جو راوی ہی اس حدیث
کا فجاء رجل من الانصار بصرة كادت كفه تعجز عنها بل قد عجزت پھر لایا ایک شخص انصار مین سے ایک ایسی
ہمیانی کہ قریب تھا کہ ہتیلی اسکی عاجز ہو جاوے اسکے اٹھانے سے بلکہ تحقیق عاجز ہوگئی تھی ثم تتابع الناس پھر پیاپے لانے لگے لوگ
خیرات حتى رأيت كومين من طعام وثياب یہان تک کہ دیکھا مین نے دو ڈھیر کھانے کی چیزون کی اور کپڑون کے

حتیٰ رأیت وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہلل یہان تک کہ دیکھا مین چہرۂ مبارک کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چمکتا ہی خوشحالی سے کانہ مذھبۃ گویا کہ وہ روپاہی مُلمّع کیا ہوا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص کی فضیلت کی بیان مین جسنے پہلے ہمیانی لایا تھا اور اُسکی متابعت سے دوسرون نے لانا شروع کیا من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من اجورھم شیئ جسنے رکھا اور پیدا کرو یا دین اسلام مین ایک چال اچھی پھر اسکے لئے ہی ثواب اسکا اور ثواب اس شخص کا کہ جسنے عمل کیا اسپر اسکے بعد بغیر کم کئے جانے اُنکے ثوابون مین سے کچھ ومن سن فی الاسلام سنۃ سیئۃ کان علیہ وزرھا ووزر من عمل بہا من بعدہ من غیر ان ینقص من اوزارھم شیئ اور جو شخص کہ بنیاد کیا دین اسلام مین ایک چال بری ہوتا ہی اسپر گناہ اسکا اور گناہ اُس شخص کا کہ جسنے عمل کیا اسپر اسکے بعد بغیر کم کئے جانے اُنکے گناہون مین کچھ رواہ مسلم روایت اسکو مسلم نے **فائدہ** شرح اس حدیث کی دوسری فصل مین باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کے لکھی گئی ہی اسواسطے یہان نہ لکھا **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقتل نفس ظلما الا کان علی ابن ادم الاول کفل من دمہا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے جاتا ہی کوئی جان ظلم سے مگر یہکہ ہوتا ہی آدم کے پہلے بیٹے پر ایک حصہ گناہ سے خون اس مقتول کے لانہ اول من سن القتل کسواسطے کہ اسنے وہ شخص ہی کہ جسنے اول کیا بنیاد قتل کی دنیا مین **فائدہ** اس حدیث مین اشارہ ہی قابیل نے ہابیل کو مارنے کے قصے کیطرف دنیا مین جتنے خون ناحق ہوتے ہین اُسکا گناہ قابیل پر پہنچتا ہی اسواسطے کہ بانی خون ناحق کا وہی ہی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وسنذکر حدیث معاویۃ لا یزال طائفۃ من امتی فی باب ثواب ھذہ الامۃ اور ہم ذکر کرینگے حدیث معاویہ کی باب مین ثواب ہذہ الامۃ کے ان شاء اللہ تعالیٰ

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** کثیر بن قیس قال کنت جالسا مع ابی الدرداء فی مسجد دمشق روایت ہی کثیر بن قیس تابعی سے کہا اسنے کہ تھا مین بیٹھا ہوا ابو درداء کے ساتھ مسجد مین دمشق کے **فائدہ** دمشق دال کے کسرے اور میم کے فتح سے ایک شہر کا نام ہی جو پایۂ تخت ہی ملک شام کا دمشاق بن کنعان نے اسکو بنایا ہی فجاءہ رجل فقال یا ابا الدرداء انی جئتک من مدینۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحدیث بلغنی انک تحدثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جئت لحاجۃ تب آیا ایک شخص پھر کہا اے ابو الدرداء بیشک آیا مین تیرے پاس مدینے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ایک حدیث کے کہ پہنچی ہی مجھکو کہ تو خبر دیتا ہی اس حدیث کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں آیا مین اور کسی حاجت کے لئے قال فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سلک طریقا یطلب فیہ علما سلک اللہ بہ طریقا من طرق الجنۃ کہا ابو الدرداء نے پھر بیشک سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ چلے ایسی راہ کہ طلب کرتا ہی اس مین کوئی علم دین کے علوم مین سے لیجاتا ہی اسکو اللہ ایک راہ پر راہون مین سے بہشت کی وان الملائکۃ لتضع اجنحتہا رضی لطالب العلم اور تحقیق فرشتے البتہ رکھتے ہین اپنے پرون کو خوشنودی کیلئے طالب العلم کے واسطے **فائدہ**

ملایک بسبب تواضع کے طالب العلم کیواسطے اپنے پکھو نکے بچھاتے ہین اسواسطے کہ علم اللہ کی قرب کو پہنچانیکا واسطہ ہی طیبی نے لکھا ہی کہ مراد
بازو ان کھینے سے یہہ ہی کہ فرشتے اپنا سیر وطیر چھوڑ کر علم کے سنے کیواسطے اترتے ہین وَاِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور تحقیق عالم کے لئے معافی چاہتے ہین اور دعا مانگتے ہین جو کوئی ہی آسمانون مین اور زمین مین فرشتے اور جن
اور انس وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ اور مچھلیان درمیانے پانی کے **فائدہ** عالم کیواسطے سب حیوانات بھی آمرزش چاہتے ہین لیکن
خصوصیت مچھلیونکا ذکر اسواسطے فرمایا کہ پانی آسمان سے بسبب برکت عالمون کے برستا ہی اور معیشت مچھلیونکی پانی مین ہی اس حدیث
سے معلوم ہوتا ہی کہ گناہان عالم کے استغفار سے اہل زمین و آسمان کے معاف ہوجاتے ہین وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ
كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ اور تحقیق فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہی جیسی فضیلت چودھوین رات کے
چاند کی تمامی ستارون پر **فائدہ** چاند نور حاصل کرتا ہی آفتاب سے اور عالم نور علم دین کا پاتا ہی جناب رسالت سے
جو آفتاب ہی عالم دین کا اسواسطے عالم کو چاند سے تشبیہ فرمایا وَاِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ اور بیشک عالمان وارثان
ہین نبیون کے **فائدہ** عالمان نبیون کے وارثان اسواسطے ہوے کہ انبیا علیہم السّلام کو کوئی میراث سوا علم کے نتھے سو وہ میراث
عالمون کو پہنچی وَاِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا اور تحقیق پیغمبرون نے نہ چھوڑے ہین میراث دینار و درہم
کو وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ اور چھوڑے ہے میراث مگر علم فَمَنْ اَخَذَهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ پھر جو شخص کہ حاصل کیا علم اور سکھلایا
اسکو پایا پورا حصہ دین و سعادت کا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَ
سَمَّاهُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسَ بْنَ كَثِيْرٍ روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور نام
لیا ہی ترمذی نے حدیث کو قیس بن کثیر کرکے یعنے مولف مشکات کا شروع حدیث مین کثیر بن قیس لکھا ہی اور ترمذی نے قیس بن
کثیر کہا ہی صحیح وہی ہی جو مولف نے ذکر کیا واللہ اعلم **وعن** اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْاٰخَرُ عَالِمٌ اور روایت ہی ابو امامہ باہلی صحابی سے کہا اسنے ذکر کئے گئے واسطے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو شخص ایک انمین کا عابد اور دوسرا عالم یعنے پوچھا گیا حضرت سے کہ کون افضل ہی عالم یا عابد فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فضیلت عالم کی عابد پر ایسی ہی کہ جیسی فضیلت میری تمہارے ادنی پر **فائدہ** خیال کیا چاہیے کہ فضیلت مین عالم کی یہہ کسقدر مبالغہ
ہی پہلے تو حضرت انبیا کے سردار ہین پھر صحابہ پر آپ کی فضیلت کیسی ہوگی سو ظاہر ہی خصوصًا اسپر جو ان سب سے ادنی ہی ثم قال رسول
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهُ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا
وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ اور اسکے
فرشتے اور اسمانون اور زمین والے یہان تک کہ چونٹی اپنی سوراخ مین اور یہان تک کہ مچھلی پانی مین البتہ درود بھیجتے ہین لوگون
کو تعلیم کرنیوالے پر نیکی کی یعنے لوگون کو علم اور حکمت سکھلانیوالے پر درود بھیجتے ہین **فائدہ** عالم کو عابد پر فضیلت ہونیکا سبب

ہی کہ علم ایک نعمت ہی اللہ کی تعلیم سے وہ دوسرے کو پہنچتی ہی اور عبادت اگرچہ وہ بھی نعمت ہی لیکن دوسرے کو نہیں پہنچتی رواہ الترمذی
روایت کیا اسکو ترمذی نے ورواہ الدارمی عن مکحول مرسلا ولم یذکر رجلان اور روایت کیا اس حدیث کو دارمی نے
مکحول تابعی سے بطریق مرسل کے اور نہ ذکر کیا دارمی نے یہ قصہ کہ پوچھا گیا حضرت سے حال دو شخص کا بلکہ لایا حدیث کو اس عبارت سے کہ کہا وقال فضل العالم علی
العابد کفضلی علی ادناکم ثم تلا ہذہ الایۃ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کی عابد پر جیسی فضیلت میری ہی تمہارے
ادنا پر بعد اسکے پڑھی حضرت نے یہ آیت انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء نہیں ڈرتے اللہ کو بندوں میں سے اسکے مگر علم والے وسرد کر
الحدیث الی آخرہ اور ذکر کیا حدیث کو اسکی آخر تک وعن ابی سعید ن الخدری قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان الناس لکم تبع اور روایت ہی ابو سعید خدری صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق لوگ تمہارے تابع اور پیرو ہیں فائدہ حضرت نے صحابہ کو فرمایا کہ تم میرے اصحاب ہو اور علم مجھ سے بے واسطہ سیکھے ہو لوگ
تمہارے تابع ہیں وان رجالا یاتونکم من اقطار الارض و تحقیق مردان آوینگے تم پاس کناروں سے زمین کے یتفقہون
فی الدین طلب کرینگے علم اور فقہ دین میں فاذا اتوکم فاستوصوا بہم خیرا پھر جب آویں لوگ تم پاس کرو انکے ساتھ
نیکی و سکھلاؤ انکو دین کا علم رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بات علم اور حکمت کی گنوائی ہوئی چیز ہی حکیم کی فحیث ما وجدہا فہو
احق بہا پھر جس جگہہ پایا اسبات کو وہ زیادہ سزاوار ہی اسکے لینے کا یعنی جسکی کوئی چیز گم ہوجاتی ہی وہ جہاں اسکو پالے لیتا ہی ویسا ہی
حکیم جب حکمت و علم کی بات جہاں کہیں پاتا ہی حاصل کر لیتا ہی اور اسپر عمل کرتا ہی یہہ نظر نہیں کرتا کہ کہنے والا اسکا فقیر یا حقیر رواہ
الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وابراہیم بن الفضل الراوی یضعف
فی الحدیث روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی اور ابراہیم بن فضل راوی اس حدیث کا ضعیف
کہتے ہیں اسکو حدیث میں وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیہ واحد اشد
علی الشیطان من الف عابد اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ بہت
سخت ہی شیطان پر ہزار عابد سے فائدہ ایک فقیہ ہزار عابد سے شیطان پر اسواسطے سخت تر ہی کہ وہ شیطان کے مکر اور اسکے خطروں
اور وسوسوں کے داخل ہونے کے مقام سے اور حلال و حرام اور جائز اور ناجائز سے واقف ہی تو شیطان کے فریب سے معصیت میں گرفتار نہوگا
رواہ الترمذی وابن ماجۃ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے طلب کرنا علم کا فرض ہی ہر مسلمان پر فائدہ جب آدمی مسلمان ہوا اسپر پہچاننا ذات صانع کی اور اسکے صفات کی اور علم پیغمبر کی
نبوت کا اور اعتقاد فرشتوں اور اللہ کی کتابوں کا اور قیامت کے آنیکا اور نیکی بدی اللہ ہی سے ہی جاننا اور مرنے کے بعد اٹھنا حق

سمجھنا واجب ہوتا ہی اور جب وقت نماز آتا ہی تب احکام وارکان نماز کے سیکھنا اسپر فرض ہوتا ہی اور جب رمضان آتا ہی تب
اسکے احکام سیکھنا واجب ہوتا ہی اور جب مسلمان مالک نصاب کا ہوتا ہی تب احکام زکوٰۃ کے سیکھنا واجب ہوتا ہی اگر آگے اسکے
مرجاوے اور نہ سیکھے تو گنہگار نہین ہوتا اور جب آدمی نکاح کرے احکام سے حیض و نفاس وغیرہ کے واقف ہوا چاہیے اسی قیاس پر سب
علم صوفیہ کہتے ہین کہ مراد علم سے اخلاص اور معرفت ہی وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ أَهْلِهِ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيرِ الْجَوْهَرَ وَ
اللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ رکھنے والا علم کا نزدیک نااہل اسکے جیسا ڈالنے والا ہی گردنین سورون کے جواہر اور موتی اور سونا یعنے
نااہل کو علم سکھلانا ایسا ہی جیسا سور کے گلے مین جواہر موتی سونا ڈالنا ع سکھلانا بے ادب کو علم و فن ؛ تیغ دینا ہی
بدست راہزن ؛ فائدہ علم احکام شریعت کا جو معاملات ظاہری سے علاقہ رکھتا ہی سب کو سکھلانا روا ہی اور علم حقائق کا نا
اہل کو ہرگز نہ سکھلایا چاہئے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے آخر تک وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ إِلَى
قَوْلِهِ مُسْلِمٍ اور روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت کے قول علی کل مسلم تک وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ مَتْنُهُ
مَشْهُورٌ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ اور کہا بیہقی نے یہ حدیث مشہور ہی متن اسکا اور اسناد اسکی ضعیف ہی وَقَدْ رُوِيَ
مِنْ أَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِيفٌ اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہ حدیث کئی وجہ سے ہر ہر وجہ اسکی ضعیف ہی وَعَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ اور روایت
ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلت ہین کہ جمع نہین ہوتے ہین منافق مین حُسْنُ سَمْتٍ
وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ پہلی روش نیک ساد دوسری فہم اور دریافت احکام دین کی فائدہ مسلمان چاہئے کہ نیک روش اختیار کرے
اور دریافت مین احکام دین کے متوجہ رہے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ اور
روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گھر سے نکلا علم سیکھنے کے واسطے پھر وہ راہ مین اللہ کی ہی
یہان تک کہ پھر گھر مین آوے فائدہ جیسا کافرون سے جہاد کرنے والا گھر سے نکلے تب سے پھر گھر مین داخل ہووے تب تک راہ مین اللہ
کی ہی ویسا ہی طالب العلم بھی اللہ کی راہ مین ہی اور گھر مین داخل ہو گئے بعد طالب العلم کو اگرچہ ثواب اللہ کی راہ مین رہنے کا منقطع
ہو جاتا ہی پر ثواب تعلیم و تحصیل کا اسکو حاصل ہوتا ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی
نے وَعَنْ سَخْبَرَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ
كَفَّارَةً لِمَا مَضَى اور روایت ہی سخبرۃ الازدی صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو
ہوتی ہی وہ طلب اسکی اتارا اسکے گذشتہ گناہون کا اور سب پہلے گناہ اسکے عفو ہوتے ہین فائدہ ایسے مقامون مین گناہ سے مراد
گناہ صغیرہ رکھتے ہین جیسا وضو و نماز مین لیکن حج مین گناہ کبیرہ بخشے جاتے ہین شاید طلب علم سے بھی کبیرہ گناہ بخشے جاتے ہون واللہ
اعلم رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ وَأَبُو دَاوُدَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ

روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف ہے اسناد اسکی اور ابوداؤد راوی کہ نام اسکا نفیع بن حارث ہے ضعیف
ہے حدیث میں اسواسطے کہ وہ متہم تہا **فائدہ** یہ ابوداود دوسرا شخص ہے اور ابوداؤد جو صاحب سنن ہے بڑا محدث اور ثقہ ہے **وعن**
ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یشبع المؤمن من خیر یسمعہ اور روایت
ہے ابوسعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز سیر نہیں ہوتا ہے مسلمان سننے سے نیک بات کی یعنے علم سے **حتی یکون**
منتہاہ الجنۃ یہانتک کہ ہوجاوے انتہا اسکا بہشت **فائدہ** اس حدیث میں بشارت ہے طالب العلم کو کہ وہ دنیا سے باایمان جاویگا انشاء
اللہ تعالی اور بعضے اللہ کے مقبول اس بشارت کو پانے کے قصد سے اپنی آخر عمر تک باوجود اعلی مرتبہ علم میں حاصل ہونیکے علم کی تحصیل میں متوجہ رہے ہیں اسواسطے
کہ دایرہ علم کا بہت وسیع اور بے نہایت ہے اور لوگونکو علم کی تعلیم اور تصنیف کرنیوالا حقیقت میں طالب العلم اور اسکا کامل کرنیوالا ہے **رواہ الترمذی**
روایت کیا اسکو ترمذی نے **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ**
الجم یوم القیمۃ بلجام من النار اور روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پوچھا جاوے
کسی علم سے کہ جانتا ہے اسکو پھر چھپاوے اسکو لگام دی جاتی اسکے منہ میں قیامت کے دن لگام آگ کی **رواہ احمد وابوداؤد والترمذی ورواہ**
ابن ماجۃ عن انس روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے انس سے **وعن کعب بن**
مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم لیجاری بہ العلماء اور روایت ہے کعب بن مالک صحابی
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم کو تا برابری کرے عالموں کی بحث اور بات چیت میں علم کے یعنے اپنے تئیں عالموں کے برابر بناوے
اور اسباب افتخار کرے **او لیماری بہ السفہاء** یا اسواسطے سیکہے کہ تاکہ جنگ کرے جاہلوں سے اور انکو شک میں ڈالے **او یصرف بہ وجوہ الناس**
الیہ یا اسواسطے علم طلب کرے کہ پھیر کر دے اس سے منہ کو لوگوں کے اپنے طرف متوجہ کرکے ان سے مال و مرتبہ پیدا کرے اور اسکو دنیا کے کام اور نفس کے
خواہشوں میں خرچ کرے **ادخلہ اللہ النار** داخل کرتا ہے اسکو اللہ نے آگ میں دوزخ کی **رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر**
روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابن عمر سے **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و**
سلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سیکہے ایسا علم کہ جس سے حاصل ہو خوشنودی اللہ کی نہ سکہلاوے اس علم کو مگر اسلئے کہ پہنچے اسکو بسبب اس علم کے کوئی متاع دنیا
کی متاع سے **فائدہ** علم دین کا آپ سیکہنا اور بغیر حاصل کرنے متاع کے اسکو دوسرے کو سکہلانا یہ ہی علوم دین کے سوا اور علوم سیکہنا اور اسکو
اپنی معیشت کا وسیلہ کرنا منع نہیں **لم یجد عرف الجنۃ یوم القیمۃ یعنی ریحہا** نہ پاویگا بو بہشت کی قیامت کے دن یعنے خوشبو بہشت کی یعنے
وہ شخص بہشت سے ایسا محروم ہوگا کہ بہشت کی بو بہی اسکو نہ پہنچیگی **فائدہ** بعضوں نے لکہا ہے جب وہ لوگ محشر کے میدان میں لائے جاوینگے خوشبو بہشت کی انکے
دماغ میں پہنچاوینگے تا مصیبت اور وحشت سے اس مقام کے راحت پاوین اور دل کو انکے تقویت ہووے مگر علم دین کو بغیر متاع حاصل کرنیکے نہ پڑہانیوالا
اس خوشبو سے محروم رہیگا **رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ** روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے **وعن ابن مسعود**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا اور روایت ہے

ابن مسعود سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش اور بلند مرتبہ کرے اللہ اس بندہ کو کہ سنا میرے کلام کو پھر یاد کر لیا اسکو اور محافظت کیا
اسکی اور نہ بھولا اسکو اور ادا کیا اسکو یعنے پہنچا دیا اُسے لوگونکو امانت جیسا سنا تھا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ پھر بہت اٹھانے والے
اور یاد رکھنے والے فقہ کے غیر فقیہ ہیں وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ اور بہت اٹھانے والے فقہ کے جو فقیہ ہیں طرف
اس شخص کے جو زیادہ فقیہ ہی اس سے **فائدہ** اس میں یہہ اشارہ ہی کہ نقل حدیث کی لفظ کے ساتھ کردیوے تا جو کہ اس سے زیادہ فقیہ
ہوگا اس کے مراد کو پہنچیگا اور نقل حدیث کی معنے کے ساتھ کرنے میں علما کا اختلاف ہی قول مختار وہ ہی کہ جو شخص کہ کلمات کے وارد ہونے کے
بھید سے اور عبارت کی ترکیب سے خوب واقف ہو اسکو جائز ہی لیکن افضل اور راجح وہی کہ لفظ کے ساتھ روایت کرے ثَلٰثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ
قَلْبُ مُسْلِمٍ تین خصلت ہیں کہ عداوت اور خیانت نہیں کرتا دل مومن کا جب ہوان تینوں خصلتوں پر پہلی خصلت یہہ ہی اِخْلَاصُ
الْعَمَلِ لِلّٰهِ خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ تعالیٰ کے یعنے عمل میں نیت ریا اور کسی غرض اور عوض کی نرکھے دوسری خصلت یہہ ہی کہ وَالنَّصِيْحَةُ
لِلْمُسْلِمِيْنَ نصیحت اور نیکی چاہنا مسلمانوں کے واسطے اور انکی تائید کرنا تیسری خصلت یہہ ہی کہ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ اور لازم کر لینا
جماعت کو مسلمانوں کے اور ان سے باہر نہونا فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَائِهِمْ سو اسواسطے کہ دعا مسلمانوں کی شامل ہوتی
ہی انکو جو انکے آگے اور پیچھے ہیں رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الْمَدْخَلِ روایت کیا اسکو شافعی اور بیہقی نے مدخل میں
فائدہ مدخل بیہقی کی ایک کتاب کا نام ہی ابن مسعود سے وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَ
الدَّارِمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اور روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے زید بن ثابت سے
اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ وَاَبَادَاؤُدَ لَمْ يَذْكُرَا ثَلٰثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ اِلٰى اٰخِرِهٖ مگر یہہ کہ ترمذی اور ابوداؤد نے ذکر کیا ثلث
لا یغل علیھن کو آخر تک **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَءًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهٗ كَمَا سَمِعَهٗ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اُسنے کہ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے تھے تروتازہ کرا دوے اللہ اس شخص کو کہ سنا ہم سے کوئی بات پھر پہنچا دیا اسکو جیسا کہ سنا ہی اسکو فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ سَامِعٍ
پھر بہت لوگ کہ پہنچائی گئی ہی انکو حدیث زیادہ یاد رکھنے والے اور سمجھنے والے ہیں اسکو سننے والے سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اور روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ اور روایت کیا اسکو دارمی نے
ابودردا سے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا
عَلِمْتُمْ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرتے رہو حدیث بیان کرنے کو مجھ سے مگر وہ چیز کہ
خوب جانتے ہو کہ مجھ سے ہی تا مجھ پر جھوٹ لگانیکی آفت میں گرفتار ہوگے فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ
پھر جو شخص کہ جھوٹ لگاوے مجھ پر جان بوجھ کے پھر چاہئے کہ بنالیوے اپنے بیٹھنے کی جگہ آگ میں دوزخ کی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اس کو ابن ماجہ نے
ابن مسعود اور جابر سے اور نہ ذکر کیا ابن ماجہ نے اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم کو اور باقی اسکی روایت میں آیا ہی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برایہ فلیتبوأ مقعدہ من النار اور بھی روایت ہے ابن عباس سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے قرآن کی تفسیر و بیان اپنی عقل و قیاس سے پھر چاہیے کہ بنا لیوے اپنے بیٹھنے کی جگہ آگ سے دوزخ
کی وفی روایۃ اور ایک روایت میں یون آیا ہی من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار جو شخص کہی سخن کچہ قرآن میں
بغیر علم کے پھر چاہیے کہ بنا لیوے اپنی نشست گاہ آگ سے دوزخ کی رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے **وعن** جندب
اور روایت ہی جندب سے **فائدہ** جندب کنیت ہی ابوذر غفاری صحابی کی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
قال فی القرآن برایہ فاصاب فقد اخطأ کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے قرآن میں اپنے رای سے
پھر برابر اور حق کہا ہو تو بھی تحقیق اسنے خطا کی یعنے اگرچہ واقع میں اسکا کہنا اتفاق سے برابر اور حق ہو تو بھی جب قصداً اپنے طرف سے کہا ہی سو حکم
خطا کا ہی اور ان مجتہد کا حال اسکے خلاف ہی کہ اسے اگرچہ خطا کرے تو بھی ثواب پاتا ہی **فائدہ** قرآن شریف کے بیان میں ایک تفسیر ہوتی
دوسری تاویل تفسیر وہ ہی کہ مضبوط کہے کہ ارادہ اللہ کا اس میں یہی ہی یہ بات بغیر نقل کرنے ائمہ اہل تفسیر کے کہنا درست نہیں اور تاویل وہ ہی
کہ بطور احتمال کے کہنا کہ ہو سکتا ہی یہی مراد ہو گی اگر علم عربی کے قواعد اور شرع کے قوانین سے واقف ہو تو یہ کہنا درست ہی واللہ اعلم رواہ الترمذی
وابوداؤد روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المراء
فی القرآن کفر اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑا جدال اور شک لانا قرآن میں کفر ہی رواہ احمد
وابوداؤد روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سمع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قوما یتدارؤن فی القرآن اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے اسنے نقل کیا عمرو کے دادا سے کہا اسنے کہ سنا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کو جھگڑتے تھے قرآن میں فقال انما ہلک من کان قبلکم بہذا تب فرمایا حضرت نے نہ ہلاک ہوگئے وہ لوگ جو تم سے پہلے
تھے مگر اسی حال سے ضربوا کتاب اللہ بعضہ ببعض ملا دے کتاب کو اللہ کی اسکے بعضے کو بعضے یعنے بعض آیات کے تناقض سے کہنے لگے کہ یہ آیت
اسکے خلاف ہی وہ آیت اسکے خلاف ہی وانما نزل کتاب اللہ یصدق بعضہ بعضا نازل ہوئی ہی کتاب اللہ کی مگر یہ سچ کرتی ہی
اسکے بعض بعضے کو فلا تکذبوا بعضہ ببعض سو نہ جھٹلاؤ اسکے بعضے کو بعضے سے فما علمتم منہ فقولوا پھر جو کچھ جانو تم اسکی کتاب
پھر بیان کرو وما جہلتم فکلوہ الی عالمہ اور جو کچھ کہ نجانو تم پس سونپو اسکو جاننے والے کیطرف یعنے اللہ اور رسول پر اسکو چھوڑو یا بعضوں نے کہا ہی کہ جاننے
والے سے مراد وہ عالم ہی کتاب و تفسیر سے واقف ہو سوا اسکے پوچھو رواہ احمد وابن ماجۃ روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ نے **وعن**
ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انزل القرآن علی سبعۃ احرف اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا
اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اتارا گیا قرآن سات حرفون پر **فائدہ** اکثر شارح حدیث کے کہتے ہیں کہ مراد سات حرف سے سات لغت
ہیں یعنے سات زبانیں جو عرب میں فصاحت میں مشہور تھے لغت قریش کی اور طی کی اور ہوازن کی اور اہل یمن کی اور ثقیف کی اور ہذیل کی اور بنی تمیم کی
کہتے ہیں کہ پہلے قرآن شریف نازل ہوا لغت پر قریش کی جو زبان حضرت کی تھی سب عربوں پر اسکا پڑھنا دشوار ہوا حضرت نے اللہ رب العالمین سے
التماس کی کہ اسمیں وسعت ہو جاوے حکم ہوا کہ ہر شخص اپنی لغت سے قرآن پڑھا کرے اسیطرح زمانے تک امیر المومنین عثمان رضی کے پڑھتے چلے آتے

تھے حضرت عثمان نے اُن قرآنوں کو کہ زید بن ثابت نے حکم سے ابوبکر صدیق اور تجویز سے عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے جس لغت پر لکھا تھا بحال رکھا اور اسکو لکھا لکھا کر اہل
اسلام کے ملکوں میں بھیجا فرمایا اور دوسرے لغات کی موقوفی کا حکم کر دیا اسواسطے کہ لوگوں میں مختلف لغات کے سبب اختلاف پڑنے لگا اور ایک دوسرے کی تکفیر کرنا شروع کیا اور اس
قرآن میں دوسرے لغات کچھ گئے سو اسکے رہنے پر صحابہ کا اتفاق ہوا بعضوں نے کہا ہی کہ سات حرفوں سے مراد سات قراءت ہیں کہ متواتر چلے آتے ہیں اور ان سب پر حکم قرآن
کا صادق آتا ہی کہ نماز اُس سے صحیح ہوتی ہی اور جنابت اور حدث والا اُنکو نہ چھوا چاہئے بعضوں نے کہا ہی کہ سات حروف سے مراد سات قسم ہیں جو قرآن انکو
شامل ہی مراد ہیں قصے اور امثال اور وعظ اور وعد اور وعید بعضوں نے کہا کہ وہ سات قسم یہ ہیں عقاید اور احکام قصے اور اخلاق اور امثال اور وعد
نیکوں کی جزا کا اور وعید بدوں کی سزا کی لِكُلِّ اٰيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَّبَطْنٌ واسطے ہر آیت کے ان ساتوں حرفوں سے کہ جس پر قرآن نازل ہوا ہی ایک ظاہر ہی اور ایک باطن
ہی اور بعضے کتابوں میں لِكُلِّ اٰيَةٍ آیا ہی یعنے ہوتا ہی کہ واسطے ہر آیت کے قرآن کی آیتوں سے ایک ظاہر ہی اور ایک باطن ہی **فائدہ** مراد ظاہر سے
جو کچھ کہ زمانے کے لوگ سمجھ سکتے ہیں اور باطن جسکو خاص بندے اللہ کے پاتے ہیں بعضوں نے کہا ہی کہ مراد ظاہر سے ایمان لانا اسپر اور مراد باطن سے عمل کرنا اسپر
یا یہہ مراد ظاہر سے تلاوت کرنا اور مراد باطن سے اسکو سمجھنا وَلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ اور واسطے ہر ایک کے یعنے ظاہر اور باطن کی ایک ایک حد ہی اور ہر حد
کو ایک مقام بلند ہی اس مقام پر ترقی کرنے سے آگہی ہوتی اُس حد پر **فائدہ** اطلاع ظاہر قرآن کا سیکھنا اُن علوم کا ہی کہ جن سے قرآن کا معنا سمجھا جاتا ہی
اور قرآن کے نزول کے سببوں کو پانا اور ناسخ اور منسوخ کو سمجھنا مطلع باطن قرآن کا ریاضت اور عمل کرنا دل اور روح کو صفا کرنا رَوَاهُ فِي
شَرْحِ السُّنَّةِ روایت کیا اسکو شرح سنت میں **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اصول علم دین کے تین ہیں پہلا اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ
آیت جو محکم ہی **فائدہ** آیت سے تخصیص قرآن کی ثابت ہوتی ہی اور محکم کہنے سے متشابہات نکل جاتے ہیں اور محکم وہ ہی کہ اسکے معنے میں کسیطرح کا احتمال
اور شبہہ نہو یعنے پہلا قسم علم کا کتاب اللہ کی ہی اور اس میں مقصود آیات محکمات ہیں نہ متشابہات اسواسطے کہ متشابہات تاویل طلب ہیں اور انکی تاویل بغیر اللہ کے
جانا ہی دوسرا اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ یا سنت جو ثابت ہی اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ یا وہ فریض جو برابر ہی کتاب اور سنت کے یعنے تیسرا قسم اجماع اور
قیاس ہی **فائدہ** اجماع کو فرض اسواسطے فرمایا کہ عمل کرنا اسپر واجب ہی کہ جیسا کہ کتاب اور سنت پر خلاصہ اس حدیث کا یہہ ہی کہ اصول دین کے
چار ہیں کتاب اور سنت اجماع اور قیاس وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ اور جو علم کہ ہی سوا اسکے پھر وہ زاید ہی اور بیکار رَوَاهُ
اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے وعظ نہ کہتا ہی مگر امیر اَوْ مَاْمُوْرٌ یا وہ شخص کہ حکم کیا ہی جسکو امیر نے پھر وہ بھی حکم میں حاکم کے ہوا اَوْ مُخْتَالٌ یا مکار اور مغرور کہ نفسانی خواہش
اور ریاست کے غرض سے وعظ کہتا ہی **فائدہ** بے اجازت امام وعظ و نصیحت نکیا چاہئے کیونکہ اسلئے کہ امام رعیت کے حال سے خوب واقف ہی اور
انپر بہت مہربان ہی اگر مناسب جانیگا تو آپ خود کہیگا یا اپنے طرف سے دیانت دار عالم کو مقرر کر دیگا جاننا چاہئے کہ سجادہ پر نشست سکے وعظ و ارشاد و
ہدایت کیواسطے بے اجازت و خلافت مشایخ کے بیٹھنا درست نہیں جیسا بعضے اہل بدعت و جہالت کرتے ہیں حدیث کے بعضے شارحوں نے کہا ہی کہ یہہ
حدیث خطبے کے باب میں وارد ہی کہ امام پڑھا چاہئے یا وہ شخص کہ جسکو امام کا حکم ہی رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ

شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَفِي رِوَايَتِهِ أَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ أَوْ مُخْتَالٍ روایت کیا اسکو ابو داود نے اور روایت کیا اسکو دارمی نے عمرو بن شعیب سے نقل کیا اپنے باپ سے
اسنے عمر کے دادا سے اور روایت میں دارمی کی بدلے او مختال کے او مرآء آیا ہی مراء کا معنا ریا کرنے والا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ فتوی دیا بغیر علم کے گناہ اسکا اس شخص پر ہی جو اس فتوی کو طلب کیا ہی **فائدہ** اُفتی کو جب صیغہ معروف سے پڑہیں تو معنا
ہوتا ہی اگر صیغہ مجہول سے پڑہین تو اسکا معنا یون ہی کہ جو شخص کہ فتوی دیا گیا بغیر علم ہو تو گناہ اسکا اس شخص پر ہی جو اسکو فتوی دیا ہی وَمَنْ
أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ اور جو شخص کہ حکم کرے اپنے بھائی کو کہ مشورت کی اسکے ساتھہ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ کسی کام مین کہ جانتا ہی خوبی
اسکی سوا اس کام کے فَقَدْ خَانَهُ پس تحقیق خیانت کیا اسکی رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داود نے وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْأُغْلُوطَاتِ اور روایت ہی معویہ سے کہا اسنے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
ہی اغلوطات سے **فائدہ** اغلوطات جمع ہی اغلوطہ و غلوط کا اغلوطہ وہ علم ہی کہ جس سے کسیکو غلطی اور دہوکا دیتے ہین اور اسکو مغالطہ بھی کہتے ہین
اگر اپنی فضیلت کے اظہار کیواسطے اور دوسرے کو شرمندہ اور رسوا کرنیکے لئے کسیکو مغالطہ دینا حرام ہی اسواسطے کہ وہ باعث ہوتا ہی فساد اور عداوت کا اگر کسی نے
کسیکو مغالطے مین ڈالا پھر اسنے اسکو مغالطہ دیا تو جایز ہی جیسا امام شافعی نے امام ابو یوسف کے ساتھہ مجلس مین ہارون رشید کی کیا تھا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت
کیا اسکو ابو داود نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکہو تم فرایض اور قرآن کو اور سکہلاؤ تم لوگونکو فَإِنِّي مَقْبُوضٌ پھر
اسواسطے کہ مین قبض کیا جاتا ہون اور رحلت کرتا ہون دنیا سے **فائدہ** فرایض وہ احکام ہین جن پر عمل کرنا فرض اور لازم ہی جب مقابل مین قرآن کے
انکا ذکر فرمایا تو وہ احکام ہونگے جو حدیث مین آئے ہین بعضون نے فرایض سے علم تقسیم ترکہ کا مراد لئے ہین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی
نے وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ اور روایت ہی
ابو درداء صحابی سے کہا اسنے تھے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر اٹھایا حضرت نے اپنی مبارک نظر آسمان کیطرف اور تیز تیز آسمان کیطرف
دیکھنے لگے گویا منتظر ہو رہے تھے وحی کے پھر آئی وحی حضرت کے رحلت کی ثُمَّ قَالَ هٰذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ فِيهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوا
مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ پھر فرمایا حضرت نے یہہ وہ وقت کہ چھین لیا جاتا ہی اس مین علم اور وحی لوگون سے یہان تک قدرت نہ پاوینگے علم سے کسی چیز پر رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوشِكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ روایت آئی ہی
ابو ہریرہ سے یعنے ابو ہریرہ کہتے ہین کہ حضرت نے اسطرح فرمایا ہی کہ قریب ہی کہ مارینگے لوگ جگر ونکو اونٹون کے یعنے قریب ہی کہ نکلینگے اور بڑا سفر کرینگے يَطْلُبُونَ
الْعِلْمَ طلب کرتے ہوئے علم کو فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ پھر نہ پاوینگے کسیکو زیادہ جاننے والا عالم مدینے کے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَفِي جَامِعِهِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اپنی جامع مین قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ کہا سفیان ابن عیینہ نے جو پیر و فقیہ تھا امام مالک کا مراد حضرت کی عالم مدینہ سے امام مالک ابن انس
ہی وَمِثْلُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اور مانند اسکے نقل کی گئی ہی عبد الرزاق سے جو بڑے محدث تھے یعنے عبد الرزاق نے بھی کہا ہی کہ عالم مدینہ سے
مراد امام مالک ہی وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى کہا اسحاق بن موسی نے جو شاگرد تھا سفیان بن عیینہ کا وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ

الزاهد سنا میں نے ابن عیینہ کو کہا اسنے کہ وہ عالم مدینہ جو حدیث میں آیا ہی وہ عمری زاہد ہی **فائدہ** عمری زاہد اپنے وقت کے بڑے عالم اور زاہد تھے
اولاد سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہیں **واسمہ عبد العزیز بن عبد اللہ** اور نام عمری زاہد کا عبد العزیز بن عبد اللہ ہی **فائدہ** ترمذی
اور عبد الرزاق نے کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے کہا ہی کہ وہ عالم مدینہ امام مالک بن انس ہی اور اسحاق بن موسیٰ نے کہا ہی کہ سفیان بن عیینہ نے کہا ہی کہ وہ
عالم مدینہ عبد العزیز بن عبد اللہ عمری زاہد ہی غرض عالم مدینہ کی تشخیص کسی پر کر دینا کچھ نہیں ہر ہر ایک نے قیاس کہا ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ اس
حدیث میں حال آخر زمانہ کا بیان فرمایا ہی کہ علم دین کا جہان سے گم ہو جاویگا سو مدینہ منورہ کے کسی جگہہ پر عالم رہیگا واللہ اعلم **وعنہ** اور یہی
روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے **فیما اعلم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** اس میں جو کچھ کہ جانتا ہوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سے یہ حدیث ہی **قال ان اللہ عز وجل یبعث لہذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا** فرمایا رسول
نے بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا بھیجا کرتا ہی واسطے تائید اس امت کی آخر میں ہر صدی کی ایسے شخص کو کہ تازہ کرے واسطے اس امت کے واسطے اسکا دین
رواہ ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **فائدہ** جاننا چاہیے کہ اکثر لوگ ایسا سمجھے ہیں کہ مراد اس سے ایک شخص ہی امت سے ہر صدی پر
ہوتا ہی جو دین کی تائید کرتا ہی اور سنت کو تو تقویت دیتا ہی اور بدعت کو دور کرتا ہی اور علم کو جہان میں رواج دیتا ہی اور کلمہ اسلام کی بلندی میں کوشش کرتا ہی
چنانچہ فلانے صدی میں فلانا اور فلانے صدی میں فلانا ہوتا آیا ہی بعضوں نے کہا ہی کہ افضل وہ ہی کہ تخصیص نہ کریں عالموں اور فقیہوں پر مخصوص نہیں بلکہ
بادشاہان اور قاریان محدثان اور زاہدان وغیرہ سب کو شامل ہی واللہ اعلم **وعن ابراہیم بن عبد الرحمن العذری**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحمل ہذا العلم اور روایت ہی ابراہیم بن عبد الرحمن عذری تابعی سے کہا اسنے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھاتے ہیں اور یاد کر لیتے ہیں اس علم کو یعنے قرآن اور حدیث کے علم کو **من کل خلف عدولہ** پچھلے لوگوں کی
جماعت سے اسکے عادل **ینفون عنہ تحریف الغالین** دور کرتے ہیں اس علم سے تغیر کو حد سے بڑھنے والوں کے دین کے کام میں **وانتحال المبطلین**
اور دور کرتے ہیں جھوٹ لگانے کو باطل والوں کے **وتاویل الجاہلین** اور دور کرتے ہیں تاویل کو جاہلوں کے **رواہ البیہقی فی کتاب المدخل**
روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اپنی کتاب مدخل میں بطور مرسل کے **من حدیث بقیۃ بن ولید عن معان بن رفاعۃ عن ابراہیم**
بن عبد الرحمن العذری حدیث سے بقیہ بن ولید کے اسنے نقل کیا معان بن رفاعہ سے اسنے نقل کیا ابراہیم بن عبد الرحمن العذری سے **وسنذکر حدیث**
جابر فانما شفاء العی السؤال فی باب التیمم ان شاء اللہ تعالی اور قریب ہی ذکر کرینگے ہم حدیث کو جابر کی جسمیں یہ لفظ ہیں شفاء نادان کا
کہ پوچھنا باب تیمم میں اگر چاہا اللہ تعالی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن الحسن مرسلا قال قال رسول**
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاءہ الموت وہو یطلب العلم اور روایت ہی حسن سے بطور مرسل کے جو شخص آوے اسکو موت اس حال میں
کہ وہ طلب کرتا ہی علم کو **لیحیی بہ الاسلام** تا زندہ اور تازہ کرے اس علم سے دین اسلام کو نہ کہ مال اور عزت دنیا کا پیدا کرنے اور نہ نفس کی خواہشوں کے
لذات سے **فبینہ وبین النبیین درجۃ واحدۃ فی الجنۃ** پس درمیان اسکے اور درمیان نبیوں کے ایک ہی درجے کا فرق ہی بہشت میں یعنی وہ انبیا
علیہم السلام کے ساتھ ایسی قربت رکھتا ہی کہ ایک ہی درجے کا فرق رہتا ہی اس میں اور نبیوں میں **رواہ الدارمی** روایت کیا اسکو دارمی نے **وعنہ**
مرسلا قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجلین کانا فی بنی اسرائیل اور اسی سے روایت ہی حسن سے بطور ارسال کے

معاذ

کہا اسنے کہ پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال دو شخص کا تھے بنی اسرائیل میں احدھما کان عالما یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس
الخیر ایک انمیں سے تھا عالم پڑھتا فرض نماز پھر بیٹھتا اور سکھلاتا لوگوں کو علم والآخر یصوم النہار ویقوم اللیل اور دوسرا شخص دن کو روزہ
رکھتا اور شب کو بیدار رہتا اور نماز پڑھتا تھا **فائدہ** یہ دوسرا شخص بھی علم میں اس پہلے سے کم ہوگا یا برابر لیکن اسکے اوقات بعد ادائے فرائض کے لوگوں کی تعلیم میں
گذرتے تھے اور اسکے اوقات فقط عبادت میں ایھما افضل کون ان دونوں میں افضل ہی اور زیادہ ثواب پاتا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فضل ھذا العالم الذی یصلی المکتوبۃ ثم یجلس فیعلم الناس الخیر علی العابد الذی یصوم النہار ویقوم اللیل کفضلی
علی ادناکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فضیلت اس عالم کی جسنے فرض نماز پڑھتا تھا پھر بیٹھ کر لوگوں کو علم سکھلاتا تھا اس عابد پر جسنے دن کو روزہ رکھتا
تھا اور رات کو نماز پڑھتا تھا ایسی ہی جیسی میری فضیلت تمہارے ادنی پر رواہ الدارمی روایت کیا اسکو دارمی نے **وعن** علی رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الفقیہ فی الدین اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہتر مرد فقیہ ہی دین میں ان احتیج الیہ نفع اگر احتیاج لایا جاوے اسکے پاس فائدہ پہنچاتا ہی لوگوں کو
وان استغنی عنہ اغنی نفسہ اگر بے پروائی کی جاوے اس سے بے پروا کرتا ہی اپنے کو ان سے رواہ رزین روایت کیا اسکو رزین نے **فائدہ**
خلاصہ اس حدیث کا یہ ہی کہ عالم کو چاہیئے کہ اپنے کو خلایق کا محتاج نہ بناوے اور انکی مصاحبت نہ چاہے اور ان سے طمع نہ رکھے اگر کوئی اسکے پاس احتیاج لاوے
علم کی اسکو فائدہ پہنچاوے اگر کوئی اس سے استفادہ نکرے تو آپ بھی خلایق سے بے نیاز رہے اللہ کی عبادت اور کتابوں کے مطالعہ و تصنیف میں
مشغول رہے **وعن** عکرمۃ ان ابن عباس قال حدث الناس کل جمعۃ مرۃ اور روایت ہی عکرمہ تابعی سے کہ تحقیق ابن عباس نے فرمایا
بولو وعظ لوگوں کو ہفتے میں ایکبار فان ابیت فمرتین پھر اگر انکار کرتا ہی تو ایکبار وعظ کرنے سے اور زیادہ کہنا چاہتا ہی تو ہفتے میں دوبار فان اکثرت
فثلث مرات پھر اگر بہت کہنا چاہتا ہی تو ہفتے میں تین بار اور زیادہ تین بار سے مت کہہ کہ لوگ ملول ہو جاوینگے ولا تمل الناس ھذا القرآن
ملول مت کر لوگوں کو اس قرآن سے اسلیے کہ قرآن میں شوق و ذوق مطلوب ہی ولا الفینک تاتی القوم وھم فی حدیث من حدیثھم اور جانے
کہ پاؤں میں تجھکو اس حالت پر کہ آوے تو لوگوں پاس اور وہ کسی باتیں میں ہیں اپنے باتوں میں سے فتقص علیھم فتقطع علیھم حدیثھم فتملھم پھر
قصہ اور وعظ کہے تو ان پر پھر کاٹ دیوے تو انپر انکی بات پھر انکو ناخوش کر دیوے تو ولکن انصت فاذا امروک فحدثھم وھم یشتھونہ ولیکن چاہیئے خاموش
رہنا پھر جب التماس کریں تجھسے تب کہہ انکو وعظ حالانکہ وہ خوش کریں تیرے وعظ کہنے کو **فائدہ** لوگ جب باتوں میں ہوں تب نہ چاہیئے اسواسطے کہ اسوقت
پر وعظ کہنے سے انکی باتوں میں خلل آجاویگا اگر وہ باتیں دین کی ہیں اور دین ہوں تو انکا منقطع کرنا نہیں اگر دنیا کی ہوں تو شاید بشریت کے تقاضے سے ناخوش ہو جاویں اور وعظ
دو ان سے عمل نہ جاویں تو گنہگار ہو جاوینگے اور بہت دین کی باتیں اسے نکل جاویگی وانظر السجع من الدعاء فاجتنبہ اور جو دیکھے تو موزونی اور سجع
کو دعا میں پس پرہیز کر اس سے فانی عھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لا یفعلون ذلک پھر تحقیق میں نے پایا ہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انکے اصحاب کو کہ نکرتے تھے یہ یعنی سجع دعا میں **فائدہ** دعا میں جھوہروں کا اور عاجزی چاہیئے پھر دعا میں تکلف موزونی
کرنا اسکا مانع ہی اور بعضے ادعیہ ماثورہ میں جو سجع آیا گیا ہی بے قصد و تکلف کے واقع ہوا ہی رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے **وعن**
واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم فادرکہ کان لہ کفلان من الاجر اور روایت

ہی واثلہ بن اسقع صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ طلب کرے علم دین کا پھر پاوے اسکو تو ہیں اسکے واسطے دو حصے ثواب کے یعنے اسکو
دو ثواب ملتے ہیں ایک علم کے تحصیل کی مشقت کا دوسرا عمل کا جو بسبب اس علم کے کریگا فَاِنْ لَّمْ یُدْرِكْهُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ پھر اگر نہ پایا اسنے
علم تو ہوتا ہی اسکو ایک حصہ ثواب سے فائدہ علم طلب کیا حاصل ہو گیا تو نور علی نور اگر حاصل نہوا طلب علم میں ہی مرگیا تو بھی سعادت پایا یہ
وصل ولیکن نہو گرحاصل تو شرط یاری ہی طلب میں مرنا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو دارمی نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک ان چیزوں سے جو پہنچتی ہی مسلمانکو اسکے عمل سے اور اسکے حسنات سے بعد مرنے اسکے عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ علم ہی کہ جانا اسکو اور
پھیلایا اسکو یعنے سکھلایا اسکو اور فائدہ بخشا اس سے لوگونکو وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اور بیٹا پرہیزگار کہ چھوڑ گیا اسکو دنیا میں اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهٗ
یا مصحف کہ ورثہ کر دیا اسکو یا وقف کر دیا اپنی حیات میں اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ یا ایک مسجد کہ بنایا اسکو اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ یا ایک گھر واسطے
مسافروں کے بنا دیا اسکو اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ یا کوئی نہر جاری کرا دیا اسکو اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ یا کوئی صدقہ
کہ نکالا اسکو اپنے مال سے حالت تندرستی اور حیات میں اپنے تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ پہنچتا اسکو ان چیزوں کا ثواب بعد مرنے اسکے فائدہ
پہلے ایک حدیث میں فرمایا تھا کہ علم اور فرزند اور صدقہ جاریہ اسکا ثواب بعد موت کے بھی منقطع نہیں ہوتا اس حدیث میں سات چیز فرمایا ہی اسکا جواب
یہ ہی کہ علم اور فرزند کے بعد جو کہ ذکر کیا ہی سب صدقہ جاریہ میں داخل ہی تو تین ہی چیز ہوئی رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت
کیا اسکو ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّهٗ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ اور روایت ہی حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے تحقیق کہ کہا انہوں نے سنی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا وحی بھیجا میری طرف جو
شخص کہ چلے ایک راہ طلب میں علم کے آسان کرتا ہی اسکو اللہ راہ بہشت کی وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ اور جو شخص کہ نکال
لیا میں نے اسکے دونوں آنکھ دیتا ہوں میں اسکے جزا میں بہشت وَفَضْلٌ فِيْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِّنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ اور زیادتی علم میں بہتر ہی زیادتی
عبادت میں وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ قیام اور مضبوطی دین کی ورع ہی فائدہ بعضوں نے کہا ہی کہ ورع کا مرتبہ تقوی سے بھی بڑا ہی اسواسطے
کہ حرام سے پرہیز کرنا تقوی ہی اور شبہہ سے بھی پرہیز کرنا ورع ہی بعضوں نے کہا ہی کہ تقوی کا ملزم ہی ورع سے بھی صحیح وہ ہی کہ دونوں کا معنا ایک ہی رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی شعب الایمان میں وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ
خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے پڑھنا علم ایک ساعت بہتر ہی رات سے کہ زندہ کرے اسکو اور تمام رات نماز پڑھتے
رہے فائدہ احیاء اللیل کے معنے ہوتے ہیں بیدار راتکو زندہ کرنا اسواسطے کہ جس رات میں جاگکر عبادت کرتے ہیں وہ رات گویا زندہ ہی
اور جو رات کہ اسمیں سو جاتے ہیں وہ رات گویا مردہ ہی دوسرا یہ کہ اپنے کو زندہ کرنا ہی اسواسطے کہ رات میں بیدار رہنا گویا اپنے کو زندہ رکھنا ہی
اور سو جانا گویا اپنے کو مردہ بنا دینا ہی رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو دارمی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذر فرمایا دو

مجلس میں اپنی مسجد میں یعنے صحابہ کی دو جماعت دو جگہ پر مسجد نبوی میں بیٹھے تھے ایک جماعت دعا میں مشغول تھی دوسری مذاکرہ علم کا کر رہی تھی فَقَالَ کِلَاھُمَا
عَلٰی خَیْرٍ تب فرمایا حضرت نے دونوں مجلس شغل میں نیک کام پر وَاَحَدُھُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِہٖ لیکن ایک مجلس اُن دونوں میں سے افضل ہے
دوسری سے اَمَّا ھٰؤُلَاءِ فَیَدْعُوْنَ اللّٰہَ وَیَرْغَبُوْنَ اِلَیْہِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاھُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَھُمْ لیکن یہ جماعت جو دعا میں مشغول ہے پھر
پکارتے ہیں اللہ کو اور رغبت کرتے ہیں اسکی طرف وہ اپنی مراد چاہتے ہیں انکا مقصود حاصل ہونا اللہ کی مشیت پر ہے پھر اگر چاہے تو دیتا ہے انکو اور اگر چاہے
تو منع کرتا ہے ان سے اور نہ دیتا ہے انکو وَاَمَّا ھٰؤُلَاءِ فَیَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْہَ اَوِ الْعِلْمَ وَیُعَلِّمُوْنَ الْجَاھِلَ لیکن وہ گروہ جو مشغول ہے علم کی مذاکرہ میں
پھر سیکھتے ہیں فقہ یا علم اور سکھلاتے ہیں جاہل کو انکا فائدہ نقد ہے دوسرے کو پہنچتا ہے فَھُمْ اَفْضَلُ یہ جماعت افضل ہے پہلی جماعت سے وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا
فرمایا حضرت نے اور نہیں بھیجا گیا ہوں میں مگر علم سکھلانے اور تعلیم کرنے کو ثُمَّ جَلَسَ فِیْھِمْ پھر بیٹھ گئے حضرت نے درمیان اُن لوگوں کے جو علم کا مذاکرہ کرتے تھے
رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو دارمی نے **فائدہ** اس سے کیا بڑی فضیلت چاہیے کہ حضرت نے اپنے کو اہل علم میں شمار فرما کر انکے ساتھ بیٹھ گیا وَ
عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِیْ اِذَا بَلَغَہُ الرَّجُلُ کَانَ
فَقِیْھًا اور روایت ہے ابو درداء سے کہا اسنے کہ پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہے حد علم کا کہ جسکو پہنچے مرد تو فقیہ ہو جاوے یعنے علم میں کہاں تک
پہنچنے سے مرد فقیہ کہلاتا ہے اور ثواب فقیہوں کا پاتا ہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا
فِیْ اَمْرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْھًا تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ یاد کرے اور پہنچاوے میری امت پر چالیس حدیث انکے دین کے کام میں سے
اٹھاتا ہے اسکو اللہ قیامت کے دن فقیہ کر کے یعنے وہ جماعت میں فقہا کے داخل رہیگا وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَافِعًا وَّشَھِیْدًا اور ہونگا میں اسکے
واسطے قیامت کے دن شفاعت کرنے ہارا اور گواہی دینے والا اسکی طاعت پر وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا اور روایت ہے انس بن مالک سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
جانتے ہو تم کون ہے زیادہ بخشش اور کرم کرنے والا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ عرض کئے صحابہ نے اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے قَالَ اللّٰہُ
اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ فرمایا حضرت نے اللہ ہے زیادہ بخشش کرنیوالا بخشش میں پھر میں ہوں زیادہ بخشش کرنے ہارا بنی آدم میں
وَاَجْوَدُھُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَہٗ اور زیادہ بخشش کرنیوالا انسانوں میں میرے بعد وہ شخص ہے کہ سیکھا علم پھر پھیلایا اسکو
تعلیم کرنے اور تصنیف کرنے بلکہ کتابت کرنے سے یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَمِیْرًا وَّحْدَہٗ آتا ہے وہ قیامت کے دن تنہا مانند ایسے امیر کے جسکے ساتھ
تابعان اور خادمان ہوتے ہیں اَوْ قَالَ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً یا فرمایا کہ آویگا تن تنہا مانند ایک جماعت کے **فائدہ** اس شخص کو خلایق کی نظر میں ایسی
عزت اور بزرگی اور شان و شوکت ہوگی کہ اسکا تنہا آنا ایک جماعت کے برابر نظر آویگا وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْھُوْمَانِ لَا یَشْبَعَانِ اور بھی روایت ہے انس بن مالک سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حریص ہیں سیر نہیں ہوتے مَنْھُوْمٌ
فِی الْعِلْمِ لَا یَشْبَعُ ایک حریص ہے علم میں سیر نہیں ہوتا اس سے کتنا ہی علم حاصل کرے وَمَنْھُوْمٌ فِی الدُّنْیَا لَا یَشْبَعُ مِنْھَا اور دوسرا حریص ہے
دنیا میں کبھی سیر نہیں ہوتا دنیا سے رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت کیا بیہقی نے ان تینوں حدیث کو شعب الایمان میں وَقَالَ
اور کہا بیہقی نے قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِیْ حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ اور کہا بولا ہے امام احمد نے حدیث میں ابو درداء کی جو فضیلت چہل حدیث کی وارد ہوئی

عالم اللہ و رسولہ

ہے هذا متن مشهور فيما بين الناس ليس له إسناد صحيح یہ حدیث ہے مشہور درمیان لوگوں کے اور نہیں ہے اسکے لئے اسناد صحیح وعن عون
قال قال عبد الله بن مسعود منهومان لا يشبعان صاحب العلم وصاحب الدنيا اور روایت ہے عون سے کہا اسنے کہ فرمایا ابن مسعود نے دو حریص
نہیں سیر ہوتے ایک صاحب علم دوسرا اہل دنیا ولا يستويان اور دونوں حرص کے برابر نہیں ہیں اما صاحب العلم فيزداد رضى للرحمن واما صاحب
الدنيا فيتمادى في الطغيان لیکن صاحب علم پس زیادہ کرتا ہے خوشنودی اللہ کی و لیکن صاحب دنیا پس نہایت کو پہنچتا ہے سرکشی اور عصیان میں ثم قرأ پھر پڑھا عبد اللہ نے
صاحب دنیا کے باب میں یہ آیت كلا إن الإنسان ليطغى أن رآه استغنى کوئی نہیں آدمی سرکشی کرتا ہے اسے کہ دیکھتا ہے آپ کو محفوظ قال قال
الآخر کہا عون نے بولا عبد اللہ نے دلیل صاحب علم کے حق میں إنما يخشى الله من عباده العلماء نہیں ڈرتے اللہ کو اسکے بندوں میں سے مگر علماء رواه
الدارمي روایت کیا اسکو دارمی نے وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أناسا من أمتي سيتفقهون
في الدين روایت ہے ابن عباس کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بعضے لوگ میری امت سے فقہ سیکھینگے اور فقیہ ہوجاوینگے دین میں ويقرؤن
القرآن اور پڑھینگے قرآن ويقولون نأتي الأمراء فنصيب من دنياهم کہینگے آتے ہیں ہم امیروں پاس اور پاتے ہیں ہم کچھ انکی دنیا سے
ونعتزلهم بديننا اور کنارہ پکڑتے ہیں ہم انسے اپنے دین کے ساتھ ولا يكون ذلك نہیں ہوتا ہے یہ یعنے علم دین کا سیکھنا اور امیروں سے تقرب
پیدا کرنا اور انکی تقرب سے سوا ضرر اور خرابی کے اور کچھ فائدہ نہیں كما لا يجتنى من القتاد إلا الشوك جیسا کہ چنا نہیں جاتا ہے قتاد سے مگر
کانٹے **فائدہ** قتاد ایک خاردار درخت کا نام کہ جسمیں میوہ نہیں ہوتا كذلك لا يجتنى من قربهم إلا اسیطرح حاصل نہیں ہوتا ہے تقرب
سے امیروں کے مگر خرابی اور حسرت **فائدہ** إلا حرف استثنا کا ہے اسکے مستثنی کو ذکر نفرمایا قرینے پر چھوڑ دیا اس میں یہ اشارہ ہے کہ
امیروں کے تقرب میں دین کی ایسی مضرت ہے کہ جسکا بیان نہیں ہوسکتا قال محمد بن الصباح كأنه يعني الخطايا کہا محمد بن صباح نے جو استاد
و شیخ ہے بخاری و مسلم اور ابو داؤد و احمد کا گویا کہ ارادہ رکھا اس مستثنی سے جو محذوف ہے گناہ ہیں یعنے امیروں کے تقرب سے حاصل نہیں ہوتا
مگر گناہ اور خطائیں رواه ابن ماجة روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے وعن عبد الله بن مسعود قال لو أن أهل العلم
صانوا العلم ووضعوه عند أهله لسادوا به أهل زمانهم اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ اگر اہل علم بچا کیا
کرتے علم کو اور اسکو بچاتے اور رکھتے علم کو اسکے اہل اور قابل کے پاس تو البتہ بہتر اور سردار ہوتے بسبب علم کے اپنے زمانے والوں کے **فائدہ**
علم کی عزت کرنے سے علم بھی اسکی عزت کرتا ہے ولكنهم بذلوه لأهل الدنيا لينالوا به دنياهم ولیکن علم والوں نے خرچ کیا علم کو دنیا
داروں کے لئے تاکہ پاویں علم کے بدلے کوئی چیز انکی دنیا سے فهانوا عليهم پھر ذلیل ہوگئے انکی نظر میں سمعت نبيكم صلى الله عليه
وسلم يقول من جعل الهموم هما واحدا هم آخرته كفاه الله تعالى هم دنياه سنا میں نے تمہارے نبی کو درود بھیجے اللہ کا
انپر اور سلام فرماتے تھے جو شخص کر دیوے اپنے سب قصد و فکر ایک قصد یعنی آخرت کا کفایت کرتا ہے اسکو اللہ تعالی مقصود دنیا کو اسکے
ومن تشعبت به الهموم أحوال الدنيا اور جو شخص کو پریشان کر دیوے اسکو قصدیں احوال دنیا کے لم يبال الله في أي
أوديتها هلك پروا نہیں رکھتا اللہ تعالی کہ کسی ایک جنگل میں وادیوں میں سے دنیا کے ہلاک ہو جاوے وہ شخص رواه ابن ماجة
روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے ابن مسعود کے بیان تک ورواه البيهقي في شعب الإيمان عن ابن عمر من قوله من جعل

الهموم الی آخرہ اور روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں ابن عمر سے انکے قول من جعل الهموم سے اُسکے آخر تک اور اول حدیث کو روایت نکیا و
عن الاعمش قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم آفة العلم النسیان اور روایت ہی اعمش تابعی سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت علم کی فراموشی ہی **فائدہ** حضرت نے اگلی فرماتے ہیں کہ ان کا ہونا جس سے فراموشی علم کی ہو جاوے دور رہا کریں
دنیا اور نفس کی خواہشوں اور عصیان میں مبتلا ہونے سے علم فراموش ہو جاتا ہی جیسا کہ امام شافعی نے اپنے شعر میں فرماتا ہی جسکا ترجمہ نظم سے یہہ ہی
شکایت میں نے اپنے حافظے کی کی ؛ کیا جو شیخ نے اپنے مقتدا کی ؛ کہا مجھکو کہ اے فرزند دلبند ؛ سعادت پاؤ کر ترک معاصی ؛ کہ ہیگا علم ایک فضل الٰہی ؛ نہ حاصل
کر سکیگا اسکو عاصی ؛ واضاعته ان تحدث به غیر اهله اور ضایع کرنا علم کا یہہ ہی کہ تو بولے اور سکھلاوے تو علم نااہل کو اسکے رواه الدارمی مرسلا
روایت کیا اسکو دارمی نے مرسل وعن الاحوص بن حکیم عن ابیه قال سال رجل النبی صلی الله علیه وسلم عن الشر
اور روایت ہی احوص بن حکیم تابعی سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا اسنے پوچھا ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بد لوگوں میں کون ہی فقال لا
تسئلونی عن الشر وسلونی عن الخیر تب فرمایا حضرت نے نہ پوچھو مجھکو شر سے اور پوچھو مجھکو خیر سے یقولها ثلثا فرمایا حضرت نے
یہہ کلمہ تین بار **فائدہ** مخصوص بدوں کا حال بیان کرنا حضرت کو خوش نہ آیا جب بیان کیا تو اسکے ساتھ نیکوں کا حال بھی بیان فرمایا ثم قال الا ان شر الشر
شرار العلماء پھر فرمایا سنو بہت بد بدوں میں بد عالم لوگ ہیں وان خیر الخیر خیار العلماء اور تحقیق بہت نیک نیکوں میں نیک عالم لوگ ہیں **فائدہ**
عالم بد ہو تو نہایت بد اور نیک ہو تو نہایت نیک اسواسطے ہی کہ وہ متبوع ہی اور لوگ اسکے تابع تو نیکی اور بدی اسکی خلایق میں سرایت کرتی ہی رواه الدارمی
روایت کیا اسکو دارمی نے وعن سفیان ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال لکعب اور روایت ہی سفیان ثوری سے کہ تحقیق
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کعب احبار کو من ارباب العلم کون ہیں صاحبان علم **فائدہ** رب کہتے ہیں مالک کو سو کون ہیں مالک اور مستحق
علم کے قال الذین یعملون بما یعلمون کہا کعب نے ارباب علم وے ہیں جو عمل کرتے ہیں جسکا علم رکھتے قال فما اخرج العلم من قلوب العلماء
پوچھا حضرت عمر نے پھر کس چیز نکال دیتی نور و برکت کو علم کے دلوں سے عالموں کے قال الطمع کہا کعب نے طمع مال دنیا کی رواه الدارمی روایت کیا اسکو
دارمی نے وعن ابی الدرداء قال ان من اشر الناس عند الله منزلة یوم القیمة اور روایت ہی ابو درداء سے کہا اسنے
کہ تحقیق بہت بد لوگوں میں سے اللہ کے پاس مرتبے میں قیامت کے دن عالم لا ینتفع بعلمه وہ عالم کہ فایدہ نہیں لیتا اپنے علم سے اور اسپر عمل نہیں کرتا
فائدہ اگر ینتفع کو مجہول کے صیغے سے پڑھیں تو یہہ معنا ہوتا ہی وہ عالم کہ فایدہ نہیں لیا جاتا ہی جسکے علم سے یعنے وہ عالم کہ تعلیم اور تدریس
اور تصنیف اور امر معروف اور نہی منکر کو ترک کر دیا ہی قیامت کے دن اللہ کے پاس مرتبے میں نہایت بد ہی رواه الدارمی روایت کیا اسکو
دارمی نے وعن زیاد بن حدیر قال قال لی عمر هل تعرف ما یهدم الاسلام اور روایت ہی زیاد بن
حدیر تابعی سے کہا اسنے کہ فرمایا عمر رضہ نے کیا جانتا ہی تو کس چیز نے توڑتی ہی اور ویران کرتی ہی بنائے مسلمانی کو قلت لا کہا میں نے مجھکو معلوم
نہیں قال یهدمه زلة العالم بولا عمر نے توڑتی ہی بنیاد اسلام کو لغزش عالم کی اور گناہ کرنا اسکا وجدال المنافق جھگڑا منافق
کتاب میں اللہ کی اسلام میں فساد پڑ جاوے وحکم الائمة المضلین اور حکم کرنا گمراہ امیروں کا اپنی خواہش اور شہوت کے مطابق پھر لوگ
ان کے جبر سے اسکو قبول کر لیویںگے رواه الدارمی روایت کیا اسکو دارمی نے وعن الحسن قال العلم علمان اور

روایت ہی حسن بصری رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ علم دو علم ہین فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذٰلِكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ پھر ایک علم ہی دل مین سو یہہ علم نفع دینے والا ہی
وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ اور دوسرا ایک علم ہی زبان پر کہ دل پر اثر نہین کرتا سو علم جب دل پر پڑے تو پار ہو علم جب تن پر گرے تو مار ہو فَذٰلِكَ حُجَّةُ
اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ پھر یہہ علم جو زبان پر ہی حجت ہی اللہ عزت و بزرگی والے کی بنی آدم پر یعنی انکو الزام دیویگا اور کہیگا کہ مین نکو علم دیا تھا
کس لئے تمنے اسپر عمل نکیا **فائدہ** اسیواسطے کہہ گئے ہین گمراہ جاہل پر ایک افسوس اور گمراہ عالم پر ہزار افسوس کہ جان بوجھ کر گمراہی مین پڑا ہی رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
روایت کیا اسکو دارمی نے **فائدہ** عارف باللہ شیخ احمد ابن عطاء اللہ اسکندری نے کتاب حکم مین کہا ہی کہ علم نافع وہ ہی کہ سینے مین اپنے شعاع
کو پھیلا دیوے اور دل کی تنگی کو نکال دیوے اور بعضون نے کہا ہی کہ علم نافع وہ ہی کہ نرمی اور صفائی دل مین پیدا ہو کر جسکے سبب آدمی دنیا مین زہد اختیار
کرتا ہی اور اسکو خوف و رجا پیدا ہوتا ہی یہہ علم بہشت سے نزدیک کرنے والا اور دوزخ سے بچانے والا ہی یہہ علم ایک نور الٰہی ہی اللہ نے دل مین جس
بندے کے چاہتا ہی ڈالتا ہی حاصل الکلام علم دو قسم کا ہی ایک علم معاملہ کہ جسکے ساتھ عمل علاقہ رکھتا ہی دوسرا علم مکاشفہ کہ وہ نتیجہ ہی عمل کا پہلے کو
علم وراثت دوسرے کو علم وراثت کہتے ہین **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وِعَائَيْنِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ یاد کرلیا ہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو ظرف علم کے **فائدہ** ظرف علم کا وہ ہی
کہ جسمین علم جمع ہووے دو ظرف علم کے یعنے دو نوع کے علم کہ ایک علم جسکو شامل ہی دوسرے مین وہ نہین فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيكُمْ
ولیکن ایک کو ان دونون مین سے پھر پھیلا دیا ہون مین تم مین وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُومُ يَعْنِي مَجْرَى
الطَّعَامِ ولیکن دوسرا علم اگر پھیلاؤن اور ظاہر کرون مین اسکو تو کاٹا جاتا ہی یہہ حلق یعنے راہ طعام گذرنے کی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** مراد پہلے علم سے علم احکام اور اخلاق کا ہی کہ یہہ علم مشترک ہی خاص و عام کے درمیان دوسرے علم سے مراد
علم اسرار ہی کہ اغیار سے اسکو چھپا رکھا چاہئے اسواسطے کہ یہہ علم بہت باریک اور دقیق ہی عوام کی فہم اسکو نہین پاتی یہہ علم مخصوص ہی خواص
کے لئے جو اہل عرفان ہین بعضے شارحون نے کہا ہی کہ مراد دوسرے علم سے اخبار بنی امیہ کے فتنہ و فساد کی ہی کہ حضرت نے خبر دی تھی کہ ہلاکی
میری امت کی یا میرے دین کی بعضے قریش کے بچون کے ہاتھ سے ہوگی سو ابو ہریرہ کہتے ہین اگر مین ان اخبار کو نام بنام بیان کرونگا تو مارا
جاونگا مگر ابو ہریرہ نے کبھو کبھو رمز و کنائے سے اس اخبار کو بیان کرتے چنانچہ کہتے تھے أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ إِمَارَةِ السِّتِّينَ وَإِمَارَةِ الصِّبْيَانِ یعنے
پناہ چاہتا ہون مین ریاست سے ساٹھوین سال کی ہجرت سے اور حکومت سے لڑکون کے یہہ اشارہ ہی یزید پلید بن معاویہ کی حکومت
پر کہ اسنے ساٹھوین سال اپنے باپ کے تخت خلافت پر بیٹھا اللہ نے ابو ہریرہ کی دعا مستجاب فرمایا اسکے پہلے ہی انہون نے دنیا سے رحلت
کیا **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ** قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهِ اور روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سے کہا اسنے سنو ای لوگو جو شخص کہ جانتا ہو کچھ علم سے پھر چاہئے کہ کہے اسکو وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ أَعْلَمُ اور جو شخص
نہ جانتا ہو اسبات کے علم کو تو تفویض کرے خدا پر پھر چاہئے کہ کہے اللہ زیادہ جاننے والا ہی فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ تَقُولَ لِمَا لَا
تَعْلَمُ پھر تحقیق علم و عقل یہی ہی کہ کہے تو جس چیز کو کہ نہین جانتا ہی اَللّٰهُ أَعْلَمُ اللہ زیادہ دانا ہی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهِ
فرمایا اللہ تعالی نے اپنے نبی کو قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ کہہ ای محمد نہین مانگتا ہون مین تمسے

دین و قرآن کے پہنچانے پر کچھ مزدوری اور نہوں مین تکلف کرنیوالون سے **فائدہ** تکلف وہ ہی کہ بے سبب و بے حکم کوئی
کام اپنے پر لازم کرلیوے سو نبی نے اللہ کے حکم سے کہتے ہین کہ مین تکلف کرنے والا نہین ہون جو کچھ مجھے معلوم کراتے ہین اور جسکے پہنچانے
کا حکم کرتے ہین پہنچا دیتا ہون مین اپنے طرف سے کچھ نہین کہتا اور دعوی نہین کرتا پھر معلوم ہوا جو بات کہ اپنے فہم مین نہ آوے اس
مین سعی کرنا اور اسکا دعوی کرنا تکلف ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنِ** ابْنِ سِيْرِيْنَ
قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ اور روایت ہی ابن سیرین تابعی سے کہا اسنے یہہ علم کتاب و سنت کا دین ہی یعنے قیام اور ثبات
دین کا اس سے ہی فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ پھر نظر کرو کس سے لیتے ہو دین کو اپنے یعنے جس شخص سے علم حاصل کرتے ہو سو
اسکو دیکھو کہ پرہیزگار و دیانت دار ہی یا نہین اگر راوی دیانت دار نہو تو اس سے نہ لیا چاہیے خصوصًا اہل غرض اور اہل بدعت سے
کہ انہین دیانت ہرگز نہین ہوتی اپنے مذہب کے رواج کے واسطے وضع اور افترا کرتے ہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے
وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا اور روایت ہی حذیفہ صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ اے
گروہ قرآن پڑہنے والون کی ثابت رہو اور سیدہی راہ چلو **فائدہ** قرآن پڑہنے والون سے مراد حافظ قرآن کے ہین یا علمائے
بے عمل فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا پھر تحقیق سبقت کی تمنے بہت سبقت **فائدہ** حذیفہ نے دوسرے صحابہ کو کہتے ہین
تمنے اسلام مین پہلے آنے سے کتاب و سنت کے تمسک کرنے مین سب سے سبقت کئے ہو پھر سیدہی راہ چلو وَاِنْ اَخَذْتُمْ
يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا اور اگر چلوگے تم داہنے بائین سیدہی راہ چہوڑکر تو البتہ گمراہ ہو جاؤگے تم سخت گمراہی
مین رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگو
تم اللہ کے ساتھ باولی سے غم کی **فائدہ** جُب کہتے ہین اس باولی کو جسکا سر البتہ نہو حدیث مین وادی فرمایا اسواسطے کہ وادی
مین بہی نشیب ہوتا ہی قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ عرض کئے صحابہ نے اے رسول خدا اور کیا ہی جب حزن قَالَ
وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ فرمایا حضرت نے ایک وادی ہی دوزخ مین يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ پناہ مانگتا
ہی اس وادی سے دوزخ ہر روز چار سو بار **فائدہ** جب الحزن جو ایک وادی ہی ایسی سخت ہی کہ اس سے جہنم خود ہر روز
چار سو بار پناہ مانگتا ہی پھر اس مین پڑنے والے دوزخیون کا کیا حال ہوگا خیال کیجو نعوذ باللہ منہا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ
مَنْ يَدْخُلُهَا پوچہے صحابہ نے اے رسول خدا اور کون داخل ہوگا اس وادی مین قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ
فرمایا قرآن پڑہنے والے ریا کرنے ہارے اپنے عملون پر **فائدہ** قرا یعنے قرآن پڑہنے والونکا اطلاق عالمون اور
عابدون پر بہی آتا ہی اسواسطے کہ علم قرآن سے حاصل کرتے ہین اور عبادت اسکے حکم پر کرتے ہین یعنے قاریان اور عابدان
اور عالمان ریا کرنے ہارے وادی جب الحزن مین داخل ہوگے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ
فِيْهِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور اسیطرح ابن ماجہ اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے اس حدیث کو وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ

الْقُرَّاءِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ اور تحقیق بہت دشمن قاریوں میں سے اللہ تعالی
کے پاس وہ لوگ ہیں کہ ملاقات کرتے ہیں امراسے اور ان سے صحبت رکھتے ہیں طمع دنیا کے واسطے **فائدہ**
امر معروف اور نہی منکر کے واسطے یا امرا کی جبر و اکراہ سے یا انکا فتنہ اور ایذا خلق سے دور کرنے کے لئے امرا
سے صحبت رکھنا بد نہیں ہی قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ کہا محاربی نے جو حدیث کے راویوں
میں ہی نام اسکا عبد الرحمن بن محمد ہی مراد امرا سے ظالم ہیں جو شریعت پر نہیں چلتے **وَعَنْ**
عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْشِكُ اَنْ
يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے نے قریب ہی کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ
نہ باقی رہیگا دین اسلام سے مگر نام اسکا وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ اور نہ باقی رہیگا
قرآن سے مگر رسم اسکا **فائدہ** اسلام کا نام رہ جاویگا عمل چھوٹ جاویگا اور قرآن
کے حروف اور الفاظ پڑھا کرینگے اور اسکے معانی میں فکر اور اسکے امر و نہی پر عمل نکرینگے مَسَاجِدُهُمْ
عَامِرَةٌ اور مسجدیں انکے آباد ہیں یعنے لوگ مسجدوں میں جمع ہونگے نہ عبادت اور ریاد الٰہی اور درس
علم کے واسطے چنانچہ فرماتا ہی وَهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى اور حال یہ ہی کہ وہ مسجدیں
ویران ہیں ہدایت اور علم اور عبادت سے عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ
علما ان کے بدترین لوگ ہیں جو آسمان کے ادیم کے نیچے ہیں **فائدہ** ادیم کہتے ہیں چوڑے چمڑے
کو ادیم آسمان یعنے ظاہر آسمان اور روی آسمان مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ انکے پاس سے نکلتا ہی فتنہ
اور بلا اور بدی دین میں ظالموں کی تائید کرنے سے وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ اور پھر انہیں الٹ کر پڑتا ہی وہ فتنہ
یعنے اللہ تعالی نے ان ظالموں کو جنکی تائید یہ علما کئے تھے پھر انہی پر مسلط کرتا ہی رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ
شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں **وَعَنْ** زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ
ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اور روایت ہی زیاد بن لبید صحابی سے کہا اسنے ذکر
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو فتنے سے فَقَالَ ذٰلِكَ عِنْدَ اَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ
پھر فرمایا حضرت نے ہوگا یہ فتنہ نزدیک وقت چلے جانے علم کے عالم سے قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ
يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَنُقْرِئُهٗ اَبْنَاءَنَا وَيُقْرِئُهٗ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ عرض کیا میں نے ای رسول خدا اور کیونکر جاتا رہیگا علم اور حال یہ ہی کہ ہم پڑھتے قرآن کو اور جانتے ہیں
اسکے احکام کو اور پڑھاتے ہیں ہم قرآن کو اور جانتے ہیں اسکے احکام اپنے لڑکوں کو اور پڑھاتے ہیں قرآن کو

ہمارے لڑکوں نے اپنے لڑکوں کو قیامت کے دن تک یہہ سلسلہ جاری رہیگا فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ تب فرمایا حضرت نے رووے تجھہ پر تیری ما اے زیاد اِنْ كُنْتُ لَاُرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ تحقیق کان لیجاتا تھا مین کو تو بڑا دانا شخص ہی مدینے مین **فائدہ** حضرت نے زیاد بن لبید کو فرماتے ہین مین تجھکو مدینے کے لوگون مین بڑا دانا سمجھتا تھا تعجب ہی کہ میرے کلام کے مقصود کو نہ پایا اور رفقط قرآن پڑہنے اور سمجھنے کو علم سمجھا اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَؤُنَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْلَمُوْنَ بِشَيْءٍ فِيْهِمَا کیا نہین یہہ یہود و نصاری پڑہتے ہین توریت اور انجیل کو اور نہین عمل کرتے کسی چیز پر جو توریت و انجیل مین ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهُ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا ترمذی نے بھی زیاد بن لبید سے مانند اسیکے یعنے معنی برابر و لفظ مختلف اور اسیطرح روایت کیا دارمی نے ابو امامہ سے

وَعَنْ[۲۹] ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم علم اور سکھلاو تم اسے لوگون کو تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ سیکھو فرایض احکام یا علم فرایض کا اور سکھلاؤ اسے لوگون کو وَتَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ سیکھو تم قرآن اور سکھلاؤ اسے لوگون کو فَاِنِّيْ امْرُءٌ مَقْبُوْضٌ پھر تحقیق مین ایک شخص ہون کہ وفات دیا جاونگا وَالْعِلْمُ سَيُنْقَبَضُ اور علم قریب ہی کہ لے لیا جاتا ہی اور نسخون مین سَيُنْتَقَصُ آیا ہی یعنے علم کم ہوجاتا ہی وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ اور پیدا ہوتے ہین فتنے علم کم ہوجانے سے حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ یہان تک کہ اختلاف کرینگے دو شخص حکم فرض مین **فائدہ** جب فرض مین اختلاف کرینگے تو سنت اور نوافل مین کیا پوچھا چاہیئے لَا يَجِدَانِ اَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا نہ پاوینگے کسیکو کہ حکم کرے درمیانے ان دونون شخص کے اور حق و باطل کہہ دیوے رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا اسکو دارمی اور دارقطنی نے

وَعَنْ[۳۰] اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اس علم کی کہ جس سے نفع نہین لیاجاتا ایسی ہی كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کہ جیسا حال اس خزانے کا کہ نہین دیا جاتا ہی اس سے راہ مین اللہ تعالی کی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور دارمی نے ہزارون شکر اللہ بے نیاز کے کہ اس کے فضل سے کتاب العلم پوری ترجمہ پائی **مناجات**

ای خداوند و خالق دوسرا ؛ علم ہی تجھکو ذرے ذرے کا ؛ تجھکو پایا نہین کسی کا علم ؛ سب کا تجھ پر ہی آشکارا علم ؛ تونے نعمت جو علم کی دی ہی ؛ شکر اسکا ہمین ضروری ہی ؛ علم حق کا دے ہر بشر کو نور ؛ اپنے عرفان سے سب کو کر مسرور ؛ احمد مجتبیٰ کے صدقے سے ؛ شوق دے اپنی معرفت کا مجھے ؛

کتاب الطہارۃ

یہ کتاب ہی پاکی کی **فائدہ** اصطلاح مین فقہا کی حدث اور جنابت کی نجاست سے پاکی کرنے کو طہارت کہتے ہین

الفصل الاول

فصل ہی **عن** اَبِی مَالِكٍ الاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُوْرُ شَطْرُ الاِیْمَانِ روایت ہی ابو مالک اشعری صحابی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاکی آدھا ایمان ہی **فائدہ** یہہ مبالغہ ہی طہارت کے اجر کے بیان مین کہ ثواب طہارت کا اسقدر ہی کہ ایمان کے آدھے ثواب کے برابر پہنچتا ہی یا اس مناسبت سے طہارت کو نصف ایمان فرمایا کہ ایمان تو ڈھانپ دیتا ہی سب گناہوں کو جو اسکے قبل کیا تھا اسیطرح وضو ڈھانپ دیتا ہی گناہونکو لیکن ایمان نابود کر دیتا ہی چھوٹے بڑے سب گناہون کو اور وضو نابود کر دیتا ہی فقط چھوٹے گناہون کو پھر اس صورت سے وضو نصف ایمان کے برابر آیا اسواسطے کہ ایمان پاک کر دیتا ہی باطن کو اور وضو پاک کرتا ہی ظاہر کو وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِیْزَانَ اور الحمد للہ بھر دیتا ہی ترازو کو یعنے جو کوئی ایکبار الحمد للہ کہتا ہی اتنا ثواب پاتا ہی کہ میزان اسکے ثواب سے بھر جاتا ہی وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ اَوْ تَمْلَأُ مَا بَیْنَ السَّمٰوَاتِ وَالاَرْضِ سبحان اللہ اور الحمد للہ بھر دیتے ہین یہہ دونون کلمے تمامی میدان کو جو آسمانون اور زمین کے درمیانے ہی یعنے یہہ دو کلمے کہنے سے اسکا ثواب اتنا ہوتا ہی کہ اس سے آسمانون اور زمین کے درمیانے کے مسافت بھر جاتے ہین وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ اور نماز نور ہی دل کو شہود حق سے روشن کرتی ہی اور چہرے کو نور عبادت سے یا یہہ کہ نماز سیدھی راہ دکھلانے والی ہی اور تاریکی سے باطل کے بچانے والی یا یہ کہ قیامت کے دن نماز اس نور کے ظہور کی باعث ہوگی جو روبرو اور داہنے نمازی مسلمانون کے چلیگا جسکی خبر اللہ نے قرآن شریف مین دیا ہی نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَبِاَیْمَانِهِمْ یعنے نور انکا چلیگا انکے آگے اور انکے داہنے وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ اور مال فقیرونکو دینا اللہ کی واسطے دلیل ہی ایمان کے دعوے پر وَالصَّبْرُ ضِیَاءٌ اور صبر کرنا مصیبتون پر اللہ کی یا اسکی عبادتون پر مضبوط رہنا کامل روشنائی ہی **فائدہ** ضیا نور سے بھی کامل ہوتا ہی اسواسطے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین آفتاب کو ضیا اور چاند کو نور فرمایا وجعل الشمس ضیاء والقمر نورا اور یہہ احتمال بھی ہوتا ہی کہ مراد صبر سے یہان روزہ ہی کیونکہ ذکر نماز اور صدقے کا اسبات پر قرینہ ہی چنانچہ قرآن کی آیت وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ مین صبر سے مراد روزہ لیتے ہین وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَیْكَ اور قرآن شریف دلیل ہی تیرے فایدے پر اگر اسپر عمل کریگا اور حق اسکا بجا لاویگا تو وہ تیری تائید کریگا اور قرآن دلیل ہی تیرے خرابی پر اگر تو اسپر عمل نکریگا اور اسکا حق نگاہ نرکھیگا تیرے خصومت کریگا كُلُّ النَّاسِ یَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ ہر آدمی صبح کرتا ہی پھر بیچنے والا ہی اپنی ذات کو کسی کام مین جسکے طرف متوجہ ہی فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا پھر آزاد کرنے والا ہی اپنی ذات کو عذاب سے اللہ تعالیٰ کے یا ہلاک کرنیوالا ہی اپنی ذات یعنے جسنے ہوتا ہی اعمی

کسی ایک کام مین متوجہ ہوجاتا ہی اگر وہ کام آخرت کا ہو تو آپ کو اللہ کے عذاب سے نجات دیا اگر دنیا کے کام مین ہی متوجہ ہوگیا اور اسکو آخرت
کے کامون پر ترجیح دیا تو اپنے تئین ہلاک کیا اور اللہ تعالی کے عذاب مین گرفتار آیا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے
وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تَمْلَاٰنِ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اور ایک روایت مین مسلم کی
آیا ہی کہ اور لا الہ الا اللہ واللہ اکبر بھردیتے ہین فاصلے کو درمیانے آسمان اور زمین کے مولف مشکات کا کہتا ہی لَمْ اَجِدْ ھٰذِہِ
الرِّوَایَۃَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ نہ پایا مین یہہ روایت صحیح مسلم اور نہ صحیح بخاری مین اور نہ کتاب حمیدی
مین جو جامع ہی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو وَلَا فِی الْجَامِعِ وَلٰکِنْ ذَکَرَھَا الدَّارِمِیُّ بَدَلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اور
نہ جامع الاصول مین ولیکن ذکر کیا اس روایت کو دارمی نے بدلے سبحان اللہ والحمد للہ کے یعنے مسلم کی روایت مین سبحان اللہ
والحمد للہ آیا ہی اور دارمی کی روایت مین جگہ پر اسکے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر آیا ہی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰہُ بِہِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِہِ الدَّرَجَاتِ اور روایت ہی
ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راہ نہ دکھلاؤن مین تمکو ان عملون پر کہ محو کردیتا ہی اللہ بسبب جن عملون کے گناہون
کو اور بلند کرتا ہی بسبب جن کے مرتبون کو فائدہ علمانے اتفاق کیا ہی کہ مراد گناہون سے صغیرہ گناہ ہین کہ بسبب ان عملون کے نامہ
اعمال سے محو ہوجاتے ہین قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عرض کئے صحابہ نے ہان فرماؤ ای رسول خدا قَالَ فرمایا حضرت نے وہ عملین یہ ہین اِسْبَاغُ
الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ پورا کرنا وضو اور پانی پہنچانا ہر عضو پر جسوقت کہ خوش نہ آوے پانی جیسے بیماری اور سردی کی حالت مین وَ
کَثْرَۃُ الْخُطٰی اِلَی الْمَسَاجِدِ اور بہت قدمین رکھنا مسجدون کیطرف جانے مین فائدہ یہہ تب میسر ہوتا ہی کہ گھر مسجد سے دور
ہو یا یہہ مراد ہی کہ راہ مین مسجد کی ادب اور وقار سے آہستہ چلنا تب زیادہ قدمین رکھنا میسر ہوگا وَانْتِظَارُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ
اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کے یعنے وقتی نماز پڑہکر آیندہ نماز کے انتظار مین بیٹھے رہنا فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ پھر یہہ ہی رباط حقیقی فائدہ
رباط کہتے ہین سرحد اسلام کے نگہبانی کو کہ مسلمانان اپنے سرحد پر بیٹھے رہین تا دین کے دشمنان نہ آسکین اور منتظر بیٹھنا نماز کو واسطے رباط کے
مانند ہی کہ مصلے مقابل مین لشکر شیطان کے بیٹھا ہی تا دخل نہ دیوے وَفِیْ حَدِیْثِ مَالِکِ بْنِ اَنَسٍ فَذٰلِکُمُ
الرِّبَاطُ فَذٰلِکُمُ الرِّبَاطُ رَدَّدَ مَرَّتَیْنِ اور حدیث میں مالک بن انس کے یہہ رباط ہی یہہ رباط ہی مکرر تاکید کے لئے کہا
رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ ثَلٰثًا اور روایت مین ترمذی کی آیا ہی کہ تین بار کہا
اس لفظ کو وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ
الْوُضُوْءَ اور روایت ہی عثمان رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کیا پھر اچھا کیا وضو یعنے وضو کے سنتون اور آداب کی رعایت
کے ساتھ وضو کیا خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ نکل جاتے ہین گناہ اسکے تمامی بدن سے اسکے حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ یہانتک کہ نکلجاتے ہین اسکے ناخونکے نیچے سے
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ اور روایت
ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے جسوقت کہ وضو کرتا ہی بندہ مسلمان یا مومن فائدہ راوی شک کرتا ہی کہ حضرت بندہ مسلمان فرمایا یا بندہ مومن

فغسل وجهه پھر دھوتا ہی اپنا منہہ خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء
نکل جاتا ہی اسکے چہرے سے ہر گناہ کہ نظر کیا ہی اس گناہ کے طرف اپنی دونون آنکھہ سے پانی کے ساتھ یعنے آنکھہ کے
سب گناہ وضو کے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہین او مع اخر قطر الماء یا کہا نکل جاتے ہین پانی کے آخری
قطرون کے ساتھ فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه
مع الماء او مع اخر قطر الماء پھر جب دھوتا ہی دونون ہاتھہ نکل جاتا ہی ہر گناہ کہ پکڑا تھا ان گناہون کو
اپنے ہاتھون سے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرون کے ساتھ یعنے ہاتھون کے گناہ وضو کے پانی
کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرون کے ساتھ نکل جاتے ہین فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة
مشتها رجلاه مع الماء او مع اخر قطر الماء پھر جب دھوتا ہی دونون پانون نکل جاتے ہین سب
گناہ کہ چلے تھے انکی طرف اسکے قدمون نے پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرون کے ساتھ حتى يخرج
نقيا من الذنوب یہان تک کہ نکلتا ہی وہ شخص وضو کی جگہہ سے پاک گناہون سے یعنے سب صغیرہ
گناہ سے رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وعن عثمان قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما من امرئ مسلم تحضره صلوة مكتوبة اور روایت ہی عثمان رض سے
کہا انہنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مرد مسلمان کہ آتا ہی اسکو وقت فرض نماز کا
فيحسن وضوءها پھر اچھی طرح کرتا ہی وضو نماز کا سنتون اور آداب وضو کی رعایت کے ساتھ
وخشوعها اور اچھی طرح کرتا ہی خشوع اور خضوع نماز کا **فائدہ** نماز مین آداب ظاہری اور باطنی کی
رعایت کرنا چنانچہ حضور قلب کے ساتھ متوجہ رہنا دل مین اللہ کا خوف رکھنا سجدے کی جگہہ پر نظر کرنا بدن
اور کپڑے اور داڑہی کے ساتھ بازی نکرنا داہنے بائین ندیکھنا آنکھہ نہ موندنا بعضون نے کہا اگر حضور دل
آنکھہ موندنے مین حاصل ہوتا ہو رخصت دیتے ہین بہتر یہہ ہی کہ فرض نماز مین آنکھہ نہ موندے بعضون نے کہا ہی
کہ نماز کے قیام مین نظر سجدے کی جگہہ پر اور رکوع مین پانون کی پیٹھہ پر سجدے مین ناک پر قعدے مین
کنار (گود) پر رکھنا وركوعها اور اچھی طرح کیا رکوع نماز کا **فائدہ** رکوع مخصوص مسلمانون کی نماز مین
ہی یہود اور نصارون کی نماز مین رکوع نہین الا كانت كفارة لما قبلها من الذنوب
کوئی شخص وضو اور نماز اس طور سے نکرتا ہی مگر یہہ کہ ہوتی ہی وہ نماز محو کرنے والی اس چیز کی جو پہلے
اسکے کیا ہو گناہون سے ما لم يؤت كبيرة جب تک کہ نکرے کبیرہ گناہ **فائدہ** مقصود یہہ
ہی کہ وضو اور نماز صغیرہ گناہون کو محو کر دیتے ہین نہ کبیرہ گناہ کو وذلك الدهر كله یہہ محو
کرنا نماز کا گناہون کو ہمیشہ ہی تخصیص کسی زمانے کی نہین رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلٰثًا اور بھی روایت ہی عثمان رض سے کہ اسنے وضو
کیا پھر پانی ڈالا اپنے دونون ہاتھون پر تین بار ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ پھر پانی لیا منھہ مین اور
ناک مین اور چھینکا ناک کو ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا پھر دہویا اپنے منھہ کو تین بار ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ
الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا پھر دہویا اپنے داہنے ہاتھہ کو کہنی تک تین بار ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى
إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا پھر دہویا اپنے بائین ہاتھہ کو کہنی تک تین بار ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ پھر مسح کیا اپنے سر کو
فائدہ مسح کا معنا بھیگا ہاتھہ سر پر پھرانا ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا پھر دہویا اپنے داہنے
پانون تین بار ثُمَّ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا پھر دہویا اپنا بایان پانون تین بار ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا پھر کہا عثمان رض نے دیکھا
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کئے مانند اس میرے وضو کے ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا پھر فرمایا
جو کوئی وضو کرے مثل میرے اس وضو کے ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ پھر پڑہے
دو رکعت اس حالت مین کہ حکایت نکرتا ہو اپنے نفس کو ان دو رکعت مین کسی چیز کی دنیا کے حکایتون سے
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ بخشے جاتے ہین اس شخص کے لئے اسکے سب گذشتہ گناہ فائدہ اس حدیث
سے ثابت ہوتا ہی کہ بعد وضو کے دوگانہ پڑہنا مستحب ہی اگر بعد وضو کے فرض یا سنت نماز پڑہے تو بھی
کفایت کرتا ہی اور نیت اس دوگانے کی تحیت الوضو یا شکر وضو کچہہ نکیا چاہئے بلکہ مطلق نماز کی نیت کرے اسواسطے
کہ تحیت کا معنا تعظیم اور سلام ہی پھر تحیت الوضو کا معنا کچہہ برابر نہین ہوتا دوسرا یہہ کہ نماز اصل ہی اور
وضو اسکی فرع اور وضو نماز کے واسطے ہی نہ نماز واسطے وضو کے پھر وضو کا شکر نماز سے ادا کرنا مناسب نہین
یہہ توجیہہ حجت الاسلام امام محمد غزالی نے بیان کی ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اتفاق ہی مسلم اور
بخاری کا اس حدیث پر لیکن اسکا لفظ بخاری کا ہی وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ اور روایت ہی عقبہ بن عامر صحابی سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ وضو کرے پھر اچھا کرے اپنے
وضو کو ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ پھر کھڑا رہے اور پڑہے دو رکعت نماز مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ
وَوَجْهِهِ جس حالت مین کہ متوجہ ان دونون رکعت مین اپنے دل اور منھہ سے رہے یعنے ظاہر و باطن سے اسکی
اوا مین متوجہ رہے إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ مگر یہہ کہ واجب ہوتا ہی اسکے واسطے بہشت فضل الٰہی سے
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ اور روایت ہی عمر بن خطاب

رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوی ایک تم مین سے کہ وضو کرے
فَیُبْلِغُ اَوْفَیُسْبِغُ الْوُضُوْءَ پھر خوب پہنچاوے یا کامل کرے وضو **فائدہ** راوی شک کرتا ہی کہ خوب
پہنچاوے فرمایا کامل پورا کرے فرمایا ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
پھر کہے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوی معبود سوا اللہ کے اور بیشک محمد بندے اسکے اور رسول اسکے ہین
وَفِیْ رِوَایَةٍ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِیَةُ مگر یہہ کہ کھل جاتے ہین اسکے
لئے آٹھون دروازے بہشت کے یَدْخُلُ مِنْ اَیِّهَا شَاءَ داخل ہوجاوے جس دروازے مین سے
چاہے ان دروازون مین سے هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِهٖ اسیطرح روایت کیا مسلم نے اس
حدیث کو اپنی صحیح مین وَالْحُمَیْدِیُّ فِیْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ اور حمیدی نے اسیطرح روایت کیا اپنی کتاب
جمع بین الصحیحین کے درمیانے ان حدیثون مین کہ تنہا مسلم سے ہی وَكَذَا ابْنُ الْاَثِیْرِ فِیْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ
وَذَكَرَ الشَّیْخُ مُحْیِ الدِّیْنِ النَّوَوِیُّ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِ مُسْلِمٍ عَلٰی مَا رَوَیْنَاهُ اور اسیطرح روایت کیا
ابن اثیر نے جامع الاصول مین اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نے شرح صحیح مسلم مین آخر حدیث مین مسلم کی
جس طرح سے کہ روایت کیا ہمنے وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ اور زیادہ کیا ترمذی نے اشہد ان پر اس دعا
کو اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ یا الٰہی کر مجکو توبہ کرنیوالون مین اور کر مجکو
پاکی رکھنے والون مین وَالْحَدِیْثُ الَّذِیْ رَوَاهُ مُحْیِ السُّنَّةِ فِی الصِّحَاحِ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ
الْوُضُوْءَ اِلٰی اٰخِرِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ فِیْ جَامِعِهٖ بِعَیْنِهٖ اِلَّا كَلِمَةَ اَشْهَدُ قَبْلَ اَنَّ مُحَمَّدًا
اور وہ حدیث کہ جسکو روایت کیا محی السنہ صاحب مصابیح نے صحاح مین یہی حدیث من توضا فاحسن الوضو
آخر تک ہی اسکے روایت کیا اسکو ترمذی نے اپنے جامع مین بعینہ مگر کلمہ اشہد کا قبل ان محمدا کے نذکر
کیا وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک میری امت پکاری جاویگی قیامت کے دن غر محجل کرکے اثرون سے
وضو کی **فائدہ** غر کا معنی سفیدی اور روشنی اور غرہ کہتے ہین گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی کو
اور تحجیل کہتے ہین اس گھوڑے کو کہ جسکے چارو پانون سفید ہون سوامت محمدی کے لوگون کے منہہ
ہاتھ پانون قیامت کے دن اثرون سے وضو کی سفید و روشن اور چمکتے رہینگے اسواسطے
انکو غر محجل کہینگے فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ فَلْیَفْعَلْ پھر جو شخص [illegible] سے

ورازاپنی سفیدی کو پھر چاہیئے کہ کرلیوے **فائدہ** یہان محجل کا ذکر نفرمایا اسواسطے کہ وہ غرہ کو لازم
ہی اور درازکرنا روشنی کو چہرے کے یہہ ہی کہ پیشانی سے تہدی کے نیچے تک اور داہنے کان کی لولکی
سے بائین کان کی لولکی تک چہرے کو بخوبی دہونا اور درازکرنا روشنی کو پاؤن ہاتھہ کے یہہ ہی کہ پاؤن
کو کونیون تک اور پاؤن کو ٹخنے کے اوپر تک بخوبی دہونا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری
کا اس حدیث پر **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ
مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنچتی ہی نشانی وضو کی وضو کرنے والے کے ہاتھہ پاؤن مین جہان تک کہ پہنچا
ہی پانی وضو کا یعنے سفیدا ور روشنی متوضی کو وہان تک پہنچی ہی کہ جہان تک پانی وضو کا پہنچا
ہی **فائدہ** بعضون نے کہا ہی حلیہ سے مراد زیور ہی کہ بہشتیان ہاتھہ پاؤن مین پہنینگے
سو وضو کا پانی جہان جہان پہنچا ہی تہان تہان زیورات بہشت کی پہنا وینگے رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَقِيْمُوْا روایت ہی ثوبان رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے استقامت پکڑو نیک اعمال پر اور سیدہی راہ چلو وَلَنْ تُحْصُوْا ہرگز طاقت
نہین تم کو استقامت پکڑنے کی **فائدہ** طریق مستقیم پر رہنا ہر کسیکو میسر نہین ہوتا مگر سرورانبیا کو اور
انکی تابعداری کی برکت سے کامل اولیا کو اسواسطے فرمایا کہ تم کو ہر کام مین استقامت کی طاقت نہین
ہی پھر آپ فرماتے ہین کہ عمدہ سب عبادتون مین نماز ہی اگر اس مین استقامت پکڑوگے تو سب تقصیرونکا
بدلہ ہو جاویگا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ جان لیو کہ بہتر سب عملون مین سے تمہارے نماز ہی
پھر شرائط اور آداب کے ساتھہ اسکو بجالاؤ **فائدہ** اب اشارہ فرماتے ہین نماز کے مقدمے کے
طرف جسکو نصف ایمان فرمایا وہ وضو ہی وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ اور محافظت اور
احتیاط نہین کرتا وضو پر مگر وہ شخص کہ کامل ایمان رکھنے والا ہی اللہ پر رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو مالک اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ
حَسَنَاتٍ اور روایت ہی ابن عمر رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ وضو کرے وضو پر لکھی جاتی ہی اسکے لئے دس نیکی **فائدہ** جو شخص کہ باوجود وضو رہنے کے
پھر وضو کرے اسکے نامہ اعمال مین دس نیکی یا دس وضو کا ثواب لکھتے ہین اسبابات سے ظاہر ہوا

کہ وضو پر وضو کرنا عبث اور ضایع نہین ہوتا بلکہ حسنات ملتے ہین فقہا نے کہا ہی یہہ فایدہ اسوقت پر ہوتا ہی
کہ پہلے وضو سے کوئی نماز فرض یا نفل ادا کیا ہو بعضون کے پاس پہلے وضو سے بغیر نماز پڑہنے کے پھر آبہر
وضو کرنا مکروہ ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ
روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کونجی بہشت کی نماز ہی **فائدہ**
نماز گویا حکم ایمان کا رکھتی ہی کہ بغیر اسکے جنت مین داخل ہونا میسر نہوگا وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ
اور کنجی نماز کی وضو ہی **فائدہ** بہشت کا حصول موقوف ہی نماز پر اور نماز کی صحت موقوف ہی وضو پر
تو وضو بہشت کے حصول کا مقدمہ ٹھہرا رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** شَبِيْبِ ابْنِ
اَبِيْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الصُّبْحِ اور روایت ہی شبیب بن ابی روح سے اسنے نقل کیا ایک شخص سے
یارون مین سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی صبح کی
فَقَرَءَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ پھر پڑہے نماز مین سورہ روم کا پھر پوشیدہ ہوئی حضرت پر قرات فَلَمَّا
صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ پھر جب نماز سے فارغ ہوگئے فرمایا
کیا حال ہی ان قومون کا کہ نماز پڑہتے ہین ہمارے ساتھ اور خوب نہین کرتے وضو وَاِنَّمَا يَلْبِسُ
عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰئِكَ نہین ڈہانپ دیتے ہم پر قرآن مگر یہہ لوگ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو
نسائی نے **وَعَنْ** رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ يَدِيْ اَوْ فِيْ يَدِهٖ اور روایت ہی ایک مرد سے بنی سلیم مین سے کہا اسنے کہ شمار فرمایا ان پانچ کلمون کو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ یا اپنے ہاتھ مین **فائدہ** بنی سلیم ایک قبیلے کا نام ہی اور راوی
نے شک کیا ہی کہ حضرت نے ان پانچون کلمون کو میرے ہاتھ کے انگلیون پر گنوایا یا اپنے ہاتھ مین گنا قَالَ
التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ فرمایا سبحان اللہ کہنا آدہا میزان ہی وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَاُهٗ اور الحمد للہ کہنا بھر دیتا
ہی میزان کو وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اور اللہ اکبر کہنا بھر دیتا ہی اس مسافت کو جو آسمان و
زمین کے درمیان ہی وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ اور روزہ آدہا صبر ہی **فائدہ** ایمان پورا صبر ہی ادای
طاعات و اجتناب معاصی کے سبب سے اور روزہ ان شہوتون کو جو معصیتون کے باعث ہوتے ہین کاٹ دیتا
ہی تو نصف صبر ہوا بعضون نے کہا ہی کہ روزہ کو نصف صبر اس واسطے فرمایا ہی کہ رات دن دو ہین روزہ
دن کو ہوتا ہی تو روزہ نصف صبر ٹھہرا وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ اور پاکی آدہی ایمان ہی **فائدہ**

توجیہ اسکی اسباب کے اول حدیث میں ہمنے بیان کرچکا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ
روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن ہی وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ الصُّنَابِحِیِّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ اور روایت ہی عبداللہ صنابحی
صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو کرتا ہی بندہ مسلمان پھر پانی
لیتا ہی منہہ میں خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ فِیْہِ نکل جاتے ہیں گناہ اسکے منہہ سے وَاِذَا اسْتَنْثَرَ
خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ اَنْفِہٖ اور جب ناک میں پانی لیکر جھڑکتا ہی نکل جاتے ہیں گناہ اسکی ناک سے
وَاِذَا غَسَلَ وَجْہَہٗ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ وَجْہِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَیْنَیْہِ اور
جب دہوتا ہی اپنے چہرہ کو نکل جاتے ہیں گناہ اسکے چہرے سے یہان تک کہ نکل جاتے ہیں نیچے سے اسکے
انکہوں کی پلکہوں کے فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ یَدَیْہِ حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ
اَظْفَارِ یَدَیْہِ پھر جب دہوتا ہی اپنے ہاتھوں کو نکل جاتے ہیں گناہ اسکے ہاتھوں سے یہان تک کہ
نکل جاتے ہیں نیچے سے اسکے ہاتھوں کے ناخنوں کے فَاِذَا مَسَحَ بِرَأْسِہٖ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ رَأْسِہٖ
حَتّٰی تَخْرُجَ مِنْ اُذُنَیْہِ پھر جب مسح کرتا ہی اپنے سر کو نکل جاتے ہیں گناہ اسکے سر سے یہان تک کہ
نکل جاتے ہیں اسکے دونوں کان سے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ کان سر میں داخل ہیں چنانچہ مذہب
امام ابو حنیفہ کا یہی ہی اسیواسطے اس مذہب والے کان کے مسح کے لئے جدا پانی نہیں لیتے اور اسی پانی سے جو مسح
کے واسطے لیتے ہیں کانوں کو بھی مسح کرتے ہیں فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَتِ الْخَطَایَا مِنْ رِجْلَیْہِ حَتّٰی
تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَیْہِ پھر جب دہوتا ہی اپنے دونوں پانوں کو نکل جاتے ہیں گناہ اسکے
پانوں سے یہان تک کہ نکل جاتے ہیں نیچے سے اسکے پانوں کے ناخنوں کے **فائدہ** جب مصلی وضو پورا
کرچکا تو اپنے سب گناہ سے پاک ہوجاتا ہی ثُمَّ کَانَ مَشْیُہٗ اِلَی الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُہٗ نَافِلَۃً لَّہٗ پھر ہوتا ہی اسکا
چلنا مسجد کے طرف اور اسکی نماز زیادتی گناہوں کی پاکی پر اور درجات اسکے بلند ہوتے ہیں رَوَاہُ مَالِکٌ
وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو مالک اور نسائی نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمَقْبَرَۃَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے
قبرستان کو **فائدہ** حضرت نے مدینے کے قبرستان کو تشریف لائے جسکا نام بقیع ہی تا قبور کی زیارت کرکے
انکے مغفرت چاہیں فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ تب فرمائے سلام تم پر اے گھر والو مسلمانو کے
جماعت کے وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اور بیشک ہم خدا چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں
فائدہ حضرت نے گذشتوں کا ذکر فرماکر کمال شفقت و مرحمت سے آیندہ ہونے والوں کا ذکر فرماتے ہیں

وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا دوست رکھتا ہون اور آرزومند ہون مین کہ کاشکے مین اور میرے ساتھ کے
لوگ دیکھین اپنے بھائیون کو یعنی وہ لوگ جو بعد اسکے ہونگے قَالُوْا اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عرض
کئے صحابہ نے کیا اور نہ ہین ہم بھائیان آپکے اے رسول خدا **فائدہ** صحابہ پوچھے کہ حضرت نے آیندہ ہونے والے لوگون
کو اپنے بھائیان فرمایا کیا ہم لوگ آپ کے بھائی نہین ہین قَالَ اَنْتُمْ اَصْحَابِيْ فرمایا حضرت نے تم میرے
یاران اور رفیقان ہو وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ اور بھائیان ہمارے وہ لوگ ہین کہ ابتک دنیا مین
نہ پیدا ہوے ہین **فائدہ** اور بعد اسکے صحابہ نے سوال کئے قیامت کے دن آپ اپنی امت کو پہچان کر
انکی شفاعت کیا چاہیے فَقَالُوْا كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پھر عرض
کئے کسطرح پہچانینگے آپ انکو جو ابتک موجود نہ ہوے ہین آپ کی امت مین سے اور جنکو آپ نے نہ دیکھا ہی
اے رسول خدا فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْاَنَّ رَجُلًا لَهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ تب فرمایا حضرت نے بتلاؤ مجکو اگر تحقیق ہو
ایک شخص کے لئے گھوڑے سفید منہہ اور سفید ہاتھ پانون والے بَيْنَ ظَهْرَيْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ اور درمیانے
ان گھوڑون کے دوسرے گھوڑے سیاہ خالص ایک رنگ والے دوسرے لوگ کے ہون اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ
تو کیا نہ پہچانیگا وہ شخص اپنے گھوڑونکو جو سفید منہہ اور سفید پانون کے ہین ان سیاہ ایک رنگ والے گھوڑون
مین سے قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عرض کئے صحابہ نے ہان پہچان لیگا اے رسول خدا قَالَ فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ
غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ فرمایا حضرت نے پھر آوینگی میرے امتیان قیامت کے عرصات مین اثر سے وضو کے
مانند سفید منہہ اور سفید ہاتھ پانون والے گھوڑونکے **فائدہ** حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے لوگون
کے منہہ اور ہاتھ پانون وضو کے اثر سے قیامت کے دن چمکتے رہینگے مین انکو اس علامت سے پہچان لونگا
وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ مین انکا فرط ہون حوض پر **فائدہ** فرط کہتے ہین اس شخص کو جو لشکر کے آگے
جاکر دانا پانی گھاس سی ڈول وغیرہ سب چیزون کی تیاری کرے اور جگہہ دیکھہ رکھے حضرت فرماتے ہین مین اپنے
امت سے پہلے اس عالم مین جاونگا اور انکی مغفرت اور ترقی درجات کی تیاری درگاہ مین اللہ تعالی کے کرونگا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور روایت ہی ابو درداء سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مین پہلا وہ شخص ہون کہ اجازت دی جاویگی جسکے لئے سجدے کی
قیامت کے دن وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُؤْذَنُ لَهٗ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهٗ اور مین پہلا وہ شخص ہون کہ اجازت
دی جاویگی جسکے واسطے کہ سر اٹھاوے سجدے سے **فائدہ** تفصیل اس حال کی شفاعت کی حدیث مین
مذکور ہوگی اب بطور اجمال کے ہمنے کچھہ بیان کر دیتے ہین کہ رسول خدا نے قیامت کے دن درگاہ عزت مین آوینگے

اور سجدہ کرینگے اور ایکہفتے تک سر سجدہ مین دہرے رہینگے تب حکم ہوگا کہ ای محمد ای میرے محبوب سر اٹھا اور کیا چاہتا ہی چاہ اور کیا کہتا ہی کہہ ہم سنتے ہین تب رسول خدا سر اٹھاوینگے اور خلایق کی شفاعت مین اپنی زبان مبارک کھولینگے اور فتح باب شفاعت کرینگے چنانچہ فرماتے ہین فَانْظُرُ اِلٰی مَا بَیْنَ یَدَیَّ پہر نگاہ کرونگا مین ان لوگ کے طرف جو میرے روبرو ہوگے فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ پہر پہچانونگا مین اپنی امت کو دوسرے امتون کے درمیانے سے وَمِنْ خَلْفِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ یَمِیْنِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ شِمَالِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ اور دیکھونگا مین اپنے پیچھے سے اسی کے مانند اور اپنے داہنے سے اسیکے مانند اور اپنے بائین سے اسیکے مانند فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَكَ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ فِیْمَا بَیْنَ نُوْحٍ اِلٰی اُمَّتِكَ تب عرض کیا ایک مرد نے ای رسول خدا کیونکر پہچانوگے تم اپنی امت کو امتون کے درمیانے سے جو نوح سے لے کے آپکی امت تک قَالَ ہُمْ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ فرمایا میری امت غر محجل ہین اثر سے وضو کے یعنے مونہہ اور ہاتھ پانون میری امت کے اثر سے وضو کے چمکتے رہینگے لَیْسَ اَحَدٌ کَذٰلِكَ غَیْرَہُمْ نہین ہی کوی اسطرح اور اس شکل کا سوا انکے **فائدہ** اثر سے وضو کے چہرہ اور ہاتھ پانون روشن اور تابان ہوجانا مخصوص ہی امت محمدی کے واسطے اگرچہ دوسرے امتان بہی وضو کرتے ہون وَاَعْرِفُہُمْ اَنَّہُمْ یُؤْتَوْنَ کُتُبَہُمْ بِاَیْمَانِہِمْ اور پہچانتا ہون مین انکو یعنے اپنی امت کو کہ دیئے جاتے ہین نامہ اعمال انکے داہنے ہاتھون مین وَاَعْرِفُہُمْ تَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ ذُرِّیَّتُہُمْ اور پہچانتا ہون مین انکو کہ جاتے ہین انکے آگے آگے چھوٹے بچے **فائدہ** حضرت نے فرمایا کہ مین اپنی امت کو تین صفتون کے سبب سے پہچانونگا پہلے یہہ کہ وہ غر محجل رہینگے دوسری یہہ کہ انکے نامہ اعمال انکے داہنے ہاتھون مین دیئے جاوینگے تیسری یہہ کہ انکے چھوٹی اولاد انکے آگے آگے چلتی رہیگی رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

بَابُ مَا یُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

یہہ باب ہی بیان مین ان چیزون کے جو واجب کر دیتے ہین وضو کو **فائدہ** وہ چیزان پہلے وضو توڑنے والیان ہین اور دوسرے وضو کو واجب کر دیتے ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃُ مَنْ اَحْدَثَ روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ قبول کی جاتی ہی نماز اس شخص کی کہ جسکا وضو ٹوٹا ہو حَتّٰی یَتَوَضَّأَ یہان تک کہ وضو کرے **فائدہ** یہہ حکم اس شخص کے حق مین ہی کہ جسکے پاس پانی موجود ہو اگر پانی نہو تو خاک پر تیمم کرے اگر نہ پانی میسر ہو اور نہ خاک تو اس شخص کو فاقد الطہورین کہتے ہین اسکے حکم مین قول مختار یہی کہ بے وضو اور بے تیمم وقت کی حرمت کی نگہبانی کے واسطے نماز پڑھ لیوے جب پانی یا خاک میسر ہو اور ان پر قدرت پاوے تو پہر اسکو قضا کرے اگر پانی اور خاک پانے کے آگے مرجاوے تو اسپر کچھ گناہ نہین بعضون نے کہا ہی کہ فاقد الطہورین سے

فرضیت نماز کی ساقط ہو جاتی ہی اور بعضون نے کہا کہ اسنے نماز پڑھ لیوے اور قضا نکرے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُہُوْرٍ اور روایت ہی ابن عمر رضہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ قبول کئے جاتی ہی نماز بغیر وضو کے وَلَا صَدَقَۃٌ مِّنْ غُلُوْلٍ اور نہ قبول کیا جاتا ہی
صدقہ مال حرام سے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ
کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ تھا مین ایک مرد مذی زیادہ
کرنے والا **فائدہ** مذی ایک رطوبت ہی عورت کے ساتھ مرد ملاعبت کرنے سے بسبب قوت شہوت کے
مرد کی الت سے نکل آتی ہی فَکُنْتُ اَسْتَحْیِیْ اَنْ اَسْاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِمَکَانِ ابْنَتِہٖ
پھر شرم آتی تھی مجکو کہ پوچھون حکم اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بسبب ہونے انکی لڑکی کے **فائدہ** فاطمہ
زہرا رضی اللہ عنہا رسول خدا کی دختر مبارک حضرت علی کے بی بی تھے علی مرتضی نے کمال حیا اور ادب کے سبب سے
آپ مذی کا حکم پوچھنے کے واسطے شرماتے تھے کہ شہوتون اور عورت کی مباشرتون کی باتین سسرال سے کہنا
داماد کو مناسب نہین فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ پھر حکم کیا مین نے مقداد بن اسود کو جو مخلص درگاہ تھا فَسَاَلَہٗ پھر پوچھا
مقداد نے حضرت کو فَقَالَ یَغْسِلُ ذَکَرَہٗ وَیَتَوَضَّأُ تب فرمایا حضرت نے دہو ڈالے اپنے آلت کو اور
وضو کرے **فائدہ** مذی ایک پانی غلیظ بعد پیشاب کرنے کے نکلتا ہی سو حکم اسکا اور منی کا جو بے شہوت
کے نکلتی ہی یہی ہی اگر منی شہوت سے کود کر نکلے تو موجب غسل کا ہوتی ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور
بخاری کا اسپر **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَوَضَّؤُا
مِمَّا مَسَّتْہُ النَّارُ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے وضو
کیجو کھانے اس چیز کے کہ جسکو چھوا ہی آگ نے یعنے پکی ہوی چیز کے کھانے سے وضو کرو رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا
اسکو مسلم نے **فائدہ** اس حدیث کی دو تاویل ہین پہلی یہہ کہ مراد وضو سے اس حدیث مین منہہ اور ہاتھ کو
دہونا ہی بعد کھانے پکی ہوی چیز کے اور یہہ بھی سنت ہی اور اسکو وضوے طعام کہتے ہین دوسری یہہ کہ مراد
وضو سے وضو نماز کا ہی لیکن یہہ ابتداے اسلام مین تھا بعد اسکے یہہ حکم منسوخ ہو گیا چنانچہ قَالَ الشَّیْخُ
الْاِمَامُ الْاَجَلُّ مُحْیِی السُّنَّۃِ رَحِمَہُ اللّٰہُ ہٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ کہا شیخ امام بزرگ
محی السنہ صاحب مصابیح نے رحمت ہو اللہ کی اسپر یہہ حدیث جو پکی ہوی چیز کھانے کے بعد وضو واجب
ہونے پر دلالت کرتی ہی سو منسوخ ہی دوسری حدیث سے جسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے ابن عباس سے
روایت کیا ہی اور وہ حدیث آخر مین فصل ثانی کے آویگی قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب ما یوجب الوضوء

اَکَلَ کَتِفَ شَاۃٍ ثُمَّ صَلّٰی وَلَمْ یَتَوَضَّأْ کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا گوشت بکرے کے شانے کا پھر نماز پڑہے اور نکیا وضو مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ اور روایت ہی جابر بن سمرہ صحابی سے کہ تحقیق ایک مردنے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا وضو کرون مین گوشت بکرے کا کھانے سے قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ فرمایا حضرت نے اگر تو چاہتا تو وضو کر اور اگر چاہتا تو وضومت کر قَالَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ کہا اس شخص نے کیا وضو کرون مین گوشت اونٹون کا کھانے سے قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فرمایا ہان پھر وضو کر گوشت اونٹ کا کھانے سے **فائدہ** اس حدیث کے سبب سے مشہور ہی کہ مذہب مین امام احمد ابن حنبل کے اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو توٹ جاتا ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی کے پاس یہہ حکم منسوخ ہی قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ پوچھا اس شخص نے کیا نماز پڑہون مین بکریون کی بیٹھنے کی جگہہ مین قَالَ نَعَمْ فرمایا حضرت نے ہان پڑہ قَالَ اُصَلِّیْ فِیْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ پوچھا اس مرد نے کیا نماز پڑہون مین اونٹون کی بیٹھنے کی جگہہ مین قَالَ لَا فرمایا مت پڑہ **فائدہ** منع اونٹون کے بیٹھنے کی جگہہ مین نماز پڑہنے کی نہی تنزیہی ہی سبب اسکا یہہ ہی کہ اونٹون کے جھکنے اور ہلنے سے آدمی کو گھبراہٹ ہو جاتی اور حضور دل کا نوست ہو جاتا ہی بخلاف بکریون کے کہ وہ بیٹھے رہتے ہین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** ایک روایت مین آیا ہی کہ نماز مت پڑہو اونٹون کی بیٹھنے کی جگہہ مین اسواسطے کہ وہ بھی شیطانون مین سے ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کالا کتا شیطان ہی کتون کا اور اونٹ شیطان ہی چارپایون کا اور نماز پڑہو بکریون کی بیٹھنے کی جگہہ مین اسواسطے کہ وے برکت ہین اور حدیث مین ابو ہریرہ کے آیا ہی کہ بکریان بہشتی جانورون مین سے ہین وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُکُمْ فِیْ بَطْنِہٖ شَیْئًا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ پاوے کوئی تم مین سے اپنے پیٹ مین کچھ حرکت بادے کی فَاَشْکَلَ عَلَیْہِ اَخَرَجَ مِنْہُ شَیْءٌ اَمْ لَا پھر شبہہ ہو جاوے اسپر کہ کیا باہر آیا ہی کچھ بادے سے یا نہین فَلَا یَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ پھر چاہیے کہ باہر نہ نکلے مسجد سے **فائدہ** اس کلام مین یہہ اشارہ ہی کہ اسکا وضو نہین جاتا اسواسطے وہ مسجد سے باہر نہ جاوے حَتّٰی یَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ یَجِدَ رِیْحًا یہان تک کہ سنے کچھ آواز یا پاوے کچھ بو **فائدہ** اس کلام سے مقصود یہہ ہی کہ باد اشکم سے نکلنا یقین ہو تو وضو توٹتا ہی اگرچہ آواز بھی نہ سنے اور بو بھی نپاوے اب جاننا چاہیے کہ اگر کسی باوضو دار کو وضو کے توٹنے مین شبہہ آجاوے تو تازہ وضو کرنے کی حاجت نہین

فائدہ بکریان بہشتی جانورون مین سے ہین

اسلئے کو یقین بسبب شک کے زایل نہیں ہوتا لیکن وضو کے دہرانے مین احتیاط ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا دودھ کو فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا تب کلی کیا اور فرمایا کہ تحقیق دودھ کو کچھ چکنائی ہی سو کلی کیا جائے

فائدہ اس سے معلوم ہوگیا جو چیز کہ منہہ کو چکنی کردیوے یا کچھ اس سے منہہ مین رہ جاوے اور پیٹ مین جانے کا خوف ہو اگرچہ مانع قرات کا نہو تو بھی کلی کرنا مستحب ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوٰتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ اور روایت ہی بریدہ صحابی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی نماز پڑہی فتح کے دن ایک ہی وضو سے وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اور مسح کیا دونوں موزون پر فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ تب کہا حضرت کو عمر رض نے تحقیق آپ نے کیا آج کے روز کچھ کہ نکرتے تھے تم اسکو فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ يَا عُمَرُ پھر فرمایا حضرت نے جان بوجھ کر کیا ہون مین اسکو اے عمر رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے جاننا چاہئے کہ عادت شریف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تھی کہ ہر نماز کے واسطے وضو تازہ کرتے مگر فتح کے دن امت کے تعلیم کے واسطے کئی نماز ایک ہی وضو سے ادا فرمایا تا معلوم ہوجاوے کہ ایک وضو سے متعدد نماز پڑہنا روا ہی

وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ اور روایت ہی سوید بن نعمان صحابی سے کہ اسنے نکلا ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ خیبر کے سال مین حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِیَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ یہان تک کہ پہنچے تھے صہبا کو اور صہبا ایک جگہہ کا نام ہی نزدیک خیبر کے صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ نماز پڑہے عصر کی پھر منگواے توشے جو ہمراہ تھے فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ پھر لایا نہ گیا مگر ستو فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّیَ تب حکم فرمایا اسکو بھگانے پھر بھگایا گیا فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کھایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ مَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ پھر کھڑے ہوے مغرب کی نماز کے واسطے اور کلی فرمایا پھر کلی کئے ہم سب نے پھر نماز پڑہی اور وضو نکیا حضرت نے ہم اُنکی متابعت سے وضو نکئے

فائدہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوچکا کہ آتش سے پکی ہوی چیز کے کھانے سے وضو واجب نہیں ہوتا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ روایت ہی ابوہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے نہین وضو واجب ہوتا مگر آواز سننے سے یا بو پانے سے یعنے پیٹ مین فقط قراقر کرنے سے وضو واجب نہین ہوتا مگر جب باؤسرنے کی آواز آوے یا بو پاوے تو وضو واجب ہوتا ہی **فائدہ** حاشیئین لکھا ہی کہ نزدیک امام احمد حنبل کے قراقر سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہی واللہ اعلم رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے **وَعَن** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْیِ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے پوچھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم سے مذی کے فَقَالَ مِنَ الْمَذْیِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِیِّ الْغُسْلُ تب فرمایا مذی سے وضو واجب ہوتا ہی اور منی سے غسل رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ اور بھی روایت ہی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کونجی نماز کی طہارت ہی یعنے بے وضو کے نماز مین داخل ہونا میسر نہین ہوتا وَتَحْرِیْمُهَا التَّکْبِیْرُ اور حرام کردینوالی سب چیزون کو جو سوائے نماز کے ہو تکبیر ہی **فائدہ** پہلی تکبیر کو اسیواسطے تکبیر تحریمہ کہتے ہین کہ وہ سب چیزونکو جو نماز کے قبل حلال تھے حرام کردیتی ہی وَتَحْلِیْلُهَا التَّسْلِیْمُ اور حلال کردینے والا ان چیزونکو جن کو تکبیر تحریمہ نے حرام کردی تھی سلام ہی یعنے سلام پھیرنے سے وہ سب چیزان جو نماز مین حرام ہوگئے تھے حلال ہو جاتے ہین **فائدہ** اس حدیث کی دلالت سے امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد سلام کو فرض کہتے ہین اور امام ابوحنیفہ کے پاس سلام فرض نہین واجب ہی اور حکم واجب کا وہ ہی کہ اگر اسکو عمدا چھوڑدیوے تو بھی نماز جائز ہوجاتی ہی مگر نقصان سے اگر فراموشی سے ترک ہو جاوے تو سجدہ سہو واجب ہوتا ہی اور فرض کا حکم وہ ہی کہ اسکے ترک کرنے سے اصلا نماز درست نہین ہوتی اور دلیل ابوحنیفہ کی حدیث اعرابی کی ہی کہ حضرت نے اسکو نماز کی تعلیم فرمایا اس مین ذکر سلام کا نکیا اگر سلام فرض ہوتا تو البتہ اسکا ذکر کیا ہوتا رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی نے وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے اور بھی ابوسعید سے **وَعَن** عَلِیِّ ابْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُکُمْ اور روایت ہی علی بن طلق سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بے وضو ہو جاوے باؤسرنے سے کوئی تم مین کا فَلْیَتَوَضَّأْ پھر چاہئے کہ وضو کرے وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِیْ اَعْجَازِهِنَّ اور جماع نکرو عورتون سے انکی دبر مین رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے **وَعَن** مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعَیْنَانِ وِکَاءُ السَّہِ اور روایت ہی معاویہ بن سفیان سے
بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں دونوں آنکھہ مگر بند ہین سرین کی یعنے جب آدمی بیدار رہتا ہی گویا
اسکے دبر پر ایک بند ہی اُسکی دبر سے باد نہین نکلتا فَاِذَا نَامَتِ الْعَیْنَانِ اسْتَطْلَقَ الْوِکَاءُ پھر جب
سو جاتے ہین آنکھہ کھل جاتا ہی منہہ دبر کا فائدہ کسی چیز پر ٹیکا دیکر سونا وضو کو توڑتا ہی رَوَاہُ الدَّارمی
روایت کیا اسکو دارمی نے وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وِکَاءُ السَّہِ الْعَیْنَانِ اور روایت ہی امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بند سرین کا دونوں آنکھہ ہین فَمَنْ نَامَ فَلْیَتَوَضَّأْ پھر جو شخص کہ سو جاوے
تو چاہئے کہ وضو کرے رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَقَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّۃِ
رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ھٰذَا فِیْ غَیْرِ الْقَاعِدِ اور کہا شیخ امام محی السنۃ نے رحمۃ اللہ کی اسپر یہہ حکم یعنے
وضو سونے والے پر واجب ہونا سوائے اس شخص کے ہی جو بیٹھا ہوا سوتا ہی لِمَا صَحَّ عَنْ اَنَسٍ بسبب
اس حدیث کے جو صحت کو پہنچی ہی انس رضی اللہ عنہ سے قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰی تَخْفِقَ رُؤُسُھُمْ ثُمَّ یُصَلُّوْنَ وَلَا یَتَوَضَّؤُنَ کہا انس نے
تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار کرتے عشا کی نماز کی یہان تک پڑ جاتے تھے انکے سر ان انکے سینے پر
پھر نماز پڑھہ لیتے تھے اور نہ وضو کرتے تھے فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ بیٹھے ہوے سونا وضو کو نہین توڑتا
رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّہٗ ذَکَرَ فِیْہِ یَنَامُوْنَ بَدَلَ یَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰی
تَخْفِقَ رُؤُسُھُمْ روایت کیا اس حدیث کو ابوداود اور ترمذی نے مگر یہہ کہ ترمذی نے ذکر کیا حدیث مین
لفظ ینامون کا جگہہ ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم کے یعنے صحابہ سو جاتے تھے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰی مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا اور روایت
ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وضو واجب ہوتا ہی اس
شخص پر جو سو گیا کروٹ فَاِنَّہٗ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُہٗ سو واسطے کہ جب سو گیا کروٹ
سُست ہو جاتے ہین بندے بند اسکے فائدہ جب آدمی کے بندے بند سست ہو گئے تو نیت
سے کچھہ باہر نکل آجاتا ہی اسلئے وضو واجب ہوتا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ روایت کیا
اسکو ترمذی اور ابوداود نے وَعَنْ بُسْرَۃَ بِنْتِ صَفْوَانَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَسَّ اَحَدُکُمْ ذَکَرَہٗ فَلْیَتَوَضَّأْ اور روایت ہی بسرہ
بنت صفوان ابن نوفل سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چھووے کوئی تم مین سے

اپنی آلت کو پھر چاہیے کہ وضو کرے رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَاَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو مالک اور احمد اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ اور روایت ہی طلق بن علی سے کہا اسنے کہ پوچھا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس مرد کا کہ اپنی آلت کو چھونے سے بعد وضو کے کیا وضو ٹوٹتا ہی یا نہین قَالَ وَهَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ فرمایا نہین ہی آلت مگر ایک گوشت کا ٹکڑا جسم سے مرد کے **فائدہ** حضرت نے جب آلت کو مرد کی ایک بوٹی ہی فرمایا تو اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ اسکے چھونے سے وضو نہین ٹوٹتا رَوَاهُ اَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَهُ روایت کیا اسکو ابوداود اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے اسکے مانند **فائدہ** جاننا چاہیے کہ مس ذکر سے وضو ٹوٹنے کے باب مین اختلاف ہی مذاہب علما کا اور صحابہ مین بھی اسکا اختلاف ہی اور احادیث بھی مختلف آئی ہین امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد کہتے ہین کہ آلت کے چھونے سے وضو ٹوٹتا ہی بلکہ امام احمد کے پاس اپنے ذکر اور دبر اور عورت اپنی فرج کو چھونے سے بھی وضو ساقط ہوتا ہی اور دلیل ان تینون امامون کی حدیث بسرہ کی ہی اور امام مالک کے مذہب مین عورت اپنی فرج کو آپ چھونے سے وضو ٹوٹنے مین اختلاف ہی اور امام شافعی کے پاس ہے حایل ہتیلی کے طرف سے چھووے تو ناقض وضو ہی اور ایک روایت سے امام احمد کی مس ذکر سے وضو مستحب ہی نہ واجب اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے مطلقا ناقض وضو نہین اور ابوحنیفہ کو حدیث طلق بن علی کی دلیل ہی اور مسند مین ابی حنیفہ کی یہہ روایت لایا ہی کہ علی اور عمار اور ابن عباس رضی اللہ عنہم نے کہا ہی کہ ہمنے اپنی ناک یا آلت کو چھونے سے کچھ پروا نہین رکھتے یعنے یہہ دونون گوشت کے ٹکڑے ہین ان مین کچھ فرق نہین اور ابن عباس سے روایت کیا ہی کہ اسنے کہا اگر تو اپنے ذکر کو نجس جانتا ہو تو اسکو کاٹ ڈال اور امیر المومنین علی اور ابن مسعود اور حذیفہ بن الیمان اور عمار بن یاسر اور سعد بن وقاص یہ سب صحابہ سے بھی اسیطرح کی روایت آئی ہی اور یہہ حدیث ناسخ ہی بسرہ کی حدیث کو لیکن مخالفان حنفی مذہب کے کہتے ہین کہ حدیث طلق بن علی کی جسکو ابوحنیفہ نے تمسک کیا ہی منسوخ ہی چنانچہ مولف نے کہتا ہی وَقَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوخٌ کہا شیخ امام محی السنت رحمت ہو اسپر اللہ کی یہہ حدیث طلق بن علی کی منسوخ ہی **فائدہ** اب اسکے منسوخ ہونے کی دلیل بیان کرتا ہی لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَسْلَمَ بَعْدَ قُدُومِ طَلْقٍ کسواسطے کہ ابوہریرہ مسلمان ہوا بعد آنے طلق بن علی کے **فائدہ** ابوہریرہ ہجرت سے ساتوین سال خیبر کے جہاد کے وقت اسلام لاے اور طلق بن علی ہجرت سے

پہلے سال مین جب مسجد شریف بنا ہوتی تھی آئے تھے توالبتہ سماعت ابوہریرہ کی طلق بن علی کی سماعت سے
متاخر ہوگی وَقَدْ رَوَى اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ
بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَهٗ شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّأْ اور تحقیق روایت کیا ابوہریرہ نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے جب پہنچاوے کوئی مین سے اپنے ہاتھ کو اپنے ذکر کے طرف نہو
درمیانے ہاتھ اور ذکر کے کچھ حایل پھر چاہیے کہ وضو کرے چھینے والا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ روایت
کیا اس حدیث کو امام شافعی اور دارقطنی نے وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ لَيْسَ بَيْنَهٗ
وَبَيْنَهَا شَيْءٌ اور روایت کیا اسکو نسائی نے بسرہ بنت صفوان سے مگر یہہ کہ نسائی نے ذکر نکیا جو لیس بینہ و
وبینہا شیء کو **فائدہ** یہہ کلام جو مذکور ہوا شافعیہ کا ہی حنفیہ کہتے ہین کہ تمنے طلق بن علی کی حدیث منسوخ
ہونے مین جو دلیل بیان کئے ہو وہ نہین بنتی اس واسطے کہ فقط مقدم سے طلق بن علی کے اسلام کے ابوہریرہ
کے اسلام پر بالیقین تقدم طلق بن علی کی سماع کا سماعت پر ابوہریرہ کے ثابت نہین ہوتا جب تک کہ وفات
طلق کا ابوہریرہ کے اسلام لانے کے قبل ثابت نہو یا یہہ معلوم ہوجاوے کہ طلق بن علی نے اپنے وطن کو
گئے بعد پھر نہ آیا ہی یہہ دونون باتون مین سے ایک بھی ثابت نہوی تو ہوسکتا ہی کہ طلق نے ابوہریرہ کی
سماعت کے بعد یہہ حدیث سنی ہو تب حدیث طلق کی ابوہریرہ کے حدیث کی ناسخ ہوجاتی نہ عکس اسکے
جیسا تم کہتے ہو **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ
ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّأُ اور روایت ہی عایشہ رض سے کہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھو بوسہ دیتے تھے بعضے اپنی
بیبیون کو پھر نماز پڑہتے تھے اور وضو نکرتے تھے رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ
روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** اس مسئلے مین
بھی اختلاف ہی ابوحنیفہ اور دوسرا امامون کا تینون امامون کے پاس شہوت سے یا بے شہوت
ہاتھ سے عورت کو چھینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہی تفصیل اسکی انکی کتابون مین مسطور ہی اور امام ابوحنیفہ
کے پاس عورت کو چھینا ناقض وضو نہین ان امامون کو اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ آیت قرآن کی ہی تمسک ہی
حنیفہ کے پاس اس آیت مین مراد لمس سے جماع ہی کہ تفاسیر کے کتابون سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہی اور
دلیل انکو حدیث عایشہ رضی اللہ عنہا کی ہی جو صحیحین مین آیا ہی کہ بی بی عایشہ نے فرماتے ہین کہ حضرت رات
کو نماز کے واسطے اٹھتے اور مین بچھانے پر سوتی رہتی اور میرے دونون پانون حضرت کے سجدے
کی جگہہ پر رہتے جب سجدہ کرتے میرے پانون کو سرکا دیتے اس سے معلوم ہوا کہ سرکاتے وقت البتہ مساس
واقع ہوتا تھا تو لمس زنان ناقض وضو نہوا لیکن شافعیہ اس حدیث کی صحت مین کلام کرتے ہین چنانچہ

مولف کہتا ہی وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَا یَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِحَالٍ اِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اور کہا ترمذی نے صحیح نہین ہی ہمارے اصحاب کے پاس کچھ اسناد عروہ کے روایت کی عائشہ سے وَاَیْضًا اِسْنَادُ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْهَا اور بھی صحیح نہین اسناد ابراہیم تیمی کی عائشہ سے وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَاِبْرَاهِیْمُ التَّیْمِیُّ لَمْ یَسْمَعْ عَنْ عَائِشَةَ اور کہا ابوداؤد نے یہہ حدیث مرسل ہی اس سبب سے کہ ابراہیم تیمی عائشہ سے روایت کرتا ہی اور ان سے سماع نہین رکھتا

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ وَصَلّٰى اور روایت ہی ابن عباس رضہ سے کہا اسنے کھایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت گوشانے کے پھر مل ڈالا اپنے ہاتھ کو کپڑے سے پھر کھڑا ہوا اور نماز پڑہا **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو واجب نہین ہوتا اور ہاتھ اور منہہ مین کچھ لگا نہو تو دہونا بھی لازم نہین رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ اور روایت ہی ام سلمہ سے تحقیق کہی اسنے کہ نزدیک لے گئی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بازو بھنا ہوا پھر کھایا اس مین سے حضرت نے پھر کھڑے ہوے نماز کے واسطے اور وضو نکیا رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ اَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ اَشْوِیْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ روایت ہی ابورافع غلام آزاد رسول خدا کے کہا اسنے کہ گواہی دیتا ہون مین تحقیق بریان کرتا تھا حضرت کے واسطے پیٹ بکری کا یعنے بکری کے پیٹ کے اندر جو ہی دل کلیجی وغیرہ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ پھر کھاتے اسکو حضرت اور نماز پڑہتے اور وضو نکرتے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْهُ قَالَ اُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِی الْقِدْرِ اور بھی روایت ہی ابورافع سے کہا اسنے کہ تحفہ بھیجا گیا رسول خدا کے واسطے ایک بکرا پھر ڈالا اسکو ابورافع نے دیگ مین پکانے کو فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اَبَا رَافِعٍ پھر آیا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پوچھا کیا ہی یہہ دیگ ای ابورافع فَقَالَ شَاةٌ اُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تب بولا ابورافع نے یہہ گوشت ایک بکرے کا ہی جو ہدیہ بھیجا گیا ہی ہمارے لئے ای رسول خدا فَطَبَخْتُهَا فِی الْقِدْرِ پھر پکایا مین نے اسکو دیگ مین قَالَ نَاوِلْنِی الذِّرَاعَ يَا اَبَا رَافِعٍ فرمایا حضرت نے دے مجھکو دست اسکا کھانے کے واسطے ای ابورافع **فائدہ** رسول خدا کو گوشت بکرے کے ہاتھ کا پسند تھا اسواسطے کہ وہ جلد پک جاتا اور نرم ہو جاتا ہی فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ تب دیا مین نے

حضرت کو ہاتھ بکری کا ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ پھر فرمایا حضرت نے دے مجکو دوسرا ہاتھ بکری کا فَنَاوَلْتُهُ
الذِّرَاعَ الْآخَرَ تب دیا مین نے دوسرا ہاتھ بکرے کا ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ پھر فرمایا دے مجکو
دوسرا ہاتھ بکرے کا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ تب کہا ابورافع نے ای رسول خدا ہوتے
ہین بکرے کو مگر دو ہاتھ دونون تو کھا چکے پھر کہان سے دیون فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جان لے کہ بیشک اگر خاموش رہتا اور نہ کہتا کہ بکرے کو دو ہی ہاتھ ہوتے ہین البتہ دیتا تو مجکو ہاتھ بکرے کا جب تک
کہ خاموش رہتا یعنے اگر یہہ بات نکہتا تو مین جب مانگا کرتا بطور معجزہ کے بکرے کے ہاتھ دیگ سے نکال کر دیا ہوتا
ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهِ پھر منگوایا پانی اور کلی فرمایا اور دہویا اطراف
کو اپنے انگلیون کے **فائدہ** اس سے معلوم ہو گیا کھانا کھانے بعد تمام ہاتھ دہونا ضرور نہین بلکہ جسقدر
لگا ہو اسیکو دہونا کفایت کرتا ہی ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى پھر کھڑے ہوے حضرت پھر نماز پڑہے ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِمْ
فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا پھر الٹ کر تشریف لیگئے حضرت نے ابورافع کے اہل و عیال کے پاس پھر پایا انکے
پاس گوشت ٹھنڈا فَاَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً تب کھایا اسکو اور تشریف لاے
مسجد مین پھر پڑہے نماز اور نہ چھوئے پانی کو رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے ابورافع سے وَرَوَاهُ
الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اِلَى اٰخِرِهٖ اور روایت کیا اس حدیث کو
دارمی نے ابوعبید سے مگر یہہ کہ نہ ذکر کیا دارمی نے ثم دعا بماء سے آخر تک **وَعَنْ** ۳ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ كُنْتُ اَنَا وَاُبَيٌّ وَاَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا اور روایت ہی انس بن مالک سے کہا اسنے کہ تھا مین اور ابی
بن کعب اور ابوطلحہ بیٹھے ہوے فَاَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا پھر کھایا ہمنے گوشت اور روٹی ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ
پھر منگوایا مین نے پانی وضو کو فَقَالَا لِمَ تَتَوَضَّاُ تب کہا ابی بن کعب اور ابوطلحہ نے تو کس لئے وضو کرتا ہی
فَقُلْتُ لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِيْ اَكَلْنَا تب بولا مین نے وضو کرتا ہون مین بسبب اس طعام کے جسکو ہمنے
کھایا ہی فَقَالَا اَتَتَوَضَّاُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ پھر کہے کیا وضو کرتا ہی تو پاک اور حلال چیزون سے لَمْ يَتَوَضَّاْ
مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وضو نکیا ہی اس سے جسنے بہتر ہی تجھ سے یعنے رسول خدا نے بسبب کھانے
کے وضو نکیا ہی تو کس لئے کرتا ہی **فائدہ** بعضے حدیثون مین آیا ہی کہ وضو کرنا مراد اس سے منہہ اور
ہاتھ دہونا ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** ۴ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا
كَانَ يَقُوْلُ قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَجَسُّهَا بِيَدِهٖ مِنَ الْمُلَامَسَةِ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ
عنہما سے کہ کہتا تھا اسنے بوسہ دینا مرد اپنے عورت کو اور چھونا مرد عورت کو اپنے ہاتھ سے ملامسہ ہی

یعنے وہ کہ جسکو اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا اور جس سے وضو واجب ہوتا ہی آپ اسکو آپ ہی بیان
کرتا ہی وَمَنْ قُبْلَۃُ امْرَاَتِہٖ وَجَسُّھَا بِیَدِہٖ فَعَلَیْہِ الْوُضُوْءُ جوکوی بوسہ دیوے اپنی عورت کو یا چھیوے اسکو
اپنے ہاتھہ سے تو اسپر واجب ہوتا ہی وضو رَوَاہُ مَالِکٌ وَالشَّافِعِیُّ روایت کیا اسکو مالک اور شافعی نے
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ کَانَ یَقُوْلُ مِنْ قُبْلَۃِ الرَّجُلِ امْرَاَتَہُ الْوُضُوْءُ اور روایت ہی ابن مسعود سے
کہ اسنے کہتا تھا بوسہ دینے سے مرد کے اپنے عورت کو واجب ہوتا ہی وضو رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے
وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الْقُبْلَۃَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّؤُا مِنْھَا اور روایت
ہی ابن عمر سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بوسہ دینا برابر ہی چھینے کے سو وضو کرو اس سے
فائدہ یہہ آثار دلالت کرتے کہ چھینے سے عورت کے وضو ٹوتتا ہی اور انکی صحت ابو حنیفہ کے پاس شاہد
نہ پہنچی ہو اور مسند مین ابو حنیفہ کی عطا بن ابی رباح سے اسنے ابن عباس سے لایا ہی کہ رسول خدا نے فرمایا ہی
کہ لَیْسَ فِی الْقُبْلَۃِ وُضُوْءٌ یعنے بوسہ دینے سے وضو واجب نہین ہوتا شاید یہہ حدیث ناسخ ہو گی ان حدیثون
کی جو اسکے خلاف ہین واللہ اعلم وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ عَنْ تَمِیْمِ نِ الدَّارِیِّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِنْ کُلِّ دَمٍ سَائِلٍ اور روایت ہی عمر بن عبد العزیز
سے اسنے تمیم داری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو واجب ہوتا ہی ہر خون
روان سے **فائدہ** یہہ حکم بھی مخصوص حنفی مذہب کے برابر ہی تینون امام کے پاس خون روان ناقض وضو
نہین رَوَاھُمَا الدَّارَقُطْنِیُّ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ وَلَا رَاٰہُ روایت
کیا اس حدیث کو اور اس سے پہلی حدیث کو اور کہا کہ عمر بن العزیز نے نہ سنا ہی حدیث تمیم داری سے اور نہ دیکھا ہی
اسکو وَیَزِیْدُ بْنُ خَالِدٍ وَیَزِیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْھُوْلَانِ اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد جو راویان ہین اس
حدیث کے مجہول ہین **فائدہ** حنفی مذہب مین حدیث مرسل مقبول ہی اور جہالت مین ان دونون راویون کی
اختلاف ہی واللہ اعلم

بَابُ اٰدَابِ الْخَلَاءِ

بیان مین پایخانے کے آداب کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ روایت ہی ابو ایوب انصاری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
آوین تم پایخانے کو فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا وَلٰکِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا پھر نہ منہہ کرو
قبلے طرف اور نہ پیٹھہ لیکن منہہ کرو مشرق طرف یا مغرب طرف **فائدہ** یہہ مخصوص ہی مدینہ مطہرہ مین
اسواسطے کہ وہان قبلہ جنوب کے طرف ہی اور مدینہ منورہ مکہ معظمہ کے شمال طرف واقع ہی جب مدینے
کے لوگ کعبے کے طرف جا یفرور کے وقت منہہ کرنے اور پیٹھہ کرنے سے احتراز کرین تو مشرق یا مغرب طرف

منہہ اور پیٹھ کرنا ہے اور ہمارے ملک مین قبلہ مغرب کے طرف ہی سو اس ملک کے لوگ کو چاہئے کہ اس وقت پر منہہ اور پیٹھ جنوب یا شمال طرف کیا کرین اور پیشاب کا حکم بھی یہی ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ فِي الصَّحْرَاءِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث کہا شیخ امام محی السنہ صاحب مصابیح نے رحمت ہو اللہ کی اس پر یہہ حدیث یعنے نہی قبلے طرف منہہ اور پیٹھ کرنے کی صحرا اور میدان مین ہی اَمَّا فِي الْبُنْيَانِ فَلَا بَأْسَ لیکن جگر و دیوار مین اور گھر اور عمارت مین جا بضرورت کے وقت منہہ اور پیٹھ کرنے سے کچھ خوف نہین لِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ارْتَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ بسبب اس حدیث کے جسکو روایت کیا ہی عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا چڑھ گیا مین بالاخانے پر ام المومنین حفصہ کے اپنے بعضے کام کے لئے پھر دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیٹھ کئے تھے قبلے طرف اور منہہ کئے تھے شام کے طرف **فائدہ** مکہ اور شام مقابل ہین اگر مکے طرف پیٹھ کرین تو شام کے طرف منہہ ہوتا ہی اگر شام طرف پیٹھ کرین تو مکے طرف منہہ ہوتا ہی تو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قضا حاجت کے واسطے گھرون مین قبلے طرف پیٹھ کرنا درست ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **فائدہ** جاننا چاہئے کہ اس مسئلے مین ائمہ کا اختلاف ہی مذہب امام اعظم کا وہ ہی کہ بول و غائط کے وقت صحرا یا غیر صحرا سب جگہہ مین قبلے طرف پیٹھ یا منہہ کرنا حرام ہی اور انکی یہی حدیث ابو ایوب انصاری کی دلیل ہی امام شافعی کے پاس صحرا مین پیٹھ یا منہہ کرنا حرام ہی نہ گھر وان مین اور انکو حدیث ابن عمر کی دلیل ہی حنیفہ کہتے ہین کہ قبلے کی تعظیم کے واسطے یہہ نہی واقع ہوی ہی اس مین صحرا اور گھر دونون برابر ہین چنانچہ قبلے طرف تھوکنا اور پاؤن لنبے کرنا بے ادبی ہی اور جواب ابن عمر رض کی حدیث کا یہہ ہی کہ شاید اس منع کے قبل ابن عمر نے دیکھا ہوگا اگر انکا دیکھنا بعد نہی کے جب ثابت ہو تو شاید رسول خدا نے کچھ قبلے کے سمت پھر کر بیٹھے ہونگے ابن عمر اسکو لحاظ نکیا ہوگا اسواسطے کہ اس حالت مین غور سے بچشم نہ دیکھ سکے ہین واللہ اعلم **وَعَنْ** سَلْمَانَ قَالَ نَهَانَا يَعْنِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی سلمان رض سے کہا اسنے کہ منع کیا ہمکو یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ کہ منہہ کرین ہم قبلے طرف پاخانہ اور پیشاب کے وقت اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اور منع فرمایا کہ استنجا کرین ہم داہنے ہاتھ سے **فائدہ** استنجے کا معنا دور کرنا اس نجاست کا جو پیٹھ سے نکلے ڈھیلے سے ہو یا پانی سے اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ یا منع فرمایا کہ استنجا کرین ہم کم تین پتھر سے **فائدہ** مذہب امام شافعی اور امام احمد کا یہی ہی کہ پاخانے کے بعد تین پتھر سے پونچھنا

واجب ہی تین سے کم روا نہین اور انکو یہی حدیث سلمان کی حجت ہی حنفی مذہب مین پاکی اور صفائی شرط ہی اگر پاکی تین سے کم مین بھی حاصل ہو تو کفایت ہی دلیل انکی وہ حدیث ہی کہ جسکو صحیح بخاری مین عبد اللہ بن مسعود سے لایا ہی کہ کہا اسنے پاخانے کو گئے رسول خدا اور حکم کیا مجکو کہ تین پتھر لاؤن حضرت کے واسطے پھر مجکو دو پتھر اور ایک سرگین ملا اسکو حضرت پاس لایا دونون پتھر کو مجھ سے لیلئے اور سرگین کو پھینک دئے اس سے معلوم ہو چکا کہ دو بھی کفایت کرتے ہین تین ہی ہونا کچھ شرط نہین اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِیَ بِرَجِیْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ یا منع کیا کہ استنجا کرین ہم سرگین اور پلیدی یا ہاڑ سے **فائدہ** سرگین و استخوان توشہ ہی جنات کا اس سبب سے ان چیزون سے استنجا کرنا روا نہین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے

وعن اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ یَقُوْلُ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے تھے پاخانے کو کہتے تھے اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یا الٰہی مین پناہ چاہتا ہون تیرے ساتھ شیطانون اور شیطانیون سے **فائدہ** پاخانہ اور سنڈاس شیاطین کے رہنے کی جگہہ ہی اس واسطے وہان استعاذہ کیا چاہئے جن عالمون نے بیت الخلا مین اور پاخانے کے وقت ذکر الٰہی کرنا منع جانتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہہ دعا پاخانے مین داخل ہونے کے قبل پڑہا چاہئے اگر تب بھول جا کر بیت الخلا مین داخل ہو گیا ہو تو دل مین کہہ لیوے زبان سے نہ کہے اور جن عالمون پاس ایسے جا پر بھی ذکر الٰہی منع نہین ہی انکے پاس یہہ دعا بیت الخلا مین بھی پڑہنا روا ہی جیسا کہ امام مالک سے منقول ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر

وعن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّہُمَا لَیُعَذَّبَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہا اسنے کہ گذر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبرون پر پھر فرمایا کہ بیشک یہہ دونون قبر والے عذاب کئے جاتے ہین وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ اور نہ عذاب کئے جاتے ہین بسبب بڑے گناہ کے یا جن کامون کے کرنے سے وہ عذاب مین مبتلا ہین انکا ترک کرنا کچھ دشوار تھا بلکہ آسان تھا اَمَّا اَحَدُہُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ لیکن ایک شخص ان دونون قبر والون مین سے وہ تھا کہ نہ ڈہانپتا تھا اپنی ستر کو پیشاب کے وقت اور کشف عورت کرتا تھا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ لَا یَسْتَنْزِہُ مِنَ الْبَوْلِ اور روایت مین مسلم کی آیا ہی کہ پہلا وہ شخص کہ پاکی نکرتا تھا پیشاب کی یعنے بے احتیاطی کرتا تھا استنجے کی پاکی مین وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَکَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ولیکن دوسری قبر والا وہ تھا کہ جاتا تھا لوگون کے پاس سخن چینی کے واسطے **فائدہ** سخن چینی وہ ہی کہ ایک کی بات دوسرے کو لگا دینا فساد اور مضرت کے ارادے سے

قرآن مجید مین اسکو ... سمجھنا آئی ہی بعضے عالمون کے پاس دو کبیرہ گناہ ہی ہمہ حدیث صحیح مین آیا ہی کہ چغلی خور بہشت
مین نہ جائیگا ... عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا کہ کونسا گناہ سب گناہون مین تم نے توریت
مین برا پایا کہا چغلی ہی فرمایا کیا قتل سے بھی برا ہی بولا ہان چغلی سے قتل بھی صادر ہوتا اور بھی گناہ بدتر اس سے پیدا
ہوتی ہین ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَۃً رَطْبَۃً فَشَقَّهَا بِنِصْفَیْنِ پھر لئے حضرت نے ایک شاخ خرمے کی ہری پھر چیر ڈالا اسکو
دو آدہے ثُمَّ غَرَزَ فِیْ کُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَۃً پھر جما دیا انکو ایک ایک قبر مین قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا
عرض کئے صحابہ نے ای رسول خدا کس واسطے کیا آپ نے یہہ کام یعنے کس لئے ان دونون قبرون مین وہ خرمے کی شاخ
لگایا فَقَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا آپ نے فرمایا اس امید پر کہ تخفیف ہو جاوے عذاب ان دونون قبرون
والون سے یہہ دونون شاخ سوکہے تب تک مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **فائدہ**
اس حدیث کی توجیہ مین عالمون کا اختلاف ہی کہ شاخ کی رطوبت رہنے تک تخفیف عذاب کے امید کا کیا وجہ ہوگا
بعضون نے کہا ہی کہ نباتات جب تک تر و تازہ رہتے ہین اللہ تعالی کی تسبیح کرتے ہین چنانچہ قرآن مجید مین بھی
فرماتا ہی کہ ہر چیز اللہ کی تسبیح کرتی ہی جب تک وہ نبات قبر پر خشک نہو تسبیح مین رہیگی اسکی برکت سے شاید
عذاب قبر تخفیف پاویگا یہہ جماعت قبور پر سبزہ اور پھول ڈالنے کے واسطے اس حدیث کو تمسک کرتے ہین اور
خطابی نے جو امام ہی اہل علم کا اور شارح ہی حدیثون کا اس قول کو انکے رد کرتا ہی اور کہتا ہی سبزہ اور پھول قبور
پر ڈالنا جو اس حدیث سے نکالے ہین بیجا ہین بلکہ یہہ بات بے اصل ہی اسواسطے کہ پہلے صف مین صحابہ کے یہہ فعل
نہ تھا بعضون نے کہا ہی کہ جناب رسالت کو اسکا علم ہی دوسرون کو کچھ معلوم نہین واللہ اعلم **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پرہیز کرو دو کام سے جو سبب ہین لعنت کے قَالُوْا وَمَا اللَّاعِنَانِ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ عرض کئے صحابہ نے کون سے وہ دو کام جو سبب لعنت کے ہوتے ہین ای رسول خدا قَالَ الَّذِیْ
یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ فرمایا یہہ کہ پاخانہ پھرنا راستے مین لوگون کے یا سائے مین انکے یعنے چھاؤن
مین اس جھاڑ کے کہ جسکے سائے مین لوگ سوتے بیٹھتے ہین **فائدہ** جس جھاڑ کے سائے تلے لوگ بیٹھے
نہون اسکے نیچے کچھ مضائقہ نہین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ اور روایت ہی
ابو قتادہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت پیوے پانی کوئی تم مین سے پھر چاہئے
کہ دم نچھوڑے پانی کے باسن مین **فائدہ** اگر پانی پیتے وقت پانی کے باسن مین دم چھوڑیگا تو کچھ ناک
سینے یا منہہ سے پانی مین آجاویگا اس سے طبیعت پر کراہت ہوگی اور حدیث مین آیا ہی کہ رسول خدا

تین دم مین پانی پیئے اسکا طور یہہ ہی کہ ہر دم چھوڑتے وقت کوزے کو منہہ سے جدا کرتے پھر پیتے پانی پینے مین
یہی طور سنت ہی تفصیل اسکی باب الاشربہ مین آویگی وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ اور
جب آوے کوی ایک تم مین سے پاخانے کو پھر چاہئے کہ نہ پکڑے آلت کو اپنے سیدھے ہاتھ سے **فائدہ**
واہنا ہاتھ پاکیزے کامون کے واسطے ہی نجس موضع پر رکھنا چاہئے وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ اور چاہئے کہ استنجا
نکرے واہنے ہاتھ سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوی وضو کرے چاہئے کہ ناک جھڑکے وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ اور جو
کوی استنجا کرے کلوخ سے چاہئے کہ تین کلوخ سے کم نہ لیوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا
اسپر **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ
اَنَا وَغُلَامٌ اِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
داخل ہوتے بیت الخلا مین پھر اٹھالیتا مین اور ایک لڑکا اداوت کو پانی کے اور عنزہ کو **فائدہ** نام اس لڑکے
کا بیان نکیا اور اس سے ابن مسعود ہی پانی کا اداوت (چھاگل) اور مسواک اور نعلین حضرت کے اسکے تحویل رہتے تھے اور
اداوت پانی کے ایک ظرف کا نام ہی جسکو چمڑے سے سیتے ہین اور اس سے طہارت کرتے ہین اور عنزہ چھوٹا
ایک نیزہ تھا اسکو خادمان ہمراہ حضرت کے اٹھالیجاتے تھے تا پیشاب کے وقت زمین کو اس سے نرم کرین یا
استنجے کے واسطے کلوخ اس سے نکال لیوین یا نماز کے وقت اس سے سترہ بنالیوین يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ استنجا
کرتے تھے حضرت نے بعد کلوخ لینے کے پانی سے **فائدہ** کلوخ لئے بعد پانی سے استنجا کرنا افضل ہی
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ روایت ہی انس سے
کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے تھے پاخانے کو نکال ڈالتے تھے انگوٹھی کو **فائدہ**
اس انگوٹھی کے نگینے مین محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا اس واسطے اسکو نکال ڈالتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ جس
چیز مین کہ نام اللہ کا یا نام رسول اللہ کا یا قرآن لکھا ہوا ہو تو اسکو اپنے ساتھ بیت الخلا مین نہ لیجاوے
رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ
روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی وَقَالَ
اَبُوْ دَاوُدَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ اور کہا ابوداود نے یہہ حدیث منکر ہی وَفِي رِوَايَةٍ وَضَعَ
بَدَلَ نَزَعَ اور ایک روایت مین وضع ہی بدلے نزع کے یعنے رکھ دیتے تھے انگوٹھی کو **وَعَنْ**

باب آداب الخلاء

جابرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰی لَا یَرَاہُ اور روایت ہی
جابر رض سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے صحرا طرف قضاے انسانی کے
واسطے چلے جاتے یہان تک کہ غایب ہو جاتے نظر سے اور نہ دیکھتا انکو کوی یعنے جاتے ایسی جگہہ پہ کہ
بعد قضاے حاجت کو بیٹھنے کے کوی حضرت کو نہ دیکھتا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے
وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ اور روایت ہی
ابوموسی رض سے کہا اسنے تھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دن فَاَرَادَ اَنْ یَّبُوْلَ
تب چاہا حضرت نے کہ پیشاب کرے فَاَتٰی دَمِثًا فِیْ اَصْلِ جِدَارٍ پھر آے حضرت نے ہموار نرم زمین کو
دیوار کی جڑ مین فَبَالَ ثُمَّ قَالَ تب پیشاب کیا اور فرمایا اِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّبُوْلَ فَلْیَرْتَدْ لِبَوْلِہٖ
جب چاہے کوی تم مین کا کہ پیشاب کرے تو چاہیے کہ تلاش کرے اپنے پیشاب کے واسطے ایسی جگہہ کہ پیشاب
اپنے نیچے نہ آوے اور اسکے چھینٹے اپنے اوپر نہ پڑین رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَۃَ اور روایت ہی انس سے
کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضاے حاجت انسانی کا لَمْ یَرْفَعْ ثَوْبَہٗ حَتّٰی
یَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ نہ اٹھاتے اپنا کپڑا یہان تک کہ قریب ہوتے زمین کے بیٹھنے مین رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ اور روایت ہی ابوہریرہ رض
سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہون مین تمہارے لئے نصیحت اور خیرخواہی مین مانند
باپ کے اپنے بیٹے کو اُعَلِّمُکُمْ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا
تعلیم کرتا ہون مین تمکو جب آؤ تم پاخانے کو پھر نہ منہہ کرو قبلے طرف اور نہ پیٹھ کرو اسکے طرف **فائدہ**
پیشاب کے وقت بھی یہی حکم ہی وَاَمَرَ بِثَلٰثَۃِ اَحْجَارٍ اور حکم کیا کہ استنجا کرین تین کلوخ سے وَنَھٰی
عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّۃِ اور منع فرمایا استنجا کرنے کو گوبر اور گو اور بوسیدہ ہاڑ سے وَنَھٰی اَنْ
یَسْتَطِیْبَ الرَّجُلُ بِیَمِیْنِہٖ اور منع کیا کہ آبدست لیوے مرد اپنے داہنے ہاتھ سے **فائدہ** عورت کو
بھی یہی حکم ہی رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور دارمی نے وَعَنْ
عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْیُمْنٰی لِطُھُوْرِہٖ وَطَعَامِہٖ
اور روایت ہی حضرت بی بی عایشہ سے کہے کہ تھا داہنا ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پاکی
کے واسطے اور کھانے کے لئے وَکَانَتْ یَدُہُ الْیُسْرٰی لِخَلَائِہٖ وَمَا کَانَ مِنْ اَذًی

اور تھا بایان ہاتھ حضرت کا آبدست کے واسطے اور ان کامون کے لئے جو ناپاک ہین رواہ ابو داؤد روایت
کیا اسکو ابو داود نے وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذہب احدکم الی
الغائط فلیذہب معہ بثلثۃ احجار اور بھی روایت ہے بی بی عائشہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسوقت کہ جاوے کوی تم مین کا پایخانہ کو تو چاہیے کہ لیجاوے اپنے ساتھ تین پتھر کو یستطیب
بھن کہ استنجا کرے اور پاکی لیوے ان سے فانہا تجزی عنہ سو اسواسطے بیشک تین پتھر کفایت کرتے
ہین اسکے لئے پانی کے استعمال سے یعنے جب تین پتھر سے پاک کر چکا تو نجاست دور ہوگئی اور اصل طہارت حاصل
ہوچکی جواز نماز کے واسطے حاجت پانی سے پاک کرنے کی نہین اگر پانی سے بھی استنجا کرے تو افضل اور مستحب
ہے بعضون نے کہاہے کہ پانی سے بھی استنجا کرنا سنت ہے رواہ احمد وابوداؤد والنسائی
والدارمی روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود اور نسائی اور دارمی نے وعن ابن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانہ زاد اخوانکم
من الجن اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ استنجا نکیجو
سرگین سے اور نہ ہاڑ سے اسواسطے کہ سرگین اور ہاڑ توشہ ہے بھائیون کا جنات سے رواہ الترمذی
والنسائی الا انہ لم یذکر زاد اخوانکم من الجن روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے مگر یہہ کہ ترمذی
نے نہ ذکر کیا زاد اخوانکم من الجن کو وعن رویفع بن ثابت قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا رویفع لعل الحیوۃ ستطول بک بعدی اور روایت ہے رویفع بن ثابت
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے رویفع شاید حیات تیری دراز ہوگی میرے بعد
فاخبر الناس ان من عقد لحیتہ پھر خبر دے لوگون کو جو گانٹھی دیوے اپنی داڑھی کو **فائدہ**
بعضے کہتے ہین کہ داڑھی کو اہل جاہلیت جنگ کے وقت گرہ دیتے تھے اپنا غرور اور تکبر ظاہر کرنے کو اس سے منع
فرمایا بعضے کہتے ہین مراد داڑھی کو گرہ دینے سے وہ ہے کہ منہہ چھپانا رہ زنی کرنے کے واسطے او تقلد وترا
او استنجی برجیع دابۃ او عظم اور قلادہ کرا اور گردن مین باندھے زہ کو یا استنجا کیا بیٹ سے چارپایہ کے یا ہڈی سے **فائدہ**
اہل جاہلیت گردن مین گھوڑونکے زہ باندھتے تھے اور اسکو بدنظری کا توڑ سمجھتے تھے بعضے کہے ہین اوچھا اس سے حیوانکے گلے مین گانٹھی
باندھنا یا بچون کے گلے مین سنک باندھنا سو اس سے منع فرمایا فان محمدا منہ بریٔ پھر بیشک محمد
ان لوگون سے جو یہہ کام کرتے ہین بیزار ہے **فائدہ** جاہلیت کے کام کرنے سے اگرچہ وہ کبیرہ گناہ
نہون سرور عالم بیزار ہوتے ہین پھر کبیرہ گناہ اور بیحیائی کے کام کرنے سے حضرت کی ناخوشی کیا کچھ
نہوگی خیال کیجو رواہ ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داود نے وعن ابی ہریرۃ قال قال

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اکْتَحَلَ فَلْیُوْتِرْ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی سرمہ لگاوے آنکھہ مین پہر چاہئے کہ طاق لگاوے **فائدہ** سرمہ آنکھہ مین
لگانے کے دو طور ہین پہلا وہ ہی کہ ہر آنکھہ مین تین سلائی لگاوے یہہ طور بہت صحیح اور مشہور ہی دوسرا یہہ کہ داہنی
آنکھہ مین پہلے دو سلای اور بائین آنکھہ مین دو سلای پہراوے پہر ایک سلای داہنی آنکھہ مین لگاوے تو سب
ملا کر طاق ہوتے ہین بعضون نے اسی طور کو ترجیح دیکر اختیار کیا ہی اسواسطے کہ اس مین ابتدا اور انتہا داہنے
پر ہوتا ہی غرض یہہ حکم کچہہ واجب نہین بلکہ بہتر اور اولی ہی مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ جو کوئی
سرمہ لگانے مین وتر اور طاق کیا پہر بیشک اسنے اچہا کیا اور جسنے نکیا تو نہین کچہہ گناہ اور تکلیف وَمَنِ اسْتَجْمَرَ
فَلْیُوْتِرْ اور جو شخص کہ کلوخ لیوے بعد پاخانے کے پہر چاہئے کہ طاق لیوے وَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ
وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ اور جسنے کیا یہہ کام پہر بیشک اسنے اچہا کیا اور جسنے نکیا تو نہین کچہہ گناہ اور تکلیف **فائدہ**
یہہ حدیث سند ہی حنفی کو تین کلوخ لینا واجب نہونے پر وَمَنْ اَکَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْیَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِہٖ
فَلْیَبْتَلِعْ اور جو شخص کہ کہاوے اور کچہہ خلال کرکے دانتون سے نکالے تو چاہئے کہ اسکو تہوک دیوے اور جو چیز
کہ چاب کر نکالے جیب سے تو چاہئے کہ نگل جاوے **فائدہ** خلال کرکے جو کچہہ نکالتے ہین اکثر اس مین لہو ملا رہتا
ہی اسواسطے اسکو تہوک دینا فرمایا اور جیب سے نکالنے سے لہو نہین ملتا ہی اس سبب سے اسکو نگلنے کا حکم کیا غرض
دونون صورتون مین اگر وہ چیز خون آلودہ ہو اسکا نگل جانا حرام ہی اگر خون آلودہ نہو تو حلال لیکن یہان حکم
اغلب پر کیا مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ اور جسنے کیا یہہ تو پہر بیشک اچہا کیا اور جسنے
نکیا تو کچہہ گناہ نہین وَمَنْ اَتَی الْغَائِطَ فَلْیَسْتَتِرْ اور جو شخص آوے پاخانے کو پہر چاہئے پردہ کر لیوے
تا دہب جاوے اس مین اور کشف عورت نہو فَاِنْ لَمْ یَجِدْ اِلَّا اَنْ یَجْمَعَ کَثِیْبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْیَسْتَدْبِرْہُ
پہر اگر نپاوے کچہہ پردہ کرنے کو مگر یہی کہ جمع ایک ڈہیگ بالو کی پہر چاہئے کہ پیٹہہ کر کر بیٹہے اس ٹیلی کے طرف
فائدہ پیٹہہ بالو کے ٹیلے طرف کیا تو سامہنے دامن سے پردہ کر لے سکتا ہی اسواسطے اسکے طرف پیٹہہ کرنا
فرمایا اور پردہ کرنے کا حکم اسواسطے ہوا کہ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِیْ اٰدَمَ پہر اگر پردہ
نکریگا تو بیشک بازی کرتا ہی شیطان بیٹہنے کی جگہہ پر بنی آدم کے **فائدہ** بے پردہ ہونے سے شیطان کی
بازی یہہ ہی کہ پیشاب کے چہینٹے کپڑون اور بدن پر پڑنا اور شرم گاہ کو دکہانے سے وسوسہ دل مین لوگون کے
ڈالنا لیکن بالو کی ڈہیگ سے آسرا کرنا واجب نہین بلکہ یہہ مبالغہ ہی اسواسطے کہ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ
وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ جسنے کیا تو پہر بیشک اچہا کیا اور جسنے نکیا تو نہین کچہہ گناہ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ
وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وعن**

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّہٖ اور روایت ہی عبداللہ بن مغفل سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب نکرے کوئی تم مین کا اپنے نہانے کی جگہہ مین ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ اَوْ یَتَوَضَّأُ فِیْہِ پھر غسل کرے اس جگہہ مین یا وضو کرے اس مین یعنے عاقل سے یہہ بات دور ہی کہ حمام مین پیشاب کرنا پھر وہان غسل یا وضو کرنا فَاِنَّ عَامَّۃَ الْوَسْوَاسِ مِنْہُ وسواس واسطے کہ اکثر وسواس پیدا ہوتا ہی اس سے فائدہ جب آدمی کسی جگہہ پیشاب کرے پھر اوسی جگہہ غسل یا وضو کریگا تو وہان سے چھینٹے اٹینگے اور بدن پر پڑینگے تو اس سے وسواس پیدا ہوگا غرض نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّھُمَا لَمْ یَذْکُرَا ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ اَوْ یَتَوَضَّأُ فِیْہِ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے مگر ترمذی اور نسائی نے نہ ذکر کیا ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ کو وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ جُحْرٍ اور روایت ہی عبداللہ بن سرجس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب نکرے کوئی تم مین سے سوراخ مین جانورون کے فائدہ سوراخ مین جانورون کے اسواسطے پیشاب کرنا منع ہی کہ شاید سانپ یا بچھو بل مین رہیگا تو کاٹیگا بعضون نے کہا ہی کہ سوراخون مین جنات رہتے ہین ان مین پیشاب گرنے سے انکو اذیت ہوگی اسواسطے منع فرمایا نقل ہی کہ سعد بن عبادہ انصاری کسی سوراخ مین پیشاب کیا جنات انکو مار ڈالے رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے وَعَنْ[۱۲] مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلٰثَۃَ اور روایت ہی معاذ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دور رہو تین کام سے کہ جنکے کرنے سے لعنت ہوتی ہی اَلْبَرَازَ فِی الْمَوَارِدِ پہلا پاخانہ پھرنا لوگون کے اترنے کی جگہہ مین وَقَارِعَۃِ الطَّرِیْقِ وَالظِّلِّ اور چلتے راہ مین اور سایے مین اس جھاڑ کے جسکے نیچے لوگ سوتے بیٹھتے ہین رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنْ[۱۳] اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجِ الرَّجُلَانِ یَضْرِبَانِ الْغَائِطَ اور روایت ہی ابوسعید رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہئے کہ نہ نکلین دو مرد پاخانے کو جانے کا کَاشِفَیْنِ عَنْ عَوْرَتِھِمَا یَتَحَدَّثَانِ بیٹھتے ہین اپنے اندام نہانے کو برہنہ کرکے باتین کرتے ہوے فَاِنَّ اللّٰہَ یَمْقُتُ عَلٰی ذٰلِکَ سو اسواسطے کہ خدا تعالی دشمن ہوتا ہی انکا اس فعل بد کے سبب سے فائدہ دو شخص ایک جگہہ پر پاخانے مین اپنی شرمگاہ دکھاتے ہوے بیٹھنا اور باہم دیگر بات چیت کرنا منع ہی اور فعل شرم اور مروت سے بہت

بعید ہی رواه احمد وابو داؤد وابن ماجة روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے وعن
زید بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه الحشوش محتضرة اور روایت
ہی زید بن ارقم رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ پاخانے اور مستراح ہیں جنات
اور شیاطین حاضر ہونے کی جگہہ ہی فاذا اتى احدكم الخلاء فليقل پھر جب آوے کوئی تم مین سے
پاخانے کو پھر چاہیے کہ کہے اعوذ بالله من الخبث والخبائث پناہ چاہتا ہون مین اللہ کے ساتھ
شیطانون اور شیطانیون سے رواه ابو داؤد وابن ماجة روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے
وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ستر ما بين
اعين الجن وعورات بني آدم اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پردہ ہوتا ہی درمیانے انکھین جنات کے اور شرمگاہ آدمیان کے اذا دخل احدكم الخلاء ان يقول جب
داخل ہووے کوئی تم مین کا پاخانہ کو یہہ کہنا بسم الله شروع نام سے اللہ کے یعنے پاخانے مین داخل ہوتے وقت
بسم اللہ کہنا پردہ ہوجاتا ہی جنات کے آنکھون سے اور بنی آدم کی شرمگاہ کے درمیانے رواه الترمذي
قال هذا حديث غريب واسناده ليس بقوي روایت کیا اسکو ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی اور اسناد
اسکے نہین ہی قوی وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خرج من
الخلاء قال اور روایت ہی ام المومنین حضرت عائشہ رض سے کہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر آتے
پاخانے سے کہتے غفرانك خداوندا معافی چاہتا ہون مین تجھہ سے فائدہ جب اس حالت مین ذکر
اللہ تعالی کی زبان سے کرنا نہین ہوسکتا ہی اسواسطے حضرت معافی چاہتے رواه الترمذي وابن
ماجة والدارمي روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وعن ابي هريرة قال
كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتى الخلاء اتيته بماء في تور او ركوة اور روایت ہی
ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے پاخانے کو لاتا تھا مین انکے لئے پانی تور مین یا رکوہ
مین فائدہ تور ایک قسم کا ظرف ہوتا ہی اور رکوہ بھی چرمی ایک ظرف کا نام ہی ابوہریرہ نے پانی کبھو
تور مین اور کبھو رکوہ مین حضرت کے واسطے لیجاتے تھے فاستنجى ثم مسح يده على الارض پھر آبدست
لیتے حضرت اس پانی سے پھر ملتے ہاتھ زمین پر بعد استنجا کے خوب صفائی کے واسطے ثم اتيته باناء
آخر فتوضأ پھر لاتا تھا مین پانی حضرت کے لئے دوسرے ظرف مین پھر وضو کر لیتے تھے حضرت فائدہ
بعضون نے کہا ہی کہ ظرف استنجا کے سوائے وضو کے واسطے دوسرا ظرف رکھنا مستحب ہی لیکن اسی ظرف
مین اور استنجا سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا روا ہی رواه ابو داؤد وروى الدارمي والنسائي

مَعْنَاهُ روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے اور روایت کیا دارمی اور نسائی نے معنا اس حدیث کا دوسرے
لفظ سے ۱۸ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَالَ تَوَضَّأَ
وَنَضَحَ فَرْجَهُ اور روایت ہی حکم بن سفیان سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے
وضو کرتے تھے اور چھڑکتے پانی اپنی شرمگاہ پر **فائدہ** بعضون نے کہا ہی پیشاب کرکے پانی سے استنجا کرتے
پھر وضو فرماتے لیکن صحیح وہ ہی کہ بعد وضو کے پانی شرمگاہ پر چھڑکتے تا بعد وضو کے کچھ تراوت پائی جاوے
تو وسواس پیشاب کے قطرات کا نہو یہہ کام امت کی تعلیم کے واسطے کرنے والا وہ جناب وسواس سے مبرا و معصوم
تھے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے ۱۹ وَعَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ
رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ اور روایت ہی امیمہ بنت رقیقہ
سے کہی اسنے کہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک قدح خرمے کی لکڑی کا تَحْتَ سَرِيْرِهِ يَبُوْلُ فِيْهِ
بِاللَّيْلِ نیچے حضرت کے پلنگ کے پیشاب کرتے اس قدح مین رات کو **فائدہ** ایک شخص نا دانستہ اس قدح کی
مین پانی ہی سمجھکر پیشاب حضرت کا پیگیا خوشبو اسکے بدن مین مہکتی تھی اور چند سال اسکی اولاد مین بھی وہ
بو موجود رہی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے ۲۰ وَعَنْ عُمَرَ
قَالَ رَاٰنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبُوْلُ قَائِمًا اور روایت ہی عمر رض سے کہا اسنے دیکھا
مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مین پیشاب کرتا تھا کھڑا ہوا فَقَالَ يَا عُمَرُ لَا تَبُلْ قَائِمًا تب فرمایا ای عمر
نہ پیشاب کر کھڑا ہوا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ حضرت عمر کہتے ہین کہ پھر پیشاب نکیا مین نے کھڑا ہو بعد منع فرمانے
حضرت کے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے قَالَ الشَّيْخُ
الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَدْ صَحَّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ قِيْلَ كَانَ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ کہا شیخ امام محی السنہ نے رحمت ہو
اللہ کی اسپر صحت کو پہنچی ہی حذیفہ بن الیمان سے کہا اسنے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھورے پر ایک قوم کے
پھر پیشاب کیا کھڑا ہوا اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر بعضون نے کہا ہی کہ کھڑے ہوے پیشاب کرنا
حضرت کا بسبب کس عذر کے تھا **فائدہ** امام شافعی نے اور شیخ ابن حجر نے کہا ہی کہ حضرت کے زانوے
شریف مین درد تھا بسبب اسکے کھڑا ہوا پیشاب کیا

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ
روایت ہی عائشہ رض سے کہی جو کوئی خبر دیوے تم کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے کھڑے
ہوے پھر سچ نہ جانو اسکو مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا نہ پیشاب کرتے تھے حضرت مگر بیٹھے ہوے

رواہ احمد والترمذی والنسائی روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی نے فائدہ رسول خدا کبھو کھڑے ہو کر پیشاب
کئے ہیں مگر حذیفہ نے جو بیان کیا ہی وہ بسبب عذر کے تھا سو اسکا کچھ اعتبار نہین وعن زید بن حارثۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان جبرئیل اتاہ فی اول ما اوحی الیہ اور روایت ہی زید بن حارثہ سے
اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے حضرت کے پاس آغاز وحی مین جو آئی حضرت پر
فائدہ یہہ شوہر ہین زینب کے اور متبنی فرزند تھے جنکا ذکر قرآن شریف مین آیا ہی فعلمہ الوضوء
والصلوۃ پھر سکھلایا جبرئیل نے حضرت کو وضو اور نماز فائدہ یہہ تعلیم فعلی تھی کہ جبرئیل نے وضو اور نماز کر کے
حضرت کو دکھلایا حضرت اسکے مطابق وضو کیا اور نماز پڑہی اس واسطے تعلیم قولی سے تعلیم فعلی آسان ہی
فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفۃ من الماء فنضح بہا فرجہ جب فارغ ہوا جبرئیل نے وضو سے لیا ایک
چلو پانی پھر چھڑکا اس سے اپنی شرمگاہ کو یعنے شرمگاہ کے موضع مین ازار پر چھڑکا حضرت کی تعلیم کے واسطے تب
جبرئیل صورت البشری لیکر آئے تھے رواہ احمد والدارقطنی روایت کیا اسکو احمد اور دارقطنی نے
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبرئیل فقال
یا محمد اذا توضأت فانتضح اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
آئے مجھ پاس جبرئیل اور کہے ای محمد جب تو وضو کرے چھڑک پانی اپنی شرمگاہ پر رواہ الترمذی وقال
ھذا حدیث غریب وسمعت محمدا یعنی البخاری یقول الحسن بن علی الہاشمی
الراوی منکر الحدیث روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی اور کہا کہ
سنا مین محمد بن اسمعیل بخاری کو کہتا تھا حسن بن علی ہاشمی جو راوی اس حدیث کا ہی منکر الحدیث ہی اور
احمد اور نسائی اور ابوحاتم اور دارقطنی اسکو ضعیف جانتے ہین وعن عایشۃ قالت بال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام عمر خلفہ بکوز من ماء اور روایت ہی عایشہ رض سے کہے کہ
پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کھڑے رہے عمر بن خطاب پیچھے حضرت کے کوزہ پانی کا لئے ہوے
فقال ما ھذا یا عمر کہا حضرت نے کیسا پانی ہی یہہ ای عمر قال ماء تتوضأ بہ عرض کیا کہ یہہ پانی
ہی کہ آپ وضو کریں اس سے قال ما امرت کلما بلت ان اتوضأ فرمایا مجھکو حکم نہین کہ جسوقت
پیشاب کروں وضو کروں یعنے پیشاب کرتے ہی وضو کرنے کا مجھکو حکم نہین ہی ولو فعلت لکانت سنۃ
اور اگر کرتا میں ہمیشہ تو البتہ ہو جاتا سنت موکدہ پھر لوگوں پر تکلیف ہو جاتی فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ
رسول خدا نے امت کی آسانی کے واسطے کبھو اولی اور افضل کو ترک فرماتے تھے رواہ ابوداود
وابن ماجۃ روایت کیا اسکو ابوداود اور ابن ماجہ نے وعن ابی ایوب وجابر وانس

اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ اور روایت ہی ابوایوب اور جابر اور انس رضی اللہ عنہم سے تحقیق یہہ آیت جسوقت نازل ہوی فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ مسجد قبا مین مردان ہین دوست رکھتے ہین طہارت مین مبالغہ کرنے کو اور اللہ چاہتا ہی پاکی مین مبالغہ کرنے والون کو **فائدہ** مردان مرد ون سے گروہ انصار کی ہی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُوْرِ فَمَا طُهُوْرُكُمْ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای گروہ انصار کی بیشک اللہ نے ثنا کیا تم پر طہارت مین سو کیا ہی طہارت تمہاری اور کسطرح مبالغہ کرتے ہو پاکی مین قَالُوْا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ عرض کئے ہم وضو کرتے ہین نماز کے واسطے اور غسل کرتے ہین جنابت سے جیسا مسلمان کرتے ہین وَنَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ اور استنجا کرتے ہین ہم پانی سے بعد کلوخ لینے کے **فائدہ** یہہ کام مخصوص گروہ انصار ہی کرتے تھے قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ فرمایا پھر ثنا کرنا اللہ کا تم پر اسی طہارت کے مبالغے کے سبب سے فَعَلَيْكُمُوْهُ سو لازم کرو تم اسکو رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہا اسنے کہ کہا ایک مشرک نے ٹھٹے کرتا ہوا اِنِّيْ لَاَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ تحقیق مین البتہ دیکھتا تمہارے صاحب کو تمہارے نبی کو سکھلاتا ہی تمکو گھنے اور حقیر چیزین یہان تک کہ طور پاخانے کو بیٹھنے کا قُلْتُ اَجَلْ سلمان کہتا ہی بولا مین ہان سکھلاتے ہین ہمکو آداب بیت خلا مین بیٹھنے کے یہہ کچھ ہنسی کی جگہہ نہین بلکہ حضرت کے کمال شفقت اور رحمت سے سب باتین امت کو سکھلاتے ہین اب سلمان نے آداب خلا اور استنجا کے بیان کرتے ہین اَمَرَنَا اَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا حکم فرمایا ہمکو کہ نہ منہہ کرین قبلے طرف قضاے حاجت کو بیٹھنے کے وقت اور آبدست نہ لیوین ہم اپنے داہنے ہاتھون سے وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ اور بس نکرین ہم کمتر تین پتھر سے نہین اس مین سرگین اور ہڈی رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے اور لفظ اس حدیث کا احمد کا ہی اور مسلم نے دوسری عبارت سے لایا ہی **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ اور روایت ہی عبد اللہ بن حسنہ سے کہا اسنے باہر آے ہمارے پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہاتھ مین حضرت کے وہاں تھی چمڑے کی فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ رکھا حضرت نے اس سپر کو اور حایل کیا اپنے اور لوگون کے درمیانے پھر بیٹھے فَبَالَ اِلَيْهَا اور بیٹھے پھر پیشاب کیا اسکی طرف فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ تب کہا ایک شخص منافقون مین سے جو وہان حاضر تھا دیکھو اسکے طرف پیشاب کرتا ہی اپنے شرمگاہ پر پردہ کرکے

جیسا پیشاب کرتی ہی عورت فَسَمِعَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَیْحَكَ تب سنا حضرت نے
اسکی یہہ بات اور فرمایا واسے تجھ پر ای مرد بے حیا اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کیا نہ
جانتا ہی تو کیا پہنچا مصاحب کو بنی اسرائیل کے یعنے ایک شخص کو بنی اسرائیل میں کے کَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ
الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِیْضِ تھے بنی اسرائیل حکم سے اپنی شریعت کے جب لگتا پیشاب انکے بدن یا کپڑون
کو کاٹتے تھے اس جگہہ کو یا اس کپڑے کو قینچیون سے فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِیْ قَبْرِهٖ پھر منع کیا انکو اس مصاحب نے
پھر عذاب کیا گیا وہ شخص اپنی قبر مین بسبب اس منع کرنے کے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت
کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ابن ماجہ عبدالرحمن بن حسنہ سے وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْهُ عَنْ اَبِیْ
مُوْسٰی اور روایت کیا اسکو نسائی نے اسی عبدالرحمن سے اسنے ابوموسی اشعری سے وَعَنْ
مَرْوَانَ الْاَصْغَرِ قَالَ رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ اور روایت ہی مروان
اصغر تابعی سے کہا اسنے کہ دیکھا مین ابن عمر کو بٹھایا اپنے باربردار اونٹ کو طرف قبلے کے ثُمَّ جَلَسَ یَبُوْلُ
اِلَیْهَا پھر پیچھے پیشاب کرنے لگے اسکی طرف فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَیْسَ قَدْ نُهِیَ عَنْ هٰذَا
پھر کہا مین نے ای عبدالرحمن کیا بیشک نہین منع کیا گیا ہی پیشاب کرنے سے قبلے طرف قَالَ بَلٰی اِنَّمَا نُهِیَ عَنْ
ذٰلِكَ فِی الْفَضَاءِ کہا ابن عمر نے قبلے کے طرف پیشاب کرنے سے مطلقا نہی واقع نہوئی ہی بلکہ نہی وارد ہوئی
ہی کشادہ جگہہ صحرا مین کہ درمیانے تیرے اور قبلے کے کچھ حایل نہو فَاِذَا کَانَ بَیْنَكَ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ
شَیْءٌ یَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ پھر جب ہو درمیانے تیرے اور درمیانے قبلے کے کوئی چیز ستر اور حایل
پھر پرواہ نہین رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جب باہر آتے پاخانے سے کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی
وَعَافَانِیْ سب تعریف اور شکر اللہ کو جسنے نکالا مجھہ سے اذیت دینے والی چیز کو اور صحت دیا مجھکو فضلات کے
نکالنے سے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا
قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْهَ اُمَّتَكَ اَنْ
یَسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے جس وقت کہ آئے ایلچیان
جنات کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرض کئے ای رسول خدا منع کر اپنی امت کو استنجا کرنے سے ہڈی
اور سرگین اور کوئلے سے فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لَنَا فِیْهَا رِزْقًا اسواسطے اللہ تعالی نے بنایا ہی ہمارے لئے
ان تینون چیزون مین روزی فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ

باب السواک

تب منع فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے رَوَاہُ اَبُودَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

بَابُ السِّوَاكِ

یہہ باب ہی مسواک کرنے کے بیان مین **فائدہ** سواک کہتے ہین دانت ملنے کو لکڑی سے اور اس لکڑی کو جس سے دانت ملتے ہین مسواک کہتے ہین مسواک کرنا سنت ہی سب کے پاس حنفیہ کے پاس وضو کے وقت اور شافعیہ کے پاس نماز کے وقت فجر اور ظہر کے آگے مسواک کرنا سنت موکدہ ہی چالیس حدیث فضیلت مین مسواک کے واقع ہین اور فایدے مسواک کے بدن اور دہن مین بیحساب ہین اور چاہئے مسواک تلخ جہاڑ کی لکڑی سے ہو اور اگر پیلوکی ہو تو بہتر ہی اور درازی مین ایک بالشت اور گرانگلی کے برابر موٹی ہو اگر مسواک نہو یا کسی نے دانت ہی نرکہتا ہو تو داہنے ہاتہہ کی انگلی سے ملنا کفایت کرتا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِیْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ روایت ہی ابوہریرہ رضہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا خوف کہ مشقت مین ڈالون مین اپنی امت کو تو البتہ واجب کر دیتا انکے تاخیر کرنے کو نماز عشا کی واسطے اور واجب کر دیتا مین مسواک کرنے کو نزدیک ہر نماز کے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **وَعَنْ** شُرَیْحِ بْنِ هَانِیٍٔ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِاَیِّ شَیْءٍ كَانَ یَبْدَءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَیْتَهٗ اور روایت ہی شریح بن ہانی تابعی سے کہا انسے کہ پوچہا مین عائشہ رضہ سے کس چیز سے آغاز کرتے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے تہے گہر مین یعنے پہلا کام گہر مین تشریف لاے بعد جو کرتے تہے کیا تہا قَالَتْ بِالسِّوَاكِ کہے عائشہ ابتدا کرتے تہے مسواک سے یعنے گہر مین آکر پہلے مسواک کرتے **فائدہ** یہہ حضرت کے طبع شریف کی پاکیزگی ہی اور حسن معاشرت اپنے اہل کے ساتھ تا کچہہ بو ناخوش انکو نآوے حقیقت مین امت کی تعلیم کرتے تہے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** حُذَیْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ اور روایت ہی حذیفہ رضہ سے کہا اسنے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھتے نماز تہجد کے واسطے رات کو ملتے اپنے منہہ کو مسواک سے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ اور روایت ہی عائشہ رضہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس خصلتین ہین دین کی **فائدہ** یہہ دس خصلتین سنت ابراہیم علیہ السلام کی ہین بعد انکی دوسرے نبیون کی جو انکا اقتدا کیا ہی پہلی خصلت ان مین سے قَصُّ الشَّارِبِ کوتاہ کرنا موچہون کو

بیان موچہیان کترنیکی

فائدہ مختار یہی ہی کہ موچہون کو گہٹاوین اکثر علما مونڈنے کے بہی قایل ہین اور مقدار مین کوتاہ کرنے کے اختلاف ہی امام ابوحنیفہ سے روایت آئی ہی کہ مچہہ کو مقدار ابرو کے رکہین اور موچہون کو زیادہ رکہنا غازیونکو

باب السواك

کو رواہی تا دشمنون پر انکی ہیبت پڑے اور زیادہ چہوڑنا دبالہ موچہون کا جسکو سُبالہ کہتے ہین بہی جایز ہی دوسری خصلت
وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ اور چہوڑنا داڑہی کو **فائدہ** مشہور یہی ہی کہ مقدار ایک مشت کے رکہنا سنت ہی اس سے
کم نکرین اگر اوس سے زیادہ ارسال کرین تو بہی جایز ہی بشرطیکہ حد اعتدال سے نگذرے اور دراز ہوگئے بعد کوتاہ کرنا
بعضون کے پاس مکروہ ہی بعضون کی پاس مستحسن اور داڑہی مونڈنا حرام ہی غرض مقدار قبضہ کے رکہنا واجب ہی
اسکو اس واسطے سنت کہتے ہین کہ ثبوت اسکا سنت سے ہوا ہی تیسری خصلت وَالسِّوَاكُ اور مسواک کرنا حدیث ١٢
چوتہی وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ اور ناک مین پانی لینا وضو مین پانچوین وَقَصُّ الْأَظْفَارِ اور ناخن لینا ہاتہ پاؤن کے
فائدہ طور ناخن لینے کا یہہ ہی کہ پہلے داہنے کے سبابہ سے لینا شروع کرے اور اسکی خنصر تک پہنچاوے پہر بائین
ہاتہ کی خنصر سے شروع کرے اسکے انگوٹہے تک پہنچاوے اور داہنے ہاتہ کے ابہام پر ختم کرے اور پاؤن مین ابتدا داہنے
پاؤن کی کرنگ انگلی سے کرے اسکی انگوٹہے تک پہنچاوے اور بائین پاؤن کو انگوٹہے سے شروع کرے اسکی خنصر
پر ختم کرے اور جمعہ کے روز ناخن لینا مستحب اگر جمعہ کو ناخن لیوے تو دوسرے جمعہ تک سب بلیات سے امن مین رہتا ہی
بعضون کے پاس ناخنون کا دفن کر دینا مستحب ہی اگر پہینک دیوین تو بہی کچہہ مضایقہ نہین اور وضو اور غسل کی جگہہ مین ڈالنا
مکروہ ہی اور بلا وارد ہوتی ہی اور دانتون سے ناخن لیوین تو فقیری اور بیماری مین گرفتار ہوتے ہین چہٹی وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ
اور دہونا انگلیونکے بند ونکو ساتوین وَنَتْفُ الْإِبْطِ اور اکہاڑنا بغل کے بالون کو **فائدہ** مونڈنا اور نورہ
لگانا بہی جایز ہی اٹہوان وَحَلْقُ الْعَانَةِ اور مونڈنا بالون کو عانے کے **فائدہ** عانہ اُن بالون کو کہتے جو شرمگاہ
پر لگتے ہین اور قُبل اور دُبر اور اسکے گرد بگرد کے بالون کو بہی مونڈنا مستحب ہی اور نورہ لگانا اور اکہاڑنا بہی
اسی کا حکم رکہتا ہی اور عورتون کے حق مین اکہاڑنا بہتر ہی مونڈنے سے وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ نوین
کم کرنا پانی کو یعنے استنجا مین پانی اسراف نا کرنا قَالَ الرَّاوِيْ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ کہا راوی نے فراموش کر گیا مین نے
دسوین خصلت کو اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ گمان نہین پڑتی مجکو کوئی چیز مگر کلی کرنا یعنے وہ دسوین خصلت جسکو
مین بہولا ہون شاید کہ وہ کلی کرنا ہو رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَلْخِتَانُ بَدَلَ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ روایت کیا اسکو
مسلم نے اور ایک روایت مین ختنا کرنا آیا ہی بدلے اعفاء اللحیہ کے لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا
فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِيْ مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِيْ
دَاوٗدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ مولف کہتا ہی نہ پایا مین نے یہہ روایت صحیح بخاری اور نہ صحیح مسلم مین اور نہ کتاب
مین حمیدی کے جو جامع ہی صحیحین کی ولیکن ذکر کیا اسکو صاحب جامع الاصول کا اپنی کتاب مین اور اسیطرح ذکر کیا اسکو
خطابی نے معالم السنن مین ابو داؤد سے عمار بن یاسر کی روایت کے ساتہ **فائدہ** ختنا سنت ہی امام ابو حنیفہ
اور امام مالک اور امام احمد کے پاس اور بعضے شافعیہ بہی اسیکے قایل ہین اور ختنا شعایر اسلام سے ہی اگر کسی اہل

شہر نے اسکے ترک پر اجماع کریں تو امام کو لازم ہی کہ ان سے محاربہ کرے اور شافعیہ اور بعضے مالکیہ کے نزدیک ختنہ واجب ہی اور
وقت ختان بعضون کے پاس تولد سے ساتوان روز ہی جیسا عقیقہ بعضو کے نزدیک دسا توان سال بعضون کے پاس نوان سال
بعضون کے پاس دسوان سال بعضون کے پاس جسوقت کے چاہین غرض حد بلوغ کے آگے کرنا چاہیئے خصوصاً حنفیہ کے
پاس اسواسطے کہ انکی پاس ختان سنت ہی اور ستر عورت واجب اگر بعد بلوغ کے ختنا کریں اقامت سنت کے واسطے
ترک واجب لازم آتا ہی **اَلْفَصْلُ الثَّانِی** فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ روایت ہی عایشہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسواک کرنا پاک کرنے ہارا ہی منہہ کو مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ خشنود کرنے والا پروردگار کو رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَاَحْمَدُ
وَالدَّارِمِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَى الْبُخَارِیُّ فِیْ صَحِیْحِهٖ بِلَا اِسْنَادٍ روایت کیا اسکو شافعی اور احمد اور دارمی
اور نسائی نے اور روایت کیا بخاری نے اپنے صحیح مین بغیر اسناد کے **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ اور روایت ہی ابو ایوب صحابی انصاری سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار خصلتین ہین سنتون سے انبیاء سابق کے اَلْحَیَاءُ حیا کرنا پہلی وَ
یُرْوَى الْخِتَانُ اور روایت کیا جاتا ہی بجای حیا کے ختنہ کرنا وَالتَّعَطُّرُ اور دوسری خوشبو لگانا وَالسِّوَاكُ
اور تیسری مسواک کرنا وَالنِّكَاحُ اور چوتھی نکاح کرنا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَّيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ
اَنْ يَّتَوَضَّاَ اور روایت ہی عایشہ رض سے کہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوتے رات کو اور نہ دن کو پھر
بیدار ہوتے مگر مسواک کرتے قبل وضو کے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ مسواک پیش از وضو سنت موکدہ ہی رَوَاهُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْتَاكُ فَيُعْطِيْنِی السِّوَاكَ لِاَغْسِلَهٗ اور بھی روایت ہی عایشہ رض سے کہے کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے پھر
دیتے حضرت مجکو مسواک دہونے کے واسطے فَاَبْدَاُ بِهٖ فَاَسْتَاكُ پھر مین مسواک کو دہونے کے آگے مسواک کرتی اس سے ثُمَّ اَغْسِلُهٗ بعد
اسکے دہوتی مسواک کو وَاَدْفَعُهٗ اِلَيْهِ اور پھر دیتی مسواک حضرت کو رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد
نے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ مسواک ایکبار کرکے منہہ سے باہر نکالین تو دوسرے بار مسواک کرنے کے
واسطے مسواک کو دہو یا چاہیئے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِیْ فِی الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھتا ہون مین اپنے تئین خواب مین مسواک کرتا ہون مین مسواک سے
فَجَاءَنِیْ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ پھر آئے میرے پاس دو شخص ایک ان مین بڑا تھا دوسرے سے

فناولت السواک الاصغر منھما تب دیا مین مسواک ان دونون مین سے چھوٹے شخص کو فقیل لی کبّر
تب کہا گیا مجکو دے بڑے شخص کو فدفعته الی الاکبر منھما پھر دیا مین مسواک اُن دونون شخص مین سے
بڑے کو **فائدہ** یہہ حدیث مین فضیلت مسواک کی ہی اور اس مین اشارہ ہی کہ ہر چیز پہلے بزرگون کو دینا بعد
خردون کو متفق علیه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن**[٢] ابی امامة ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال ما جاءنی جبرئیل علیه السلام قط الا امرنی بالسواک اور روایت ہی ابو
امامہ باہلی صحابی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آیا مجھ پاس جبرئیل نے ہرگز مگر یہہ کہ حکم کیا مجکو
مسواک کرنے کا لقد خشیت ان احفی مقدم فی تحقیق گھبرایا مین کہ مسواک کرنے مین مبالغہ کرنے سے
چرسے نکال ڈالون مین اگلا اپنے دہن کا رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے **وعن**[٣] انس قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد اکثرت علیکم فی السواک اور روایت ہی انس رض
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک بہت دراز کیا ہون مین سخن تم پر مسواک کے باب
مین سو حکم کے امتثال مین مبالغہ کرو رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے **وعن**[٤] عایشة
قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یستن وعنده رجلان اور روایت ہی عایشہ رض
سے کہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کرتے اور نزدیک انکے دو شخص تھے احدھما اکبر
من الاخر ایک اُن مین بڑا اور بزرگ تھا دوسرے سے فاوحی الیه فی فضل السواک تب وحی بھیجی گئی حضرت
کے طرف اظہار فضیلت مین مسواک کے ان کبر اعط السواک اکبرھما دے مسواک بزرگ کو ان دونون کے رواہ
ابو داود روایت کیا اسکو ابو داود نے **وعنھا**[٥] قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
تفضل الصلوة التی یستاک لھا علی الصلوة التی لا یستاک لھا سبعین ضعفا اور بھی روایت
ہی عایشہ رض سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب زیادہ ہوتا ہی اس نماز کا جسکے واسطے مسواک
کی جاتی ہی اس نماز پر کہ جسکے لئے مسواک نہین کی جاتی ستر حصے رواہ البیھقی فی شعب الایمان
روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین **وعن**[٦] ابی سلمة عن زید بن خالد الجھنی
قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اور روایت ہی ابی سلمہ تابعی سے اسنے
نقل کیا زید بن خالد جہنی سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے لولا ان اشق
علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوة اگر نہوتا خوف اس بات کا کہ مشقت مین ڈالون
مین اپنی امت کو البتہ واجب کر دیتا مین اُن پر مسواک کرنا نزدیک ہر نماز کے ولاخرت صلوة العشاء
الی ثلث اللیل اور البتہ تاخیر کرتا مین نماز عشا کے لئے ایک تہای رات تک قال فکان زید بن

خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهٗ عَلٰى اُذُنِهٖ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ کہا ابو سلمہ نے
پھر تھا زید بن خالد حاضر ہوتا نمازون کو مسجد مین اور مسواک اسکے کان پر رہتی جگہہ پر قلم کی کان سے کاتب کے
یعنے زید بن خالد نے مسواک کان پر لگایا ہوا رہتا جس جگہہ کاتب قلم کو کان پر لگایا رہتا لَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ
اِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهٗ اِلٰى مَوْضِعِهٖ نہ کھڑا ہوتا زید بن خالد نماز کو مگر مسواک کر کر پھر رکھدیتے اسکو اسکی جگہہ پر رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَلَاَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداود نے مگر یہہ کہ نذکر کیا ابوداود نے ولاخرت العشاء الی
ثلث اللیل کو اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

یہہ باب ہے بیان مین وضو کے سنتون کے **فائدہ** سنن جمع ہے سنت کی اور سنت کا لغوی معنا راہ اور روش اور
شرع مین سنت وہ ہے کہ رسول خدا جس کام کا حکم فرمایا ہو یا منع کیا ہو یا آپ ہمیشہ کیا ہو یا کرنے سے جسکے راضی ہوا ہو
اور وضو کے سنتون سے مراد افعال و اقوال رسول خدا کے ہین جو وضو مین کرتے تھے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ
مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلٰثًا روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیدار ہووے کوئی تم مین کا اپنی نیند سے پھر نہ ڈباوے اپنا ہاتھ پانی کی ظرف مین
یہان تک دہووے اسکو تین بار **فائدہ** تین بار آگے وضو کے ہاتھ دہونا اسی حدیث سے ثابت ہوا ہے لیکن
نیند سے اٹھے بعد دہونا اس واسطے فرمایا کہ اس ملک مین پانی کم ہے اکثر اوقات استنجا پتھر اور کلوخ سے کرتے
ہین جب سو جاوین تو گرمی سے استنجے کے مواضع عرق آلودہ ہو جاوین اگر ہاتھ وہان پر جاویگا تو پلید ہو جایگا
چنانچہ فرمایا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ کس واسطے کہ نہ جانتا ہے کوئی تم مین سے کہ کہان تر اتہا ہاتھ اپنا
رات کو نیند کے وقت مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ اور بھی روایت
ہے ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیدار ہووے کوئی تم مین کا اپنی نیند سے
پھر وضو کرے فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا پھر چاہیے کہ ناک مین پانی لیکر جھڑکے تین بار فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ
عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ سو اس واسطے کہ شیطان رات کو رہتا ہے ناک کی جڑ مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور
بخاری کا اسپر وَقِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ اور پوچھا گیا عبداللہ بن زید بن عاصم سے
فائدہ یہہ عبداللہ انصاریون مین بڑے ہین اور انکو صاحب وضو رسول اللہ کہتے ہین وضو کے باب مین
انکی حدیث حجت ہے اور یہہ قاتل ہین مسیلمہ کذاب کے كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یتوضأ کسطرح رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے فدعا بوضوء تب منگوایا عبد اللہ بن زید پانی وضو کا تا وضو
کرکے انکو کیفیت حضرت کے وضو کی دکھلاوے فأفرغ علی یدیه پھر ڈالا پانی اپنے دونون ہاتھ پر فغسل یدیه مرتین
مرتین پھر دھویا دونون ہاتھ منکت تک دو دو بار ثم مضمض واستنثر ثلاثا بعد اسکے کلی کیا اور ناک مین
پانی لیکر جھٹکا تین بار ثم غسل وجهه ثلاثا پھر دھویا اپنا منہہ تین بار ثم غسل یدیه مرتین مرتین الی
المرفقین بعد اسکے دھویا دونون ہاتھ دو دو بار کہنیون تک ثم مسح رأسه بیدیه بعد اسکے مسح کیا اپنے سر کو
اپنے دونون ہاتھ سے فأقبل بهما وأدبر پھر دونون ہاتھ کو آگے سے پیچھے لیگئے اور پیچھے سے آگے لائے اب اسکی تفصیل اور مسح سر کی ترکیب
بیان کرتے ہین بدأ بمقدم رأسه ثم ذهب بهما الی قفاه شروع کیا مسح سر کو مقدم سر سے یعنے پیشانی
کے طرف سے پھر لیگیا دونون ہاتھ کو سر کے پیچھے ثم ردهما حتی رجع الی المکان الذی بدأ منه پھر پھرایا دونون
ہاتھ کو یہان تک کہ آگئے اس جگہہ جہان سے کہ آغاز کیا تھا اس سے **فائدہ** مسح سر کی کیفیت جو مسنون ہے شمنی
نے محیط سے اسطرح نقل کرتا ہی کہ سوائے انگوٹھے اور کلمے کی انگلی کے تین تین انگلیان دونون ہاتھ کے سر کے اگلے
رکھنا اور ہتیلیون کو لگنے نہ دینا اور ان انگلیون سے سر کے پیچھے تک کھینچنا بعد اسکے دونون ہتیلیان رکھہ کر سر کے
پیچھے سے سر کے آگے تک کھینچنا بعد دونون سبابہ سے کانون کے اندر مسح کرنا اور دونون انگوٹھون سے کانون
کی پیٹھہ پر مسح کرنا ثم غسل رجلیه بعد اسکے دھویا اپنے دونون پاؤن کو رواہ مالک والنسائی ولأبی
داود نحوه ذکره صاحب الجامع روایت کیا اس حدیث کو امام مالک نے موطا مین اور نسائی نے
سنن مین اور ابی داود کے لئے اسطرح ہی یعنے وہ حدیث جو ابو داود نے روایت کیا ہی معنے مین اس حدیث
کے برابر ہی لفظ مین مخالف ذکر کیا ہی اسکو صاحب جامع الاصول کا وفی المتفق علیه اور حدیث مین مسلم
اور بخاری کی آیا ہی قیل لعبد اللہ بن زید بن عاصم توضأ لنا وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم پوچھا گیا عبد اللہ بن زید بن عاصم سے کہ وضو کر ہماری تعلیم کے لئے مانند وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے فدعا بإناء فأكفأ منه علی یدیه تب منگوایا اسنے پانی کا باسن اور پھر جھکایا اس سے پانی اپنے دونون ہاتھون پر
فغسلهما ثلاثا پھر دھویا دونون ہاتھونکو تین بار ثم أدخل یده فاستخرجها بعد اسکے ڈالا ہاتھ پانی
کے ظرف مین پھر نکالا ہاتھ کو پانی لیکر فمضمض واستنشق من کف واحدة پھر کلی کیا اور ناک مین
پانی لیا ایک چلو پانی سے ففعل ذلک ثلاثا پھر کیا اسکو تین بار یعنے تین چلو پانی لیا ہر چلو سے کلی بھی کیا
اور ناک مین پانی بھی لیا ثم أدخل یده فاستخرجها فغسل وجهه ثلاثا پھر ڈالا ہاتھ پانی کے ظرف
مین پھر نکالا ہاتھ پانی لیکر پھر دھویا اپنا منہہ تین بار ثم أدخل یده فاستخرجها فغسل یدیه الی
المرفقین مرتین مرتین پھر ڈالا ہاتھ پھر باہر نکالا اسکو پھر دھویا اپنے دونون ہاتھ کو کہنیون تک۔

دو دو بار ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ پھر ڈالا اپنا ہاتھ اور باہر نکالا پھر مسح کیا اپنے سر کو
فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ پھر لیگیا اپنا ہاتھ سامھنے سے پیچھے طرف اور پیچھے سے آگے لایا **فائدہ** یہہ مسح سر کی ترکیب ہی جسکی
تفصیل پہلے مذکور ہو چکی ہی ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ پھر دہویا دونوں پانوں کو ٹخنے تک ثُمَّ
قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کہا اسیطرح تھا وضو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا وَفِي رِوَايَةٍ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا
حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ اور ایک روایت میں مسلم اور بخاری کے
یہی جگہہ پر فمسح راسہ فاقبل بیدیہ واوبر کے وہ عبارت آئی ہی اور اسکا ترجمہ پہلے ہی لکھا گیا ہی وَفِي
رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ اور بھی ایک روایت
میں مسلم اور بخاری کے آیا ہی کہ کلی کیا اور ناک میں پانی لیکر جھنکا تین بار تین چلو پانی سے وَفِي أُخْرٰى
فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا اور بھی ایک روایت میں مسلم اور
بخاری کے آیا ہی کہ کلی کیا اور ناک میں پانی لیا ایک چلو پانی سے پھر کیا ایسا تین بار وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ
فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ اور ایک روایت میں
بخاری کے یوں آیا ہی کہ پھر مسح کیا اپنے سر کو پھر لیگیا دونوں ہاتھ کو سامھنے سے پیچھے طرف اور لایا پیچھے سے سامھنے ایکبار پھر دہویا دونوں
پانوں کو ٹخنوں تک وَفِي أُخْرٰى لَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ اور پھر ایک روایت
میں بخاری کے یوں آیا ہی کہ پھر کلی کیا اور ناک جھنکا تین بار ایک ہی چلو پانی سے **فائدہ** مضمضے اور
استنشاق کے بیان میں روایتیں مختلف آئے ہیں بعضے روایت میں ایک چلو سے دونوں ملاکر اور بعضے میں ایک
ایک چلو سے جدا جدا غرض مذہب امام شافعی کا یہہ ہی کہ تین چلو پانی سے مضمضہ اور استنشاق دونوں ملاکر
کرنا یعنے ہر ایک سے پہلے مضمضہ بعد اسکے استنشاق کرنا حنفی مذہب میں ہر ایک کو تین تین چلو پانی سے
جدا جدا کرنا اور دونوں ترکیب پر بھی احادیث وارد ہیں شاید رسول خدا کبھو اسطرح کبھو اسطرح کئے ہونگے
مگر حنفی مذہب میں مضمضہ اور استنشاق جدا جدا تین تین چلو سے کرنے کو اسواسطے ترجیح دیا ہی کہ ناک اور منھہ
دونوں عضو جدا جدا ہیں دونوں کے لئے جدا جدا پانی لینا افضل ہی اور شمنی فتاوی ظہیریہ سے نقل
کرتا ہی کہ امام ابوحنیفہ کے پاس بھی مضمضے اور استنشاق میں وصل جائز ہی اور امام شافعی کے پاس فصل بھی
روا ہی تو اب اختلاف نرہا واللہ اعلم **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ
تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا اور روایت ہی عبد اللہ ابن عباس
رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دہویا ہر عضو کو ایک ایک بار

زیادہ نکیا ایک بار پر رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید رضہ سے بیشک
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور دہویا ہر عضو کو دو دو بار رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے
وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ اور روایت ہی عثمان رض سے کہ اسنے وضو کیا مقاعد مین **فائدہ**
مقاعد جمع ہی مقعد کی یعنی اسکی بیٹھنے کی جگہہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کے باہر ایک جگہہ بنایا تھا لوگ
بیٹھکر بات چیت کرنے اور شعر پڑہنے کے واسطے اسکو صفہ اور رحبہ کہتے تھے حضرت عثمان نے اس جگہہ پر وضو کیا
فَقَالَ أَلَا أُرِيكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا تب کہا عثمان رض نے
بہلا نہ دکھلاؤن مین تمکو وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پہر وضو کیا عثمان نے تین تین بار رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا
اسکو مسلم نے **فائدہ** حدیثون سے معلوم ہوا کہ حضرت نے اعضاے وضو کو کبہو ایک ایکبار اور کبہو دو دو بار کبہو تین
تین بار دہوے ہین مگر تین تین بار دہونا اکثر واقع ہوا ہی ایکبار اقتصار کرنے سے فرض ادا ہوتا ہی دو دو بار دہونے
سے زیادہ پاکیزگی اور نور علی نور ہی اور تین تین بار دہونے سے مبالغہ ہی طہارت مین اور تین بار سے زیادہ اسراف
و تجاوز اور ظلم ہی اور اس سے منع واقع ہوا ہی لیکن وضو باطل نہین ہوتا بعضون نے کہا ہی کہ اعضاے وضو کو ایک ایک بار
ہی دہونا گناہ ہی کیونکہ اس مین سنت ترک ہو جاتی ہی لیکن صحیح وہ بات ہی کہ گناہ نہین اسواسطے کہ حدیث مین
بہی ویسا وارد ہی اور امام محمد نے اپنی کتاب موطا مین کہتا ہی کہ تین تین بار دہونا افضل ہی اور اگر دو دو بار پر اکتفا
کرین تو بس کرتا ہی اور ایک ایک بار دہونا ہی کفایت کرتا ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا یہی ہی اور امام شافعی کہتے ہین
کہ تین بار سے زیادہ دہونے کو مین دوست نہین رکھتا اگر کوئی دہوے تو مین حرام بہی نہین کہتا مگر انکے مذہب مین
مکروہ ہی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ
إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيقِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ پہرے ہم رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ مکے سے مدینے کے طرف یہان تک کہ پہنچے ہم ایک پانی پر جو راہ مین مکے کے تھا تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ
الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوا وَهُمْ عِجَالٌ جلدی کرتی تہی ایک قوم وضو کرنے مین عصر کی نماز کے وقت گویا کہ نماز کا وقت چلا جاتا ہی
پہر وضو کیا انہون نے بیگا بیگی فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ تب پہنچے ہم انکے پاس اور انکے ایڑیان
خشک نظر آتے تہے نہ پہنچا تہا ان پر پانی فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ
تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس ایڑیون پر آگ سے دوزخ کے أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ پورا اور
کامل کرو وضو اسطرح کہ کوئی عضو خشک نرہے کیونکہ اعضاے وضو خشک رہنے سے عذاب دوزخ ہوتا ہی **فائدہ**
اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ اعضاے وضو مین اگر مقدار ناخن کے خشک رہے تو وضو درست نہین ہوتا رَوَاهُ

مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ یہہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ وضو میں پاؤن دہونا فرض ہے کہ اسکے ترک کرنے سے حضرت نے وعید فرمایا فقط مسح کرنا کفایت نہین کرتا اور یہی مذہب ہے جمہور فقہا کا اور حضرت علی اور عثمان اور عبد اللہ بن زید جسکو حاکیِ وضوءِ رسول اللہ کہتے ہین اور انس اور جابر اور ابی ہریرۃ اور عبد اللہ بن عمر اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین جو رسول خدا کے وضو کو بیان کئے ہین اور لوگون کو سکہلاسے ہے سب متفق ہین کہ حضرت نے وضو مین اپنے مبارک پاؤن کو موزون مین نہوتے دہوسے ہین اور اکثر حدیثین اس باب مین وارد ہین لیکن اصل اس بات مین یہہ ہے قرآن مجید مین حکم اسباب مین محتمل اور مشتبہ ہے اور سنت رسول اللہ کی احتمال کو مسح قدمین کے دور کر پاؤنکو دہونا ثابت کردیتی ہے واللہ اعلم **وَعَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ اور روایت ہے مغیرہ صحابی سے کہا اسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پہر مسح کیا پیشانی کے بالون پر **فائدہ** جاننا چاہئے مسح سر مین اختلاف ہے مذہب مین امام مالک کے مسح تمام سر کا فرض ہے اور مذہب مین امام شافعی کے دو تین بالون کو سر کے مسح کرین تو بہی کفایت کرتا ہے اور مذہب مین امام ابو حنیفہ کے چوتہائی سر کا مسح فرض ہے اور مذہب امام احمد بن حنبل کا موافق مذہب امام مالک کہی ہے اور دلیل ہر ہر کی جدی جدی بسبب طوالت کے اسکو نہ لکہا وَعَلَى الْعِمَامَةِ اور مسح کیا دستار پر **فائدہ** جب ناصیہ پر مسح کرنے سے فرض ادا ہو گیا ادائے سنت کے واسطے جو تمام سر کا مسح سنت ہے عمامہ پر مسح کیا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ اور روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوست رکہتے آغاز کرنا داہنے طرف سے مقدور بہر اپنے سب کامون مین فِي طُهُورِهِ اپنے وضو مین یعنے پہلے داہنا ہاتہ دہوتے اور داہنا پاؤن وَتَرَجُّلِهِ اور کنگہی کرنے مین یعنے سر اور داڑہی کو کنگہی کرتے وقت ابتدا داہنے طرف سے کرتے وَتَنَعُّلِهِ اور نعلین پہنے مین پہلے داہنے پاؤن مین پہنتے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر

الْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤُا بِاَيَامِنِكُمْ روایت ہے ابو ہریرہ رضہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہنو تم کرتے اور نعلین اور موزے اور جب وضو کرو تم پہر ابتدا کرو تم اپنے داہنون طرف سے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے **وَعَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اور روایت ہے سعید بن زید رضہ سے جو عشرہ مبشرہ مین داخل ہین کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے وضو اسکو جسنے نہ لیا نام اللہ کا وضو پر یعنے اول وضو مین نام اللہ کا لیا چاہئے سلف سے منقول ہے کہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ کہنا اور

بعضون نے کہا ہی کہ تعوذ کے بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا اور مشہور یہہ ہی کہ ابتداے وضو مین بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام کہنا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ نِالْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَزَادُوْا فِيْ اَوَّلِهٖ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَهٗ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد نے ابو ہریرہ سے اور دارمی نے ابی سعید خدری سے اسنے اپنے باپ سے اور زیادہ کئے احمد اور ابو داؤد اور دارمی نے اس حدیث کے اول مین لا صلوۃ لمن لا وضوء لہ کو تو معنا اس حدیث کا یون ہوتا ہی نہین نماز اسکو جسکو وضو نہین اور نہین وضو اسکو جسنے نہ لیا نام اللہ کا وضو کے ابتدا مین **فائدہ** جمہور کے پاس وضو کے ابتدا مین بسم اللہ کہنا سنت ہی یا مستحب اور امام احمد کے پاس واجب ہی

وعن[۳] لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ اور روایت ہی لقیط بن صبرہ سے کہا اسنے عرض کیا مین نے اے رسول خدا خبر دو مجکو وضو سے کہ کمال اسکا کس چیز مین ہی قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ فرمایا پورا اور کامل کر وضو وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ اور خلال کرو درمیانے انگلیون کے **فائدہ** خلال کرنا درمیان انگلیون کے امام ابو حنیفہ اور شافعی کے پاس سنت ہی اور امام احمد کے پاس فقط پاؤن کے انگلیون کو خلال کرنا سنت ہی اور ہاتھون کے انگلیون کے خلال مین انکے یہان دو روایت ہی ایک مین سنت ہی دوسری مین سنت نہین وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اور مبالغہ کر استنشاق مین اور ایک روایت مین وبالغ فی المضمضۃ والاستنشاق آیا ہی کہ مبالغہ کر کلّی کرنے اور ناک مین پانی لینے مین اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا مگر جب تو رہے روزہ دار تب کلّی اور ناک مین پانی لینے مین مبالغہ مت کر بلکہ مکروہ ہی کیونکہ اس سے روزے کے فساد کا توہم ہوتا ہی **فائدہ** کلّی کرنا اور ناک مین پانی لینا وضو اور غسل دونون مین فرض ہی امام احمد کے پاس اور امام مالک کے اور امام شافعی کے پاس کلّی کرنا اور ناک مین پانی لینا دونون مین سنت ہی اور امام اعظم ابو حنیفہ کے پاس وضو مین سنت ہی اور غسل مین فرض رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ بَيْنَ الْاَصَابِعِ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور دارمی نے انکے قول بین الاصابع تک باقی انکی روایت مین نہ آیا ہی

وعن[۴] ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس رضی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو وضو کرے پھر خلال کر اپنے ہاتھون اور پاؤن کے انگلیون کو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی

وعن الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

تَوَضَّأَ يَدْلُكُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ اور روایت ہی مستورد بن شداد سے کہا اسنے دیکھا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے ملتے اور خلال کرتے اپنے دونون پانون کے انگلیون کو کرنگ انگلی سے رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنْ اَنَسٍ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ اَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ اور روایت ہی انس سے
کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے لیتے ایک چلو پانی فَاَدْخَلَهٗ تَحْتَ حَنَكِهٖ پھر داخل
کرتے اسکو اپنے مبارک داڑہی کے نیچے فَخَلَّلَ بِهٖ لِحْيَتَهٗ پھر خلال کرتے اس سے اپنی مبارک داڑہی کو وَقَالَ
هٰكَذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ اور فرمایا کہ اسیطرح حکم کیا مجکو میرے رب نے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے
وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ اور روایت ہی عثمان سے کہا
اسنے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلال کرتے تھے اپنی داڑہی کو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا
اسکو ترمذی اور دارمی نے وَعَنْ اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ اور روایت ہی ابوحیّہ تابعی سے
کہا اسنے کہ دیکھا مین علی کو وضو کئے فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا تب دہویا حضرت علی نے اپنے دونون ہتیلیونکو
یہان تک کہ پاک کیا ان دونون کو ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا پھر کلی کیا تین بار اور ناک مین پانی
لئے تین بار وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا اور دہوے اپنے منہہ کو تین بار وَذِرَاعَيْهِ ثَلٰثًا اور دونون ہاتھون کو
کہنیون تک تین بار وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً اور مسح کئے اپنے سر کو ایکبار ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ پھر دہویا
اپنے دونون قدم کو گٹہنون تک ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ پھر کھڑے ہوگئے حضرت علی نے اور لئے وضو کا
بچا ہوا پانی فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ پھر پئے اس پانی کو آپ کھڑے ہوے ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ
كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب فرمایا کہ خوش آیا مجکو کہ دکھلاؤن مین تمکو کس طرح تھی
طہارت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی
نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہوے پانی پینا جایز ہی بعضون نے کہا ہی کہ مخصوص وضو کا
بچا ہوا پانی پینا جایز ہی تفصیل اسکی انشاء اللہ تعالی باب الاشربہ مین آویگی وَعَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ
نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ اِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ تَوَضَّأَ اور روایت ہی عبد خیر سے کہا ہم بیٹھے ہوے دیکھتے تھے علی کے
طرف جسوقت وضو کرتے تھے فَاَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَاَ فَمَهٗ پھر داخل کیا علی رضی اللہ عنہ اپنا داہنا ہاتھ پانی
کے طرف پھر بہر لیا اپنے منہہ کو پانی سے فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى پھر کلی کئے اور
چھنکے ناک اپنے بائین ہاتھ سے فَعَلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اور کئے یہہ تین بار ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ
يَنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ پھر فرمایا جسکو خوش حال

کر کے دیکھا وضو کے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر چاہئے کہ دیکھے اس وضو کو جسکو مین کیا کہ یہہ ہے پیغمبر خدا کا یعنی
یعنے وضو حضرت کا اسی طور پر تھا رواہ الدارمی روایت کیا اسکو دارمی نے وعن عبد اللہ بن زید
قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضمض واستنشق من کف واحد فعل ذلک
ثلثا اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہا اسنے کہ دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کلی اور استنشاق
کئے ایک چلو پانی سے اور کئے ایسا تین بار رواہ ابو داود والترمذی روایت کیا اسکو ابو داؤد اور
ترمذی نے وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح برأسه واذنیه
باطنهما بالسباحتین وظاهرهما بابهامیه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ بیشک رسول خدا
نے مسح کئے اپنے سر کو اور اپنے دونون کانون کو اندر دونون کانون کے دونون کلمے کی انگلیون سے اور باہر
دونون کانون کے انگوٹھون سے رواہ النسائی روایت کیا اسکو نسائی نے وعن الربیع بنت
معوذ انها رأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ اور روایت ہی ربیع بنت معوذ سے کہ اسنے دیکھی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے قالت کہی ربیع بنت معوذ نے فمسح رأسه ما اقبل منه وما ادبر
پھر مسح کئے حضرت نے اپنے سر کو آگے اور پیچھے یعنے تمام سر کا مسح کئے وصدغیه اپنے دونون کنپٹیون اور صدغ
کو فائدہ صدغ دو کان اور آنکھ کے درمیانے کی جگہہ کو کہتے ہین واذنیه مرة واحدة اور مسح کئے دونون کانون کو ایک بار
وفی روایة انه توضأ فادخل اصبعیه فی جحری اذنیه اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نے
وضو کیا پھر لایا اپنے دو انگلیون کو دونون کانون کے سوراخون مین رواہ ابو داود روایت کیا اسکو ابو داؤد نے
وروی الترمذی الروایة الاولی اور روایت کیا ترمذی نے پہلی روایت یعنی انہا رأت سے مرة واحدة تک
واحمد وابن ماجة الثانیة اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری روایت انہ توضأ سے آخر تک وعن
عبد اللہ بن زید انه رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ وانه مسح رأسه اور روایت ہی
عبد اللہ بن زید سے کہ اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کئے اور مسح کئے اپنے سر کو بماء غیر فضل
یدیه پانی سے سوا پانی زیادتی دونون ہاتھ کے یعنے ہاتہ دہونے سے جو تراوت ہتیلیون مین ہی اوپر
اکتفا نکر کے جدا پانی لیکر مسح کئے رواہ الترمذی ورواه مسلم مع زوائد روایت کیا اس حدیث
کو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو مسلم نے زواید کے ساتھ وعن ابی امامة ذکر وضوء رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان یمسح المأقین اور روایت ہی ابی امامہ سے اسنے ذکر کیا
وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا اور تھے حضرت مسح کرتے اور پونچھتے منہہ دہوتے وقت دونون گوشہ چشم کو
وقال الاذنان من الرأس اور کہا ابو امامہ نے دونون کان داخل ہین سر مین یعنے کانون کا مسح سر کے

باب سنن الوضوء

مسح کے ساتھ داخل ہی اسکے لئے جدا پانی لینے کی حاجت نہیں رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَذَكَرَا روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور ابو داوٗد نے اور ذکر کیا یہہ بات قَالَ حَمَّادٌ لَا اَدْرِي الْاُذُنَانِ
مِنَ الرَّاْسِ مِنْ قَوْلِ اَبِي اُمَامَةَ اَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا حماد نے جو ایک
راویوں مین سے اس حدیث کے ہی نہ پایا مین نے یہہ قول جو الاذنان من الراس ہی قول ابو امامہ کا ہی اسکے
اجتہاد سے یا کہ قول سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ
جَدِّهِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُهُ عَنِ الْوُضُوْءِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے
اسنے نقل کیا اپنے باپ سے اسنے عمرو کے دادا سے کہا کہ آیا ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پوچھتا ہوا کیفیت وضو کی
فَاَرَاهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا تب بتائے اسکو حضرت نے تین تین بار دہونا اعضون کا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ پھر فرمائے
اسیطرح ہی وضو فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ پھر جسنے زیادہ کیا تین بار دہونے پر پھر بیشک ظلم و تعدی
کیا اور حد سے درگذرا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدَ مَعْنَاهُ روایت کیا اسکو نسائی اور
ابن ماجہ نے اور روایت کیا ابوداوٗد نے معنا اسکا وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَهٗ يَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْقَصْرَ الْاَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سے کہ اسنے سنا اپنے
بیٹے سے کہتا کہ یا الٰہی مانگتا ہون مین تجھ پاس ایک محل سفید داہنے طرف بہشت کے قَالَ اَيْ بُنَيَّ سَلِ اللهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهٖ
مِنَ النَّارِ کہا عبد اللہ نے ای بیٹے مانگ اللہ سے بہشت اور پناہ چاہ اللہ کے ساتھ آگ سے دوزخ کی یعنے معین جگہہ
اور ایک مکان مخصوص مانگنا تحکم اور فضول ہی بلکہ خدا تعالیٰ سے بہشت چاہ اور آگ سے پناہ مانگ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ
وَالدُّعَاءِ پھر بیشک سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے تحقیق قریب ہی کہ ہووے گی اس امت مین ایک
قوم حد اعتدال سے درگذریگی طہارت مین اور دعا مانگنے مین یعنے طہارت مین تین بار سے زیادہ دہووینگے اور اس مین
مبالغہ کرینگے اور پانی کا اسراف کرینگے اور دعا مانگنے مین انبساط ادب سے پانون باہر دہرینگے معین مطلب وغیر ممکن جیسے جنت
طلب کرینگے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داوٗد اور ابن ماجہ نے
وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ
الْوَلْهَانُ اور روایت ہی ابی بن کعب صحابی سید الانصار اور کاتب وحی سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا تحقیق وضو کے واسطے ایک شیطان ہی وسوسے مین ڈالنے والا کہا جاتا ہی اسکو ولہان فَاتَّقُوْا
وَسْوَاسَ الْمَاءِ سو بچتے رہو اسکے وسواس سے جو وضو مین ڈالتا ہی اور پانی کا اسراف کراتا ہی اور
حد سنت سے باہر لیجاتا ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ

غريبٌ وليس اسنادُهُ بالقويِّ عند اهلِ الحديثِ لانّا لا نعلم احدًا اسندهٗ غيرَ خارجةَ وهو
ليس بالقويِّ عند اصحابنا روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہے
نہیں اسکی اسناد قوی نزدیک اہل حدیث کے کس واسطے نہ جانتا ہون مین کسیکو کہ سند لایا ہو اسکی سواے خارجہ مصعب
ابو الحجاج سرخسی کے اور وہ قوی اور ثقہ نہین نزدیک یاران ہمارے جو اہل حدیث ہین ۱۸ وعن معاذ بن
جبلٍ قال رایتُ رسولَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم اذا توضّأ مسح وجھہٗ بطرفِ ثوبہٖ اور روایت
ہے معاذ بن جبل رض سے کہا اسنے کہ دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے پونچھتے اپنے مبارک منہہ کو
سرے اپنے کپڑے کے رواہُ الترمذیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے ۱۹ وعن عایشۃَ قالت کانت
لرسولِ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم خرقۃٌ ینشّف بہا اعضاءہٗ بعد الوضوء اور روایت ہے بی بی
عایشہ رض سے کہے کہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک کپڑا پونچھنے تھے اس سے اپنے اعضا کو بعد وضو کے
فائدہ اس سے معلوم ہوا ایک کپڑا علیحدہ وضو کے پونچھنے کے واسطے رکھتے تھے رواہُ الترمذیُّ وقال
ھٰذا حدیثٌ لیس بالقایمِ وابو معاذٍ الراوی ضعیفٌ عند اھلِ الحدیثِ روایت کیا اسکو
ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث نہین ہے قایم یعنے قوی اور ابو معاذ جو راوی اسکا ہے ضعیف ہے نزدیک اہل حدیث
کے **فائدہ** ترمذی نے اپنی کتاب جامع مین لکھا ہے کہ یہہ دونون حدیث ضعیف ہین رسول خدا سے
اسباب مین کچھہ رخصت نہ آئی ہے بعضے صحابیون نے بعد وضو کے کپڑے سے پونچھنے کی رخصت دیئے ہین اور
بعضون نے مکروہ جانتے ہین اس واسطے کہ پانی وضو کا وزن کیا جاویگا اور کتب حنفیہ مین مذکور ہے اگر پونچھنے سے ارادہ
تکبر کا نہو تو مکروہ نہین اگر قصد تکبر کا ہو تو مکروہ ہے اور بعضون کے پاس پونچھنا مکروہ ہے اسواسطے کہ پانی وضو کا تسبیح
کرتا ہے اللہ کی جب تک تراوت باقی رہتی ہے پھر اسکو پونچھنا گویا اثر کو عبادت کے دور کرنا ہے واللہ اعلم

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ثابتِ بنِ ابی صفیّۃَ قال قلتُ لابی جعفرٍ ھو محمدُ
الباقرُ روایت ہے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا اسنے پوچھا مین ابو جعفر کو وہی ہین محمد باقر **فائدہ**
امام باقر فرزند ہین امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہ کے آپ مدینہ مطہرہ کے فقہا مین تھے اور نہایت ثقہ اور
کثیر الحدیث تھے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بہت احادیث کی انکو پہنچی ہے حدّثک جابرٌ انّ النبیَّ
صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم توضّأ مرّۃً مرّۃً ومرّتینِ مرّتینِ وثلٰثًا ثلٰثًا کیا خبر دیا ہے آپکو جابر رض نے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم وضو کئے اور دہوئے اعضا کو کبہو یکیک بار اور کبہو دو دو بار اور کبہو تین تین بار قال نعم
فرمایا امام باقر نے ہان رواہُ الترمذیُّ وابنُ ماجۃَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے
۲ وعن عبدِ اللّٰہِ بنِ زیدٍ قال انّ رسولَ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّم توضّأ مرّتینِ

مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هُوَ نُورٌ عَلَى نُورٍ اور روایت ہی عبداللہ بن زید سے کہا اسنے بیشک رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے وضو کیا اور دھویا اعضا کو دو دو بار اور فرمایا دھونا دو بار نور ہی نور پر یعنے طہارت پر طہارت اور
فرض پر سنت سبب نورانیت کا ہی وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا اور روایت ہی عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
وضو کیا اور دھویا تین تین بار وَقَالَ هٰذَا وُضُوئِي وَوُضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي وَوُضُوءُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ اور فرمایا یہہ وضو ہی میرا اور وضو ہی مجھ پہلے انبیا کا اور وضو ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کا رَوَاهُمَا
رَزِينٌ وَالنَّوَوِيُّ ضَعَّفَ الثَّانِيَ فِي شَرْحِ مُسْلِمٍ روایت کیا ان دونوں حدیث کو رزین اور شیخ محی الدین
نووی کہا ہی کہ ضعیف ہی حدیث ثانی شرح مین صحیح مسلم کی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ اور روایت ہی انس رض سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
وضو کرتے واسطے ہر نماز کے وَكَانَ أَحَدُنَا يَكْفِيهِ الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ اور تھا ہر ایک ہم مین سے
کفایت کرتا اسکو وضو جب تک کہ حدث نکرتا اور وضو نہ توڑتا فائدہ بعضوں نے کہا ہی کہ رسول خدا پر ہر نماز کے واسطے
تازہ وضو کرنا واجب تھا اور بعضوں نے کہا کہ حضرت نے اپنے قصد وعزیمت سے ظاہر کتاب إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ
فَاغْسِلُوا وجوبکم الآیۃ پر عمل کرتے تھے واللہ اعلم رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو دارمی نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اور روایت ہی محمد بن یحیی بن حبان تابعی سے
کہا اسنے پوچھا مین عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے أَرَأَيْتَ وُضُوءَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ
أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ خبر دے مجکو وضو سے عبد اللہ بن عمر کے واسطے ہر نماز کے باوضو ہے یا بے وضو عَمَّنْ أَخَذَهُ
کس سے لیا اسکو اور کس سے پہنچی ہی یہہ روایت اسکو فَقَالَ حَدَّثَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ
تب کہا عبید اللہ ابن عبد اللہ نے حدیث سنائی عبد اللہ بن عمر کو اسما بنت زید بن الخطاب نے فائدہ زید بن الخطاب
حضرت عمر کے بڑے بھائی ہین حضرت عمر کے آگے اسلام سے مشرف ہوے اور حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت مین
ہجرت سے بارہویں سال شہادت پائے اسما انکی بیٹی اپنے چچیرے بھائی عبد اللہ ابن عمر سے روایت کرتی
ہی أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْغَسِيلِ حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ أُمِرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ بیشک عبد اللہ بن حنظلہ بن ابو عامر غسیل
نے حدیث کیا اور خبر دیا اسما بنت زید کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا گیا تھا وضو کا ہر نماز کے واسطے
باوضو رہین یا بے وضو فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ
كُلِّ صَلٰوةٍ وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوءُ پھر جب دشوار ہوا وضو کرنا ہر نماز کے واسطے رسول خدا حکم

کئے گئے مسواک کرنے نزدیک ہر نماز کے اور رکھا گیا ذمہ شریف سے وضو اور منسوخ ہوگیا حکم ہر نماز کو وضو کرنے کا
اِلَّا مِنْ حَدَثٍ مگر جب حدث ہو اور بے وضو ہے قَالَ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ
فَفَعَلَ حَتّٰى مَاتَ کہا عبید اللہ بن عبد اللہ نے کہ عبد اللہ بن عمر پاتا تھا اپنے میں قوت وضو کرنے پر ہر نماز کے
واسطے پھر کرتا تھا وضو تازہ ہر نماز کے لئے یہاں تک کہ مر یا یعنے اگرچہ حکم ہر نماز کو تازہ وضو کرنیکا منسوخ ہوگیا
لیکن ابن عمر نے اپنے اجتہاد سے توانا اور قوت والے کو ہر نماز کے لئے تازہ وضو کرنا افضل جان کر اپنی زندگی
تک ہر نماز کو وضوے تازہ کرتے تھے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنْ عَبْدِ اللهِ
بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذر فرماے سعد بن ابی وقاص پر اور وہ وضو کر رہے تھے اور
پانی زیادہ خرچتے تھے فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ تب فرمایا حضرت کیا ہی یہہ اسراف پانی کا اى سعد قَالَ
اَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ عرض کیا سعد کیا وضو میں بھی اسراف ہی یعنے پانی کچھ کم یا بے جیز نہین کہ اسکو زیادہ خرچنے
سے اسراف ہو قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ فرمایا حضرت نے ہان پانی بھی اسراف ہوتا ہی اگرچہ رہے تو
نہر جاری پر **فائدہ** یہہ مبالغہ ہی تا پانی مین ترک اسراف کرے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا
اسکو احمد اور ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللهِ فَاِنَّهٗ يُطَهِّرُ جَسَدَهٗ كُلَّهٗ اور روایت ہی ابو ہریرہ اور ابن مسعود اور
ابن عمر سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی وضو کرے اور لیوے نام اللہ کا پھر تحقیق وہ پاک
کرتا ہی اپنے تمام بدن کو وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ اور جو کوئی وضو
کرے اور نہ لیوے نام اللہ کا پاک نہین کرتا مگر اعضاے وضو کو **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ
بسم اللہ وضو مین کہنا واجب نہین بلکہ مستحب ہی وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهٗ فِيْ اِصْبَعِهٖ اور روایت ہی ابو رافع سے کہا
اسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے وضو نماز کا ہلاتے انگوٹھی کو اپنے انگلی کی رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ
روایت کیا ان دونون حدیث کو دار قطنی نے وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَخِيْرَ اور روایت کیا ابن
ماجہ نے حدیث اخیر کو **بَابُ الْغُسْلِ** یہہ باب ہی بیان مین غسل کے **اَلْفَصْلُ
الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب بیٹھے کوئی تم مین سے درمیان چہار شعبہ عورت کے یعنے جدا ہو کے دونون ہاتھ اور دونون

پنڈلیوں کے درمیان بیچے ثُمَّ جَهَدَهَا پھر مشقت میں ڈالے اسکو یعنے جماع کرے اس سے فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ تو بیشک واجب ہوا غسل اگرچہ انزال نکرے مرد اور منی باہر نہ آوے **فائدہ** یہی مذہب ہی چارون امام اور خلفاے راشدین کا غسل کے باب میں مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین پانی یعنے استعمال پانی کا اور وجوب غسل کا مگر پانی سے یعنے منی نکلنے سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** پہلی حدیث سے ثابت ہوا کہ دخول سے غسل واجب ہوتا ہی انزال ہو یا نہو اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بے انزال کے غسل واجب نہین ہوتا تو دونون حدیثون مین تعارض واقع ہوا اب مولف آپ اسکے جواب مین کہتا ہی قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا مَنْسُوْخٌ کہا شیخ امام محی السنہ رحمہ اللہ نے یہہ حدیث انما الماء من الماء کی منسوخ ہی چنانچہ ابی بن کعب سے روایت آئی ہی کہ یہہ حکم ابتداے اسلام مین تھا بعد منسوخ ہوگیا اور حکم ہوا کہ جب آلت مرد کی فرج مین زن کے داخل ہو تو انزال ہو یا نہو غسل واجب ہوگیا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اور کہا ابن عباس نے حدیث اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کی فِي الْاِحْتِلَامِ باب مین احتلام کے ہی جب تک کہ تراوت نہ دیکھے غسل واجب نہین ہوتا اگرچہ خواب دیکھا ہو اور لذت چکھا ہو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ اَجِدْهُ فِي الصَّحِيْحَيْنِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور نہین پایا مینے صحیحین مین **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ اور روایت ہی ام المومنین ام سلمہ سے کہے کہ پوچھی ام سلیم ماں انس بن مالک کی ای رسول خدا بیشک اللہ نہین شرماتا حق بات سے یعنے حق بات کے پوچھنے مین شرمانے سے منع فرمایا ہی **فائدہ** ام سلیم یہہ تمہید کرکر اسبات کا سوال کرتے ہین فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ کیا عورت پر غسل ہی جب احتلام کرے اور خواب دیکھے قَالَ نَعَمْ اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ فرمایا ہان عورت پر غسل واجب ہوتا ہی جب دیکھے پانی یعنے خواب دیکھنے سے منی نکلے تو اور یہی حکم ہی مردون پر بھی فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا تب چھپالئے ام سلمہ نے اپنے منھ کو مارے شرم کے وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ اور کہے ای رسول خدا کیا خواب دیکھتی ہی اور احتلام کرتی ہی عورت قَالَ نَعَمْ فرمایا ہان خواب دیکھتی اور آب منی بھی اس سے نکلتا ہی تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ خاک آلودہ ہوجاے تیرا داہنا ہاتھ **فائدہ** عرب تعجب کے مقام مین وہ کلمہ کہتے تو اس سے یہہ مراد ہی کہ ای ام سلمہ تجھ سے تعجب ہی کہ تونے نہین پای کہ عورت کو بھی مردون کے مانند آب منی ہوتی ہی اگر عورتون کو منی نہوتی تو فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا پھر کس سبب سے مشابہہ عورت کے ہوتا ہی بچہ اسکا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ اُمِّ سُلَيْمٍ اور زیادہ کیا مسلم نے روایت ام سلیم کے

یہہ عبارت اِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَاءُ الْمَرْاَۃِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَیِّہِمَا عَلَا اَوْسَبَقَ یَکُوْنُ مِنْہُ الشَّبَہُ کہ تحقیق منی مرد کی گاڑی ہوتی ہے اور سفید اور منی عورت کی پتلی ہوتی ہے اور پیلی پھر ان دونوں میں سے جو زیادہ نکلے اور غالب آوے یا رحم میں زیادہ پڑے تو ہوتا ہے بچہ مشابہ اس سے یعنے اگر منی عورت کی زیادہ ہو تو بچہ اسکے مانند ہوتا ہے اگر منی مرد کی زیادہ ہو تو بچہ مرد کے سے مشابہ ہوتا ہے **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَۃِ یَبْدَءُ فَیَغْسِلُ یَدَیْہِ اور روایت ہے عائشہ سے کہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل کرتے تھے جنابت سے آغاز کرتے پھر دہوتے دونوں ہاتھ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ کَمَا یَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوۃِ پھر وضو کرتے جیسا وضو کرتے نماز کے واسطے **فائدہ** اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غسل کے آگے پانون کو بھی دہوتے تھے اور حدیث آیندہ میں جو میمونہ سے ہے آیا کہ پانون کے دہونے میں تاخیر کرتے اور بعد غسل کے دہوتے اور حنفی مذہب میں پانون کے دہونے میں تاخیر کرنا ہے اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے وضو جو غسل کے واسطے کرتے تھے اس میں مسح سر بھی کرتے اور یہی ہے ظاہر الروایہ امام ابوحنیفہ سے ایک روایت میں آیا ہے مسح کی حاجت نہیں کیونکہ بعد اسکے سر پر پانی ڈالنا ہے ثُمَّ یُدْخِلُ اَصَابِعَہٗ فِی الْمَاءِ فَیُخَلِّلُ بِہَا اُصُوْلَ شَعْرِہٖ پھر ڈالتے اپنے انگلیاں پانی میں پھر خلال کرتے اس سے جڑون کو اپنے بالونکے ثُمَّ یَصُبُّ عَلٰی رَاْسِہٖ ثَلٰثَ غُرَفَاتٍ بِیَدَیْہِ پھر ڈالتے اپنے سر پر تین چلو پانی اپنے دونوں ہاتھ سے ثُمَّ یُفِیْضُ الْمَاءَ عَلٰی جِلْدِہٖ کُلِّہٖ پھر ڈالتے پانی اپنے تمام بدن پر کہ جاری ہو جاوے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اس پر وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ اور روایت میں مسلم کی یون آیا ہے کہ یَبْدَءُ فَیَغْسِلُ یَدَیْہِ قَبْلَ اَنْ یُدْخِلَہُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ یُفْرِغُ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ فَیَغْسِلُ فَرْجَہٗ ثُمَّ یَتَوَضَّأُ شروع کرتے غسل کو پھر دہوتے دونون ہاتھ قبل ڈالنے ہاتھوں کے باسن میں پھر ڈالتے پانی داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پھر دہوتے اپنی شرمگاہ کو پھر وضو کرتے **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَتْ مَیْمُوْنَۃُ وَضَعْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُسْلًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اسنے کہ بولے ام المومنین میمونہ نے رکھی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے پانی غسل کا فَسَتَرْتُہٗ بِثَوْبٍ پھر ڈہانپی میں پانی کو کپڑے سے وَصَبَّ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَہُمَا پھر ڈالے پانی دونون ہاتھوں پر اور دہوے انکو ثُمَّ صَبَّ عَلٰی یَدَیْہِ فَغَسَلَہُمَا پھر ڈالے پانی اپنے دونون ہاتھوں پر اور دہوے انکو ثُمَّ صَبَّ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ پھر ڈالے پانی داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر یعنے دوبار دونون ہاتھ پر پانی ڈالکر دہوے تیسرے بار داہنے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالے فَغَسَلَ فَرْجَہٗ پھر دہوے اپنی شرمگاہ کو بائیں ہاتھ سے فَضَرَبَ بِیَدِہِ الْاَرْضَ فَمَسَحَہَا ثُمَّ غَسَلَہَا پھر مارے بایان ہاتھ زمین پر پھر رگڑے اسکو پھر دہوے ہاتھ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْہَہٗ

وَ ذِرَاعَيۡهِ پھر کلی کئے اور ناک میں پانی لئے اور دھوئے اپنا منہہ دونوں ہاتھ کو یُنوں تک ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رَأْسِهٖ
وَاَفَاضَ عَلٰى جَسَدِهٖ پھر ڈالے پانی اپنے سر پر اور جاری کئے پانی اپنے تمام بدن پر ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيۡهِ
پھر غسل کی جگہہ سے کنارے ہو کر دھوئے اپنے دونوں قدم کو **فائدہ** امام ابوحنیفہ نے غسل میں مسح سر کرنا
عائشہ رض کی حدیث سے لئے ہیں اور پاؤں کو بعد غسل کے دھونا میمونہ رض کے حدیث سے لئے ہیں فَنَاوَلۡتُهٗ ثَوۡبًا
فَلَمۡ يَاۡخُذۡهُ میمونہ رض نے کہتے ہیں پھر لا دی کپڑا حضرت کو بدن پونچھنے کے لئے پھر نہ لیا حضرت نے وہ کپڑا اور بدن
کو نہ پونچھا فَانۡطَلَقَ وَهُوَ يَنۡفُضُ يَدَيۡهِ پھر چلے گئے جھٹکتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ وَلَفۡظُهٗ
لِلۡبُخَارِيِّ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر اور لفظ اسکا بخاری کا ہی **فائدہ** بعضوں نے کہا ہی کہ حضرت نے
وہ کپڑا اس واسطے نہ لیا کہ وہ پاک نتھا **وَعَنۡ** عَائِشَةَ قَالَتۡ اِنَّ امۡرَاَةً مِّنَ الۡاَنۡصَارِ سَاَلَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ عَنۡ غُسۡلِهَا مِنَ الۡمَحِيۡضِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہے کہ تحقیق ایک عورت انصاری
کی پوچھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کیفیت سے اپنے غسل کی حیض سے فَاَمَرَهَا كَيۡفَ تَغۡتَسِلُ تب حکم کیا
حضرت نے اس عورت کو کسطرح غسل کرے ثُمَّ قَالَ خُذِيۡ فِرۡصَةً مِّنۡ مِّسۡكٍ پھر فرمایا کہ لے کپڑیکا ایک ٹکڑا مشک
پھر ور وہ یا ٹکڑا اجر یکا فَتَطَهَّرِيۡ بِهَا پھر پاک ہو اسسے قَالَتۡ كَيۡفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا عرض کی اسنے کسطرح پاک ہوؤں میں
اس سے فَقَالَ تَطَهَّرِيۡ بِهَا پھر فرمایا حضرت نے پاک ہو اس مشک کی ٹکڑے سے قَالَتۡ كَيۡفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا
پھر عرض کی اسنے کسطور سے پاک ہوؤں میں اس سے قَالَ سُبۡحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيۡ بِهَا پھر فرمایا حضرت نے
بطور تعجب کے اسکے نہ سمجھنے سے سبحان اللہ پاک ہو اس سے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں فَاجۡتَبَذۡتُهَا
اِلَيَّ فَقُلۡتُ تب کھینچ لی میں نے اسکو اپنے طرف اور اسکی فہمایش کے واسطے کہی تَتَبَّعِيۡ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ ڈھونڈ لے
اور نکال اثر خون کا جو تیری فرج میں ہو اس ٹکڑے سے مُتَّفَقٌ عَلَيۡهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری اسپر **وَعَنۡ**
اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتۡ قُلۡتُ يَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ اِنِّيۡ امۡرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفۡرَ رَاۡسِيۡ اَفَاَنۡقُضُهٗ لِغُسۡلِ الۡجَنَابَةِ
اور روایت ہی ام سلمہ سے کہے کہ پوچھی میں اے رسول خدا میں ایک عورت ہوں کہ سخت کرتی ہوں گندھا اپنی چوٹی
کیا کھول ڈالوں اسکو غسل جنابت کے واسطے فَقَالَ لَا تب فرمایا مت کھول چوٹی اِنَّمَا يَكۡفِيۡكِ اَنۡ تَحۡثِيۡ
عَلٰى رَاۡسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ یہی بس ہی تجھ کو کہ ڈالے تو اپنے دونوں ہاتھ سے پانی اپنے سر پہ تین چلو ثُمَّ
تُفِيۡضِيۡنَ عَلَيۡكِ الۡمَاءَ پھر جاری کر دیوے تو اپنے تمام بدن پر پانی فَتَطۡهُرِيۡنَ تو پاک ہو گی رَوَاهُ
مُسۡلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنۡ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ
يَتَوَضَّاُ بِالۡمُدِّ وَيَغۡتَسِلُ بِالصَّاعِ اِلٰى خَمۡسَةِ اَمۡدَادٍ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے
ایک مد پانی سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع سے پانچ مد تک **فائدہ** مد ایک رطل اور رطل کا نہائی کا ہوتا ہی اور

صاع چار مد کا ہوتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** مُعَاذَةَ قَالَتْ
قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِي وَبَيْنَهُ اور روایت ہی معاذہ
سے کہی اسنے کہ فرماے عائشہ رضی اللہ عنہ کہ غسل کرتی تھی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی باسن
سے کہ میرے اور حضرت کے درمیان رہتا تھا **فائدہ** وہ باسن ایک قدح تھا کہ جس مین تین صاع پانی ماتا تھا
فَيُبَادِرُنِي حَتَّى أَقُولَ دَعْ لِي دَعْ لِي پھر جلدی کرتے حضرت پانی لینے مین مجھ سے یہان تک کہ کہتی
مین چھوڑ دو میرے واسطے چھوڑ دو میرے واسطے تا مین بھی پانی لیون قَالَتْ وَهُمَا جُنُبَانِ کہی معاذہ نے
کہ حضرت رسول خدا اور عائشہ دونون جنب تھے اور غسل جنابت کا کرتے تھے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم
اور بخاری کا اسپر

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ روایت ہی عائشہ رضہ سے کہے کہ پوچھا گیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اس شخص کے پاتا ہی اپنے بدن یا کپڑے مین تری وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا اور یاد
نہین رکھتا خواب اور لذت قَالَ يَغْتَسِلُ فرمایا حضرت نے جواب مین اس سوال کے غسل کرے وہ شخص وَعَنِ
الرَّجُلِ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ اور پوچھا گیا حکم اس مرد کا کہ دیکھا اسنے خواب اور اسکو یاد رکھا وَلَا
يَجِدُ بَلَلًا اور نپایا تری قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ فرمایا نہین غسل اسپر قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى
ذَلِكَ غُسْلٌ کہی ام سلیم مان انس کی یہ مسئلہ سنکر کیا ہی عورت پر بھی غسل جو دیکھے اسطرح یعنے عورت بھی تری پاوے
اور اسکو خواب یاد ہو تو غسل کیا چاہئے اور کیا عورتین بھی خواب دیکھتے ہین اور منی رکھتے ہین قَالَ نَعَمْ
فرمایا ہان غسل واجب ہوتا ہی اس عورت پر اور بھی منی رکھتی ہی إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ
تحقیق عورتین مقابل ہین مردون کے خلقت اور طبیعت مین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَى
الدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے اور روایت
کیا دارمی اور ابن ماجہ نے انکے قول لا غسل علیہ تک **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ اور بھی روایت ہی عائشہ رضہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ تجاوز کرے ختان مرد کی ختان سے عورت کے **فائدہ** ختان مرد
اور عورت کی وہ جگہہ ہی کہ جسکو ختنہ مین کاٹتے ہین وہ مرد کی آلت کے سر پر ایک چمڑا ہوتا ہی اور عورت کی
فرج کی اندر ایک گوشت پارہ ہوتا ہی تاج خروس کے مانند سو عائشہ رضہ فرماتے ہین جب یے دونون جگہہ
ایک ہو جاوین اور آلت مرد کی فرج زن مین داخل ہونے سے وَجَبَ الْغُسْلُ واجب ہوتا ہی غسل دونون پر فَعَلْتُهُ
أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا کری میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکو

پھر غسل کئے ہم دونون نے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** اس حدیث سے صاف معلوم ہوچکا کہ حشفہ فرج مین داخل ہونے سے غسل واجب ہوجاتا ہی منی نکلنے کی حاجت نہین

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نیچے ہر بال کے جنابت ہی سو خوب دہوؤ بالون کو وَأَنْقُوا الْبَشَرَةَ اور خوب دہوؤ بشرہ کو **فائدہ** بشرہ بدن مین وہ جگہہ ہی کہ جہان بال نہین ہوتے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْحَارِثُ ابْنُ وَجِيهٍ الرَّاوِي وَهُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِذَاكَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی اور حارث بن وجیہ جو راوی اسکا ہی وہ ایک بوڑہا ہی بسبب بڑہاپے کے غفلت اور فراموشی اسپر غالب تھی

وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دیوے جگہہ ایک بال کی جنابت سے کہ نہ دہووے اسکو کیا جاتا ہی اسکے ساتھ ایسا اور ایسا عذاب دوزخ کی آگ سے قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي ثَلَاثًا فرمایا حضرت علی اسی سبب سے دشمن رکھتا ہون مین بالون کو اپنے سر کے پھر اسی واسطے دشمن رکھتا ہون مین بالون کو اپنے سر کے تین بار فرمایا یعنے مین سر کو ہمیشہ اسی واسطے مونڈواتا ہون رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَأَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور احمد اور دارمی نے إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي مگر احمد اور دارمی نے فمن ثم عادیت راسی کو مکرر نلایا ہی

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو نکرتے تھے بعد غسل کے بلکہ اسی وضو پر کہ پہلے غسل کے کرتے تھے کفایت کرتے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ اور بھی روایت ہی عائشہ رض سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دہوتے اپنے سر کو خطمی سے حال یہہ کہ حضرت جنب رہتے اور غسل جنابت کرتے اور کفایت کرتے سر دہونے مین اسی پانی پر اور نہ ڈالتے سر پر پانی دوسرا **فائدہ** خطمی وہ چیز ہی جس سے سر کو گل کرتے ہوتے ہین جیسا ہمارے ملک مین بیسن حضرت اسی پانی پر خطمی کے کفایت کرتے دوسرا پانی سر پہ نہین ڈالتے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وعن یعلیٰ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ اور روایت ہے
یعلی بن مرہ صحابی سے کہا اسنے کہ بیشک دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو کہ غسل کرتا تھا صحرا مین یعنے برہنہ فَصَعِدَ
الْمِنْبَرَ تب منبر پر چڑہے حضرت نے **فائدہ** حضرت کی عادت شریف یہہ تھی کہ جب کوی حکم احکام شریعت مین
سے بیان فرمانا چاہتے تو منبر پر چڑہکر خطبہ پڑہتے حضرت کو اس شخص کا برہنہ نہانا ناگوار ہوا تو لوگ کو ایسے کامون کے
کرنسے وعظ و نصیحت کرنے کے واسطے منبر پر آئے فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ پھر حمد کئے اللہ کا اور تعریف کئے
اسپر ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَیِیٌّ سِتِّیْرٌ پھر فرمایا بیشک شرم و حیا رکھنے ہارا ہی بندون کی فضیحت اور انکی بدی کے
اظہار سے اور نہایت پردہ پوش ہی بندونکی عیبون پر یُحِبُّ الْحَیَاءَ وَالتَّسَتُّرَ اور دوست رکھتا ہی بندگون
سے شرمساری اور پردہ پوشی کو فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْتَتِرْ پھر جب غسل کرے کوی تم مین سے
تو چاہیئے کہ پردہ کرے اور ڈہانپے اپنے اندام نہانی کو رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد
اور نسائی نے وَفِیْ رِوَایَتِہٖ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ سِتِّیْرٌ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُکُمْ اَنْ یَغْتَسِلَ فَلْیَتَوَارَ بِشَیْءٍ اور روایت
مین ابوداؤد کے فرمایا رسول خدا نے بیشک اللہ ستار ہی پھر جب ارادہ کرے کوی تم مین کا کہ غسل کرے تو چاہیے کہ پوشیدہ
کرے اپنے اندام کو کسی چیز سے **الفصل الثالث** فصل تیسری عن اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ
اِنَّمَا کَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَۃً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا اس نے نہ تھا یہہ حکم کہ غسل
واجب ہوتا ہی جماع کرنے سے انزال میں مگر رخصت تھی ابتداے اسلام مین یعنے جماع کرین اور انزال نہووے تو بلا غسل
کے نماز پڑہنا جو جایز تھا یہہ حکم ابتداے اسلام کا ہی ثُمَّ نُہِیَ عَنْہَا پھر نہی اور ممانعت واقع ہوی اس رخصت سے
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے وعن
عَلِیٍّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہا آیا
ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اِنِّیْ اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَۃِ وَصَلَّیْتُ الْفَجْرَ فَرَاَیْتُ
قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ یُصِبْہُ الْمَاءُ کہ تحقیق مین غسل کیا جنابت سے پھر نماز پڑہ لیا صبح کی پھر دیکھا بعد نماز
کے مقدار ناخن کی جگہہ کے بدن مین نہ پہنچا تھا اسکو پانی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کُنْتَ
مَسَحْتَ عَلَیْہِ بِیَدِکَ اَجْزَاَکَ تب فرمایا اسکو رسول خدا نے اگر تو مسح کرتا اس جگہہ کو اپنے ہاتھ سے غسل
کے وقت یا بعد غسل کے کامل ہو جاتا تیرا غسل اور پڑہی ہوی نماز کو قضا کرنے کی حاجت نہوتی رَوَاہُ ابْنُ
مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے وعن ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ خَمْسِیْنَ وَالْغُسْلُ
مِنَ الْجَنَابَۃِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ تھی نماز شب معراج مین
پچاس اور غسل جنابت سے سات بار وَغُسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور دہونا پیشاب کا

باب مخالطۃ الجنب وما یباح لہ

کپڑے سے سات بار فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسال حتی جعلت الصلوۃ خمسا وغسل الجنابۃ مرۃ وغسل الثوب من البول مرۃ پھر ہمیشہ سوال کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالی سے یہاں تک کہ ہوئی نماز پانچ وقت کی اور غسل جنابت ایکبار اور دہونا کپڑے کا پیشاب سے بھی ایکبار رواہ ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داود نے

باب مخالطۃ الجنب وما یباح لہ

یہہ باب ہی بیان میں مخالطت جنب کی اور جو کہ اسکو مباح ہی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن ابی ہریرۃ قال لقینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جنب فاخذ بیدی روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے آگے آئے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پکڑے اپنے مبارک ہاتھ سے میرے ہاتھ کو فمشیت معہ حتی قعد پھر چلا مین اُن کے ساتھ یہان تک کہ بیٹھے فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت پھر آہستہ نکلگیا مین اور آیا مکان پر اپنے اور غسل کیا مین ثم جئت وھو قاعد پھر آیا مین اور حضرت بیٹھے ہوے تھے فقال این کنت یا اباھر تب حضرت نے فرمایا کہان تھا تو اے ابو ہریرہ فقلت لہ عرض کیا مین نے انسے اپنا حال فقال سبحان اللہ ان المؤمن لا ینجس تب حضرت نے فرمایا سبحان اللہ بیشک مومن ناپاک نہین ہوتا ہی **فائدہ** جنابت نجاست حکمی ہی کہ شرع حکم کی ہی اس سبب سے غسل کرے لیکن ظاہر بدن انسان کا جنابت سے نجس نہین ہوتا اسیواسطے تھوک اور پسینا جنب کا پاک ہی اور کسی پاک بدن کو اسکا ہاتھ لگے تو کچھ خلل نہین ہذا لفظ البخاری یہہ لفظ بخاری کا ہی ولمسلم معناہ وزاد بعد قولہ فقلت لہ لقیتنی وانا جنب فکرھت ان اجالسک حتی اغتسل وکذا البخاری فی روایۃ اخری اور مسلم مین معنی اسکی ہی اور زیادہ کیا مسلم نے بعد لفظ فقلت لہ کے یہہ لفظ ملاقات کیا آپ نے میری اور مین جنب تھا اس سبب سے مکروہ جانا مین نے کہ بیٹھون مین آپکے پاس جب تک کہ غسل نکرون اور بخاری مین بھی اسیطرح ہی دوسری روایت مین

وعن[2] ابن عمر اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قال ذکر عمر بن الخطاب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا ذکر کیا عمر ابن خطاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہ تصیبہ الجنابۃ من اللیل تحقیق مجھکو پہنچتی ہی جنابت رات کو فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضا واغسل ذکرک ثم نم تب فرمایا عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کر اور دہو ڈال اپنے ذکر کو بعد اسکے سو رہ متفق علیہ اتفاق ہی اسپر بخاری اور مسلم کا

وعن[3] عائشۃ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان جنبا فاراد ان یاکل او ینام جب جنب ہوتے پھر ارادہ کرتے یہہ کہ کھاوین یا سووین توضا وضوءہ للصلوۃ وضو کرتے اپنا نماز کا سا وضو متفق علیہ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر

وعن

باب مخالطة الجنب وما يباح له

ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذا اتی احدکم اھلہ ثم اراد ان یعود فلیتوضأ بینہما
وضوءً جسوقت آوے کوئی تم مین کا اپنی عورت کے پاس یعنے جماع کرے پھر ارادہ کرے کہ عود کرے یعنے دوسری
بار جماع کرے تو چاہیے کہ وضو کرے دونو جماع کے درمیان ایک وضو **فائدہ** بغیر وضو کے جماع پر جماع نکرے
رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یطوف علی نسائہ بغسل واحد اور روایت ہی انس سے کہا کہ تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھرا کرتے اپنی
عورتون پر ایک ہی غسل سے یعنے حضرت جماع کرتے تھے اپنے عورتون سے اور غسل ایک ہی کرتے تھے ہر جماع کے واسطے
غسل علیحدہ نہین کرتے تھے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی
کہ رعایت نوبت ازواج مطہرات کی حضرت پر واجب نتھی اگر ہوتی تو ایک کی نوبت کی شب دوسری کے مکان مین
کیسا تشریف فرما ہوگے چنانچہ مذہب حنفیہ کا یہی ہی کہ یہہ رعایت حضرت پر واجب نتھی آپ فقط اپنے فضل و مہربانی
سے اکثر اس بات کی رعایت فرماتے تھے کبھو کبھو تمام ازواج پر بھی گذر کرتے حکم سے نوبت والی بی بی کے **وعن**
عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ اور روایت ہی عائشہ
سے کہی کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرتے اللہ کو اپنے سب وقتون مین یعنے خواہ حالت حدث کی ہو یا جنابت
کی سوا قرآن کے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** بعضے کہتے ہین کہ مراد اس ذکر سے ذکر قلبی
ہی اور فکر کرنا صفات و افعال مین خدا تعالی کے وحدیث ابن عباس سنذکرہ فی کتاب الاطعمۃ
ان شاء اللہ تعالی اور حدیث ابن عباس کی ذکر کرینگے ہم اسکو کتاب الاطعمہ مین انشاء اللہ تعالی **فائدہ**
یہہ حدیث ابن عباس کی مصابیح مین یہی فصل مین مذکور ہی لیکن صاحب مشکوۃ نے اس حدیث کو کتاب الاطعمہ مین
ذکر کریگا

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ غسل کیا بعضے بی بیون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تغار مین فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتوضأ منہ
پھر ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ وضو کرین اس سے فقالت یا رسول اللہ انی
کنت جنبا تب کہا کہ یا رسول اللہ بیشک تھی مین جنب یہہ پانی میرے غسل جنابت سے باقی رہا سو ہی فقال
ان الماء لا یجنب پھر فرمایا کہ بیشک پانی جنب نہین ہوتا ہی یعنے جنب غسل کرنے اور اسکا ہاتھ یا بدن اسکو
لگنے سے باقی پانی نجس نہین ہوتا ہی رواہ الترمذی وابوداود وابن ماجۃ وروی الدارمی
نحوہ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا دارمی نے اسیطرح وفی

باب مخالطة الجنب وما يباح له

شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ عَنْ مَيْمُوْنَةَ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور شرح سنت مین ابن عباس سے روایت کیا ہی اُسنے روایت
کیا میمونہ سے ساتھ لفظ مصابیح کے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ اور روایت ہی عایشہ سے کہی کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے جنابت سے ثُمَّ
يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ اَنْ اَغْتَسِلَ پھر گرم کردیا چاہتے مجھسے یعنے مجھکو لپیٹ جاتے تا مین انکو گرم کرون **فائدہ**
اس حدیث سے ظاہر ہی کہ بدن جنب کا پاک ہی اور حدیث مسلم مین ہی کہ عایشہ ایام حیض مین پانی پیکر حضرت کو
دیتے اور حضرت دہن مبارک اپنا اسی جاے رکھتے کہ منہہ عایشہ کا وہان لگا تھا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت
کیا اسکو ابن ماجہ نے وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت کیا
ترمذی نے اسیطرح اور شرح سنت مین ساتھ لفظ مصابیح کے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ وَيَاْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ اور روایت ہی حضرت علی رض سے
کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے پایخانہ سے پھر پڑہاتے ہمکو قرآن اور کہاتے ہمارے ساتھ گوشت وَلَمْ يَكُنْ
يَحْجُبُهُ اَوْ يَحْجُزُهُ عَنِ الْقُرْاٰنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ اور نہ تھی منع کرتی انکو یا کہا باز رکھتی انکو قرآن پڑہنے
سے کوی چیز سواے جنابت کے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ روایت کیا اسکو
ابوداؤد اور نسائی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے مانند اسکے **وَعَنْ** اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَءِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہی ابن عمر رض سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑہے حیض والی عورت اور نہ جنب کچھہ قرآن مین سے **فائدہ**
بعضے اس حدیث پر نظر کرکے آیت سے کم پڑہنے کو بھی حرام کہا مگر ایک کلمہ جایز رکھا لیکن کسو نے بقصد شکر کے الحمد للہ رب العالمین
کہا تو کچھہ خوف نہین اور بعضے دعاء قنوت کو بھی حرام کہا ہی اور باقی ادعیہ اور اذکار کا پڑہنا مضایقہ نہین رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ اور روایت
ہی حضرت عایشہ رض سے کہی اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منہہ پھیر دو ان گھرون کا مسجد سے پھر بیشک
مین نہین حلال کرتا مسجد کو حایض کے واسطے اور نہ جنب کے واسطے **فائدہ** لوگون کے دروازے پہلے مسجد کے
صحن مین تھے اب حضرت نے حکم فرمایا کہ اپنے اپنے گھر کا دروازہ مسجد سے پھیر کے دوسرے طرف کردو تا مسجد مین
حایض و جنب نہ آوین خواہ بطریق گذر کے ہووے یا ٹھہرنے کے نزدیک امام شافعی اور مالک کے بطریق گذر جانے کے
جایز ہی اور طیبی نقل کرتا ہی کہ نزدیک احمد کے ٹھہرنا بھی جایز ہی لیکن ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ ہر دو منع
ہی وہی ہی مذہب ابوحنیفہ کا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ

باب مخالطة الجنب وما يباح له

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ
اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین آتے فرشتے اُس گھر مین جس مین تصویر
ہو وے اور نہ اُس گھر مین جس مین کُتّا ہو اور نہ اس گھر مین جس مین جنب ہو **فائدہ** یہہ اس تقدیر مین ہی کہ جنب
سستی سے بے غسل رہنے کی عادت کرلیا نہ غسل کرتا اور نہ وضو کرتا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا
اسکو ابوداوٗد اور نسائی نے **وَعَنْ** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ
لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلٰئِكَةُ اور روایت ہے عمار بن یاسر صحابی مہاجری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین
شخص ہین کہ نہین نزدیک ہوتے انکے فرشتے ایک وہ کہ جِيْفَةُ الْكَافِرِ مردہ کافر کا دوسرا وہ کہ وَالْمُتَضَمِّخُ
بِالْخَلُوْقِ بہت لگائے ہو خلوق تیسرا وہ کہ وَالْجُنُبُ اِلَّا اَنْ يَّتَوَضَّأَ اور جنب مگر یہہ کہ وضو کرے **فائدہ**
خلوق نام ایک خوشبو کا ہی جس مین زعفران بہت ملا رہتا ہی اسواسطے حضرت نے اس خوشبو سے منع فرمایا کیونکہ
زعفران کا رنگ مرد پر حرام ہی سو جب وہ خوشبو بہت سی لگاویگا تو سارا کپڑا اس سے رنگین ہو جائیگا اور معنی تضمخ کی
آلودہ ہونا خوشبو مین یعنے تمام بدن مین خوشبو بھر جانا متضمخ وہ شخص ہی جو خوشبو بہت سی لگایا ہو رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
روایت کیا اسکو ابوداوٗد نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِي الْكِتَابِ
الَّذِيْ كَتَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَّا يَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم تابعین سے تحقیق اُس خط مین جو لکھا تھا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عمرو بن حزم کے واسطے لکھا تھا کہ نہ چھوے قرآن کو مگر پاک شخص **فائدہ** عمرو بن حزم اصحاب تھے
سترہ برس کے انکو حضرت نے یمن کا عامل کیا اور انکے ساتھ ایک خط لکھ کے دیا تھا اُس مین بیان فرائض اور سنت اور
صدقے وغیرہ کا لکھا تھا وہ خط سنتون کے بیان مین مشہور ہی اس مین کا ایک مسئلہ یہان ذکر کیا رَوَاهُ
مَالِكٌ وَالدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا اسکو مالک اور دار قطنی نے **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ
عُمَرَ فِيْ حَاجَةٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ اور روایت ہی نافع مولی ابن عمر سے کہا اُسنے کہ چلا مین ابن عمر کے ساتھ
کسی کام کے واسطے پھر فراغت کیا ابن عمر نے اپنی حاجت سے وَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهِ يَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ
فِيْ سِكَّةٍ مِّنَ السِّكَكِ فَلَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور تھی انکی حدیث مین سے اُس دن
یہہ کہ کہا گذرا ایک شخص ایک کوچے مین کوچون مین سے پھر ملاقات کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وَقَدْ خَرَجَ
مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا كَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَّتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ اور تحقیق باہر آئے تھے
حضرت پاخانے سے یا پیشاب کر کے پھر سلام کیا حضرت کو سو نہ جواب دیا حضرت نے اُسکو یہان تک کہ جب
قریب ہوا وہ شخص کہ چھپ جاوے کوچے مین ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ

بعفران ... [illegible]

سم عمرو بن حزم صحابی ہی

باب مخالطة الجنب وما يباح له

وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دیوار پر اور مسح کیا دونوں ہاتھوں سے
اپنے منہ کو ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰی فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ پھر مارا دوسری بار
ضرب اور مسح کیا اپنے دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک تب جواب دیا اس شخص کو سلام کا وَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ
اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ اور فرمایا کہ بیشک نہ منع کیا مجھکو جواب دینے سے تیرے سلام کا
مگر یہہ کہ نہ تھا میں طاہر **فائدہ** اوعیہ اور اذکار اگرچہ بے طہارت جایز ہی لیکن با طہارت افضل و بہتر ہی اسواسطے
حضرت جواب سلام کے واسطے تیمم کئے کہ اس میں تاخیر کی گنجایش ہیں اور اس قسم کے کاموں کے واسطے پانی ہوتے پر
تیمم جایز ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وَعَنِ** الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهُ اَتَى
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ اور روایت ہی
مہاجر ابن قنفذ سے یہہ کہ وہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت پیشاب کرتے تھے تب سلام کیا انکو پھر نہ جواب دیا حضرت نے اسکو
یہاں تک کہ وضو کیا ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ وَقَالَ اِنِّيْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ بعد اسکے عذر کیا اس سے اور فرمایا بیشک
میں مکروہ جانتا ہوں کہ ذکر کروں نام اللہ کا بغیر طہارت کے **فائدہ** حضرت کا معذرت کرنا فقط کرم واخلاق کے رو سے تھا اور
تنبیہ بھی کہ پیشاب کرنے والے پر سلام کرنا مکروہ ہی جیسا جواب دینے کو آپ مکروہ جانا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وروی
النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ رَدَّ عَلَيْهِ اور روایت کیا نسائی نے اس قول تک حتی توضا اور کہا کہ پھر جب وضو کیا
جواب دیا اسکے سلام کا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ روایت ہی ام سلمہ سے کہا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنب ہوتے
پھر سوتے یعنی مکرر خواب کرتے تھے اور بیدار ہوتے تھے اور غسل کرنے کی جلدی نہیں کرتے **فائدہ** اس سے
معلوم ہوا کہ وضو کر کے سوتے تھے لیکن سونا حضرت کا ناقض وضو نہ تھا اور ظاہر یہہ ہی کہ جنابت کے بعد کا وضو بس ہی خواب
کے واسطے اگرچہ بعد اسکے بیدار ہو کے پھر سویا ہو رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ**
شُعْبَةَ قَالَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ
الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ اور روایت ہی شعبہ سے کہا کہ تحقیق ابن عباس تھے جب غسل کرتے جنابت سے ڈالتے
پانی اپنے داہنے ہاتھ سے اپنے بائیں ہاتھ پر سات بار ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ اَفْرَغَ فَسَاَلَنِيْ
پھر دھوتے اپنی شرمگاہ پھر بھول گئے ایکبار کہ کتنے بار پانی ڈالا تب پوچھا مجھ سے فَقُلْتُ لَا اَدْرِيْ پھر کہا میں نے
نہیں جانتا ہوں میں فَقَالَ لَا اُمَّ لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْرِيَ تب فرمایا نہ ہوجیو تیری ماں کس چیز نے
منع کیا تجکو جاننے سے **فائدہ** لا ام لک اور لا اب لک عرب لوگ غصہ کے وقت کہتے ہیں یہاں شعبہ
نہیں جانتا ہوں کہنے سے ابن عباس غضب ہوئے یہہ کلمہ فرمایا اسواسطے ضرور ہی کہ شاگرد و مریدا...

مرتبہ بالکل وضو کی طرف نگاہ رکھے اگر نہ کیا تو استاد کو پہنچتا ہی کہ سختی سے نصیحت کرے **فائدہ** دوسرے احادیث
اور باب الغسل کے پہلی فصل کے حدیث صحیح سے بھی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت فرج دھونے کے پہلے ہاتھوں کو دھوتے تھے دو یا
تین بار بغیر تعین عدد معین کے پس ابن عباس کا سات بار دھونا صورت خاص میں ہوگا کہ کوئی نجاست سخت
لگی ہوگی ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَهَّرُ پھر وضو کرتے تھے ابن عباس اپنا نماز کا سا وضو اور بہاتے تھے اپنے بدن پر پانی
پھر اسکے کہتے تھے اسطرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهِ
اور روایت ہی ابو رافع سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ا کیا ایک روز اپنی سب بیبیوں پر
یعنے جماع کیا سب بی بیوں سے يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ وَعِنْدَ هٰذِهِ غسل کرتے تھے اسکے پاس اور اسکے پاس
یعنے جس بی بی سے جماع کیا اسی کے مکان میں غسل کرتے قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا
وَاحِدًا آخِرًا کہا ابو رافع نے پھر کہا میں نے انکو یا رسول اللہ کیوں نہ کیا آپ نے اپنے غسل کو ایک ہی غسل آخری
قَالَ هٰذَا أَزْكٰى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ فرمایا یہہ بہت پاکیزہ اور بہت اچھا اور بہت پاک ہی **فائدہ**
غسل اول میں جو معلوم ہوا کہ تمام کے واسطے ایک ہی غسل کرتے تھے رخصت وجواز معلوم کرانے اور امت کو آسانی
ہونے کے واسطے تھا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے

وَعَنْ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ
اور روایت ہی حکم بن عمرو صحابی سے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ وضو کرے مرد عورت
کے وضو غسل کے بچے ہوے پانی سے **فائدہ** یہہ منع تقوی کے راہ سے ہی اور اس میں رخصت بھی ہی
آسانی کے واسطے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ
اور ترمذی نے وَزَادَ أَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور زیادہ کیا یہہ
لفظ یا فرمایا عورت کے جوٹھے سے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی

وَعَنْ حُمَيْدٍ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا
صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ اور روایت ہی حمید حمیری تابعی سے کہا اسنے کہ ملاقات کی میں نے ایک شخص سے
کہ صحبت رکھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چار برس جیسا کہ صحبت رکھے تھے حضرت کی ابوہریرہ نے قَالَ
نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ
بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ کہا اس شخص نے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ غسل کرے عورت مرد کے وضو

غسل کے بچے ہوئے پانی سے یا غسل کرے مرد عورت کے وضو غسل کے بچے ہوئے پانی سے زاد مسدد
وليغترفا جميعا زیادہ کیا مسدد کہ کبار تابعین سے ہی احمد حنبل کے مرتبے کا اس عبارت کو کہ چاہیئے کہ پانی لین
دونون اکبارگی تاکہ بچا ہوا نہ ٹھہرے رواه ابو داؤد والنسائي روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے
وزاد احمد في اوله نهى ان يمتشط احدنا كل يوم او يبول في مغتسل ورواه ابن
ماجة عن عبد الله بن سرجس اور زیادہ کیا احمد نے اس حدیث کے اول مین کہ منع کیا حضرت نے
یہہ کہ کنگھی کرے کوی ہم مین کا ہر روز یا پیشاب کرے غسل خانے مین اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے عبد اللہ بن
سرجس سے

باب احكام المياه

یہہ باب ہی بیان مین احکام پانی کے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يبولن
احدكم في الماء الدائم الذي لا يجري ثم يغتسل فيه روایت ہی ابو ہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیئے کہ پیشاب نکرے کوی تم مین کا بندھے پانی مین جو نہین بہتا پھر غسل کرے
اس مین **فائده** بیان مراد تھوڑے پانی سے ہی کیونکہ بہت پانی تو حکم جاری کا رکھتا ہی اور نجس نہین ہوتا اور
بعضون نے کہا ہی کہ اگر بہت پانی بھی ہو اور اگرچہ نجس نہو تب بھی پیشاب کرنا خوب نہین ہی شاید کہ اسکو دیکھکے
دوسرے بھی پیشاب کرین اور رفتہ رفتہ پانی کا رنگ بو مزہ بدل جاوے متفق عليه اتفاق ہی مسلم اور
بخاری کا اسپر وفي رواية لمسلم قال لا يغتسل احدكم في الماء الدائم وهو جنب اور مسلم کی ایک روایت
مین کہا کہ نہ غسل کرے کوی تم مین کا بندھے پانی مین اس حالت مین کہ وہ جنب ہو قالوا كيف يفعل يا ابا هريرة قال
يتناوله تناولا کہا لوگون نے کسطرح کرے ای ابو ہریرہ کہا کہ لیوے پانی اٹھا کر **فائده** اس سے معلوم ہوا کہ
اگر جنب غسل کو پانی لینے کے واسطے اس مین ہاتھ ڈبایا تو پانی مستعمل نہوگا لیکن ہاتھ کا غسل اترنے کے نیت سے ڈبا دیگا
تو مستعمل ہو جائیگا وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبال في الماء
الراكد اور روایت ہی جابر سے کہا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ پیشاب کیا جاوے ٹھہرے
پانی مین رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وعن السائب بن يزيد قال ذهبت بي
خالتي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله ان ابن اختي وجع اور روایت
ہی سائب بن یزید صحابی صغیر سے کہا کہ لے گئی مجکو میری خالا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہی کہ یا رسول خدا
بیشک بھانجا میرا بیمار ہی فمسح راسي ودعا لي بالبركة پھر مسح کیا میرے سر کو اور دعا کی میرے واسطے
برکت کی ثم توضأ فشربت من وضوئه پھر وضو کیا تب پیا مین نے انکے وضو کا پانی **فائده**
مراد پاس مین بچا سو پانی ہی یا اعضاے شریف سے ٹپکا سو پانی کیونکہ فضلات اور خون وغیرہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے طاہر و پاک تھے ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَیْنَ کَتِفَیْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ اور کھڑا ہوا میں حضرت کی پیٹھ کے پیچھے پھر دیکھا میں نے مہر نبوت کو حضرت کے دونوں مونڈھوں کے درمیان مانند گھنڈی چھپر کھٹ کے **فائدہ** تشبیہ مہر نبوت کی بعضے روایات میں زر حجلہ کے ساتھ اور بعضے میں کبوتر کے انڈے کے ساتھ ہوئی غرض اس سے ایک شکل نورانی تھی منور و درخشان مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اس پر

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ یَکُوْنُ فِی الْفَلَاةِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا یَنُوْبُهٗ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احوال سے پانی کے کہ ہوتا ہے میدان میں زمین کے اور وہ پانی کہ باری باری آتے ہیں اس پر جانور اور درندے یعنے سب اس میں پانی پیتے ہیں اور پیشاب کرتے ہیں اور ہگتے ہیں فَقَالَ اِذَا کَانَ الْمَاءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ تب فرمایا جس وقت کہ ہو پانی دو قلے نہیں اٹھاتا ناپاکی کو **فائدہ** قربہ چھوٹی مشک کو کہتے ہیں ایک قلے کے اڑائی اور دو کے پانچ مشک ہوتے ہیں اور مشک بڑے گھڑے کے مقدار ہوتی ہے اور شرع کے حساب سے مشک پچاس من کی ہے اور دو قلے کے دو پچاس من ہوئے بعضوں کے نزدیک یہہ حدیث بدرجہ صحت نہیں اور مخالف اجماع صحابہ کے ہے کیونکہ زمزم کوے میں ایک حبشی گر کر مرا تھا تو ابن عباس اور ابن الزبیر حکم کئے تا اسکا تمام پانی نکالیں اسوقت بہت سے صحابہ تھے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے وَفِیْ اُخْرٰی لِاَبِیْ دَاؤُدَ فَاِنَّهٗ لَا یَنْجُسُ اور دوسری روایت میں ابو داؤد کی یوں ہے کہ بیشک وہ ناپاک نہیں ہوتا **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ بھلا وضو کریں ہم بیر بضاعہ سے **فائدہ** بیر بضاعہ ایک کوے کا نام ہے جو مدینۂ منورہ میں مشہور تھا وَهِیَ بِئْرٌ یُلْقٰی فِیْهِ الْحِیَضُ وَلُحُوْمُ الْکِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا یُنَجِّسُهٗ شَیْءٌ اور وہ ایک کوان ہے کہ اس میں ڈالے جاتے ہیں حیض کے لتے اور کتوں کے گوشت اور بدبو کی چیز تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ پانی پاک ہے نہیں ناپاک کرتی اسکو کوئی چیز **فائدہ** یعنے اس میں بہت پانی ہے اور وہ کوان چشمہ دار ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ یہہ کوان اس وقت میں جاری تھا اور باغوں کی طرف کو اس میں ایک راہ تھی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

إنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ اور روایت
ہی ابوہریرہ سے کہا کہ پوچھا ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے
ہین سمندر مین اور اٹھاتے ہین اپنے ساتھ تھوڑا سا میٹھا پانی سو اگر ہم وضو کرین اُس سے تو پیاسے رہین گے کیا وضو
کرین ہم سمندر کے پانی سے فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ
تب فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر پاک کرنے والا ہی پانی اسکا اور حلال ہی مردہ اسکا یعنے مچھلی کہ
اس مین ذبح شرط نہین ہی رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ**
أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ اور روایت
ہی ابو زید تابعی سے روایت کیا عبد اللہ بن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُسکو رات جن
مین **فائدہ** یعنے جس رات کو حضرت کے پاس جنات آئے تھے اور حضرت نے انکو دین اسلام کے طرف بلایے
اور انکے سامھنے قرآن پڑہا تھا اور اُن سب نے اپنے قوم کے پاس جا کے سب حال بیان کیا تھا جیسا کہ وہ قصہ قرآن
شریف مین مذکور ہی تو اُسی رات کا ذکر ہی کہ حضرت کو وضو کرنا منظور تھا اور ابن مسعود حاضر تھے انکے پاس ایک
چھاگل تھا تب حضرت نے اُنسے فرمایا کہ مَا فِي إِدَاوَتِكَ کیا ہی تیرے چھاگل مین قَالَ قُلْتُ نَبِيذٌ
کہا کہ کہا مین نے نبیذ ہی قَالَ تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ فرمایا خرما پاک ہی اور پانی پاک ہی **فائدہ**
نبیذ تمر وہ ہی کہ خرمے کو پانی مین ڈالکر چند روز چھوڑ دیتے ہین تا تاثیر ہی اسکی اس مین پیدا ہو جب تک کہ بہت تیز
و تند نہوا ہی حلال ہی اور حضرت کے واسطے بھی تیار کرتے تھے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے
وَزَادَ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی نے پھر وضو کیا اُس سے وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ
أَبُو زَيْدٍ مَجْهُولٌ وَصَحَّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمْ أَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور کہا ترمذی نے ابو زید مجہول ہی اور صحیح ہوا ہی علقمہ سے کہ اُسنے نقل
کیا عبد اللہ بن مسعود سے اُسنے کہا کہ نتھا مین رات جن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي
قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا اور روایت ہی کبشہ انصاریہ بیٹی کعب بن مالک سے اور تھی وہ نکاح
مین بیٹے ابی قتادہ کے کہ تحقیق ابا قتادہ جو کبشہ کے سسرے تھے آئے اسکے پاس فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا پھر
ڈالا کبشہ نے اُنکے لئے وضو کا پانی فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ
پھر آئی بلی پیتی تھی اُسی پانی مین سے پھر ٹیڑا کیا اسکے لئے باسن یہان تک کہ پی لیا قَالَتْ كَبْشَةُ

فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ کہا کبشہ نے پھر دیکھا مجھکو کہ دیکھتی ہون انکی طرف فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَا ابْنَۃَ اَخِیْ تب
کہا کہ کیا تعجب کرتی ہی تو ای میرے بھائی کی بیٹی قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ کہا مین نے ہان فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّہَا مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ
تب کہا کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق بلی نہین ہی نجس تحقیق وہ پھرنیوالی ہین تم پر یا فرمایا
طوافات یعنی پھرنیوالیان ہین رَوَاہُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ
مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے
وَعَنْ دَاؤُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اُمِّہٖ اَنَّ مَوْلَاتَہَا اَرْسَلَتْہَا بِہَرِیْسَۃٍ اِلٰی عَائِشَۃَ
اور روایت ہی داؤد بن صالح بن دینار سے اُسنے روایت کی اپنی ماسے کہ تحقیق اسکی عورت اسکی ماکی آزاد کرنیوالی
نے بھیجا اسکی ماکو ہریسہ لیکے حضرت عائشہ پاس قَالَتْ فَوَجَدْتُہَا تُصَلِّیْ فَاَشَارَتْ اِلَیَّ اَنْ ضَعِیْہَا
کہا اُسکی مانے پھر پایا مین نے عائشہ کو نماز پڑھتے تب اشارہ کیا مجھے کہ رکھدے اسکو فَجَاءَتْ ہِرَّۃٌ فَاَکَلَتْ
مِنْہَا پھر آئی بلی اور کھایا اس مین سے فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَۃُ مِنْ صَلٰوتِہَا اَکَلَتْ مِنْ حَیْثُ
اَکَلَتِ الْہِرَّۃُ پھر جب فراغت ہوئین عائشہ اپنی نماز سے کھایا ہریسہ کو جہان سے کھائی تھی بلی نے فَقَالَتْ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّہَا مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ
وَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِفَضْلِہَا اور کہا کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلی نہین ہی نجس تحقیق وہ پھرنے والی ہی تم پر اور بیشک مین نے دیکھا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے اُسکے جوٹھے سے **فائدہ** ہریسہ ایک کھانا مشہور ہی گوشت اور گیہون سے
پکاتے ہین رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ اور روایت ہی جابر سے کہا کہ لوگون نے پوچھا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا ہم وضو کرین اس پانی سے کہ جو بچا گدہون نے قَالَ نَعَمْ فرمایا ہان وَبِمَا اَفْضَلَتِ
السِّبَاعُ کُلُّہَا اور اس پانی سے بھی کہ جو بچا سب درندون نے **فائدہ** جمہور درندون کا اس حدیث
سے پاک معلوم ہوتا ہی چنانچہ مذہب امام شافعی کا یہی ہی اور امام اعظم اور امام احمد حنبل کے نزدیک نجس ہی کیونکہ
لعاب گوشت سے پیدا ہوتا ہی جسکا گوشت نجس ہی اسکا لعاب بھی نجس ہی رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
روایت کیا اسکو شرح سنت مین وَعَنْ اُمِّ ہَانِیٍٔ قَالَتْ اغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ وَمَیْمُوْنَۃُ فِیْ قَصْعَۃٍ فِیْہَا اَثَرُ الْعَجِیْنِ اور روایت ہی ام ہانی سے کہ کہا غسل
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ اور حضرت میمونہ نے بڑے کاسے مین کہ اُس مین تھا نشان گوندھے

آتے ہیں رَوَاہُ النِّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِیْ رَکْبٍ فِیْہِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰی وَرَدُوْا حَوْضًا روایت ہے یحیی بن عبد الرحمن تابعی سے کہا کہ بیشک حضرت عمر نکلے سواروں میں کہ ان میں عمرو بن عاص بھی تھے یہاں تک کہ اُترے ایک حوض پر فَقَالَ عَمْرٌو یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ ہَلْ تَرِدُ حَوْضَکَ السِّبَاعُ تب کہا عمرو ابن عاص نے ای مالک حوض کے کیا آتے ہیں تیرے حوض پر درندے فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا تب فرمایا عمر بن خطاب نے ای مالک حوض کے نہ خبر دے توہمکو یعنے تیرا خبر دینا نہ دینا برابر ہے فَاِنَّا نَرِدُ عَلَی السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَیْنَا پھر تحقیق ہم آتے ہیں درندوں کے بعد اور درندے آتے ہیں ہمارے بعد **فائدہ** یعنے یہہ تو گھاٹ ہے وہ بھی پیتے ہیں ہم بھی پیتے ہیں اُنکے پینے سے حوض تالاب نجس نہیں ہوتا رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاۃِ فِیْ قَوْلِ عُمَرَ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَہَا مَا اَخَذَتْ فِیْ بُطُوْنِہَا وَمَا بَقِیَ فَہُوَ لَنَا طَہُوْرٌ وَشَرَابٌ اور زیادہ کیا رزین نے کہا کہ زیادہ کیا بعضے راویوں نے حضرت عمر کے قول میں یہہ اور بیشک سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم کو کہ فرماتے تھے درندوں کے واسطے ہی جو اپنے پیٹ میں لیا اور جو باقی رہا سو وہ ہمارے واسطے پاک کرنیوالا اور پینا ہی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِیَاضِ الَّتِیْ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ تَرِدُہَا السِّبَاعُ وَالْکِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّہْرِ مِنْہَا اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے حوضوں کے حال سے جو درمیان مکے اور مدینے کے ہی آتے ہیں اسپر درندے اور کتے اور گدہے طہارت کرنے سے اُس کے پانی سے فَقَالَ لَہَا مَا حَمَلَتْ فِیْ بُطُوْنِہَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَہُوْرٌ تب فرمایا انکے واسطے ہی جو اٹھالیا اپنے پیٹ میں اور ہمارے لئے جو باقی رہا پاک کرنے والا ہی رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ الْبَرَصَ اور روایت ہی عمر بن خطاب سے کہا کہ نہ غسل کرو پانی دہوپ کے گرم سے پھر تحقیق وہ دیتا ہی سفید کوڑھ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ روایت کیا اسکو دارقطنی نے

بَابُ تَطْہِیْرِ النَّجَاسَاتِ

یہہ باب ہی بیان میں پاک کرنے نجاستوں کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ مِنْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْہُ سَبْعَ مَرَّاتٍ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیوے کتا تم میں سے کسی کے

باسن میں پھر چاہیے کہ دھووے اسکو سات بار **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَفِي رِوَايَةٍ**
لِمُسْلِمٍ قَالَ طُهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ
اور ایک روایت میں مسلم کی فرمایا کہ پاکی تمہارے باسن کی جب پیوے اُس میں کتا یہہ کہ دھووے اسکو سات بار ان میں
پہلا دہونا ہو مٹی سے **فائدہ** باسن میں کتا پینے سے سات بار دہونا اکثر محدثین اور تینوں امام کا مذہب ہی
اور امام اعظم کے نزدیک دوسرے نجس چیزوں کے مانند دہونا ہی اور حکم اس حدیث کا بطور احتیاط کے ہی یا
یا ابتداے اسلام میں تھا بعد منسوخ ہو گیا **وَعَنْهُ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ**
النَّاسُ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ کھڑا ہوا ایک گنوار پھر پیشاب کیا مسجد میں پھر پکڑا اسکو لوگوں نے
فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا
مِنْ مَاءٍ تب فرمایا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اسکو اور ڈالو اسکے پیشاب پر ایک بڑا ڈول پانی یا فرمایا
ڈول پانی کا **فائدہ** شک راوی کا ہی اور معنی ایک ہی **فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ**
سواے اسکے نہیں ہی کہ بھیجے گئے ہو تم آسانی کرنیوالے اور نہیں بھیجے گئے تم مشکل کرنیوالے **رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** روایت کیا
اسکو بخاری نے **وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ اور روایت ہی انس سے
کہا کہ اسوقت کہ تھے ہم مسجد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ ناگہاں آیا ایک گنوار پھر کھڑا ہوا کہ پیشاب کرے مسجد میں تب کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رہ رہ
فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ پھر فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کاٹو پیشاب اسکا چھوڑ دو اسکو پھر چھوڑ دیا اسکو یہاں تک کہ پیشاب کیا **ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ پھر بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اسکو **فَقَالَ لَهُ إِنَّ**
هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ
الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور فرمایا اُسے کہ بیشک یہہ مسجدیں نہیں لایق ہیں
کسی چیز کے واسطے اس پیشاب اور گندگی سے نہیں ہی مسجد مگر اللہ کی ذکر اور نماز اور قرآن پڑھنے کے واسطے یا
جیسا کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے **فائدہ** یعنے مضمون یہی ہی اور لفظ کو خوب نہیں کہہ سکتا
کہ یہی تھے یا دوسرے **قَالَ وَأَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَسَنَّهُ عَلَيْهِ** کہا انس نے
اور حکم کیا ایک شخص کو صحابہ میں سے پھر لایا ایک ڈول پانی کا پھر ڈالا اسکو پیشاب پر **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اتفاق
ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللّٰهِ**
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ

مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ اور روایت ہی اسما صحابیہ بیٖ ابو بکر صدیق رضؓ سے کہا کہ پوچھا ایک عورت نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا کہ یا رسول خدا خبر دو مجکو کہ کوئی ہم مین سے جب پہنچے اُسکے کپڑے مین خون
حیض کا کیا کرے وہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰكُنَّ الدَّمُ
مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب پہنچے تم مین سے کسی کے کپڑے مین خون حیض کا پھر چاہیے کہ چٹکیون سے ملے اُسکو پھر دہوے اسکو پانی سے
پھر نماز پڑہے اُس مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ
يَسَارٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَتْ كُنْتُ اَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاَثَرُ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ اور روایت ہی سلیمان بن یسار
تابعی سے کہا کہ پوچھا مین نے عائشہؓ سے حال منی کا کہ پہنچے کپڑے مین تب کہا کہ تھی مین دہوتی اسکو کپڑے سے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر نکلتے تھے نماز کو اور نشان دہونے کا اُنکے کپڑے مین ہوتا یعنے کپڑا تر رہتا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنِ الْاَسْوَدِ وَهَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ
ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی اسود تابعی اور ہمام تابعی سے دونون نے نقل کیا عائشہ
سے کہا کہ تھی مین ملتی منی کو یعنے خشک منی کو کپڑے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت
کیا اسکو مسلم نے وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ وَفِيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ اور روایت مین علقمہ
اور اسود کے عائشہ سے اسیطرح ہی اور اُس مین یہہ ہی کہ پھر نماز پڑہتے اُس مین **فائدہ** ان احادیث سے
معلوم ہوتا ہی کہ منی نجس ہی چنانچہ مذہب امام اعظم اور مالک کا یہی ہی اور ایک روایت مین امام احمد کی نجس ہی
اور امام شافعی کے نزدیک پاک وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اَنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ
يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ام قیس بنت محصن صحابیہ مہاجرہ
سے تحقیق وہ لائی اپنے چہوٹے بیٹے کو کہ نہ کھاتا تھا کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فَاَجْلَسَهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ تب بٹہایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی گود مین پھر پیشاب کر دیا حضرت کے کپڑے مین فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ تب منگوایا پانی پھر
بہا دیا اسکو اور نہ دہویا کپڑے کو **فائدہ** مذہب امام شافعی کا ہی کہ کھانا نہین کھاتا سو بچے کے پیشاب کی
پاکی پانی بہا دینے سے ہوتی ہی دہونے کی حاجت نہین چنانچہ ظاہر ہے اس حدیث سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہی
اور امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک دوسری احادیث پر نظر کرتے بے دہونے کے پاکی ہوتی نہین اور اس حدیث
مین پانی بہا دیا کرکے جو آیا ہی مراد اس سے دہونا ہی بے مبالغہ کے اور نہ دہویا کرکے جو آیا ہی مراد اس سے ملکر نہین

دہویا تا دوسرے احادیث سے موافق ہو متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وعن عبد اللہ بن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دبغ الاھاب فقد طھر اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب سجھایا جاوے کچا چمڑا پھر تحقیق پاک ہوجاوے **فائدہ** ذبح کئے ہوئے کا چمڑا خود پاک ہی دباغت کی حاجت نہین اور مردار کا چمڑا بغیر دباغت کے پاک نہین ہوتا مگر سور کا چمڑا بالکل پاک نہین کہ نجس العین ہی اور انسان کا چمڑے کو بسبب اسکے بزرگی کے حکم پاکی کا نہین دیتے ہین تا کوئی استعمال مین نہ لاوے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وعنہ قال تصدق علی مولاۃ لمیمونۃ بشاۃ فماتت فمر بھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی عبداللہ بن عباس سے کہا کہ صدقہ دی گئی حضرت میمونہ کی آزاد کی لونڈی کو ایک بکری پھر وہ مرگئی پھر گزرے اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے بکری کو مری ہوی پڑی دیکھا فقال ھلا اخذتم اھابھا فدبغتموہ فانتفعتم بہ تب فرمایا کیون نہ لیا تم نے چمڑا اسکا پھر سجھالیتے اسکو اور نفع لیتے اس سے فقالوا انھا میتۃ تب لوگون نے کہا کہ تحقیق وہ مری ہی فقال انما حرم اکلھا پھر فرمایا کہ سوا اسکے نہین ہی کہ حرام ہی کھانا اسکا یعنے چمڑا سجھا کے فایدہ لینا نہین حرام ہی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وعن سودۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ماتت لنا شاۃ فدبغنا مسکھا ثم ما زلنا ننبذ فیہ حتی صار شنا اور روایت ہی سودہ سے جو بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین کہا کہ مرگئی ہماری بکری پھر سجھایا ہمنے کھال اسکی پھر ہمیشہ تھے ہم نبیذ بناتے اس مین یہان تک کہ ہوگئی پرانی مشک **فائدہ** خرما کو تر کر رکھتے ہین اسکا شربت پیتے ہین اسکو نبیذ کہتے ہین رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن لبابۃ بنت الحارث قالت کان الحسین بن علی فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبال علی ثوبہ روایت ہی لبابہ بنت حارث سے جو ام المومنین میمونہ کی ہمشیر اور حضرت عباس کی بی بی اور عبداللہ بن عباس کی ماتھی اُسنے کہا کہ تھے حسین بن علی گود مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پیشاب کر دیا انکے کپڑے پر فقلت البس ثوبا واعطنی ازارک حتی اغسلہ تب کہا مین نے پہنئے کپڑا اور دیجئے اپنا تہبند تاکہ دہوڈالون مین اسکو فقال انما یغسل من بول الانثی وینضح من بول الذکر تب فرمایا سوا اسکے نہین ہی کہ دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کا اور پانی چھڑکا جاتا ہی پیشاب لڑکے کا رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے وفی روایۃ لابی داؤد والنسائی عن ابی السمح اور روایت مین ابو داؤد اور نسائی کے ابو سمح سے جو حضرت کے خادم تھے قال یغسل

مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ روایت ہی کہا کہ دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کا اور پانی چہڑکا
جاتا ہی پیشاب لڑکے کا یعنے جب تک کہ کہانا نہ کہاتا ہو **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذَى فَاِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ اور روایت ہی ابوہریرہؓ کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ کچلے کوی تم مین کا اپنی پاپوش سے گندگی پہر تحقیق مٹی اسکی پاک کرنیوالی ہی
فائدہ خشک نجاست نعل یا موزے کو لگے تو ملنے سے پاک ہوجاتا ہی اور اگر تر ہو تو بغیر دہونے کے پاک نہین
ہوتا مذہب امام اعظم کا یہی ہی اور نزدیک امام شافعی کے قول قدیم مین تر سے بہی پاک ہوتا ہی اور مراد نجاست تر سے وہ
ہی پتلی ہو تو دہونا اسکا ضرور ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے
اور ابن ماجہ نے اسکے معنی روایت کیا **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَاَةٌ اِنِّي اُطِيلُ ذَيْلِي وَاَمْشِي
فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا اُسے ایک عورت نے کہ مین دراز کرتی ہون اپنا دامن اور
چلتی ہون ناپاک مکان مین یعنے کیا کرون اور کیا چیز سے اسکو دہوؤن **فائدہ** اس نجاست سے مراد خشک
نجاست ہی کیونکہ اجماع اسپر ہی کہ اگر کپڑا پلید ہو تو بے دہونے کے پاک نہین ہوتا فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاک کرتی ہی اسکو
وہ چیز کہ بعد اسکے ہی یعنے پہلے ناپاک مکان مین دامن لوٹہنا گیا بعد اسکے پاک جگہہ پر گرتا گیا تو وہ دامن پاک ہوگیا
رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو مالک اور احمد اور ترمذی
اور ابوداؤد اور دارمی نے وَقَالَا الْمَرْاَةُ اُمُّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اور ان دونو نے
کہا کہ وہ عورت ام ولد تہی ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی **فائدہ** ام ولد کہتے ہین اس لونڈی کو جسکے
میان کا جنا لڑکا پیدا ہوا **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب
صحابی سے کہا کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے درندون کے چمڑے کے اور اسپر بیٹہنے سے **فائدہ**
پوست پر درندون کے بیٹہنا اس سبب سے منع ہی کہ اکثر متکبر لوگ کی چال ہی اور یہہ نہی تنزیہی ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِي الْمَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اور روایت ہی ابوالملیح تابعی سے نام انکا عامر
بن اسامہ ہی اُسنے نقل کیا اپنے باپ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا حضرت نے درندون کے چمڑے
سے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے وَزَادَ
التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اَنْ تُفْتَرَشَ اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی نے یہہ کہ فرش کیا جاوے

وعن ابی الملیح انہ کرہ ثمن جلود السباع اور روایت ہی ابو الملیح سے کہ اُسنے مکروہ رکھا قیمت درندونکی
چمڑے کی رواہ الترمذی فی کتاب اللباس من جامعہ وسندہ جید روایت کیا اسکو ترمذی نے
کتاب اللباس مین اپنے جامع مین اور سند اسکی مضبوط ہی وعن عبد اللہ بن عکیم قال اتانا کتاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تنتفعوا من المیتۃ باہاب ولا عصب اور روایت
ہی عبد اللہ بن عکیم تابعی سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ کہ نہ فایدہ لو تم مردار سے اسکے
کچے چمڑے کے ساتھ اور نہ پٹھے کے ساتھ فائدہ مراد اس سے پیش از دباغت کے ہی لیکن بعد دباغت کے فایدہ
لینا درست ہی رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجہ روایت کیا اسکو ترمذی اور
ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یستمتع
بجلود المیتۃ اذا دبغت اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا یہ کہ فایدہ
لیوے مردار کے چمڑے سے جب سجھایا جاوے رواہ مالک وابو داود روایت کیا اسکو مالک اور ابو داؤد نے
وعن میمونۃ قالت مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجال من قریش یجرون شاۃ
لہم مثل الحمار اور روایت ہی میمونہ سے کہا کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی شخص قریش مین سے کہ کھینچے تھے اپنی
مری بکری کو مانند گدھے کے فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اخذتم اہابہا تب فرمایا انکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کاشکے لیا ہوتا تم نے چمڑا اسکا قالوا انہا میتۃ عرض کی کہ بیشک وہ مردار ہی فقال لہم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہرہا الماء والقرظ تب فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک
کرتا ہی اسکو پانی اور ببول کا رواہ احمد وابو داود روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے وعن
سلمۃ بن المحبق قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء فی غزوۃ تبوک علی اہل بیت
فاذا قربۃ معلقۃ فسال الماء اور روایت ہی سلمہ بن محبق سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
آئے جنگ مین ایک شخص کے گھر مین پھر یکایک ایک مشک لٹکی ہوئی تھی تب مانگا پانی فقالوا یا رسول اللہ
انہا میتۃ تب کہا لوگون نے یا رسول خدا تحقیق یہہ مشک مردار ہی فقال دباغہا طہورہا تب فرمایا
سجھانا اسکا پاکی ہی اسکی رواہ احمد وابو داود روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن امراۃ من بنی عبد الاشہل قالت قلت یا رسول اللہ
ان لنا طریقا الی المسجد منتنۃ فکیف نفعل اذا مطرنا روایت ہی ایک عورت سے جو اولاد
مین ہی عبد الاشہل کے فائدہ اس عورت کا حال معلوم نہین کہ کیا نام تھا کہا کہ کہا مین نے یا رسول خدا تحقیق
ہمارے واسطے ایک راہ ہی مسجد کے طرف گندی پھر کیا کرین ہم جب مینہہ برسا جاوین قالت فقال الیس

بَعْدَھَا طَرِیْقٌ ھِیَ اَطْیَبُ مِنْھَا کہا اُسنے فرمایا کیا نہین ہی بعد اُسکے کوی راہ کہ وہ پاک ہی اُس سے قُلْتُ بَلٰی کہا مین نے ہان ہی قَالَ فَھٰذِہٖ بِھٰذِہٖ فرمایا پھر یہہ راہ ہی اُسکے بدلے مین یعنے گندی راہ کی جو ناپاکی پاپوش مین لگتی ہی تو پاک راہ کی مٹی سے پاک ہوجاتی ہی جیسا کہ لبابہ کی حدیث مین گذرا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَعَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِیِٔ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ تھے ہم نماز پڑہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور وضو نہ کرتے تھے زمین پر چلنے سے یعنے کوی عضو یا کپڑا یا پاؤن یا نعلین بند ہوتے تھے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَتِ الْکِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِی الْمَسْجِدِ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَکُوْنُوْا یَرُشُّوْنَ شَیْئًا مِّنْ ذٰلِکَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ تھے کتے آتے اور جاتے مسجد مین زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر نہ تھے صحابہ پانی چھڑکتے کچھ سبب اُسکے **فائدہ** یہہ اس صورت مین ہی کہ کتا تر نہووے اور بعضے محدثین کہتے ہین کہ یہہ ابتداے اسلام مین تھا بعد اسکے امر ہوا کہ مساجد کو محفوظ رکھین کتون اور دوسرے حیوانات کے آنے سے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُہٗ اور روایت ہی براء ابن عازب صحابی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مضایقہ ہی ساتھ پیشاب اُس جانور کے کھایا جاتا ہی گوشت اسکا **فائدہ** اس حدیث پر نظر کرتے حلال جانور کے پیشاب کے پاکی طرف بعضے علما گئے ہین چنانچہ امام مالک اور امام احمد اور بعضے شافعی مذہب والے اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام ابویوسف کے نجاست مخففہ ہی نظر کرتے دوسرے احادیث و آثار کے وَفِیْ رِوَایَۃِ جَابِرٍ قَالَ مَا اُکِلَ لَحْمُہٗ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِہٖ اور ایک روایت مین جابر کے کہا کہ وہ جانور کہ کھایا جاتا ہی گوشت اسکا پھر نہین مضایقہ ہی اُسکے پیشاب کا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور دارقطنی نے **فائدہ** جب فرمایا کہ نہین مضایقہ ہی تو بہتر ہوا کہ اس سے پرہیز کرنا کیونکہ یہہ لفظ وہان بولتے ہین کہ جہان اسکا دوسرا جانب بہتر ہوتا ہی

بَابُ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ

یہہ باب ہی بیان مین موزون پر مسح کرنے کی **فائدہ** موزون پر مسح کرنے کے جواز مین بہت احادیث مشہورہ آئے ہین جو کہ اسکا اعتقاد نرکہے گا سنت وجماعت سے نہین بعضے محدثین اسکے احادیث متواتر ہونے کے قایل ہین اور بعضے محدثین اسکے راویون کو جمع کرنے سے اسی صحابہ سے افزود ہوے اور عشرہ مبشرہ بھی انہی مین داخل ہین اور حسن بصری فرماتے ہین کہ مین ستر صحابی کو پایا کہ سب کے سب اس پر اعتقاد رکھتے تھے اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہین کہ مین اسکا قایل نہوا جب تک آفتاب کے روشنی کے مانند احادیث مجھکو نہ پہنچے **فائدہ** موزون پر مسح کرنا رخصت ہی اور پاؤن دہونا عزیمت جوکوی اسکے جواز کا اعتقاد رکھکے عزیمت پر عمل کریگا ماجور ہوگا

الفصل الاول فصل پہلی **عن** شریح بن ھانیٔ قال سألت علی بن ابی طالب
عن المسح علی الخفین روایت شریح بن ہانی تابعی سے کہا کہ پوچھا میں نے حضرت علی بن ابی طالب سے مسئلہ موزوں پر
مسح کا فقال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ ایام ولیالیہن للمسافر ویوما ولیلۃ
للمقیم تب فرمایا کہ مقرر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن اور راتیں انکی مسافر کے واسطے اور ایک دن اور ایک
رات مقیم کے واسطے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ انہ غزا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ تحقیق اسنے جہاد کیا تھا
ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد تبوک کا قال المغیرۃ فتبرز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قبل الغائط فحملت معہ اداوۃ قبل الفجر کہا مغیرہ نے پھر میدان میں نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے
کی طرف پھر اٹھایا میں نے انکے ساتھ چھاگل قبل فجر کے فلما رجع اخذت اھریق علی یدیہ من الاداوۃ
پھر جب پھرے شروع کیا میں نے پانی ڈالنا انکے ہاتھوں پر چھاگل سے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو کے
کام میں غیر سے مدد لینا جایز ہی فغسل یدیہ ووجہہ پھر دھویا اپنے دونوں ہاتھ اور اپنا منہ وعلیہ جبۃ
من صوف ذھب یحسر عن ذراعیہ اور ان پر تھا جبہ پشمینے کا شروع کیا حضرت نے کھولنا اپنے دونوں
ہاتھ فضاق کم الجبۃ پھر تنگ ہوئی آستین جبہ کی فاخرج یدیہ من تحت الجبۃ والقی الجبۃ
علی منکبیہ تب نکالا اپنے دونوں ہاتھ جبہ کے نیچے سے اور ڈال دیا جبہ کو اپنے مونڈھوں پر وغسل
ذراعیہ ثم مسح بناصیتہ وعلی العمامۃ ثم اھویت لانزع خفیہ اور دھویا اپنے دونوں ہاتھ
پھر مسح کیا اپنے چوتھائی سر کا اور عمامہ پر پھر جھکا میں کہ اتاروں انکے دونوں موزے فقال دعھما فانی
ادخلتھما طاھرتین فمسح علیھما تب فرمایا چھوڑ دے انکو پھر بیشک میں نے پاؤں ڈالا تھا ان میں جب
دونوں پاؤں پاک تھے پھر مسح کیا دونوں موزے پر ثم رکب ورکبت پھر سوار ہوئے اور سوار ہوا میں
فانتھینا الی القوم وقد قاموا الی الصلوۃ پھر پہنچے ہم اپنے لوگوں پاس اور تحقیق وہ لوگ کھڑے ہوئے تھے
نماز کے واسطے ویصلی بہم عبد الرحمن بن عوف اور نماز پڑھواتے تھے انکو عبد الرحمن بن عوف وقد
رکع بہم رکعۃ فلما احس بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم ذھب یتاخر فاومی الیہ
اور تحقیق پڑھوائی تھی انکو ایک رکعت پھر جب معلوم کیا عبد الرحمن نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹے
تب اشارہ کیا حضرت نے اسے یعنی کہ اپنے مقام پر کھڑا رہ فادرک النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدی
الرکعتین معہ پھر پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں رکعتوں میں سے ایک انکے ساتھ فلما
سلم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقمت معہ پھر جب سلام پھیرا کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب المسح علی الخفین

اور کھڑا ہوئین انکے ساتھ فَرَکَعْنَا الرَّکْعَۃَ الَّتِیْ سَبَقَتْنَا پھر پڑھا ہمنے وہ رکعت کہ رہ گئی تھی ہمسے **فائدہ**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بعضے صحابہ کی اقتدا کئے ہین لیکن مجموع دو بار ہی ایک بار
ابوبکر صدیق کے پیچھے اور ایک بار عبدالرحمن مذکور کے پیچھے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ
ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَھُنَّ وَلِلْمُقِیْمِ یَوْمًا وَّلَیْلَۃً اِذَا تَطَھَّرَ فَلَبِسَ خُفَّیْہِ اَنْ یَّمْسَحَ عَلَیْھِمَا روایت ہے
ابی بکرہ صحابی سے کہ نام انکا نفیع ہے اُسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بیشک حضرت نے رخصت دی مسافر کو
تین دن اور راتین اسکی اور مقیم کو ایکدن اور ایک رات جب وضو کیا ہو اور پہنا ہو اپنے موزے یہہ کہ مسح کرے دونوں پر
رَوَاہُ الْاَثْرَمُ فِیْ سُنَنِہٖ وَابْنُ خُزَیْمَۃَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ روایت کیا اسکو اثرم نے اپنے سنن مین اور
ابن خزیمہ اور دارقطنی نے وَقَالَ الْخَطَّابِیُّ ھُوَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ ھٰکَذَا فِی الْمُنْتَقٰی اور کہا خطابی نے یہہ حدیث
صحیح ہے اسناد مین اسیطرح منتقی مین ہے جو خطابی کی کتاب ہے **وَعَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا اِذَا کُنَّا سَفْرًا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ وَّلَیَالِیَھُنَّ
اِلَّا مِنْ جَنَابَۃٍ وَّلٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ اور روایت ہے صفوان بن صحابی عسال نامی سے
کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہمکو جب کہ ہوتے ہم مسافر یہہ کہ نہ اتارین ہم موزے اپنے تین دن
اور راتین اسکی مگر جنابت سے ولیکن نہ اتارین ہم جب وضو کرین بسبب جائے ضرور اور پیشاب اور نیند کے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے **وَعَنِ** الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ قَالَ وَضَّأْتُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَمَسَحَ اَعْلَی الْخُفِّ وَاَسْفَلَہٗ اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے
کہا کہ وضو کروایا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک مین پھر مسح کیا اوپر کی طرف موزے کے اور نیچے اسکے
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ مَّعْلُوْلٌ اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث معلول ہے وَسَاَلْتُ اَبَا زُرْعَۃَ
وَمُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ عَنْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ اور پوچھا مین نے ابازرعہ اور محمد یعنے بخاری کو حال سے اس
حدیث کے فَقَالَا لَیْسَ بِصَحِیْحٍ وَکَذَا ضَعَّفَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ تب کہا دونون نے نہین ہے صحیح اور اسیطرح سے
ضعیف کہا ہے اسکو ابوداود نے **وَعَنْہُ** اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ
عَلَی الْخُفَّیْنِ عَلٰی ظَاھِرِھِمَا اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے تحقیق اسنے کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو مسح کرتے تھے موزون پر ان دونوں کے اوپر کے جانب **فائدہ** جورب بھی ایک نوع کا موزہ ہوتا
ہے یا پشمینہ کے موزون پر پہنتے ہین اسکو جربسوق اور موق بھی کہتے ہین اور پاسے ٹخنے وغیرہ پر بوقت مسح

کہ چمڑے کا ہو اگر چمڑے کا ہو تو بے باندھنے کے پاؤں پر جا رہے اور زمین پر چلنا اس سے ممکن ہووے رواہ احمد
والترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** المغیرۃ قال مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی الخفین روایت ہے مغیرہ سے کہا کہ مسح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر فقلت یا رسول اللہ
نسیت پھر کہا میں نے یا رسول خدا بھول گئے آپ قال بل انت نسیت بھذا امرنی ربی عز وجل
فرمایا بلکہ تو بھول گیا ساتھ اسکے حکم فرمایا مجھکو میرے رب عزت والے اور بزرگی والے نے رواہ احمد و
ابوداؤد روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے **وعن** علی انہ قال لو کان الدین بالرای لکان
اسفل الخف اولی بالمسح من اعلاہ اور روایت ہے حضرت علی سے تحقیق انہوں نے فرمایا کہ اگر ہوتا کام دین کا
عقل کے ساتھ البتہ ہوتا نیچے کا جانب موزے کا لائق زیادہ مسح کرنے کے واسطے اسکے اوپر سے وقد رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی ظاھر خفیہ اور تحقیق دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
مسح کرتے تھے اوپر کے جانب موزوں کے رواہ ابوداؤد والدارمی معناہ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور دارمی نے ایکے معنی

باب التیمم

یہہ باب ہے بیان میں تیمم کے

الفصل الاول فصل پہلی **عن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضلنا علی الناس بثلاث جعلت
صفوفنا کصفوف الملئکۃ روایت ہے حذیفہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزرگی دئے گئے
ہم لوگوں پر ساتھ تین چیزوں کے مقرر کی گئیں صفیں ہماری یعنے جماعت اور جہاد میں مانند صفیں فرشتوں کے **فائدہ**
ہمارا صف باندھنا یا جنگ میں کفار کے ساتھ یا نماز میں کہ فی الحقیقت جہاد ہے اپنے نفس سے مثل صفوف فرشتوں کے
صورت ہیبت و رعب میں یا قربت میں درگاہ خداوندی کے وجعلت لنا الارض کلھا مسجدا اور کی گئی
ہمارے واسطے تمام زمین مسجد وجعلت تربتھا لنا طھورا اذا لم نجد الماء اور کی گئی خاک اسکے ہمارے
واسطے پاک کرنے والی جسوقت کہ نہ پاویں ہم پانی رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن**
عمران قال کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس فلما انفتل من صلوتہ
اذا ھو برجل معتزل لم یصل مع القوم اور روایت ہے عمران صحابی سے کہ فرشتے ان پر سلام کہتے تھے
کہا کہ تھے ہم سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر نماز پڑہا لوگوں کے ساتھ پھر جب فراغت ہوا اپنی نماز سے یکایک حضرت گذرے ایک
شخص کنارے بیٹھنے والے پر کہ نماز نہ پڑہا تھا قوم کے ساتھ فقال ما منعک یا فلان ان تصلی مع القوم
پھر فرمایا کس چیز نے منع کیا تجھکو اے فلانے نماز پڑہنے سے قوم کے ساتھ قال اصابتنی جنابۃ ولا ماء کہا
پہنچی ہے مجھکو جنابت اور نہیں ہے پانی قال علیک بالصعید فانہ یکفیک فرمایا لازم ہے تجھکو مٹی یعنے

تیمم کرے پھر تحقیق وہ کفایت ہی اسکو متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۳ **وعن** عمار قال جاء رجل الی عمر بن الخطاب فقال انی اجنبت فلم اصب الماء اور روایت ہی عمار سے کہا اسنے کہ آیا ایک شخص عمر بن خطاب کے پاس پھر کہا تحقیق میں جنب ہوا اور نہ پایا میں نے پانی فقال عمار لعمر اما تذکر انا کنا فی سفر انا وانت فاما انت فلم تصل واما انا فتمعکت فصلیت تب کہا عمار نے عمر کو کیا نہیں یاد رکھتے ہو تم تحقیق تھے سفر میں ہم اور تم پھر تم نے نماز نہ پڑہی اور میں لوٹا خاک میں اور نماز پڑہی **فائدہ** عمار اپنے اجتہاد سے یہہ کام کئے تھے اور حضرت بھی اسکو امر نہیں فرماے کہ اعادہ کر پس اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کے زمانے میں بھی صحابہ اجتہاد سے کام کرتے تھے اور اسکو حضرت روا رکھتے تھے فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر ذکر کیا میں نے یہہ قصہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فقال انما کان یکفیک ھکذا فضرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکفیہ الارض ونفخ فیہما ثم مسح بہما وجہہ وکفیہ تب فرمایا سوا اسکے نہیں ہی کہ تھا کفایت کرتا تجکو اسطرح سے اور مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونو ہاتھ زمین پر اور پھونک ماری اُن دونوں میں پھر مسح کیا اُن دونوں سے منہہ اپنا اور ہتھیلی اپنی **فائدہ** بعضے روایتوں میں ہاتھ آگے ہی اور منہہ بعد اسیواسطے تیمم میں ترتیب فرض نہوی رواہ البخاری ولمسلم نحوہ وفیہ قال انما یکفیک ان تضرب بیدیک الارض ثم تنفخ ثم تمسح بہما وجہک وکفیک روایت کیا اسکو بخاری نے اور مسلم کی روایت مثل اسکے ہی اور اس میں یہہ ہی کہ فرمایا سوا اسکے نہیں ہی کہ کفایت کرتا ہی تجکو یہہ کہ مارے تو دونوں ہاتھ اپنے زمین پر پھر پھونکے تو اور مسح کرے تو اُن دونوں سے منہہ اپنا اور ہتھیلی اپنی **فائدہ** اگرچہ اس حدیث سے ظاہر ہی کہ ایک ضرب بس ہی منہہ اور ہاتھوں کے تیمم کے واسطے لیکن دوسرے احادیث پر نظر کرتے مذہب یہہ ہی کہ دو ضربے چاہئے چنانچہ تیسری فصل میں اسکی سند آویگی اور یہاں ان مقصود یہہ تھا کہ کیفیت تیمم کی معلوم کرادے خواہ حدث کا ہو یا جنابت کا نہ کہ جنابت کے واسطے خاک پر اشنانی جیسا عمار نے لوٹا **وعن** ابی الجہیم بن حارث بن الصمۃ اور روایت ہی ابی جہیم بن حارث بن صمہ سے **فائدہ** یہہ صحابہ انصاری مشہور ہیں ملے ہیں ابن کعب کی ناک مررت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یبول کہا اسنے کہ گذرا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ پیشاب کر رہے تھے فسلمت علیہ فلم یرد علی حتی قام الی جدار فحتہ بعصا کانت معہ پھر سلام کیا میں نے اُن پر پھر جواب نہ دیا مجکو یہاں تک کہ کھڑے ہوے ایک دیوار کی طرف پھر کھرچا اسکو لاٹھی سے کہ تھی اسکے ساتھ **فائدہ** عادت شریف تھی کہ لاٹھی سرکج دست مبارک میں رکھتے تھے ثم وضع یدیہ علی الجدار فمسح وجہہ وذراعیہ پھر رکھا دونوں ہاتھ اپنے دیوار پر اور مسح کیا اپنا منہہ اور دونوں ہاتھ اپنے **فائدہ** کھرچا حضرت کا غبار ہاتھ کرنے کے واسطے تھا اگرچہ یہہ شرط نہیں لیکن اسلئے کہ دوسری روایت میں ابی جہیم کے کھرچنیکا ذکر نہیں چنانچہ تیسری فصل

ثُمَّ رَدَّ عَلَیَّ تب سلام کا جواب دیا مجکو **فائدہ** پہلی حدیث مین ہتھیلی سے مسح کرنیکا ذکر ہی اُس سے مراد سارا ہاتھ ہی اور اِس حدیث مین صاف کھول دیا کہ دونون ہاتھ سے مسح کیا وَلَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور نہین پائی مین نے یہہ روایت صحیحین مین اور نہ حمیدی کی کتاب مین اور لیکن ذکر کیا اسکو شرح سنت مین اور کہا یہہ حدیث حسن ہی

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ روایت ہی ابی ذر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مٹی پاک وضو ہی مسلمان کا اگرچہ نپاوے پانی دس برس **فائدہ** یہان کمال مبالغہ ہی کہ جتنے روز پانی نپاوے خاک پر تیمم کرے اور تنبیہ ہی کہ نا ہونا پانی کا سبب مطلق ہی جواز تیمم کے واسطے نہ کہ سبب ضروری ہی کہ وقت ضرورت تیمم درست ہی نہین تو نہین فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ پھر جب پاوے پانی پھر لگاوے اسکو اپنے بدن پر پھر تحقیق یہہ بہتر ہی **فائدہ** اس سے یہہ مراد نہین کہ پانی پاوے تو وضو اور تیمم ہر دو جایز لیکن وضو افضل ہی بلکہ وضو فرض ہی اور تیمم ہرگز جایز نہین۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داود نے وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ اِلٰى قَوْلِهِ عَشْرَ سِنِينَ اور روایت کیا نسائی نے مانند اِسکے قول اسکے عشر سنین تک وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَاْسِهِ فَاحْتَلَمَ اور روایت ہی جابر سے کہا کہ نکلے ہم سفر مین پھر پہنچا ایک شخص کو ہم مین سے پتھر اور زخم پہنچایا پتھر نے اسکو اسکے سر مین پھر حاجت نہانے کی ہوئی اسکو فَسَاَلَ اَصْحَابَهُ هَلْ تَجِدُوْنَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ تب پوچھا اپنے یارون سے بھلا پاتے ہو تم میرے واسطے رخصت تیمم مین یعنے شرع مین میرے واسطے تیمم کی رخصت ہی یا نہین قَالُوْا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِكَ کہے نہین پاتے ہین ہم تیرے واسطے رخصت حال یہہ کہ تو قادر ہی پانی پر پھر غسل کیا اور مر گیا پھر جب آئے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس خبر دی گئی حضرت کو اِس قصہ کی قَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَا سَاَلُوْا اِذْ لَمْ يَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِبَ عَلٰى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ فرمایا مارا لوگون نے اسکو مارے انکو اللہ کیون نہ پوچھا جب کہ نجانا پھر سوا اسکے نہین ہی کہ شفا بیماری نادانی کی پوچھنا ہی سوا اسکے نہین ہی کہ تھا کفایت کرتا اسکو یہہ کہ تیمم کرتا اور باندہتا اپنے زخم پر ایک پتی پھر مسح کرتا اسپر اور دھوتا تمام بدن اپنا **فائدہ** اِس حدیث مین یہہ مسئلہ ہی کہ جس بدن کے دہونے کی طاقت ہووے اسکو دہووے اور باقی کے واسطے تیمم کرے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ

باب التیمم

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے عطا بن ابی رباح سے اُسنے ابن عباس سے
وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِیْ سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ وَلَیْسَ مَعَھُمَا
مَاءٌ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا کہ نکلے دو شخص سفر مین پھر حاضر ہوا وقت نماز کا اور نتھا اُن کے ساتھہ پانی
فَتَیَمَّمَا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَصَلَّیَا پھر تیمم کیا دونون نے خاک پاک سے اور نماز پڑہی ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ
فِی الْوَقْتِ فَاَعَادَ اَحَدُھُمَا الصَّلٰوۃَ بِوُضُوْءٍ پھر پایا دونون نے پانی وقت مین پھر پھیری ایک نے ان
دونون مین سے نماز کو ساتھ وضو کے وَلَمْ یُعِدِ الْاٰخَرُ اور نہ پھیری دوسرے نے ثُمَّ اَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَا ذٰلِکَ پھر آئے دونون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کیا اس قصہ کا فَقَالَ لِلَّذِیْ
لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّۃَ وَاَجْزَاَتْکَ صَلٰوتُکَ تب فرمایا اسکے واسطے جسنے نہ پھیری پہنچا تو سنت کو اور کفایت
کیا تجکو تیری نماز نے وَقَالَ لِلَّذِیْ تَوَضَّاَ وَاَعَادَ لَکَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ اور فرمایا اسکے واسطے کہ جسنے وضو کیا اور نماز
پھیری تیرے واسطے ہی ثواب دونا **فائدہ** دونا اجر اسواسطے ہی کہ تیمم سے تو فرض ادا کر چکا اور وضو کے بعد اعادہ
کرنے سے نفل نماز سے تو خالی نہین رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور دارمی نے وَرَوَی
النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ وَقَدْ رَوٰی ھُوَ وَاَبُوْدَاؤُدَ اَیْضًا عَنْ عَطَاءِ ابْنِ یَسَارٍ مُرْسَلًا اور روایت کیا نسائی نے
مانند اسکے اور تحقیق روایت کی اُسنے اور ابوداؤد نے بھی عطاء بن یسار سے بطریق ارسال کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِی الْجُھَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّۃِ قَالَ اَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ روایت ہی ابی الجہیم بن حارث بن صمہ سے کہا کہ تشریف لائے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیر جمل کی طرف سے **فائدہ** بیر جمل ایک جگہہ کا نام ہی مدینہ منورہ مین مشہور ہی فَلَقِیَہٗ
رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ پھر ملاقات کیا انکو ایک شخص نے اور سلام کیا انکو فَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حَتّٰی اَقْبَلَ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْھِہٖ وَیَدَیْہِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ پھر نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے یہانتک کہ آئے دیوار پاس پھر مسح کیا اپنے منہہ اور دونون ہاتھون کو پھر جواب دیا اسکو سلام کا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ یَاسِرٍ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّھُمْ تَمَسَّحُوْا وَھُمْ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِیْدِ لِصَلٰوۃِ الْفَجْرِ اور روایت ہی عمار بن یاسر سے تحقیق وہ
حدیث بیان کرتے تھے کہ صحابہ نے مسح کیا یعنے تیمم کیا اور حال یہہ کہ تھے وے سب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ
مٹی سے فجر کے نماز کے واسطے آپ انکے تیمم کی شکل بیان کیا فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّھِمُ الصَّعِیْدَ ثُمَّ مَسَحُوْا بِوُجُوْھِھِمْ
مَسْحَۃً وَّاحِدَۃً ثُمَّ عَادُوْا فَضَرَبُوْا بِاَکُفِّھِمُ الصَّعِیْدَ مَرَّۃً اُخْرٰی پھر مارا انھون نے اپنے ہتھیلیان
خاک پر اور مسح کیا اپنے منہہ پر ایک بار پھر دہرایا اور مارا اپنی ہتھیلی پھر انھون نے خاک پر دوسرے بار

فمسحوا بأيديهم كلها إلى المناكب والآباط من بطون أيديهم پھر مسح کئے اپنے سارے ہاتھون کو
مونڈھون تک اور بغلون تک اندر کی طرف اپنے ہاتھون کے **فائدہ** مونڈھون اور بغلون تک مسح اسواسطے کئے
ہوگے کہ آیت تیمم مین اللہ تعالی منہون اور ہاتھون کو مسح کرو کرکے فرمایا اور کہنیان تک کا قید نہین کیا اور ہاتھ تو بغل تک
کہتے ہین لیکن مذہب یہہ ہی کہ کہنیون تک مسح کرے کیونکہ تیمم عوض وضو کے ہی اور وضو مین تو اس قید کو ذکر کرچکا تھا
بیان حاجت نہوی اور حضرت تیمم کی تعلیم جو فرماے ہین اس مین ذراع کا لفظ ہی ذراع کہنی تک کو کہتے ہین چنانچہ دوسرے
فصل مین ابی جہیم سے مروی ہوی رواہ ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **باب الغسل
المسنون** یہہ باب ہی بیان مین ان غسل کے جو سنت ہین **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم الجمعۃ
فلیغتسل روایت ہی عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوئی تم مین کا
جمعہ کی نماز کو پس چاہئے کہ غسل کرے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ غسل نماز جمعہ کے لئے ہی کہ طہارت سے ادا کیا وے
نہ روز جمعہ کے واسطے چنانچہ مختار یہی ہی اور بعضون کے نزدیک معنی یہہ ہی کہ جب آوے جمعہ کسی ایک کو تم سے تو غسل کرے
اس تقدیر پر روز جمعہ کی تعظیم کے واسطے غسل ہی نہ نماز کے لئے متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن**
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل
محتلم اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل جمعہ کے دن کا واجب ہی
ہر بالغ پر **فائدہ** یہان واجب کا لفظ تاکید استحباب کے واسطے آیا ہی واجب اصطلاحی مراد نہین کہ جسکے ترک کرنے سے
گناہ کبیرہ ہو چنانچہ اسی باب مین دوسرے احادیث آوینگے متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق علی کل مسلم ان یغتسل
فی کل سبعۃ ایام یوما یغسل فیہ راسہ وجسدہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق ہی ہر مسلمان پر کہ غسل کرے ہر سات دن مین ایک دن یعنے جمعہ کے روز دہووے اس مین سر
اور بدن اپنا متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن**
سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ یوم الجمعۃ فبہا
ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل روایت ہی سمرہ بن جندب صحابی سے کہ حسن بصری اور ابن سیرین کے
شیخ تھے کہا کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے وضو کیا جمعہ کے دن پھر اختیار کرے اسکو اور خوب
کیا اور جسنے غسل کیا پس غسل افضل ہی رواہ احمد وابو داود والترمذی والنسائی والدارمی
روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارمی نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل میتا فلیغتسل اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہلا دے مردے کو پھر چاہیے کہ غسل کرے **فائدہ** میت کو غسل دینے والے پر اسواسطے
غسل مستحب ہوا کہ شاید ترشح غسل وغیرہ کے اترے ہوں گے اور اسکو اٹھانیوالے پر وضو اسواسطے مستحب ہوا تا جلد نماز جنازہ
مین شریک ہو جاوے لیکن نہ غسل واجب ہی نہ وضو رواہ ابن ماجۃ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے وزاد احمد
والترمذی وابوداود ومن حملہ فلیتوضأ اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابوداود نے یہہ اور جو شخص کہ اٹھاوے
اسکو پھر چاہیے کہ وضو کرے **وعن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع
من الجنابۃ ویوم الجمعۃ ومن الحجامۃ ومن غسل المیت اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تھے غسل کرتے چار چیز سے جنابت سے اور جمعہ کے دن اور سینگی کھچانے سے اور میت کے نہلانے سے
فائدہ غسل جنابت فرض ہی اور غسل جمعہ سنت اور دوسرے مستحب لیکن چارو نفس غسل مین شریک ہین مگر احکام
مختلف اسیواسطے ایک حدیث مین جمع ہوے **فائدہ** اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ حضرت بذات خود میت
کو غسل دیتے بعد اسکے آپ غسل کرتے تھے بعضے کہتے ہین کبھو حضرت میت کو غسل نہین دئے لیکن مراد اس سے حکم ہی۔
ودیگرون کو رواہ ابوداود روایت کیا اسکو ابوداود نے **وعن** قیس بن عاصم انہ اسلم فامرہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماء وسدر اور روایت ہی قیس بن عاصم صحابی سے کہ تحقیق
وہ مسلمان ہوا پھر حکم کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل کرے پانی اور بیر کی پتی سے **فائدہ** نو مسلم جنابت سے
ہو تو اسپر غسل فرض ہی ورنہ نہین تو مستحب اور بیر کے پتے اسواسطے ڈالنا ہی تا بدن خوب پاک و صاف ہو جاوے خواہ زندہ نہاوے
یا میت کو نہلاوے رواہ الترمذی وابوداود والنسائی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عکرمۃ قال ان اناسا من اہل العراق جاءوا
فقالوا یا ابن عباس اتری الغسل یوم الجمعۃ واجبا روایت ہی عکرمہ تابعی سے کہا کہ تحقیق کتنے آدمی
اہل عراق سے آئے اور کہا سبھون نے ای ابن عباس کیا اعتقاد کرتے ہو غسل جمعہ کے دن کا واجب قال لا ولکنہ
اطہر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیہ بواجب کہا نہین ولیکن وہ پاک کرنیوالا زیادہ
ہی اور بہتر ہی اسکے واسطے کہ غسل کرے اور جو شخص کہ غسل نکرے پھر نہین ہی اسپر واجب وساخبرکم کیف
بدء الغسل کان الناس مجہودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظہورہم وکان مسجدہم
ضیقا مقارب السقف انما ہو عریش اور اب مین خبر دیتا ہون تمکو کسطرح تھا شروع ہونا غسل کا یعنے
جمعہ کے دن کا غسل کسطرح شروع ہوا تھا ابن عباس نے اسکا بیان کیا ہی کہ تھے لوگ محنتی پہنتے تھے پشمینہ اور کام کرتے تھے
اپنی پیٹھون پر اور تھی مسجد انکی تنگ نیچی چھت کی نہ تھا مگر چھپر **فائدہ** مسجد شریف حضرت کی سات ہاتھ کی

بلند تھی چھت اسکا خرما کے شاخون اور پتون کا تھا فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یوم حار و
عرق الناس فی ذلک الصوف حتی ثارت منہم ریاح اذی بذلک بعضہم بعضا پھر تشریف
لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گرمی کے دن مین اور تر ہوگئے تھے پسینے مین لوگ اس پشمینہ مین یہان تک کہ پھیلی
ان سے بو کہ ایذا دیا بسبب اسکے بعضون نے بعضون کو فلما وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک
الریاح پھر جب کہ پایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بو کو قال یا ایہا الناس اذا کان ہذا الیوم فاغتسلوا
ولیمس احدکم افضل ما یجد من دہنہ وطیبہ فرمایا ای لوگو جب ہووے یہہ دن یعنے جمعہ کے دن تب غسل
کرو اور چاہئے کہ لگاوے ایک تم مین کا بہتر اس چیز کا کہ پاوے اپنے تیل سے اور اپنی خوشبو سے قال ابن عباس
ثم جاء اللہ بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدہم کہا ابن عباس نے پھر دیا اللہ نے
مسلمانون کو مال بہت اور پہنا سوائے پشمینے کے اور کفایت کئے گئے محنت یعنے بے محنت ومشقت کئے روزی ملنے لگی اور کشادہ کی گئی مسجد ان کی

فائدہ جب صحابہ کو فراغت ہوئی تو مسجد کو بڑی کئے اول حضرت عمر بن الخطاب مسجد کو بڑی کئے بعد انکے حضرت
عثمان اور وسیع کئے تھے وذہب بعض الذی کان یوذی بعضہم بعضا من العرق اور جاتی رہی
بعضی وہ بو کہ ایذا دیتے تھے بعضے انکے بعضون کو بسبب پسینے کے **فائدہ** ابن عباس نے جمعہ کے غسل کی تاکید کا
سبب بیان کردیا کہ اس سبب سے پہلے بڑی تاکید تھی جب وہ سبب جاتا رہا تب غسل مستحب ہوا رواہ ابوداؤد
روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

باب الحیض

یہہ باب ہے بیان مین حیض کے **فائدہ** حیض لغت
مین جاری ہونے کو کہتے ہین اور شریعت مین اس خون کو کہتے ہین کہ رحم سے عورت بالغہ کے آتا ہے اور حیض پیدا کرنے مین یہی حکمت
ہے کہ بچہ اس سے تربیت پاوے اسی واسطے حاملہ عورت کو حیض نہین آتا ہے اور بچے کے تربیت سے جو خون افزود رہجاتا ہے
بعد تولد اسکے باہر آجاتا ہے یہی خون نفاس کہلاتا ہے

الفصل الاول

فصل پہلی عن انس قال
ان الیہود کانوا اذا حاضت المرأۃ فیہم لم یواکلوہا ولم یجامعوہن فی البیوت روایت ہے
انس سے کہا کہ تحقیق تھے یہود جب حیض سے ہوتی عورت انکے قوم مین نہ ساتھ کھاتے اسکے اور نہ ایک مکان رکھتے اسکو گھرون مین
فسأل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ تعالی ویسئلونک عن المحیض الآیۃ پھر پوچھا
اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہود کی اس عادت سے کہ حق ہے یا باطل تب اتارا اللہ تعالی یہہ آیت اور پوچھتے ہین
تجھسے حیض کے حکم سے آخر آیت تک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا کل شیء الا النکاح
تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم سب چیز سوا جماع کے یعنے انکے ساتھ کھاؤ پیو سوؤ ہاتھ لگاؤ مگر جماع
نکرو **فائدہ** نکاح سے مراد یہان جماع ہے فبلغ ذلک الیہود فقالوا ما یرید ہذا الرجل ان یدع
من امرنا شیئا الا خالفنا فیہ تب پہنچی یہہ خبر یہود کو پھر کہا سبھون نے نہین چاہتا یہہ مرد کہ چھوڑے ہمارے

کا رو بار سے کوئی چیز مگر مخالفت کرے ہماری اس مین فجاء اسید بن حضیر و عباد بن بشر فقالا یا رسول الله ان الیهود یقول کذا وکذا افلا نجامعهن پھر آئے اسید بن حضیر اور عباد بن بشر اور دونون نے کہا یا رسول خدا بیشک یہود کہتے ہین ایسا اور ایسا سو کیا نہ ساتھ سولاوین ہم انکو فتغیر وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیهما پھر بدل گیا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہان تک کہ گمان کیا ہمنے کہ بیشک خفا ہوئے آپ ان دونون پر فخرجا فاستقبلتهما هدیة من لبن الی النبی صلی الله علیه وسلم فارسل فی آثارهما فسقاهما فعرفا ان لم یجد علیهما پھر نکلے دونون اور سامھنے آیا دونون کے ہدیہ دودھ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس تب آدمی بھیجا حضرت نے دونون کے پیچھے اور پلایا انکو دودھ تب دونون نے پہچانا کہ نہین خفا ہین ان پر رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن[2] عائشة قالت کنت اغتسل انا والنبی صلی الله علیه وسلم من اناء واحد وکلانا جنب وکان یامرنی اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ تھی مین غسل کرتی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک باسن سے اور حال یہہ کہ ہم دونون جنب ہوتے اور حضرت حکم کرتے مجکو فاتزر فیباشرنی وانا حائض پھر تھی مین تہبند باندھتی پھر چپٹاتے مجکو اور مین حیض سے ہوتی

فائدہ اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ حائضہ کے داخل ازار سے مزہ لینا حرام ہے اور حد ازار کا فقہا کے نزدیک ناف سے زانو تک مقرر ہے یہی ہے مذہب امام اعظم اور شافعی اور مالک کا اور نزدیک امام احمد اور ابو یوسف اور محمد اور بعضے مالکیہ اور شافعیہ کے فقط فرج سے مزہ لینا حرام ہے لیکن اول مذہب مین بے شک احتیاط ہے اور دوسرے مین رخصت شاید آنحضرت آخر عمر مین آسانی کے لئے رخصت فرماے ہونگے واللہ اعلم وکان یخرج الی رأسه وهو معتکف فاغسله وانا حائض اور تھے حضرت نکالتے میری طرف اپنا سر یعنے مسجد سے اور وہ اعتکاف مین ہوتے پھر دہوتی مین اسکو اور مین حیض سے ہوتی متفق علیه اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر

وعنها[3] قالت کنت اشرب وانا حائض ثم اناوله النبی صلی الله علیه وسلم اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ تھی مین پانی پیتی اور حیض مین ہوتی پھر دیتی مین اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فیضع فاه علی موضع فی فیشرب تب رکھتے اپنا منہہ میرے منہہ کی جگہہ پر اور پیتے واتعرق العرق وانا حائض ثم اناوله النبی صلی الله علیه وسلم اور دانت سے کھاتی مین گوشت ہڈی کا اور ہوتی مین حیض سے پھر دیتی مین اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فیضع فاه علی موضع فی تب رکھتے اپنا منہہ میرے منہہ کی جگہہ پر رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعنها[4] قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یتکئ فی حجری وانا حائض ثم یقرأ القرآن اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کرتے میری گود مین اور مین حیض سے ہوتی پھر پڑھتے قرآن متفق علیه اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر

وعنها[5]

باب المستحاضة

قالت قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ناولینی الخمرة من المسجد اور روایت عائشہ سے کہا کہ فرمایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دے تو مجکو چھوٹا بوریا مسجد مین سے یعنے باہر کہڑی رہ اور لپک کے اٹھا لے فقلت انی حائض تب کہی مین نے کہ مین حیض سے ہون فقال ان حیضتک لیست فی یدک پھر فرمایا تحقیق حیض تیرا نہین ہی تیرے ہاتھہ مین رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وعن میمونة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی مرط بعضہ علی وبعضہ علیہ وانا حائض اور روایت ہی میمونہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے کملی پر کہ تھوڑا اسکا مجھہ پر ہوتا اور تھوڑا اسکا اُن پر اور مین حیض سے ہوتی فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ تمام بدن حائضہ کا سوائے فرج کے پاک ہی کیونکہ نجاست پر نمازی کے کپڑے کا پلو ہو تو نماز روا نہین ہوتی ہی متفق علیہ دیکہو رکوع کا ساتہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی حائضا او امرأة فی دبرہا او کاہنا فقد کفر بما انزل علی محمد روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جماع کرے حیض والی عورت سے یا کسی عورت سے اُسکی دبر مین یا آوے پرین والے پاس پھر تحقیق وہ منکر ہوا اُس دین کا جو اُتارا گیا محمد پر فائدہ کسو نے یے کام حلال جان کے کیا تو اسکی کافر ہونے مین کچھ شک نہین واگرنہ کافر ہونے سے مراد کفران نعمت اور اسکی انکار ہی رواہ الترمذی وابن ماجة والدارمی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے وفی روایتہما فصدقہ بما یقول فقد کفر اور ایک روایت مین اُن دونون کی یون ہی پھر سچا جانا اسکو اُس بات مین جو کہتا ہی تو بیشک کافر ہوا وقال الترمذی لا نعرف ہذا الحدیث الا من حکیم الاثرم عن ابی تمیمة عن ابی ہریرة اور کہا ترمذی نے نہین جانتے ہم اس حدیث کو مگر حکیم اثرم سے اُسنے نقل کیا ابی تمیمہ سے اسنے ابی ہریرہ سے وعن معاذ بن جبل قال قلت یا رسول اللہ ما یحل لی من امرأتی وہی حائض اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا کہا مین نے اے رسول خدا کیا چیز حلال ہی مجکو میری عورت سے حیض کی حالت مین قال ما فوق الازار والتعفف عن ذلک افضل فرمایا وہ چیز کہ ازار کے اوپر ہی مثل بوسہ اور مساس کے اور پھر بھی احتیاط فرمایا اور بچنا اس سے افضل ہی رواہ رزین روایت کیا اسکو رزین نے وقال محی السنة اسنادہ لیس بقوی اور کہا محی السنہ اسناد اسکی نہین ہی قوی وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقع الرجل باہلہ وہی حائض فلیتصدق بنصف دینار اور روایت ہی ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جماع کرے مرد اپنی جورو سے حیض کی حالت مین پھر چاہیے کہ صدقہ دے آدہی دینار فائدہ آدہی دینار کا ایک روپیہ دو آنے ہوتے ہین فائدہ حیض کی حالت مین وطی کیا تو استغفار

اور توبہ کیا چاہئے اور مستحب ہی کہ دینار یا آدھی دینار خیرات کرے یہی ہی مذہب چاروں اماموں کا لیکن امام شافعی کے قول قدیم مین اور ایک روایت مین امام احمد کے خیرات مذکور واجب ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے وَعَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِیْنَارٌ وَاِذَا کَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِیْنَارٍ اور روایت ہی ابن عباس سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب ہوئے خون سرخ تب ایک دینار اور جب ہو سے خون زرد تب آدھی دینار صدقہ دیوے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا یَحِلُّ لِیْ مِنِ امْرَأَتِیْ وَھِیَ حَائِضٌ روایت ہی زید بن اسلم تابعی سے کہ حضرت عمر کے مولی تھے کہا کہ بیشک ایک شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کیا چیز حلال ہی مجکو میری عورت سے حیض کی حالت مین فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِتَشُدَّ عَلَیْھَا اِزَارَھَا ثُمَّ شَأْنَكَ بِاَعْلَاھَا تب فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب مضبوط باندھ اوسپر اسکی ازار پھر کام تیرا اسکے اوپر ہی یعنے ازار کے اوپر جو بدن ہی اوسے تجکو فایدہ لینا درست ہی رَوَاہُ مَالِكٌ وَالدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا روایت کیا اسکو مالک اور دارمی نے مرسل وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنْتُ اِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَی الْحَصِیْرِ فَلَمْ نَقْرَبْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ نَدْنُ مِنْہُ حَتّٰی نَطْھُرَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا کہ تھی مین جب حیض سے ہوتی اُترتی بچھونے سے بورئے پر پھر نزدیک نہوتی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فائدہ بعضون نے فلم یقرب یا کے ساتھ روایت کیا ہی یعنے پھر قریب نہ آتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ قریب ہوتی مین انکے یہان تک کہ پاک ہوتی مین فائدہ ظاہر ہے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ حایضہ کو ہاتھ لگانا اور اس سے مزہ لینا اور چھیڑ چھاڑ کرنا منع ہی مگر مراد یہہ ہی کہ حضرت سے کے بی بیان فرماتے ہین ہم اوب سے اور بکر حضرت کے نزدیک نہین ہوتے تھے جب تک کے حضرت خود خواہش نفرماوین یا یہہ حدیث منسوخ ہوچکی احادیث مذکورہ سے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

یہہ باب ہی بیان مین مستحاضہ کے فائدہ مستحاضہ حکم مین معذورون کے ہی جیسے بواسیر اور سلسل البول والا نماز گزارے اور روزہ رکھے اور جماع بھی اسکے ساتھ حرام نہین اور مسجد مین جانا اور طواف کرنا بھی اسکو جایز ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَیْشٍ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ امْرَأَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْھُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلٰوةَ روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا کہ آئی فاطمہ بنت ابی حبیش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

باس اور کہا کہ یا رسول خدا بیشک مین ایک عورت ہون کہ استحاضہ کی جاتی ہون پھر نہین پاک ہوتی یعنے خون جاری رہتے
رہتا ہی سو کیا چھوڑ دون نماز کو فقال انما ذلك عرق وليس بحيض فاذا اقبلت حيضتك فدعي الصلوة
واذا ادبرت فاغسلي عنك الدم ثم صلي فرمایا سوا اسکے نہین ہی کہ یہہ ایک رگ ہی اور نہین ہی حیض پھر
جب آوے حیض تیرا تب چھوڑ دے نماز اور جب جاتا رہے پھر دھو ڈال بدن سے خون کو پھر نماز پڑھ متفق عليه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

الفصل الثاني

فصل دوسری عن عروة بن الزبير عن فاطمة بنت ابي حبيش انها
كانت تستحاض روایت ہی عروہ بن زبیر تابعی سے اسنے روایت کی فاطمہ بنت ابی حبیش سے کہ بیشک وہ تھی استحاضہ
کی جاتی فقال لها النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان دم الحيض فانه دم اسود يعرف تب فرمایا
اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ ہو خون حیض کا پھر تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہی یعنے اس نشان سے فاذا
كان ذلك فامسكي عن الصلوة سو جب ہووے یہہ تب بند رہ نماز سے فاذا كان الاخر فتوضئي
وصلي فانما هو عرق اور جب ہووے دوسرا رنگ تب وضو کر اور نماز پڑھ پھر سوا اسکے نہین ہی کہ وہ رگ ہی
یعنے خون رگ کا ہی حیض نہین ہی رواه ابوداود والنسائي روایت کیا اسکو ابوداود اور نسائی نے۔

٢ وعن ام سلمة قالت ان امرأة كانت تهراق الدم على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم فاستفتت لها ام سلمة النبي صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا کہ تحقیق ایک عورت
تھی گرائی جاتی خون یعنے اسکو استحاضہ کا مرض تھا زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر فتوی پوچھا اسکے واسطے ام سلمہ نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فقال لتنظر عدد الليالي والايام التي كانت تحيضهن من الشهر قبل ان
يصيبها الذي اصابها پھر فرمایا چاہیے کہ دیکھے گنتی راتون اور دنونکی کہ تھی حیض سے ہوتی اُن دنون اور راتون کو
مہینے مین سے قبل اسکے کہ پہنچے اس عورت کو وہ بیماری کہ پہنچی ہی اسکو فلتترك الصلوة قدر ذلك من الشهر
پھر چاہیے کہ چھوڑ دے نماز کو موافق گنتی اُن دنون کے مہینے مین سے فاذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر
بثوب ثم لتصل پھر جب کہ گذرے یہہ پھر چاہیے کہ غسل کرے اور چاہیے کہ لنگوٹ باندھے کپڑے سے پھر نماز پڑھے
رواه مالك وابوداود والدارمي وروى النسائي معناه روایت کیا اسکو مالک اور ابوداود اور دارمی نے
اور روایت کیا نسائی نے معنے اسکے

٣ وعن عدي بن ثابت عن ابيه عن جده قال يحيى بن
معين جد عدي اسمه دينار عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في المستحاضة
تدع الصلوة ايام اقرائها التي كانت تحيض فيها اور روایت ہی عدی بن ثابت تابعی سے اسنے
روایت کی اپنے باپ سے اسنے عدی کے دادا سے کہا یحیی بن معین نے دادا عدی کا نام اسکا دینار ہی اسنے روایت کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ حضرت نے فرمایا مستحاضہ کے حق مین چھوڑ دے نماز کو اپنے حیض کے دنون مین وہ دن

المستحاضۃ

اُٹھی حیض سے ہوتی اُن میں پھر غسل کرے اور وضو کرے ہر نماز کے وقت اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے وَعَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً اور روایت ہی حمنہ بنت جحش سے جو بہن تھی زینب ام المومنین کی کہا کہ تھی میں استحاضہ کی جاتی استحاضہ بہت سخت فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ پھر آئی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ پوچھوں میں انسے اور خبر دوں انکو پھر پایا میں نے انکو گھر میں اپنی بہن حضرت زینب بنت جحش کے فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَاْمُرُنِيْ فِيْهَا قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ تب کہا میں نے یا رسول خدا تحقیق میں استحاضہ کی جاتی ہوں استحاضہ بہت سخت سو کیا حکم کرتے ہو مجکو اس میں تحقیق باز رکھا ہی مجکو نماز اور روزے سے قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ فرمایا بیان کرتا ہوں تیرے واسطے روئی کو اپنے بدن میں رکھے پھر تحقیق وہ لیجاتی ہی خون کو یعنے بند رکھتی ہی خون کو اور باہر نہیں نکلنے دیتی قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ کہا حمنہ نے وہ زیادہ ہی اس سے یعنے روئی نہ بند رکھ سکے گی قَالَ فَتَلَجَّمِيْ فرمایا پھر لنگوٹ باندھ قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ کہا وہ زیادہ ہی اس سے قَالَ فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ فرمایا پھر رکھ لو کپڑا یعنے لنگوٹ کے نیچے ایک اور کپڑا رکھ کہا وہ زیادہ ہی اس سے اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا سوا اسکے نہیں ہی کہ خون گراتی ہوں بہت سا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاٰمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْاٰخَرِ وَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَاَنْتِ اَعْلَمُ تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اب حکم کرتا ہوں تجکو ساتھ دو کاموں کے دونوں میں سے جونسا کرے تو کفایت کرے تجکو دوسرے سے اور اگر قوت رکھتی ہی تو دونوں پر پھر تو دانا زیادہ ہی یعنے اپنے حال سے خوب واقف ہی جون سے حکم پر چاہے عمل کرے قَالَ لَهَا اِنَّمَا هٰذِهٖ رَكْضَةٌ مِّنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فرمایا اُسے کہ سوا اسکے نہیں ہی کہ یہہ ایک لات مارنا ہی لات مارنے شیطان سے **فائدہ** یہاں سے معلوم ہوتا ہی کہ شیطان کو تصرف ہی بدن میں آدمی کے کہ اسکو بیماریوں میں گرفتار کرتا ہی تا طہارت میں خلل آکے عبادت سے باز رہے فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى پھر حیض ٹھہرا تو چھ دن یا سات دن بیچ علم اللہ کے یعنے جو تیری عادت ہی اور تجکو اللہ نے بتلایا ہو اس ہو جب حیض ٹھہرا اور نماز روزہ موقوف کر ثُمَّ اغْتَسِلِيْ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ فَصَلِّيْ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً پھر نہا ڈال یہاں تک کہ جب دیکھے تو کہ بیشک پاک ہوئی تو اور صاف ہوئی پھر نماز پڑھ تیئیس رات یا چوبیس رات اور انکے دن **فائدہ** اگر حیض سات دن ہو تو تیئیس رات دن اور چھ دن ہو تو چوبیس رات دن نماز پڑھنا وضو کرکے ہر نماز کے وقت جیسا کہ حکم معذور کا ہی اس صورت میں ہر وقت غسل نہیں فرمایا وَاَيًّا مَّهَا وَصُوْمِيْ

فَاِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ مِيْقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ اور روزہ رکھ پھر بیشک یہہ کفایت کرتا ہی تجکو اور اسطرح کر ہر مہینے میں جیسا کہ حیض سے ہوتی ہیں عورتیں اور جیسا کہ پاک ہوتی ہیں اپنے حیض اور طہر کے وقت میں بعد اسکے دوسری صورت بیان فرمایا وَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِيْنَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اور اگر قوت رکھے تو اس بات پر کہ تاخیر کرے نماز ظہر کو اور جلدی کرے نماز عصر کو پھر غسل کرے درمیان دونوں نماز کے اور جمع کرے درمیان دونوں نمازوں کے جو ظہر اور عصر ہی وَتُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصُوْمِي اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكِ اور تاخیر کرے مغرب کی اور جلدی کرے عشاء کو پھر غسل کرے تو اور جمع کرے درمیان دونوں نمازوں کے پھر کر تو اور غسل کرے تو ساتھ فجر کے پھر اسیطرح کر تو اور روزہ رکھ اگر طاقت رکھتی ہی اسپر قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہہ بہت پسند ہی دونوں حکموں سے نزدیک میرے

فائدہ حاصل کلام یہہ کہ ہر روز تین غسل کرے ایک آخر وقت ظہر کے غسل کر کے ظہر پڑہے بعد اول وقت عصر گزارے ایسا ہی دوسرا مغرب و عشا کو اسی قیاس پر تیسرا فجر کے واسطے چنانچہ حنفیہ اسکا معنے ایسا ہی کرتے ہیں یا ظہر کا وقت گئے بعد عصر کے وقت میں غسل کر کے دونوں گزارے اسیطرح مغرب و عشا میں یہی مذہب شافعی کا ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِيْ حُبَيْشٍ اُسْتُحِيْضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ روایت ہی اسماء بنت عمیس سے یہہ بی بی صحابیہ ہیں زوجہ تھے جعفر بن ابیطالب کے ان سے دو لڑکے جنے عبد اللہ و محمد عون نام وے شہید ہوئے بعد ابو بکر صدیق کے نکاح میں آئے اور انسے ایک لڑکا جنے محمد بن ابو بکر نام وے وفات پائے بعد حضرت علی کے نکاح میں آکر ایک لڑکا جنے یحیی نام کہا کہ کہا میں نے یا رسول خدا تحقیق فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی استحاضہ کئی کئی مدت اتنی اور اتنی پھر نماز نہیں پڑہا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ بیشک یہہ شیطان سے ہی یعنے یہہ شیطانی بیماری ہی کہ نماز سے باز رکھتی ہی آدمی کو یا یہہ کہ نماز جو چھوڑ دیا اور مسئلہ میں غلطی کیا تو یہہ بھول شیطانی ہے لِتَجْلِسْ فِيْ مِرْكَنٍ فَاِذَا رَاَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا چاہئے کہ بیٹھے لگن میں پھر جب دیکھے زردی پانی پر پھر چاہئے کہ غسل کرے ظہر اور عصر کے واسطے ایک غسل وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا اور غسل کرے مغرب اور عشا کے واسطے ایک غسل وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَوَضَّاُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ اور غسل کرے فجر کے واسطے ایک غسل اور وضو کرے درمیان ان غسل کے

رواه ابوداود روایت کیا اسکو ابوداود نے وقال وروی مجاهد عن ابن عباس لما اشتد علیها الغسل امرها ان تجمع بین الصلوتین اور کہا روایت کی مجاہد نے ابن عباس سے جب دشوار ہوا اس عورت پر غسل یعنے ہر نماز کے واسطے غسل کرنا دشوار ہوا تب حضرت نے حکم کیا اسکو کہ اکٹھا کرے درمیان دو نمازون کے ایک غسل

مناجات اب طہارت کا بیان پورا ہوا کہ میرے باطن کو ظاہر ای خدا تو منجی تجھے ہوا ہون بانیاز تو بخشدے میرے گناہ ای کارساز تو عمل اور بر تو میرے مت کر نگاہ تو فضل تیرا محبوب کر ای بادشاہ تو دل کو میرے کر منور ای کریم تو ملے دیدار در دار نعیم تو صاحب لولاک کے صدقے سے کر یہ ترجمہ میرا پسند ہر بشر کو

كتاب الصلوة

یہ کتاب ہی بیان مین نماز کے **فائده** صلوة لغت مین معنے سے دعا اور رحمت اور استغفار کے ہی نماز مین یہ سب ہونے سے صلوة کہتے ہین

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوة الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنبت الكبائر روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازین پانچ وقتی اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان رمضان تک مٹانیوالے ہین گناہ کی جو انکے درمیان مین ہوئی ہین جب کہ پرہیز کیا جاوے گناہ کبیرہ

فائده اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہان صغائر نماز اور روزے سے [illegible] ہین لیکن [illegible] بغیر از توبے کے عفو نہین تے رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقى من درنه شيء اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دو مجھ کو تحقیق ایک نہر ہووے تم مین سے کسیکے دروازے پر کہ غسل کرتا ہی اس مین ہر روز پانچ وقت کیا باقی رہتی ہی میل اسکے کچھ قالوا لا يبقى من درنه شيء کہا اصحاب نے نہین باقی رہتی میل اسکی کچھ قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا فرمایا پھر یہ مثال ہی نمازین پنجگانہ کی مٹاتا ہی اللہ سبب انکے صغیرہ گناہون کو متفق عليه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** ابن مسعود قال ان رجلا اصاب من امرأة قبلة اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا کہ بیشک ایک مرد پہنچا عورت سے بوسے کو **فائده** نام اس مرد کا ابوالیسر تھا قبیلہ انصار سے خرما بیچتا تھا ایک عورت خرما خریدنے آئی وہ اسپر فریفتہ ہوکے کہا میرے گھر مین بہتر و شیرین خرما ہی اگر تو چلی تو دونگا جب وہ عورت اندر گھر کے داخل ہوی تو اسکا بوسہ لیا اور اسکو چمٹا عورت کہی خدا سے تو ڈر اور خوف کر وہ شرمندہ اور نادم ہوکے حضور شریف مین آکے ماجرا عرض کیا فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فانزل الله تعالى پھر آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دیا حضرت کو تو حضرت خاموش

رہے اور وحی کی انتظاری کئے تب اتارا اللہ تعالی نے یہہ آیت وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ
اور تحقیق ادا کر نماز کو دونوں طرف دن کے یعنے فجر اور ظہر اور عصر کے اور نزدیک رات کے یعنے مغرب اور عشاء کے
إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ تحقیق نیکیاں لیجاتے ہیں برائیوں کو فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
أَلِي هٰذَا کہا مرد نے یا رسول اللہ کیا میرے ہی واسطے ہی یہہ حکم قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ فرمایا میری تمام امت
کے واسطے وَفِي رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي اور ایک روایت میں یوں ہی اس شخص کے واسطے کہ عمل کیا
نیکیوں پر میری امت میں سے **فائدہ** فرقہ مرجیہ اس حدیث کے ظاہر سے گمان کئے کہ گناہ کبائر بھی نیکیوں سے
عفو ہوتے ہیں لیکن اہل سنت وجماعت دوسرے احادیث پر نظر کر کے فقط گناہ صغائر عفو ہونے کے قایل ہوے اور گناہ
کبائر توبے سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ اور روایت ہی انس سے کہا کہ آیا ایک مرد اور کہا یا رسول
خدا تحقیق پہنچا میں حد کو یعنے وہ گناہ کیا کہ قابل حد کے ہی سو قایم کیجئے حد مجھ پر قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ
الصَّلٰوةُ کہا انس نے اور نہ پوچھا حضرت نے اس کو اس فعل سے اور وقت آیا نماز کا فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ تب پڑھا اسنے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کھڑا ہوا مرد فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي
أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ اور کہا یا رسول خدا بیشک میں پہنچا حد کو سو قایم کیجئے مجھ پر حکم اللہ کا قَالَ
أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا فرمایا کیا نہیں نماز پڑہی تو نے ہمارے ساتھ قَالَ نَعَمْ کہا ہاں پڑہی قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ
قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ حَدَّكَ کہا پھر تحقیق اللہ نے بخشدی تجھ سے تیری گناہ یا فرمایا تیرا حد **فائدہ**
قابل حد کے گناہ کبیرہ ہوتا ہی مثل چوری وغیرہ کے وہ تو نماز سے عفو ہوتا نہیں شاید وہ مرد گناہ صغیرہ کو کبیرہ سمجھکے حد قایم
کروکے عوض بکیا یا حد سے مراد تعزیر لئے ہوگے یا کبیرہ ہو تو بھی حضرت کے ہمراہ نماز پڑہنے سے عفو ہوجاتا کچھ بعید نہیں
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا کہ پوچھا میں نے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا کام بہت پسند ہی نزدیک اللہ تعالی کے قَالَ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ فرمایا
نماز ادا کرنا اسکے وقت میں کہا میں نے پھر کونسا عمل قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ فرمایا نیکی کرنا ماباپ سے قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ
کہا میں نے پھر کونسا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ
لَزَادَنِي کہا ابن مسعود نے خبر دی مجکو حضرت نے ان کاموں کی اور اگر زیادہ مجکو پوچھتا میں ان سے البتہ زیادہ
بتلاتے مجکو **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ نماز سب اعمال سے بہتر ہی لیکن بمناسب حال سائل کے

اور وقت کے اور عمل کو بھی افضل اعمال فرماتے ہین کبھی فرماتے افضل اعمال کھانا کھلانا اور سلام کرنا اور کبھی فرماتے رات
مین نماز گزارنا جب لوگ سوتے رہین اور کبھی فرماتے افضل اعمال وہ ہی کہ تیرے دست وزبان سے لوگ سالم رہے
اور کبھی فرماتے افضل اعمال جہاد ہی اور کبھی فرماتے افضل اعمال خدا کی ذکر ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم
اور بخاری کا ۶ **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ
وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
آڑ درمیان بندے کے اور درمیان کفر کے چھوڑدینا نماز کا ہی **فائدہ** اس حدیث مین تارک صلوٰۃ کی بڑی
تہدید وتخویف ہی اور اشارہ ہی کہ تارک صلوٰۃ کفر کے نزدیک ہو چکا اور اصحاب ظواہر بالکل کافر جانتے ہین اور امام شافعی
اور مالک اور دوسرے علما کے نزدیک اسکو قتل کا حکم ہی اگرچہ کافر نہین ہوتا اور نزدیک احناف کے تارک صلوٰۃ کی
تعزیر ضرب وقید ہی نماز ادا کرے تک رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى روایت ہی عبادہ بن صامت صحابی مشہور سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازین ہین کہ فرض کیا ان کو اللہ تعالی نے مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ
وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ
جسنے اچھا کیا وضو انکا اور پڑھا انکو انکے وقت مین اور پورا کیا رکوع اُن کا اور سجدہ ان کا ہوگا اُسکے واسطے اللہ
پر وعدہ کہ بخشے اُسکو یعنے اللہ تعالی نے اسکے بخشنے کا وعدہ کیا ہی وہ خلاف نہین ہوویگا وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ
فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ اور جو شخص کہ نکرے پھر نہین اسکے واسطے
اللہ پر وعدہ اگر چاہے بخشے اسکو اور اگر چاہے عذاب کرے اسکو **فائدہ** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا
کہ تارک صلوٰۃ کافر نہین اور گناہ کبیرہ کرنے والے کو ہمیشہ عذاب ہونا اور دوزخ مین رہنا ضرور نہین اہل سنت و
جماعت کا مذہب یہی ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے وَرَوٰى مَالِكٌ
وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت کیا مالک اور نسائی نے مانند اسکے ۲ **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا
ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ اور روایت ہی ابی امامہ باہلی صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے پڑھو پانچوں نمازین اپنی اور روزہ رکھو اپنے مہینے کا یعنے رمضان کا اور ادا کرو زکوٰۃ اپنے مال کی اور
تابعداری کرو اپنے صاحب حکم کی یعنے مسلمانوں کے امیر کی تو بہشت مین اپنے رب کی رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو احمد و ترمذی نے ۳ **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ

عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر کے دادا سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرو اپنی
اولاد کو نماز کا اور ہوں وہ لڑکے سات برس کے وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ اور مارو اُن کو نماز کے
واسطے اور وہ ہوں لڑکے دس برس کے وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ اور جدا کرو درمیان لڑکوں کے سونے کی
جگہہ میں یعنے بہن بھائی وغیرہ ایک بچھونے پر نہ سوویں رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَکَذَا
رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْہُ وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنْ سَبْرَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ اور اسیطرح روایت کیا اسکو
شرح سنت میں عمرو بن شعیب سے اور مصابیح میں روایت کیا سبرہ بن معبد سے **وَعَنْ** بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ
اور روایت ہی بریدہ اسلمی صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قول واقرار جو ہمارے اور منافقوں کے
درمیان ہی سو نماز ہی یعنے ہمارے اور منافقوں کے بیچ میں جو قول اور اقرار ہی کہ انکو امان دیتے ہیں اور انکے جان و
مال سے مزاحم نہیں ہوتے اور ان پر اسلام کا حکم جاری کرتے ہیں سو اسی نماز کے سبب کہ وہ مسلمانوں کی تشبیہ رکھتے ہیں
اور جماعت میں آتے ہیں سو جسنے چھوڑا اسکو پھر تحقیق کافر ہوا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور نسائی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ عَالَجْتُ امْرَاَۃً فِیْ اَقْصَی الْمَدِیْنَۃِ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے
کہا کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر کہا یا رسول خدا میں نے گلے لگایا ایک عورت کو کنارے
میں مدینے کے **فائدہ** وہ وہی مرد ہی کہ جسکا نام ابوالیسر تھا چنانچہ اسکا قصہ گذرچکا وَاِنِّیْ اَصَبْتُ مِنْھَا
مَادُوْنَ اَنْ اَمَسَّھَا فَاَنَا ھٰذَا فَاقْضِ فِیَّ مَا شِئْتَ اور تحقیق میں پہنچا ہوں اُسسے وہ چیز کہ سوائے
جماع کے ہی پھر میں حاضر ہوں یہہ سو حکم کیجیے میرے حق میں جو چاہیے فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی
لَوْ سَتَرْتَ عَلٰی نَفْسِکَ تب کہا اسکو عمر نے تحقیق پردہ رکھا تیرا اللہ تعالی نے اگر پردہ پوشی کرتا تو اپنے
جان کی تو بہتر ہوتا قَالَ وَلَمْ یَرُدَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ شَیْئًا کہا عبد اللہ نے اور
نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو کچھ وَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ رَجُلًا اور کھڑا ہوا وہ شخص پھر چلا گیا پھر پیچھے بھیجا اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو فَدَعَاہُ
وَتَلَا عَلَیْہِ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ پھر بلایا اسکو اور پڑھی اسپر یہہ آیت وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ
وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ

اور بیشک ادا کر نماز کو دو کنارے مین دن کے اور تھوڑی سی رات مین تحقیق نیکیان لیجاتے ہین برائیون کو یہہ ہی نصیحت نصیحت ماننے والون کے واسطے فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً تب کہا ایک شخص نے قوم مین سے اے نبی اللہ کے یہہ اسکے واسطے خاص ہی فَقَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً تب فرمایا بلکہ سب لوگون کے واسطے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[2] اَبِىْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے موسم مین جاڑے کے اور پتے گرتے تھے پس لیا دو شاخین ایک درخت سے قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ کہا ابو ذر نے پھر لگا یہہ پتا جھڑنے قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ کہا پھر فرمایا اے ابو ذر قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کہا مین نے حاضر ہون یا رسول خدا قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّى الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فرمایا بیشک بندہ مسلمان تحقیق نماز پڑھتا ہی اُس نماز سے ذات اللہ کی چاہتا ہی فَتَهَافَتَ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا يَتَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ پھر گرتے ہین اس سے گناہ اسکے جیسے کہ گرتے ہین یہہ پتے اس درخت سے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنْ[3] زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے دو رکعت نہ غفلت کرے اس مین بخشے اللہ تعالی اسکے لئے جو کچھ کہ پہلے گذرے ہین اسکے گناہ سے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنْ[4] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ الصَّلٰوةَ يَوْمًا اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کہ حضرت نے ذکر کیا نماز کا ایکدن فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پھر فرمایا جو کہ محافظت کرے اُنکی ہووے وہ نماز اسکے لئے نور اور حجت اور سبب نجات کا قیامت کے دن وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ اور جو کہ نہ محافظت کرے اُنکی نہوگی اسکے لئے نور اور نہ حجت اور نہ سبب نجات کا اور ہوگا قیامت کے دن ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان کے اور ابی بن خلف کے

فائدہ اس حدیث مین بیپڑے نمازی کی بہت برائی مبین ہی اگرچہ یہ کافران ہمیشہ دوزخ مین رہینگے اور ابی بن خلف بد بخت شقی تھا قریشیون سے اور حضرت اسکو اپنے دست مبارک سے داخل دوزخ کئے اور فرماے کہ یہہ شقی امت ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو احمد اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنْ[5] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ

كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن شقیق تابعی سے کہا اسنے کہ تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین اعتقاد کرتے
کسی چیز کو عملون مین سے چھوڑنا اسکا کفر سوا نماز کے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْ
أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي أَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ اور روایت
ہی ابی درداء سے کہا کہ وصیت کیا مجکو میرے جانی دوست نے کہ شریک نکر تو اللہ کا کسی چیز کو اگرچہ ٹکرے ٹکرے
کیا جاوے اور جلایا جاوے تو وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ
مِنْهُ الذِّمَّةُ اور مت چھوڑ تو نماز فرض کو جان بوجھ کے پھر جسنے چھوڑا نماز کو جان بوجھ کے بیشک نکل گیا
اس سے ذمہ یعنے ذمہ اور عہد مسلمانی کا اس سے نکل گیا وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ
اور مت پی شراب پھر تحقیق وہ کنجی ہی سب برائی کی **فائدہ** جہان تارک صلوۃ کا فرہی کرکے آوے مراد
اس سے بطور انکار و نفرت کے نماز ترک کرنا ہی تا آیات واحادیث مین تطبیق و توفیق ہووے واللہ اعلم
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ماجہ نے

بَابُ الْمَوَاقِيتِ

یہہ باب ہی بیان
مین وقتون کے **فائدہ** پانچوقت کی نماز شرع مین جو فرض کی ہی اسکا بھید اسیکو معلوم ہی یہان عقل کو کچھ
دخل نہین ولیکن چند فواید بظاہر معلوم کی گئی ہی مثل رات کے سونے مین راحت ملی اور امن وامان سے اٹھا تو اسکے
شکرانے مین نماز فجر شروع ہوی اور جب اسباب معیشت طرف متوجہ ہوکے نعمتین حاصل کیا تو اسکے شکرانے مین
نماز ظہر مامور ہوی اور جب دوپہر کے سونے مین تھوڑا وقت غفلت مین گذرا تو اس تقصیر کے عفو کے واسطے نماز عصر
مقرر ہوی اور بعد عصر کے کچھ خریدی و فروخت اور امورات دنوی طرف شاغل رہتا ہی تو اسکے دفع قصوری کے لئے
نماز مغرب شروع ہوی اور جب بعد نماز مغرب کے نعمتین تناول کرتا ہی اور استراحت کا خیال کرتا ہی تو اسکے
کمال شکر کے واسطے نماز عشا مقرر ہوی اگرچہ نعمات الٰہی ہر دم بندون کو میسر ہی مگر خدا تعالیٰ اپنے کمال لطف سے
فقط پانچوقت کی عبادت فرض کی

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ
ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا جب ڈہلے آفتاب اور ہووے سایہ شخص کا مثل اسکی درازی کے جب تک
نہ آوے عصر **فائدہ** ظہر کا آخر وقت ایک سایہ تک ہی یہی مذہب تینون اماموں کا اور ابی یوسف
اور محمد اور زفر وغیرہ کا اور ایک روایت سے امام ابوحنیفہ کے لیکن مشہور امام ابوحنیفہ سے یہہ ہی کہ دو سایے
تک ہی بسند حدیث أَبْرِدُوا بِالظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ یعنے ٹھنڈے وقت پڑھو ظہر کو کہ تیزی دہوپ کی

جوش جہنم سے ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ ظہر کو پہلے سایہ کے آخر میں گزارین اور عصر کو دو سایہ کے بعد وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَالَمْ
تَصْفَرَّ الشَّمْسُ اور وقت عصر کا جب تک کہ زرد نہو وے آفتاب وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَالَمْ يَغِبِ
الشَّفَقُ اور وقت نماز مغرب کا جب تک کہ نہ غایب ہو شفق **فائدہ** امام ابوحنیفہ کے نزدیک شفق سفیدی ہے
کہ بعد سرخی کے نمود ہوتی ہے وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ اور وقت نماز عشا کا میانی
آدھی رات تک وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ اور وقت نماز صبح کا نکلنے فجر سے
جب تک کہ نہ نکلے آفتاب فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ پھر جب کہ نکلے آفتاب پھر بند رہ تو
نماز سے فَاِنَّهَا تَطْلُعُ مِنْ بَيْنِ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ پھر بیشک وہ نکلتا ہے درمیان دو سینگھ میں شیطان کے
فائدہ جب آفتاب ڈوبنے لگتا ہے تب شیطان اسکے مقابلہ میں اپنا سر کرکے کھڑا ہوتا ہے تو کفار جو سجدہ کرتے ہیں
آفتاب کو تب وہ خیال کرتا ہے کہ مجکو عبادت کرتے ہیں اسیواسطے حضرت نے منع فرمایا کہ حق پرست لوگ غیر اللہ کی عبادت
کے وقت عبادت نکرین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ اور روایت ہے بریدہ سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک
شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال وقت نماز کا فَقَالَ لَهُ صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ
تب فرمایا اسکو نماز پڑھ ہمارے ساتھ ان دونون میں یعنے دو دن میں فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا
پھر جب کہ ڈھلا آفتاب حکم فرمایا بلال کو فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الظُّهْرَ پھر اذان دیا پھر حکم فرمایا اسکو تب اقامت
کہی ظہر کی ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ پھر فرمایا اسکو تب اقامت کہی عصر کی
اور آفتاب بلند تھا سفید پھر چہا ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ پھر فرمایا اسکو تب اقامت
کہی مغرب کی جب غایب ہوا آفتاب ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ پھر فرمایا اسکو تب اقامت
کہی عشا کی جب غایب ہوی شفق ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي
اَمَرَهٗ فَاَبْرَدَ بِالظُّهْرِ پھر فرمایا اسکو تب اقامت کہی فجر کی جسوقت نمود ہوا فجر پھر جب کہ ہوا دوسرا دن فرمایا اسکو
کہ ٹھنڈی کر ظہر کو یعنے تاخیر کر کہ ٹھنڈا وقت آجاوے فَاَبْرَدَ بِهَا فَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ
وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ اٰخِرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى
الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ تب ٹھنڈی کیا اسکو پھر زیادتی کی اسکے سرد کرنے میں اور نماز پڑھی
عصر کی حال یہ کہ آفتاب بلند تھا تاخیر کی اسکی زیادہ اس سے کہ تھی کل اور نماز پڑھی مغرب کی قبل غایب ہونے
شفق کے اور نماز پڑھی عشا کی بعد جانے تہائی رات کے **فائدہ** حنفیہ کے نزدیک تاخیر عشا کی ثلث
شب تک مستحب ہے اور آدھی رات تک جائز ہے اور بعد دوپہر کے مکروہ ہے وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا

اور نماز پڑھی فجر کی اور روشن کیا اسکو یعنے خوب روشنی ہونے سے دوسرے دن فجر پڑھا اور پہلے دن صبح صادق ہوتے ہی اندھیرے
مین پڑھا تھا ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ بعد اسکے فرمایا کہان ہے پوچھنے والا نماز کے وقت کا فَقَالَ الرَّجُلُ
اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عرض کیا اس شخص نے مین ہون اے رسول خدا قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ فرمایا کہ وقت
تمہاری نماز کا درمیان اس دو وقت کے ہے کہ دیکھا تمنے یعنے اس دو روز مین اول اور آخر وقت نماز کا تمنے پہچانا سو اول
آخر کے بیچ مین یہان سے وہان تک سب وقت ہے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
امامت کی میری جبرئیل نے نزدیک کعبہ کے دوبار فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ پھر نماز پڑھوائی مجکو
ظہر کی جس وقت ڈہلا آفتاب وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ اور ہوا سایہ برابر شراک کے **فائدہ** عرب کے جوتے
مین جو تسمہ لگا ہوتا ہے جسطرح ہمارے ملک مین کھڑاؤن مین ہوتا ہے اسی کو شراک کہتے ہین وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ
صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ اور نماز پڑھوائی مجکو عصر کی جس وقت کہ ہوا سایہ ہر چیز کا مانند اسکے وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ
حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ اور نماز پڑھوائی مجکو مغرب کی جسوقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ
غَابَ الشَّفَقُ اور نماز پڑھوائی مجکو عشا کی جسوقت کہ غایب ہوئی شفق وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ
وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ اور نماز پڑھوائی مجکو فجر کی جسوقت کہ حرام ہوتا ہے کھانا اور پینا روزہ دار پر فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ
صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ پھر جب ہوا کل نماز پڑھوائی مجکو ظہر کی جسوقت کہ ہوا سایہ ہر چیز کا مانند اسکے
وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ اور نماز پڑھوائی مجکو عصر کی جسوقت کہ ہوا سایہ ہر چیز کا دونا اسکا وَصَلّٰى
بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ اور نماز پڑھوائی مجکو مغرب کی جسوقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار وَصَلّٰى بِيَ
الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اور نماز پڑھوائی مجکو عشا کی تہائی رات تک وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ
اور نماز پڑھوائی مجکو فجر کی پھر روشن کیا پھر متوجہ ہوئے میری طرف فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ
مِنْ قَبْلِكَ اور کہا جبرئیل نے اے محمد یہہ ہے وقت نبیوں کا جو قبل تیرے تھے وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ
اور وقت نماز کا درمیان ان دونون وقتون کے ہے رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو
ابوداؤد اور ترمذی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ
عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا روایت ہے ابن شہاب زہری سے **فائدہ** نام انکا محمد ہے کنیت
انکی ابوبکر تابعی مشہور اور امت کے ناموروں مین ہین فقہ و حدیث مین اور عمر بن عبد العزیز تابعی ہین احوال انکا معروف
و مشہور ہے امانت و عدالت مین اور عروہ بن زبیر بڑے نامور تابعی ہین بھانجے عائشہ صدیقہ کے بیٹے اسماء بنت

ابوبکر صدیق کے اور بشیر بن ابی مسعود کبار تابعین سے تھے اور ابومسعود انصاری بڑے مشہور صحابی تھے کہ تحقیق عمر ابن عبد العزیز نے تاخیر کی عصر کی تھوڑا سا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اِمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کہا اسکو عروہ نے خبردار ہو تحقیق جبرئیل اُترے پھر پڑھے نماز آگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **فائدہ** جبرئیل کی امامت کی حدیث جو اوپر گذر چکی ہی اسی حدیث کی طرف اشارہ کیا اور اسکے مشہور ہونے کے سبب سے تمام حدیث ذکر نکیا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ تب کہا اُس سے عمر ابن عبد العزیز نے جان تو کیا کہتا ہی ای عروہ یعنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنا بڑا بھاری کام ہی جب تک خوب تحقیق نہو روایت نکرے فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَّنِيْ تب کہا عروہ نے سنا مین نے بشیر ابن ابی مسعود کو وہ کہتے تھے سنا مین نے ابومسعود کو وہ کہتے تھے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ کہتے تھے اُترے جبرئیل اور امامت کی میری فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ تب نماز پڑھی مین نے انکے ساتھ پھر پڑھی مین نے انکے ساتھ پھر پڑھی مین نے انکے ساتھ پھر پڑھی مین نے انکے ساتھ پھر پڑھی مین نے انکے ساتھ شمار کرتے حضرت اپنی انگلیون سے پانچ نمازین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۲ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهِ اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ اُسنے لکھا اپنے عاملون کو تحقیق بڑا ضروری تمہاری کامون مین نماز ہی جسنے نگاہ رکھا اسکو اور محافظت کی اسکی محافظت کی اپنے دین کی اور جسنے ضایع کیا اسکو پھر وہ واسطے اُس چیز کے کہ سوا اسکے ہی ضایع کرنے والا زیادہ ہی ثُمَّ كَتَبَ اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اِنْ كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا اِلٰى اَنْ يَكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهُ پھر لکھا کہ پڑھو نماز ظہر کی وقت ہونے سایہ کے ایک گز یہان تک کہ ہووے سایہ ایک تمہارے کا مثل قد اسکے **فائدہ** یہہ خاص کسی مکان کے واسطے فرمایا ہی سب کہیں نہین کیونکہ بسبب اختلاف مکانون کے سایہ زوال کا مختلف ہوا کرتا ہی کسی ملک مین دوپہر کے وقت سایہ تھوڑا کسی ملک مین بہت کہین ہوتا ہی نہین وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ اور پڑھو عصر کو حال یہہ کہ آفتاب بلند ہو سفید صاف اسقدر کہ چلے سوار دو فرسنگ یا تین فرسنگ قبل ڈوبنے آفتاب کے **فائدہ** فرسنگ ہوتا ہی تین کوس کا وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ اور پڑھو مغرب جب غایب ہو آفتاب وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى

ثُلُثَ اللَّيْلِ اور پڑھو عشا جب غایب ہو شفق تہائی رات تک فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ
عَيْنُهٗ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ پھر جو کوی سو گیا تو نہ سوئیو اسکی آنکھ پھر جو کوی سو گیا تو نہ سوئیو اسکی آنکھ پھر جو کوی
سو گیا تو نہ سوئیو اسکی آنکھ **فائدہ** عشا کی تاکید کے واسطے آپنے بددعا دیا کہ جو کوی بے عشا پڑھے سو گیا اسکو
نیند نہ پڑیو یعنے اسکو آرام اور چین نہ ملیو وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُّشْتَبِكَةٌ اور پڑھو صبح کی ایسے وقت کہ
تارے ظاہر ہون گچھ پچھے رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ
كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ
اَقْدَامٍ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا کہ تھا اندازہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ ظہر گرمی کے ایام مین
تین قدمون سے لے کے پانچ قدمون تگ **فائدہ** قدم ہر قامت کے ساتوین حصے کا نام ہی وَفِي الشِّتَاءِ
خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ اور جاڑے کے ایام مین پانچ قدمون سے لے کے سات قدمون تگ
رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے

بَابُ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ

یہہ باب ہی بیان مین جلدی پڑھنے نماز کے **فائدہ** ہر نماز کو اول وقت گزارنا امام شافعی کے نزدیک افضل ہی
صیف و شتا مین کچھ فرق نہین اور امام مالک کے نزدیک بھی اسیطرح ہی مگر انکے چند اصحاب کے نزدیک شدت
حرارت مین تبرید ظہر افضل ہی اور امام احمد کے پاس بھی اسیطرح ہی لیکن تبرید ظہر مستحب ہی اور امام ابوحنیفہ اور
امام محمد کے نزدیک تبرید ظہر اور اسفار فجر اور تاخیر عشا مستحب ہی اور تاخیر عصر افضل ہی مقدمہ بتفصیل آگے آویگا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى
اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ
روایت ہی سیار بن سلامہ تابعی سے کہا کہ آیا مین اور میرا باپ ابی برزہ اسلمی صحابی کے پاس اور کہا اسکو میرے
باپ نے کسطرح تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز فرض کو فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا
الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ تب کہا تھے پڑھتے نماز کو آدھے دن کی جسکو بولتے ہو تم نماز پہلی جسوقت
کہ ڈھلتا آفتاب **فائدہ** نماز ظہر کو نماز پیشین اور نماز پہلی کہنیکا یہہ سبب ہی کہ جبرئیل واسطے تعلیم کے حضرت
کی امامت سے گئے اول یہی نماز تھی وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ
حَيَّةٌ اور پڑھتے عصر پھر پھرتا ایک ہم مین کا اپنے مکان کی طرف مدینے کے پرلی طرف کے کنارے پر اور
آفتاب بلند ہوتا وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ اور بھولا مین اس چیز کو کہ کہا مغرب کے واسطے وَكَانَ
يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ اور تھے مستحب رکھتے کہ تاخیر کی جاوے عشا
جسکو تم بولتے ہو عتمہ **فائدہ** عتمہ رات کی پہلی تہائی کا نام ہی شفق ڈوبے بعد سے وَكَانَ يَكْرَهُ

اَلنَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا اور نہے حضرت مکروہ رکھتے سونے کو قبل عشا کے اور بات کرنے کو بعد اسکے
وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهُ وَيَقْرَءُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ
اور تھے فارغ ہوتے صبح کی نماز سے جسوقت کہ پہچانتا شخص اپنے ہمنشین کو اور پڑھتے تھے ساتھ آیتوں سے لیکے سو آیت
تک **فائدہ** دوسرے فصل مین آویگا کہ حضرت امر فرماتے تھے کہ نماز فجر روشنی مین گزارو وَفِيْ رِوَايَةٍ
وَلَا يُبَالِيْ بِتَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اور ایک روایت مین یہہ ہی اور پروا نرکھتے عشا کی تاخیر کی تہائی
رات تک وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا اور نہین دوست رکھتے تھے سونے کو قبل اسکے
اور بات کرنے کو بعد اسکے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ**[۲] مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ اور روایت ہی محمد بن عمرو بن حسن بن علی تابعی سے کہا اسنے کہ پوچھا
مین نے جابر بن عبد اللہ کو وقت نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تب کہا تھے نماز پڑھتے ظہر کی آدھے دن مین یعنے
آفتاب ڈھلنے کے وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ اور عصر پڑھتے اور آفتاب زندہ یعنے روشن ہوتا وَالْمَغْرِبَ
اِذَا وَجَبَتْ اور پڑھتے مغرب جب آفتاب غروب ہوتا وَالْعِشَاءَ اِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَاِذَا
قَلُّوْا اَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ اور عشا کو جب بہت لوگ حاضر ہوتے جلدی پڑھتے اور جب کم ہوتے دیری کر
پڑھتے اور صبح کی نماز تاریکی مین پڑھتے **فائدہ** یہان سے معلوم ہوا کہ ملازم جماعت کی انتظاری کرے
تا کثرت جماعت کی ہووے اگرچہ وقت مین کچھ تاخیر ہو بلکہ مستحب ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور
بخاری کا اسپر **وَعَنْ**[۳] اَنَسٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلٰى ثِيَابِنَا اِتِّقَاءَ الْحَرِّ اور روایت ہی انس سے کہا کہ تھے ہم جب نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے دوپہرون کو ہم سجدہ کرتے اپنے کپڑون پر گرمی کے بچاؤ کے واسطے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا
کہ پہنے ہوئے کپڑے پر سجدہ جایز ہی جیسا حنفیہ کہتے ہین اور شافعیہ کے نزدیک یہہ جایز نہونے سے تاویل کرتے
ہین کہ شاید وہ کپڑا پہنا ہوا نہو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر اور
لفظ اسکا بخاری کا ہی **وَعَنْ**[۴] اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب کہ سخت ہو گرمی تب ٹھنڈے وقت پڑھو تم نماز کو **فائدہ** صحیح بخاری مین حدیث ہی کہ صحابہ
موسم حرارت مین ابراد ظہر کرتے تھے یہان تک کہ ٹیکرون کا سایہ زمین پر آتا ظاہر ہی کہ سایہ مذکور بعد زوال
کے زمین پر نہ آویگا مگر بعد اندوقت دراز کے بخلاف دراز چیزون کے کہ انکا سایہ جلد زمین پر آتا ہی اور ابن مسعود

روایت ہی کہ پانچ قدم تک ابراد ہی وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ بِالظُّہْرِ اور ایک روایت مین بخاری
کی ابو سعید سے لفظ بالظہر کا ہی **فائدہ** بالصلوۃ کے مقام مین یعنے ٹھنڈے سے وقت مین پڑہو ظہر کو فَاِنَّ شِدَّۃَ
الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَہَنَّمَ وَاشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّہَا پہر تحقیق سختی گرمی کی ہی بھاپ سے دوزخ کی اور شکایت کیا
آگ نے اپنے رب پاس فَقَالَتْ رَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَہَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ
فِی الصَّیْفِ اَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْہَرِیْرِ پہر کہا آگ نے اے رب میرے
کھایا میرے ایک جز نے دوسرے کو تب اذن دیا اسکو دو سانس لینے کا ایک سانس جاڑے مین اور ایک سانس
گرمی مین بہت سخت جو پاتے ہو گرمی اور بہت سخت جو پاتے ہو سردی **فائدہ** تو اسی دونون سانس سے ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِہَا
وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْہَرِیْرِہَا اور ایک روایت مین بخاری کے پہر بہت سخت جو
پاتے ہو تم گرمی سو اسکی گرم دم سے ہی اور بہت سخت جو پاتے ہو سردی سو اسکی سرد دم سے ہی **فائدہ**
اسوقت نماز پڑہنا اسواسطے منع ہی کہ خشوع اور حضور دل بسبب شدت حرارت کے میسر نہین ہوتا **وَعَنْ**
اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ حَیَّۃٌ اور روایت
ہی انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے عصر کی اور آفتاب بلند روشن ہوتا فَیَذْہَبُ الذَّاہِبُ
اِلَی الْعَوَالِیْ فَیَاْتِیْہِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَۃٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِیْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ عَلٰی اَرْبَعَۃِ اَمْیَالٍ اَوْ نَحْوِہٖ
پہر جاتا جانیوالا اوپر کی طرف مدینے کے اور آتا وہان کے لوگ پاس اور آفتاب بلند ہوتا اور بعض اوپر کا جانب مدینے
کا چار کوس پر ہی یا مانند اسکے **فائدہ** اس سے یہہ لازم آتا نہین کہ پہر دن باقی رہتا تھا کیونکہ جانے کی کیفیت مذکور
نہین سوار جاتے تھے یا پیادہ یا جلد یا سست مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْہُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ
حَتّٰی اِذَا اصْفَرَّتْ وَکَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہَا
اِلَّا قَلِیْلًا اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق مین جو عصر کی نماز
آخر وقت مین بغیر عذر کے پڑہتے ہین یہہ ہی نماز منافق کی بیٹھا رہتا ہی انتظار کرتا ہی آفتاب کی یہان تک کہ
جب زرد ہوتا ہی اور ہوتا ہی بیچ دو سینگون شیطان کے کہڑا ہوتا ہی پہر ٹونگ مارتا ہی چار یعنے جس طرح مرغ دانہ چگتا ہی
اسطرح جلدی جلدی چار رکعت پڑہ لیتا ہی نہین یاد کرتا اللہ کی اس مین مگر تہوڑا سا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا
اسکو مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الَّذِیْ تَفُوْتُہٗ صَلٰوۃُ
الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَہْلَہٗ وَمَالَہٗ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وہ شخص کہ فوت ہو جاوے اُس سے نماز عصر کی پھر گویا کہ نقصان کیا گیا وہ اپنے اہل اور مال میں مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق
ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ
صَلٰوةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ اور روایت ہی بریدہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس
شخص نے چھوڑی نماز عصر کی پھر بیشک اکارت ہوے اُسکے عمل **فائدہ** مراد اس سے نقصان ثواب ہی اس
روز کے عمل کا کیونکہ حبط حقیقی کفر وارتداد سے ہوتی ہی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ**
رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا
وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ اور روایت ہی رافع بن خدیج صحابی سے کہا اسنے کہ تھے ہم نماز پڑھتے مغرب کی ساتھ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پھر جاتا ایک ہم میں کا اور حال یہہ کہ وہ دیکھتا تھا جگہہ گرنے تیر اپنے کی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْعَتَمَةَ فِيمَا بَيْنَ
أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ اور روایت ہی عائشہ سے کہا کہ حضرت اور انکے اصحاب تھے
نماز پڑھتے عشا کی اُس وقت میں جو درمیان میں شفق غایب ہونے سے اول تہائی رات تک مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ اور روایت ہی عائشہ
سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے صبح کی پھر پھرتیں عورتیں چھپائے ہوے یعنے اپنے بدن اور
منہہ کو اپنے چادروں سے نہ پہچانی جاتیں اندھیرے سے **فائدہ** ابی برزہ کی حدیث میں گذر چکا ہی کہ حضرت
صبح کی نماز پڑھ چکے تو اپنے ہمنشین کو آدمی پہچانتا تو اس میں اور اس میں کچھ خلاف نہیں ہی کیونکہ اُسوقت میں عورتیں
جو منہہ چھپائے ہوے ہوتیں تو وہ پہچان نہ پڑتیں اور پاس کا آدمی پہچان پڑتا جیسا کہ صبح کے اول وقت ہوتا ہی
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُورِهِمَا قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِلَى الصَّلٰوةِ فَصَلّٰى اور روایت ہی قتادہ تابعی سے اس نے نقل کیا انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور
زید بن ثابت نے سحر کھایا پھر جب فراغت ہوے اپنے سحر کھانے سے کھڑے ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے واسطے
اور نماز پڑھی قُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُورِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ کہا ہمنے انس سے
کس قدر فرق تھا ان دونوں صاحبوں کے سحر کھانے سے فراغت کرنے اور نماز میں داخل ہونے میں قَالَ قَدْرُ
مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً کہا اس قدر کہ پڑھے شخص پچاس آیت **فائدہ** یہہ بات ممکن ہی کہ آخر وقت
سحر کرے اور اول وقت نماز پڑھے مگر عام لوگوں کے حق میں تو وقت ہی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وعن[۱۳] اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْکَ اُمَرَاءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اور روایت ہی ابوذر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہوگا تیرا جس وقت کہ غالب ہونگے تجھپر بادشاہین کہ مارینگے نماز کو یعنے اسکے ادب اور شرایط کا خیال نکرین گے اَوْ یُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِھَا یا تاخیر کرین گے اسکے وقت سے قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ عرض کیا مین نے پھر کیا فرماتے ہین آپ مجکو قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاِنْ اَدْرَکْتَھَا مَعَھُمْ فَصَلِّ فَاِنَّھَا لَکَ نَافِلَۃٌ فرمایا نماز پڑھ اسکے وقت مین پھر اگر پاوے تو اُسی نماز کو انکے ساتھ بھی پڑھ تو ہکو وہ تیرے لئے نفل ہوگی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وعن[۱۵] اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے پائی ایک رکعت صبح کی قبل نکلنے آفتاب کے فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ پھر تحقیق پائی اس نے نماز صبح کی اور جس نے پائی ایک رکعت عصر کی قبل ڈوبنے آفتاب کے پھر تحقیق پائی اسنے نماز عصر کی

فائدہ ابوحنیفہ کے پاس آفتاب غروب ہونے سے نماز باطل نہین ہوتی ہی بلکہ اور ایک رکعت ملاکے نماز تمام کرے لیکن طلوع ہونے سے نماز فجر باطل ہوجاتیکا حکم کئے ہین بسند دوسری حدیث کے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وعنہ[۱۵] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدْرَکَ اَحَدُکُمْ سَجْدَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ پاوے کوئی تم مین سے ایک رکعت عصر کی نماز سے قبل ڈوبنے آفتاب کے پھر چاہئے کہ پوری پڑھے اپنی نماز وَاِذَا اَدْرَکَ سَجْدَۃً مِّنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْیُتِمَّ صَلٰوتَہٗ اور جس وقت کہ پاوے ایک رکعت صبح کی نماز سے قبل نکلنے آفتاب کے پھر چاہئے کہ پوری پڑھے اپنی نماز کو رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وعن[۱۶] اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَکَفَّارَتُھَا اَنْ یُّصَلِّیَھَا اِذَا ذَکَرَھَا اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بھول جاوے کسی نماز کو یا سوجاوے اُس سے پھر کفارہ اسکا یہہ ہی کہ پڑھے اسکو جب یاد کرے اسکو وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا کَفَّارَۃَ لَھَا اِلَّا ذٰلِکَ اور ایک روایت مین نہین بدلا اسکا مگر یہی یعنے اسی نماز کی قضا ادا کرے فدیہ اور مال کتنا ہی خرچ کرے کا تو اسکا کفارہ نہو مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر وعن اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَۃِ اور روایت ہی

ابو قتادہ صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی سو جانے مین قصور مگر قصور ہی جاگتے مین ہے فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلٰوۃً اَوْنَامَ عَنْہَا فَلْیُصَلِّہَا اِذَا ذَکَرَہَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ پھر جب بھول جاوے کوئی تم مین کا نماز کو یا سو جاوے اس سے پھر چاہئے کہ پڑھے اسکو جب یاد کرے اسکو پھر تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ اور ٹھیک ادا کر نماز کو میرے یاد کرنے کے وقت رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْہَا اَلصَّلٰوۃُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَہَا کُفْوًا روایت ہی حضرت علی سے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ای علی تین چیزین کہ نہ دیر کر تو ان مین نماز جب کہ آوے وقت اسکا اور جنازہ جسوقت کہ تیار ہو اور عورت بے خاوندکی جب کہ پاوے تو اسکے واسطے ہم قوم رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوۃِ رِضْوَانُ اللّٰہِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰہِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ کی ہی اور آخر وقت سبب معاف کرنے اللہ کا ہی **فائدہ** یہہ وہان ہی جن کی تاخیر مستحب نہو جیسا تبرید ظہر کی اور اسفار فجر کی یا کمال نماز کا ارادہ نہو جیسا جماعت سے پڑھنا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ اُمِّ فَرْوَۃَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوۃُ لِاَوَّلِ وَقْتِہَا اور روایت ہی ام فروہ سے کہا کہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ عمل مین کونسا افضل ہی فرمایا نماز پڑھنا اسکے اول وقت مین **فائدہ** فروہ صحابیہ انصاریہ ہین بعضے کہے ابو بکر صدیق کی بہن تھے ابو قحافہ کی بیٹی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَا یُرْوَی الْحَدِیْثُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِیِّ وَھُوَ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ عِنْدَ اَھْلِ الْحَدِیْثِ اور کہا ترمذی نے نہین روایت کی جاتی یہہ حدیث مگر حدیث عبد اللہ بن عمر عمری سے اور وہ نہین ہی قوی نزدیک اہل حدیث کے

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً لِوَقْتِہَا الْاٰخِرِ مَرَّتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا کہ نہین نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز کو اسکے آخر وقت مین دو بار یہان تک کہ وفات دیا انکو اللہ تعالی نے **فائدہ** ایک مرد نماز کا وقت پوچھا تھا تب حضرت نے دو روز نماز پڑھ کے اسکو دکھلایا تھا ایک روز سب نماز اول اول وقت پڑھا اور دوسرے روز آخر آخر وقت پس اسکے سوا اور کبھی نہین اور امامت جبرئیل والی حدیث سے

...دونون جبرئیل کے پڑھنے مین داخل ہی رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے **وعن** ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال امتی بخیر اور روایت ہی ابو ایوب صحابی انصاری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگی امت میری ساتھ نیکی کے او قال علی الفطرۃ ما لم یؤخروا المغرب الی ان تشتبک النجوم یا فرمایا اسلام کے طریقے پر جب تک کہ نہ تاخیر کرینگے نماز مغرب کی تارونکی کچ پچے ہونے تک رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ورواہ الدارمی عن العباس اور روایت کیا دارمی نے عباس سے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سخت نہ جانتا مین اپنی امت پر بیشک حکم کرتا انکو یہہ کہ تاخیر کرین عشا کی تہائی رات تک یا آدھی رات تک رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **وعن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتموا بہذہ الصلوٰۃ فانکم قد فضلتم بہا علی سائر الامم ولم تصلہا امۃ قبلکم اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاریکی مین ادا کرو اس نماز کو یعنے عشا کو پہر تحقیق تم بزرگی دیئے گئے ہو بسبب اسکے تمام امت پر اور نہین پڑہا اس نماز کو کسی امت نے تمہارے پہلے رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **وعن** النعمان بن بشیر قال انا اعلم بوقت ہذہ الصلوٰۃ صلوٰۃ العشاء الاخیرۃ اور روایت ہی نعمان بن بشیر صحابی سے کہا اسنے کہ مین خوب جانتا ہون وقت اس نماز کا یعنے نماز عشا پچھلی کا **فائدہ** پچھلی اس واسطے کہا کہ کبھی مغرب کو بھی عشا بولتے ہین کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا لسقوط القمر لثالثۃ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے اس نماز کو وقت ڈوبنے چاند تیسری رات کے رواہ ابوداؤد والدارمی روایت کیا اسکو ابوداؤد اور دارمی نے **وعن** رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر اور روایت ہی رافع بن خدیج صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی مین پڑھو نماز فجر کی پہر تحقیق وہ نماز بہت بڑی ہی ثواب کے واسطے۔ **فائدہ** حد اسفار یہہ ہی کہ بعد نماز کے وضو مین سہو معلوم ہو تو پہر وضو کرکے پیش از طلوع آفتاب پڑھے سورتون سے نماز ادا کرے رواہ الترمذی وابوداؤد روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے ولیس عند النسائی فانہ اعظم للاجر اور نہین ہی نزدیک نسائی کے یہہ لفظ فانہ اعظم للاجر

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** رافع بن خدیج قال کنا نصلی العصر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

روایت ہے رافع ابن خدیج سے کہا کہ تھے ہم نماز پڑھتے عصر کی ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ
فَتُقَسَّمُ عَشْرَ قِسَمٍ پھر ذبح کیا جاتا اونٹ اور تقسیم کیا جاتا دس حصہ ثُمَّ تُطْبَخُ فَنَاْکُلُ لَحْمًا نَضِیْجًا قَبْلَ مَغِیْبِ
الشَّمْسِ پھر پکایا جاتا پھر کھاتے ہم گوشت پکا ہوا قبل غایب ہونے آفتاب کے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہے اوپر
اسکے بخاری اور مسلم کا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَکَثْنَا ذَاتَ لَیْلَۃٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ اور روایت ہے عبداللہ ابن عمر سے کہا کہ دیر تک
تھے ہم ایک رات کو انتظار کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے نماز عشا کے فَخَرَجَ اِلَیْنَا حِیْنَ ذَہَبَ
ثُلُثُ اللَّیْلِ اَوْ بَعْدَہٗ پھر نکلے ہماری طرف جب کہ گئی تہائی رات یا بعد تہائی کے فَلَا نَدْرِیْ اَشَیْءٌ
شَغَلَہٗ فِیْ اَہْلِہٖ اَوْ غَیْرُ ذٰلِکَ پھر نہیں جانتا ہے کہ کس چیز نے مشغول کیا تھا انکے اہل خانہ میں یا سوا اسکے
فَقَالَ حِیْنَ خَرَجَ اِنَّکُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلٰوۃً مَا یَنْتَظِرُہَا اَہْلُ دِیْنٍ غَیْرُکُمْ پھر فرمایا جس وقت
کہ نکلے تحقیق تم لوگ انتظار کرتے ہو اس نماز کی کہ نہیں انتظار کرتا اسکی کسی دین والا سوا تمہارے وَلَوْلَا اَنْ
یَثْقُلَ عَلٰی اُمَّتِیْ لَصَلَّیْتُ بِہِمْ ہٰذِہِ السَّاعَۃَ اور اگر نہوتا خوف گران ہونیکا میری امت پر تحقیق پڑھتا میں
انکے ساتھ اسوقت میں ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَلّٰی پھر حکم کیا مؤذن کو تب اقامت کہی نماز کی اور
نماز پڑھی یعنے حضرت نے جماعت کے ساتھ فائدہ اس حدیث میں بھی تاخیر عشا کی دلیل ہے جیسا کہ مذہب ابو حنیفہ کا ہے رَوَاہُ
مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اور روایت ہے جابر ابن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُصَلِّی الصَّلَوَاتِ نَحْوًا
مِنْ صَلٰوتِکُمْ پڑھتے نمازوں کو مانند نماز تمہاری کے وَکَانَ یُؤَخِّرُ الْعَتَمَۃَ بَعْدَ صَلٰوتِکُمْ شَیْئًا وَّ
کَانَ یُخَفِّفُ الصَّلٰوۃَ اور تھے تاخیر کرتے عشا کو بعد وقت نماز تمہاری کے کچھ اور تھے سبک پڑھتے نماز
فائدہ یعنے سب نمازیں مقتدیوں کی رعایت کرنے کہ کوئی بیمار ہے کوئی ضعیف ہے اسواسطے چھوٹی
سورتیں پڑھتے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ الْعَتَمَۃِ اور روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ نماز پڑھی ہم نے
ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عشا کی یعنے بہت راتوں کو فَلَمْ یَخْرُجْ حَتّٰی مَضٰی نَحْوٌ مِّنْ
شَطْرِ اللَّیْلِ پھر نہ تشریف لائے یعنے ایک رات کو یہاں تک کہ گذری قریب آدھی رات کے فَقَالَ خُذُوْا
مَقَاعِدَکُمْ فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا فرمایا لئے رہو اپنے اپنے بیٹھنے کی جگہہ پھر لئے رہے ہم اپنے اپنے بیٹھنے کی
جگہہ فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَہُمْ پھر فرمایا تحقیق لوگوں نے نماز پڑھ لیا اور
سو رہے وَاِنَّکُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِیْ صَلٰوۃٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوۃَ اور تحقیق تم ہمیشہ نماز میں جب تک کہ انتظار

کرتے ہو نماز کی وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ
اللَّيْلِ اور اگر ہوتی کمزوری ضعیف کی اور بیماری بیمار کی تحقیق دیر کرتا مین اس نماز کی آدھی رات تک
رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ بہت جلدی کیا
کرتے ظہر کی تم سے اور تم بہت جلدی کرتے ہو عصر کی اُن سے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت
کیا اسکو احمد اور ترمذی نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ اور روایت ہی انس سے کہا کہ تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ ہوتی گرمی ٹھنڈے مین پڑھتے نماز اور جب ہوتی سردی جلدی کرتے
نماز کی رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو نسائی نے وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ
قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عبادہ ابن صامت صحابی سے کہا کہ
فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ
عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا تحقیق حال یہ ہی کہ غالب ہونگے تم پر بعد میرے سردارین باز رکھے گی انکو چیزین
نماز پڑھنے سے اُسکے وقت مین فائدہ یعنے شغل دنیاوی اور خواہش نفسانی اُنکو مستحب وقت
مین نماز پڑھنے سے باز رکھیگی حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا یہان تک کہ جاتا رہیگا
اُسکا وقت پھر پڑہو تم نماز کو اُسکے وقت مین فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ
تب کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ نماز پڑہون مین اُنکے ساتھ فرمایا ہان رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت
کیا اسکو ابوداؤد نے وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اور روایت ہی قبیصہ ابن وقاص صحابی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے يَكُوْنُ
عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِيْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ فَهِيَ لَكُمْ وَهِيَ عَلَيْهِمْ غالب ہونگے تم پر
سردارین بعد میرے تاخیر کرینگے نماز کو پھر ثواب اُسکا تمکو ہی اور گناہ اسکا اُنکو ہی فائدہ یعنے اگر
تمنے اسکو اول وقت مین پڑھ لیا ہی اور جماعت مین شامل ہوے تو تمکو نفل کا ثواب اور اُنکو تاخیر کا گناہ اور
اگر تمنے فتنہ فساد اور خون کے خوف سے نماز کو تاخیر کرکے انکے ساتھ پڑہا تو کچھ نقصان نہین تم کو نماز کا ثواب
ہی اُنکو تاخیر کا گناہ کیونکہ جماعت تمہارے اختیار مین نہین فَصَلُّوْا مَعَهُمْ مَا صَلَّوا الْقِبْلَةَ پھر نماز پڑہو
انکے ساتھ جب تک کہ نماز پڑہین قبلہ کی طرف رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ

عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ روایت ہے عبید اللہ ابن عدی ابن خیار
تابعی سے کہ وہ آیا حضرت عثمان کے پاس اور وہ گھیرے ہوئے تھے **فائدہ** یعنے جسوقت اہل بغی نے
انکو گھیر لیا تھا اور اسی مین حضرت عثمان شہید ہوئے اُسیوقت کا یہ قصہ ہی فَقَالَ اِنَّكَ اِمَامُ عَامَّةٍ وَ
نَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى وَيُصَلِّيْ لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ وَنَتَحَرَّجُ پھر کہا عبید اللہ نے کہ تحقیق تم امام ہو سب مسلمان
کے اور اتری ہی تم پر وہ بلا کہ دیکھتے ہو اور نماز پڑھاتا ہی ہمکو سردار فتنے کا اور گناہ جانتے ہین ہم **فائدہ**
یعنے ایسا امام فتنہ فساد کو ہم گناہ جانتے ہین اور چاہتے ہین کہ اسکے پیچھے نماز نہ پڑھین فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَحْسَنُ
مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ وَاِذَا اَسَاؤُا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ
تب فرمایا نماز بہتر ان کاموں کی ہی جو کرتے ہین لوگ پھر جسوقت نیکی کرین لوگ پھر نیکی کر انکے ساتھ اور جب برائی
کرین تب کنارے ہو انکی برائی سے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

بَابُ فَضَائِلِ الصَّلٰوةِ

یہ باب ہی نماز کے فضیلتون کا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَنْ يَّلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ
روایت ہی عمارہ ابن رویبہ صحابی سے کہا کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے ہرگز
نہ پیٹھیگا آگ مین وہ شخص کہ جسنے نماز پڑھا قبل نکلنے آفتاب کے اور قبل ڈوبنے آفتاب کے یعنے نماز فجر اور عصر کی
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** حضرت نے خاص ان دو نماز کو اسواسطے فرمایا کہ جو
کوئی ان پر مداومت کریگا تو دوسرے نمازین بھی اس سے فوت نہو وینگے وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابی موسی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ جو شخص کہ پڑھے دو نمازین ٹھنڈھی یعنے صبح اور
عشا کی داخل ہو بہشت مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق کیا بخاری اور مسلم کا اوپر اسکے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلٰٓئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلٰٓئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ
صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَصَلٰوةِ الْعَصْرِ آتے ہین پیچھے تمہارے فرشتے رات کو اور فرشتے دن کو اور اکٹھا
ہوتے ہین فجر کی نماز اور عصر کی نماز مین ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْئَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ تب اوپر چڑھتے ہین وہ فرشتے جو رات کو رہے تم مین پھر پوچھتا ہی اُن سے
رب انکا اور وہ خوب جانتا ہی حال انکا کیونکر چھوڑا تمنے میرے بندون کو فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ

باب فضائل الصلوٰة

وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ تب کہتے ہیں چھوڑا ہمنے انکو اور وہ نماز پڑھتے تھے اور آئے ہم انکے پاس اور وہ نماز پڑھتے تھے
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر **وَعَنْ** جُنْدُبِ الْقَسْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ اور روایت ہی جندب قسری صحابی سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے نماز صبح کی پھر وہ اللہ کی ذمہ میں ہی فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ
مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ پھر چاہئے کہ نہ طلب کرے تمکو اللہ ذمہ اپنے سے کچھ یعنے ایسا کام کرو کہ جس سے اللہ کا ذمہ یعنے عہد
نہ توڑے اور تم سے اللہ تعالی اپنے عہد و پیمان کی طلب نکرے کیونکہ فَاِنَّهٗ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهٖ بِشَيْءٍ
يُدْرِكْهُ حال یہ ہی کہ جسکو طلب کریگا اللہ اپنے ذمہ سے کچھ بھی پا ویگا اسکو یعنے اللہ سے کہیں بھاگنے کا ٹھکانا نہیں ہی
وہ پکڑیگا ثُمَّ يَكُبُّهٗ عَلٰى وَجْهِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ پھر ڈالیگا اسکو منہہ کے بل دوزخ کی آگ میں رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت
کیا اسکو مسلم نے وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ الْقُشَيْرِيِّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ اور بعضے نسخے میں مصابیح کے قشیری
ہی بدلے قسری کے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ
مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر
جانیں آدمی اس ثواب کو جو اذان اور پہلی صف میں ہی ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا
وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ پھر نہ پاویں مگر یہہ کہ قرعہ ڈالیں اس پر البتہ قرعہ ڈالیں اور اگر
جانیں اس ثواب کو جو سویرے جانے میں یعنے ظہر کے واسطے مسجد میں سویرے جانے کا ثواب جانیں تو البتہ دوڑیں
اسکی طرف وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا اور اگر جانیں اس ثواب کو جو عشا اور
صبح میں ہی تو البتہ آویں اس میں اگرچہ چلیں گھٹنوں پر یعنے طاقت چلنے کی نہو تو مثل لڑکوں کے گھٹنوں یا چوتڑ پر
گھسکتے جماعت میں حاضر ہوں مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ اور روایت
ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی کوئی نماز بھاری زیادہ منافقوں پر فجر
اور عشا سے وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا اور اگر جانیں اس ثواب کو جو ان میں ہی تو البتہ آویں انمیں
اگرچہ چلیں گھٹنوں پر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر **وَعَنْ** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ اور روایت
ہی عثمان سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے نماز عشا کی جماعت میں پھر گویا کہ
نماز پڑہی آدہی رات وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ اور جو شخص کہ پڑہے نماز صبح کی جماعت
میں پھر گویا کہ نماز پڑہی تمام رات رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اِسْمِ صَلٰوتِکُمُ الْمَغْرِبِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ غالب آوین تم پر گنوار تمہاری نماز کے نام پر کہ مغرب ہی قَالَ وَیَقُوْلُ الْاَعْرَابُ ھِیَ الْعِشَاءُ فرمایا اور کہتے ہین گنوار یعنے مغرب کو کہ یہہ عشا ہی وَقَالَ لَا یَغْلِبَنَّکُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰی اِسْمِ صَلٰوتِکُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّھَا فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ الْعِشَاءُ فَاِنَّھَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ اور فرمایا نہ غالب آوین تم پر گنوار تمہاری نماز کے نام پر کہ عشا ہی تحقیق وہ اللہ کی کتاب مین عشا ہی پھر تحقیق وہ تاریکی مین پڑہی جاتی ہی ساتھ دودھنے اونٹون کے **فائدہ** یعنے اونٹون کو گنوار شفق غایب ہونے کے بعد دوہتے تھے تاریکی مین اور عشا کی نماز کا وہی وقت تھا اس واسطے عشا کا نام عتمہ رکھ لیا تھا اور یہان یہہ مراد ہی کہ حضرت نے منع فرمایا کہ اپنی بولی اہل جاہلیت کے موافق نکرو بلکہ موافق اصطلاح شرع کے بولا کرو جب اہل جاہلیت کی تشبیہ بات مین منع ہوئی تب دوسرے کام مین کیا حال ہو رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَوْمَ الْخَنْدَقِ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَاَ اللّٰہُ بُیُوْتَھُمْ وَقُبُوْرَھُمْ نَارًا اور روایت ہی حضرت علی سے بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خندق کی لڑائی کے دن کہ باز رکھا کافرون نے ہمکو بیچلی نماز سے کہ نماز عصر کی ہی بھرے اللہ اُن کے گھرون اور قبرون کو آگ سے **فائدہ** روز خندق کے جسکو جنگ احزاب کہتے ہین بجویز جنگ و تیر اندازی کی سبب چار نمازین حضرت کے فوت ہوے چونکہ نماز عصر بہت فضیلت والی چھوٹنے سے آپ بددعا فرماے کہ نماز حق اللہ تھی اگرچہ جنگ احد مین کئے زخمین روے مبارک پر کافرون سے پہنچے پر بددعا نہین فرماے بلکہ یہی کہے کہ قوم نادان ہین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الْعَصْرِ روایت ہی ابن مسعود اور سمرہ بن جندب سے دونون نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز بیچ والی نماز عصر کی ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اور روایت ہی ابوہریرہ سے اُسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تفسیر مین قول اللہ تعالی کے اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا تحقیق قرآن فجر کا ہی حاضر کیا گیا قَالَ تَشْھَدُہٗ مَلٰئِکَۃُ اللَّیْلِ وَمَلٰئِکَۃُ النَّھَارِ فرمایا حاضر ہوتے ہین اُس مین یعنے فجر کی نماز کے وقت مین فرشتے رات کے اور فرشتے دن کے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَۃَ قَالَا الصَّلٰوۃُ الْوُسْطٰی صَلٰوۃُ الظُّھْرِ روایت ہی زید بن ثابت اور حضرت عائشہ سے دونون نے کہے صلوۃ وسطی نماز ظہر کی ہی رَوَاہُ مَالِکٌ عَنْ زَیْدٍ وَالتِّرْمِذِیُّ عَنْھُمَا تَعْلِیْقًا روایت کیا اسکو مالک نے زید بن ثابت سے اور ترمذی نے

وعنھما
ودرھم مجہول بیان سدر

دونون سے بغیر بیان سند کے وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز ظہر کی سویرے وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلٰوةً اَشَدَّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا اور نہ تھے پڑھتے کوئی نماز کہ بہت سخت ہو اوپر اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نماز سے فَنَزَلَتْ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى تب اتری یہہ آیت محافظت کرو سب نمازون پر اور صلوۃ وسطی پر وَقَالَ اِنَّ قَبْلَهَا صَلٰوتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلٰوتَيْنِ اور فرمایا تحقیق قبل اس کے دو نمازین ہین اور بعد اسکے دو نمازین ہین **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز افضل ہی کیونکہ جس عبادت مین سختی بہت ہو وہ افضل ہوگی پس صلوۃ وسطی سے مراد نماز ظہر کی ثبوت پائی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود نے وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ ابْنَ اَبِي طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ الصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الصُّبْحِ اور روایت ہی مالک سے کہ خبر پہنچی انکو یہہ کہ تحقیق حضرت علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عباس تھے فرماتے صلوۃ وسطی نماز صبح کی ہی **فائدہ** اس سے معلوم ہوتا ہی کہ صلوۃ وسطی نماز فجر ہی ولیکن بہت احادیث صحیحہ سے یہہ ثابت ہی کہ صلوۃ وسطی عصر کی نماز ہی رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا روایت کیا اسکو موطا مین وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقًا اور روایت کیا اسکو ترمذی نے ابن عباس اور ابن عمر سے بغیر بیان سند کے وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ غَدَا اِلٰى صَلٰوةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی سلمان فارسی سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ صبح کو جاوے طرف نماز صبح کے جاتا ہی ساتھ نشان ایمان کے وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ اور جو شخص کہ صبح کو جاوے طرف بازار کے یعنی بغیر فجر کے نماز کے پڑھے ہوے جاوے ساتھ نشان ابلیس کے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

بَابُ الْاَذَانِ

یہہ باب ہی بیان مین اذان کے **فائدہ** لغت مین اذان آگاہ کرنے کو کہتے ہین اور شرع مین نماز کے لئے آگاہ کرنا ہی مخصوص لفظون سے اور جب حضرت مدینہ منورہ کو تشریف فرما ہوے تو صحابہ چاہتے تھے کہ نماز کے واسطے ایک وقت معین ہووے تا اس مین خبر ہو جاوے تو سب حاضر ہو جاوینگے خبر کے واسطے بعضے اس وقت آگ روشن کرنے کی تجویز کئے اور بعضے ناقوس بجانے کی اور بعضے لکڑی بجانے کی اور بعضون نے بونگی بجانے کی اور تھوڑے قرنا بجانے کی لیکن فکر مین تھے کہ ہر ہر مین ایک ایک قوم سے تشبیہ آتی ہی اس اثنا مین چند صحابہ خواب دیکھے آئے اور وحی بھی حضرت پر نازل ہوئی کہ اذان سے لوگ کو جمع کرو

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ روایت ہی انس سے کہا کہ ذکر کیا صحابہ نے آگ اور ناقوس کا پھر ذکر کیا یہود اور نصاری کا

پھر حکم کئے گئے بلال کہ دو دو بار کہین لفظ اذان کے اور ایک ایک بار کہین لفظ اقامت کے قَالَ اِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهٗ لِاَيُّوْبَ کہا اسمعیل نے پھر ذکر کیا مین نے اس حدیث کو ایوب سے فَقَالَ اِلَّا الْاِقَامَةَ تب کہا مگر لفظ قد قامت الصلوة کا **فائدہ** لفظ قد قامت الصلوة کیتین دوبار کہا چاہیئے اور یہان اس حدیث کو مختصر روایت کیا ہی تیسری فصل مین ابن عمر سے حدیث آویگی اس مین مفصل اس قصہ کا ذکر ہوگا اور وہ قصہ یہہ ہی کہ جب مدینے مین مسلمان آئے تب چاہا کہ ایک وقت مقرر کرین نماز کے واسطے اس وقت سب لوگ حاضر ہون تب بعضون نے کہا کہ بلند مقام پر آگ روشن کرین کہ اسکو لوگ دیکھ کے آوین یا ناقوس بجاوین تب بعضے صحابہ نے کہا کہ یہہ عادت یہود کی ہی اور ناقوس عادت نصاری کی باقی حال تیسری فصل سے معلوم ہوگا اور ناقوس ایک بری موٹی دراز لکری ہوتی ہی اسکو چھوٹی لکری سے بجاتے ہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر **وَعَنْ** اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ اَلْقٰى عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ اور روایت ہی ابو محذورہ صحابی سے نام انکا سمرہ ہی کہا کہ سکھلایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کہا حضرت نے خود آپ فَقَالَ قُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تب فرمایا کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ۔ ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پھر دوسری بار کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ **فائدہ** اسکو ترجیع کہتے ہین یہہ سنت ہی امام شافعی اور مالک کے پاس ترجیع وہ ہی کہ دونون شہادت کو دوبار آہستہ کہنا اور پھر انکو دوبار بلند بولنا سند انکی یہی حدیث ہی احناف کہتے ہین کہ ابی محذورہ آہستہ کہنے کے سبب سے حضرت دوسری بار باواز بلند بلوا کے فرمائے انکے واسطے تشریع اور علی العموم یہہ حکم فرمائے کیونکہ ابی محذورہ کی دوسری حدیث مین ترجیع مذکور نہین ہی اور عبداللہ بن زید کی حدیث مین جو اصل ہی باب اذان مین بھی ترجیع نہین اور اذان مین بلال کے کہ سردار موذنون کے ہین بھی ترجیع نہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ تھی اذان زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

دو دو بار والاقامة مرة مرة غير انه كان يقول قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة اور اقامت
ایک ایک بار سوا اسکے کہ مؤذن تھا کہتا قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة یعنے اقامت مین قد قامت الصلوة دو بار
کہنا اور باقی لفظ ایک ایک بار رواه ابو داؤد والنسائی والدارمی روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی
اور دارمی نے **وعن**[۲] ابی محذورة ان النبی صلی الله علیه وسلم علمه الاذان تسع عشرة
كلمة والاقامة سبع عشرة كلمة اور روایت ہی ابو محذورہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے سکھلائی اسکو اذان ونیس لفظ اور اقامت سترہ لفظ رواه احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی
والدارمی وابن ماجة روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **وعنه**[۳]
قال قلت یا رسول الله علمنی سنة الاذان اور روایت ہی ابی محذورہ سے کہ کہا مین نے یا رسول
خدا سکھلا دیجئے مجکو طریقہ اذان کہنے کا قال فمسح مقدم راسه کہا کہ پھر چھوا اگلا جانب اپنے سر کا یعنے اشارہ کیا
کہ بسر وچشم تجکو سکھلاؤنگا قال تقول الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر ترفع بها صوتك فرمایا کہ
کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند کر تو ساتھ اسکے اپنی آواز ثم تقول اشهد ان لا اله الا الله اشهد
ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله تخفض بها صوتك
پھر کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ پست کر
تو ساتھ اسکے اپنی آواز کو ثم ترفع صوتك بالشهادة پھر بلند کر تو اپنی آواز ساتھ شہادت کے اشهد ان
لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان محمدا رسول الله اشهد ان محمدا رسول الله
حی علی الصلوة حی علی الصلوة حی علی الفلاح حی علی الفلاح گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود
برحق مگر اللہ گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بھیجے گئے اللہ کے ہین گواہی دیتا ہون
مین کہ محمد بھیجے گئے اللہ کے ہین آؤ نماز پڑھنے کو آؤ خلاص ہونیکے کام پر آؤ خلاص ہونیکے کام پر فان
كان صلوة الصبح پھر اگر ہو وقت نماز صبح کا قلت الصلوة خير من النوم الصلوة خير من النوم
الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله کہہ تو نماز بہتر ہی نیند سے نماز بہتر ہی نیند سے اللہ بڑا ہی اللہ بڑا ہی نہین کوئی معبود
برحق مگر اللہ رواه ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وعن**[۴] بلال قال لی رسول الله
صلی الله علیه وسلم لا تثوبن فی شیء من الصلوة الا فی صلوة الفجر اور روایت ہی بلال سے
کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کر کسی نماز مین سوا فجر کی نماز کے **فائدہ** تثویب کہتے
ہین اعلام کے بعد اعلام کرنے کو مثلا الصلوة خیر من النوم یا حی علی الفلاح اذان اور اقامت کے بیچ مین کہنا رواه
الترمذی وابن ماجة روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے وقال الترمذی ابو اسرائیل الراوی

لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور کہا ترمذی نے ابو اسرائیل راوی نہیں ہی وہ ایسا مضبوط نزدیک اہل حدیث کے **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال کو جسوقت کہ اوان کہے تو ٹھہر ٹھہر کہہ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ اور جسوقت اقامت کہے تو جلدی کہہ اور ٹھہر درمیان اپنی اذان اور اقامت کے اُس قدر کہ فراغت کرے کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور فراغت کرے استنجے والا جب آوے پاخانہ میں اپنے حاجت رفع کرنے کو اور نہ کھڑے ہو تم نماز کے واسطے جب تک کہ دیکھو تم مجکو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَقَالَ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ وَاِسْنَادُهُ مَجْهُوْلٌ اور کہا نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر حدیث عبد المنعم سے اور اسناد اسکی مجہول ہی **وَعَنْ** زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ اور روایت ہی زیاد بن الحارث صدائی صحابی سے کہا کہ حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ اذان کہہ فجر کی نماز مین پھر اذان کہی مین نے تب ارادہ کیا بلال نے کہ اقامت کہے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بھائی صدائی نے اذان کہی اور جو اذان کہے پھر وہی اقامت کہے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ تھے مسلمان جس وقت کہ آئے مدینے مین جمع ہو فَيَتَحَيَّنُوْنَ لِلصَّلٰوةِ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ پھر تلاش کرتے تھے وقت کی نماز کے واسطے اور نہ تھا پکارتا نماز کے واسطے کوی پھر گفتگو کیا ایک دن اس مین فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوْا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى تب کہا بعضوں نے بناؤ مانند ناقوس نصاری کے وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ اور کہا بعضوں نے بناؤ سینگہ مانند سینگہ یہود کے **فائدہ** یہود اپنی نماز کے وقت سینگہ بجاتے تھے فَقَالَ عُمَرُ اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُّنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ تب کہا حضرت عمر نے کیا نہیں بھیجتے تم ایک شخص کو کہ پکارے نماز کے واسطے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بلال کھڑا ہو اور پکار نماز کے واسطے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يعمل بِالنَّاقُوسِ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلٰوةِ طَافَ بِيْ وَاَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِيْ يَدِهٖ اور روایت ہی عبداللہ بن زید بن عبد ربہ صحابی انصاری سے کہا کہ جب حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ناقوس کے کہ بنایا جاوے تاکہ بجاوین اسکو لوگون کے واسطے نماز مین جمع ہونے کے لئے خواب مین دکھائی دیا مجکو اور مین سوتا تھا ایک شخص کہ اٹھا رہا ہی ناقوس کو اپنے ہاتھ مین فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ پھر کہا مین نے ای بندے اللہ کے کیا بیچتا ہی تو ناقوس کو قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ کہا کیا کریگا تو اسکو قُلْتُ نَدْعُوْا بِهٖ اِلَى الصَّلٰوةِ کہا مین نے بلاوینگا اس سے نماز کی طرف فَقَالَ اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ تب کہا کیا بتلاؤن مین تجکو وہ چیز کہ بہتر ہی اس سے فَقُلْتُ لَهٗ بَلٰى پھر کہا مین نے اس سے کہ ہان بتلاؤ قَالَ فَقَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اِلٰى اٰخِرِهٖ کہا پھر کہا اسنے کہے تو اللہ اکبر آخر اذان تک وَكَذَا الْاِقَامَةُ اور اسیطرح اقامت فَلَمَّا اَصْبَحْتُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَاَيْتُ پھر جب صبح کیا مین نے آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی مین نے انکو جو کچھ دیکھا تھا مین نے فَقَالَ اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٍّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَاَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ تب فرمایا حضرت نے تحقیق یہہ خواب حق ہی جو چاہے اللہ تعالی پھر کھڑا ہو بلال کے ساتھ اور بتلا اسکو جو دیکھا ہی تو نے پھر چاہئے کہ اذان کہے بلال ان لفظون سے فَاِنَّهٗ اَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ پھر بیشک بلال بلند زیادہ آواز مین ہی تجھسے فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ اُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ پھر کھڑا ہوا مین بلال کے ساتھ اور شروع کیا مین نے کہ بتلانے لگا اسکو بلال کو اور اذان کہتے تھے بلال ان لفظون سے قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ کہا راوی نے پھر سنا اسکو عمر بن الخطاب نے اور وہ اپنے گھر مین تھے فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ مَا اُرِيَ پھر نکلے کھینچتے ہوے چادر اپنی کہتے تھے یا رسول اللہ قسم ہی اس ذات کی کہ بھیجا آپ کو ساتھ حق کے تحقیق دیکھا مین نے مانند اس چیز کے کہ دکھلایا گیا عبداللہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر واسطے اللہ کے ہی تعریف کہ دیے صحابہ کو اسطرح الہام دیا کرتا ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْاِقَامَةَ روایت کیا اسکو ابوداود اور دارمی اور ابن ماجہ نے مگر یہہ کہ اسنے نہ ذکر کیا اقامت کا وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ لٰكِنَّهٗ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث صحیح ہی لیکن ترمذی نے نہ صاف ذکر کیا قصہ ناقوس کا

وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلٰوةِ اَوْ حَرَّكَهٗ بِرِجْلِهٖ اور روایت ہی ابوبکرہ سے کہا کہ نکلا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صبح کی نماز کے واسطے پھر تھے نہ گذرتے کسی شخص پر مگر پکارتے اسکو نماز کے واسطے یا ہلاتے

اسکو اپنے ہاتھون سے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ سوتے کو نماز کے لئے جگانا روا ہی خواہ آواز سے یا ہلاکے رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے **وَعَنْ** مَالِكٍ بَلَغَهُ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ عُمَرَ يُؤْذِنُهُ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ اور روایت ہی مالک سے پہنچی اُنکو یہہ حدیث کہ موذن حضرت عمر کے پاس خبردار کرتا اُنکو نماز کے واسطے فَوَجَدَهُ نَائِمًا فَقَالَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ پھر پایا ان کو سوتا ہوا تب کہا الصلوة خیر من النوم فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِيْ نِدَاءِ الصُّبْحِ پھر حکم کیا اُسکو عمر نے کہ مقرر کرے اسکو صبح کی اذان مین **فائدہ** اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نے ابی محذورہ کو فرمایا کہ صبح کی اذان مین الصلوة خیر من النوم کہا کرے شاید یہہ سنت اسوقت ترک ہوئی تھی حضرت عمر نے یاد دلایا یا یہہ معنی کہ حضرت عمر نے کہا کہ اذان مین کہا کرے کیونکہ اسنے انکے جگانے کو کہا تھا رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا روایت کیا اسکو موطا مین **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ مُّؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ اِنَّهٗ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ اور روایت ہی عبدالرحمن بن سعد بن عمار بن سعد موذن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ خبر دی مجکو میرے باپ نے اپنے باپ سے اسنے میرے دادے سے یعنے سعد بن قرظ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا بلال کو کہ کرے اپنی دونون انگلیان اپنے دونون کانون مین اور فرمایا کہ یہہ بلند کرنے والی زیادہ ہی تیری آواز کو رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَاِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

یہہ باب ہی بیان مین فضیلت اذان اور جواب دینے موذن کے **فائدہ** امامت افضل ہی اگر حقوق اسکے بجالاسکتا ہی والا اذان افضل ہی اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذان دینے کا اتفاق کبھو نہوا اور جواب اذان کا ضروری ہی اور اگر متعدد اذان سننے مین آوے تو اول شروع کیا سو اسکا جواب دیوے اور اگر معلوم نہو تو اپنے مسجد کے اذان کا جواب دیوے اور مسجد مین آچکا سو شخص پر اجابت نہین کیونکہ خود داخل مسجد ہو چکا اور اگر کوئی گھر مین قرآن پڑہتا ہو تو البتہ اجابت اسپر ہی اگر مسجد مین ہو تو نہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ روایت ہی معاویہ سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ اذان دینے والے لمبی گردن کے ہونگے اور لوگون سے قیامت کے دن **فائدہ** دراز گردن سے مراد بزرگی ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ اور روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اذان دی جاتی ہی نماز کے واسطے پیٹھ دے کر بھاگتا ہی شیطان گوز مارتا ہوا
یہان تک کہ نہین سنتا اذان کو فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب بالصلوۃ ادبر حتی اذا قضی
التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسہ یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر
حتی یظل الرجل لا یدری کم صلی پھر جب ہوچکتی ہی اذان آتا ہی یہان تک کہ جب اقامت کہی جاتی ہی
نماز کی پیٹھ دے کر بھاگتا ہی یہان تک کہ جب ہوچکتی ہی اقامت آتا ہی یہان تک کہ خطرہ ڈالتا ہی درمیان شخص کے
اور اسکے دل کے کہتا ہی یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز اس چیز کو کہ نہ تھا یاد کرتا یہان تک کہ ہوتا ہی شخص کہ نہین جانتا
کتنی نماز پڑہی **فائدہ** نماز مین ریا کو دخل ہونے سے شیطان بھی دخل دیتا ہی بخلاف اذان کے کہ اسمین ریا کو اصلا دخل نہین اسواسطے اس سے
بھاگتا ہی متفق علیہ اتفاق کیا ہی بخاری اور مسلم کا **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شئ الا شہد لہ
یوم القیمۃ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سنتا ہی
درازی آواز موذن کی کوئی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی چیز مگر گواہی دیتا ہی اسکے لئے قیامت کے دن رواہ البخاری روایت
کیا اسکو بخاری نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم موذن کو کہ اذان کہتا ہی تب کہو تم مانند اسکے جو کہتا ہی ثم
صلوا علی فانہ من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا پھر درود بھیجو مجھپر پھر تحقیق جو شخص کہ درود
بھیجتا ہی مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہی اللہ اسپر بسبب اسکے دس بار ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ پھر مانگو اللہ سے
میرے واسطے وسیلہ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ پھر تحقیق وہ
ایک مرتبہ ہی بہشت مین نہین لائق ہی وہ مرتبہ کسی کے مگر واسطے ایک بندے کے اللہ کے بندون مین سے
وارجوا ان اکون انا ہو فمن سال لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ اور امید رکھتا ہون
کہ ہون مین وہ بندہ سو جو شخص کہ مانگے میرے واسطے وسیلہ حلال ہوئی اسپر میری شفاعت رواہ مسلم
روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر اور روایت
ہی حضرت عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر پھر کہے ایک
تم مین کا اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر کہے
موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے ایک تم مین کا اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشہد ان محمدا

وسیلہ کے معنی

رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ پھر کہے موذن اشہدان محمدا رسول اللہ کہے ایک تم میں کا اشہدان محمدا رسول اللہ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر کہے موذن حی علی الصلوۃ کہے ایک تم مین کا لاحول ولاقوۃ الا باللہ ثُمَّ قَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر کہے موذن حی علی الفلاح کہے ایک تم مین کا لاحول ولاقوۃ الا باللہ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ پھر کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تم مین کا اللہ اکبر اللہ اکبر ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ پھر کہے موذن لا الہ الا اللہ کہے ایک تم مین کا لا الہ الا اللہ اپنے صدق دل سے داخل ہوے بہشت مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے جب سنے اذان یا الٰہی پروردگار اس پکار پوری کے اور نماز حاضر کے دے تو محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا انکو مقام محمود مین وہ مقام کہ وعدہ کیا ہی تونے اسکا یعنے مقام محمود حلال ہوے اسپر میری شفاعت قیامت کے دن رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُغِیْرُ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ وَکَانَ یَسْتَمِعُ الْاَذَانَ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَکَ وَاِلَّا اَغَارَ اور روایت ہی انس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹنے کو جاتے جس وقت کہ ظاہر ہوتا فجر اور تھے کان رکھتے اذان پر پھر اگر سنتے اذان تو باز رہتے لوٹنے سے اور نہین تو لوٹتے

فائدہ حضرت کی عادت تھی کہ دشمن کے لوٹنے کو صبح کے وقت جاتے اور کفر اور اسلام کی پہچان اذان تھی اذان سنتے تو جانتے کہ مسلمان ہین انکو نہ لوٹتے اور نہین تو لوٹتے فَسَمِعَ رَجُلًا یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ پھر سنا ایک شخص کو کہ کہتا ہی اللہ اکبر اللہ اکبر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْفِطْرَۃِ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ شخص اسلام پر ہی ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر کہا اسنے اشہدان لا الہ الا اللہ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلا تو آگ سے فَنَظَرُوْا اِلَیْہِ پھر دیکھے صحابہ نے اسکو کہ یہہ کون ہی فَاِذَا ھُوَ رَاعِیْ مِعْزًی پھر ناگہان وہ شخص چرانیوالا بکری کا ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا غُفِرَلَهٗ ذَنْبُهٗ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے اس وقت کہ سنے موذن کو یعنے جب اذان سنے تب کہے مین گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ وہ اکیلا ہی اسکا کوئی شریک نہین اور گواہی دیتا ہون کہ محمد اسکے بندے اور اُسکے رسول ہین راضی ہوا مین ساتھ اللہ کے رب جان کر اور ساتھ محمد کے رسول جان کر اور ساتھ اسلام کے دین جان کر بخشے جاتے ہین اسکے لئے اسکے گناہ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلٰوةٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان دونون اذان کے یعنے اذان اور اقامت کے درمیان مین نماز ہی درمیان دونون اذان کے نماز ہی ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ پھر فرمایا تیسری بار اس شخص کے واسطے کہ چاہے **فائدہ** ابو حنیفہ کے نزدیک نماز مغرب کے آگے نفل مکروہ ہی بسند حدیث بریدہ اسلمی کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اس پر

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ روایت ہی ابو ہریرۃ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہی کہ سب کی نماز کا بوجھ اسپر رہتا ہی اور موذن امانت دار ہی کہ نماز روزے کے وقت کی محافظت رکھتا ہی اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ یا الٰہی ہدایت کر تو اماموں کو اور بخش تو موذنوں کو رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور شافعی نے اور ایک روایت مین شافعی کی ساتھ لفظ مصابیح کے ہی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ اذان کہے سات برس ثواب کے ارادے پر لکھی جاتی ہی اُسکے لئے چھٹی آگ سے رَوَاہُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَّاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَاْسِ شَظِيَّةٍ لِّلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّيْ اور روایت ہی عقبہ بن عامر صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوتا ہی رب تیرا بکریوں کے چرواہے سے پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا ہی نماز کے واسطے اور نماز پڑھتا ہی فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ

لِعَبْدِیْ وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ پھر فرماتا ہی اللہ عزت اور بزرگی والا دیکھو میرے اس بندے کی طرف
اذان کہتا ہی اور ٹھیک ادا کرتا ہی نماز کو ڈرتا ہی مجھسے بیشک بخشا مین نے اپنے بندے کو اور داخل کیا مین نے
اسکو بہشت مین رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے **وَعَنْ**
ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلٰی كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص مین مشک کے ٹیلون پر قیامت
کے دن عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوْلَاهُ پہلا غلام کہ ادا کیا حق اللہ کا اور حق اپنے میان کا
وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ اور دوسرا وہ شخص کہ امامت کیا ایک قوم کی اور وہ سب اس سے راضی ہین۔
وَرَجُلٌ يُنَادِیْ بِالصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اور تیسرا وہ شخص کہ اذان کہتا ہی پانچون نماز کے واسطے
ہر دن رات رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور کہا یہہ
حدیث غریب ہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ
يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰی صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موذن بخشا جاتا ہی اسکے لئے موافق درازی اسکی آواز کی اور گواہی دیتے ہین
اسکے واسطے ہر تر اور خشک وَشَاهِدُ الصَّلٰوةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوةً وَّيُكَفَّرُ
عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا اور حاضر ہونیوالا نماز مین لکھی جاتی ہی اسکے لئے پچیس نماز اور بخشے جاتے ہین اس سے جو گناہ
کہ دو نماز کے بیچ مین ہین رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد
اور ابن ماجہ نے وَرَوَی النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ وَقَالَ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی
اور روایت کیا نسائی نے قول کل رطب ویابس تک اور کہا اور واسطے اسکے ہی مانند ثواب اس شخص کے کہ نماز پڑھی
ہی **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ اور روایت
ہی عثمان بن ابی العاص سے کہا اسنے کہا مین نے یا رسول اللہ مقرر کرو مجکو امام میری قوم کا قَالَ اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ
بِاَضْعَفِهِمْ فرمایا تو ہی امام انکا اور پیروی کر تو ان مین سے بہت کم زور کی یعنے جو ضعیف اور کم زور ہین انکے
حال کا خیال رکھہ در قراءت بہت طول نکر کہ ان کو تکلیف ہو وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا يَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِهٖ اَجْرًا
اور مقرر کر موذن کو نلیوے اپنی اذان پہ مزدوری رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت
کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا کہ سکھلایا مجکو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہون مین نزدیک اذان مغرب کے اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ

وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِي یا الٰہی یہہ ہی وقت آنے رات تیری کا اور وقت جانے دن تیرے اور یہہ آوازین ہین تیرے پکارنیوالون کی پہر بخش مجکو رَوَاہُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ روایت کیا اسکو ابوداوُد اور بیہقی نے دعوات کبیر مین وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ اور روایت ہی ابی امامہ یا بعضے اصحاب رسول خداصلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ تحقیق بلال نے شروع کی اقامت کہنی پہر جب کہا قد قامت الصلوٰۃ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَهَا اللّٰهُ وَأَدَامَهَا فرمایا رسول خداصلی اللہ علیہ وسلم نے قایم رکھے اسکو اللہ اور ہمیشہ رکھے اسکو وَقَالَ فِي سَائِرِ الْإِقَامَةِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عُمَرَ فِي الْأَذَانِ اور فرمایا باقی اقامت مین مانند حدیث عمر کے اذان مین رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداوُد نے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ اور روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا رسول خداصلی اللہ علیہ وسلم نے نہین رد کی جاتی دعا اذان اور اقامت کے بیچ مین رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ابوداوُد اور ترمذی نے وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ اور روایت ہی سہل بن سعد صحابی انصاری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خداصلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائین ہین کہ نہین رد کی جاتین یا فرمایا کہ کم رد کی جاتین ہین الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ ایک تو دعا وقت اذان کے وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اور دوسری وقت جہاد کے جب کہ مل جاوین بعضے انکے بعضے سے وَفِي رِوَايَةٍ وَتَحْتَ الْمَطَرِ اور ایک روایت مین ہی اور نیچے مینہہ کے یعنے وقت برسنے مینہہ کے یا یہہ کہ جو شخص کہ پانی مین بہیگا اور اسکے سر پر مینہہ برسا ہو اسکی دعا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ روایت کیا اسکو ابوداوُد اور دارمی نے مگر دارمی نے نہ ذکر کیا وتحت المطر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ يَفْضُلُونَنَا اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا ایک شخص نے یا رسول خدا تحقیق اذان دینے والے زیادہ ہوتے ہین ہم سے درجے مین فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ كَمَا يَقُولُونَ فَإِذَا انْتَهَيْتَ فَسَلْ تُعْطَ پہر فرمایا رسول خداصلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ تو جیسا کہ کہتے ہین موذن پہر جب آخر کو پہنچے تب مانگ اللہ سے دیا جاویگا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداوُد نے

الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُونَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ روایت ہی جابر سے کہا کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے تحقیق شیطان جسوقت سنتا ہی نماز کی

اذان کو بھاگ جاتا ہی یہان تک کہ ہوتا ہی مکان روحاء مین قَالَ الرَّاوِيْ وَالرَّوْحَاءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَثَلٰثِيْنَ مِيْلًا کہا راوی نے اور روحاء مدینہ سے چھتیس کوس پر ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّيْ لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ اور روایت ہی علقمہ بن وقاص تابعی سے کہا کہ تحقیق تھا مین نزدیک معاویہ کے اسنے مین اذان دی معاویہ کے موذن نے فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهٗ حَتّٰى اِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تب کہا معاویہ نے جب کہ کہا انکے موذن نے یہان تک کہ جب کہا حی علی الصلوۃ کہا لاحول ولا قوۃ باللہ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پھر جب کہا حی علی الفلاح کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ اور کہا بعد اسکے جو کہا موذن نے بعد اسکے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اسطرح یعنے جب اذان سنا رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِيْ فَلَمَّا سَكَتَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر کھڑے ہوے بلال اذان کہنے لگے پھر جب چپ ہوے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کہے مانند اس کے یقین سے داخل ہوے بہشت مین رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو نسائی نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتے موذن کو شہادتین کہتا ہی فرماتے اور مین بھی اور مین بھی **فائدہ** گواہی دیتا ہون یعنے جب موذن اشہد ان لا آلہ الا اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ کہتا تب یہ فرماتے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهٗ بِتَاْذِيْنِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اذان کہے بارہ برس واجب ہوئی واسطے اسکے بہشت اور لکھی جاوے اسکے واسطے بدلے اسکے اذان کہنے کے ہر روز ساٹھ نیکیان اور بدلے ہر اقامت کے تیس نیکیان رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وَعَنْهُ قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ تھے ہم حکم کئے جاتے دعا کرنے کا وقت اذان مغرب کے رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ روایت کیا اسکو بیہقی نے دعوات کبیر مین

باب

الفصل یہہ باب مین وہ فواید ہین کہ پہلے دو باب سے باقی رہگئے فائدہ یہہ باب ہی بیان تاخیر اذان کئے

الاول فصل پہلی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بلالا ینادی

بلیل روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بلال اذان دیتا ہی رات مین ۔

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ سرور عالم کو دو موذن تھے ایک پیش از صبح صادق کے اذان دیتے تھے اور دوسرا

بعد اسکے شاید یہہ فقط رمضان مین ہو تو ہو واللہ اعلم فکلوا واشربوا حتی ینادی ابن ام مکتوم پھر

کھاؤ اور پیو یہان تک کہ اذان دیوے عبداللہ بن مکتوم قال وکان ابن ام مکتوم رجلا اعمی لا ینادی

حتی یقال لہ اصبحت اصبحت کہا راوی نے اور تھے ابن مکتوم شخص اندھے نہ اذان دیتے جب تک کہ کہا جاتا

انکو کہ صبح ہوی صبح ہوی متفق علیہ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر وعن سمرۃ بن جندب

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یمنعنکم من سحورکم اذان بلال ولا الفجر المستطیل

ولکن الفجر المستطیر فی الافق اور روایت ہی سمرہ بن جندب صحابی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے نہ منع کرے تمکو تمہارے سحر کے کھانے سے اذان بلال کی اور نہ فجر دراز یعنے صبح کاذب اور لیکن فجر پھیلنے والا آسمان کے

کنارے مین یعنے صبح صادق رواہ مسلم ولفظہ للترمذی روایت کیا اسکو مسلم نے اور لفظ اسکا

ترمذی کا ہی وعن مالک بن الحویرث قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وابن

عم لی اور روایت ہی مالک بن حویرث سے کہا کہ آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرے چچا کا بیٹا

فقال اذا سافرتما فاذنا واقیما ولیؤمکما اکبرکما تب فرمایا جب سفر کرو تم دونون تب اذان کہو اور اقامت

کہو اور چاہیے کہ امامت کرے تم مین سے بڑا تمہارا رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے وعنہ

قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا کما رایتمونی اصلی واذا حضرت الصلوۃ

فلیؤذن لکم احدکم ثم لیؤمکم اکبرکم اور روایت ہی مالک بن حویرث سے کہا کہ فرمایا ہمارے واسطے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو جسطرح دیکھا تمنے مجکو کہ نماز پڑھتا ہون اور جب وقت ہوا نماز کا تب چاہیے

کہ اذان کہے تمہارے لئے ایک تمہارا پھر چاہیے کہ امامت کرے تمہاری بڑا تم مین کا متفق علیہ اتفاق

بخاری اور مسلم کا اسپر وعن ابی ہریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین

قفل من غزوۃ خیبر سار لیلۃ حتی اذا ادرکہ الکری عرس اور روایت ہی ابی ہریرہ سے

کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پھرے جہاد خیبر سے چلے ایک رات کو یہان تک کہ جب لیا

انکو نیند نے اخیر رات مین اترے وقال لبلال اکلأ لنا اللیل اور فرمایا بلال کو نگہبانی کر ہمارے لئے

رات کی فصلی بلال ما قدر لہ ونام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ پھر نماز پڑھی بلال نے

جسقدر انکی تقاربین تھی اور سورہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے صحابہ فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ اسْتَنَدَ بِلَالٌ
اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُوَاجِهَ الْفَجْرِ پھر جب نزدیک ہوا فجر تکیہ لگایا بلال نے اپنے کجاوے سے منہ کرکے فجر کے طرف فَغَلَبَتْ
بِلَالًا عَيْنَاهُ وَهُوَ مُسْتَنِدٌ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا
بِلَالٌ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ پھر غالب ہوئین بلال پر انکی آنکھین اور تکیہ لگائے تھے
اپنے کجاوے سے پھر نہ جاگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ بلال اور نہ کوئی انکے اصحاب مین سے یہان تک
کہ آئی اُن پر دھوپ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَّلَهُمْ اِسْتِيْقَاظًا پھر تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پہلے انکے جاگنے مین فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب گھبرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فَقَالَ اَيْ بِلَالُ پھر فرمایا ای بلال تجھے کیا ہوا فَقَالَ بِلَالٌ اَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ تب کہا بلال نے
آئی مجھ پر وہ چیز کہ آئی آپ پر قَالَ اقْتَادُوْا فَاقْتَادُوْا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا فرمایا کھینچو اونٹون کو پھر کھینچا
اپنی سواریان تھوڑا سا یعنے اس میدان سے تھوڑا سا ٹل کے مقام کیا وہان نماز قضا ہوی اسواسطے اس میدان
کو برا جانا ثُمَّ تَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِلَالًا پھر وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور حکم کیا بلال کو فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ پھر اقامت کہی نماز کی تب نماز پڑھوائی سب کو صبح کی **فائدہ**
اس سے معلوم ہوا قضا نماز کے واسطے اذان نہین ہی یہی ہی مذہب امام شافعی کا ایک قول مین اور دوسرے
قول مین نہ اذان ہی اور نہ اقامت اور حنفی مذہب مین اذان اور اقامت مسنون ہی بسند دوسرے احادیث کے
چنانچہ شیخ ابن الہمام مسلم اور ابوداؤد سے روایت کیا ہی **فائدہ** خواب کے وقت دل مبارک حضرت کا
اگرچہ بیدار رہتا لیکن طلوع اور غروب کو پانا آنکھ کا کام ہی اسے آپکو وقفیت نہوی اور وحی بھیجنا خدا کا کام تھا شاید
مصلحت کے واسطے نہ بھیجا تا قضا نماز کے احکام امت معلوم کرے فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ نَسِيَ الصَّلٰوةَ
فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ پھر جب پڑھ چکے نماز فرمایا جو شخص
بھول جاوے نماز پھر چاہیے کہ پڑھے اسکو جب یاد کرے اُسکو پھر تحقیق اللہ تعالی نے فرمایا اور ٹھیک ادا کر نماز کو
میرے یاد کے واسطے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ قَدْ خَرَجْتُ
اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اقامت کہی جاوے نماز کی تب
نہ کھڑے ہو یہان تک کہ دیکھو مجکو کہ مین نکلا **فائدہ** حی علی الصلوۃ کے نزدیک اٹھنا مذہب فقہا کا
ہی شاید حضرت بھی اسیوقت مکان سے باہر آتے ہونگے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق بخاری اور مسلم کا اسپر
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ

فَلَا تَأْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا اور
روایت ہی ابوہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اقامت کہی جاوے نماز کی تب نہ آؤ تم
نماز کو دوڑتے اور آؤ تم اسکے لئے چلتے ہوے اور اختیار کرو تم آرام سے پھر جو پاؤ سو پڑہو اور جو نہ ملے تمکو سو پوری
کرو یعنے جب امام سلام پھیرے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی بخاری اور مسلم کا اسپر وَفِيْ رِوَايَةٍ
لِمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ
الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور ایک روایت مین مسلم کی پھر تحقیق ایک تمہارا جب قصد کرتا ہی نماز کا پھر وہ نماز مین ہی
اور یہہ باب خالی ہی دوسری فصل سے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ
بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ روایت ہی زید بن اسلم سے کہا اخیر رات کو اترے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم ایک رات مکے کی راہ مین اور تعین کیا بلال کو کہ جگاوے انکو نماز کے واسطے فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوْا
حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوْا پھر سویا بلال اور
سو گئے لوگ یہانتک کہ جاگے اور تحقیق طلوع ہوا اُن پر آفتاب پھر جاگے لوگ اور تحقیق گھبرائے فَاَمَرَهُمْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ تب حکم دیا انکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ سوار ہون یہانتک کہ نکلین اس جنگل سے وَقَالَ اِنَّ هٰذَا وَادِيَةُ
الشَّيْطَانِ فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ اور فرمایا تحقیق یہہ جنگل ہی کہ اس مین شیطان ہی
پھر سوار ہوے یہانتک کہ نکلے اس جنگل سے ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْزِلُوْا
وَاَنْ يَّتَوَضَّؤُا وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِيَ لِلصَّلٰوةِ اَوْ يُقِيْمَ پھر حکم کیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ
اترین اور وضو کرین اور حکم کیا بلال کو اذان کہے نماز کے واسطے یا اقامت کہے فائدہ راوی کو شک ہی کہ اذان
دینے کہا یا اقامت کہنے فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ پھر نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگون کے ساتھ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ پھر پھرے نماز سے اور تحقیق دیکھا انکی
گھبراہٹ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا
تب فرمایا اے آدمیو تحقیق اللہ نے لیا ہمارے جانون کو نیند مین اگر چاہتا البتہ پھیرتا اسکو ہماری طرف سوائے اس وقت کے
فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ اَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا
پھر جب سو جاوے کوئی تم مین کا نماز سے یا بھول جاوے اسکو پھر گھبراوے اسکی طرف تو چاہیے کہ پڑہے اسکو
جیسا کہ تھا پڑہتا اسکو اسکے وقت مین ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ

الصبی نوّمہ پھر متوجہ ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق کے طرف فقال ان الشیطان اتی بلالا
وھو قائم یصلی فاضجعہ اور فرمایا تحقیق شیطان آیا بلال کے پاس اور وہ کھڑا نماز پڑھتا تھا پھر سلایا اسکو
ثم لم یزل یھدئہ کما یھدء الصبی حتی نام پھر تری دیر تک لوری دے رہا تھا اسکو جیسا کہ
لوری دیا جاتا ہی لڑکا یہان تک کہ سویا ثم دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالا پھر پکارا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فاخبر بلال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الذی اخبر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر پھر خبر دی بلال نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مانند اس چیز کے
کہ خبر دی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو فقال ابوبکر اشھد انک رسول اللہ پھر کہا ابوبکر نے
مین گواہی دیتا ہون تحقیق آپ رسول اللہ کے ہین رواہ مالک مرسلا روایت کیا اسکو مالک نے مرسل
وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان معلقتان فی
اعناق المؤذنین للمسلمین صیامھم وصلوتھم اور روایت ہی ابن عمر سے کہا کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین مسلمانون کی لٹکی ہوئی ہین گردنون مین موذنون کے یعنے وہ دونون خصلت
مسلمانون کی موذنون کے گلے پڑ امانت ہین پہلا روزہ انکا اور دوسرا نماز انکی رواہ ابن ماجۃ روایت
کیا اسکو ابن ماجہ نے

باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ

یہہ باب ہی مسجدون اور نماز کے جگہون کے بیان مین

الفصل الاول

فصل پہلی عن
ابن عباس روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے قال لما دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
البیت کہا انہنے جسوقت آئے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے مین مکے کی فتح کے روز دعا فی نواحیہ
کلھا دعا فرمایا اسکے سب کنارے اور کونون مین ولم یصل حتی خرج منہ اور نماز نہین پڑھی یہان
تک کہ باہر نکلے اس مین سے فلما خرج رکع رکعتین فی قبل الکعبۃ جب باہر آئے دو رکعت
نماز کعبے کے دروازے کے روبرو پڑھی وقال ھذہ القبلۃ اور فرمایا حضرت نے یہہ قبلہ ہی اشارہ قبلے کے
طرف کئے اور بیان فرمایا حکم قبلے کا کہ اسکے طرف متوجہ ہونا قرار پایا ہی رواہ البخاری روایت کیا اس حدیث کو
بخاری نے ورواہ مسلم عنہ وعن اسامۃ بن زید اور روایت کیا اسکو مسلم نے ابن عباس اور
اسامہ بن زید سے وعن عبد اللہ بن عمر اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ ھو واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ
الحجبی وبلال بن رباح تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے کعبے مین اور حضرت کے ساتھ اسامہ
بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی کہ دربان کعبے کے اور اسکی کنجی رکھنے والے تھے اور بلال بن رباح بھی کعبے مین آئے

فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ پس موند ہا بلال نے دروازہ کعبے کا حضرت پر تا لوگ ہجوم نکرین وَمَكَثَ فِيهَا اور دیر تک رہے حضرت کعبے مین فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ ابن عمر کہتا ہی کہ پوچھا مین بلال کو جب بلال نے حضرت کے ساتھ باہر آیا مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کیا کام کئے رسول خدا نے کعبے مین فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ بولا بلال نے کئے ایک کھام کو حضرت نے اپنی بائین بازو کو وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ اور دو کھام کو اپنی سیدے طرف وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ اور تین کھام کو اپنے پیچھے وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ اور تھا گھر کعبے کا ان دنون مین چھے کھام پر اور ان دنون مین تین کھام پر ہی ثُمَّ صَلّٰى بعد اسکے نماز پڑہے

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت اندر کعبے کے نماز پڑہی اور اول کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ باہر آکے نماز پڑہی باوجود کہ دونون حدیثون مین بہا مدہی سبب یہہ ہی کہ حضرت اسامہ کو پانی لانے باہر روانہ فرماے تھے شاید اسوقت پڑہلئے ہونگے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر

۳ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا کہا اسنے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد مین خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ بہتر ہی ہزار نماز سے دوسرے مسجدون مین جو اسکے سواے ہین اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مگر مسجد کعبے کی کہ نماز کعبے مین بہتر ہی میری مسجد کی نماز سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق بخاری اور مسلم کا اسپر

۴ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ باندہے جاوین کجاوے یعنے سفر نکرین مگر تین مسجدون کے طرف مَسْجِدِ الْحَرَامِ پہلا کعبہ کہ اسکو مسجد حرام کہتے ہین کیونکہ شکار وجنگ اس مین حرام ہی وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى دوسرا بیت المقدس کہ اسکو مسجد اقصی کہتے ہین کس لئے کہ اس زمانے مین کوئی مسجد اسکے آگے سے نتہی پس مسجدون کا انتہا اسکے طرف ہی وَمَسْجِدِيْ هٰذَا اور تیسری یہہ میری مسجد

فائدہ سب مساجد سے یے تین مسجد فضیلت دار ہونے سے انکے طرف حکم سفر کا ہوا بخلاف دوسرے مساجد کہ سب فضیلت مین برابر ہین سفر مین انکے کچھ فایدہ نہین لیکن مشاہد اولیا اور صلحا کے ایک سے ایک افضل ومتبرک رہنے سے انکے سفر مین فایدہ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

۵ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِيْ عَلٰى حَوْضِيْ کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گھر میرا اور میرے منبر کے بیچ مین ایک باغ ہی باغون سے بہشت کے اور منبر میرا میری حوض پر ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ایک روایت مین آیا ہی بَيْنَ قَبْرِيْ

ومنبری میری قبر اور میرے منبر کے درمیانے اور ایک روایت مین آیا ہی بین حجرتی ومصلائی کہ میرے حجرے اور مصلے کے درمیانے **وعن** ابن عمر اور روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی مسجد قباء کہا اسنے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرماتے تھے مسجد قبا کو کل سبت ماشیا وراکبا ہر ہفتے مین پیادہ بھی اور سوار بھی فیصلی فیہ رکعتین پس پڑھتے تھے اُس مین دو رکعت نماز **فائدہ** قبا ایک جگہہ ہی مدینہ منورہ سے تین کوس پر ابتدا سے ہجرت مین مدینے کو پہنچنے کے آگے اس جگہہ مین ایک مسجد بنائے تھے اسکو مسجد قبا کہتے ہین متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** ابی ہریرۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے احب البلاد الی اللہ مساجدھا زیادہ دوست شہرون سے اللہ تعالی کے پاس اسکے مسجدین ہین کہ جن مین عبادت کرتے ہین اور دین کے کام مین مشغول رہتے ہین وابغض البلاد الی اللہ اسواقھا اور دشمن ترین جگہ شہرون سے اللہ تعالی کے پاس اسکے بازارین ہین کہ جن مین دنیا کے کامون مین مشغول ہین اور خدا کے یاد سے دور رہتے ہین رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ جو شخص کہ بناوے اللہ تعالی کے خشنودی کے نیت سے مسجد کو بناتا ہی اللہ تعالی اسکے لئے ایک گھر بہشت مین **فائدہ** بعضے علما کہتے ہین کہ یہہ حدیث متواتر ہی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غدا الی المسجد اوراح اعد اللہ لہ نزلہ من الجنۃ کلما غدا اوراح اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جاوے مسجد کو اول روز مین یا آخر روز مین تیار کرتا ہی خدا تعالی اسکے لئے کھانا اسکے مہمانیکا بہشت سے جس وقت کہ جاوے صبح کو یا شام کو یہہ اشارہ ہی کہ مسجد گویا گھر خدا تعالی کا ہی جسنے آیا خدا نے اُسکی ضیافت کرتا ہی اور اسکو محروم نہین چلاتا ہی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم الناس اجرا فی الصلوۃ ابعدھم فابعدھم ممشا اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بزرگ لوگون سے ثواب مین نماز کے وہ ہی جسنے اُن مین سے دور رہنے والا ہو پھر جو کوئی اس سے دور رہنے والا راہ سے مسجد کو آتا ہی والذی ینتظر الصلوۃ حتی یصلیھا مع الامام اور جسنے بیٹھا ہو مسجد مین نماز کی انتظار مین تا ادا کرے نماز کو امام کے ساتھ اعظم اجرا من الذی یصلی ثم ینام بہت ثواب رکھتا ہی اُسی سے

جسنے تنہا نماز پڑہا اور سورہا متفق علیہ اتفاق کیا مسلم اور بخاری کا اسپر وعن جابر قال خلت البقاع حول المسجد اور روایت ہی جابر سے کہا اُسنے کہ جگہہ خالی ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد کی اطراف وہان کے لوگ مرجانے سے یا دوسری جاپر چلے جانے سے فاراد بنو سلمۃ ان ینتقلوا قرب المسجد پس ارادہ کئے بنو سلمہ نے ایک قبیلہ ہی انصار سے کہ اگر رہین اپنی جاگہون سے کہ دور رہتے تھے مسجد سے مسجد شریف کے پاس فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم پس پہنچی یہہ خبر انکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فقال لھم بلغنی انکم تریدون ان ینتقلوا قرب المسجد پھر فرمایا حضرت نے انکو خبر پہنچی ہی مجھکو کہ تم چاہتے ہوا اپنے گھرون کو چھوڑ آرہین مسجد نزدیک قالوا نعم یارسول اللہ قد اردنا ذلک کہے ہان ای رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہم چاہتے ہین ایسا ہی فقال یا بنی سلمۃ دیارکم تکتب اثارکم دیارکم تکتب اثارکم تب فرمایے حضرت نے ای بنو سلمہ لازم کرلیو اپنی ہی رہنے کی جگہہ کو کہ جہان رہتے ہو لکھا جاتا ہی تمہارے نامۂ اعمال مین ثواب تمہارے قدمونکا جو رکھتے ہو مسجد کو آنے کے لئے مکرر فرمایا وہین رہو کہ لکھا جاتا ہی حسنات تمہاری چلنے کا جسنا کہ دور سے آتے ہو ثواب زیادہ پاتے ہو رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وعن[۱۲] ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلھم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سات قوم ہین کہ اپنی پناہ مین رکھتا ہی انکو خداے تعالی جس دن کہ نہین ہی کوی پناہ سواے اسکی پناہ کے اور بعضے کہے ہین کہ بٹھاوینگا انکو خداے تعالی عرش کے نیچے تاگرمی سے آفتاب قیامت کے امن مین رہین امام عادل پہلا بادشاہ انصاف برابر کرنیوالا وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ دوسرا وہ جوان کہ پیدا ہوا اللہ تعالی کے عبادت مین اور لڑکائی سے صالح ہوا یعنے اپنی جوانی عبادت مین خرچ کیا ورجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ تیسرا وہ شخص کہ دل اسکا لگا رہے مسجد مین جب اس سے باہر نکلے جب تک کہ پھر آوے مسجد مین ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ چوتھا ہر ایک وہ دو شخصون سے جو دوستی رکھتے ہین باہمدیگر خدا کے لئے اکٹھا ہوتے ہین اسپر اور جدا ہوتے ہین اسی پر ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ پانچوان وہ شخص جو یاد کرتا ہی خدا کو تنہائی مین اور آنسو بہایا اپنی دونون آنکھون سے اور دیا کو اس مین دخل نہو ورجل دعتہ امراۃ ذات حسب وجمال چھٹا وہ شخص جسکو بلاوے ایک عورت مالدار اور خوب صورت بدکاری کے لئے فقال انی اخاف اللہ پس کہا اُسنے مین خدا سے ڈرتا ہون ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ ساتوان وہ مرد جسنے خیرات کیا کوئی خیرات پس چھپا کر کیا خیرات کو یہان تک کہ نہ جانے بائیان ہاتھ جو کہ دیتا ہی سیدہا ہاتھ اسکا یعنے نہایت مخفی خیرات کیا متفق علیہ

اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعنه**[١٣] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی جو پڑہتا ہی مسجد مین جماعت کے ساتھ زیادہ کیا جاتا ہی ثواب اسکا اس نماز پر جو پڑہتا ہی اکیلا گھر مین وَفِیْ سُوْقِهٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ اور بازار مین اپنے کہ واسطے کسب اور تجارت کے بیٹھتے ہین پچیس اتنا ملتا ہی کہ وہ زیادتی ثواب کی اسلئے ہی کہ جب وضو کرے وہ مرد پس نیک وضو کیا یعنی رعایت رکھکر آداب و سنن کی ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ بعد اسکے نکلا مسجد کیطرف لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ کہ نکالتی نہین اسکو مگر نماز لَمْ یَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ نہین چلتا ہی کوئی قدم مگر وہ کہ بلند کیا جاتا ہی اسکو سبب اس قدم کے مرتبہ ثواب کا وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِیْئَةٌ اور کم کیا جاتا ہی اس سے بسبب ان قدمون کے گناہ اسکا فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ پس جب نماز پڑہا اسنے ہمیشہ آتے ہین فرشتے کہ رحمت بھیجین اسپر مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ جب تک وہ بیٹھا ہی جانماز پر اپنے اور نہ اٹھا ہو اس جگہہ سے درود اسپر اس طور کا بھیجتے ہین اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْهِ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ خداوندا درود بھیج اسپر خداوندا رحمت کر اسپر وَلَا یَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلٰوةَ اور ہمیشہ ہی کوئی ایک تم مین سے نماز مین جب تک انتظار کرتا ہی نماز کی **فائدہ** یہہ بیان ہی مصلے پر بیٹھکر دوسری نماز کی انتظار کھینچنے کی فضیلت کا اور وہ باعث ہوتا ہی فرشتے درود بھیجنے کا وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلٰوةُ تَحْبِسُهٗ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے جب آوے مسجد مین جس حال مین کہ منع کرتی ہی نماز اسے باہر آنیکو وَزَادَ فِیْ دُعَاءِ الْمَلٰٓئِكَةِ اور زیادہ کیا ہی اس روایت کے بیچ دعا فرشتون کے اس عبارت کو اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اے پروردگار بخش تو اسکو اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَیْهِ خداوندا توبہ قبول کر اسکا مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْهِ مَا لَمْ یُحْدِثْ فِیْهِ جب تک ایذا نہ دیوے مسجد مین کسیکو مسلمانون مین سے اپنے ہاتھ اور زبان سے جب تک بات نکرے اور وضو نہ توڑے مسجد مین کہ یہہ بھی فرشتون کی ایذا کا اور نماز کی خوبی کے زوال کا سبب ہی اور بعضے روایتون مین یحدث تشدید سے آیا ہی یعنے بات نکرے دنیا کی امور کی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن**[١٤] اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلْ اور روایت ہی ابی اسید سے کہا اسنے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ آوے کوئی تم مین مسجد مین پس چاہیے کہ پڑہے اس دعا کو اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اے پروردگار کھول میرے واسطے دروازے اپنے رحمت کے وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ اور جسوقت باہر نکلے مسجد سے پھر بولا چاہیے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ اے پروردگار مانگتا ہون تجھ سے زیادتی تیری کرم کی مراد اس سے رزق حلال ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **وعن**[١٥] اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ
اور روایت ہی ابو قتادہ سے بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت آوے کسو نے مسجد مین تو دو رکعت
نماز پڑہا چاہئے آگے اسکے کہ بیٹھے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر [۱۶] وَعَنْ کَعْبِ بْنِ
مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَہَارًا فِی الضُّحٰی اور روایت ہی
کعب بن مالک سے کہا اسنے تحقیق کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہین لاتے تھے کسی سفر سے مگر دن کو چاشت
کے وقت فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ جب آتے پہلے مسجد مین تشریف لاتے فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ پس
پڑہتے مسجد مین دو رکعت نماز ثُمَّ جَلَسَ فِیْہِ بعد اسکے تشریف رکھتے مسجد مین تا لوگ ملاقات کو حاضر ہوویں اور
سعادت ملازمت شریف کی پاویں **فائدہ** سفر سے آنے بعد مسجد مین بیٹھنا سنت ہی نہ مستحب حضرت کا
بیٹھنا بطور عادت کے تھا نہ عبادت کے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر [۱۷] وَعَنْ
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَّنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ
فَلْیَقُلْ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سنے کسیکو کہ ڈہونڈتا
ہی گم گئی ہوئی چیز کو مسجد مین پس چاہئے کہ کہے لَا رَدَّہَا اللّٰہُ عَلَیْکَ نہ پھیر دے اسکو اللہ تیرے پاس یعنے
تو اسکو نہ پاویگا فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِہٰذَا اسواسطے کہ مسجدین نہین بنائی گئی ہین اس کام کے واسطے اور
مثل اسکے ہی خرید و فروخت اور دوسرے معاملے دنیا کے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے [۱۸] وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ مِنْ ہٰذِہِ الشَّجَرَۃِ الْمُنْتِنَۃِ فَلَا یَقْرَبَنَّ
مَسْجِدَنَا اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کھاوے اس بدبو والے
جھاڑ سے یعنے پیاز یا لہسن کو پس چاہئے نزدیک نہ آوے ہمارے مسجد کے فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تَتَاَذّٰی مِمَّا
یَتَاَذّٰی مِنْہُ الْاِنْسُ اسلئے کہ فرشتے ایذا پاتے ہین اس چیز سے کہ ایذا پاتے ہین آدمی بدبو سے جو وہ کھانے کی
چیزوں سے ہو یا نہ کھانے کی اور اس حکم مین منہہ اور بغل کی بدبو بھی داخل ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم
اور بخاری کا اسپر [۱۹] وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ
خَطِیْئَۃٌ وَّکَفَّارَتُہَا دَفْنُہَا اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکنا
مسجد مین گناہ ہی اور کفارہ اسکا دفن کر دینا اسکو یعنے پہلے مسجد مین نہ تھوکا چاہئے اگر تھوکے تو اسکو مٹا دیوے
یہی اسکا کفارہ ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر [۲۰] وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِیْ حَسَنُہَا وَسَیِّئُہَا اور روایت ہی
ابو ذر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر کئے گئے میرے پر اعمال میرے امت کے نیک اسکے

اور برے اسکے جو ان سے ہین فَوَجَدْتُ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ پھر پایا مین
انکے نیک کامون مین ایذا دینے والی چیز جیسا نجاست اور کانٹا اور پتھر دور کی جاوے راہ سے وَوَجَدْتُ فِیْ
مَسَاوِیْ اَعْمَالِهَا اور پایا مین نے انکے برے کامون مین النُّخَاعَةَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ تھوک کہ
کہ ہووے مسجد مین اور نہ دفن کرے اسکو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا
اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوی کھڑا رہے تم مین سے نماز کو فَلَا یَبْصُقْ اَمَامَهُ پس چاہیئے
کہ نہ تھوکے اپنے روبرو طرف قبلے کے فَاِنَّمَا یُنَاجِی اللّٰهَ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ کیونکہ نمازی کی مناجات اور توجہ اسکی
نہین ہی مگر خدا تعالی کے طرف جب تک اپنی نمازگاہ مین ہی پس گویا ذات پاک اللہ تعالی کی روبرو اور مقابلے مین ہی پھر ادہر
تھوکنا بے ادبی ہی وَلَا عَنْ یَمِیْنِهٖ اور اپنے سیدہے طرف بھی نہ تھوکے فَاِنَّ عَنْ یَمِیْنِهٖ مَلَکًا کیونکہ سیدہے
طرف اسکے ایک فرشتہ ہی بڑے مرتبے والا نیکی کا لکھنے ہارا یا مراد وہ فرشتہ ہی جو حاضر ہوتا ہی نزدیک نماز کے تائید
اور الہام کرنے کے واسطے نمازی کے دل پر یا وے ہمیشہ ساتھ رہنے والے کراما کاتبین ہووین وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِهٖ
اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَیَدْفِنُهَا اور چاہیئے کہ تھوکے اپنے بائین طرف یا اپنے پانون کے نیچے پھر دفن کردیوے اسکو
وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ سَعِیْدٍ تَحْتَ قَدَمِهِ الْیُسْرٰی اور روایت مین ابوسعید خدری کے آیا ہی کہ تھوکے
اپنے بائین پانون کے نیچے مسجد کے باہر ہو تو یہہ حکم ہی اور اگر مسجد مین ہو تو تھوک کو کپڑے مین لیوے اور ملے.
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** (۲۳) عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ لَمْ یَقُمْ مِنْهُ اور روایت ہی عائشہ سے تحقیق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اپنی بیماری مین کہ اس سے طاقت اٹھنے کی نہ تھی لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِهِمْ
مَسَاجِدَ لعنت کرے اللہ تعالی یہود اور نصاری پر کہ بنائے ہین اپنے پیغمبرون کے قبرون کو مسجدین **فائدہ**
جب حضرت نے اپنے وفات کو قریب پایا اندیشہ کئے امت سے کہ شاید قبر شریف کو اپنے ویسا ہی کرین جیسا کہ یہود اور نصاری
اپنے پیغمبرون کے قبرون سے کئے اور آگہی بخشے امت کو منع سے اسکے اور یہود و نصاری پر لعنت کرنے سے کہ قبور کو انبیا کے
مساجد بناتے تھے اس مین دو صورت تصور کئے جاتے ہین پہلی وہ کہ قبور کو سجدہ کرین اور ارادہ خدا کی عبادت کا
رکھین دوسری مقصود اللہ ہی کی عبادت رکھین اور انبیا کی تعظیم مین مبالغہ کرین یہہ دونون صورت نامقبول و شرع کے
خلاف ہی پہلی تو کفر اور دوسری حرام ان دونون طریق پر لعنت واقع ہی نماز کسی صالح مرد کی قبر کے طرف تعظیم و تبرک کے
ارادے سے حرام ہی اور کسیکو اس مین اختلاف نہین لیکن اگر انکی قبر کے نزدیک مسجد بناوین اور وہان نماز پڑہین تا
تائید سے انکی روح کے عبادت کامل اور مقبول ہووے اس مین کچھ خوف نہین مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا

[۲۳] وَعَنْ جُنْدُبٍ اور روایت ہی جندب سے کہ نام ابوذر غفاری کا ہی اور انکے نام مین بہت اختلاف ہی اور جندب کے نام والے بعضے اصحاب ہین ایک اُن مین جندب بن عبداللہ بجلی دوسرے جندب خیری یہان کس سے مراد ہی معلوم نہین قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کہا اوسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اَلَا وَاِنَّ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ خبردار ہو تم کہ کہتا ہون مین جو لوگ کہ تھے تم سے آگے کَانُوْا یَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِیَاءِ ھِمْ وَصَالِحِیْھِمْ مَسَاجِدَ بناتے تھے قبرون کو اپنے پیغمبرون اور پرہیزگارون کے مسجدین اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ اِنِّیْ اَنْھَاکُمْ عَنْ ذٰلِکَ آگاہ رہو پھر نہ بناؤ تم قبرون کو مسجدین بتحقیق کہ مین منع کرتا ہون تمکو اس کام سے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے

[۲۴] وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ مِنْ صَلٰوتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم اپنے گھرون مین نمازین تمہارے جو نفل ہو تا نور و برکت سے گھر روشن رہے اور نہ بناؤ تم اپنے گھرونکو مانند قبرون کے کہ مردے کے طرح اس مین پڑے رہو اور کچھ کام نکرو یا سوتے رہو کیونکہ نیند موت کی بہن ہی اور جس گھر مین سوتے ہین وہ مثال قبر کے ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق مسلم اور بخاری کا اسپر

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَۃٌ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق اور مغرب کے بیچ مین ایک قبلہ ہی اور یہہ حدیث مدینہ مطہرہ کے قبلے پر وارد ہوئی ہی جو اسکا قبلہ جنوب کے طرف ہی اور مدینہ منورہ مکہ معظمہ کے شمال کے طرف ہی یا مراد وہ ہی کوئی جہت جہات سے نہین مشرق اور مغرب کے بیچ مین مگر وہ قبلہ ہی خاص وہان کے قوم کے واسطے موافق اختلاف جہات شہرون کے حکم سے اس آیت شریف کے وحیثما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ اور جس جگہہ کہ رہو تم پھراؤ تم منہہ کو اپنے طرف اسکی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

[۲] وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی طلق بن علی سے جو صحابی تھے کہا اسنے کہ نکلے ہم لوگ اپنے ملک سے قصد کرنے ہارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف فَبَایَعْنَاہُ وَصَلَّیْنَا مَعَہٗ پھر بیعت کی ہمنے ان سے اور نماز پڑہی انکے ساتھ وَاَخْبَرْنَاہُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِیْعَۃً لَّنَا اور خبر دی ہمنے انکو کہ تحقیق ہماری زمین مین عبادت خانہ ہی ہمارا بیعہ کہتے ہین نصاری کے عبادت خانے کو فَاسْتَوْھَبْنَاہُ مِنْ فَضْلِ طَھُوْرِہٖ پھر مانگے ہم نے اُنسے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کے وضو کا پانی مثل آل و تبرک سمجھتے ہین کہ لوگ اسکے بخشش کی امیدوار رہتے ہین فَدَعَا بِمَاءٍ تب منگوائے حضرت پانی فَتَوَضَّاَ وَتَمَضْمَضَ پس وضو فرمایا اور کلی کیا یعنے وضو کے بعد وضو کے بچے ہوے پانی سے کلی کیا ثُمَّ صَبَّہٗ لَنَا فِیْ اِدَاوَۃٍ بعد اسکے ڈالے ہمارے لئے ہمارے

چھا گل ہین وَاَمَرَنَا پھر حکم فرمایا ہمکو فقال اخرجوا فاذا اتیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانہا بھذا الماء واتخذوھا مسجدًا اور فرمایا جاؤ تم پھر جسوقت پہنچو اپنی زمین مین پس توڑ ڈالو اپنے عبادت خانے کو اور چھڑکو اس توڑے ہوے عبادت خانے کے جگہہ پر اس پانی کو تا نور وبرکت دین کی اس جگہہ کو شامل ہووے اور بناؤ تم اس جگہہ کو مسجد قلنا ان البلد بعید والحر شدید والماء ینشف عرض کئے ہمنے تحقیق کہ شہر ہمارا دور ہی مدینہ مطہرہ سے اور گرمی سخت ہی اور پانی خشک ہوجاویگا گرم ہوا سے فقال مدوہ من الماء فانہ لا یزیدہ الا طیبًا تب فرمایا حضرت نے زیادہ کرو اسکو پانی سے یعنے اور پانی اس مین ڈالو تحقیق کہ یہہ پانی زیادہ نکریگا اسکو مگر خوشی اور برکت یعنے اور دوپانی ملانے سے کچھ نقصان نہین فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کے وضو کا بچا ہوا پانی ازجملہ تبرکات ہی اور اسکو دوسرے ملکون طرف لیجانا مستحب ہی مانند آب زمزم کے اور آثار وتبرکات علما وصلحا کے اسی قیاس پر ہی رواہ النسائی روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے وعن عائشۃ قالت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المسجد فی الدور اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے بنانے مسجد کے سراؤن مین اور محلون مین اگر نقصان کے ارادے لیسے ہوتا ہر ایک قوم اپنے محلے مین جماعت کرتے رہین وان ینظف ویطیب اور حکم فرمایا یہہ کہ مسجد پاکیزہ اور خوشبو رکھین اس جگہہ کی تعظیم اور حضور ملائکہ اور مسلمانون کی خوشی کے لئے رواہ ابوداود والترمذی وابن ماجۃ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما امرت بتشیید المساجد اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مامور نہین ہون مین خداتعالی کے پاس سے مسجدون کو بلند کرنے اور نقش کرنے کے واسطے قال ابن عباس لتزخرفنہا کما زخرفت الیہود والنصاری جیسا کہ آراستہ کئے یہود اور نصاری سونے سے یعنے تم لوگ بھی نقش کرینگے اور سنوارینگے سونے سے بعضے علماے متاخرین جائز رکھے ہین کیونکہ لوگ گھرون کو آراستہ کرتے ہین سونے سے اگر مسجدون کو اینٹ اور مٹی سے بناوین تو عوام کے نظر مین خراب نظر آوینگے رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اشراط الساعۃ ان یتباھی الناس فی المساجد اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامت سے قیامت کے یہہ ہی کہ فخر کرینگے لوگ مسجدون مین خوبی سے بنا کرنے اور مسجدون مین نقش کرنے اور بلند بنانے سے تا لوگ مین شہرت ہووے اور اپنی تعریف کرین رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجۃ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اجور امتی اور روایت ہی

انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو کئے گئے میرے ثواب میری امت کے حتی القذاۃ یخرجھا
الرجل من المسجد یہان تک کچرا اور گھانس اور گرد اور مٹی کہ دور کرتا ہی مرد مسجد سے قذی اسکو کہتے ہین کہ جو آنکھ مین
پڑے کچرا وغیرہ پس یہہ اشارہ ہی کہ مسجدین انسان کے آنکھ کے مانند ہین جو کوئی پاک رکھیگا اسکو اسپر رحمت کی نظر ہوگی
وعرضت علی ذنوب امتی اور روبرو کئے گئے گناہ میری امت کے فلم ار ذنبا اعظم پس نہ دیکھا مین کوئی
گناہ بہت بڑا من سورۃ من القران او اٰیۃ اوتیھا رجل ثم نسیھا کوئی سورہ قرآن سے یا ایک آیت سے
دیا گیا ہو وہ سورہ یا آیت پھر کو پھر بھول گیا اسکو اس مین منع ہی سارا قرآن یا سورہ یا آیت کو یاد کرکے بھول جانے سے
اور بعضے شافعی کے علما اسکو گناہ کبیرہ مین شمار کئے ہین رواہ الترمذی وابوداؤد روایت کیا اس حدیث کو
ترمذی اور ابو داؤد نے وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر المشائین
فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیمۃ روایت ہی بریدہ رضی اللہ عنہ صحابی سے کہا اُسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دے چلنے والون کو اندہیرون مین مسجدون کے طرف پورے نور سے قیامت
کے دن یعنے اس روز پورے روشنی مین چلینگے رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ عن سھل بن
سعد وانس روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ سہل بن سعد اور انس سے ۸ وعن
ابی سعید ن الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم الرجل یتعاھد
المسجد روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کہ خبرگیری کرتا ہی
مسجد کی یعنے جو کہ اسکی محافظت اور مرمت کرتا ہی اور جھاڑتا ہی اور اس مین نماز پڑھتا ہی اور عبادت مین مشغول ہوتا ہی
اور وہان بیٹھ کر ذکر خدا کی کرتا ہی اور دین کے علوم پڑھاتا ہی فاشھدوا لہ بالایمان پھر گواہی دو اسکے واسطے ایمان
کی کہ بیشک مومن ہی فان اللہ تعالی یقول کس لئے کہ خدا تعالی فرماتا ہی انما یعمر مساجد اللہ من اٰمن
باللہ والیوم الاخر نہین آباد کرتا ہی خدا کی مسجدین مگر وہ شخص کہ ایمان لایا اللہ پر اور قیامت کے دن پر رواہ
الترمذی وابن ماجۃ والدارمی روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے ۹ وعن
عثمان بن مظعون قال یا رسول اللہ ائذن لنا فی الاختصاء اور روایت ہی عثمان بن مظعون سے
کہا اسنے ای رسول خدا حکم فرما ہمکو خصی ہونے مین تا زنا کے خوف سے چھوٹ جاوین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وسلم لیس منا من خصی ولا اختصی تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہمارے سے
اور ہمارے سنت کے چال سے اور نہین ہی وہ شخص جو دوسرے کو خصی کرے اور وہ جو اپنے کو خصی کرلے
ان خصاء امتی الصیام تحقیق خصی ہونا میرے امت کا روزہ رکھنا ہی کہ روزے سے شہوت کم ہوتی
ہی فقال ائذن لنا فی السیاحۃ پھر عرض کیا عثمان نے حکم فرما ہمکو ملکون مین پھرنے اور زمین پر سیر کرنے کا

 فقال ان سیاحۃ امتی الجہاد فی سبیل اللہ تب فرمایا رسول خدا نے سیاحۃ میری امت کی جہاد ہی اللہ کی
راہ میں یعنے ملک میں پھرنا اور زمین کا سیر کرنا جہاد کے واسطے بہتر ہی اور اسکے سوائے ملکون میں پھرنا بیہودہ کام ہی
فقال ایذن لنا فی الترھب پھر عرض کیا عثمان نے اجازت فرماہمکو رہبانیت کی جیساکہ بعضے اہل کتاب کرتے ہین تنہائی
اختیار کرنے دنیا اور سب لذتون کو چھوڑ دینے اور عورت نہین کرنے والے کو راہب کہتے ہین فقال ان ترھب امتی
الجلوس فی المساجد انتظار الصلوۃ تب فرمایا رسول خدا نے رہبانیت میری امت کی بیٹھنا مسجدون مین نماز کے
انتظار مین کہ تمام چیزون سے منہ پھیر کر خدا تعالی کے طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے ہین رواہ فی شرح السنۃ روایت کیا
اس حدیث کو شرح سنت مین **وعن** عبد الرحمن بن عایش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم رایت ربی عزوجل اور روایت ہی عبد الرحمن بن عایش سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
دیکھا مین اپنے پروردگار کو **فائدہ** یہہ دیکھنا اگر خواب مین ہو تو کچھ اشکال نہین اگر بیداری مین ہو تو جیساکہ دوسری
روایت مین آیا ہی فقط اس جناب کو مخصوص ہی جیساکہ دیکھا آپ نے معراج کی رات فی احسن صورۃ بہت اچھی
صورت مین **فائدہ** اگر یہہ بیان اللہ تعالی کے صفت کا ہی تو مراد صورت سے صفت جمال پروردگار کی ہی اور
اطلاق صورت کا صفت پر آتا ہی جیساکہ کہتے ہین صورت حال اور صورت مسئلہ یہہ ہی اور اگر بیان اپنے حال کا فرماتے
ہون کہ مین اسوقت اچھی صورت اور اچھے حال مین تھا پھر کچھ اشکال نہین قال فیم یختصم الملاء الاعلی
پوچھا مجھ سے پروردگار کس چیز مین جھگڑتے ہین ملایک بلند مراد یہہ ہی کہ کون سے اعمال ہین کہ جنکی فضیلت مین ملایک
گفتگو کرتے ہین یا رشک لیجاتے ہین آدمیون پر ان فضیلتون سے قلت فرماتے ہین حضرت نے عرض کیا مین پروردگار
کے سوال کے جواب مین انت اعلم تو خوب جانتا ہی اور تیرے سے کون زیادہ جاننے والا ہی ان اعمال کو قال
فوضع کفہ بین کتفی کہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تب رکھا پروردگار نے اپنی قدرت اور
انعام کے ہاتھ میرے دونون کاندھون پر یہہ کنایہ ہی زیادہ بخشش اور انعام پر جیساکہ پادشاہان اپنے بعضے خادمون
سے زیادتی قرب کے واسطے کرتے ہین فوجدت بردھا بین ثدیی پس پایا مین سردی پروردگار کے قدرت
کے ہاتھ کی اپنے سینے مین فعلمت ما فی السموات والارض پھر جانا مین نے جو کچھ کہ تھا آسمانون اور زمین
مین وتلا اور پڑھا حضرت نے اس حال کے مناسب اور یہہ بات ممکن ہونے کے گواہی کے لئے اس آیت کو و
کذلک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین اسیطرح ہم
دکھلاتے ابراہیم کو سلطنت آسمانون اور زمین کی تاکہ ہووے ابراہیم یقین کرنے والون مین اللہ تعالی کی ذات
اور صفات اور توحید کو رواہ الدارمی مرسلا وللترمذی نحوہ عنہ روایت کیا دارمی نے اس
حدیث کو قسم مرسل سے اور ترمذی بھی بطور مرسل کے عبد الرحمن مذکور سے وعن ابن عباس ومعاذ بن

جبل اور ابن عباس اور معاذ بن جبل سے وَزَادَ فِیْهِ اور زیادہ کیا اس مین دارمی نے قَالَ یَا مُحَمَّدُ فرمایا اللہ تعالی نے ای
محمد هَلْ تَدْرِیْ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰی بھلا جانتا ہی تو کس چیز مین گفتگو کرتے ہین ملایک بزرگ قُلْتُ نَعَمْ
فِی الْکَفَّارَاتِ تب کہا مین نے ہان کفارات مین یعنے اس اعمال مین کہ جسکے سبب سے گناہ معاف ہو جاتے ہین وَالْکَفَّارَاتُ
اَلْمُکْثُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اور وہ اعمال کہ جسکے سبب سے گناہ معاف ہو جاتے ہین تین ہین ایک اُن سے
یہہ ہی کہ پیچھے رہنا مسجدون مین بعد نماز کے ذکر اور دعا مین اور دوسری نماز کے انتظار مین وَالْمَشْیُ عَلَی الْاَقْدَامِ
اِلَی الْجَمَاعَاتِ اور دوسرا یہہ کہ چلنا پیادہ نماز کی جماعت کے طرف وَاِبْلَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکَارِهِ تیسرا اچھے طور
سے وضو کرنا کمال تکلیف کے وقت جیسا مرض اور ہوا سرد مین یا پانی وضو کا پہنچنا مشکل کے وقت وَمَنْ فَعَلَ
ذٰلِكَ عَاشَ بِخَیْرٍ وَمَاتَ بِخَیْرٍ وَکَانَ مِنْ خَطِیْئَتِهٖ کَیَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ اور جو شخص کہ کیا یہہ زندگانی
کریگا نیکی کے ساتھ اور مریگا ساتھ نیکی کے اور پاک ہوگا اپنے گناہون سے مانند اُس دن کہ جس دن جنی اُسکو اُسکی مان نے وَقَالَ
اور فرمایا اللہ تعالی نے یَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّیْتَ فَقُلْ ای محمد جسوقت تو نماز پڑھ چکا پس کہہ اور پڑھ یہہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ ای پروردگار تحقیق کہ مین مانگتا ہون تجھ سے
نیکیان کرنے کو اور برائیان چھوڑنے کو اور مانگتا ہون تجھ سے دوستی مسکینون کی فَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً
فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ پھر تو جب ارادہ کرے اپنے بندون پر فتنے اور آزمایش اور گمراہی کا پس اٹھا لے مجھکو
اپنے طرف بغیر فتنے مین پڑنے کے قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ فرمایا حضرت نے اور درجات اور اعمال کہ
جسکے سبب سے قدر اور مرتبہ بندہ کا خدا تعالی کے درگاہ مین بلند ہوتا ہی ظاہر کہنا سلام کا ہی آشنا اور بیگانے پر وَاِطْعَامُ
الطَّعَامِ دوسرا کھلانا کھانا مسکینون اور محتاجون کو اور اُنکی تائید کرنا وَالصَّلٰوةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تیسرا اور نماز
پڑھنا رات کو جسوقت کہ لوگ سوتے رہین وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِیْثِ کَمَا فِی الْمَصَابِیْحِ اور لفظ اس حدیث کا جیسا کہ
مصابیح مین ہی لَمْ اَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِلَّا فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ نہ پایا مین نے عبد الرحمن بن عائش سے مگر
شرح سنت مین جو وہ بھی صاحب مصابیح کی تصنیف ہی وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ کُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ اور روایت ہی ابی امامہ صحابی سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ وے سب ذمے مین ہین اللہ تعالی کے کہ واجب ہی خدا تعالی پر جو وعدہ کہ کیا خلاف
نکرے رَجُلٌ خَرَجَ غَازِیًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ایک ان تین سے وہ شخص ہی کہ نکلا جہاد کے واسطے اللہ کے راہ مین
فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ سو وہ ذمے مین ہی اللہ تعالی کے حَتّٰی یَتَوَفَّاهُ فَیُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ یہان تک کہ وفات
دے اسکو پس لا دے اسکو بہشت مین یہہ سعادت دین کی ہی اَوْ یَرُدَّهٗ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ
یا پھرا دے اسکو زندہ ساتھ اسکے جو پایا ہی ثواب جہاد کا یہہ بھی دین کی سعادت ہی یا پھرا دے اسکو ساتھ اس چیز

کے جو پایا ہے مال اور غنیمت یہہ خوبی دنیا کی ہے وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَی الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ دوسرا وہ شخص جو گیا طرف مسجد کے سو وہ ذمے مین ہے اللہ تعالی کے اور خدا تعالی پر واجب ہے کہ اسکو ثواب اور اجر دیوے وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَی اللّٰهِ تیسرا وہ شخص کہ آیا اپنے گھر مین سلام کہکر سو وہ بھی ذمے مین ہے خدا تعالی کے کہ خیر و برکت اُسکو اور اُسکے گھر مین رہنے والون کو ملے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کی اس حدیث کو ابو داود نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اور بھی روایت ابو امامہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نکلے اپنے گھر سے پاک ہوکر اِلٰی صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ فرض نماز کے طرف فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ تو ثواب اسکا مانند ثواب حج کرنے والے کے ہے احرام باندھکر کہ نماز مشابہ ہے حج کے اور وضو مشابہ ہے احرام کے وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِيْحِ الضُّحٰی اور جو شخص کہ نکلے نماز چاشت کے طرف لَا يُنْصِبُهٗ اِلَّا اِيَّاهُ نہ نکالے اسکو مگر نماز چاشت نے یعنے فقط نماز کی قصد سے نکلا ہو نہ ریا اور غرض کے واسطے فَاَجْرُهٗ كَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ پس ثواب اسکا مانند ثواب اسکے ہے جو عمرہ بجالاتا ہے وَصَلٰوةٌ عَلٰی اَثَرِ صَلٰوةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا اور نماز پیچھے دوسری نماز کے کہ نہ ہووے بیہودہ کلام دونون کے درمیان كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ یہہ عمل لکھا ہوا ہے دیوان اعلی میں کہتے ہیں کہ علیین ایک مقام کا نام ہے ساتوین آسمان میں رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم باغون مین بہشت کے پھر چرو تم قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ عرض کئے اصحاب نے ای رسول خدا کیا ہے باغات بہشت کے قَالَ الْمَسَاجِدُ فرمایا مسجدیں ہیں باغات بہشت کے کہ ان میں عمل کرنا بہشت کے باغون مین آنے کا سبب ہے قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پوچھا گیا اور کیا ہے چرنا ای رسول خدا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ہے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَی الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ فَهُوَ حَظُّهٗ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آوے مسجد کو کسی چیز کے واسطے پھر وہ حصہ اسکا ہے یعنے دنیا یا دین کے کام کے واسطے آوے پس وہی چیز اسکے نصیب کی ہے مطلب اس حدیث کا ایک ٹکڑا ہے انما الاعمال بالنیات کا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داود نے

وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اور روایت ہے فاطمہ امام حسین کی بیٹی سے انہون نے اپنے دادی حضرت فاطمہ کبری سے رضی اللہ عنہم قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

کہی اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے مسجد مین صَلَّی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ درود کہتے محمد پر اور سلام یعنے کہتے رسول خدا نے صلی علی محمد وسلم وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور کہتے ای رب میرے بخش میرے واسطے میری گناہان اور کھول میرے واسطے دروازے اپنی رحمت کے وَاِذَا خَرَجَ اور جب باہر آتی مسجد سے صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ کہتے درود بھیج محمد پر اور سلام وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ اور کہتے ای رب میرے بخش میرے لئے گناہان میری اور کھول میرے واسطے دروازے اپنے فضل کے رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نے وَفِیْ رِوَايَتِهِمَا اور روایت مین احمد اور ابن ماجہ کے یون آیا ہی کہ قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کہی فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا نے جب آتے حضرت نے مسجد کو وَكَذَا اِذَا خَرَجَ اور اسیطرح سے جب نکلتے قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ کہتے بسم اللہ اور سلام اوپر رسول خدا کے بدلے مین صلی علی محمد وسلم کے وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ اور کہا ترمذی نے نہین ہی اسناد اسکے متصل وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰی اور فاطمہ امام حسین کی بیٹی نے نہین پائی فاطمہ کبری کو کیونکہ امام حسین رضی اللہ عنہ اپنی مان فاطمہ زہرہ کے وفات کے وقت آٹھ سال کے تھے البتہ راوی اس مین جھوٹ کیا ہی [16] وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے اسنے عمر کے دادا سے کہا اسنے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہنے سے بیتون کے مسجد مین مراد جھوٹے اشعار اور باطل سے ہی کہ پڑہنا انکا شرع مین منع ہی خصوصًا مسجد مین جو عبادت اور طاعت کی جگہہ ہی اگر شعر تعریف مین خدا تعالی کے یا نعت مین رسول خدا کے اور تعریف مین تابعان رسول خدا کے اور وعظ و نصیحت مین ہو سب جگہہ مین نیک اور بہتر ہی اور وہ جناب حسان کے واسطے جو آپکا مدح کہتا تھا مسجد مین ایک منبر بنا دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ حسان کو روح قدس تائید کرتا ہی جبتک اسنے طرف داری رسول خدا کی کرتا ہی وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ اور منع فرمایا بیچنے اور خریدنے سے اس مین اور دوسرے معاملے دنیا کی اسی قیاس پر ہین وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِی الْمَسْجِدِ اور منع کیا حلقہ باندھ کر لوگ بیٹھنے سے جمعہ کے روز آگے نماز کے مسجد مین اگرچہ علم کے تکرار اور ذکر مین مشغول ہونے کے واسطے اور منع کے سبب کئی وجہ بیان ہین پہلا یہہ ہی کہ حلقہ باندھ کر بیٹھنا مصلیون کے مجمعے کے خلاف ہی دوسرا یہہ ہی کہ جمعہ کی نماز کا بہت بڑا کام ہی جب تک اس سے فارغ ہون دوسری طرف مشغول ہونا درست نہین تیسرا یہہ ہی خطبہ پڑہتے وقت پراو ہر متوجہ رہنا چاہیئے پس اس وجہ سے حلقہ باندھ کر بیٹھنا فقط خطبے کے وقت منع ہوگا نہ اسکے آگے رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کئے اس کو ابو داؤد اور ترمذی نے [17] وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ اَوْيَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُولُوا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ جب دیکھو تم کسیکو کہ بیچتا ہی یا خرید تا ہی
مسجد مین تب کہو نہ نفع دے اللہ تعالی تیری سوداگری مین وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لَا رَدَّ
اللّٰهُ عَلَيْكَ اور جب دیکھو تم کسیکو ڈھونڈتا ہی مسجد مین گم ہوی چیز کو تب کہو نہ پھیر دے اسکو اللہ تعالی تیرے پاس
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے ۱۸ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ
اور روایت ہی حکیم بن حزام سے کہ وہ بھتیجا ہی خدیجہ رضی اللہ عنہا کا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ کہا اسنے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص طلب کرنا اور
قاتل کو مارنا مسجد مین وَاَنْ يُنْشَدَ فِيهِ الْاَشْعَارُ اور پڑھنا اشعار مسجد مین وَاَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ
اور قایم کرنا مسجد مین حدین جیسا کہ حد زنا اور شراب وغیرہ کا چاہئے کہ بعد ثابت ہونے حد اور خون کے مسجد کے
باہر حد مارین اور قتل کرین رَوَاهُ اَبُودَاوُدَ فِي سُنَنِهِ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے سنن مین اپنے
وَصَاحِبُ جَامِعِ الْاُصُولِ فِيهِ عَنْ حَكِيمٍ وَفِي الْمَصَابِيحِ عَنْ جَابِرٍ اور روایت کیا جامع الاصول
والے نے حکیم سے ظاہر یہہ ہی کہ مراد حکیم سے یہی حکیم بن حزام ہوگا کیونکہ حکیم صحابیون مین ایک حکیم بن حزام دوسرا حکیم
بن معاویہ ہی اور روایت کیا اس حدیث کو مصابیح مین جابر سے ۱۹ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيهِ
اور روایت ہی معاویہ بن قرہ سے جو تابعین سے ہی اسنے اپنے باپ سے اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ تحقیق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کھانے سے ان دو جھاڑونکے
يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ یعنے پیاز اور لہسن کو یہہ بیان راوی سے ہی وَقَالَ مَنْ اَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا
اور فرمایا رسول خدا نے جو شخص کہ کھاوے ان دونون درخت کو پس چاہئے کہ نزدیک نہ آوے ہمارے مسجد کے
وَقَالَ اِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ اٰكِلِيهِمَا اور فرمایا اگر تم کو ضرور ہوان دونون کا کھانا فَاَمِيتُوهُمَا طَبْخًا مار وانکو
پکا کر یعنے پکا کر بو کو انکے دور کرکے کھاؤ رَوَاهُ اَبُودَاوُدَ روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے ۲۰ وَعَنْ
اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اور روایت
ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین ساری مسجد ہی کہ نماز سب جا جایز ہی بغیر کراہت
کے اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ سواے مقبرے اور حمام کے کس واسطے کہ اکثر اس مین غلاظت ہوتی ہی اگر وہ مکان
پاک ہو تو مکروہ نہین بعضے کہتے ہین کہ نماز مقبرے مین مکروہ ہی مطلقا ظاہر سے اس حدیث کے لیکن نماز طرف
قبر کے تعظیم کے ارادے سے حرام ہی بالاتفاق نہین تو حکم مقبرے کا ر کہتا ہی اور حمام مین اس واسطے کہ وہ
جگہہ برہنہ ہنے اور شیاطین جمع ہونے کی ہی رَوَاهُ اَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

روایت کیا اسکو ابو داؤد نے احمد ترمذی اور دارمی نے وَعَنِ [۲۱] ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يُصَلّٰى فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا اسنے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے سات جگہوں میں فِي الْمَزْبَلَةِ نجس جگہہ میں کہ جہاں گوبر ڈالتے ہیں وَالْمَجْزَرَةِ اور جانوروں
ذبح کرنے کی جگہہ میں وَالْمَقْبَرَةِ اور قبر کی جگہہ میں وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ اور چلنے راہ میں کیونکہ اگر لوگ نماز کے آگے
سے جاویں بغیر ضرورت کے تو گناہ گار ہوتے ہیں اگر انکو ضرورت ہو تو نمازی گناہ گار ہوتا ہے وَفِي الْحَمَّامِ
اور حمام میں وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ اور اونٹوں کو بٹھانے کی جگہہ میں تا اونٹوں کے جھکنے سے انکو گھبراہٹ نہو وے
وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ اور اوپر چھت کعبے شریف کے ادب کے واسطے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ [۲۲] اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ اور روایت ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو بکریاں بیٹھنے کی جگہہ میں اور نماز مت پڑھو اونٹاں بیٹھنے کی جگہہ میں رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے اختلاف کئے ہیں کہ یہہ منع تحریمی ہے یا تنزیہی ہر حال میں نجس جگہہ پر نماز
پڑھنا منع ہے اور اگر نجاست پڑی ہو اور بچھانے اسپر بچھاوے اور اسپر جانماز ڈال کر پڑھیں تو بھی مکروہ ہے وَعَنْ [۲۳]
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ اور روایت ہے ابن
عباس سے کہا اسنے کہ لعنت کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو **فائدہ**
یہہ منع کے آگے رخصت کی تھی بعد اسکے رخصت زیارت قبور کی حضرت سے ثابت ہوئی ہے چنانچہ زیارت کے
باب میں اسکا ذکر آویگا وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ اور لعنت کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو
مسجدیں بنانے والوں پر یعنی تعظیم کے ارادے سے قبروں کو سجدہ کرنے والوں پر وَالسُّرُجَ اور قبروں پر چراغ
لگانے والوں پر رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی
نے وَعَنْ [۲۴] اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ اِنَّ حَبْرًا مِنَ الْيَهُوْدِ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور روایت ہے ابی امامہ سے کہا اسنے کہ ایک عالم یہود میں سے سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اَيُّ الْبِقَاعِ
خَيْرٌ کونسی جگہہ بہتر ہے فَسَكَتَ عَنْهُ پس خاموش رہے حضرت نے جواب سے اس سوال کے وَقَالَ اَسْكُتُ
حَتّٰى يَجِيْءَ جِبْرَئِيْلُ اور کہے حضرت اپنے دل میں کہ خاموش رہوں میں جبرئیل آئے تب تک فَسَكَتَ
پھر چپ رہے وَجَاءَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور آئے جبرئیل علیہ السلام فَسَاَلَ پھر پوچھے رسول خدا نے
فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ پس کہے جبرئیل نے پوچھا گیا اس سے زیادہ دانا ہے پوچھنے والے سے
یعنے جیسا تم نہیں جانتے ہیں کہ کونسی جگہہ بہتر ہے ویسا میں بھی نہیں جانتا ہوں وَلٰكِنْ اَسْاَلُ رَبِّيْ تَبَارَكَ

وتعالیٰ اور لیکن پوچھتا ہون مین اپنے پروردگار سے جو برکت والا اور برتر ہی ثم قال جبرئیل یا محمد انی دنوت من اللہ دنوا ما دنوت منہ قط پھر کہے جبرئیل نے ای محمد تحقیق کہ مین نزدیک ہوا تھا اللہ تعالیٰ سے ایسا نزدیک کہ نہین نزدیک ہوا تھا اس سے کبھو تمام عمر مین قال وکیف کان پوچھا حضرت نے اور کس طرح تھا وہ نزدیک ہونا تیرا ای جبرئیل اللہ تعالیٰ سے قال کان بینی وبینہ کہا جبرئیل نے تھے میرے اور اسکے درمیانے سبعون الف حجاب من نور ستر ہزار پردے نور کے فقال شر البقاع اسواقھا تب فرمایا اللہ تعالیٰ نے بدترین جگہہ بازاران ہین وخیر البقاع مساجدھا اور بہترین جگہہ مسجدین ہین رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمر روایت کیا اس حدیث کو ابن حبان نے اپنے صحیح مین ابن عمر سے

الفصل الثالث تیسری فصل عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہی ابو ہریرہ کہا اسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یقول من جاء مسجدی ھذا فرماتے تھے جو کوی آوے میری اس مسجد مین لم یات الا لخیر یتعلمہ او یعلمہ نہ آوے مگر نیک کام کے لئے کہ آپ سیکھے یا دوسرے کو سکھاوے نماز اور ذکر اور اعتکاف فھو بمنزلۃ المجاھد فی سبیل اللہ پس وہ ثواب مین مانند اسکے ہی جو جہاد کرتا ہی راہ مین خدا کے ومن جاء لغیر ذلک اور جو کوی آوے دوسرے کام کے واسطے سوا نیک کام کے جیسے کھیل اور بازی و بیفائدہ کام فھو بمنزلۃ الرجل ینظر الی متاع غیرہ پس وہ اس مرد کے مانند ہی جو دیکھتا ہی متاع کی طرف دوسرے کے کہ آپ وہ متاع نہین رکھتا ہی رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین

وعن[2] الحسن مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی حسن بصری سے بطور مرسل کے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاتی علی الناس زمان آویگا لوگون پر ایک زمانہ یکون حدیثھم فی مساجدھم فی امر دنیاھم ہونگی بات چیت انکی مسجدون مین انکے دنیا کے کام مین فلا تجالسوھم پس ملکر نہ بیٹھو ان سے تا انکے ساتھ شریک نہو جاؤ اگرچہ ان سے بات نکرو فلیس للہ فیھم حاجۃ پس نہین ہی خدا تعالیٰ کو ان کوی حاجت یعنے خدا تعالیٰ ان سے بیزار رہتا ہی رواہ البیھقی فی شعب الایمان روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین

وعن[3] السائب بن یزید قال کنت نائما فی المسجد اور روایت ہی سایب بن یزید سے کہا اسنے کہ سوتا تھا مین مسجد مین رسول خدا کے فحصبنی رجل پھر کنکرے سے مارا مجھکو ایک مرد فنظرت فاذا عمر بن الخطاب پھر جب بیدار ہوا مین تک بیک اور دیکھا مین نے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حاضر ہی فقال اذھب فأتنی بھذین پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے جا اور بلا لا

ان دونون شخص کو اشارہ کئے ان دو آدمی کی طرف جو مسجد مین بیٹھے بلند آواز سے گفتگو کر رہے تھے فَجِئْتُهُ
بِهِمَا پس لایا مین نزدیک عمر رضی اللہ عنہ کے ان دونون مردون کو فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتُمَا سے پوچھا ان
تم کس جماعت سے ہو اَوْ مِنْ اَيْنَ اَنْتُمَا یا فرمایا کہ تم کس جگہہ کے ہو شک کیا راوی نے قَالَا مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ
بولے ان دونون نے ہم طائف والے ہین وہ ایک جگہہ کا نام ہے زمین حجاز مین تین منزل پر مکے سے اور قبر ابن عباس
کی اسی مین ہے قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بولا عمر رضی اللہ عنہ نے اگر ہوتم مدینے والے یعنے اگر تم مسافر
نہوتے اور مسجد شریف کی حرمت جانتے تو لَاَوْجَعْتُكُمَا البتہ دکھ دیتا اور مارتا مین تمکو تَرْفَعَانِ اَصْوَاتَكُمَا
فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہ بلند کرتے ہو تم آواز کو مسجد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے اس سے معلوم ہوا کہ مسجد مین آواز بلند کرنا برا ہے اور بالخصوص مسجد نبوی
مین کہ مقام خاص ادب کا اور جائے ورود نور حضور شریف کا ہے وَعَنْ مَالِكٍ قَالَ بَنٰى عُمَرُ رَحْبَةً فِيْ
نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ روایت ہے امام مالک سے کہا اسنے بنا کیا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک میدان بطور چبوترے کے
ایک سمت مین مسجد کے تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ نام رکھا گیا تھا وہ میدان بطیحا کر کے وَقَالَ اور بولا اس میدان کے
بنا کے بیان مین مَنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَلْغَطَ جو کوئی چاہے کہ بات چیت کرے اور پکارا شور مچاوے اَوْ يُنْشِدَ
شِعْرًا یا شعر پڑھے اَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهٗ یا آواز بلند کرے فَلْيَخْرُجْ اِلٰى هٰذِهِ الرَّحْبَةِ پس چاہیے کہ مسجد سے
باہر آوے اور اس میدان مین جاوے رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا روایت کیا اسکو امام مالک نے اپنی کتاب مؤطا مین وَ
عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ اور روایت ہے انس سے
کہا اسنے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک اور بلغم کو مسجد کے قبلے کے دیوار کے طرف فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ
پس دشوار ہوا وہ اس جناب پر حَتّٰى رُئِيَ فِيْ وَجْهِهٖ یہان تک دیکھا گیا اثر ناخوشی کا چہرۂ مبارک پر فَقَامَ
فَحَكَّهٗ بِيَدِهٖ تب اٹھے حضرت نے اپنی نماز کی جگہہ سے اور ملے اسکو اپنے مبارک ہاتھ سے فَقَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ
اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اور فرمایے تحقیق جو کوئی تم مین سے کھڑے رہے نماز کی طرف فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهٗ
مناجات کرتا ہے اور راز کہتا ہے اپنے پروردگار سے وَاِنَّ رَبَّهٗ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ اور بیشک پروردگار
اسکا درمیانے اسکے اور درمیانے قبلے کے ہے فَلَا يَبْزُقَنَّ اَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهٖ پس چاہیے کہ نہ تھوکے
کوئی تم سے طرف قبلے کے وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ اور لیکن تھوکے اپنے بائین طرف اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ یا نیچے
اپنے پاؤن کے ثُمَّ اَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهٖ فَبَصَقَ فِيْهِ بعد اسکے پکڑے حضرت نے کونہ اپنے ردا کا پس تھوکے
اس مین ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ بعد اسکے لپیٹے تھوڑا ایک پر دوسرے پھر ملا بعض اسکا بعض سے یعنے ملے کپڑے سے
فَقَالَ اَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا تب فرمایے یا کرے ایسا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ

سَائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی سایب
بن خلاد سے اور وہ ایک مرد اصحاب مین سے ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کنیت اسکی ابو شہید ہی قَالَ
اِنَّ رَجُلًا اَمَّ قَوْمًا کہا سائب نے کہ تحقیق ایک شخص امامت کیا ایک قوم کی فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ پہر تہوکا طرف
قبلے کے وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لِقَوْمِهٖ حِيْنَ فَرَغَ اسکے قوم کو جب
اسنے امامت سے فارغ ہوا لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ امامت نکرے تمہاری یہہ مرد فَاَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ پہر چاہا
وہ شخص بعد اسکے کہ امامت کرے اسی قوم کی فَمَنَعُوْهُ پس منع کری قوم اسکو امامت کرنے سے جب اسنے سبب منع
کرنیکا پوچھا فَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب خبر دئے اسکو فرمانے سے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے جو فرمائے تھے کہ امامت نکرے تمہاری یہہ مرد فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
پس ذکر کیا وہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قوم مجھکو امامت سے منع کی ہی اور آپکے فرمان کی خبر مجھکو دی
ہی فَقَالَ نَعَمْ تب فرمائے حضرت نے ہان مین منع کیا ہون وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ اور خیال پڑتا ہی مجھکو کہ حضرت نے
اس شخص کو فرمایا اِنَّكَ اٰذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ بیشک تو آزار دیا اللہ کو اور اسکے رسول کو رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
روایت کیا اسکو ابو داود نے **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ حُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ کہا اسنے باز رکھا گیا ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ایک روز
صبح کی نماز سے یعنے وقت معین مین باہر تشریف نہین لائے حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ یہان تک
کہ نزدیک ہوے ہم کہ دیکھین ہم آفتاب کو طلوع کرتا فَخَرَجَ سَرِيْعًا پس باہر تشریف لائے گھر سے جلد فَثُوِّبَ
بِالصَّلٰوةِ تب تکبیر کہی گئی واسطے نماز کے فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پس پڑہے نماز رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَتَجَوَّزَ فِي الصَّلٰوةِ اور جلد پڑہے نماز کو برخلاف عادت شریف کے فَلَمَّا سَلَّمَ
دَعَا بِصَوْتِهٖ اور جب سلام دئے پکارا اپنی آواز سے فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا اَنْتُمْ اور فرمائے ہمکو رہو تم
اپنی صفون پر جیسا کہ ہین بیٹھے ہوے ثُمَّ انْفَتَلَ اِلَيْنَا تب پیچھے پہرے حضرت سے طرف ہمارے ثُمَّ قَالَ
اَمَا اِنِّيْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ بعد اسکے فرمائے آگاہ رہو تم بیشک خبر دیتا ہون مین تمکو کس چیز
نے باز رکھی مجھکو تم سے آج کی صبح اِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ تحقیق کہ مین اٹھا تھوڑی شب سے جیسا کہ عادت
تھی واسطے نماز تہجد کے فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ پس وضو کیا اور نماز پڑہی مین اسقدر جو مقرر
کی گئی میرے لئے فَنَعَسْتُ فِيْ صَلٰوتِيْ پہر اونگھا مین نماز مین حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ یہان تک کہ بھاری
ہوا مین اور ایک روایت مین آیا ہی فَاسْتَيْقَظْتُ پس بیدار ہوا مین فَاِذَا اَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى

فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَۃٍ یک بیک مین دیکھتا ہون کہ مین پروردگار برکت والے اور برتر کے ساتھ ہون بہت اچھی صورت مین یہہ بیان صفت ہی پروردگار کا یا اپنی حالت کا جیسا کہ دوسری فصل مین لکھا گیا فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ پھر فرمایا پروردگار نے ای محمد قُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّ جواب دیا مین حاضر ہون خدمت مین کیا فرماتا ہی ای پروردگار میرے قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی فرمایا کس چیز مین گفتگو اور جھگڑے کرتے ہین فرشتہ مقرب قُلْتُ لَا اَدْرِیْ عرض کیا مین نہین جانتا ہون قَالَ لَهَا ثَلَاثًا پوچھا اس بات کو پروردگار نے تین مرتبہ مجھ سے اور ہر بار وہی جواب دیا مین قَالَ فَرَاَیْتُهٗ وَضَعَ کَفَّهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ حضرت نے فرماتے ہین دیکھا مین پروردگار کو کہ رکھا اپنی قدرت کا ہاتھ میرے دونون کاندھون پر حَتّٰی وَجَدْتُ بَرْدَ اَنَامِلِہٖ بَیْنَ ثَدْیَیَّ یہان تک کہ پایا مین خنکی اُسکے انگلیون کی درمیانے اپنے دونون چھاتیون کے فَتَجَلّٰی لِیْ کُلُّ شَیْءٍ وَعَرَفْتُ پس ظاہر ہوی مجھکو ہر چیز علوم سے اور پہچانا مین سب کو فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ تب فرمایا پروردگار نے ای محمد قُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّ عرض کیا مین حاضر ہون ای رب میرے قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰی فرمایا کس چیز مین جھگڑتے ہین ملایک بلند قُلْتُ فِی الْکَفَّارَاتِ عرض کیا مین جھگڑتے ہین کفارات مین یعنے ان عملون مین کہ جن سے گناہ معاف ہوتے ہین قَالَ مَا هُنَّ پوچھا پروردگار نے کیا چیز ہین کفارات قُلْتُ مَشْیُ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ عرض کیا مین چلنا پانون کا نماز کی جماعتون کی طرف وَالْجُلُوْسُ فِی الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوٰتِ اور بیٹھے رہنا مسجدون مین بعد نمازون کے وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِیْنَ الْکَرِیْهَاتِ اور کامل وسیرابی سے وضو کرنا جسوقت طبیعت استعمال سے پانی کے بے خوش ہو جیسا ٹھنڈا اور بیماری مین قَالَ ثُمَّ فِیْمَ پوچھا پروردگار نے اور کس چیز مین جھگڑتے اور بحث کرتے ہین قُلْتُ فِی الدَّرَجَاتِ عرض کیا مین درجات مین یعنے ان عملون مین کہ جن سے ثواب اور قربت درگاہ الٰہی مین زیادہ ہوتی ہی قَالَ وَمَا هُنَّ فرمایا پروردگار نے کیا چیز ہین اور کون سے وے ہین قُلْتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ بولا مین کھانا کھلانا مسکینون اور محتاجون کو وَلِیْنُ الْکَلَامِ اور نرمی کرنا کلام مین لوگون کے ساتھ اور مہربانی کرنا عاجزون پر وَالصَّلٰوةُ بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ اور نماز پڑھنا رات کو جب لوگ سوتے رہین قَالَ سَلْ فرمایا سوال کر اور مانگ خوبیان جو کہ چاہتا ہو قُلْتُ قَالَ بولا اور دعا مانگا مین اس دعا سے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَةً فِیْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ ای پروردگار میرے مین مانگتا ہون نیکیان کرنی اور بدیان چھوڑنے اور محبت مسکینون کی اور یہ کہ بخشے تو مجھکو اور رحم کرے مجھ پر اور جب تو ارادہ کرے کسی قوم مین کوی فتنے کا پس وفات دے مجھکو بغیر فتنہ دیکھے کے وَاَسْئَلُکَ حُبَّکَ اور سوال کرتا ہون مین تجھ سے محبت کو تیرے تاکہ دوست رکھے تو مجھکو وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ اور سوال کرتا ہون مین تجھ سے دوستی اُس

شخص کی جو دوست رکھتا ہی تجھ کو یا دوست رکھتا ہی اسکو وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلَى حُبِّكَ اور سوال کرتا ہون
تجھ سے دوستی اس عمل کی جو نزدیک کراوے مجھکو تیری محبت سے فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّهَا حَقٌّ پس فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک یہہ حق اور سلامت ہی فَادْرُسُوهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوهَا
پس پڑہو اسکو اور سکہاؤ اسے لوگون کو رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے
وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور بولا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ
إِسْمٰعِيلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ اور پوچھا مین محمد بن اسمعیل کو یعنے بخاری کو اس حدیث سے فَقَالَ هٰذَا
حَدِيثٌ صَحِيحٌ تب کہا محمد بن اسمعیل بخاری نے یہہ حدیث صحیح ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ
وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ اور روایت ہی عبد اللہ بن
عمرو بن عاص سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے جب داخل ہوتے مسجد مین پناہ دہونڈہتا
ہون مین خدا اے بزرگ کے پاس اور اسکے ذات پاک کے پاس جو جامع ہی سب بزرگی کا اور اسکے بادشاہت
اور فرمان کے ساتھ جو قدیم ہی شیطان راندے ہوئے سے قَالَ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ فرماے رسول خدا نے
جب کہے کسی نے اس کلمات کو مسجد مین آتے وقت قَالَ الشَّيْطَانُ حُفِظَ مِنِّي سَائِرَ الْيَوْمِ کہتا ہی
شیطان نے نگاہ رکھا گیا یہہ بندہ میرے شر سے تمام روز رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داود نے
وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عطا بن
یسار سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُعْبَدُ ای بار
خدایا مت بنا میری قبر کو مانند بت کے کہ پوجین اسکو اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ تَعَالَى عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا
قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ سخت ہوا غضب اللہ تعالی کا اس قوم پر جو بناے قبرون کو اپنے پیغمبرون کے
مسجدین رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا روایت کیا اسکو مالک نے مرسل وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيطَانِ اور روایت ہی معاذ بن جبل
سے کہا اسنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے نماز پڑہنا باغون مین قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهِ
کہے بعضے راویان اس حدیث کے يَعْنِي الْبَسَاتِينَ حیطان سے مراد باغین ہین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت کیا اسکو ترمذی نے وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور کہا اسنے کہ یہہ حدیث غریب ہی
لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ نہین پہچانتے ہین ہم اسکو مگر حدیث سے حسن بن
ابی جعفر کے قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ تحقیق ضعیف کہے ہین اسکو یحیی بن سعید اور دوسرا

سوائے اسکے بعضے ائمہ حدیث کے **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ اور روایت ہی انس بن مالک سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی اسکے گھر مین برابر ہی ایک نماز کے وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ صَلٰوةً اور نماز اسکے محلے کی مسجد مین برابر ہی پچیس نماز کے وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلٰوةٍ اور نماز اسکی جس مسجد مین کہ جمعہ پڑہتے ہین برابر ہی پانچ سو نماز کے وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ اور نماز اسکی بیت المقدس مین برابر ہی پچاس ہزار نماز کے اور بعضے کتاب مین بالف صلوة برابر ہی ہزار نماز کے آیا ہی وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ اور نماز اسکی میری مسجد مین برابر ہی پچاس ہزار نماز کے وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ اور نماز اسکی مسجد حرام مین برابر ہی سو ہزار نماز کے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اور روایت ہی ابی ذر سے کہا اسنے قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُّضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ عرض کیا مین نے ای رسول خدا کون سی مسجد ہی بنائی گئی اول زمین پر قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ فرمایا مسجد حرام جو کعبہ معظمہ ہی قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ پوچھا مین بعد اسکے کونسی مسجد ہی قَالَ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى فرمایا بعد اسکے مسجد اقصی قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا پوچھا مین کتنے مدت کا فرق ہوگا ان دونون مسجد مین قَالَ اَرْبَعُوْنَ عَامًا فرمایا چالیس برس کا ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ بعد اسکے تمامی زمین تیرے واسطے مسجد ہی یعنے حکم مسجد کا رکھتی ہی کہ نماز اس مین جائز ہی فَحَيْثُ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ پس جس جگہہ پاوے تجھکو نماز اور پہنچے وقت اسکا پھر پڑہہ لے نماز مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

بَابُ السَّتْرِ

یہہ باب ہی بیان مین شرمگاہ ڈہانپنے کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سے کہا اُسنے دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ نماز پڑہتے تھے ایک ہی کپڑے مین مُشْتَمِلًا بِهٖ جس حال مین کہ اشتمال کرنے والے تھے حضرت نے اس کپڑے سے فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ گھر مین ام سلمہ کے وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ جس حال مین کہ رکھنے والے تھے دونون طرف کو کپڑے کے اپنے دونون کاندہون پر **فائدہ** صورت اشتمال کی یہہ ہی کہ داہنے کاندہے کا آیا ہی سو کپڑے کا پلو داہنے بغل کے نیچے سے لیکر بائین کاندہے پر ڈالے اور بائین کاندہے کا آیا ہی سو کپڑے کا پلو بائین بغل کے نیچے سے لیکر داہنے کاندہے پر ڈالے اور دونون کنارون کو چھاتی پر باندہے اور بڑا کپڑا ہو تو باندہنے کی احتیاج نہین اور بعضے شارحین صورت اسکی حمایل کی طور پر لکہے ہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز نہ پڑہے کوئی تم سے ایک کپڑے مین لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ جو نہو اسکے دونون
کاندہون پر اس کپڑے سے کچھ جیسا کہ اگلی حدیث مین مذکور ہوا کیونکہ جب تک ہاتھ سے کپڑے کو نہ پکڑے کشف عورت
سے امن نہوگا اور جب کپڑے کو ہاتھون سے پکڑے ہاتھ ہاتھ پر رکھنا جو نماز مین سنت ہی میسر نہوگا ائمہ ثلاثہ
اور جمہور علما کے پاس اگر ستر عورت حاصل ہو تو نماز درست ہوتی ہی امام احمد اور بعضے سلف کے نزدیک درست
نہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے مَنْ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ جو شخص کہ نماز پڑہے ایک کپڑے
مین پس چاہیے کہ مخالف کرین درمیانے دونون پلو اس کپڑے کے سیدہے طرف کا پلو بائین کاندہے پر اور بائین
طرف کا پلو سیدہے کاندہے پر ڈالین جیسا کہ صورت اشتمال کی بیان کیگئی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا
اسکو بخاری نے وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ اور روایت ہی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہی اسنے کہ نماز پڑہی رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چادر مین کہ جسکو نقش تھے **فائدہ** خمیصہ صوف سیاہ یا خز کی چادر ہی کہ جس مین نقش
خطوط ہون اگر سیاہ اور نقش دار نہو تو اسکو خمیصہ نہین کہتے ہین فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً پس نظر کئے حضرت نے
اس خمیصہ کی نقشون کی طرف ایک نظر فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ پھر جب فارغ ہوے نماز سے فرماے اِذْهَبُوْا
بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهِ اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ لیجاؤ اس میرے خمیصہ کو ابی جہم کے پاس جو صحابی مشہور ہین برادران قریش سے
اور اسی نے اس خمیصہ کو بطور ہدیئے کے لا دیا تھا جب حضرت نے اسکے نقشون کو دیکھ ناخوش ہو کر واپس بھیج دیا
وَأْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ اور لاؤ میرے لئے انبجانیہ کو ابو جہم کے تا اسنے خمیصہ کو واپس کرنے سے ناخوش
نہووے اور انبجانیہ کہتے ہین کمل کو یمن کے اور سبب ناپسند کرنے خمیصہ کا یہہ تھا کہ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ اٰنِفًا عَنْ
صَلَاتِيْ بیشک یہہ خمیصہ اور اسکا نقش و رنگ باز رکھا مجھکو ذوق اور حضور سے نماز کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ اور ایک روایت مین بخاری کے یون آیا ہی
قَالَ كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فرمایا حضرت نے نگاہ کرتا تھا مین نقشون پر اس خمیصہ کے حالانکہ
مین نماز مین ہون فَاَخَافُ اَنْ يَفْتِنَنِيْ پس ڈر گیا مین کہ فتنے نین ڈالدیوے مجھکو اور باز رکھے مجھکو نماز کے لذت
سے اس سے معلوم ہوا کہ نقش و نگار ظاہری پاک دلون مین بھی اثر کرتے ہین پس یہہ حدیث تعلیم ہی امت کیلئے
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھا ایک پردہ باریک

رنگ دار اور نقش والا عائشہ رضی اللہ عنہا کو سترت بہ جانب بیتہا ڈالے تھے عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس پردے کو اپنے
گھر کے ایک کونے پر فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا تب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ کو فرمایا دور کر دے ہمارے آگے سے اپنے اس پردے کو فَاِنَّهُ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهُ
تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلٰوتِيْ تحقیق کہ نقوش اسکے ظاہر ہوتے ہیں مجھکو میری نماز میں رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا
اس حدیث کو بخاری نے وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا اسنے کہ ہدیہ بھیجا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے لئے قبا ریشم کا فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ پس پہنے اسکو حضرت نے بعد اسکے نماز پڑھے اس میں یہہ ریشم کا لباس
حرام ہونے کے آگے تھا ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ بعد اسکے فارغ ہوئے نماز سے اور نکالے اسکو بدن مبارک سے
نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهُ نکالنا سخت جیسا کراہت رکھنے والا اس سے ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا
لِلْمُتَّقِيْنَ بعد اسکے فرمائے لائق نہیں یہہ لباس پرہیزگاروں کے لیے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور
بخاری کا اس پر

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ
روایت ہی سلمہ بن اکوع صحابی سے کہا اسنے عرض کیا میں يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ اَصِيْدُ ای رسول خدا
میں ایک مرد ہوں شکار کرتا ہوں اور پیراہن فقط پہنتا ہوں اور ازار نہیں پہنتا تا شکار پیچھے آسانی سے دوڑوں
اَفَاُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ کیا نماز پڑھوں ایک پیراہن سے بغیر ازار کے قَالَ نَعَمْ فرمائے ہاں
پڑھ وَازْرُرْهُ اور گنڈی لگا پیراہن کو یعنے گریبان کو باندھ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ اگرچہ گنڈی لگانا اور باندھنا
کانٹے سے ہو رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ اور روایت
کیا نسائی نے مانند اسی کے دوسری لفظ سے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يُصَلِّيْ اور روایت
ابی ہریرہ سے کہا اسنے نماز کے درمیانے ایک مرد نے مُسْبِلٌ اِزَارَهُ دراز کیا اور چھوڑ دیا تھا اپنی ازار
کو ایسا دراز کیا تھا کہ زمین تک پہنچی تھی قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ
فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جا اور وضو کر فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ ثُمَّ جَاءَ پس گیا اسنے اور وضو
کیا اور بعد اسکے آیا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ تب عرض کیا کسی اور مرد نے جو حاضر تھا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ اَمَرْتَهُ
اَنْ يَتَوَضَّأَ ای رسول خدا کیا تھا آپکو کہ حکم کیا تو اسکو وضو کرنے قَالَ اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ
اِزَارَهُ فرمایا حضرت نے اس لئے کہ اسنے نماز پڑھتا تھا جس حال میں کہ دراز کیا تھا ازار کو اپنی وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ
صَلٰوةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَهُ اور بیشک خدا تعالی قبول نہیں کرتا نماز کو اس مرد کے جسنے لٹکا چھوڑا ازار
کو اپنی تکبر و غرور کے سبب سے اگرچہ اصل نماز ذمے سے ساقط ہوتی ہی رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا

اسکو ابو داود نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ
صَلٰوةُ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ اور روایت ہی عایشہ سے کہی اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کیجاتی
نہین جاتی نماز بالغہ عورت کی مگر سرپوش سے کہ جسکو معجر کہتے ہین یہہ حکم بی بیون پر ہی اور باندیان ستر عورت
مین حکم مرد کا رکھتے ہین رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے وَعَنْ
اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ پوچھے اُسنے
پیغمبر خدا کو اَتُصَلِّي الْمَرْاَةُ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ وَلَيْسَ عَلَيْهَا اِزَارٌ کیا نماز پڑہی جاے عورت پیراہن اور معجر مین اور
نہو اسکے بدن پر ازار قَالَ فرمایا حضرت نے پڑہا جاے اِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا جسوقت کہ ہو پیراہن اسکی
تمام یعنے دراز ہو ایسی کہ يُغَطِّيْ ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا ڈہانپے اسکے پانون کے پیٹھ کو رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت
کیا اسکو ابو داؤد نے وَذَكَرَ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اور ذکر کیا ابو داؤد نے ایک جماعت کو ائمہ
حدیث سے کہ موقوف کیے ہین انہون نے اس حدیث کو ام سلمہ پر اور بولے ہین کہ یہہ حدیث قول ام سلمہ کا ہی
اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا نے منع کیا
سدل سے نماز مین سدل وہ ہی کہ کپڑا سر اور کاندہون پر ڈالے اور اطراف اسکے اپنے اطرف چھوڑ دیوے
اور ردا اور قبا کاندہون پر ڈالنا اور آستین نہ پہننا بھی سدل مین داخل ہی وَاَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ اور
منع کیا ہی منہہ اپنا ڈہانپنے سے مرد کو کپڑے یا ہاتھ سے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو
ابو داؤد اور ترمذی نے وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ اور روایت ہی شداد بن اوس سے جو صحابی ہی کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے مخالفت کرو تم یہود کی فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ کس لیے
کہ وے نماز نہین پڑہتے ہین نعلون اور موزون مین رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے
وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ
بِاَصْحَابِهٖ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اُسنے اسی اثنا مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہتے تھے اپنے یارون کے ساتھ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ یکبیک نکال ڈالے حضرت نے اپنے
نعلین کو فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهٖ اور رکھی اسکو اپنے داہنے طرف فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ جب
دیکھے یہہ صحابہ نے اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ نکال ڈالے اپنے نعلون کو فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ پس جب تمام کئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز کو قَالَ مَا حَمَلَكُمْ

عَلَی الْقَائِکُمْ نِعَالَکُمْ فرمایا کیا چیز رکھی تمکو کہ ڈال دیئے تم اپنے نعلون کو قَالُوْا رَاَیْنَاکَ اَلْقَیْتَ نَعْلَیْکَ
عرض کئے سب نے دیکھے ہم آپ کو کہ ڈال دیئے آپ نے اپنے نعلین کو فَاَلْقَیْنَا نِعَالَنَا پس ڈال دیئے ہمنے
بھی اپنے نعلون کو فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تب فرمایا رسول خدا نے اِنَّ جِبْرَئِیْلَ
اَتَانِیْ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ فِیْھِمَا قَذَرًا تحقیق آیا مجھ پاس جبرئیل نے اور خبر دی مجھکو کہ نعلین مین پلیدی ہی اِذَا
جَاءَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَنْظُرْ پس چاہیئے کسو نے تم سے کہ آوے مسجد کو چاہیئے کہ دیکھے فَاِنْ رَاٰی
فِیْ نَعْلَیْہِ قَذَرًا پس اگر دیکھے نعلین مین اپنے پلیدی کو فَلْیَمْسَحْہُ وَلْیُصَلِّ فِیْھِمَا پس چاہیئے کہ
مسح کر دیوے پلیدی کو اور پڑہے نماز نعلین سے رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو
ابوداؤد اور دارمی نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَا یَضَعْ نَعْلَیْہِ عَنْ یَمِیْنِہٖ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا
پیغمبر خدا نے جب پڑہے کوئی تم سے نماز پس چاہیئے کہ رکھے نعلین کو اپنے داہنے طرف وَلَا عَنْ یَسَارِہٖ
اور چاہیئے کہ نہ رکھے اپنے بائین طرف فَتَکُوْنَ عَنْ یَمِیْنِ غَیْرِہٖ پس ہوگا سیدھے طرف اسکے غیر کے
یعنے اگر نعلین کو اپنے بائین طرف رکھے تو جو شخص کہ اسکے بائین طرف کھڑا ہوگا اسکے داہنے طرف واقع ہوگی
جب اسنے اپنے نعلین اپنے سیدھے طرف رکھنا گوارا نہ رکھے تو غیر کے داہنے طرف رکھنا کیونکر روا رکھے
اِلَّا اَنْ لَّا یَکُوْنَ عَلٰی یَسَارِہٖ اَحَدٌ مگر یہ کہ نہو جانب چپ مین اسکے کوئی دوسرا وَلْیَضَعْھُمَا بَیْنَ
رِجْلَیْہِ اور چاہیئے کہ رکھے نعلین کو درمیانے اپنے دونون پانون کے وَفِیْ رِوَایَۃٍ اور ایک روایت
مین یون آیا ہی اَوْ لِیُصَلِّ فِیْھِمَا یا چاہیئے کہ نماز پڑہے نعلین پہنے ہوئے رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت
کیا اسکو ابوداؤد نے وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ مَعْنَاہُ اور روایت کیا ابن ماجہ نے اس حدیث کو دوسرے لفظ سے

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ روایت ہی ابی سعید خدری سے کہا اسنے کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس فَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ عَلٰی حَصِیْرٍ پس دیکھا مین کہ نماز پڑہتے تھے حضرت نے حصیر پر یَسْجُدُ عَلَیْہِ سجدہ کرتے
تھے اس پر اس سے معلوم ہوا کہ نماز پڑہنا اور سجدہ کرنا کسی چیز پر جو حائل ہو اسکے اور زمین کے درمیانے درست
ہی قَالَ وَرَاَیْتُہٗ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِہٖ کہا ابوسعید خدری نے اور دیکھا مین رسول
خدا کو کہ نماز پڑہتے تھے ایک کپڑے مین جس حال مین کہ بدھی کے طرح اوڑھے ہوئے تھے رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اور روایت ہی عمرو
ابن شعیب سے اسنے اپنے باپ سے اسنے عمرو کے دادا سے قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَافِيًا وَمُنْتَعِلًا کہا اسنے دیکھا مین پیغمبر خدا کو کہ نماز پڑھتے تھے کبھو پابرہنہ اور کبھو نعلین پہنے ہوے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ اور روایت ہی محمد بن منکدر سے جو تابعین سے ہی قَالَ صَلّٰى بِنَا جَابِرٌ فِي اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ کہا اسنے نماز پڑہا تھا جابر بن عبداللہ انصاری صحابی نے ازار سے کہ تحقیق باندہا تھا اسکو اپنی گردن کی طرف ازار ایک چادر ہی کہ جسکو کمر مین باندہتے ہین جابر نے اسکو گردن تنگ چڑہا کر باندہا تھا اور اسی سے نماز پڑہا وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ اور کپڑے اسکے رکھے ہوے تھے سہ پایے پر فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ تب کہا اسکو کسی کہنے والے نے تُصَلِّي فِي اِزَارٍ وَاحِدٍ نماز پڑہتا ہی تو ایک ہی ازار سے باوجود اسکے کہ تیرے کپڑے حاضر ہین فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ پس کہا جابر نے نہین کیا مین یہہ مگر اسواسطے کہ دیکھین مجھکو جاہل تجھ سے اور سمجھین کہ ایک ہی کپڑے سے نماز پڑہنا جایز ہی اور خلاف سنت کا نہین ہی وَاَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کون تھا ہم سے کہ تھے اسکو دو کپڑے زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ اور روایت ہی ابی بن کعب سے جو مشہور صحابی اور وحی کے کاتب اور قرآن کے حافظ تھے اور عمر رضی اللہ عنہ اسکو سید المسلمین کہتے تھے کہا اسنے نماز پڑہنا ایک کپڑے مین سنت ہی كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تھے ہمنے کہ کرتے تھے اسکو ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا اور عیب نہ کہا جاتا تھا ہم پر فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ اِذَا كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ اور کہا ابن مسعود نے نہین نماز پڑہتے تھے ایک کپڑے مین مگر جسوقت کہ تھے کمی کپڑون مین فَاَمَّا اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ فَالصَّلٰوةُ فِي الثَّوْبَيْنِ اَزْكٰى پس جب کشادہ کیا اللہ نے روزی پس نماز پڑہنا دو کپڑون مین افضل ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

بَابُ السُّتْرَةِ

یہہ باب ہی بیان مین سترہ کے سترہ اسکو کہتے ہین جو نمازی آڑ کر لیوے اپنے سامہنے کہ کوی آگے سے جاوے گنہگار نہووے مثل دیوار یا جہاڑ یا لکڑی کے اور درازی اسکی کم گز سے اور موٹا پا کم انگلی سے نہووے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جاتے تھے صبح کو طرف مصلا عید کے وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ اور آگے رسول خدا کے لیجاتے تھے عنزہ عنزہ نام ہی چھوٹے نیزے کا جس مین بھال ہوتی ہی اور وہ تین ہاتھ کی ہوتی ہی

وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰی بَیْنَ یَدَیْہِ اور کھڑا کیا جاتا تھا وہ بیچ میدان نماز کے حضرت کے سترہ بنا کر پس نماز پڑھتے تھے طرف اسکے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ [۲] اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ اور روایت ہے ابی جحیفہ صحابی سے کہا اسنے کہ دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے مین وَھُوَ بِالْاَبْطَحِ اور حضرت نے تھے ابطح مین جو ایک وادی ہے نزدیک مکے کے راہ مین منا کے فِیْ قُبَّۃٍ حَمْرَاءَ مِنْ اَدَمٍ تھے حضرت نے سرخ تورے مین چمڑے کے وَرَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور دیکھا مین بلال کو کہ لیا پانی باقی رہا ہوا وضو سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وَرَاَیْتُ النَّاسَ یَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِکَ الْوَضُوْءَ اور دیکھا مین لوگون کو کہ شتابی کرتے تھے وہ پانی لینے کے لئے فَمَنْ اَصَابَ مِنْہُ شَیْئًا تَمَسَّحَ بِہٖ پس جو کہ پایا اس پانی سے تھوڑا مسح کرلیا اور ملا اسکو اپنے پر وَمَنْ لَّمْ یُصِبْ مِنْہُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ یَدِ صَاحِبِہٖ اور جو کوی نپایا اس پانی کو ملا منہہ اور بدن پر اپنے ہاتھ اپنے یار کا ثُمَّ رَاَیْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَۃً بعد اسکے دیکھا مین نے بلال کو کہ لیا نیزہ کوفر گزھا اور چبا دیا اسکو زمین مین اور سترہ کیا وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور باہر آے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا سرخ خطان رکھنے مارا جوڑا پہنے ہوے دامن کو اٹھاے ہوے صَلّٰی اِلَی الْعَنَزَۃِ بِالنَّاسِ رَکْعَتَیْنِ پڑھے حضرت نے طرف سترہ کے لوگون کے ساتھ دو رکعت نماز وَرَاَیْتُ النَّاسَ وَالدَّوَابَّ یَمُرُّوْنَ بَیْنَ یَدَیِ الْعَنَزَۃِ اور دیکھا مین لوگون کو اور چارپایون کو کہ گذرتے اور جاتے تھے آگے سے سترہ کے پس معلوم ہوا کہ بعد کھڑا کرنے سترہ کے لوگ وغیرہ گذر کرنے سے نماز مین کچھ خلل نہین اور جانے والا بھی گنہ کار نہین ہوتا ہے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ [۳] نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَرِّضُ رَاحِلَتَہٗ اور روایت ہے نافع سے اسنے ابن عمر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بٹھاتے تھے اونٹ کو اپنے سواری کی طرف قبلے کے فَیُصَلِّیْ اِلَیْہَا اور نماز پڑھتے تھے طرف اونٹ کے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اس حدیث مین یہان تک وَزَادَ الْبُخَارِیُّ اور زیادہ کیا بخاری نے اس عبارت کو قُلْتُ اَفَرَاَیْتَ اِذَا ھَبَّتِ الرِّکَابُ کہا ابن نافع نے پوچھا مین ابن عمر سے خبر دے مجھکو کہ جب اونٹ چرائی کو اور پانی پینے کو جاتے تھے تب حضرت نے کس چیز کے طرف نماز پڑھتے تھے قَالَ کَانَ یَاْخُذُ الرَّحْلَ بولا ابن عمر نے لیتے تھے حضرت نے کجاوے اونٹ کے فَیُعَدِّلُہٗ فَیُصَلِّیْ اِلٰی اٰخِرَتِہٖ اور سیدھے رکھتے تھے اسکو پس نماز پڑھتے تھے حضرت طرف لکڑی اخیر کجاوے کے آخرۃ کہتے ہین اس لکڑی کو جسکو ٹیکا لگاتا ہے اونٹ کا سوار اور وہ لکڑی بلند ہوتی ہے اسکو سترہ بنا کر

نماز پڑھتے تھے **وعن** طلحة بن عبيد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا وضع أحدكم بين يديه مثل مؤخرة الرحل اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت رکھے کوی ایک تم سے آگے اپنے مانند پچھلی لکڑی اونٹ کے کجاوے کے
فليصل ولا يبال من مر وراء ذلك پس چاہیے کہ نماز پڑھے اور خوف نہین اُسکو جسنے گذر کیا اُسکے
آگے سے اور گناہ نہین ہوتا رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** أبي جهيم قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی ابی جہیم صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه اگر جانتا گذر کرنے والا
نماز پڑھنے ہارے کے آگے سے کہ کیا گناہ ہی اپنے پر لكان أن يقف أربعين البتہ کھڑا رہ جاتا وہ
چالیس تک خيرا له من أن يمر بين يديه بہتر ہی اُسکے لئے گذر کرنے سے آگے سے نماز پڑھنے
ہارے کے قال أبو النضر بولا ابو نضر نے جو راویون سے اس حدیث کے ہی لا أدري قال أربعين
يوما أو شهرا أو سنة نہین پاتا ہون مین کہ بولا ابو جہیم نے چالیس روز یا چالیس مہینے یا چالیس برس اور
دوسرے حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ چالیس برس کہا ہی متفق عليه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی ابی سعید
خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے إذا صلى أحدكم إلى شيء يستره من
الناس جب نماز پڑھے کسو ایک نے تم سے طرف کسی چیز کے جو چھپا دیوے اسکو لوگون سے یعنے سترہ کھڑا
کرکر نماز پڑھے فأراد أحد أن يجتاز بين يديه پس چاہے کسو نے کہ گذر کرے آگے سے یعنے درمیانے
اسکے اور سترہ کے جانا چاہے فليدفعه فإن أبى فليقاتله پس چاہیے کہ دور کرے اور نکال دیوے
اسکو پس اگر انکار کرے چلے جانے سے تو کشتی کرے اسکے ساتھ اور ایک مین آیا ہی فليقتله پس چاہیے کہ مار ڈالے
اسکو فإنما هو شيطان کیونکہ وہ شیطان ہی یعنے کام شیطان کا کرتا ہی یا شیطان ہی انسان کا کہ شریر
لوگ کو شیطان الانس کہتے ہین هذا لفظ البخاري یہہ لفظ بخاری کا ہی ولمسلم معناه اور مسلم کو
معنے اُسکے اور لفظ دوسری ہی **وعن** أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقطع الصلوة
المرأة والحمار والكلب باطل کرتی ہی نماز کو عورت اور گدہا اور کتا جب گذرین آگے سے نماز
پڑھنے ہارے کے ويقي ذلك مثل مؤخرة الرحل اور باقی رہتا ہی یہہ رکھنے سے مثل لکڑی آخر
کجاوے کے رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے جمہور علما صحابہ وغیرہ سے متفق ہین ہر چیز اور کوی

مصلی کے آگے سے گذر کرنے سے نماز باطل نہین ہوتی لیکن اس حدیث اور اسکے مانند دوسری احادیث سے مراد تاکید ہی سترہ کھڑا کرنے مین کہ
روبرو نمازی کے کوئی آنے سے دل نمازی کا ادہر ادہر مشغول ہوگا اور حضور دل جاتا رہیگا خصوص ان تین چیزون مین عورت مین تو ظاہر ہی کہ دل اس
کہ اُسکے پاس شیاطین کثرت سے رہتے ہین اسی واسطے جب گدہا پکارے تب نعوذ پڑہنا مستحب ہی اور کتا سبب سے
کمال نجاست کے **وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل**
اور روایت ہی بی بی عائشہ رض سے کہی اُسنے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہتے تھے رات کو **وانا معترضة**
بينه وبين القبلة اور مین لنبی لیٹی رہتی درمیانے حضرت کے اور درمیانے قبلے کے **كاعتراض الجنازة**
جیساکہ پڑا رہتا ہی جنازہ میت کا آگے نماز پڑہنے والون کے **متفق عليه** اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
وعن ابن عباس قال اقبلت راكبا على اتان اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اُسنے آگے آیا
مین سوار ہوکر گدہی پر **وانا يومئذ قد ناهزت الاحتلام** اور مین اس روز مین بیشک نزدیک پہنچا تھا
ایام بلوغ کے **ورسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي بالناس بمنى** اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہتے تھے لوگون کے ساتھ منا مین **الى غير جدار** نطرف دیوار کے کہ سترہ ہو **فمررت بين يدي**
بعض الصف پس چلا گیا مین آگے بعضی صف نماز کے **فنزلت وارسلت الاتان ترتع** پس اترا مین
اور چھوڑ دیا مین گدہی کو چرنے **ودخلت في الصف فلم ينكر ذلك على احد** اور داخل ہوگیا مین
صف مین نماز کے پھر انکار نہین کیا اس سے مجھ پر کسونے مین نابالغ رہنے کے سبب سے **متفق عليه** اتفاق ہی مسلم
اور بخاری کا اسپر

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن ابي هريرة قال قال رسول**
الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نماز پڑہے تم سے پس چاہیئے کہ مقابل کرے اپنے
منہہ کے کسی چیز کو دیوار یا چھار یا کھام وغیرہ کو **فان لم يجد فلينصب عصاه** پس اگر نہ پاوے تو پس چاہیئے
کہ کھڑا کرے اپنی لاٹھی کو **فان لم يكن معه عصا فليخطط خطا** اگر نہووے ساتھ اسکے عصا پس
چاہیئے کہ کھینچے ایک خط زمین پر **ثم لا يضره ما مر امامه** بعد اسکے نقصان نہین دیتا اسکو جو کہ گذر کریگا
آگے اسکے **رواه ابوداود وابن ماجة** روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے جاننا چاہیئے کہ خط
کھینچنا قدیم قول ہی امام شافعی اور امام احمد کا اور بعضے مشایخ ہمارے متاخرین سے بھی اسکے قایل ہین
اور نزدیک اکثر مشایخ ہمارے اور نزدیک امام مالک کے خط معتبر نہین ہی اور امام محمد کہتے ہین خط
نہ کھینچنا چاہیئے اور امام شافعی بھی اپنے نئے قول مین خط کی نفی کئے ہین اور حدیث جو اس باب مین آئی
ضعیف ہی کرکے کہے ہین **وعن سهل بن ابي حثمة قال قال رسول الله صلى الله**

باب السترہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہے کوی ایک تمہارا طرف سترہ کے فَلْيَدْنُ مِنْهَا پس چاہیے کہ نزدیک
کھڑے رہے سترہ کے سجدے کے موافق جا چھوڑ کر لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَوتَهُ نہ کاٹ دیوے
شیطان اسپر نماز کو اُسکے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنِ الْمِقْدَادِ
بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى عُودٍ وَلَا عَمُودٍ
وَلَا شَجَرَةٍ اور روایت ہی مقداد بن اسود سے کہا اُسنے نہ دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے
ہوے طرف لکڑی اور نہ طرف کھام کے اور نہ طرف جھاڑ کے إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ
مگر یہہ کہ کرتے اسکو بہون پر اپنے داہنی یا بائین وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا اور قصد نہین کرتے اسکو کہ مقابل
اپنے دونون آنکھ کے واقع ہو تا مشابہت سے بتون کی عبادت کے دور ہو رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت
کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ اور روایت ہی فضل بن عباس سے کہا اسنے کہ آیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے پاس اور ہم صحرا مین تھے جو ہمارے لئے تھا اور ساتھ اُنکے عباس تھے عرب کی
عادت ہی کہ شہر سے نکل صحرا مین ڈیرا دیکر چند روز اقامت کرتے ہین اور ہر جماعت کے واسطے صحرا علیحدہ علیحدہ
مقرر رہتا ہی پس رسول خدا جس صحرا مین لوگ عباس کے تھے تشریف لاے فَصَلَّى فِي صَحْرَاءَ لَيْسَ
بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ پھر نماز پڑہے حضرت نے صحرا مین کہ نتہا آگے حضرت کے سترہ اس سے معلوم ہوا سترہ
رکھنا واجب نہین بلکہ اگر گذرگاہ لوگون کا ہو تو مستحب ہی وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ
يَدَيْهِ اور ایک گدھی تھی ہماری اور ایک کتی کھیلتے تھے آگے حضرت کے نماز مین فَمَا بَالَى بِذَلِكَ
اور خوف نہین کئے حضرت نے اس سے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ روایت کیا اسکو ابو داؤد
اور نسائی نے مثل اُسی کے وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَقْطَعُ الصَّلَوةَ شَيْءٌ اور روایت ہی ابی سعید سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے باطل نہین کرتی نماز کو کوئی چیز جو گذرے آگے مصلی کے وَادْرَءُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ اور نکال دو
جس قدر کہ سکتے ہو تم فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ کیونکہ وہ گذر کرنے والا شیطان ہی رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت ہی حضرت عائشہ رضی
سے کہی اُسنے کہ تھی مین سوتی آگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ اور حال انکہ

دونون پانون سیدھے قبلے طرف تھے اس حساب کے یعنے سجدے کی جگہہ پر آپکے فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ پھر سجدہ کرتے ہاتھہ رکھتے مجھہ پر پس کھینچ لیتی مین اپنے دونون پانون کو وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا اور جب کھڑے رہتے لنبے کرتی مین پانون کو قَالَتْ وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَیْسَ فِیْهَا مَصَابِیْحُ اور بولی بی بی عائشہ رض نے گھران مین ہمارے اُن دونون چراغ نتھا گویا بی بی عائشہ نے عذر بیان کرتے مین اپنے پانون لنبے کرنیکا سجدہ گاہ پر حضرت کے سبب سے اندھیری اور چراغ نہونے کے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۲ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُکُمْ مَا لَهٗ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانتا کوی تم سے کہ کیا گناہ ہی اُسکو فِیْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْ اَخِیْهِ مُعْتَرِضًا فِی الصَّلٰوةِ گذر کرنے مین اپنے بھائی کی نماز کے چوڑائی مین کَانَ لَاَنْ یُّقِیْمَ مِائَةَ عَامٍ خَیْرًا لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِیْ خَطَا البتہ کھڑا رہنا سو برس بہتر اسکے واسطے اس قدم سے کہ رکھے اسکو رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ۳ وَعَنْ کَعْبِ نِ الْاَحْبَارِ قَالَ لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ اور روایت ہی کعب احبار سے کہا اُسنے اگر جانتا گذر کرنے ہارا آگے نمازی کے کہ کیا ہی اُسپر گناہ لَکَانَ اَنْ یُّخْسَفَ بِهٖ خَیْرًا لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ البتہ ہووے کہ زمین کے اندر کھینچا جانا بہتر اسکو گذر کرنے سے آگے نمازی کے وَفِیْ رِوَایَةٍ اَهْوَنُ عَلَیْهِ اور ایک روایت مین خیرًا لہ کی جگہہ پر اہون آیا ہی یعنے کھڑا رہنا سو برس تک آسان ہو اُسکو رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی غَیْرِ السُّتْرَةِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہے ایک تمہارا بغیر سترہ کے فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ صَلٰوتَهُ الْحِمَارُ وَالْخِنْزِیْرُ وَالْیَهُوْدِیُّ وَالْمَجُوْسِیُّ وَالْمَرْاَةُ بیشک توڑتا ہی نماز کو اُسکے گدہا اور سور اور یہودی اور آتش پرست اور عورت وَیُجْزِیْ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا بَیْنَ یَدَیْهِ عَلٰی قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ اور بس ہی اور کفایت کرتا ہی نماز کو نہ توڑنے مین جب گذر کرے آگے مصلی کے پتھر پھینکنے کے اندازے پر یعنے پتھر پھینکنے سے جہان گرتا ہی اس مقدار پر کوی نمازی کے آگے سے گذر کرے تو گناہ کار نہین اور مقدار اسکا تین گز کہے ہین رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ یہہ باب ہی بیان مین صفت نماز کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ روایت ہی ابی ہریرہ سے

تحقیق کہ ایک مرد آیا مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کونے مین مسجد کے فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ پھر نماز پڑہا اس شخص نے اور اس مین رعایت تعدیل ارکان کی اور قومہ اور جلسہ خوب نہین کیا بعد اسکے آیا اور سلام کیا رسول خدا پر فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ پھر فرمایا حضرت نے وعلیک السلام پھر جا اور نماز پڑھ کیونکہ تحقیق تو نے نماز نہین پڑہا فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ تب پھر گیا اور نماز پڑہی پھر آیا اور سلام کیا انکو فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ تب فرمایا وعلیک السلام پھر جا اور نماز پڑھ پھر تحقیق تو نے نماز نہین پڑہی فَقَالَ فِی الثَّالِثَۃِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَھَا پس عرض کیا اس شخص نے تیسرے بار یا تیسرے بار کے بعد یعنے چوتھے بار عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سکھاؤ مجھکو نماز ای رسول خدا کہ کس طرح پڑہون فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ تب فرمایا رسول خدا نے جب چاہے تو کہ کھڑا رہے نماز کے لئے پس پورا کر وضو ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ فَکَبِّرْ پھر منھہ کر قبلے کی طرف اور تکبیر کہہ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ پھر پڑھ جو کچھ کہ یاد ہو تجھکو قرآن سے ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا بعد اسکے رکوع کر یہان تک کہ آرام لیوے تو رکوع مین ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا بعد اسکے اٹھا سر یہان تک کہ سیدہا کھڑا ہو تو ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا پھر سجدہ کر یہان تک کہ آرام پاوے تو سجدے مین ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا پھر سر اٹھا یہان تک کہ آرام پاوے تو بیٹھنے مین ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا پھر سجدہ کر یہان تک کہ آرام پاوے تو سجدے مین ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا پھر سر اٹھا یہان تک کہ آرام لیوے تو بیٹھنے مین اس بیٹھنے کو جلسہ استراحت کہتے ہین نزدیک امام شافعی کے سنت ہی کہ بعد دو سجدون کے بیٹھنا اور بعد اسکے دوسری رکعت کے واسطے کھڑا رہنا وَفِیْ رِوَایَۃٍ اور ایک روایت مین ثم ارفع حتی تطمئن جالسا کی جگہہ مین آیا ہی کہ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا پھر اٹھا سر یہان تک کہ تو سیدہا کھڑا ہو یعنے دوسری رکعت کے لئے ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّھَا بعد اسکے کر یہہ جو مذکور ہوا اپنی تمام نماز مین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر امام شافعی اور امام احمد و ابو یوسف توقف رکوع و سجود مین اور قومہ اور جلسے مین فرض ہی کہتے ہین اور اس بات پر اس حدیث کو دلیل لاتے ہین کیونکہ رسول خدا نے اس شخص کو فرمایا کہ تو نماز نہین پڑہا پھر پڑھ یہہ علامت فرضیت کی ہی اگر تعدیل ارکان و قومہ و جلسہ فرض نہوتا تو اسکے چھوڑ دینے سے نماز کو نہ دھراتا اور امام ابو حنیفہ و محمد کہتے ہین توقف کرنا رکوع و سجود مین واجب ہی اور قومہ اور جلسہ مین سنت ہی اور دلیل انکی یہہ ہی کہ آخر مین اس حدیث

روایت سے ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی کے آیا ہی کہ رسول خدا نے فرمایا جب تمام کیا تو نے اسکو
تمام ہوی نماز تیری اور اگر کم کیا تو اوس سے کم کیا تو نے اپنی نماز کو یہہ علامت واجب اور سنت کی ہی
کیونکہ عمل بغیر انکے ناقص اور ناتمام ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ حضرت نے جو کچھ حکم فرمایا اس شخص کو نماز دوہرانے
کا اس واسطے تھا کہ نماز اوسکی بغیر کراہیت اور نقصان کے ادا ہووے اگر نماز اسکی باطل ہوتی تو پہلے ہی بار اسکو
منع فرماتا واللہ اعلم **وعن** عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ
وسلم یستفتح الصلوٰة بالتکبیر اور روایت ہی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اسنے کہ تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کرتے نماز کو تکبیر تحریمہ سے والقراءة بالحمد للہ رب
العالمین اور شروع کرتے قرات کو سورۂ الحمد سے گویا کہ نام اسی سورے کا الحمد ہوا ہی یہہ کلمہ شروع مین
اسکے آنے سے وکان اذا رکع لم یشخص راسه ولم یصوبه اور تھے حضرت نے جب رکوع
کرتے بلند نہین کرتے اپنے مبارک سر کو اور پست بھی نہین کرتے ولکن بین ذلك اور لیکن نگاہ رکھتے میانہ بلندی
اور پستی مین اور برابر رکھتے پیٹھ اور گردن کو وکان اذا رفع راسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی
قائما اور تھے حضرت جب اوٹھاتے اپنے سر کو رکوع سے سجدہ نہین کرتے یہان تک کہ سیدھا کھڑا رہتے
جسکو قومہ کہتے ہین وکان اذا رفع راسه من السجدة لم یسجد حتی یستوی جالسا اور تھے
حضرت جب سر اوٹھاتے اپنا سجدے سے دوسرا سجدہ نہین کرتے یہان تک کہ برابر بیٹھتے وکان یقول
فی کل رکعتین التحیة اور تھے حضرت نے پڑھتے بعد ہر دو رکعت کے التحیات کو وکان یفرش
رجله الیسری وینصب رجله الیمنی اور تھے بچھاتے بائین پانون کو اپنے اور اوسپر بیٹھتے اور
کھڑا کرتے اپنے داہنے پانون کو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ قعدۂ اول اور آخر مین اسیطرح بیٹھتے تھے
اور مذہب امام ابوحنیفہ کا یہی ہی اور حدیث مین ابوحمید کے آیا ہی کہ قعدۂ اولی مین بائین کو بچھاتے تھے
قعدہ آخر مین تورک کرتے اور یہہ قول امام شافعی کا ہی اور تورک کی دو صورت بیان کئے ہین پہلی یہہ
ہی کہ داہنا پانون کھڑا کرین اور بائین پانون کو داہنے ران کے نیچے لاوین اور دونون چوتڑ زمین پر
رکھین دوسری یہہ کہ بچھاوین بائین پانون کو اور داہنے پانون کو کھڑا کرین اور باہر نکالین دونون
پنجون کو پانون کے نیچے سے ناخون کے سیدھے طرف اور دونون چوتڑین زمین پر رکھین وکان
ینهی عن عقبة الشیطان اور حضرت نے منع کرتے تھے عقبۂ شیطان سے کہ بالاتفاق نماز
مین مکروہ ہی اور صورت اوسکی یہہ ہی کہ دونون چوتڑون کو زمین پر لگاوین اور دونون پنڈلیونکو کھڑا کر
اور دونون پانون کو زمین پر رکھین اور طیبی کہا کہ عقبہ یہی وہ کہ دونون سرین کو دونون ایڑیون پر رکھنا

وَيَنْهَى اَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ السَّبُعِ اور منع کرتے تھے حضرت نے بچھانے سے
مرد اپنے دونون ہاتھ کے ہڈیون کو سجدے کے وقت پر جیسا کہ درندے بچھاتے ہین اپنے ہاتھون کو یہہ حکم
مردون پر ہی عورتین کو چاہئے کہ ہاتھون کو بچھا دین وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ اور تھے حضرت
ختم کرتے نماز کو سلام سے وہ فرض ہی امام شافعی کے پاس اور واجب ہی نزدیک ہمارے رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابی حمید انصاری سے جو بنی ساعدہ سے ہی کہا اسنے کہ ایک
جماعت مین سے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اَنَا اَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مین خوب یاد رکھنے والا ہون نماز کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رَاَيْتُهُ اِذَا كَبَّرَ
جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ دیکھا مین نے انکو جب تکبیر تحریمہ کہتے کرتے اپنے دونون ہاتھ مقابل
اپنے دونون کاندہون کے یہہ مذہب ہی امام شافعی کا ہمارے مذہب مین کان کی لولکی تک ہاتھ
اٹھایا چاہئے اور یہہ بھی حدیثون مین آیا ہی وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ اور جب رکوع
کرتے مضبوط رکھتے اپنے دونون ہاتھ اپنے دونون زانون پر رکوع مین انگلیون کو کشادہ رکھا چاہئے
اور سجدے مین ملاکر اور وقت تکبیر تحریمہ اور التحیات کے انکے حال پر چھوڑ دیا چاہئے ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ
اور خم کرتے اپنی پیٹھ کو فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَّكَانَهُ پھر جب اٹھاتے
اپنے مبارک سر کو کھڑے ہوتے یہان تک آجاوین پیٹھ کے سب ہڈیان اپنی جگہہ پر فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ
يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَّلَا قَابِضِهِمَا پھر جب سجدہ کرتے رکھتے اپنے دونون ہاتھون کو زمین پر مقابل
منہہ کے نہین بچھانے والے ہاتھون کو زمین پر اور نہ ملانے والے انکو پہلو مین بلکہ ہتھیلیان اور انگلیان
کو زمین پر رکھتے اور بازون کو ران سے کشادہ رکھتے کہ اگر بکری کا چھوٹا بچہ چاہے تو ان مین سے چلا
جاوے وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ اور قبلے کی طرف رکھتے انگلیون کو
اپنے دونون پاؤن کے سجدے کی حالت مین فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اور جب بیٹھتے بعد دو رکعت
کے تشہد کے واسطے جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى بیٹھتے تھے اپنے بائین پاؤن
پر اور کھڑا کرتے داہنا پاؤن فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ پھر جب بیٹھتے آخری رکعت مین
واسطے قعدۂ اخیر کے قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى آگے نکالتے اپنا بایان پاؤن
اور کھڑا کرتے دوسرا یعنے داہنا وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ اور بیٹھتے اپنے سرین پر رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ اور روایت ہی ابن عمر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اٹھاتے تھے اپنے دونوں ہاتھوں کو برابر اپنے دونوں مونڈھوں کے جب شروع کرتے نماز وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اور جب تکبیر کہتے رکوع کے واسطے اور جب سر اٹھاتے اپنا رکوع سے اٹھاتے دونوں ہاتھ کو اسیطرح یعنے مونڈھوں تک وَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد یعنے سنا اللہ نے جسنے سراہا اور قبول کی دعا اسکی ای رب میرے تیرے ہی واسطے لایق ہی سب تعریف وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ اور نکرتے تھے حضرت سے اسکو سجدوں میں یعنے سجدہ میں جاتے وقت اور سجدہ سے سر اٹھاتے وقت تب ہاتھوں کو اٹھاتے چنانچہ بعضے شافعی یہہ بھی کرتے ہیں مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اِس پر وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہی نافع سے تحقیق ابن عمر تھے جب داخل ہوتے نماز میں كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ تکبیر کہتے اور اٹھاتے اپنے ہاتھ وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ اور جب رکوع کرتے اٹھاتے اپنے ہاتھ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ اور جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ اور جب کھڑا ہوتے بعد دو رکعت کے اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور پہنچایا ابن عمر نے اس حدیث کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ اور روایت ہی مالک بن حویرث سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے اٹھاتے تھے اپنے دونوں ہاتھ کو حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ یہان تک مقابل کرتے تھے دونوں ہاتھ کو اپنے دونوں کان کے وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ اور جب اٹھاتے تھے اپنے سر کو رکوع سے فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اور کرتے مانند اسی کے یعنے اٹھاتے ہاتھوں کو کانوں کے برابر وَفِي رِوَايَةٍ اور ایک روایت میں آیا ہی حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ أُذُنَيْهِ یہان تک کہ اٹھاتے تھے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کان کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر جاننا چاہیے کہ تکبیر تحریمہ کے سوا اسکے دونوں ہاتھ اٹھانے میں اختلاف ہی حنفیہ اور شافعیہ کا اور حدیثیں دونوں طرف آئے ہیں حق وہ ہی کہ دونوں صورت ہوے ہیں صحابہ سے جسنے جو دیکھا وہ روایت کیا یا یہہ ہی کہ دونوں ہاتھ اٹھانا ابتدا میں تھا آخر میں منسوخ ہو گیا کیونکہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وشرع

اسلام کے عالم اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ملازم تھے کبھو نماز میں ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے اور امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بھی ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے **وَعَنْهُ** اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَاِذَا كَانَ فِيْ وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا اور بھی روایت ہی مالک بن حویرث سے کہ دیکھا اسنے پیغمبر کو نماز پڑھتے پس جب ہوتے طاق میں اپنی نماز سے یعنے بعد یک رکعت اور تین رکعت کے نہیں کھڑے رہتے یہاں تک کہ برابر بیٹھتے یعنے سجدے سے سر اٹھاے بعد بیٹھتے بعد اسکے کھڑے رہتے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے اسکو جلسہ استراحت کہتے ہیں یہہ امام شافعی کے یہاں سنت ہی اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے یہہ سبب سے عذر یا اور حاجت کے ہوگا جیسا ضعف وغیرہ **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ اور روایت ہی وائل بن حجر سے کہ دیکھا اُسنے پیغمبر خدا کو کہ اُٹھاے اپنے دونوں ہاتھ نماز میں داخل ہوتے وقت تکبیر کہے ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ بعد اسکے لپیٹے ہاتھوں کو اپنے کپڑے سے شاید ٹھنڈ کے سبب سے ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى پھر رکھتے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ پھر جب چاہا حضرت نے رکوع کرنے اَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ نکالا اپنے دونوں ہاتھ کپڑے سے ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ پھر اٹھاے دونوں ہاتھ کو اور تکبیر کہے اور رکوع کئے فَلَمَّا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ پھر جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ اُٹھاے اپنے دونوں ہاتھ کو فَلَمَّا سَجَدَ سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ پھر جب سجدہ کئے سجدہ کئے درمیان دونوں ہتھیلیوں کے یعنے سر کو سجدے کے وقت درمیان دونوں ہاتھ کے رکھے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہی سہل بن سعد سے جو صحابی ہیں کہا اسنے کہ تھے لوگوں نے حکم کئے گئے کہ رکھے مرد نے داہنا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر نماز میں رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا نے جب کھڑے رہتے نماز کو يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ تکبیر کہتے جب کھڑے رہتے مراد تکبیر تحریمہ ہی ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ پھر تکبیر کہے جب رکوع کرتے ثُمَّ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ جب اٹھاتے اپنی پیٹھ کو رکوع سے ثُمَّ يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

پھر کہتے کھڑے ہوئے ربنا لک الحمد ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَھْوِیْ پھر تکبیر کہتے جب جھکتے ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ
رَاْسَهٗ پھر تکبیر کہتے جب اٹھاتے اپنا سر ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَسْجُدُ پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ
یَرْفَعُ رَاْسَهٗ پھر تکبیر کہتے جب اٹھاتے اپنا سر ثُمَّ یَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی الصَّلٰوةِ كُلِّهَا پھر کرتے یہ ساری
نماز میں حَتّٰی یَقْضِیَهَا وَیُكَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَیْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ یہاں تک کہ پوری کرتے
نماز کو اور تکبیر کہتے جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر بیٹھے بعد مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا
اس پر اور اس حدیث میں رفع یدین کا ذکر نہیں ہی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ اور روایت ہی جابر سے کہا انہوں نے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل نماز وہ ہی کہ جس میں دراز ہو قیام کیونکہ مشقت اس میں
زیادہ ہی علما اختلاف کرتے ہیں کہ نماز میں قیام افضل ہی یا سجود بعضوں نے اس حدیث کی دلیل سے کہتے ہیں
قیام افضل ہی اور بعضے کہتے ہیں قیام اس واسطے افضل ہی کہ اس میں قرآن پڑھا جاتا ہی اور قرآن
تسبیحوں سے افضل ہی اور یہی ہی مذہب امام ابو حنیفہ کا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ فِیْ
عَشَرَةٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ النَّبِیِّ اور روایت
ہی ابی حمید ساعدی سے کہا انہوں نے دس شخص میں اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں خوب جانتا ہوں
تم میں سے نماز کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قَالُوْا فَاعْرِضْ بولے صحابہ نے ظاہر کر قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا
مَنْكِبَیْهِ ثُمَّ یُكَبِّرُ بولا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑے رہتے نماز کو اٹھاتے اپنے
دونوں ہاتھ یہاں تک کہ مقابل کرتے انکو اپنے دونوں مونڈھوں کے پھر تکبیر کہتے ثُمَّ یَقْرَأُ پھر قرأت
کرتے ثُمَّ یُكَبِّرُ وَیَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ پھر اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ یہاں
کہ مقابل کرتے انکو اپنے دونوں کاندھوں کے ثُمَّ یَرْكَعُ وَیَضَعُ رَاحَتَیْهِ عَلٰی رُكْبَتَیْهِ پھر رکوع کرتے
اور رکھتے اپنے دونوں ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر ثُمَّ یَعْتَدِلُ فَلَا یُصَبِّیْ رَاْسَهٗ وَلَا
یُقْنِعُ پھر برابر رکھتے رکوع میں پس نہ نیچے کرتے اپنا سر اور نہ اوپر کرتے بلکہ برابر رکھتے سر اور پیٹھ کو ثُمَّ یَرْفَعُ
رَاْسَهٗ فَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پھر اٹھاتے اپنے سر کو اور کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اور اس
حدیث میں ربنا لک الحمد نہیں ہی ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْكِبَیْهِ مُعْتَدِلًا پھر اٹھاتے
اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ مقابل کرتے انکو اپنے دونوں کاندھوں کے برابر یَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر کہتے اللہ اکبر ثُمَّ یَهْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا پھر جھکتے زمین پر واسطے سجدے کے فَیُجَافِیْ یَدَیْهِ
عَنْ جَنْبَیْهِ پس دور رکھتے اپنے دونون ہاتھ اپنے دونون پہلو سے وَیَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَیْهِ
اور خم کرتے اپنے پانون کے انگلیون کو کہ قبلے کی طرف رہین ثُمَّ یَرْفَعُ رَأْسَهٗ پھر اٹھاتے اپنا سر سجدے سے
وَیُثْنِیْ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْهَا اور خم کرتے یعنے بچھاتے اپنا بایان پانون اور اسپر بیٹھتے ثُمَّ
یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا پھر برابر کرتے یہان تک آجاتی ہر ہڈی
اپنے جگہہ پر برابر ثُمَّ یَسْجُدُ پھر سجدہ کرتے یعنے تکبیر کے ساتھ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰهُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ
رَأْسَهٗ پھر کہتے اللہ اکبر اور اٹھاتے سر اپنا وَیُثْنِیْ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی اور بچھاتے اپنا بایان پانون
فَیَقْعُدُ عَلَیْهَا اور بیٹھتے اسپر واسطے جلسۂ استراحت کے ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی
مَوْضِعِهٖ پھر آرام پاتے یہان تک کہ آجاتی ہر ہڈی اپنے جگہہ پر ثُمَّ یَنْهَضُ پھر اٹھ کر کھڑے ہوتے
ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الرَّکْعَةِ الثَّانِیَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ پھر کرتے دوسری رکعت مین اسیطرح جو کئے پہلی رکعت مین
ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِهِمَا مَنْکِبَیْهِ پھر جب کھڑے
رہتے دو رکعت پڑھ کر تکبیر کہتے اٹھاتے اپنے دونون ہاتھ یہان تک کہ مقابل کرتے انکو اپنے دونون
کاندہون کے کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ جیسا کہ تکبیر کہے تھے نماز شروع کرتے وقت ثُمَّ یَصْنَعُ
ذٰلِكَ فِیْ بَقِیَّةِ صَلٰوتِهٖ پھر کرتے وہ جو مذکور ہوا باقی نماز مین اپنے حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَةُ
الَّتِیْ فِیْهَا التَّسْلِیْمُ یہان تک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ اس مین سلام ہے اَخْرَجَ رِجْلَهُ الْیُسْرٰی
نکالتے بایان پانون اپنا وَقَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْسَرِ اور بیٹھتے سرین پر بائین طرف کے
ثُمَّ سَلَّمَ پھر سلام پھیرتے قَالُوْا صَدَقْتَ هٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ بولے صحابہ نے سچ کہا تونے
اسیطرح نماز پڑھتے تھے حضرت رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ابوداوٗد
اور دارمی نے وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ اور روایت کیا ترمذی اور ابن ماجہ نے
معنی اس کا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور بولا ترمذی نے یہہ حدیث حسن
صحیح ہے وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ حُمَیْدٍ اور ایک روایت مین ابی داوٗد
کی ابو حمید کے حدیث سے یون آیا ہے کہ ثُمَّ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْهِ عَلٰی رُکْبَتَیْهِ پھر رکوع کیا اور رکھا
اپنے دونون ہاتھ دونون زانون پر اپنے کَاَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَیْهِمَا گویا وہ پکڑے ہوئے ہین انکو
وَوَتَّرَ یَدَیْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَیْهِ اور مانند چلے کے کیا اپنے دونون ہاتھون کو پس دور رکھا انکو اپنے
پہلو سے وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ اور کہا راوی نے پھر سجدہ کیا فَاَمْکَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ اور ٹھہرایا

اپنی ناک اور پیشانی کو زمین پر اس سے معلوم ہوا کہ سجدہ میں ناک اور پیشانی دونوں زمین پر رکھنا چاہئے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسیطرح ہمیشہ کرتے تھے اگر ان دونوں سے ایک کو زمین پر رکھے تو نزدیک امام ابوحنیفہ کے جائز ہی لیکن مکروہ ہی وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ اور دور کیا اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں پہلو سے وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اور رکھے اپنے دونوں ہتھیلیاں برابر اپنے مونڈہوں کے وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ اور کشادہ کیا درمیانے اپنے دونوں رانوں کے بغیر لگانے اپنا پیٹ کسی چیز کو اپنے رانوں سے حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ جَلَسَ یہاں تک فارغ ہوے دونوں سجدوں سے پھر بیٹھے فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى پھر بچھائے اپنا بایاں پاؤں وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهِ اور سامنے کیا بیچ ذراع پاؤں کی اپنے قبلے کی طرف وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى اور رکھا اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے زانوں پر وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى اور رکھا اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانوں پر وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ اور اشارہ کرے اپنی انگلی سے یعنے کلمے کی انگلی سے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہتے وقت وَفِي اُخْرٰى لَهُ اور ایک روایت میں ابوداؤد کی یوں آیا ہی کہ وَاِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى اور جب بیٹھے دو رکعت کے بعد بیٹھے تو سے پر اپنے پاؤں کے اور کھڑا کرتے تو داہنا پاؤں وَاِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ اَفْضٰى بِوَرِكِهِ الْيُسْرٰى اِلَى الْاَرْضِ اور جب ہوتے چوتھی رکعت میں پہنچاتے اپنی بائیں سرین زمین پر وَاَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَاحِدَةٍ اور نکالتے اپنے دونوں پاؤں ایک ہی طرف سے یعنے داہنے طرف وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهُ اَبْصَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اور روایت ہی وائل بن حجر سے کہ تحقیق دیکھا اسنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کھڑے رہتے طرف نماز کے رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ اٹھاتے اپنے دونوں ہاتھ یہاں تک ہو سے مقابل دونوں مونڈہوں کے وَحَاذٰى بِاِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ اور برابر کیا اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنے دونوں کانوں کے ثُمَّ كَبَّرَ پھر اللہ اکبر کہا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے یہ حدیث موافق مذہب امام ابوحنیفہ کے ہی وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ اور ایک روایت میں ابوداؤد کی یوں آیا ہی کہ يَرْفَعُ اِبْهَامَيْهِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ اٹھاتے اپنے دونوں انگوٹھوں کو یہاں تک کہ لگ جاتے اپنے دونوں کانوں کے وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سے

اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے ہماری پھر پکڑتے اپنا بایاں ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ رِفَاعَةَ ابْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سے کہا اسنے کہ آیا ایک شخص پس نماز پڑہا مسجد میں ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور سلام کیا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دہرا اپنی نماز کو بیشک تونے نماز نہیں پڑہا فَقَالَ عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اُصَلِّيْ تب عرض کیا اسنے سکھلائیے مجھکو یا رسول خدا کسطرح پڑہوں میں نماز قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ فرمایا اسکو رسول خدا نے جب متوجہ ہوا تو نے قبلے کی طرف پس کہہ اللہ اکبر ثُمَّ اقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَأَ پھر پڑھ سورہ الحمد کا اور پڑھ سورہ دوسرا الحمد کے ساتھ جو چاہے اللہ تعالی کہ پڑہے تو یعنے جس سورے کو کہ خدا پڑہاوے فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ پس جب رکوع کرے تو رکھ اپنے دونوں ہتھیلیاں اپنے دونوں زانوں پر وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ اور ٹھہر کے کر رکوع اور آرام پا رکوع میں اور برابر پھیلاوے اپنی پیٹھ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ اور جب اٹھاوے سر رکوع سے پس سیدھی کر اپنی پیٹھ وَارْفَعْ رَاْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا اور اٹھا سر اپنا یہاں تک آجاوے ہڈیاں اپنے جوڑوں پر فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ پس جب سجدہ کرے تو نے پھر ٹھہر تو سجدے میں فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى پھر جب اٹھاوے تو سر پھر بیٹھ اپنی بائیں ران پر ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ پھر کر اسکو جو مذکور ہوا ہر رکوع اور سجدے میں یہاں تک آرام لیوے تو رکوع اور قومہ اور جلسہ میں هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ یہ لفظ مصابیح کا ہی اور روایت کیا اسکو ابو داؤد نے تھوڑی سی تغییر کے ساتھ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ اور روایت کیا ترمذی اور نسائی نے معنے کو اس حدیث کے وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ اور ایک روایت میں ترمذی کی یوں آیا ہی کہ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ فرمایا رسول خدا نے اس شخص کو جب کھڑا ہو تو نماز کی طرف پس وضو کر كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهِ جیسا حکم کیا اللہ تعالی نے تجھکو وضو کا ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ پھر اذان کہہ اور اقامت کہہ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ پس اگر ہووے تیرے یاد میں قرآن پڑھ تو وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ اور نہیں تو یعنے قرآن سے کچھ یاد نہو

حمد کر اللہ کا اور اللہ اکبر کہہ اور لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر رکوع کر اس سے معلوم ہوا کہ جسکو قرآن یاد نہو اور سبحان اللہ الحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر کہے تو نماز جایز ہو جاتی ہی جیسا کسو نے ایمان لایا اور وقت نماز کا پہنچا فرصت قرآن یاد کرنے کی نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کرے تو صحیح ہی **وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى** اور روایت ہی فضل بن عباس سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل نماز دو دو رکعت پڑھنا افضل ہی **تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ** التحیات پڑھنا ہر دو رکعت میں **وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ** اور عاجزی کرنا اور زاری کرنا اور مسکینی ظاہر کرنا **ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ** پھر اٹھاوے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف سامھنے کرنیوالا پیٹھ اپنے ہاتھوں کا اپنے منہہ کی طرف **وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ** اور کہے تو ای میرے رب ای میرے رب **وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا** اور جو شخص نہ کیا یہہ جو مذکور ہوا پس ہی وہ ایسا ایسا کنایہ ہی کہ خوف ہی اس میں نقصان کا **وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ** اور ایک روایت میں آیا ہی کہ نماز اسکی ناقص ہی **رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** روایت کیا اسکو ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى** روایت ہی سعید بن حارث بن معلی سے **قَالَ صَلّٰى لَنَا اَبُوْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيُّ** کہا اسنے کہ نماز پڑھا ہمارے لئے ابو سعید خدری نے یعنے امامت کیا ہماری **فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ** پھر پکار کر کہا تکبیر **حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ** جب اٹھانے اپنا سر سجدے سے **وَحِيْنَ سَجَدَ وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ** اور جب سجدہ کرنے لگے دوسرے بار اور جب سر اٹھانے دوسری رکعت سے اور کھڑے رہنے واسطے تیسری رکعت کے **وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اور بولا اسیطرح دیکھا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو **رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ اور روایت ہی عکرمہ سے کہا اسنے نماز پڑھا میں پیچھے ایک بوڑھے کے مکے میں لوگوں نے کہا ہی کہ وہ بوڑھا ابو ہریرہ تھے **فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً** پس تکبیر کہا پکار کر بائیس تکبیر اور یہہ چار رکعت والی نماز میں ہی **فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهُ اَحْمَقُ** تب کہا میں ابن عباس کو کہ تحقیق یہہ شیخ احمق ہی یعنے جاہل اور بے خبر ہی کہ تکبیرات پکار کر کہتا ہی **فَقَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ** پس کہا ابن عباس نے عکرمہ کو گم کری تجھکو تیری ماں یہہ دعاے بد ہی سرزنش کے طور پر **سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

یہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا اور روایت ہی امام زین العابدین علی بن امام حسین سے مرسل قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلٰوةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ کہا
اُسنے کہ رسول خدا تکبیر کہتے تھے نماز مین جب جھکاتے اپنا سر رکوع و سجود مین جاتے وقت اور
جب اُٹھاتے سر تو مہ جلسہ مین فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلٰوتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقِيَ
اللّٰهَ پھر ہمیشہ تھی اسیطرح نماز رسول خدا کی یہان تک ملاقات کی اللہ کی یعنے وفات پائے رَوَاهُ
مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ
اور روایت ہی علقمہ سے کہا اُسنے کہ بولا ہمکو ابن مسعود نے اَلَا اُصَلِّيْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کیا نماز پڑھون تمہارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنے جسطرح
حضرت نے نماز پڑھتے تھے فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرِ الْاِفْتِتَاحِ
پھر نماز پڑھی اور نہ اٹھایا اپنے دونون ہاتھ مگر ایکبار شروع کی تکبیر کے ساتھ یہہ حدیث اُسی ہی
رفع یدین نہ کرنے پر جیسا مذہب امام ابوحنیفہ کا ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے وَقَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا
الْمَعْنٰى اور کہا ابو داؤد نے نہین ہی وہ صحیح اس معنے پر وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ
اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہا اُسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑے
رہتے نماز کو سامھنے کرتے قبلے کو وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اور اُٹھاتے اپنے دونون ہاتھ
اور کہتے اللہ اکبر رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا اُسنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی وَفِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ
اور صفون کے آخر مین ایک مرد تھا فَاَسَاءَ الصَّلٰوةَ بری طرح پڑھا نماز کو فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر جب سلام پھیرا اُس شخص نے پکارا اُسکو رسول خدا نے
يَا فُلَانُ اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ اَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّيْ اے فلانے کیا نہین ڈرتا ہی تو اللہ تعالیٰ سے
کسطرح پڑھتا ہی نماز اِنَّكُمْ تَرَوْنَ اَنَّهٗ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِّمَّا تَصْنَعُوْنَ تحقیق کہ تم گمان
کرتے ہو کہ بیشک پوشیدہ ہی مجھ پر کوئی چیز جو تم کرتے ہو وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا

مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ قسم ہی اللہ تعالی کی تحقیق کہ مین دیکھتا ہون اپنے پیچھے سے جیسا کہ دیکھتا ہون اپنے
آگے سے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **بَابُ مَا يُقْرَءُ بَعْدَ
التَّكْبِيْرِ** یہہ باب ہی بیان مین اسکے جو پڑہا جاوے بعد تکبیر تحریمہ کے **اَلْفَصْلُ
الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ اِسْكَاتَةً روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چپ رہتے درمیانے تکبیر اور درمیانے قراءت کے ذرا تک چپ رہنا فَقُلْتُ
بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ مَا تَقُوْلُ پہر کہا مین نے
قربان ہون تمہارے پر میرے باپ اور مان یا رسول خدا یہہ جو چپ رہتے ہین آپ نے درمیان تکبیر کے
اور درمیان قراءت کے کیا کہتے ہین آپ قَالَ اَقُوْلُ فرمایا کہتا ہون مین اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ای پروردگار دوری رکھ
درمیان میرے اور درمیان میرے گناہونکے جیسا دوری رکھا ہی تو درمیانے مشرق اور مغرب کے
اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ای پروردگار پاک کر
مجھکو گناہون سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی سفید کپڑا میل سے اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَ
الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ای پروردگار دہو میرے گناہون کو پانی اور برف اور گار سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق
ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ اور روایت ہی حضرت امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہڑے رہتے نماز کی طرف وَفِيْ رِوَايَةٍ
كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ اور ایک روایت مین کان اذا قام الی الصلوة کی جگہہ آیا ہی کہ تھے جب شروع
کرتے نماز كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اللہ اکبر کہتے اور پہر کہتے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ متوجہ کیا مین نے اپنا منہہ اسکی طرف جسنے پیدا کیا
آسمانون اور زمین کو مسلمان سچا دین مایل حق کی طرف اور نہین ہون مین مشرکون سے اِنَّ صَلٰوتِيْ
وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تحقیق میری نماز اور عبادت اور میری زندگی اور
میری موت اللہ کے واسطے ہی جو صاحب ہی سارے جہان کا لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ
وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ نہین ہی کوئی شریک اسکا اور اسکے واسطے حکم کیا گیا ہون اور ہون مین مسلمانون سے
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ

بِدَنبی فَاغْفِرْلِی ذُنُوْبِی جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ای پروردگار تو ہی بادشاہ
تصرف والا ملک وملکوت مین نہین کوئی معبود مگر تو ہی پروردگار میرا اور مین ہون بندہ تیرا ظلم کیا
مین نے اپنے جان پر قصور سے بندگی کے اور اقرار کیا مین اپنے گناہ پر تو فرمایا ہی جو بندہ اقرار کرے اپنے
گناہ کا تو بخشتا ہون مین اُسکو سو بخش دے مجھکو میرے گناہ سارے اِس واسطے کہ نہین بخشتا
گناہون کو کوئی سوائے تیرے وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ
وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ اور ہدایت کر تو مجھکو بہت اچھی
چال نہین ہدایت کرتا اچھی چلن کوئی سوائے تیرے اور پھیر مجھ سے بُری چال نہین پھیرتا کوئی مجھ سے
بری چال سوا تیرے لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ كُلُّهٗ فِیْ یَدَیْكَ وَالشَّرُّ لَیْسَ اِلَیْكَ
اَنَا بِكَ وَاِلَیْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ حاضر ہون تیری خدمت
کو اور مدد کرتا ہون تیرے دین کی اور نیکی تمام تیرے ہاتھ مین ہی اور برائی نہین ہی تیرے نزدیک پہنچنے
والی مین جیتا ہون تیرے سبب سے اور خواہش کرتا ہون تیری طرف بزرگ اور برتر ہی تو معافی
مانگتا ہون مین تیرے سے اور رجوع کرتا ہون مین تیرے طرف وَاِذَا رَكَعَ قَالَ اور جب رکوع
کرتے حضرت نے کہتے اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ
سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ ای پروردگار تیرے واسطے رکوع کرتا ہون مین
اور تیرے پر ایمان لایا مین اور تیرے پر اسلام لایا مین عاجزی کرتے ہین تیرے واسطے میرے کان
اور آنکھ اور میرا مغز اور میری ہڈی فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ پھر جب اٹھاتے اپنا سر کہتے اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ
شَیْءٍ بَعْدُ ای پروردگار رب میرے تیرے ہی واسطے ہی سراہنا آسمان اور زمین بھر اور جو
انکے درمیان ہی اُس بھر اور اس چیز بھر جو چاہے بعد اسکے وَاِذَا سَجَدَ قَالَ پھر جب سجدہ کرتے
کہتے اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ
وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ای پروردگار مین
سجدہ کیا تجھ ہی کو اور ایمان لایا مین تجھ پر اور اسلام لایا مین تیرے واسطے اور سجدہ کیا میرے
منہہ نے اُسکو جسنے اُسے پیدا کیا اور صورت دیا اسکو اور چیرا یعنے پیدا کیا آنکھ اسکے اور کان
اسکے برکت والا ہی اللہ بہت بہتر ہی سب پیدا کرنے والون سے ثُمَّ یَكُوْنُ مِنْ اٰخِرِ
مَا یَقُوْلُ بَیْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِیْمِ پھر تھا آخر اسکا جو کہتے حضرت نے درمیانے التحیات

باب ما يقرء بعد التكبير

اور سلام کے یہہ دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اے پروردگار بخش مجھکو جو گناہ کہ آگے کیا ہوں مین اور پیچھے کیا مین نے اور جو کچھ چھپایا مین نے اور جو کچھ ظاہر کیا مین نے اور جو کچھ زیادتی کیا مین نے اور جو کچھ کہ تو زیادہ جانتا ہی مجھہ سے اور تو ہی ہی آگے کرنے والا عزت اور مرتبے مین دنیا اور آخرت مین اور پیچھے کرنیوالا جاہ سے نہین کوئی معبود سوائے تیرے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلشَّافِعِیِّ اور ایک روایت مین شافعی رح کی یون آیا ہی وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ وَالْمَهْدِیُّ مَنْ هَدَيْتَ اَنَابِكَ وَاِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَاَ اِلَّا اِلَيْكَ تَبَارَكْتَ اور برائی نہین ہی تیری طرف اور ہدایت کیا گیا وہ جسکو تونے ہدایت دیا زندہ ہون مین تجھہ سے اور تیرے طرف رجوع کرنے والا ہون نہین ہی نجات تیرے قہر سے اور نہین ہی پناہ مگر تیرے ہی جناب کی طرف تو بڑی برکت والا ہی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق آیا ایک شخص اور داخل ہوا صف مین وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ اور تحقیق کہ چڑھا تھا اسکو دم فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ تب کہا اس مرد نے اللہ اکبر سب تعریف اللہ کو تعریف بہت پاک برکت کئے گئی اس مین فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ پھر جب پڑھ چکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز قَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فرمایا کون تم مین تھا بولنے ہارا یہہ باتین فَاَرَمَّ الْقَوْمُ پھر چپ رہ گئے لوگ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ پھر پوچھا رسول خدا نے کون تھا تم مین سے بولنے والا ان باتونکو فَاَرَمَّ الْقَوْمُ پھر چپ رہ گئے لوگ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا فَاِنَّهٗ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا پھر پوچھا رسول خدا نے کون تم مین سے تھا کہنے ہارا ان باتون کا تحقیق کہ اسنے نہین کہا گناہ کی بات فَقَالَ رَجُلٌ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِیَ النَّفَسُ فَقُلْتُهَا تب کہا ایک مرد نے کہ آیا مین اور تحقیق چڑھ گیا تھا مجھکو دم پس کہا مین نے یہہ کلمات فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَیْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا تب فرمایا حضرت نے تحقیق کہ دیکھا مین بارہ فرشتون کو جلدی اور سبقت کرتے تھے کہ کون ان مین سے اوپر لیجاوے ان کلمات کو اللہ تعالی کے جناب مین قبولیت کے مقام مین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ روایت ہی بی بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہی اسنے کہ تھے

باب ما یقرء بعد التکبیر

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شروع کرتے نماز کو قال سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ کہتے پاکی سے یاد کرتا ہوں مین تجھکو ای پروردگار تعریف مین تیرے بڑی برکت والا ہی نام تیرا اور بڑی ہی سلطنت تیری نہین کوئی معبود سوائے تیرے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے بی بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابوسعید خدری سے وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَارِثَةَ اور بولا ترمذی نے یہہ حدیث ہی کہ نہین پہچانتے ہین ہم اسکو مگر روایت سے حارثہ کے وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهٖ اور تحقیق کلام کیا جاتا ہی حق مین حارثہ کے طرف یاد اسکے یعنے حارثہ کا یاد اور حافظہ حدیث مین قوی نہین ہی وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةً اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہ تحقیق دیکھا اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے فرض نماز تھی یا نفل نماز قَالَ کہے حضرت نے بعد تکبیر تحریمہ کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا اللہ بہت بڑا ہی جیسا کہ حق ہی اللہ بہت بڑا ہی جیسا کہ حق ہی اللہ بہت بڑا ہی جیسا کہ حق ہی بڑے ہونیکا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا اور تعریف ہی اللہ کو بہت اور تعریف ہی اللہ کو بہت اور تعریف ہی اللہ کو بہت وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اور پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہون مین اللہ تعالی کو صبح و شام تین بار کہے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ پناہ ڈہونڈہتا ہوں خدا کی شیطان سے اسکے تکبر سے اور اسکے سحر سے اور اسکے وسوسے اور خطرات سے رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَذَكَرَ فِيْ اٰخِرِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ولیکن ابن ماجہ نے نہین ذکر کیا لفظ والحمد للہ کثیرا کا اور ذکر کیا حدیث کے آخر مین لفظ من الشیطان الرجیم کا اور عمر رضی اللہ عنہ سے راوی نے بیان ان تین لفظ کے معنے کا کیا ہی وَقَالَ عُمَرُ نَفْخُهُ الْكِبْرُ وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ وَهَمْزُهُ الْمُوْتَةُ اور کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نفخ شیطان کا تکبر ہی اور نفث اسکا شعر ہی اور ہمزہ اسکا جنون ہی وَعَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَكْتَتَيْنِ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے تحقیق کہ اسنے یاد رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یعنے دو خاموشی جو نماز مین کرتے تھے سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ ایک سکتہ جب تکبیر کہتے

باب ما يقرأ بعد التكبير

اور بعد اسکے دعاے افتتاح پڑھتے سکتہ اُس جگہہ آہستہ پڑھنے کے معنے پر ہی نہ کہ خاموش رہنے کے وَسَكْتَةً
اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ اور دوسرا سکتہ جب فارغ ہوتے
پڑہنے سے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کے فَصَدَّقَهُ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ اور مان لیا اور قبول کیا
اسکو ابی بن کعب نے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داود نے وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ اور روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے مثل اسیکے ف
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ
الثَّانِيَةِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑے
رہتے دوسری رکعت سے اِسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ شروع کرتے
پڑہنا الحمد للہ رب العالمین سے اور نہ چپ رہتے دعاے استفتاح پڑہنے کے واسطے هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ
مُسْلِمٍ اسیطرح ہی یہ حدیث بیچ صحیح مسلم کے وَذَكَرَهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِهِ اور ذکر کیا اسکو حمیدی نے
افراد مین مسلم کے وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ اور اسیطرح ذکر کیا جامع الاصول نے
فقط مسلم سے **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہتے ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ
لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ پھر کہتے کہ تحقیق
نماز میری اور عبادت میری اور جینا میرا اور موت میری اللہ ہی کے واسطے ہی جو صاحب ہی سارے جہان کا
نہین ہی کوئی شریک اسکا اور اسی بات کا حکم کیا گیا ہون مین اور مین ہون اول مسلمانون کا اَللّٰهُمَّ
اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ
الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ای پروردگار ہدایت کر مجھکو واسطے بہترین عملون
کے اور بہترین چالون کے نہین چلاتا اچھی چال مگر تو اور بچا مجھکو برے اعمال سے اور برے چال سے نہین
بچاتا کوئی برے چالون سے مگر تو رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو نسائی نے وَعَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ يُصَلِّيْ تَطَوُّعًا قَالَ
اور روایت ہی محمد ابن مسلمہ سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑے ہوتے نفل نماز
پڑہنے کہتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ کہتے اللہ اکبر متوجہ کیا مین اپنا منہہ طرف اسکے جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو ایک طرف کا

باب القراءۃ فی الصلوٰۃ

ہو گئے اور نہیں ہوں میں مشرکوں میں سے وَذَکَرَ الْحَدِیْثَ مِثْلَ جَابِرٍ اور ذکر کیا حدیث کو مانند جابر کے اِلَّا اَنَّہٗ قَالَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ مگر یہ کہ محمد بن مسلمہ کہا اور میں ہوں مسلمانوں میں سے ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ پھر کہا اے پروردگار تو ہی ہے بادشاہ پاکی بولتا ہوں تیری اور سراہتا ہوں تجھکو ثُمَّ یَقْرَأُ پھر قرات پڑھتے رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے

بَابُ الْقِرَاءَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ

یہہ باب ہے قرات پڑھنے کا نماز میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے نماز اسکو جسنے نہ پڑھا شروع کتاب کا یعنے سورہ الحمد کا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ اور روایت میں مسلم کے آیا ہے لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ نہیں نماز اسکو جسنے نہیں پڑھا ام القرآن کو ام القرآن نام ہے سورۂ فاتحہ کا فَصَاعِدًا پس پڑھے زیادہ سورۂ فاتحہ سے یعنے سورہ فاتحہ کا البتہ پڑھنا چاہئے اسی پر موقوف نہیں بلکہ اور بھی زیادہ سورہ فاتحہ پر پڑھنا ہے

۲ وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً لَمْ یَقْرَأْ فِیْھَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَھِیَ خِدَاجٌ اور روایت ہے ابوہریرہ رض سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے نماز نہ پڑھے اس میں سورہ الحمد کا پس وہ نماز ناقص ہے ثَلٰثًا تین بار فرمایا حضرت نے یہہ بات غَیْرُ تَمَامٍ بعضے کتابوں میں آیا ہے کہ ناتمام ہے فَقِیْلَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِنَّا نَکُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ پس کہا گیا ابوہریرہ کو ہم امام کے پیچھے رہیں تو بھی سورہ فاتحہ پڑھنا چاہئے قَالَ اِقْرَأْ بِھَا فِیْ نَفْسِکَ بولا ابوہریرہ نے پڑھ سورہ الحمد کا امام کے پیچھے بھی آہستہ کہ اپنے کو سننے آوے فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی قَسَمْتُ الصَّلٰوۃَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ نِصْفَیْنِ کیونکہ سنا ہوں میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ فرمایا اللہ تعالی نے میں تقسیم کیا نماز کو درمیانے اپنے اور درمیانے اپنے بندے کے دو آدھے یعنے آدھی میرے واسطے اور آدھی میرے بندے کے واسطے وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ اور واسطے میرے بندے کے وہ چیز ہے جو سوال کیا مجھ سے مراد صلوٰۃ سے اس حدیث میں سورۂ فاتحہ ہے فَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر جب کہے بندے نے الحمد للہ رب العالمین قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ کہتا ہے اللہ تعالی تعریف کی میری میرے بندے نے وَاِذَا قَالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور جب کہے بندے نے الرحمن الرحیم قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی

اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ کہتا ہی اللہ تعالیٰ نے ثنا کی مجھ پر میرے بندے نے وَاِذَا قَالَ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اور جب کہے بندے نے مالک یوم الدین قَالَ مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ کہتا ہی اللہ تعالیٰ نے تعظیم کی میری میرے بندے نے وَاِذَا قَالَ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اور جب کہے بندہ ایاک نعبد و ایاک نستعین قَالَ هٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ کہتا ہی اللہ تعالیٰ نے یہہ ہی درمیانے میرے اور میرے بندے کے کیونکہ عبادت میرے لئے ہی اور مدد چاہنا بندے کے واسطے اور میرے بندے کے لئے ہی جو کچھ سوال کیا فَاِذَا قَالَ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور جب کہے بندہ اہدنا الصراط المستقیم الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین قَالَ هٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَاَلَ کہتا ہی پروردگار نے یہہ ہی واسطے میرے بندے کے اور ہی میرے بندے کے لئے جو کچھ کہ سوال کیا

فائدہ حاصل یہہ ہی کہ سورۂ فاتحہ کے سات آیت ہین اگلے تین آیت مخصوص ہین خدا تعالیٰ کے واسطے اور اُسکی تعریف کے لئے اور تین آیت پچھلے مخصوص ہین بندے کے واسطے اور اُسکی دعا کے لئے اور ایک آیت مشترک ہی درمیانے خدا اور بندے کے یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ بسم اللہ جز نہین ہی سورۂ فاتحہ کا جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوْا یَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور روایت ہی انس سے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما شروع کرتے تھے نماز کو الحمد للہ رب العالمین سے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے اس حدیث سے ظاہر ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نہین پڑھتے لیکن قرات بسم اللہ کی سب کے پاس ثابت ہی دوسری حدیثون سے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تم بھی آمین کہو فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ کیونکہ جو کوئی موافق ہوا آمین کہنا اسکا آمین کہنے سے ملایک کے غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ بخشے جاتے ہین اسکے لئے اگلے گناہ اسکے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا کہ جب کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

پس کہو تم آمین کیونکہ جو شخص کہ موافق ہوا آمین کہنا اسکا ملایک کے آمین کہنے سے بخشے جاتے ہین اسکے لئے اگلے گناہ اُسکے هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ یہہ لفظ بخاری کا ہی وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهُ اور روایت ہی مسلم کی اسیطرح یعنے معنے مین موافق اور لفظ مین مخالف وَفِي أُخْرَى لِلْبُخَارِيِّ اور دوسری ایک روایت مین بخاری کی یون آیا ہی قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فرمایا رسول خدا نے جب آمین کہے قاری نے تب آمین کہو تم کیونکہ ملایک آمین کہتے ہین پھر جو شخص کہ موافق ہو جاوے آمین کہنا اسکا فرشتون کے کہنے سے بخشا تا ہی اسکے لئے جو کچھ آگے گذرا اسکا گناہ آمین کا معنا ہی قبول کر

وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھو تم نماز پس سیدھی کرو اپنی صفون کو ثُمَّ لْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا پھر چاہیئے کہ امامت کرے تمہاری ایک تم مین کا پھر جب تکبیر کہے امام تو تکبیر کہو تم وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ يُجِبْكُمُ اللهُ اور جب کہے امام نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین تب کہو تم آمین قبول کرے تمہاری دعا اللہ تعالی فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَارْكَعُوا پھر جب اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے امام پھر اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو تم فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ پھر تحقیق امام رکوع کرتا ہی تمہارے پہلے اور سر اُٹھاتا ہی تمہارے پہلے کیونکہ امام کی شان ہی کہ مقدم ہووے فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُتنا ساتھ اُتنے کے یعنے امام پہلے رکوع کیا اور مقتدی پیچھے پھر امام پہلے سر اُٹھایا اور مقتدی پیچھے تو جتنا پیچھے رکوع کیا اتنا پیچھے سر اُٹھایا تو اسکا رکوع بھی امام کے رکوع کے برابر ہوا قَالَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور جب کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو تم ربنا لک الحمد يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ سنتا ہی اللہ تعالی دعا تمہاری رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَتَادَةَ اور ایک روایت مین مسلم کے ابو ہریرہ اور قتادہ سے یہہ بات زیادہ کیا ہی وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا اور جب قرات کرے امام تب چپ رہو تم یہی دلیل امام ابو حنیفہ کی کہ امام قرات کرتے وقت مقتدی چپ رہنے پر

وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ اور روایت ہی ابو قتادہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے پڑھتے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد اور دو سورے یعنے ہر رکعت میں الحمد ایک بار اور ایک سورہ وَ فِی الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِاُمِّ الْكِتَابِ اور پڑھتے آخر کی دو رکعتوں میں سورہ الحمد کا وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا اور سناتے ہمکو کوئی آیت کبھو کبھو **فائدہ** جاننا چاہئے کہ یہہ سنانا یا قصدًا تھا تا لوگ معلوم کریں کہ بعد الحمد کے سورہ پڑھتے ہیں یا اس لئے کہ آہستہ پڑھنے کی نماز میں مقدار ایک آیت کے جہر پڑھنا نماز کو نہیں توڑتا بعضے کہتے ہیں کہ استغراق کے سبب سے کبھو بے اختیار جہر ہو جاتا تھا وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مَا لَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اور لمبی کرتے قرات پہلی رکعت میں اس قدر کہ لمبی نہیں کرتے قرات دوسری رکعت میں وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ اور اسیطرح نماز میں عصر کے اور اسیطرح نماز میں صبح کے یعنے دراز کرتے پہلی رکعت کو دوسری رکعت سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے کہ اندازہ کرتے تھے ہم کھڑا رہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ پھر اندازہ کیا ہمنے قیام کو حضرت کے پہلے کی دو رکعت میں ظہر کے مقدار پڑھنے الم تنزیل السجدہ کے وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلٰثِيْنَ اٰيَةً اور ایک روایت میں آیا ہی کہ ہر رکعت میں اندازہ کیا ہمنے مقدار پڑھنے تیس آیت کے وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الْاُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ اور اندازہ کیا ہمنے قیام کو حضرت کے ظہر کے آخری دو رکعتوں میں مقدار آدھے کے اُس سے وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهٖ فِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ اور اندازہ کیا ہمنے پہلے کی دو رکعتوں میں عصر کے مقدار قیام انکے پچھلے دو رکعتوں میں ظہر کے وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ اور اندازہ کیا ہمنے پچھلے دو رکعتوں میں عصر کے کھڑا رہنے کو حضرت کے مقدار آدھے کے اُس سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ آخر کی دو رکعتوں میں فقط الحمد پڑھنا چاروں امام کے پاس جایز ہی اور امام ابو حنیفہ کے پاس ان میں تسبیح کہیں یا چپ رہیں تو بھی جایز ہی اور قرات افضل ہی

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا اسنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتے تھے ظہر کی نماز میں سورہ واللیل اذا یغشی کا اور ایک روایت میں آیا ہی

کہ پڑہتے تھے سورہ سبح اسم ربک الاعلیٰ کا وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ اور عصر کی نماز مین پڑہتے مانند اسکے وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ اور صبح کی نماز مین البتہ زیادہ کرتے اس سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** فقہا کہتے ہین کہ تمام سورہ پڑہنا اگرچہ چھوٹا ہو افضل ہی بڑے سورے کے چند آیت پڑہنے سے اگرچہ وہ زیادہ ہو **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے کہا انہنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے تھے نماز مین مغرب کے سورہ طور کا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا اور روایت ہی ام فضل بنت حارث سے کہی انہنے کہ سنی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تھے مغرب کی نماز مین سورہ والمرسلات عرفا کا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی جابر سے کہا انہنے کہ تھے معاذ بن جبل نماز پڑہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ پھر آتے اور امامت کرتے اپنی قوم کی فَصَلّٰى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ پھر نماز پڑہتے معاذ نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ پھر آئے معاذ نے اور امامت کئے اپنی قوم کی فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ پھر شروع کئے سورہ بقر کا فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ تب پھر گیا نماز سے ایک مرد اور سلام پھیرا یعنے نماز کو توڑ ڈالا اگرچہ وہ محل سلام پھیرنے کا نتھا لیکن اسنے چاہا کہ نماز سے نکل جاوے اور مشابہت بھی رہے نماز کے تمام ہونے پر ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ پھر نماز پڑہی اس نے تنہا اور نکلا نماز سے فَقَالُوا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ پھر کہے اسکو لوگون نے کیا منافق ہوگیا تو ای فلانے کہ جماعت سے نکل گیا اور سستی کی تونے قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ کہا اسنے مین منافق نہین ہوا قسم ہی خدا کی اور تحقیق چلتا ہون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور تحقیق خبر دیتا ہون انکو اپنے اس کام سے فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ اور آیا وہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا ای رسول خدا تحقیق ہم لوگ ہین مالک پانی کھینچنے والے اونٹون کی محنت کرتے ہین دن کو اور ماندگی اسکی رات کو رہتی ہی وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ اور تحقیق

معاذ بن جبل نماز پڑھا اُنکے ساتھ عشا کی پھر آیا اپنی قوم مین اور شروع کیا سورہ بقرہ کا فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مُعَاذٍ تب متوجہ ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کی طرف
فَقَالَ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اور فرماے ای معاذ کیا فتنے مین ڈالنے والا ہی تو لوگون کو اور
جماعت سے نکالنے والا اور فساد مین ڈالنے والا ہی تو اِقْرَاْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰی وَاللَّیْلِ
اِذَا یَغْشٰی وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پڑھ سورہ والشمس وضحہا اور سورہ والضحی واللیل اذا یغشی
اور سورہ سبح اسم ربک الاعلی کا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنِ[12] الْبَرَاءِ
قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْعِشَاءِ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ اور روایت ہی برا
بن عازب سے جو مشہور صحابی ہین کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے تھے عشا کی
نماز مین سورہ والتین والزیتون کا وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْہُ اور نہین سنا مین
کسیکو زیادہ خوش آواز رسول خدا سے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ[13]
جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ
الْمَجِیْدِ وَنَحْوِھَا اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پڑہتے فجر کی نماز مین سورہ ق والقران المجید کا اور مانند اس سورے کے وَکَانَتْ صَلٰوتُہٗ بَعْدُ
تَخْفِیْفًا اور تھی نماز حضرت کی بعد نماز فجر کے تخفیف یعنے فجر کی نماز مین قرات دراز کرتے اور اسکے
بعد کے نماز مین کم کرتے قرات کو رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[14] عَمْرِو بْنِ
حُرَیْثٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ فِی الْفَجْرِ وَاللَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ
اور روایت ہی عمرو بن حریث سے اسنے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتے تھے فجر کی نماز مین
واللیل اذا عسعس یعنے وہ سورہ اذا الشمس کورت کا ہی کہ جس مین کئے الفاظ ہین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت
کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[15] عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰی لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَکَّۃَ اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سے کہا اسنے کہ نماز پڑہی ہمارے
لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو مکے مین یعنے امامت کئے ہماری فجر کی نماز مین فَاسْتَفْتَحَ
سُوْرَۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ حَتّٰی جَاءَ ذِکْرُ مُوْسٰی وَھَارُوْنَ اَوْ ذِکْرُ عِیْسٰی اَخَذَتِ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْلَۃٌ فَرَکَعَ پھر شروع کئے سورہ قد افلح المومنین کا یہان تک کہ آیا
ذکر موسی اور ہارون کا یا ذکر عیسی کا جو اس سورے مین واقع ہی لئی رسول خدا کو کھانسی پھر رکوع کیا رسول
خدا نے اور قرات کر نہ سکے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[16] اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ

باب القراءة فی الصلوٰة

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِيْل فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اُسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتے فجر کی نماز مین جمعہ کے دن سورہ الم تنزیل کا پہلی رکعت مین وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ اور دوسری رکعت مین پڑھتے سورہ ہل اتی علی الانسان کا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ [١٧] عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ اور روایت ہی عبید اللہ بن ابی رافع سے جو کاتب تھے امیر المومنین علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے کہا اُسنے کہ خلیفہ کیا مروان نے ابوہریرہ کو مدینے پر اور آپ نکلا مکے کی طرف فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ پھر نماز پڑھا ابوہریرہ نے ہمارے لئے جمعہ کی یعنے امامت کیا جمعہ کی نماز مین ہماری فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ اور پڑھا سورہ جمعہ کا پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین پڑھا سورہ اذا جاءک المنافقون کا فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ پھر کہا سنا ہون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تھے یہ دونون سورے جمعہ کے روز یعنے جمعہ کی نماز مین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ [١٨] النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا اُسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتے دونون عید اور جمعہ مین سورہ سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتٰک حدیث الغاشیہ کا قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ قَرَاَ بِهِمَا فِي الصَّلٰوتَيْنِ کہا نعمان نے جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایک ہی روز مین پڑھتے یہی دونون سورے دونون نمازمین **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ یے دونون سورے عید اور جمعہ کی نماز مین پڑھنا مستحب ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ [١٩] عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ اور روایت ہی عبید اللہ سے تحقیق عمر بن خطاب نے پوچھے ابا واقد لیثی سے جو صحابی تھے کونسا سورہ تھا جو پڑھتے تھے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عید قربان اور عید رمضان مین فَقَالَ كَانَ يَقْرَأُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ پس کہا واقد نے پڑھتے تھے حضرت نے دونون عیدون مین سورہ ق والقرآن المجید اور سورہ اقتربت الساعۃ کا حضرت عمر کو بھی معلوم تھا لوگون کو سنانے کے واسطے پوچھا تا سنتے تو واقف

باب القراءة فی الصلوة

ہو جاوین رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ فی رکعتی الفجر قل یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہے دونون رکعت مین فجر کی سنت نماز مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہتے دونون رکعت مین سنت فجر کے قولوا امنا باللہ وما انزل الینا یہ آیت جو سورہ بقر مین ہی قولوا امنا باللہ وما انزل الینا پہلی رکعت مین والتی فی ال عمران قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم اور وہ آیت جو سورہ آل عمران مین ہی قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم دوسری رکعت مین رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح صلوتہ ببسم اللہ الرحمن الرحیم روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کرتے تھے نماز کو اپنے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث لیس اسنادہ بذاک روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا اسنے کہ یہہ حدیث نہین ہی ایسی یعنے اسناد اسکے مضبوط نہین وعن وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی وائل بن حجر سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین مد بہا صوتہ کہ پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پھر کہا آمین دراز کیا ساتھ اسکے آواز اپنا رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی وابن ماجۃ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے

فائدہ جاننا چاہیئے کہ سورۂ فاتحہ پڑہے بعد آمین کہنا سنت ہی مقتدی ہو یا امام یا منفرد مگر امام ابو حنیفہ کے پاس آمین آہستہ کہنا چاہیئے اور نزدیک امام شافعی اور امام احمد کے پکار کر کہنا چاہیئے اور امام مالک کے پاس دونون بات مین اختلاف ہی

وعن ابی زہیر النمیری قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ اور روایت ہی ابی زہیر نمیری سے کہا اسنے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک رات فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ پھر آئے ہم ایک مرد کے پاس کہ تحقیق بہت عاجزی کرتا تھا دعا مانگنے مین اور مراد چاہنے مین درگاہ الہی سے فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم

باب القراءة فی الصلوٰۃ

تب فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب کرا دیا اجابت کو اپنی دعا کی اگر مُہر کیا یعنے آمین مُہر ہی
رب العالمین کی جیسا مہر کرنے سے خط اور دوسری چیز کو کوئی کھول نہین سکتا اور وہ بلا اور فتنے سے
محفوظ رہتی ہی اسیطرح آمین کہنے سے دعا رد نہین ہوتی اور محفوظ رہتی ہی فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ
بِاَیِّ شَیْءٍ یَخْتِمُ تب کہا ایک مرد نے قوم سے کس چیز کے ساتھ مہر کرے قَالَ بِاٰمِیْنَ فرمایا آمین سے
جو مہر کے مانند ہی اور تمام و کامل ہوتی ہی اس سے دعا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داود نے
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ
فَرَّقَهَا فِیْ رَكْعَتَيْنِ اور روایت ہی بی بی عائشہ سے کہی اُسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہے مغرب کی سورۂ اعراف سے بانٹا اسکو دو رکعت مین یعنے سورۂ اعراف تھوڑا پہلی رکعت مین پڑہے
اور تھوڑا دوسری رکعت مین رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے وَعَنْ عُقْبَةَ
بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهٗ فِی السَّفَرِ اور روایت
ہی عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے کہ تھا مین کھینچتا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹنی انکی سفر مین
فَقَالَ لِیْ یَا عُقْبَةُ اَلَا اُعَلِّمُكَ خَیْرَ سُوْرَتَیْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِیْ پھر فرمایا مجھکو ای عقبہ آگاہ
رہ کہ سکھاؤن مین تجھکو بہترین دو سورے کہ پڑہے گئے یعنے اُترے مجھ پر پھر سکھلایا مجھکو قُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس قَالَ
فَلَمْ يَرَنِیْ سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا کہا عقبہ نے پھر دیکھا مجھکو کہ خوش حال ہوا اچھون مین ان دونون
سورون سے ہرگز فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ صَلّٰى بِهِمَا صَلٰوةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ پس جب اُترے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے نماز صبح کے نماز پڑہے حضرت نے ان دونون سورون سے
صبح کی لوگون کے لئے فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ اِلَیَّ پھر جب فارغ ہوے نماز سے متوجہ ہو کر دیکھے میری طرف
فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَاَيْتَ پھر فرمایے ای عقبہ کس طرح دیکھتا ہی تو یعنے دیکھا اور سمجھا فضیلت
اُن دونون سورون کی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود
اور نسائی نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ
فِیْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا اُسنے کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پڑہتے تھے مغرب کی نماز مین جمعہ کی شب کو قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
سورۂ قل یا ایہا الکافرون اور سورۂ قل ہو اللہ احد رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاہُ ابْنُ
مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین اور روایت

کیا اسکو ابن ماجہ نے ابن عمر سے لیکن ابن ماجہ ذکر نہین کیا جمعہ کی شب کا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَا اُحْصِیْ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اُسنے شمار نہین کر سکتا ہون مین جو سنا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہتے تھے دو رکعت مین سنت کی جو بعد نماز مغرب کے ہین اور دو رکعت مین جو آگے نماز فجر کے ہین بِقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سورہ قل یا ایہا الکافرون کا اور سورہ قل ہو اللہ احد کا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ ابو ہریرہ سے مگر یہہ ذکر نہین کیا اسنے رکعتین بعد المغرب کو **وَعَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اور روایت ہی سلیمان بن یسار سے اسنے ابو ہریرہ سے کہا ابو ہریرہ نے مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَہَ صَلٰوۃً بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ نماز نہین پڑہا مین پیچھے کسو کے جو زیادہ مشابہ ہو نماز سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فلانے شخص سے **فائدہ** بعضے کہتے ہین کہ وہ شخص حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ تھے بعضے کہتے ہین عمر بن سلمہ ہی جو امام تھا اپنی قوم کا رسول خدا کے زمانے مین قَالَ سُلَیْمَانُ صَلَّیْتُ خَلْفَہٗ کہا سلیمان نے نماز پڑہا مین پیچھے اس شخص کے جسکے نماز کو ابو ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے مشابہ کہا فَکَانَ یُطِیْلُ الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنَ الظُّھْرِ پھر تھا اس شخص نے لنبی کرتا پہلی دو رکعتون کو ظہر کے وَیُخَفِّفُ الْاُخْرَیَیْنِ وَیُخَفِّفُ الْعَصْرَ اور ہلکی کرتے تھے دونون پچھلی کو اور ہلکی کرتے تھے عصر کی نماز کو وَیَقْرَأُ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ اور پڑہتا تھا مغرب کی نماز مین چھوٹے سورے وَیَقْرَأُ فِی الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ اور پڑہتا تھا عشاء کی نماز مین میانے سورے وَیَقْرَأُ فِی الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ اور پڑہتا تھا صبح کی نماز مین دراز سورے **فائدہ** جانا چاہیئے کہ قرآن شریف مین سورہ حجر سے آخر تک تین قسم پر ہین طوال یعنے بہت دراز اوساط یعنے میانے قصار یعنے کوتے طوال سورہ حجر سے والسماء ذات البروج تک ہی اور اوساط سورہ بروج سے والضحی تک اور قصار والضحی سے آخر تک رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے وَرَوٰی ابْنُ مَاجَۃَ اِلٰی وَیُخَفِّفُ الْعَصْرَ اور روایت کیا ابن ماجہ نے لفظ یخفف العصر تک **وَعَنْ** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کُنَّا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ اور روایت ہی

باب القراءة فی الصلوة

عبادہ بن صامت سے کہا اسنے تھے ہم پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز مین فجر کی فقرأ
فثقلت علیہ القراءۃ بھر قرات کی حضرت نے اور بھاری ہوئی قرات اُن پر فلما فرغ قال لعلکم
تقرؤن خلف امامکم پھر جب فارغ ہوے حضرت نے نماز سے فرماے شاید پڑہتے ہو تم
پیچھے اپنے امام کے قلنا نعم یارسول اللہ عرض کئے ہان پڑہتے ہین ہم ای رسول خدا قال
لا تفعلوا الا بفاتحۃ الکتاب فرمایا مت کرو یہہ کام اور مت پڑہو پیچھے امام کے مگر سورہ الحمد کا
پڑہو فانہ لا صلوۃ لمن لم یقرأ بھا کس لئے کہ نہین ہی نماز اسکو جسنے نہین پڑہا سورہ الحمد کا
رواہ ابوداؤد والترمذی وللنسائی معناہ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے
اور روایت مین نسائی کی معنے اس حدیث کے دوسرے لفظ سے وفی روایۃ لابی داؤد
اور ایک روایت مین ابوداؤد کے یہہ عبارت بھی آئی ہی قال وانا اقول مالی ینازعنی
القرآن فرمایا کہ مین کہتا ہون اپنے دل مین کیا ہوا مجھکو کہ کشاکش کرتا ہی مجھ سے قرآن یعنے پڑہا
نہین جاتا مجھ سے معلوم کیا مین تمہارے پڑہنے کے سبب سے ہی فلا تقرؤا بشیء من
القرآن اذا جھرت الا بام القرآن سو نہ پڑہو کچھ قرآن مین سے جب مین پکار کر پڑہون
مگر سورہ الحمد کا وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انصرف من صلوۃ جھر فیھا القراءۃ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے پھرے ایک نماز سے کہ جس مین پکار کر کئے تھے قرات فقال ھل قرأ معی
احد منکم انفا پھر پوچھے کیا پڑہا میرے ساتھ کوئی تم مین سے اب فقال رجل نعم
یارسول اللہ پس عرض کیا ایک شخص نے کہ ہان پڑہا ہون مین ای رسول خدا قال انی اقول
مالی انازع القرآن وہ فرمایا کہ اپنے دل مین کہتا تھا کہ کیا ہوا مجھکو کہ کشاکشی کرتا ہون مین قرآن
کو یا کشاکشی کیا جاتا ہون مین قرآن سے قال فانتھی الناس عن القراءۃ مع رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما جھر فیہ بالقراءۃ من الصلوۃ کہا ابو ہریرہ نے
تب باز آئے لوگ پڑہنے سے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جس نماز مین کہ حضرت باواز
بلند قرات کرتے حین سمعوا ذلک من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب سنے یہہ بات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رواہ مالک واحمد وابو
داؤد والترمذی والنسائی وروی ابن ماجۃ نحوہ روایت کیا اسکو
مالک اور احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے وعن

ابن عمر و البیاضی قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المصلی یناجی ربہ
اور روایت ہی ابن عمر اور بیاضی سے کہا اُن دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی
راز کہتا ہی پروردگار سے اپنے مناجات اُسکو کہتے ہین کہ دو شخص بایکدیگر پوشیدہ بات کرین کہ دوسرا
اس سے واقف ہو فلینظر ما یناجیہ بہ پھر چاہئے کہ نظر کرے اور دیکھے نمازی اُس چیز کو جس سے
مناجات کرتا ہی اپنے پروردگار کو ذکر ہو یا قرآن اور حضور دل سے اس مین تامل کرے ولا یجہر
بعضکم علی بعض بالقرآن اور آواز بلند نکرے بعضے تم مین سے بعضون پر ساتھ قرآن کے تا سبب
تشویش کا ہووے **فائدہ** اجماع ہی اسبات پر کہ مقتدی پکار کر قرات کرنا مکروہ ہی اگرچہ امام
کی قرات اُسکو سنی نجاوے رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے **وعن** ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ اور روایت ہی
ابوہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرایا نہین گیا امام مگر اسواسطے کہ
اقتدا کیا جاوے اسکے ساتھ پس چاہئے کہ موافقت اور متابعت کرین اسکی فاذا کبر فکبروا
واذا قرا فانصتوا پھر جب امام تکبیر کہے سب اللہ اکبر کہو تم پھر جب قرات کرے امام خاموش رہو تم اور
کان رکھ کر اسکی قرات سنو تم یہہ اسکی متابعت ہی اگر اسکے ساتھ پڑہوگے تو اسکو تشویش ہوگی یہہ اسکی
مخالفت ہی رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ روایت کئے اسکو ابوداؤد اور نسائی اور
ابن ماجہ نے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ امام شافعی کے پاس مقتدی پر سورہ الحمد کا پڑہنا واجب ہی سریہ
نماز ہو یا جہریہ اور ماسوی الحمد کے بھی قرات کرنا جایز ہی اور امام احمد اور امام مالک کے پاس جواب قرات کا
سریہ نماز مین کیا چاہئے اور جہریہ نماز مین امام کی قرات سننا کافی ہی اور ابوحنیفہ کے پاس مقتدی قرات
کرنا مکروہ ہی سریہ نماز ہو یا جہریہ **وعن** عبداللہ بن ابی اوفی قال جاء رجل الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی لا استطیع ان اخذ من القرآن شیئا
اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا اُسنے کہ آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور عرض کیا کہ مین طاقت نہین رکھتا ہون کہ یاد کر لیون مین قرآن سے کچھ فعلمنی ما یجزئنی
پس سکھلاؤ مجھکو اس قدر کہ کفایت کرے مجھکو قال قل فرمایا کہہ سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ **فائدہ** اس مقام مین دو احتمال ہین ایک تو یہہ ہی
کہ وہ شخص اُسوقت مسلمان ہوا تھا اور وقت نماز کا آگیا تب وہ شخص عرض کیا اس قدر سکھلا دیوے

کہ نماز سہو جاوے تب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہہ الفاظ سکھا دئے یا اُسنے اپنا وظیفہ کرنیکو چاہا کہ
زیادہ قرآن کو یاد نہین کرسکتا ہون اسقدر بتا وے کہ اُسکو اپنا وظیفہ کرون تب حضرت یہہ الفاظ
تعلیم فرماے قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا لِلّٰہِ فَمَا ذَا لِیْ عرض کیا اس شخص نے ای رسول خدا مضمون
اِس کلمات کا سب تمام تعریف اللہ کی ہی پھر میرے واسطے کیا ہی یعنے مین اللہ تعالیٰ سے کسطرح دعا مانگون
قَالَ قُلْ فرمایا کہہ اور مانگ یہہ دعا اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ ای
پروردگار رحم کر مجھ پر اور آرام سے رکھ مجھکو اور ہدایت کر مجھکو اور روزی دے مجھکو فَقَالَ ھٰکَذَا
بِیَدَیْہِ وَقَبَضَھُمَا پھر اشارہ کیا اس شخص نے اسطرح اپنے دونون ہاتھون سے اور بند کیا انکو
یعنے اشارہ اپنے ہاتھون سے کیا کہ مین یاد کرلیا اور اپنے مطلب کو پہنچا احتیاط سے اسکو نگاہ رکھونگا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَمَّا ھٰذَا
فَقَدْ مَلَأَ یَدَیْہِ مِنَ الْخَیْرِ لیکن یہہ شخص بیشک بھر لیا اپنے دونون ہاتھون کو نیکی سے رَوَاہُ
اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَانْتَھَتْ رِوَایَۃُ النَّسَائِیِّ عِنْدَ قَوْلِہٖ
اِلَّا بِاللّٰہِ اور تمام ہوی روایت نسائی کی نزدیک قول رسول خدا کے الا باللہ تک اور باقی انکی روایت
مین نہین لیا ہی وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا
قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑہتے سبح اسم ربک الاعلیٰ کہتے سبحان ربی الاعلیٰ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْکُمْ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَانْتَھٰی
اِلٰی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے تم مین سے سورہ والتین والزیتون کا اور پہنچے الیس اللہ باحکم الحاکمین تک
فَلْیَقُلْ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ کہیں چاہیے کہ کہے ہان اور مین اسبات پر
گواہی دینے ہارا اور ایمان لانے والا ہون وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَانْتَھٰی اِلٰی
اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی اور جو شخص کہ پڑہے سورہ لا اقسم بیوم القیمۃ کا
اور پہنچے الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی تک فَلْیَقُلْ بَلٰی پھر چاہیئے کہ کہے ہان زندہ کرسکتا
ہی مُردون کو وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ اور جو
شخص کہ پڑہنے سورہ والمرسلات کا اور پہنچے فبای حدیث بعدہ یومنون تک فَلْیَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ

پس چاہیئے کہ کہے ایمان لاے ہم اللہ تعالی پر رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے یہان تک وَالتِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ اور روایت کیا ترمذی نے حضرت کے قول وانا علی ذلک من الشاہدین تک **فائدہ** جاننا چاہیے کہ اسیطرح جوابان آیات پڑہتے وقت بہت سے ہین نزدیک امام شافعی کے نماز اور غیر نماز مین جواب انکا دیا چاہیئے اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے جب نماز مین ہو تب جواب انکا دینا اور نماز مین ہو تو جواب ندینا تا یہہ جواب نماز مین قرات قرآن سے مشابہ ہووے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَصْحَابِہٖ فَقَرَاَ عَلَیْھِمْ سُوْرَۃَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِھَا اِلٰی اٰخِرِھَا اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحابون پاس اور پڑہے انکے سامھنے سورہ رحمن کا اسکے اول سے آخر تک فَسَکَتُوْا پھر چپ رہے اصحاب فَقَالَ لَقَدْ قَرَاْتُھَا عَلَی الْجِنِّ لَیْلَۃَ الْجِنِّ فَکَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْکُمْ تب فرمایا رسول خدا نے تحقیق پڑہا مین یہہ سورہ جنون کے سامھنے لیلۃ الجن کو پھر تھے وہ لوگ اچھے جواب دینے مین تم سے **فائدہ** لیلۃ الجن کہتے ہین اس شب کو جس مین جن لوگ ایمان لائے اور قرآن سنے رسول خدا کے پاس آئے تھے کُنْتُ کُلَّمَا اَتَیْتُ عَلٰی قَوْلِہٖ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ تھا مین جب پہنچتا پروردگار کے قول فبای الاء ربکما تکذبان کو یعنے پھر کونسی نعمت اپنے رب کی جھٹلاؤگے تم دونون یعنے انسان وجن قَالُوْا لَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ کہتے وہ سب نہین کوئی چیز تیری نعمت مین سے ای رب ہمارے کہ جھٹلاوین ہم پھر تیرے ہی واسطے ہی سب تعریف رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْجُھَنِیِّ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ جُھَیْنَۃَ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِی الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ کِلْتَیْھِمَا اور روایت ہی معاذ بن عبد اللہ جہنی سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک شخص قوم جہینہ سے خبر دی اسکو کہ اسنے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے صبح کی نماز مین سورہ اذا زلزلت کا دونون رکعتون مین فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَمْ قَرَاَ ذٰلِكَ عَمْدًا پھر نہین جانتا مین کہ بھول کر پڑہا یا پڑہا یہہ سورہ قصدا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

وَعَنْ عُرْوَۃَ قَالَ اِنَّ اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صَلَّی الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِیْھِمَا بِسُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ

كِلْتَيْهِمَا اور روایت ہی عروہ سے کہا اسنے کہ تحقیق ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑہے نماز صبح کی پھر پڑہے اُن دونون مین سورہ بقرہ کا دونون رکعتون مین اس سے ظاہر ہوتا ہی کہ سورہ بقر کو تفریق کر کے تھوڑا پہلی رکعت مین اور تھوڑا دوسری رکعت مین پڑہے جیسا کہ رسول خدا سورہ اعراف کا اسیطرح مغرب کی نماز مین پڑہے رَوَاہُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَعَنِ الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرِ الْحَنَفِيِّ قَالَ مَا أَخَذْتُ سُورَةَ يُوسُفَ إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا اور روایت ہی فرافصہ بن عمیر حنفی سے کہا اُسنے مین یاد نہین کیا سورہ یوسف کا مگر پڑہنے سے حضرت عثمان بن عفان کے اِس سورے کو صبح کی نماز مین زیادہ بار بار پڑہنے سے اُس سورے کے اِس سے معلوم ہوا کہ ہمیشہ ایک سورہ کسی نماز مین پڑہنے سے کچھ خلل نہین رَوَاہُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ صَلَّيْنَا وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سے کہا اسنے کہ نماز پڑہا مین پیچھے عمر بن خطاب کے صبح کی فَقَرَأَ فِيهِمَا بِسُورَةِ يُوسُفَ وَسُورَةِ الْحَجِّ قِرَاءَةً بَطِيئَةً پھر پڑہے دونون رکعتون مین سورہ یوسف اور سورہ حج کا پڑہنا ٹھہر ٹھہر کر قِيلَ لَهُ إِذًا لَقَدْ كَانَ يَقُومُ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ قَالَ أَجَلْ لوگون نے کہا عامر سے اسوقت تحقیق کھڑے ہوتے ہونگے وقت طلوع ہونے صبح صادق کے یعنے صبح صادق ہوتے ہی کھڑے رہتے ہونگے بولا عامر نے ہان رَوَاہُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَةٌ صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اُسنے اپنے باپ سے اُسنے عمر کے دادا سے کہا اُسنے کہ نہین ہی مفصل سے کوئی سورہ چھوٹا اور نہ بڑا مگر تحقیق مین نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ امامت کرتے تھے اُن سورون سے لوگون کی فرض نماز مین رَوَاہُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ سورہ حجرے سے آخر قرآن شریف تک کے سورون کو مفصل کہتے ہین اور مفصل کے معنے جدا جدا کئے گئے اور یہہ سورون مین بسم اللہ بہت ہین اور اُن سے ہر سورہ جدا جدا لکھے ہین اور بعضے کہتے ہین اُن سورون مین منسوخ بہت کم ہی اس سبب سے انکو مفصل کہتے ہین وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ بِحٰمٓ الدُّخَانِ اور روایت ہی

باب الرکوع

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ پڑہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مین مغرب کے سورہ حم الدخان کا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ مُرْسَلًا روایت کیا اسکو نسائی نے بطور مرسل کے

بَابُ الرُّکُوْعِ

یہہ باب ہی بیان مین رکوع کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درست کرو تم رکوع اور سجود جیسا کہ سنت ہی اور بیان اسکا باب مین صفت نماز کے مذکور ہوا فَوَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ بَعْدِیْ پس قسم ہی اللہ کی تحقیق مین دیکہتا ہون تم کو اپنے پیچہے سے یعنے پوشیدہ نہین ہی مجہ پر جو تم کرتے ہو مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ رُکُوْعُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسُجُوْدُہٗ وَجُلُوْسُہٗ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ مَاخَلَا الْقِیَامَ وَالْقُعُوْدَ قَرِیْبًا مِّنَ السَّوَاءِ اور روایت ہی براء ابن عازب سے جو صحابی ہین کہا اسنے کہ تہا رکوع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ انکا اور بیٹہنا انکا دو سجدون کے بیچ مین اور جب اٹہاتے سر اپنا رکوع سے سوائے قیام کے جس مین قرات ہوتی ہی اور سوائے قعود کے جس مین تشہد پڑہتے ہین بیشک دراز ہوتا اور باقی ارکان رکوع و سجود قومہ جلسہ پاس پاس ایک دوسرے کے برابر ہوتے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ قَامَ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْہَمَ ثُمَّ یَسْجُدُ وَیَقْعُدُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَوْہَمَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ کہڑے رہتے یہان تک کہ کہتے ہم کہ تحقیق بہول گئے پہر سجدہ کرتے اور بیٹہتے دونون سجدون کے درمیانے یہان تک کہ کہتے ہم تحقیق بہول گئے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ فِیْ رُکُوْعِہٖ وَسُجُوْدِہٖ اور روایت ہی بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہی اُسنے کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کہتے اپنے رکوع اور سجود مین سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اللّٰہُمَّ اغْفِرْ لِیْ یَتَاَوَّلُ الْقُرْاٰنَ پاک ہی تو ای بار تعالی رب ہمارے اور تعریف کرتا ہون تیرے حمد سے ای بار تعالی بخش تو مجہکو عمل کرتے قرآن پر یعنے قرآن مین اللہ کی تسبیح اور تحمید اور استغفار کا جو حکم آیا ہی اس آیت مین سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اسپر عمل کرتے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ

باب الرکوع

يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ اور بھی روایت ہی بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہی اُسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے تھے رکوع مین اپنے اور سجود مین اپنے بہت پاک ہی اور نہایت پاک ہی پروردگار فرشتون کا اور روح کا **فائدہ** روح سے مراد جبرئیل علیہ السلام ہی کیونکہ انکو روح الامین کہتے ہین بعضے لوگ کہتے ہین روح وہ فرشتہ ہی جو ارواح پر متعین ہی یا مراد روح سے ارواح انسانون کے ہین بعضون نے کہا ہی روح ایک خلقت ہی وہ بہ نہی آدمی فرشتون کے سوا جو بہت بڑے ہین ملایک سے بھی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّي نُهِيتُ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ رہو تحقیق منع کیا گیا ہون مین کہ پڑہون قرآن کو حالت رکوع اور سجود مین **فائدہ** اللہ تعالی نے ہر حالت کو نماز کے ایک ایک ذکر سے مخصوص کردیا ہی قیام کی حالت مین قرآن پڑہنا اور دوسرون مین تسبیح کرنا اسکا خلاف کرنے کی طاقت کسیکو نہین اگر خلاف کرین تو حرام ہوتا ہی یا مکروہ اور بعضون نے کہا ہی کہ حالت رکوع اور سجود کی نہایت خواری اور عاجزی کی ہی اس حالت مین قرآن عظیم پڑہنا مناسب نہین اس لئے منع فرمایا غرض اگر کسو نے رکوع اور سجود مین قرآن شریف پڑہے تو نماز صحیح ہوجاتی ہی فَاَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَاَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ پس لیکن رکوع جو ہی سو تعظیم کرو اس مین پروردگار کی اور لیکن سجود جو ہی سو کوشش کرو اس مین دعا مانگنے مین پہر سزاوار ہی کہ قبول کئے جاوے تمہاری دعا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ دعا دو طور کی ہی ایک دعا ثنا جس مین فقط پروردگار کی تعریف و ثنا ہوتی ہی دوسری دعا طلب جس مین سوال اپنے مقصدون کا ہوتا ہی درگاہ الٰہی سے

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ فَقُولُوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پھر کہو تم اللہم ربنا لک الحمد فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ کس لئے کہ جو شخص کہ موافق ہوا کہنا اسکا فرشتون کے کہنے سے بخشے جاتے ہین اُسکے سلئے جو پہلے ہوئے گناہ اسکے اور قبول ہوتی ہی دعا اسکی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ

ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اٹھاتے اپنی پیٹھ رکوع سے کہتے سنا ہی اللہ نے اسکا سراہنا جس نے سراہیا اسکو ای پرورد کار رب ہمارے تیرے ہی واسطے ہی تعریف آسمانون بھر اور زمین بھر اور اس چیز بھر جو چاہے تو پیدا کرنا بعد اسکے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ اور روایت ہی ابوسعید خدری سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سر اٹھاتے اپنا رکوع سے کہتے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأُ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأُ الْاَرْضِ وَمِلْأُ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ ای باریتعالی رب ہمارے تیرے ہی واسطے ہی تعریف آسمانون بھر اور زمین بھر اور اس چیز بھر جو چاہے تو پیدا کرنا کوی چیز بعد اسکے اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَکُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ای سزاوار ثنا اور بزرگی کے اور زیادہ لایق ہی تو اس سے جو کہے بندہ اور ہم سب تیرے بندے ہین اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ ای پروردکار کوی نہین منع کرنے والا اُس چیز کو جو تو دیوے اور نہین کوی دینے والا اُس چیز کو جو تو منع کرے وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ فایدہ کرتی نہین مال و دولت والے کو تیرے قہر و عذاب سے دولت رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ کُنَّا نُصَلِّیْ وَرَاءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سے کہا اسنے کہ تھے ہم نماز پڑھتے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّکْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پھر جب سر اٹھائے رسول خدا رکوع سے کہے سمع اللہ لمن حمدہ فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْهِ تب کہا ایک شخص نے پیچھے انکے ای رب ہمارے تیرے ہی واسطے ہی تعریف ایسی تعریف کہ بہت پاک ہی شرک سے برکت کئے گئی اس مین فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَکَلِّمُ اٰنِفًا پھر جب فارغ ہوے نماز سے پوچھا رسول خدا نے کون تھا کہنے والا اِسبات کا جواب قَالَ اَنَا عرض کیا اس شخص نے مین کہا ہون قَالَ رَاَیْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِیْنَ مَلَکًا یَبْتَدِرُوْنَهَا اَیُّهُمْ یَکْتُبُهَا اَوَّلُ فرمایا رسول خدا نے دیکھا مین تیس اور کئی فرشتونکو کہ جلدی کرتے تھے اس مین کہ کون اُن مین سے لکھے اسکو اول رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِنِ الْاَنْصَارِیِّ

باب الرکوع

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَهْرَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ اور روایت ہی ابو سعید انصاری سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قبول ہوتی نماز مرد کی جب تک برابر اور سیدہی کرے اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود مین رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی

وَعَنْ[2] عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا اُسنے جب اتری یہہ ایت فسبح باسم ربک العظیم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْھَا فِیْ رُکُوْعِکُمْ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا کرو اسکو اپنے رکوع مین فَلَمَّا نَزَلَتْ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی پھر جب نازل ہوی یہہ ایت سبح اسم ربک الاعلی قَالَ اجْعَلُوْھَا فِیْ سُجُوْدِکُمْ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا کرو اسکو اپنے سجدون مین رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے

وَعَنْ[3] عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَکَعَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ فِیْ رُکُوْعِہٖ اور روایت ہی عون بن عبد اللہ سے اُسنے نقل کیا ابن مسعود سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع کرے کوئی تم مین سے پھر کہے رکوع مین اپنے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سبحان ربی العظیم تین بار فَقَدْ تَمَّ رُکُوْعُہٗ پس تحقیق پورا ہوا رکوع اُسکا اَیْن سنت پر وَذٰلِکَ اَدْنَاہُ اور یہہ تین بار کہنا کم ہی رکوع کے تسبیحون کا اور زیادہ اس سے پانچ بار یا سات بار بعضون نے دس بار تک اور بعضون نے کہے ہین کہ قیام کے مقدار تک کہنا جیسا کہ رسول خدا نے بعضے وقت کئے ہین غرض امام کو چاہیئے کہ رعایت مقتدیون کے حال کی کرے وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُہٗ وَذٰلِکَ اَدْنَاہُ اور جب سجدہ کرے تب کہے اپنے سجدے مین سبحان ربی الاعلی تین بار پھر تحقیق تمام ہوا سجدہ اسکا اور یہہ تین بار کہنا ادنا ہی اسکا اور اعلی اسکا وہ ہی جیسا کہ رکوع کے تسبیحون مین مذکور ہوا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ لَیْسَ اِسْنَادُہٗ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ عَوْنًا لَمْ یَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اسناد اس حدیث کے نہین ہی متصل کیونکہ عون بن عبد اللہ ملاقات نہین کیا ابن مسعود سے

وَعَنْ[4] حُذَیْفَۃَ اَنَّہٗ

باب الرکوع

صَلّٰی مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَ فِیْ سُجُوْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور روایت ہی حذیفہ سے جو تہے صحابی ہی بتحقیق کہ اسنے نماز پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور تھے کہتے رسول خدا اپنے رکوع مین سبحان ربی العظیم اور اپنے سجدے مین سبحان ربی الاعلی وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَۃِ رَحْمَۃٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ اور نہین پہنچتے رسول خدا کسی آیت پر رحمت کے مگر یہہ کہ ٹھہرتے اور سوال کرتے اور مانگتے رحمت وَمَا اَتٰی عَلٰی اٰیَۃِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ اور نہین پہنچتے رسول خدا کسی آیت پر عذاب کے مگر ٹھہرتے اور پناہ مانگتے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے وَرَوَی النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلٰی قَوْلِہِ الْاَعْلٰی اور روایت کیا نسائی اور ابن ماجہ نے رسول خدا کے قول سبحان ربی الاعلی تک وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عوف بن مالک صحابی سے کہا اسنے کہ رات کو کھڑا رہا مین اور نماز شب کی پڑہا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور بعضون نے کہا ہی مراد اس شب سے چاندگران کی شب ہی فَلَمَّا رَکَعَ مَکَثَ قَدْرَ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ وَیَقُوْلُ فِیْ رُکُوْعِہٖ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ پھر جب رکوع کیے ٹھہرے مقدار سورہ بقر کے اور کہتے تھے رکوع مین اپنے سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے

وَعَنِ ابْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ مَا صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْبَہَ صَلٰوۃً بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ ھٰذَا الْفَتٰی یَعْنِیْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ اور روایت ہی جبیر سے کہا اسنے سنا مین انس بن مالک کو کہتے تھے نماز نہین پڑہا مین پیچھے کسو کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو بہت مشابہ ہو نماز اسکی نماز سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جوان سے یعنے عمر بن عبد العزیز قَالَ فَحَزَرْنَا رُکُوْعَہٗ عَشْرَ تَسْبِیْحَاتٍ وَسُجُوْدَہٗ عَشْرَ تَسْبِیْحَاتٍ کہا ابن جبیر نے بولا ابن مالک اندازہ کئے ہم رکوع کو اس جوان کے دس تسبیحین اور اندازہ کئے ہم سجدے کو اسکے دس تسبیح یعنے اس مقدار تک رکوع اور سجود کرتا تھا اسنے اور ایسا ہی تھا حال رسول خدا کا بھی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے

وَعَنْ شَقِیْقٍ قَالَ اِنَّ حُذَیْفَۃَ رَاٰی رَجُلًا لَا یُتِمُّ رُکُوْعَہٗ وَلَا سُجُوْدَہٗ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ

دعاءٌ اور روایت ہی شقیق سے جو تابعین میں ہین کہا کہ تحقیق حذیفہ نے دیکھا ایک شخص کو پورا نہین کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پھر جب پڑھ چکا وہ شخص اپنی نماز بلایا اسکو فقال لہ حذیفۃ ما صلیت اور کہا اسکو حذیفہ نے نہین نماز پڑہا تو نے قال واحسبہ قال ولو مت مت علی غیر الفطرۃ التی فطر اللہ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا شقیق نے کہ خیال کرتا ہی مجھکو کہ حذیفہ نے فرمایا اس شخص کو اور اگر مرے تو اس طرح کی نماز پڑہنے سے توبہ نکر کر تو مرے تو غیر دین اسلام پر جو پیدا کیا اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دین پر رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوء الناس سرقۃ الذی یسرق من صلوتہ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت براہی لوگون مین باعتبار چوری کے وہ شخص جو چوری کرتا ہی اپنی نماز سے قالوا یا رسول اللہ وکیف یسرق من صلوتہ عرض کئے صحابہ نے ای رسول خدا اور کیون چراتا ہی اپنی نماز سے قال لا یتم رکوعہا ولا سجودہا فرمایا رسول خدا نے چوری کرنا نماز سے یہہ ہی کہ پورا نکرے رکوع اسکا اور نہ سجدہ اسکا رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے وعن النعمان بن مرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ترون فی الشارب والزانی والسارق اور روایت ہی نعمان بن مرہ سے جو تابعین مین ہین تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اصحاب سے کہ کیا دیکھتے ہو شراب پینے والے اور زنا کرنے والے اور چوری کرنے والے ہمارے کے حق مین کہ عقوبت اور معصیت اسکی کس مقدار مین ہی وذلک قبل ان تنزل فیہم الحدود اور یہہ پوچھنا آگے نازل ہونے آیات حدود کے تھا انکے حق مین قالوا اللہ ورسولہ اعلم عرض کئے صحابہ نے اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہی قال ہن فواحش وفیہن عقوبۃ فرمایا کہ یہ گناہ ہین بہت بڑے اور ان مین عذاب ہی واسوء السرقۃ الذی یسرق صلوتہ اور بہت بری چوری وہ ہی جو چراوے اپنی نماز ای رسول خدا قالوا وکیف یسرق من صلوتہ یا رسول اللہ عرض کئے صحابہ نے اور کیونکر چراتا ہی اپنی نماز مین سے ای رسول خدا قال لا یتم رکوعہا ولا سجودہا فرمایا کہ پورا نکرے رکوع اسکا اور نہ سجدہ اسکا رواہ مالک واحمد وروی الدارمی نحوہ روایت کیا اسکو مالک نے اور احمد نے اور روایت کیا دارمی نے مانند اسکے

باب السجود وفضلہ

یہہ باب ہی بیان مین سجدہ کرنے اور اسکی فضیلت مین

الفصل الاول

فصل ہی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ روایت ہی ابن عباس سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہوں مین کہ سجدہ کرون سات ہڈیون پر عَلَی الْجَبْهَۃِ وَالْیَدَیْنِ
وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ پیشانی اور دونون ہاتھون اور گزگون پر اور کنارون پر
دونون قدمون کے ان تمام کو سجدے کے وقت زمین پر رکھا چاہیئے ایک روایت مین جبہہ کی جگہہ مین
وجہ آیا ہی یعنے منہہ رکھنا اور ایک روایت مین جبہہ والف آیا ہی یعنے منہہ اور ناک زمین پر رکھا چاہیئے
اسیواسطے اکثر ایمہ کہتے ہین کہ پیشانی اور ناک دونون زمین پر رکھا چاہیئے اور بغیر رکھنے اُن دونو نکے
سجدہ درست نہین ہی اور امام ابوحنیفہ کے مذہب مین دونون رکھنا افضل ہی اگر کسونے ان مین
سے پیشانی کو زمین پر رکھے تو اُنکے پاس کفایت کرتا ہی اور صاحبین کے پاس مکروہ ہی اگر کسونے
فقط ناک زمین پر رکھے تو صاحبین کے پاس جایز نہین اور امام کے پاس کراہیت کے ساتھ جایز ہی
اور ایک روایت مین امام کے پاس بھی جایز نہین اور دونون ہاتھ اور دونون گرتگے زمین پر لگانا
سنت ہی امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے پاس اور دونون قدم سجدے کے وقت زمین سے
اٹھاوے تو نماز فاسد ہوجاتی ہی اور ایک پانون اٹھاوے تو مکروہ ہوتی ہی وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ
وَلَا الشَّعْرَ اور حکم کیا گیا ہون کہ جمع نکرون کپرون کو اور نہ بالون کو نماز مین سجدے مین جاتے وقت
کپرون کو سمیٹنا کہ خاک نہ لگے اور نہ بالون کو تا لو پر دالنا مکروہ ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور
بخاری کا اسپر وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِعْتَدِلُوْا
فِی السُّجُوْدِ اور روایت ہی انس سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہرو تم سجدے
مین جسکو طمانیت کہتے ہین اور طیبی نے کہا کہ سجدے مین اعتدال کرنے سے مراد یہہ ہی کہ پیٹھ کو سیدہا
رکھے اور دونون ہاتھ زمین پر ٹیکے اور دونون کہنیون کو زمین سے اٹھاوے اور زانون سے پیٹ کو
دور رکھے وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ اور نہ بچھاوے کوی تم مین
اپنے دونون ہاتھون کو مانند بچھانے کتے کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ اور روایت ہی براء بن عازب سے
کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کرے تو پھر رکھہ اپنے دونون ہاتھہ زمین پر
اور اٹھا اپنے دونون کہنیون کو یہہ حکم مردون پر ہی عورتین چاہیئے کہ کہنیون کو زمین پر رکھین اور
پہلو کو اپنے زانون سے لگاوین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ مَيْمُونَۃَ

قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ اَنَّ بَهْمَةً
اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ اور روایت ہے مومنوں کی ماں بی بی میمونہ سے کہی اُسنے کہ
تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے دور رکھتے اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلو سے اور پیٹ
کو زانو سے یہان تک کہ اگر تحقیق بچہ بکری کا چاہے کہ گذرے انکے ہاتھون کے نیچے سے تو نکلا جاوے
هٰذَا لَفْظُ اَبِيْ دَاؤُدَ كَمَا صَرَّحَ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِاِسْنَادِهٖ یہہ لفظ ابوداؤد کا ہی
جیساکہ بیان کیا شرح سنت مین اسکی اسناد کے ساتھ وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ اور روایت مین مسلم کے
معنے اِس حدیث کے ہین دوسرے لفظ سے وہ لفظ یہہ ہی قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ اَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ کہے بی بی میمونہ تھے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے اگر چاہتا بچہ بکری کا کہ گذرے آگے انکے تو البتہ گذر جاتا وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ
فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن مالک بن بحینہ سے کہا
اُسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے کشادہ رکھتے اپنے دونوں ہاتھ یہان تک
کہ ظاہر ہوتی سفیدی اُنکی بغلون کی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ
كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اُسنے
کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے اپنے سجدے مین ای پروردگار بخش میرے واسطے میرے گناہ
چھوٹے اسکے اور بڑے اسکے پہلے اسکے اور پچھلے اسکے اور ظاہر اسکے اور چھپے اسکے رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ اور روایت ہی بی بی عائشہ سے کہی اُسنے کہ نہ پای مین رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونے پر فَالْتَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ
فِي الْمَسْجِدِ وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ پھر تلاش کی مین انکو پھر جا پہنچا ہاتھ میرا انکے تلوون پر اور آپ نماز کی
جگہہ بھی اور دونوں پانون کھڑے تھے جیساکہ سجدے کے حالت مین کھڑے ہوتے ہین وَهُوَ يَقُوْلُ
اور اس جناب نے کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ
عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى
نَفْسِكَ ای پروردگار مین پناہ مانگتا ہون تیرے رضامندی کے ساتھ تیرے غصے سے اور

سلامت رکھنے سے تیرے اپنے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون تیرے ہی طرف تجھ سے نہین گن
سکتا ہون تعریف کو تیرے جیسا کہ تعریف کیا تو اپنی ذات کی کس لئے کسی نے تجھکو جیسا کہ تو ہی نہین پہچانا
جب پہچان نہ سکے تو کیا تعریف کرنا کہ وہ پہچانت پر موقوف ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ
اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّہٖ
وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بہت نزدیک ہوتا بندیکا اپنے رب سے حاصل ہوتا ہی حالت مین سجدے کے پھر
بہت کرو دعا سجدے مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَۃَ فَسَجَدَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھتا ہی بیٹا آدم کا آیت سجدے کی پھر سجدہ
کرتا ہی اِعْتَزَلَ الشَّیْطٰنُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلَتٰی اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ دور
ہوتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی ہاے مصیبت حکم کیا گیا بیٹا آدم کا سجدیکا پھر سجدہ کیا پھر اسکو بہشت ملا
وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ اور حکم کیا گیا مین سجدے کا پھر سر پھیر لیا اور سجدہ نکیا مین نے
سو میرے واسطے آتش ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ کَعْبٍ
قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَیْتُہٗ بِوَضُوْئِہٖ وَحَاجَتِہٖ اور روایت
ہی ربیعہ بن کعب سے کہا اسنے کہ رات گذرا تھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر لایا مین
انکے واسطے پانی وضو کا اور حاجت انکی مثل کپڑے اور مسواک کنگھی وغیرہ کے فَقَالَ لِیْ سَلْ فَقُلْتُ
اَسْاَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ پھر فرمایا مجھکو مانگ پھر کہا مین مانگتا ہون مین آپ سے رفاقت آپکی
بہشت مین قَالَ اَوَغَیْرَ ذٰلِکَ فرمایا سواے اسکے مانگ کیونکہ جو یہہ مانگتا ہی مرتبہ بہت بڑا ہی
قُلْتُ هُوَ ذَاکَ کہا مین مقصود و مدعا میرا یہی ہی جو مین عرض کیا اور کچھ نہین چاہتا قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی
نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ فرمایا جب تو چاہتا ہی یہہ مطلب حاصل کرنے کے واسطے پھر مدد کر میری اپنا
مقصد پر بہت سجدہ کرنے سے یعنے مین کوشش کرونگا تو بہشت مین میرے ساتھ رہنے کے واسطے
مگر تو بھی چاہیئے کہ ایسا کام کرے کہ میری سعی کام آوے وہ یہہ ہی کہ بہت سجدہ کرے یعنے نماز پڑھے
اور بہت دعا کرے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے فائدہ اس حدیث سے فائدہ
یہہ ہی کہ خدمت بزرگون کی کرنا اور انکو اپنے سے راضی کرنا موجب سعادت کا ہی وَعَنْ
مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَۃَ قَالَ لَقِیْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فقلت اخبرنی بعمل اعمل بہ یدخلنی اللہ بہ الجنۃ اور روایت ہی معدان بن طلحہ سے کہا اسنے ملاقات کیا مین ثوبان سے جو غلام آزاد کئے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے پھر کہا مین خبر دو مجھکو ایک عمل کی کہ اسکو کرون مین تا داخل کرے مجھکو اللہ تعالی اُس کے سبب بہشت مین فسکت ثم سألتہ فسکت ثم سألتہ الثالثۃ تب چپ رہ گئے ثوبان نے اور جواب نہین دئے پھر سوال کیا مین اُن سے پھر چپ رہ گئے پھر پوچھا مین اُن سے تیسرے بار فقال سألت عن ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال علیک بکثرۃ السجود للہ پھر کہے ثوبان نے سوال کیا مین اس عمل جو تو پوچھا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر فرمایا لازم ہی تجھکو کہ بہت سجدہ کرے اور نماز پڑھے اللہ کے واسطے فانک لا تسجد للہ سجدۃ الا رفعک اللہ بہا درجۃ وحط عنک بہا خطیئۃ تسو واسطے تحقیق کہ تو نکریگا سجدہ اللہ کے واسطے کوی سجدہ مگر بلند کریگا تجھکو اللہ سبب اسکے درجہ اور دور کریگا تجھ سے سبب اسکے گناہ یعنے سجدہ کفارہ ہی گناہ ہوگا اور سبب ہی بلندی درجات اور زیادتی حسنات کا قال معدان ثم لقیت ابا الدرداء فسألتہ فقال لی مثل ما قال لی ثوبان کہا معدان نے بعد اسکے ملاقات کیا مین ابو درداسے اور پوچھا مین اس سے بھی پھر کہا ابو دردا نے مجھکو جیسا کہا مجھ سے ثوبان رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن وائل بن حجر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ واذا نہض رفع یدیہ قبل رکبتیہ روایت ہی وائل بن حجر سے کہا اسنے دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے رکھتے زمین پر اپنے دونون زانون کو آگے اپنے دونون ہاتھ رکھنے کے اور جب کھڑے ہوتے سجدے سے اُٹھاتے اپنے دونون ہاتھ آگے اُٹھانے اپنے دونون زانون کے رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد احدکم فلا یبرک کما یبرک البعیر ولیضع یدیہ قبل رکبتیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کرے کوی تم مین سے پھر نہ بیٹھے جیسا بیٹھتا ہی اونٹ اور چاہئے کہ رکھے اپنے دونون ہاتھ پہلے اپنے دونون زانون کے رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے قال ابو سلیمان الخطابی حدیث وائل بن حجر اثبت من ہذا وقیل ہذا منسوخ کہا ابو سلیمان خطابی نے جو عالم حدیث کا

اور شرح کرنے والا احدیث کا ہی حدیث وایل بن حجر کی قوی ہی اس حدیث سے اور کہا بعضوں نے کہ یہہ حدیث منسوخ ہی **فائدہ** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ دونون ہاتھ پہلے زانون کے رکھنا اور اول کی حدیث وایل بن حجر کی دلالت کرتی ہی کہ زانون ہاتھ رکھنے کے آگے رکھنا اور بعد زانون رکھنا امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد حدیث پر وایل بن حجر کی عمل کرکے کہتے ہین کہ زانون پہلے رکھنا بعد اسکے ہاتھون کو رکھنا کیونکہ حدیث وایل بن حجر کی قوی ہی حدیث سے ابو ہریرہ کے بلکہ بعضون نے کہا ہی کہ حدیث ابو ہریرہ کی منسوخ ہی حدیث سے وایل کے اور امام مالک اور اوزاعی اور ایک روایت سے امام احمد بھی اور ایک گروہ ائمہ حدیث کی ابو ہریرہ کی حدیث پر عمل کرتے ہین اور ہاتھونکو زانون کے قبل رکھتے ہین واللہ اعلم **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان دونون سجدون کے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي اے پروردگار بخش مجھکو اور رحم کر مجھ پر اور ہدایت کر مجھکو اور آرام سے رکھ مجھکو اور روزی دے مجھکو رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے **وعن** حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي اور روایت ہی حذیفہ سے تحقیق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے دونون سجدون کے درمیانے اے رب میرے بخش مجھکو رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو نسائی اور دارمی نے

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ روایت ہی عبد الرحمن بن شبل سے کہا اسنے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دانہ چگنے سے کوّے کے یعنے جلدی جلدی سجدہ کرنے سے اور ہاتھ بچھانے سے مانند درندون کے یعنے سجدے مین درندون کے طرح ہاتھ بچھانے سے وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيرُ اور بھی فرمایا جگہہ مقرر کرنے سے شخص کے ایک مکان کو مسجد مین کہ اس جگہہ مین کسی دوسرے کو آنے اور بیٹھنے نہ دیوے جیسا کہ جگہہ مقرر کرتا ہی اونٹ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے کیونکہ مسجد جگہہ ہی سب مسلمانون کی اس مین تخصیص اپنے واسطے کرنا اور دوسرون کو وہان آنے نہ دینا مکروہ ہی **وعن** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي

التشهد

لا تقع بین السجدتین اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای علی تحقیق دوست رکھتا ہون مین تیرے لئے جو دوست رکھتا ہون مین اپنے جان کے واسطے اور ناپسند رکھتا ہون مین تیرے واسطے جو ناپسند رکھتا ہون اپنے جان کے لئے اقعا مت کر درمیان دونون سجدون کے **فائدہ** اقعا اُسکو کہتے ہین کہ سُرین زمین پر رکھے اور زانون کھڑے کرے کس واسطے کہ یہہ نشست کتے کی ہی رواہ الترمذی روایت کیا اُسکو ترمذی نے **وعن** طلق بن علی ن الحنفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر اللہ عزوجل الی صلوۃ عبد لا یقیم فیہا صلبہ بین خشوعہا وسجودہا اور روایت ہی طلق بن علی حنفی سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین دیکھتا اللہ عزت اور بزرگی والا اس بندے کی نماز کی طرف جو سیدہی نہین کرتا اس مین اپنی پیٹھ اسکے رکوع اور سجدے مین رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے **وعن** نافع ان ابن عمر کان یقول من وضع جبہتہ بالارض فلیضع کفیہ علی الذی وضع علیہ جبہتہ اور روایت ہی نافع بن عمر سے کہ کہتے تھے جو شخص کہ رکھے اپنی پیشانی زمین پر یعنے سجدہ کرے پھر چاہئے کہ رکھے اپنے دونون ہتھیلیون کو اس جگہہ جس جگہہ پر کہ رکھا ہی اپنی پیشانی کو یعنے سجدے مین دونون ہاتھ بھی زمین پر رکھے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ دونون ہاتھ پیشانی کے برابر رکھے نہ اسکے پیچھے نہ اُسکے آگے اگر کسی نے بلند جاے پر سجدہ کرے تو بھی ہاتھ مقابل پیشانی کے رکھنا چاہئے ثم اذا رفع فلیرفعہما فان الیدین تسجدان کما یسجد الوجہ پھر جب اُٹھاوے پیشانی پھر چاہئے کہ اُٹھاوے دونون ہاتھون کو کس واسطے کہ دونون ہاتھ سجدہ کرتے ہین جیسا کہ سجدہ کرتا ہی منہہ رواہ مالک روایت کیا اسکو مالک نے

باب التشہد

یہہ باب ہی بیان مین تشہد کے

الفصل الاول

فصل **عن** ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قعد فی التشہد وضع یدہ الیسری علی رکبتہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی روایت ہی ابن عمر سے کہا اُسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تشہد مین رکھتے اپنا بایان ہاتھ اپنے بائین زانون پر اور رکھتے اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے زانون پر وعقد ثلثۃ وخمسین واشار بالسبابۃ اور گرہ لگاتے ترپن کا اور اشارہ کرتے کلمے کی انگلی سے **فائدہ** صورت اسکی یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرنگلی سے بیچ کی انگلی تک تینون انگلیون کو موڑتے اور کلمے کی انگلی کو مدانہ کرکے انگوٹھے کو اسکے

نیچے سے ملانے یہہ اشارہ اللہ کی وحدانیت پر ہی جب الا اللہ یا اللہ کہے تب اسکو اٹھانے اور مشہور یہہ ہی کہ لا الہ کہتے وقت اٹھانا اور الا اللہ کہتے وقت رکھنا اور بلندی کی طرف اشارہ نکرنا تا جہت کا توہم نہووے وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ اور ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ تھے رسول خدا جب بیٹھتے نماز میں رکھتے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں زانو پر وَرَفَعَ اِصْبَعَہُ الْیُمْنٰی الَّتِیْ تَلِی الْاِبْہَامَ یَدْعُوْ بِہَا وَیَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہٖ بَاسِطَہَا عَلَیْہَا اور اٹھاتے اپنی داہنی انگلی جو نزدیک ہی انگوٹھے کے اور دعا کرتے اس سے یعنے اشارہ کرتے اس سے اللہ کی وحدانیت پر اور بایاں ہاتھ اپنا زانو پر اپنے رکھتے جس حال میں بچھانے اسکو زانو پر یعنے گرہ باندہتے اور کلمے کی انگلی اٹھاتے داہنے ہاتھ کی اور بائیں ہاتھ کو اسکے حال پر چھوڑ دیتے زانو پر رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے معنے عقد ثلثہ وخمسین کا یہہ ہی عقد انامل کے حساب میں جسطرح انگلی سے شمار کرتے ہیں اسیطرح انگلی کو اٹھاوے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ یَدْعُوْ اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تشہد پڑہنے وَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَیَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہِ السَّبَّابَۃِ اور رکھتے اپنا داہنا ہاتھ اپنے داہنے ران پر اور بایاں ہاتھ اپنا بائیں ران پر اپنے اور اشارہ کرتے کلمے کی انگلی سے وَوَضَعَ اِبْہَامَہُ عَلٰی اِصْبَعِہِ الْوُسْطٰی وَیُلْقِمُ کَفَّہُ الْیُسْرٰی رُکْبَتَہُ اور رکھتے اپنا انگوٹھا اپنی بچلی انگلی کے سر پر اور لقمہ بناتے انکی بائیں ہتھیلی انکے زانو کو یعنے ہاتھ سے زانو کو پکڑتے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ تھے ہم جب نماز پڑہتے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قُلْنَا السَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ قَبْلَ عِبَادِہٖ اَلسَّلَامُ عَلٰی جِبْرَئِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مِیْکَائِیْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰی فُلَانٍ کہتے ہم سلام ہی اللہ پر آگے اسکے بندے پر سلام بھیجنے کے سلام جبرئیل پر سلام میکائیل پر سلام فلانے پر یعنے دوسرے ملایک یا انبیا پر فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا السَّلَامُ عَلَی اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ السَّلَامُ پھر جب فارغ ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے متوجہ ہوئے ہمارے پر اپنے مبارک منہہ سے فرمانے مت کہو سلام اللہ پر اس واسطے کہ اللہ خود سلام ہی کیونکہ سلام کے معنے سلامت رہنے کے ہیں تو اللہ تعالیٰ

خود سلامت ہی اور دوسرون کو سلامت رکہتا ہی سب آفات سے اور سب کا نام بھی سلام ہی اسکو یہ
دعا کیا درکار ہی فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلْ پھر جب بیٹھے کوی تم مین سے نماز مین
پس چاہئے کہ کہے اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ عبادت زبان کی اللہ کے واسطے ہی
اور بندگی بدن کی اور بندگی مال کی قاعدہ ہی کہ جب کوی درگاہ مین بادشاہون کے آتا ہی پہلے زبان سے
سلام وثنا کہتا ہی بعد خدمت مین جسم سے عاجزی کرتا ہی بعد اسکے کوی تحفہ لایق درگاہ کے مال سے گذرانتا ہی
تا مستحق لطف وعنایت کا ہووے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ
عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اور سلام تجھ پر ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکات اُسکے
سلام ہم پر اور اللہ کے سب نیک بندون پر جو حاضر و غایب اور نزدیک و دور اور زمین و آسمان مین ہین
فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ پھر تحقیق جسوقت کہ کہے بندہ
یہہ دعا پہنچتا ہی اثر اسکا سارے نیک بندون کو جو آسمانون مین اور زمین مین ہین اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوی معبود سوای اللہ کے
اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اسکے اور رسول اسکے ہین ثُمَّ لْيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ اَعْجَبَهٗ
اِلَيْهِ فَيَدْعُوْهُ بعد اسکے چاہئے کہ اختیار کرے دعا مین سے جو خوش آوے اسکو پھر مانگے اللہ سے
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہا اُسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے ہمکو تشہد
جیسا کہ سکھلاتے ہمکو سورہ قرآن کا فَكَانَ يَقُوْلُ پھر کہتے تھے اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ
الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی
عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ بندگیان
منہہ سے کہنے کی با برکت اور بندگیان بدن کی اور مال کی اللہ کے واسطے ہین سلام ہی تجھ پر ای نبی
اور رحمت اللہ کی اور برکت اسکی سلام ہی ہم پر اور اللہ کے بندون پر جو نیک ہین مین گواہی دیتا ہون
کہ نہین کوی معبود برحق مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول اللہ کے ہین فائدہ یہہ تشہد ابن
عباس کا ہی اکثر شافعیہ اسی پر عمل کرتے ہین اور مذہب حنفیہ مین تشہد ابن مسعود کا ہی جو پہلی حدیث
مین مذکور ہوا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَلَمْ اَجِدْ فِی الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِی الْجَمْعِ
بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ اَلِفٍ وَّلَامٍ وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ

الجامع عن الترمذی اور نہین پایا مین نے صحیحین مین اور نہ جمع بین الصحیحین مین جو کتاب حمیدی کی ہی سلام علیک و سلام علینا بغیر الف اور لام کے اور لیکن روایت کیا اسکو صاحب جامع الاصول کا جو کتب ستہ کو جمع کیا ہی ترمذی سے

الفصل الثانی

فصل دوسری

عن وائل بن حجر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہی وایل بن حجر سے نقل کیا اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے قال ثم جلس فافترش رجلہ الیسری ووضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری وحد مرفقہ الیمنی علی فخذہ الیمنی کہا کہ پھر بیٹھے حضرت اور بچھاے اپنا بایان پانون اور رکھے بایان ہاتھ اپنے بائین ران پر اور ٹیکے اپنی داہنی کہنی کو اپنی داہنی ران پر یعنے رکھے اسکو ران پر وقبض ثنتین وحلق حلقۃ ثم رفع اصبعہ فرأیتہ یحرکہا یدعو بہا اور بند کئے دو انگلیان داہنے ہاتھ کے یعنے خنصر و بنصر کو حلقہ باندہے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے پھر اٹھائے اپنی کلمے کی انگلی پھر دیکھا مین نے انکو کہ ہلاتے تھے اسکو دعا کرتے اسکے ساتھ مراد اس سے اشارہ ہی وحدانیت پر یعنے کلمہ شہادت کا پڑہتے اور اسکو اٹھاتے رواہ ابو داؤد والدارمی روایت کیا ابو داؤد اور دارمی نے

وعن[2] عبد اللہ بن الزبیر قال کان النبی صلی اللہ علیہ یشیر باصبعہ اذا دعا ولا یحرکہا اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے اپنی انگلی سے جب دعا کرتے اور نہ ہلاتے اسکو پہلی حدیث مین فرمایا کہ انگلی کو ہلاتے تھے اور اس حدیث مین فرمایا کہ نہین ہلاتے تھے پہلی حدیث مین ہلانے سے مراد اٹھانے سے ہی کیونکہ اٹھانے سے انگلی ہلتی ہی رواہ ابو داؤد والنسائی وزاد ابو داؤد ولا یجاوز بصرہ اشارتہ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے یہہ بات کہ تجاوز نہین کرتی نگاہ رسول خدا کی انکے اشارے سے یعنے جب انگلی سے اشارہ کرتے نظر اپنی اسپر رکھتے

وعن[3] ابی ہریرۃ قال ان رجلا کان یدعو باصبعیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک شخص دعا کرتا تھا اپنے دو انگلیوں سے یعنے دونون ہاتھون کے کلمے کی انگلیون سے کہتے ہین کہ وہ شخص سعد بن ابی وقاص صحابی تھے فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد احد تب فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کر یعنے اشارہ کر ایک انگلی سے کہ خدا ایک ہی رواہ الترمذی والنسائی والبیہقی فی الدعوات الکبیر روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی اور بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کے

وعن[4] ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجلس الرجل فی الصلوۃ وہو معتمد علی یدہ

باب التشهد

اور روایت ہی ابن عمرؓ سے کہا اسنے کہ منع فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھنے سے مرد کے نماز مین جس حال مین کہ وہ ٹیکا لگانے والا ہو اپنے ہاتھ پر یعنے تشہد مین اپنے دونون ہاتھ زمین پر ٹیک کر بیٹھنے سے یا دونون ہاتھ ٹیک کر اٹھ کھڑے رہنے سے منع فرمایا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے **فائدہ** معنے آخر کا زیادہ مناسب ہی جیسا دوسری روایت مین بھی آیا ہی وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَہٗ اور ایک روایت مین ابو داود کی یون آیا ہی کہ نَھٰی اَنْ یَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰی یَدَیْہِ اِذَا نَھَضَ فِی الصَّلٰوۃِ منع فرمایا رسول خدا نے ٹیکا لگانا مرد اپنے دونون ہاتھون پر جب کھڑا ہو نماز مین یہہ روایت موافق مذہب امام ابوحنیفہ کے ہی اور شافعیہ اسکے خلاف پر ہین اور نماز مین کھڑے رہتے وقت دونون ہاتھ ٹیکنے کے قایل ہین اور اس روایت کو ضعیف کہتے ہین واللہ اعلم

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ کَاَنَّہٗ عَلَی الرَّضْفِ حَتّٰی یَقُوْمَ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہلی دو رکعت مین یعنے جلسہ اولی مین تشہد کے لئے بیٹھتے ثلاثی نماز یا رباعی نماز مین گویا وہ گرم پتھر پر بیٹھے ہین یہان تک کہ کھڑے ہوتے یعنے جلد اٹھتے قعدہ اولی سے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا التَّشَہُّدَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سکھلاتے ہمکو تشہد جیسا کہ سکھلاتے ہمکو سورہ قرآن سے بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَسْئَلُ اللّٰہَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ نام سے اللہ کے اور ذات اور مدد سے اللہ کے عبادات منہہ سے کہنے کی اللہ کے واسطے ہی اور بندگی بدن کی اور بندگی مال کی اللہ کے واسطے ہی سلام تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکات اسکے سلام ہم پر اور سب نیک بندون پر اللہ کے گواہی دیتا ہون مین نہین کوی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہون مین بیشک محمد بندے اسکے اور رسول اسکے ہین مانگتا ہون مین اللہ سے بہشت اور پناہ چاہتا ہون مین اللہ کی آگ سے دوزخ کے رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ

اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہٖ وَاَتْبَعَہَا بَصَرَہٗ اور روایت ہی نافع سے کہا اُسنے کہ تھے عبداللہ بن عمر جب بیٹھتے نماز مین رکھتے اپنے دونون ہاتھ اپنے دونون زانو پر اور اشارہ کرتے اپنی انگلی سے اور بھیجتے اسکے پیچھے اپنی نگاہ یعنے اشارے کے وقت نظر انگلی پر رکھتے ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَہِیَ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنَ الْحَدِیْدِ یَعْنِی السَّبَّابَۃَ پھر کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ یہہ اشارہ کرنا کلمے کی انگلی سے بہت سخت ہی شیطان پر لوہے سے کہ جس سے مارتے ہین مانند تلوار و تیر کے یعنے کلمے کے انگلی سے اشارہ کرنا رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ کَانَ یَقُوْلُ مِنَ السُّنَّۃِ اِخْفَاءُ التَّشَہُّدِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہتے تھے سنت سے ہی آہستہ پڑھنا تشہد کا یعنے سنت وہ ہی کہ تشہد کو آہستہ پڑہے اور جہر نکرے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور بولا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہی

بَابُ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِہَا

یہہ باب ہی بیان مین درود بھیجنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اسکی فضیلت مین **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ درود بھیجنا رسول خدا پر بعضون کے پاس واجب ہی ہر بار کہ ذکر شریف انکا آوے اور بعضون کے نزدیک تمام عمر مین ایکبار فرض ہی زیادہ اس سے سنت یا مستحب ہی اور امام شافعی کے پاس تشہد مین فرض ہی اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک صلوٰۃ رسول خدا پر بھیجنا واجب ہی اور تشہد مین سنت ہی اور فضایل درود کے انگنت ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ لَقِیَنِیْ کَعْبُ بْنُ عُجْرَۃَ روایت ہی عبدالرحمن بن لیلی سے کہا اُسنے کہ ملاقات کیا مجھ سے کعب بن عجرہ نے فَقَالَ اَلَا اُہْدِیْ لَکَ ہَدِیَّۃً سَمِعْتُہَا مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰی فَاَہْدِہَا لِیْ پھر کہا کہ کیا تحفہ ندون مین تجھ کو وہ تحفہ کہ سنا ہون اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر کہا مین ہان دو وہ تحفہ مجھ کو فَقَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الْبَیْتِ تب کہا ابن عجرہ نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہا مین ای رسول خدا کیونکر ہی درود بھیجنے کی طرح تم پر ای نبوت کے اہل بیت فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ عَلَّمَنَا کَیْفَ نُسَلِّمُ عَلَیْکَ کس لئے کہ خدا تعالی بیشک سکھلایا ہمکو کہ کس طرح سلام بھیجین ہم آپ پر جو سکھلایا آپ نے ہمکو التحیات مین قَالَ قُوْلُوْا فرمایا رسول خدا نے بولو تم اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اى پروردگار رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسا کہ رحمت بھیجا تو ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر تحقیق کہ تو تعریف کیا گیا اور بزرگ ہی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اى پروردگار برکت بھیج محمد پر اور آل پر محمد کے جیسا کہ برکت بھیجا تو ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بیشک تو ہی تعریف کیا گیا بزرگ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کئے ہیں اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِى الْمَوْضِعَيْنِ مگر یہ کہ مسلم نے نہیں کیا ذکر علی ابراہیم کا دونوں جگہہ میں یعنے نہ صلوۃ میں نہ برکت میں وَعَنْ اَبِىْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِىِّ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّىْ عَلَيْكَ اور روایت ہی ابو حمید ساعدی سے کہا اسنے عرض کئے صحابہ نے اى رسول خدا کس طرح درود بھیجیں ہم تم پر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْلُوْا تب فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اى پروردگار درود بھیج محمد پر اور انکے ازواج پر اور انکے ذریات پر جیسا کہ رحمت بھیجا تو ابراہیم پر اور برکت بھیج محمد پر اور انکے ازواج پر اور انکی اولاد پر جیسا کہ برکت بھیجا تو آل ابراہیم پر بیشک تو ہی تعریف کیا گیا بزرگ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر فائدہ درود مختلف الفاظ سے آئے ہیں پہلی حدیث میں جو درود مذکور ہوا اسکا پڑھنا کفایت کرتا ہی وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ درود بھیجے مجھ پر ایکبار رحمت بھیجے اللہ اسپر دس بار رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ صَلٰوةً وَّاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَّحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيْئَاتٍ روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے مجھ پر ایک درود تا بھیجا ہی درود اللہ نے اسپر دس درود اور دور کیئے جاتے ہیں اس سے دس گناہ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ اور بلند کئے جاتے ہیں اسکے لئے دس درجے قرب الٰہی کے رَوَاهُ النَّسَائِىُّ روایت کیا اسکو نسائی نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَى النَّاسِ بِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ

عَلَیَّ صَلوٰۃً اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک
لوگون مین مجھ سے قیامت کے دن جوان مین بہت درود بھیجنے والا ہی مجھ پر دوسری حدیث مین آیا ہی کہ
کثرت درود کی موجب شفاعت رسول خدا کا ہی سبب اسکا یہی ہی کہ درود زیادہ بھیجنے سے قربت رسول خدا
کی حاصل ہوتی ہی سبب سے اس قربت کے رحمت پروردگار کا نور اسپر چمکتا ہی اور حقیقت مین معنی شفاعت
کی یہی ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ
اور بھی روایت ہی ابن مسعود سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ملایک ہین خدا
تعالی کے پھرتے ہین زمین مین لا پہنچاتے ہین مجھکو میرے امت سے سلام و درود جو دے کہتے ہین مجھ
رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو نسائی اور دارمی نے اور دوسری حدیث مین آیا ہی
کہ ملایک لیجاتے ہین نام سلام بھیجنے والے کا اور اسکے باپ کا اور کہتے ہین ای رسول خدا فلان ابن فلان
جیسا کہ کہتے ہین کہ تقی حسین ابن عبد القادر تجھ پر سلام کہتا ہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی
اَرُدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین ہی کوئی شخص جو سلام بھیجتا ہی مجھ پر مگر کہ بھیجتا ہی اللہ مجھ پر میرے روح کو یہان تک کہ جواب دیتا ہون
مین سلام کا رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور بیہقی
نے بیچ دعوات کبیر کے **وَعَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے تھے مت بناؤ تم اپنے گھرون کو قبرین کہ مردون کے مانند ان مین پڑے سوتے رہو اور کچھ عبادت
نکرو بلکہ نوافل گھرون مین پڑھا کرو تا برکت اسکی ہووے اور گھر والون کو عبادت کا شوق پیدا ہووے
اور نفل نماز گھر مین پڑھنا مسجد مین پڑھنے سے افضل ہی یا یہ مراد ہی کہ گھرون مین مُردون کو دفن نکرو
اور اُس جناب کو جو گھر مین دفن کئے ہین سو مخصوص ہی اس جناب کو وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا
اور مت بناؤ میری قبر کو عید گاہ کہ وہان لوگ سنوار بنا کر آوین اور لہو لعب مین مشغول ہوویں جو
باعث غفلت کا ہی جیسا کہ یہود اور نصاری اپنے نبیون کے قبرون کو بناتے ہین وَصَلُّوْا عَلَیَّ
فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ اور درود بھیجو مجھ پر پس بتحقیق درود تمہارا پہنچتا ہی مجھکو
جہان کہین کہ ہو تم رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اور بھی روایت
ہے ابوہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہووے ناک اس شخص
کی کہ ذکر کیا جاؤن مین اُسکے پاس پھر نہ درود بھیجے مجھ پر یعنے وہ شخص خوار اور ہلاک ہووے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ہر بار مجلس مین نام پاک اس جناب کا لیوین درود بھیجنا واجب ہوتا ہی وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ
دَخَلَ عَلَیْہِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ یُّغْفَرَ لَہٗ اور خاک آلودہ ہووے ناک اس شخص کی کہ
داخل ہووے اسپر رمضان پھر گذر جاوے یہہ مہینا آگے اسکے کہ بخشا جاوے اسکے لئے مہینے اس
مہینے مین عبادت نکرے رات کو قیام اور تراویح سے محروم رہے کیونکہ یہہ سبب مغفرت کا ہی وَرَغِمَ
اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَکَ عِنْدَہٗ اَبَوَاہُ الْکِبَرَ اَوْ اَحَدُہُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاہُ الْجَنَّۃَ اور خاک آلودہ
ہووے ناک اس شخص کی کہ پاوین اسکے پاس ماباپ اسکے بوڑہاپا یا ایک ان مین کا پھر نہ داخل کرین
ماباپ اسکو بہشت مین یعنے انکے ساتھ نیکی نکرے اور حق انکا بجا نہ لاوے اور خوشنودی انکی حاصل
نکرے جو سبب ہی بہشت حاصل ہونے کا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے
وَعَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ
یَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِیْ وَجْہِہٖ اور روایت ہی ابوطلحہ صحابی سے تحقیق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
آئے ایک روز اپنے صحابہ پاس اور خوشی معلوم ہوتی تھی اُنکے چہرے مین فَقَالَ اِنَّہٗ جَاءَنِیْ جِبْرَئِیْلُ
فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ اَمَا یُرْضِیْکَ یَا مُحَمَّدُ اَنْ لَّا یُصَلِّیَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ
اِلَّا صَلَّیْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا وَلَا یُسَلِّمَ عَلَیْکَ اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمْتُ عَلَیْہِ عَشْرًا
اور فرمایا تحقیق کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہے کہ بیشک رب تیرا کہتا ہی کیا راضی نہین کرتا تجھکو اے محمد
کہ نہ درود بھیجے تجھ پر کوئی تیری امت مین سے مگر درود بھیجون مین اس پر دس بار اور نہ سلام بھیجے تجھ پر کوئی
تیری امت مین سے مگر سلام بھیجون مین اس پر دس بار رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا
اسکو نسائی اور دارمی نے وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ
اُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ عَلَیْکَ فَکَمْ اَجْعَلُ لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ اور روایت ہی ابی بن کعب
سے کہا اُسنے پوچھا مین اے رسول خدا مین بہت درود بھیجتا ہون تم پر پھر کتنا مقرر کرون وقت
آپکے واسطے اپنے درود بھیجنے کا فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ پھر فرمایا جس قدر کہ چاہے تو
تب عرض کی مین نے چوتھائی اپنے اوقات سے آپ پر درود بھیجنے کے واسطے مقرر کرون قَالَ
مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَہُوَ خَیْرٌ لَّکَ فرمایا جس قدر کہ چاہے تو پھر اگر تو زیادہ کرے تو
بہتر ہووے

بہتر ہی تیرے واسطے قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ عرض کی مین نے
آدھا اپنے اوقات سے مقرر کرون واسطے درود بھیجنے کے فرماے جسقدر کہ چاہے تو پھر اگر تو زیادہ کرے تو
پھر وہ بہتر ہی تیرے لئے قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ عرض
کیا مین پھر دو تہائی مقرر کرون فرماے جسقدر کہ چاہے تو پس اگر تو زیادہ کرے پھر وہ بہتر تہا تیرے واسطے
قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا قَالَ اِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ عرض کیا
مین نے مقرر کرتا ہون مین آپکے واسطے اپنے دعا کا تمام وقت فرماے اب پورے حاصل ہوگے تیرے
دین و دنیا کے مقصد اور دور ہوجاوینگے تیرے واسطے تیرے گناہ ظاہر و باطن اول وآخر کے رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اور روایت ہی فضالہ بن عبید صحابی سے کہا اسنے اس وقت
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ
آیا ایک شخص اور نماز پڑہا پھر کہا ای پروردگار بخش مجھکو اور رحم کر مجھ پر فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ
وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ پھر فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کیا تو ای نمازی خدا کے اور
مجھ پر درود بھیجنے کے آگے جب تو نماز پڑہے تب بیٹھ اور تعریف کر اللہ کی جیسا کہ وہ لایق ہی اسکے اور
درود بھیج مجھ پر پھر دعا مانگ جو چاہے اللہ سے سکھلاے حضرت اس شخص کو دعا مانگنے کے آداب
قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ کہا فضالہ بن عبید نے پھر نماز پڑہا ایک شخص دوسرا بعد اسکے
فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ اُدْعُ تُجَبْ پھر تعریف کیا اللہ کی اور درود بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تب
فرماے اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای نمازی دعا مانگ جو چاہتا ہی قبول کیا جاویگی تیری دعا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت
کیا ابوداؤد اور نسائی نے مانند اسکے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ
وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهٗ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے
کہا اسنے نماز پڑہتا تھا مین اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور ابوبکر اور عمر اسکے ساتھ تھے
فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ پھر جب بیٹھا مین نماز پڑھکر شروع کیا مین تعریف کرنا اللہ تعالی کی

پھر درود بھیجا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا مانگا میں اپنے واسطے فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَہْ تب فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگ دیا جاویگا جو کچھ کہ چاہتا ہی تو رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ
الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ خوش کرے اسکو یہہ کہ پورے پیمانے سے ماپا جاوے ثواب اسکا
یعنے جو شخص کہ چاہتا ہی کہ حاصل ہووے مراد اسکی پوری اور کامل جب درود بھیجے ہم پر جو نبوت کے
گھر والے ہین پھر چاہیئے کہ کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
یا الٰہی درود بھیج محمد پر جو نبی امی ہی اور سا اسکی بی بیون پر جو مومنون کی ماین اور انکی اولاد پر اور انکے
گھر والون پر جیسا کہ درود بھیجا تو نے ابراہیم پر بیشک تو سراہا ہوا بزرگ ہی **فائدہ** امی لقب ہی
رسول خدا کا جو توریت اور انجیل اور سب کتابون آسمانی مین مذکور ہی اور امی لغت مین اسے کہتے ہین
کہ لکھنا پڑھنا کسی سے نہ سیکھے جیسا کہ ماکے پیٹ سے نکلا ہی ویسا ہی رہے اور رسول خدا نے کسی سے لکھنے
پڑھنے نہ سیکھے تھے اس سبب سے ان کو امی کہتے ہین یا یہہ کہ ام قری مکے کا نام ہی امی مکے کا رہنے والا ہی
یا یہہ کہ ام الکتاب لوح محفوظ کو کہتے ہین رسول خدا نے اس سے علم حاصل کیا اس سبب سے انکا لقب
امی ہوا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبَخِیْلُ الَّذِیْ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ
فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بخیل وہ ہی کہ مین ذکر کیا جاؤن اسکے پاس پھر درود نہ بھیجے مجھ پر رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
روایت کیا اسکو ترمذی نے وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنِ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا
اور روایت کیا احمد نے امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ
حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود
بھیجے مجھ پر میری قبر کے پاس سنتا ہون مین اسکو وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیًا اُبْلِغْتُہٗ اور جو کوئی

درود مجھہ پر دور سے پہنچایا جاتا ہون ٭ رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت کیا اسکو
بیہقی نے شعب الایمان مین ٭ وعن عبد اللہ بن عمرو قال من صلی علی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم واحدۃ صلی اللہ علیہ وملئکتہ سبعین صلوۃ اور روایت ہی
عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے جو کوئی درود بھیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار درود بھیجتا ہی اللہ
اسپر اور فرشتے اسکے ستر درود ٭ رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے ٭ وعن رویفع
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی علی محمد وقال اللھم انزلہ
المقعد المقرب عندک یوم القیمۃ وجبت لہ شفاعتی اور روایت ہی رویفع سے
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے جو کوئی درود بھیجے محمد پر اور کہے ای پروردگار پہنچا محمد
کو نزدیک جگہہ مین اپنے پاس قیامت کے دن واجب ہوتی ہی اسکے واسطے شفاعت میری ٭ رواہ
احمد روایت کیا اسکو احمد نے ٭ وعن عبد الرحمن بن عوف قال خرج رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی دخل نخلا فسجد فاطال السجود اور روایت ہی عبد الرحمن
بن عوف سے کہا اسنے باہر نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک کہ داخل ہوئے خرمے کے
بن مین اور سجدہ کئے پھر دراز کئے سجدہ حتی خشیت ان یکون اللہ تعالی قد توفاہ
یہان تک کہ ڈر گیا مین شاید کہ اللہ تعالی نے وفات دیا ہی انکو قال فجئت انظر کہا عبد الرحمن نے
پھر آیا مین کہ دیکھون فرفع راسہ فقال مالک فذکرت ذلک لہ تب سر اٹھائے رسول
خدا نے اپنا اور فرمائے کیا ہوا ہی تجھکو پھر ذکر کیا مین نے اس بات کا ان سے جو دیکھنے سے ایسا معلوم ہوا
کہ آپ وفات پائے ہین قال فقال ان جبرئیل علیہ السلام قال لی الا ابشرک ان
اللہ عز وجل یقول لک من صلی علیک صلوۃ صلیت علیہ ومن سلم علیک
سلمت علیہ کہا عبد الرحمن نے تب فرمائے رسول خدا تحقیق جبرئیل علیہ السلام نے کہا مجھکو کیا خوشخبری
نہ دون مین تجھکو تحقیق خدا عزت وبزرگی والا کہتا ہی آپکو جو کوئی درود بھیجے تم پر درود بھیجتا ہون مین
اسپر اور جو کوئی سلام بھیجے تم پر سلام بھیجتا ہون مین اس پر ٭ رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے
وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال ان الدعاء موقوف بین السماء
والارض لا یصعد منہ شیء حتی تصلی علی نبیک اور روایت ہی عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے تحقیق دعا ٹھہرائی رہتی ہی درمیان آسمان اور زمین کے نہین اپر جاتی ہی دعا
مین سے کچھہ یہان تک کہ درود بھیجے تو اپنے نبی پر یعنے اجابت دعا کی موقوف ہی درود بھیجنے پر

باب الدعاء فی التشہد

کیونکہ درود قبول ہوتا ہی و دعا بھی اسکے طفیل سے مستجاب ہوتی ہی رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے

بَابُ الدُّعَاءِ فِی التَّشَہُّدِ

یہہ باب ہی بیان مین دعا کے تشہد مین کتابون مین فقہہ کے مذکور ہی کہ التحیات اور درود پڑہے بعد دعا کرے جو کہ اچھی معلوم ہووے مگر یہہ کہ کلام سے انسانون کے مشابہ ہو

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ فِی الصَّلٰوۃِ روایت ہی بیبی عائشہؓ سے کہے انہنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تہے نماز مین یعنے بعد تشہد کے یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ کہتے ای پروردگار تحقیق مین پناہ مانگتا ہون تیری عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون مین تجہ سے آزمانے سے مسیح دجال کے کہ آخری زمانے مین دجال آویگا اور دعوا خدائی کا کریگا اور اپنے استدراج سے لوگون کو گمراہ کریگا تفصیل اسکی آخر کتاب مین علامات قیامت کے باب مین آویگی وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَفِتْنَۃِ الْمَمَاتِ اور پناہ مانگتا ہون مین آزمایش سے زندگی کے اور آزمایش سے مرنے کے مراد آزمایش سے زندگی کے تنگی اور گمراہی اور محنت اور ضلالت ہی مراد آزمایش سے مرنے کے وسوسہ شیطان کا نزع کی حالت مین و عذاب قبر کا اور سوال منکر نکیر کا ہی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ ای پروردگار پناہ چاہتا ہون تیری گناہون سے اور قرض سے فَقَالَ لَہٗ قَائِلٌ مَا اَکْثَرَ مَا تَسْتَعِیْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ تب کہا رسول خدا کو کوئی کہنے والا اصحاب سے بہت تعجب ہی کہ پناہ مانگتے ہین آپ قرض سے فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَکَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ تب فرمایے رسول خدا نے قباحت قرض کی یہہ ہی کہ تحقیق مرد جب قرضدار ہوتا ہی بات کرتا ہی جہوٹ کہتا ہی اور وعدہ کرتا ہی پہر خلاف کرتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ[۲] اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنَ التَّشَہُّدِ الْاٰخِرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْ اَرْبَعٍ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فارغ ہووے کوئی تمہارا تشہد آخر سے پہر چاہیے کہ پناہ مانگے ساتہ اللہ کے چہار چیز سے مِنْ عَذَابِ جَہَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ عذاب سے دوزخ کے اور عذاب سے قبر کے اور آزمایش سے جینے اور مرنے کے اور بدی سے مسیح دجال کے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ[۳] ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُہُمْ

باب الدعا فی التشهد

هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے تحقیق
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلاتے تھے انکو یہہ دعا جیسا سکھلاتے تھے انکو سورہ قرآن کا يَقُوْلُ
قُوْلُوْا فرماے رسول خدا نے کہو تم اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا
وَالْمَمَاتِ ای پروردگار پناہ مانگتا ہون مین تجھہ پاس عذاب سے دوزخ کے اور پناہ چاہتا ہون تیری عذاب
سے قبر کے اور پناہ مانگتا ہون مین تجھہ پاس آزمایش سے مسیح دجال کے اور پناہ چاہتا ہون مین تیری
آزمایش سے زندگی کے اور مرنے کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ بَكْرِ
الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْبِهٖ فِیْ صَلٰوتِیْ
قَالَ قُلْ اور روایت ہی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے بولا مین ای رسول خدا سکھلاؤ تم
مجھکو ایک دعا کہ دعا مانگون مین اس سے اپنی نماز مین فرماے کہہ اور پڑہ یہہ دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ
نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ
وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ای پروردگار تحقیق مین ظلم کیا اپنے جان پر بہت ظلم اور نہین
بخشتا گناہون کو کوئی سوا تیرے سو تو بخش مجھکو خاص بخشنا اپنے پاس سے اور رحم کر مجھہ پر تحقیق تو بخشنے
والا گناہون کا اور مہربانی کرنے ہارا بندون پر ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر
وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اور روایت ہی عامر بن سعد سے نقل کیا اسنے اپنے باپ سے کہا کہ
دیکھتا تھا مین رسول خدا کو سلام دیتے تھے اپنے داہنے طرف اور اپنے بائین طرف حَتّٰى اَرٰی
بَيَاضَ خَدِّهٖ یہان تک دیکھتا تھا مین سفیدی رخسارہ مبارک کی یعنے سلام کہتے وقت اس قدر
اپنے منہہ کو داہنے اور بائین طرف پھیرتے کہ رخسارہ مبارک آپکا دیکھا جاتا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے
جو مشہور صحابی ہین کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑہتے نماز متوجہ ہوتے تھے ہم پر
اپنے مبارک منہہ سے یعنے سلام پھیرتے وقت یا یہہ مراد ہی کہ بعد سلام کے رسول خدا اپنے داہنے
طرف یا بائین طرف پھر کر بیٹھتے جیسا کہ دوسرے احادیث مین آیا ہی اور کبھو لوگون کے طرف منہہ
اور قبلے کی طرف پیٹھہ کرکے بیٹھتے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ

أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهٖ اور روایت ہی انس سے کہا
اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھرتے نماز سے داہنے طرف رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو
مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ
صَلٰوتِهٖ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا اسنے چاہیے کہ نکرے کوی تمہارا شیطان کے لئے
حصہ اپنے نماز سے اور اسکو بیان کرتا ہی کہ يَرٰى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهٖ
خیال کرے یہہ کہ لازم ہی اس پر کہ نہ پھرے مگر اپنے داہنے طرف لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهٖ البتہ تحقیق دیکھا ہون مین نے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کو بہت بار کہ پھرتے اپنے بائین طرف مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

فائدہ جاننا چاہیے کہ رسول خدا بعد سلام کے اکثر داہنے طرف سے پھر کر بائین طرف بیٹھتے اور
دعا مانگتے اپنے حجرہ کی طرف جو بائین طرف تھا اور کبھو بائین طرف سے پھر کر داہنے طرف بیٹھتے لیکن
ابن مسعود کہتے ہین کہ داہنے طرف ہی پھرنا اپنے پر لازم نکر لیا چاہیے کیونکہ جو بات شرع مین اپنے
پر لازم نہین اسکو اپنے اوپر لازم کر لیا گناہ ہی جب آدمی گناہ کیا تو گویا اپنے عمل مین سے شیطان کو
حصہ دیا وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُوْنَ عَنْ يَمِينِهٖ يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا اسنے
جب ہم نماز پڑھتے تھے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست رکھتے ہم کہ رہین ہم حضرت کے
داہنے طرف کہ متوجہ ہوویں ہم پر اپنے مبارک منہہ سے سلام پھیرنے وقت قَالَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ
رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ اور کہا براء بن عازب نے پھر سنا مین حضرت
کو فرماتے تھے بعد سلام کے دعا مین ای رب میرے نگاہ رکھ مجھکو اپنے عذاب سے قیامت کے دن
کہ اٹھاویگا تو یا جمع کریگا تو اپنے بندون کو شک کیا راوی نے کہ یوم تبعث فرمائے یا یوم تجمع یہان سے
معلوم ہوا کہ خاص بندے اور مقربان درگاہ کے بھی اسکے عذاب سے ڈرتے اور رحمت کی پناہ چاہتے
ہین اور یہہ بات امت کے تعلیم کے واسطے ہی کہ تا آداب سے درگاہ کے آگاہ رہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت
کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ إِنَّ النِّسَاءَ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا اسنے
تحقیق عورتین زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جب سلام پھیرتین تھین فرض نماز سے اٹھ کر
چلا جاتین آگے مردون کے وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ

الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اور پیچھے رہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور جو لوگ نماز پڑھتے مردوں میں سے جب تک کہ چاہتا خدا تعالی فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ پھر جب کھڑے ہوتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے مردان رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِيْ بَابِ الضِّحْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور عنقریب ہی کہ ذکر کرینگے ہم حدیث جابر بن سمرہ کی باب ضحک میں انشاء اللہ تعالی کہ اس حدیث میں ذکر رسول خدا کے بیٹھنے کا بعد نماز فجر کے آفتاب نکلنے تک ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے پکڑا میرا ہاتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تحقیق میں دوست رکھتا ہوں تجھکو ای معاذ تب عرض کی میں نے اور میں دوست رکھتا ہوں آپکو ای رسول خدا قَالَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ فرمایا پھر ترک نکر اسکو کہ کہے تو پیچھے ہر نماز کے رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ای رب میرے مدد کر میری اپنے ذکر کرنے اور اپنے شکر کرنے اور اچھی طرح اپنی عبادت کرنے پر رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّ اَبَا دَاوٗدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَاَنَا اُحِبُّكَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے مگر یہہ کہ ابو داؤد نے ذکر نہیں کیا یہہ لفظ قال معاذ و انا احبک

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تھے سلام پھیرتے اپنے داہنے طرف اور کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ دیکھا جاتی سفیدی انکے داہنے رخسارے کی وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ اور سلام پھیرتے اپنے بائیں طرف اور کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہانتک کہ دیکھا جاتی سفیدی انکے بائیں رخسارے کی رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور نہیں ذکر کیا ترمذی نے لفظ حتی یری بیاض خدہ کو نہ داہنے نہ بائیں اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے عمار بن یاسر سے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهِ اِلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ اِلٰى حُجْرَتِهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے

کہا اسنے تھا اکثر پھیرنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی نماز سے بعد سلام کے اپنے بائیں پہلو کی طرف اپنے حجرے کی طرف جو مسجد کے بائیں طرف تھا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت کیا شرح سنت مین وَعَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ حَتَّى يَتَحَوَّلَ اور روایت ہی عطاء خراسانی سے جو تابعین مین ہین اسنے نقل کیا مغیرہ سے کہا مغیرہ نے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت اور نفل نماز نہ پڑہے اس جگہہ ہین کہ فرض نماز پڑہا ہی جس مین یہان تک کہ سرک جاوے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ یہہ حکم مخصوص امام پر ہی نہین ہی بلکہ شامل ہی مقتدیون کو بھی اور وجہ امام سرک جانے کا یہہ ہی تا کسی نے گمان نہ کرے کہ ابھی فرض نماز مین ہی بعضون نے کہا سرک جانا اسلئے ہی تا دونون جگہہ اسکی عبادت پر گواہی دیوے اور بعضون نے کہا مرتبہ نفل کا فرض سے کمتر ہونے سے جس جاے پر فرض پڑہا ہی وہان نفل نہ پڑہے اور یہہ سب وجہین شامل ہین امام اور تمام مقتدیون پر چاہئے کہ نفل نماز فرض نماز پڑہے سو جگہہ پر نہ پڑہے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَقَالَ عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيرَةَ اور کہا ابو داؤد نے کہ عطاء خراسانی نے نہین دیکھا مغیرہ کو وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ اور روایت ہی انس سے تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواہش دلایا صحابہ کو نماز پر یعنے تاکید کئے اور ترغیب دلائے نماز کی محافظت اور جماعت مین پہنچے اور تکبیر اولی پانے کے واسطے اور منع فرمایا اُس سے کہ پھرین آگے پھرنے نماز سے اپنے یعنے حضرت کے پہلے سلام پھیرنا اور نماز سے فارغ ہوجانا یہہ منع تحریمی ہی یا بعد سلام پھیرنے آگے رسول خدا کے اٹھ کرتے رہنا اور چلا جانا اور منتظر ذکر اور درود نہ رہنا یہہ منع تنزیہی ہی رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي صَلٰوتِهِ اور روایت ہی شداد بن اوس سے کہا اسنے کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے اپنی نماز مین یعنے تشہد کے بعد یا بعد سلام کے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ اے پروردگار مانگتا ہون مین تجھ سے ثابت رہنا دین کے کام مین اور قصد کرنا سیدہی راہ پر اور مانگتا ہون تجھ سے توفیق تیری نعمت کے شکر کی اور خوبی تیری عبادت کی

اور مانگتا ہون تجھ سے دل بے عیب اور زبان سچی اور مانگتا ہون مین تجھ سے اس چیز کی نیکی سے جو جانتا ہی
تو اسکو نیک اور پناہ مانگتا ہون مین برائی سے اس چیز کی کہ جانتا ہی تو اسکو بد اور بخشش چاہتا ہون مین
اس گناہ کی جو جانتا ہی تو رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَرَوَی اَحْمَدُ نَحْوَہٗ روایت کیا اسکو نسائی نے اور روایت
کیا احمد نے مثل اسکے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ
فِیْ صَلٰوتِہٖ بَعْدَ التَّشَہُّدِ اَحْسَنُ الْکَلَامِ کَلَامُ اللّٰہِ وَاَحْسَنُ الْھَدْیِ ھَدْیُ
مُحَمَّدٍ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے اپنی نماز
مین بعد تشہد کے سب سے بہتر کلام کلام اللہ کا ہی اور سب سے بہتر سیرت سیرت محمد کی ہی رَوَاہُ النَّسَائِیُّ
روایت کیا اسکو نسائی نے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یُسَلِّمُ فِیْ صَلٰوتِہٖ تَسْلِیْمَۃً تِلْقَاءَ وَجْھِہٖ ثُمَّ یَمِیْلُ اِلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ شَیْئًا اور روایت
ہی بی بی عائشہؓ سے کہی اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیرتے نماز مین ایک سلام سامنے
اپنے منہہ کے پھر جھکتے تھے اپنے داہنے طرف تھوڑا سا یعنے سلام پھیرنا قبلے کی طرف سے شروع کرتے
اور داہنے طرف پھر کے تمام کرتے کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی نمودار ہوتی جیسا کہ اگلی احادیث مین
مذکور ہوا اس حدیث کے موافق امام مالک کے مذہب مین ایک ہی سلام ہی اور تینون امامون اور
دوسرے عالمون کے پاس دو سلام ہین اور اس پر بہت سے احادیث آئے ہین اور بی بی عائشہ کی
حدیث کی تاویل یہہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پکار کر کہتے ایک سلام اور دوسرا سلام آہستہ کہتے
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ** سَمُرَۃَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَرُدَّ عَلَی الْاِمَامِ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا اسنے حکم
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ سلام کا جواب دیوین ہم امام پر یعنے مقتدیان جب امام کہین السلام
کی نیت کرین اس سے معلوم ہوا کہ امام بھی مقتدیون پر سلام کی نیت کرتا ہی وَنَتَحَابَّ وَاَنْ یُسَلِّمَ
بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ اور حکم کیا ہم کو کہ دوست رکھین ہم آپس مین سلام کرنے کو ہمارے بعضون نے بعضون
پر یعنے نماز مین سلام پھیرتے وقت ایک دوسرے پر نیت سلام کی کرین کہ وہ سبب ہی محبت کا
اور احادیث میں اور فقہہ مین آیا ہی کہ نماز کے سلام کی نیت ملایک مقرب کو بھی کیا چاہیے رَوَاہُ
اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

بَابُ الذِّکْرِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ

یہہ باب ہی بیان مین ذکر کے بعد نماز کے **فائدہ** جانا چاہیے کہ اختلاف
ہی اس بات مین کہ مصلی بعد ان فرض نمازون کے جنکے بعد سنت نماز ہین اٹھ کھڑے رہیے یا بیٹھے

اور بعد اٹھ کھڑا رہنے کے جہان فرض نماز پڑہا تھا وہان ہی سنت پڑہے یا دوسری جگہہ پر پڑہے اکثرون
کے پاس بہتر وہ ہی کہ فرض کے بعد اٹھ کھڑا رہے اور دوسری جگہہ پر سنت پڑہے اور مستحب ہی کہ لوگ
فرض نماز کے صفون سے پراگندہ ہوویں اور امام بھی اپنی جگہہ سے سرک جاوے تا آنے والے لوگون
کو وہم جماعت نہووے اور بعضون نے کہا ہی کہ فرض نماز کے بعد بعضے ادعیہ کہ جنکو رسول خدا نے پڑہے
ہین پڑہے جیساکہ اللهم انت السلام ومنك السلام تبارکت یاذالجلال والاکرام اور آیۃ الکرسی
پڑہے اور داہنے طرف یا بائین طرف ہی پھرنا مخصوص نہین جدہر چاہے بعد نماز فرض کے پھرے اور بعد
نماز فجر اور نماز مغرب کے دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملك وله الحمد وهو علی
کل شئ قدیر پڑہے **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابن عباس قال
كُنتُ اَعرِفُ انقِضاءَ صَلوٰةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكبِيرِ روایت
ہی ابن سے کہا اسنے کہ تھا مین پہچانتا تمام ہونا نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ تکبیر کے شارحون نے
تکبیر کے مراد مین اختلاف کرتے ہین بعضون نے کہا یہان مراد تکبیر سے ذکر ہی کہ زمانے مین رسول خدا کے
لوگون کا پھرنا فرض نماز سے اسپر مقرر تھا اور بعضون نے کہا کہ تکبیر سے مراد تسبیح ہی کہ بعد نماز کے دس بار
یا تیس بار یا تین بار کہتے ہین اور بعضون نے کہا کہ زمانے مین پیغمبر خدا کے بعد نماز کے تین بار یا ایکبار تکبیر
اللہ اکبر کہتے ہین مُتَّفَقٌ عَلَيهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** عائشة قالت
كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَم يَقعُد اِلَّا مِقدَارَ مَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ
اَنتَ السَّلَامُ وَمِنكَ السَّلَامُ تَبَارَكتَ يَا ذَا الجَلَالِ وَالاِكرَامِ اور روایت ہی بی بی
عائشہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے نہین بیٹھتے تھے مگر اس قدر کہ کہتے یہہ
کلمات ای پروردگار تو سلامت ہی سب عیبون سے اور تجہسے ہی سلامتی بندون کی سب آفات سے
برکت والا ہی تو ای صاحب بزرگی اور اکرام کے رَوَاهُ مُسلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے یہہ ذکر
اسقدر احادیث مین واقع ہی اور بعضون نے والیک یرجع السلام زیادہ کئے ہین اور مشایخ ورد ون
مین اس سے بھی زیادہ پڑہتے ہین **وعن** ثَوبَانَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ
اِذَا انصَرَفَ مِن صَلوٰتِهِ اِستَغفَرَ ثَلٰثًا اور روایت ہی ثوبان سے کہا اسنے کہ تھے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پھرتے اپنی نماز سے استغفر اللہ کہتے تین بار اور بعضے روایتون مین بعضے سلف کے آیا ہی
کہ یہہ استغفار تین بار کہتے تھے کہ استغفر الله الذی لا اله الا هو الحی القیوم واتوب الیه
اور بعد استغفار کے وَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنتَ السَّلَامُ وَمِنكَ السَّلَامُ تَبَارَكتَ يَا ذَا الجَلَا

والاکرام اور کہتے ای پروردگار تو سلامت ہی سب عیبوں سے اور تجھ سے سلامتی ہی بندون کی سب آفات سے برکت والا ہی تو صاحب بزرگی اور بخشش کا رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن المغیرۃ بن شعبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی دبر کل صلوۃ مکتوبۃ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ صحابی سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے تھے پیچھے ہر فرض نماز کے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد کسی کی بندگی نہین سوائے اللہ کے وہ اکیلا ہی کوی شریک نہین اسکا اسکی بادشاہت ہی اور اسیکے واسطے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی ای پروردگار نہین کوی منع کرنے والا اس چیز کے واسطے جو تو دیا اور نہین کوی دینے ہارا اس چیز کو جو تو منع کیا فایدہ نہین دیتی دولت والے کو تیرے عذاب سے دولت متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر فائدہ جانا چاہیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کلمات اور اذکار جو دوسرے حدیثون مین آئے ہین بعد نماز کے پڑہتے کبھو سلام پھیر کر اٹھ کھڑے ہوتے اور کچھ نہین پڑہتے اور بعضے اوقات مین یہہ سب اذکار یا ان مین سے بعضے پڑہتے بعضون نے کہا کہ اس مین ترتیب سے پڑہا چاہیئے پہلے استغفار بعد اسکے اللھم انت السلام آخر تک بعد اسکے لا الہ الا اللہ وحدہ آخر تک

وعن عبد اللہ بن الزبیر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم من صلوتہ یقول بصوتہ الاعلی اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے اپنی نماز سے کہتے اپنے بلند آواز سے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون نہین ہی کوئی معبود برحق سوا اللہ کے اور وہ اکیلا ہی کوئی اسکا شریک نہین اسی کے واسطے ہی بادشاہت اور اسی کے لئے ہی سب تعریف اور وہ سب چیز پر طاقت رکھنے والا ہی نہین ہی دور رہنا گناہ سے اور نہین ہی قوت پرہیزگاری کی مگر اللہ کے سبب نہین ہی کوی معبود برحق سوائے اللہ کے اور نہین عبادت کرتے ہین ہم مگر اسیکو اسکی ہی نعمت اور اسیکو ہی بزرگی اور اسیکے واسطے ہی سب تعریف نیک نہین کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے نرے ہوکے کرنیوالے ہین ہم اسکی بندگی اگرچہ برا مانین کافرین رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وعن

باب الذکر

سَعْدٍ اَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اور روایت ہی سعد بن وقاص سے کہ اسنے سکھلاتا تھا اپنے بیٹونکو یہہ الفاظ اور کہتے تھے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگتے تھے خدا سے ان کلمات کے ساتھ پیچھے نماز کے وہ کلمات یے ہین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ای پروردگار پناہ مانگتا ہون مین تیرے ساتھ نامردی سے اور پناہ چاہتا ہون ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیرے ناکاری عمر سے اور پناہ لیتا ہون مین تیرے ساتھ فتنے سے دنیا کے اور عذاب سے قبر کے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے تحقیق فقیران مہاجرین کے آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ اور کہے تحقیق لے گئے دولت والے بہت درجے بلند ثواب اور قرب الٰہی کے اور نعمتان ہمیشہ رہنے والے جو بہشت کے ہین فَقَالَ وَمَا ذَاكَ تب پوچھے رسول خدا نے کیا بات ہی یہہ اور کس سبب سے انہون نے بلند درجون کو پہنچا قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّیْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ عرض کئے سبب اسکا یہہ ہی کہ وہ نماز پڑہتے ہین یے جیسا کہ ہم نماز پڑہتے اور وہ روزہ رکھتے ہین جیسا کہ ہم روزہ رکھتے ہین اور صدقہ دیتے ہین انہون نے اور ہم صدقہ دیتے نہین اور وہ بردہ آزاد کرتے ہین انہون نے ہم بردہ آزاد نہین کرتے یعنے انہون نے بدنی عبادت مین ہمارے ساتھ شریک ہین اور مالی عبادت مین ہم سے فایق ہین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ تب فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤن مین تمکو ایک عمل کہ پاؤ تم اس عمل کے سبب سے فضیلت ان کی جنہون نے بڑھ گئے ہین تم سے متقدمین اس امت کے یا اگلے امتون کے وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ اور بڑھ جاؤ تم بسبب اسکے ان لوگون سے کہ بعد تمہارے آوین وَلَا يَكُوْنُ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ اور نہووے کوی اہل دولت مین افضل تم سے ثواب مین مگر وہ شخص کہ کرے مانند اس عمل کے کہ کرو تم قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عرض کئے ہان سکھلاؤ ای رسول خدا قَالَ تُسَبِّحُوْنَ

وَتُكَبِّرُوْنَ وَتُحَمِّدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِيْنَ مَرَّةً فرماے سبحان اللہ کہو اور
اللہ اکبر کہو اور الحمد للہ کہو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ کہا ابو صالح نے جو
راوی اس حدیث کا ہی اور تابعین مین ہی پھر دوسرے بار آے فقرا مہاجرین کے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور عرض کئے کہ سنا ہمارے بھائیون نے جو مالدار ہین اس چیز کو جو کیا ہمنے تسبیح اور
تحمید اور تکبیر پھر کیا انہون نے مانند اسکے پھر درجے مین ہم سے بڑھ کر رہے ہین تب فرماے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ فضل ہی اللہ دیتا ہی اسکو جسکو چاہتا ہی یعنے وہ زیادتی مالدارون کی کہ فضل
اللہ کا ہی جسکو آپ چاہے دیا گیا کیا چاہئے صبر کرو اور قسمت پر راضی رہو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق
ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ اور نہین ہی قول ابو
صالح کا آخر تک مگر مسلم کے روایت مین وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا
وَتُحَمِّدُوْنَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَثَلَاثِيْنَ اور ایک روایت مین بخاری کی ہی
سبحان اللہ کہو پیچھے ہر نماز کے دس بار اور الحمد للہ کہو دس بار اور اللہ اکبر کہو دس بار بدلے مین تینتیس بار کے

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ
لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلَاثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً اور روایت
ہی کعب بن عجرہ صحابی سے کہا اسنے فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے الفاظ ہین پیچھے کہنے
کے نہین ناامید ہوتا کہنے والا یا کرنے والا انکا پیچھے ہر نماز فرض کے تینتیس بار سبحان اللہ کہنا وَثَلَاثٌ
وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً اور تینتیس بار الحمد للہ کہنا اور چونتیس بار اللہ اکبر
کہنا سب ملا کر سو بار ہوتے ہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا
وَّثَلٰثِيْنَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ سبحان اللہ کہے پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ
اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ پھر یہہ تو ننانوے بار ہوے اور کہے سو بار

پورے کرنے کو لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر بخشے جاویں اسکے سارے گناہ اگرچہ ہوں مانند کف دریا کے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع اور روایت ہی ابی امامہ صحابی سے کہا اسنے لوگوں نے پوچھا ای رسول خدا کونسی دعا بہت سنی جاتی ہی یعنے کون سی دعا زیادہ قریب ہی قبولیت کے قال جوف اللیل الاخر ودبر الصلوۃ المکتوبات فرمایا دعا مانگنا درمیانے اخیر رات کے مراد اس سے وقت صبح کا ہی اور پیچھے فرض نماز کے رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے **وعن** عقبۃ بن عامر قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرا بالمعوذات فی دبر کل صلوۃ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا اسنے حکم کیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑہوں میں سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا پیچھے ہر نماز کے رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والبیھقی فی الدعوات الکبیر روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور بیہقی نے بیچ دعوات کبیر کے **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلوۃ الغداۃ حتی تطلع الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ من ولد اسمعیل اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ بیٹھوں میں ان قوم کے ساتھ کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کی صبح کی نماز سے یہاں تک کہ نکلے آفتاب دوست زیادہ ہی مجھکو اس سے کہ آزاد کروں میں چار شخص اولاد میں سے اسمعیل کے ولان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلوۃ العصر الی ان تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ اور تحقیق کہ بیٹھوں میں ان قوم کے ساتھ کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کی عصر کی نماز سے آفتاب ڈوبنے تک دوست زیادہ ہی مجھکو اس سے کہ آزاد کروں میں چار غلام کو رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی الفجر فی جماعۃ ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین اور بھی روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑہے نماز صبح کی جماعت سے پھر بیٹھے ذکر کرے اللہ کی یہاں تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑہے دو رکعت بعضوں نے کہا کہ آفتاب کے طلوع ہوتے ہی یہہ دوگانہ پڑہنا نزدیک جمہور کے آفتاب نیزے برابر بلند ہونے کے بعد پڑہا چاہیے اسکو نماز اشراق

اور صلوۃ ضحی کہتے ہین ابتداے وقت اسکا آفتاب نیزے برابر بلند ہو وے آخر اسکا زوال آفتاب تک ہی کانت لہٗ کاجر حجۃ و عمرۃ ہوگا اسکے واسطے اجر جو ثواب مانند حج اور عمرہ کے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامۃ تامۃ تامۃ کہا انس نے فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید کے واسطے ثواب پورے حج کا پورے حج کا رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن الازرق بن قیس قال صلی بنا امام لنا یکنی ابا رمثۃ روایت ہی ازرق بن قیس تابعی سے کہ نماز پڑہا ہمارے ساتھ امام ہمارا جو کنیت کیا گیا تھا ابو رمثہ کرکے قال صلیت ہذہ الصلوۃ کہا ابو رمثہ صحابی نے نماز پڑہا مین یہہ نماز اشارہ کیا اس نماز کی طرف جواب پڑہا جیسا ظہر یا عصر او مثل ہذہ الصلوۃ یا مانند اس نماز کے شک کیا راوی نے اس نماز کو جواب پڑہا ہون وہ یا اور کوی نماز مثل اس نماز کے چنانچہ ظہر رسول خدا کے ساتھ پڑہا ہو اور یہہ عصر کی نماز ہووے مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قال وکان ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ کہا ابو رمثہ نے اور تھے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے کھڑے ہوے پہلی صف مین داہنے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وکان رجل قد شہد التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ اور کہا ایک شخص کہ تحقیق وہ حاضر ہوا تھا پہلی تکبیر سے نماز کے یعنے اول رکعت مین آیا تھا اور مسبوق نہ تھا فصلی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم سلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی راینا بیاض خدیہ پھر نماز پڑہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سلام پھیرے اپنے داہنے اور اپنے بائین طرف یہان تک دیکھے ہم مقتدیون نے سفیدی رسول خدا کے دونون رخسارون کی ثم انفتل کانفتال ابی رمثۃ یعنی نفسہ بعد اسکے پھرے رسول خدا مانند پھرنے ابی رمثہ کے یعنے جیسا کہ مین پھرا ہون فقام الرجل الذی ادرک معہ التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ یشفع پھر کھڑا ہوا وہ شخص جسنے پایا تھا انکے ساتھ پہلی تکبیر نماز کی شروع کی دو رکعت سنت نماز پڑہنے کے لئے فوثب عمر فاخذ بمنکبیہ فہزہ ثم قال اجلس فانہ لن یہلک اہل الکتاب الا انہ لم یکن بین صلوتہم فصل پھر کود کر آے عمر اور پکڑے اسکے دونون مونڈہون کو اور ہلاے اسکو اور کہے بیٹھ جا پھر تحقیق کہ نہین ہلاک کیا اہل کتاب کو مگر یہی کہ نتھا انکی نماز مین فاصلہ اور فرق مراد فصل سے یا یہہ ہی کہ فرض نماز پڑہے سو جگہہ چھوڑ کر نفل اور سنت دوسری جگہہ مین پڑہے جیسا کہ حدیث مین ابو ہریرہ کے آیا ہی یا یہہ مراد ہی کہ بعد فرض کے ذکر یا کلام

کرے بعد اسکے نقل کرتے ہے فرفع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصرہ فقال اصاب اللہ بک یا ابن الخطاب پھر اٹھاے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نگاہ اور فرماے پہنچاوے اللہ تجھکو حق پر اے بیٹے خطاب کے رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداود نے

وعن زید بن ثابت قال امرنا ان نسبح فی دبر کل صلوۃ ثلثا وثلثین ونحمد ثلثا وثلثین ونکبر اربعا وثلثین اور روایت ہی زید بن ثابت صحابی سے کہا اسنے کہ حکم کئے گئے ہم رسول خدا سے کہ سبحان اللہ کہین ہم پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اور الحمد للہ کہین ہم تینتیس بار اور اللہ اکبر کہین ہم تینتیس بار فاتی رجل فی المنام من الانصار فقیل لہ امرکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تسبحوا فی دبر کل صلوۃ کذا وکذا پھر آیا ایک شخص نے خواب مین ایک مرد کے قبیلے مین سے انصار کے یعنے فرشتہ خواب مین اس مرد کے آیا پھر کہا گیا اس مرد انصار کو یعنے فرشتے نے کہا خواب مین اس مرد کو کیا حکم کیا ہی تم کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تسبیح کرو پیچھے ہر نماز کے اتنے اور اتنے بار قال الانصاری فی منامہ نعم کہا مرد انصاری نے اپنے خواب مین ہان حکم کیا ہی ہمکو قال فاجعلوھا خمسا وعشرین خمسا وعشرین واجعلوا فیھا التھلیل کہا فرشتے نے مقرر کرو ان تسبیحون کو پچیس پچیس بار اور مقرر کرو ان مین لا الہ الا اللہ بھی پچیس بار تاکہ سو پورے ہووے فلما اصبح غدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فافعلوا پھر جب صبح کیا اس مرد انصاری نے سویرے آیا رسول خدا کے پاس اور خبر دی آپکو تب فرماے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر کیا کرو رواہ احمد والنسائی والدارمی روایت کیا اسکو احمد اور نسائی اور دارمی نے

وعن علی رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اعواد ھذا المنبر یقول اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہے سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لکڑیوں پر اس منبر کے فرماتے تے من قرا اٰیۃ الکرسی فی دبر کل صلوۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ الا الموت جو شخص کہ پڑہے آیۃ الکرسی پیچھے ہر نماز کے کوی منع نہین کرتا اسکو بہشت مین داخل ہونے کو سواے موت کے یعنے بہشت مین داخل ہونے کے واسطے مرنا شرط ہی جب تک نہ مریگا کوی بہشت مین داخل نہووے گا سوا آیۃ الکرسی بعد نماز کے پڑہنے والے کو فقط موت کی دیری ہی مرتے ہی بہشت مین داخل ہو جاویگا ومن قراھا حین یاخذ مضجعہ اٰمنہ اللہ علی دارہ ودار جارہ واھل دویرات حولہ اور جو شخص کہ پڑہے آیۃ الکرسی کو جسوقت کہ سونے لگے امن دیتا ہی اللہ اسکے گھر پر اور اسکے ہمساے کے گھر پر اور

اسکے گرد پاس کے گھر والون کو رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ
روایت کیا اس کو بیہقی نے شعب الایمان مین اور کہا اسنا د اسکے ضعیف ہی **وَعَنْ**
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَنْصَرِفَ
وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ اور روایت ہی عبدالرحمن بن غنم صحابی سے
اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمائے جو شخص کہے آگے اسکے کہ پھرے نماز سے اور
موڑے اپنے دونون پانون یعنے جسطرح سے کہ تشہد مین بیٹھا ہی اسیطرح بیٹھا ہوا ہے مغرب کی نماز اور
صبح کی نماز مین لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِي وَ
يُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ وہ اکیلا ہی کوئی اسکا
شریک نہین اُسکی ہی پادشاہت اور اُسکے واسطے ہی سب تعریف اُسکے ہاتھ مین ہی بھلائی جلاتا ہی
اور مارتا ہی اور وہ سب چیز پر قادر ہی دس بار كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَ
مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنْ كُلِّ
مَكْرُوهٍ وَحِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ لکھی جاتی ہین اسکے لئے ہر لفظ کے بدلے مین دس نیکیان
اور دور کئے جاتی ہین اس سے دس برائیان اور بلند کئے جاتے ہین اسکے لئے دس درجے اور
ہوتے ہین یہہ الفاظ اسکے لئے پناہ ہر بد کام سے اور پناہ ہوتے ہین شیطان مردود سنگسار کئے گئے سے
وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهُ اِلَّا الشِّرْكُ وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهُ
يَقُولُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ اور نہین پہنچتا کس گناہ کو کہ پکڑے اسکو یعنے کوئی گناہ اسکو گرفتار کر نہین
سکتا مگر شرک کہ خدا تعالی اسکو نہین بخشتا اور ہووے افضل سب لوگون سے عمل مین مگر وہ شخص کہ
زیادہ کہے ان الفاظ کو اس سے جسنے کہ کم کہا اسکو رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ
عَنْ اَبِي ذَرٍّ اِلٰى قَوْلِهِ اِلَّا الشِّرْكُ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ روایت کیا اسکو احمد نے اور روایت کیا ترمذی نے مانند
اسکے ابی ذر سے انکے قول لا الشرک تک اور نہین ذکر کیا نماز مغرب کا نہ لفظ بیدہ الخیر کا اور کہا ترمذی نے
یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ اور روایت ہی عمر بن خطاب سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
بھیجی فوج طرف نجد کے فَغَنِمُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا لَمْ نَخْرُجْ
مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا اَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ پھر لوٹ لائے

بہت مال اور جلدی کئے پھرنے میں تب کہا ایک شخص نے ہم میں سے لڑائی کو نہ نکلے اور نہ دیکھے ہمنے کوئی فوج
کو جلد زیادہ ہو پھرنے میں اور نہ زیادہ لوٹ میں اس فوج سے یعنی یہہ فوج جلد پھری اور غنیمت زیادہ
لائی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی قوم افضل غنیمۃ وافضل رجعۃ
تب فرمائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ بتلاؤں میں تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو لوٹ میں اور زیادہ
ہوں جلد پھرنے میں قوما شہدوا صلوۃ الصبح ثم جلسوا یذکرون اللہ حتی طلعت
الشمس فاولئک اسرع رجعۃ وافضل غنیمۃ وہ قوم کہ حاضر ہوئی صبح کی نماز میں پھر بیٹھے
یاد کرتے اللہ کی یہاں تک کہ نکلے آفتاب پھر وہ لوگ جلد زیادہ ہیں پھرنے میں اور زیادہ افضل ہیں
لوٹ میں رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وحماد بن ابی حمید
الراوی ہو ضعیف فی الحدیث روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب
ہے اور حماد بن حمید راوی ہے اسکا وہ ضعیف ہے حدیث میں

باب مالا یجوز من العمل فی الصلوۃ وما یباح منہ

یہہ باب ہے بیان میں اس چیز کے جو نہیں جائز ہے کرنا اسکا نماز میں اور بیان میں اس چیز کے جو مباح ہے کرنا
اسکا نماز میں

الفصل الاول فصل پہلی

عن معاویۃ بن الحکم قال بینا انا
اصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطس رجل من القوم روایت ہے
معاویہ بن حکم صحابی سے کہا اسنے اس وقت کہ ہم نماز پڑہتے تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
چھینکا ایک شخص لوگ میں سے فقلت یرحمک اللہ فرمانی القوم بابصارہم
تب کہا میں نے یرحمک اللہ پھر گھورے مجھکو قوم نے اپنے انکھوں سے فقلت واثکل امیاہ
پس کہا میں اپنے دل میں گم کرے مجھکو میری ماں اپنے فرزند کو واثکل یہہ کلمہ عرب میں تعجب کے وقت کہتے ہیں
ما شانکم تنظرون الی کیا حال ہے تمہارا دیکھتے ہو میری طرف فجعلوا یضربون بایدیہم
علی افخاذہم فلما رأیتہم یصمتوننی لکنی سکت پھر شروع کیا مارنا اپنے ہاتھوں کو اپنے
رانوں پر جب دیکھا میں انکو خاموش کراتے ہیں مجھکو غصے میں آگیا میں اور چاہا کہ کچھ کہوں انکو اور بدلا
لیوں لیکن چپ رہ گیا میں غصے کو تھام کر فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فبابی ہو وامی ما رأیت معلما قبلہ ولا بعدہ احسن تعلیما منہ پھر جب نماز
پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سو میرا باپ اور میری ماں قربان ہووے اُنکے نہیں دیکھا
میں کوئی تعلیم کرنے والا اُنکے آگے اور نہ اُنکے بعد خوب زیادہ تعلیم کرنے میں ان سے فواللہ

مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي پھر قسم ہی اللہ کی نہین دبکایا مجھکو اور نہ مارا مجھکو اور نہ گالی
دی مجھکو قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ فرمایا بیشک یہہ نماز کہ
جسکے پڑہنے کا ہمکو حکم ہی روا نہین اس مین کوئی چیز آدمیون کی بات مین سے إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ
وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سوائے اسکے نہین ہی کہ وہی نماز
تسبیح ہی اور تکبیر ہی اور پڑہنا قرآن کا ہی یا جیسا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے مضمون یہی
ہی شاید کہ لفظ اور فرمائے ہون رسول خدا نے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جواب چھینک کا دینا یعنے
یرحمک اللہ کہنا نماز مین نماز کو توڑتا ہی اور امام شافعی اور امام ابو یوسف کے پاس نماز مین چھینک کا جواب
یرحمک اللہ کرکے دینا اگرچہ حرام ہی لیکن نماز کو نہین توڑتا اور جسنے چھینکا ہی اللہ کا حمد دل مین کہے
اور ہونٹ نہ ہلاوے تو نماز نہین جاتی اگر ہونٹ ہلایا تو نماز فاسد ہوتی ہی امام ابو حنیفہ کے پاس
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ عرض کیا
مین نے ای رسول خدا بیشک مین قریب ہون زمانے جاہلیت کے اور تحقیق لایا ہی اللہ نے ہمارے
مین دین اسلام کا وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ اور تحقیق ہم مین کتنے شخص
ہین کہ آتے ہین کاہنون کے پاس فرمائے پھر مت جا تو کاہنون پاس **فائدہ** کاہن کہتے ہین
اسکو جو پریون اور شیطانون سے دوستی پیدا کرتا ہی اور وے سب جھوٹھ سچ باتان اسکو لاکر سکھلاتے
ہین اور وہ لوگون کے آگے دعوا علم غیب کا کرکے غیب کے خبرین کہتا ہی قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ
قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ معاویہ بن حکم کہتے ہین کہا مین اور ہم
مین کتنے لوگ ہین فال بد لیتے ہین پرندون سے اگر داہنے طرف پرندہ ادہر کو آوے تو نیک جانتے ہین
اور بائین طرف ادہر کو آوے تو بد جانتے ہین فرمائے کہ یہہ ایک چیز ہی کہ پاتے ہین اپنے دل مین چاہئے
کہ باز رکھین انکو اس کام سے اور بیان شگون لینے کا باب الفال والطیر مین آویگا قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا
رِجَالٌ يَخُطُّونَ کہا کہ عرض کیا مین ہمارے مین کتنے شخص ہین کہ خط کھینچتے ہین یہہ اشارہ ہی علم رمل
کی طرف قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ فرمایا تھے ایک نبی نے
انبیا مین سے کہ وہ خط کھینچتے پھر جو شخص کہ موافق ہو خط اسکا انکے خط سے پس وہ درست ہی یعنے ادریس
علیہ السلام یا دانیال علیہ السلام خط کھینچتے تھے اگر کوئی شخص ان خطون کے موافق کھینچا تو درست ہی جب
اس خط کا ثبوت رسول خدا سے اور صحابہ سے نہین ہوا تو علم رمل کا منع ٹھہرا رواہ مُسْلِمٌ
قَوْلُهُ لٰكِنِّي سَكَتُّ هٰكَذَا وَجَدْتُ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصُحِّحَ فِي

باب ما لا یجوز

جامع الاصول بلفظہ کذا وفق للکتی روایت کیا اسکو مسلم نے قول اسکا لکنی سکت اسیطرح پایا مین نے صحیح مسلم اور کتاب حمیدی مین اور صحیح کیا گیا ہی یہہ لفظ جامع الاصول مین ساتھ لفظ کذا کے اور پر لفظ لکنی کے لفظ کذا کا صحیح کی نشان کے واسطے مقرر ہی محدثون کے پاس **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الصلوۃ فیرد علینا اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ تھے ہم سلام کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور رسول خدا نماز مین رہتے پھر جواب دیتے سلام کا ہمکو فلما رجعنا من عند النجاشی سلمنا علیہ فلم یرد علینا پھر جب الٹہہ کر آئے ہم نجاشی سے سلام کئے ہم ان پر پھر جواب نہین دئے ہمکو **فائدہ** نجاشی حبش کا بادشاہ تھا دین نصاری رکھتا تھا اسکے سے صحابہ کافرون کے ایذا سے ہجرت کرکے اسکے پاس گئے اسنے صحابہ سے رسول خدا کا حال دریافت کیا موافق توریت و انجیل کے پاکر حضرت پر ایمان لایا اور صحابہ کی بہت حرمت کی اور پیغمبر خدا کو تحفے بھیجے فقلنا یا رسول اللہ کنا نسلم علیک فی الصلوۃ فترد علینا تب ہم عرض کئے ای رسول خدا ہم سلام کرتے تھے آپ پر نماز مین اور جواب دیتے تھے آپ ہمکو سلام کا اب کیا سبب ہی کہ آپ ہمارے سلام کا جواب نہین دیتے فقال ان فی الصلوۃ لشغلا تب فرماے رسول خدا نے کہ تحقیق نماز مین اللہ کے یاد مین مشغول رہتا ہون اور پہلے سلام کا جواب نماز مین مباح تھا اب منسوخ ہوا متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** معیقیب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرجل یسوی التراب حیث یسجد اور روایت ہی معیقیب صحابی سے اسنے نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مرد کے حال مین کہ برابر کرتا ہی خاک کو اس جگہہ سے کہ سجدہ کرتا ہی قال ان کنت فاعلا فواحدۃ فرماے مت کر اگر تو کرتا ہی تو ایکبار کر زیادہ اسپر مت کر متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخصر فی الصلوۃ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ منع فرماے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ رکھنے سے کوکھ پر متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** حدیث مین آیا ہی کہ کوکھ پر ہاتھ رکھنا شکل دوزخیون کی ہی بعضون نے کہا یہہ فعل یہود کا تھا اہل نار سے مراد یہود ہین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب ابلیس لعنت مین گرفتار ہوا زمین پر گرا تب اپنا ہاتھ کوکھ پر رکھا بہت تاب ہونے سے مصیبت کے **وعن** عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الالتفات فی الصلوۃ اور روایت ہی بی بی عائشہ سے کہے انہون نے کہ پوچھی مین

خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے داہنے بائین دیکھنے سے نماز مین فقال ھو اختلاس یختلسہ الشیطان
من صلوۃ العبد تب فرماے کہ وہ دیکھنا اچک لینا ہی اسکو شیطان بندے کی نماز مین سے یعنے
جب دیکھنے کے واسطے پھرتا ہی تب شیطان نے نماز سے بندے کی اسکے کمان کو چھین لیتا ہی متفق علیہ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** جاننا چاہئے کہ نماز مین دیکھنا تب مکروہ ہوتا ہی کہ منھہ قبلے
کی جہت سے پھیرے اگرچھاتی بھی اسکے ساتھہ پھیرے تو نماز فاسد ہوجاتی ہی مگر کن انکھین دیکھنا کہ جسکو
ملاحظہ کہتے ہین نہ مکروہ ہی نہ نماز کو توڑتا ہی لیکن اسکو بھی زیادہ دیکھنے کی عادت نکرے **وعن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتھین اقوام عن رفعھم ابصارھم
عند الدعاء فی الصلوۃ الی السماء او لتخطفن ابصارھم اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا انہنے
کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باز رہین لوگ اپنے انکھین اُٹھانے سے دعا کے وقت نماز
مین طرف آسمان کے یا اوچک لئے جاوین انکی انکھین یعنے چاہئے کہ اپنی انکھون کو اُٹھانے سے باز
آوین اگر باز نہ آوین تو چھینی جاوین انکھین انکی رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن**
ابی قتادۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤم الناس وامامۃ بنت ابی
العاص علی عاتقہ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا اسنے کہ دیکھا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
امامت کرتے تھے لوگون کی اور تب امامہ بیٹی ابوالعاص کی حضرت کے کاندھے پر تھی **فائدہ**
ابوالعاص داماد ہین رسول خدا کے شوہر بی بی زینب کے جو حضرت کی بیٹی تھی اور امامہ بی بی زینب کے
بیٹی کو رسول خدا نے کبھو کبھو اپنے کاندھے پر بٹھا لیکر نماز پڑھتے تھے فاذا رکع وضعھا پھر جب
رکوع کرتے رسول خدا نے بٹھا دیتے امامہ کو زمین پر تا وہ لڑکی رکوع اور سجود کرتے تب گر نہ پڑے واذا
رفع من السجود اعادھا اور جب سر اٹھاتے سجدہ سے پھر اٹھا لیتے اسکو کاندھے پر متفق علیہ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** یہان توہم ہوتا ہی کہ رسول خدا نے امامہ کو رکوع کی
وقت کاندھے سے اتار دیتے بعد سجدے کے پھر اٹھا کاندھے پر بٹھا لیتے یہہ فعل کثیر ہی اگر فعل تھوڑا ہو تو
بھی نماز مین مکروہ ہی خطابی نے کہا ہی کہ حضرت نے قصداً اور عمداً امامہ کو کاندھے سے اتارتے اور
پھر بٹھاتے تھے بلکہ امامہ نے نہایت الفت سے جو حضرت کے ساتھ رکھتے تھے نماز مین بھی اگر لپٹ
جاتی جب رکوع کرتے کاندھے سے اتر جاتی پھر جب سجدہ سے سر اٹھاتے کاندھے پر بیٹھ جاتی تو حضرت
کا فعل نہوا یا یہہ کہ یہہ حالت قبل حرام ہونے عمل کثیر کے تھی **وعن** ابی سعید قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاوب احدکم فی الصلوۃ فلیکظم ما استطاع

اور روایت ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جمائی وے کوئی تم مین
سے نماز مین پھر چاہئے کہ بند کرے اسکو جہان تک کر سکے فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ کس لئے کہ شیطان
داخل ہوجاتا ہی اسکے منہہ مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَفِیْ رِوَایَۃِ الْبُخَارِیِّ عَنْ
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ ھَا فَاِنَّمَا
ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ یَضْحَکُ مِنْہُ اور ایک روایت مین بخاری کی ابوہریرہ سے یون آیا ہی
کہا اسنے کہ جب جمائی وے کوئی ایک تم مین سے پھر چاہئے کہ بند کرے اسکو جہان تک کر سکے اور
نہ کہے ہا کیونکہ ہا کہنا شیطان سے ہی ہنستا ہی شیطان اس سے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَۃَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ
صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِیَ اللّٰہُ مِنْہُ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے تحقیق کہ ایک دیو جنون مین سے چھٹ کر بھاگا کل کی رات جسکو سلیمان علیہ السلام نے قید
کیا تھا اس قید سے چھوٹ کر بھاگا تاکہ توڑ دے مجھ پر میری نماز پھر قدرت دی اللہ نے مجھکو اسپر
فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَہٗ عَلٰی سَارِیَۃٍ مِّنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ
کُلُّکُمْ پھر پکڑا مین نے اسکو اور ارادہ کیا مین نے کہ باندھون مین اسکو ایک ستون مین مسجد کے
یہان تک کہ دیکھو تم لوگ سب کوئی اسکو فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ سُلَیْمَانَ رَبِّ ھَبْ لِیْ مُلْکًا
لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُّہٗ خَاسِئًا پھر یاد کیا مین دعا اپنے بھائی سلیمان کی کہ ای
رب میرے بخش مجھکو ایسی بادشاہت کہ لایق نہو کسیکو پیچھے میرے پھر دور کیا مین اسکو ذلیل کرکے
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَابَہٗ شَیْءٌ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیُسَبِّحْ اور روایت ہی
سہل بن سعد سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ درپیش ہو اسکو
کوئی چیز نماز مین اسکے مثلا کوئی پکارے یا اذن چاہے اور اسکو معلوم ہو کہ وہ نماز مین ہی پس چاہئے
کہ سبحان اللہ کہے فَاِنَّمَا التَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ کس لئے کہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا نہین ہی مگر واسطے عورتون کے
وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ التَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا
سبحان اللہ کہنا مردون کے واسطے ہی اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتون کے لئے ہی طور اسکا یہہ ہی کہ
جب عورتون کو نماز مین کوئی چیز درپیش ہو تو داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائین ہاتھ کے پیچھے پر مارنا اور پیٹھ
ہاتھ کی ہتھیلی پر ہتھیلی نہ مارنا چاہئے کہ اس سے نماز فاسد ہوتی ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا

الفصل الثانی فصل دوسری عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا نسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الصلوۃ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے ہم سلام کرتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور رسول خدا نماز مین تھے قبل ان ناتی ارض الحبشۃ فیرد علینا قبل اسکے کہ آوین ہم حبش کی زمین کو یعنے ہجرت کرکے حبشہ کی زمین کو جانے کے آگے تب جواب دیتے ہم کو سلام کا نماز مین فلما رجعنا من ارض الحبشۃ اتیتہ فوجدتہ یصلی فسلمت علیہ فلم یرد علی حتی اذا قضی صلوتہ قال پھر جب پھر آئے ہم زمین حبشہ کے آیا مین حضرت کے پاس اور پایا مین نے انکو نماز مین اور سلام کیا مین اُن پر پھر جواب سلام کا نہ دیئے مجھکو یہانتک کہ تمام کئے اپنی نماز کو فرمایے ان اللہ یحدث من امرہ ما یشاء وان مما احدث ان لا یتکلموا فی الصلوۃ فرد علی السلام تحقیق اللہ نے سنئے سنئے ظاہر کرتا ہی حکم اپنے جو چاہتا ہی اور تحقیق ان مین سے کہ سنئے ظاہر کیا ہی اپنے حکم یہہ ہی کہ بات نکرو نماز مین یہہ فرما کر تب جواب دیئے سلام کا مجھ پر وقال انما الصلوۃ لقراءۃ القرآن وذکر اللہ فاذا کنت فیہا فلیکن ذلک شانک اور فرمایے سوا اسکے نہین ہی کہ نماز واسطے قرآن پڑھنے اور ذکر اللہ کی کرنے کے ہی پھر جب ہو تو نماز مین پھر چاہئے کہ ہو کام تیرا یہی قرآن پڑھنا اور ذکر اللہ کی کرنا رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وعن ابن عمر قال قلت لبلال کیف کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرد علیہم حین کانوا یسلمون علیہ وھو فی الصلوۃ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے پوچھا بلال سے کیونکر تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب دیتے صحابہ پر جب سلام کرتے وے رسول خدا پر اور حضرت ہوتے نماز مین قال کان یشیر بیدہ کہا بلال نے اشارہ کرتے تھے حضرت اپنے ہاتھ سے اس طور سے کہ ہتھیلی اپنی کھول کر ہتھیلی کو نیچے اور ہاتھ کی پیٹھ اوپر کر اور کبھو فقط انگلی سے اشارہ کرتے اور سفر السعادت والے نے کہا ہی کہ کبھو سر مبارک سے اشارہ کرتے شیخ عبد الحق مشکات شریف کا فارسی مترجم نے لکہا ہی کہ مین یہہ بات حدیث مین نہین پایا لیکن بعضی شارحون نے لکھا ہی کہ جواب سلام کا اشارے سے انگلی اور سر کے جایز ہی مگر حدیث کو ذکر نہین کیا اور اشارے سے جواب سلام کا نماز مین منسوخ نہین ہی اور جواب سلام کا زبان منسوخ ہو گیا ہی رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے وفی روایۃ النسائی نحوہ وعوض بلال صہیب اور روایت مین نسائی کے مانند اسکے ہی اور عوض بلال کے صہیب

باب مالا یجوز

وعن رفاعۃ بن رافع قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطست فقلت الحمد للہ حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ مبارکا علیہ کما یحب ربنا ویرضی اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سے کہا اسنے کہ نماز پڑہا مین پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر چھینکا مین سو نے اور کہا سب حمد اللہ کے واسطے ہی پاکیزہ برکت کئے گئی اس حمد مین برکت کئے گئی حمد کہنے والے پر جیسا کہ دوست رکھتا ہی رب ہمارا حمد کو اور راضی ہی حمد سے اور حمد کرنے والے سے فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فقال من المتکلم فی الصلوۃ فلم یتکلم احد ثم قالہا الثانیۃ فلم یتکلم احد قالہا الثالثۃ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے کون تھا بات کرنے والا نماز مین پھر جواب نہ دیا کسو نے اس خوف سے کہ سبب غصے کا ہو پھر فرمائے رسول خدا نے وہی بات کہ کون تھا بات کرنے والا نماز مین پھر جواب نہ دیا کسو نے فرمائے اس بات کو تیسرے بار فقال رفاعۃ انا یا رسول اللہ تب کہا رفاعہ نے مین تھا بات کرنے والا ای رسول خدا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ابتدرہا بضعۃ وثلاثون ملکا ایہم یصعد بہا تب فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اس خدا کی کہ جان میری جسکے قبضۂ قدرت مین ہی تحقیق جلدی کرتے تھے اسکے لیجانے مین تیس اور کئی فرشتے کہ کونسا ان مین سے اوپر لیجاوے اسکو رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے

فائدہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ اگر چھینکنے والا نماز مین حمد کہے تو نماز فاسد نہین ہوتی ہی شیخ بن ہمام نے کہا کہ اگر حمد دل مین کہے اور ہونٹ نہ ہلاوے تو نماز نہین جاتی اگر ہونٹ ہلایا تو نماز جاتی ہی مگر یہہ حدیث اسوقت وارد ہوی ہوگی کہ جب کلام کرنا نماز مین مباح تھا واللہ اعلم

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التثاؤب فی الصلوۃ من الشیطان اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جماہی لینا نماز مین شیطان سے ہی فاذا تثاوب احدکم فلیکظم ما استطاع پھر جب کوی جماہی لیوے تم مین سے پھر چاہئے کہ بند کرے جہان تک کہ ہو سکے رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے وفی اخری لہ ولابن ماجۃ فلیضع یدہ علی فیہ اور دوسری روایت مین ترمذی کی اور ابن ماجہ کی آیا ہی کہ پھر چاہئے کہ

باب ما لا یجوز

رکھے ہاتھ اپنا اپنے منہہ پر **فائدہ** طور اسکا یہہ ہی کہ جب کسی کو جمائی آوے تو ہونٹوں کو جمع کر کے اوپر کے دانتوں سے نیچے کے ہونٹ کو پکڑے یا بائیں ہاتھ کی پیٹھ منہہ پر رکھے **وعن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوی وضو کرے تم مین سے پھر اچھا کرے وضو شرائط اور آداب اور توجہ اور حضور دل سے کہتے ہین جسقدر حضور دل کا اور آداب وضو مین حاصل ہوتا ہی اتنا ہی نماز مین ملتا ہی ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَإِنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ پھر نکلے قصد کرنے والا مسجد کی طرف پھر نہ کرے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین کس لئے کہ وہ جب نیت سے نماز کی نکلا ہی تو گویا نماز مین ہی اور تشبیک یعنے انگلی کو انگلیون مین ملانا نماز مین منع ہی جب نماز کی نیت سے وضو کرکے مسجد کی طرف چلا تو گویا نماز مین ہی تب بھی تشبیک نکرے اور آداب و قار سے مسجد کی طرف جاوے رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے **وعن** أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اللهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِيْ صَلٰوتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ اور روایت ہی ابو ذر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہتا ہی اللہ عزت اور بزرگی والا متوجہ اپنے بندے پر جس حال مین کہ وہ نماز مین ہی جب تک تو نہین دیکھتا داہنے اور بائیں پھر جب داہنے بائیں دیکھتا ہی نظر پھیر لیتا ہی اللہ اس سے رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نے **وعن** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ اور روایت ہی انس سے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای انس لگا تو نظر اپنی جس جگہہ کہ سجدہ کرتا ہی **فائدہ** اس حدیث سے ظاہر ہی کہ تمام نماز مین نظر سجدے کی جگہہ پر رکھنا مستحب ہی اور یہی عمل ہی شافعیہ کا اور مذہب حنفیہ مین قیام کے وقت سجدے کی جگہہ پر نظر رکھنا رکوع مین پشت پا پر دیکھنا اور سجدے مین ناک پر دیکھنا تشہد مین پہلو پر نظر لگانا سلام کے وقت کاندھون پر دیکھنا مستحب ہی جیسا کہ نہایہ شرح ہدایہ مین مذکور ہی رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ سُنَنِ الْكَبِيْرِ

من طریق الحسن عن انس یرفعه روایت کیا اسکو بیہقی نے سنن کبیر مین طریق سے
حسن کے اسنے انس سے اس حدیث کی سند پہنچایا **وعنه** قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم یا بنیّ اور بھی روایت ہی انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی الله
علیه وسلم نے ای میرے بیٹے **فائده** بزرگی بخشا حضرت نے اس خطاب سے انس کو کیونکہ
انس نے کم عمر تھے اور آٹھ سال کی عمر سے خدمت مین حاضر رہتے تھے اور بہت محبت رکھتے تھے
ایاک والالتفات فی الصلوة فان الالتفات فی الصلوة هلکة فان کان
لا بد ففی التطوع لا فی الفریضة بچا تو اپنے تئین داہنے بائین دیکھنے سے نماز مین کس لئے
کہ تحقیق داہنے بائین دیکھنا نماز مین سبب ہی ہلاک ہونے کا آخرت مین کس واسطے کہ وہ طاعت
ہی شیطان کی تو خدا کی درگاہ سے منہہ پھیر کے شیطان کی طاعت مین مشغول ہوا پھر اگر ضرور
ہی تجھکو التفات کرنا پس نفل نماز مین کر نہ فرض نماز مین کیونکہ نفل نماز نسبت کرتے فرض کے
سہل ہی رواه الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے **وعن** ابن عباس
قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یلحظ فی الصلوة یمینا وشمالا
ولا یلوی عنقه خلف ظهره اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے تحقیق کہ رسول
خدا صلی الله علیه وسلم نے دیکھتے آنکھ کے کنارون سے نماز مین داہنے اور بائین اور نہین پھیرتے
تھے گردن اپنی اپنی پیٹھ کے پیچھے رواه الترمذی والنسائی روایت کیا اسکو ترمذی اور
نسائی نے **وعن** عدی بن ثابت عن ابیه عن جده رفعه اور روایت
ہی عدی بن ثابت سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے اور اسکے دادا نے
پہنچایا اس حدیث کو رسول خدا تک قال العطاس والنعاس والتثاوب فی الصلوة
والحیض والقیء والرعاف من الشیطان فرمایا رسول خدا نے چھینکنا اور اونگنا
اور جمائی دینا نماز مین اور حیض اور قی اور ناک سے لہو نکلنا شیطان سے ہی یعنے ان
چیزون سے نماز مین نقصان ہوتا ہی اور شیطان اس سبب سے خوش ہوتا ہی اور چھینک
اگرچہ خدا تعالی کے پسند ہی لیکن بہت آنا اسکا بھی کبھو حضور سے درگاہ الہی کے باز رکھتا ہی
اور یہہ سب چیزان اگرچہ بندے کی اختیار مین نہین ہین لیکن ان سے نماز مین قصور آنے سے
شیطان بہت خوش ہوتا ہی رواه الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے
وعن مطرف بن عبد الله بن الشخیر عن ابیه قال اتیت النبی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَلِجَوْفِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ یَعْنِیْ یَبْکِیْ اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سے جو تابعین مین ہین اسنے نقل کیا اپنے باپ عبد اللہ سے کہا اسنے آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انہون نماز پڑہتے تھے اور انکے بیت مین ایک جوش کی آواز تھی مانند آواز دیگ کے یعنے روتے تھے وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ وَفِیْ صَدْرِہٖ اَزِیْزٌ کَاَزِیْزِ الرَّحٰی مِنَ الْبُکَاءِ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا دیکھا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے تھے اور انکے سینے مین جوش کا آواز تھا مانند آواز چکی کے رونے کے سبب سے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی النَّسَائِیُّ الرِّوَایَۃَ الْاُوْلٰی وَاَبُوْدَاؤُدَ الثَّانِیَۃَ روایت کیا اسکو احمد نے اور بروایت کیا نسائی پہلی روایت اور ابو داؤد نے دوسری روایت **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رونا نماز کو باطل نہین کرتا اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ اگر کسو نے بہشت اور دوزخ کو یاد کرکے نماز مین آہستہ رووے یا آہ کرے یا بلند آواز سے رووے تو بھی نماز نہین جاتی اگر کسی نے درد و مصیبت کے سبب رویا یا آہ کیا تو نماز جاتی ہی **وَعَنْ**[۱۲] اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰی فَاِنَّ الرَّحْمَۃَ تُوَاجِھُہٗ اور روایت ہی ابو ذر سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا ہووی ایک تم مین سے نماز مین پھر چاہئے کہ دور نکرے کنکرے کو کس لئے کہ تحقیق رحمت سامھنے رہتی ہی نماز کے سوا ایسے وقت کنکرے اٹھانا لہو بازی ہی اور بے ادبی کے سبب رحمت سے محروم ہوگا بعضون نے کہا مراد یہہ ہی کہ رحمت نازل ہوتی ہی اس چیز سے جو نمازی کے سامھنے رہتی ہی زمین ہو یا کنکرہ اس لئے چاہئے کہ کنکر کو اگر سامھنے ہو تو دور نکرے اور اسی پر سجدہ کرے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ**[۱۳] اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَّنَا یُقَالُ لَہٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ اور روایت ہی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہی اسنے کہ دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو جو ہمارا تھا کہا جاتا تھا اسکو افلح یعنے نام اسکا افلح تھا جب سجدہ کرتا پھونکتا زمین کو تا منہہ اپنا گرد آلودہ نہووے فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْھَکَ تب فرمایے رسول خدا نے اے افلح خاک آلودہ کر منہہ اپنا اور گرد کو دور مت کر کہ اس مین عاجزی اور مسکینی

نیز وہ ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاِخْتِصَارُ فِی الصَّلٰوۃِ رَاحَۃُ اَہْلِ النَّارِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوکھ پر ہاتھ رکھنا نماز مین یہہ صورت آرام لینے دوزخیون کی ہی **فائدہ** دوزخ مین آرام کہان مگر دوزخی اپنے والنست مین یہہ صورت آرام کی جان کر ہاتھ کوکھ پر رکھینگے کہ شاید کچھ آرام ملے رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَیْنِ فِی الصَّلٰوۃِ الْحَیَّۃَ وَالْعَقْرَبَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو تم دو کالون کو نماز مین یعنے سانپ اور بچھو کو رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مَعْنَاہُ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے معنے اس حدیث کے دوسرے لفظ سے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ تَطَوُّعًا وَالْبَابُ عَلَیْہِ مُغْلَقٌ اور روایت ہی عایشہ رضی اللہ عنہا سے کہی اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل نماز پڑہتے اور دروازہ ان پر بند تھا یعنے دروازہ بند کرکے نماز پڑہتے تھے فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ فَمَشٰی فَفَتَحَ لِیْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی مُصَلَّاہُ پھر آئی مین اور کہلوائی دروازہ پھر چلے اسئے اور دروازہ کہولے یعنے جہان نماز پڑہتے تھے وہان سے چند قدم آکر دروازہ کہولے پھر چلے گئے اپنی نماز کی جگہہ وَذَکَرَتْ اَنَّ الْبَابَ کَانَ فِی الْقِبْلَۃِ اور ذکر کئے بی بی عایشہ نے تحقیق دروازہ تھا قبلے کی طرف اس گھر مین یعنے جب رسول خدا دروازہ کہولنے کے واسطے آئے رو بقبلہ تھے اور پھر مصلے پر جاتے وقت پیچھے ہٹتے ہوئے گئے تو استقبال قبلے کا بحال تھا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور روایت کیا نسائی نے مانند اسکے **وَعَنْ** طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَنْصَرِفْ فَلْیَتَوَضَّأْ وَلْیُعِدِ الصَّلٰوۃَ اور روایت ہی طلق بن علی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بار اچھوڑے کوی ایک تمھارا نماز مین پھر جانا چاہئے پھرے اور وضو کرے اور دوہرا کر پڑہے نماز

اگر جہان سے چھوتی ہی وہان سے شروع کرے اسکے شرائط سے جو فقہ مین مذکور ہین تو بھی جائز ہی رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ مَعَ زِیَادَۃٍ وَنُقْصَانٍ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت کیا ترمذی نے ساتھ زیادتی اور کمی کے وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّھَا قَالَتْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ فَلْیَاْخُذْ بِاَنْفِہٖ ثُمَّ لِیَنْصَرِفْ اور روایت ہی بی بی عائشہ سے یہہ کہ کہے انہون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو توٹے کسو کا تم مین سے اسکے نماز مین پھر چاہیے کہ پکڑے اپنی ناک اور پھرے نماز سے تا لوگ سمجھین کہ ناک سے لہو نکلا ہوگا اور حیا رہجائے اور لوگ عیب نکرین رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داود نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُکُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِیْ اٰخِرِ صَلٰوتِہٖ قَبْلَ اَنْ یُسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُہٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب توٹے وضو تم مین سے کسو کا اور تحقیق بیٹھ چکا ہو آخر نماز مین اپنے مقدار تشہد کے قبل اسکے کہ سلام پھیرے پھر تحقیق جائز ہوی نماز اسکی یعنے تشہد کے مقدار بیٹھ چکا ہو اور سلام پھیرنا باقی رہا ہو ایسے مین وضو توٹا تو نماز جائز ہوگئی یہہ موافق مذہب امام ابو حنیفہ کے ہی کہ سلام پھیرنا انکے پاس فرض نہین اور امام شافعی کے پاس فرض ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُہٗ لَیْسَ بِقَوِیٍّ وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِیْ اِسْنَادِہٖ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث اسناد اسکے قوی نہین ہین اور تحقیق اضطراب کیا ہی اور ون نے اسکے سند پہنچانے مین

فائدہ مضطرب وہ ہی کہ مختلف مختلف وجہون سے روایت کرین یہہ علامت ضعف کی ہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا کَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمٰی اِلَیْھِمْ اَنْ کَمَا کُنْتُمْ روایت ہی ابو ہریرہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے نماز کے واسطے پھر جب تکبیر تحریمہ کہے پھرے اور اشارہ کئے صحابہ کی طرف ٹھہرے رہو جس طرح سے کہ تم ہو ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَآءَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِھِمْ بعد اسکے باہر نکلے مسجد سے اور غسل کئے پھر آئے اور ٹپکتے تھے قطرے پانی کے سر مبارک سے پھر نماز پڑہے صحابہ کے ساتھ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَنَسِیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ جب نماز پڑھ چکے فرمائے بیشک مین

جنب تھا اور بھول گیا مین غسل کرنے کو فراموشی سے نماز کو کھڑا رہا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰی مَالِكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا روایت کیا اسکو احمد نے اور روایت کیا اسکو مالک عطاء بن یسار سے مرسل **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ شافعیہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہین کہ امام کی نماز باطل ہونے سے مقتدی کی نماز نہین جاتی کیونکہ رسول خدا نے تکبیر تحریمہ باندہی اور سب لوگ بھی تحریمہ باندھکر نماز مین داخل ہوے بعد اسکے ظاہر ہوا کہ حضرت پر حالت جنابت کی تھی تب حضرت نے غسل فرماکر آئے اور نماز شروع کئے لوگون نے وہی تحریمہ سے نماز پڑہی اور حضرت نے انکو تکبیر تحریمہ کے اعادے کے واسطے نہین فرمایا اور مذہب امام ابو حنیفہ کا وہ ہی کہ امام کی نماز فاسد ہونے سے مقتدی کی بھی نماز جاتی ہی کیونکہ حدیث مین آیا ہی اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ تو امام نے مقتدی کی نماز کا ضامن ہی اور حنفیہ نے شافعیہ کو اس حدیث کا جواب یہہ دیتے ہین کہ معلوم نہین ہوا کہ قوم بھی تکبیر تحریمہ باندھ کر نماز مین داخل ہوے تھے یا نہین شاید کہ رسول خدا آپ تکبیر تحریمہ کہے بعد اور لوگ تحریمہ باندہنے کے آگے جنابت کا حال یاد آیا ہو اور صحیح مسلم مین آیا ہی کہ کھڑے رہے رسول خدا نے اپنے مصلے پر تکبیر کہنے کے آگے باہر نکلے اور غسل فرماکر آئے اور شیخ بن ہمام نے کتاب الآثار مین امام محمد سے لکھا ہی کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے ایک شخص جو جنابت کی حالت مین یا بے وضو ایک قوم کی امامت کیا تھا حکم فرمایا کہ امام اور قوم بھی اعادہ کرین نماز کو اور ایکبار خود علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے جنابت سے یا بے وضو امامت کئے لوگون کی پھر آپ بھی اعادہ کیا اور لوگون کو بھی نماز کے اعادے کا حکم فرمایا تب وے بھی دہرا کر پڑہے تو ثابت ہوا کہ امام کی نماز باطل ہونے سے مقتدی کی نماز بھی فاسد ہوتی ہی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھا مین نماز پڑہتا ظہر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فَاٰخُذُ قَبْضَةً مِّنَ الْحَصٰى لِتَبْرُدَ فِيْ كَفِّيْ اَضَعُهَا لِجَبْهَتِيْ اَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ پھر اٹھا لیتا تھا ایک مٹھی کنکرون مین سے تاکہ ٹھنڈی ہوجاوین میری ہاتھیلی مین رکھتا تھا مین اسکو اپنے پیشانی کے نیچے کہ سجدہ کرون مین اسپر سبب سے شدت گرمی کے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ اسقدر فعل معاف ہی نماز مین اور کثیر نہین ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ روایت کیا اسکو ابوداود نے اور روایت کیا نسائی نے مانند اسکے **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَسَمِعْنَاهُ يَقُولُ اور روایت ہی ابو درداسے کہا اسنے
کہ کہڑے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حال مین کہ نماز پڑہتے تھے پھر سنا مین انکو
کہتے تہے أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ ثُمَّ قَالَ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللهِ ثَلَاثًا وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ
يَتَنَاوَلُ شَيْئًا پناہ مانگتا ہون اللہ کے ساتھ تجھ سے پھر کہے لعنت کرتا ہون مین تجھ کو لعنت سے
خدا کے تین بار کہے یہہ بات اور بڑہائے اپنا ہاتھ گویا کہ انہون نے پکڑتے ہین کسی چیز کو فَلَمَّا
فَرَغَ مِنَ الصَّلٰوةِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ شَيْئًا لَمْ
نَسْمَعْكَ تَقُولُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ پھر جب فارغ ہوے نماز سے
عرض کئے ہم ای رسول خدا تحقیق سنا ہمنے آپکو کہتے تہے نماز مین کوی چیز کہ نسنے ہم نے آپکو کہتے ہو
اسکو آگے اسکے اور دیکہا ہمنے آپکو بڑہاے اپنا ہاتھ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيسَ جَاءَ
بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي فرمایا تحقیق دشمن اللہ کا ابلیس لایا شعلہ آتش کا تا مارے
اسکو میرے منہہ پر فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قُلْتُ أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ
اللهِ التَّامَّةِ فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ پھر کہا مین پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کے تجھ سے
تین مرتبہ پھر کہا مین لعنت کرتا ہون مین تجھکو لعنت سے اللہ کے جو پوری ہی پھر نہین ہٹا یہہ کلمہ
تین بار کہا مین اور لعنت کیا مین ثُمَّ أَرَدْتُ أَخْذَهُ پھر چاہا مین کہ پکڑون اسکو وَاللهِ
لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِينَا سُلَيْمَانَ لَأَصْبَحَ مُوثَقًا يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ
قسم ہی اللہ کی اگر نہوتی دعا ہمارے بہائی سلیمان کی تو بیشک صبح کرتا وہ شیطان بندہا ہوا
کہیلتے اس سے لڑکے مدینے والون کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ
نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّي اور روایت ہی نافع سے
کہا اسنے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر گذرے ایک شخص پر اور وہ نماز پڑہتا تہا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ
فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا فَرَجَعَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ إِذَا سُلِّمَ عَلٰى أَحَدِكُمْ
وَهُوَ يُصَلِّي فَلَا يَتَكَلَّمْ وَلْيُشِرْ بِيَدِهِ پھر سلام کئے عبد اللہ نے اس شخص پر پھر جواب
دیا سلام کا اس مرد نے کلام سے پھر مخاطب ہوے اسکی طرف عبد اللہ بن عمر اور کہے اسکو جب
کوی سلام کرے تم مین سے کسی پر اور وہ نماز پڑہتا ہو تو پھر چاہئے کہ جواب سلام کا نہ دیوے
کلام سے اور چاہئے کہ اشارہ کرے اپنے ہاتہہ سے رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے

بَابُ السَّهْوِ

یہہ باب ہی بیان مین سجدہ سہو کے فائدہ جاننا چاہئے

کہ رسول خدا سے سہو اور فراموشی اخبار کے پہنچانے مین ہرگز نہین ہی مگر افعال مین جو کبھو سہو
واقع ہوا ہی اس حکمت کے لئے ہی کہ امت اقتدا کرین اور دین کے کمال کو پہنچین **الفصل**
الاول فصل پہلی **عن** اَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَاءَہُ الشَّیْطَانُ فَلَبَّسَ عَلَیْہِ حَتّٰی لَایَدْرِیْ
کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ روایت
ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کوی تم مین سے جب
کھڑا ہوتا ہی نماز پڑہنے کو آتا ہی اسکے پاس شیطان پھر شبہ ڈالتا ہی اس پر یہان تک کہ نہین
جانتا وہ کہ کتنے رکعت پڑہا سو جب پاوے یہہ وسواس کوی تم مین سے پھر چاہئے کہ سجدہ کرے
دو سجدے جس حال مین کہ وہ بیٹھا ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
فائدہ جانیو کہ یہہ صورت شک کی ہی اور شک اور سہو مین فرق یہہ ہی کہ سہو مین
فراموشی سے چھوٹی ہوی کا یقین ہوتا ہی اور شک مین تردد رہتا ہی کہ یہہ ہی یا وہ اور حکم
دونون کا سجدۂ سہو مین ایک ہی ہی **وعن** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا شَکَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِہٖ اور روایت
ہی عطا بن یسار تابعی سے اسنے نقل کیا ابو سعید سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جب شک کرے کوی تم مین سے اپنی نماز مین فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَطْرَحِ
الشَّکَّ وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ پھر نہ جانے کہ کتنے
رکعت پڑہا تین یا چار پھر چاہئے کہ دور کرے شک کو یعنے وہ رکعت کہ جس مین شک آیا ہی چھوڑ دیوے
اور پڑہنا شروع کرے اسکے موافق کہ یقین رکھتا ہی پھر سجدہ کرے دو سجدے آگے سلام پھیرنے کے
فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْسًا شَفَعْنَ لَہٗ صَلٰوتَہٗ پھر اگر پڑہا ہی پانچ رکعت تو دوگانہ کردینگے سجدے
اسکے لئے اسکی نماز کو یعنے شک کیا کہ تین رکعت پڑہا ہون یا چار رکعت اور شروع کیا تین رکعت سے
اور حقیقت مین چار رکعت پڑہا تھا تو جب اور ایک رکعت پڑہا تو پانچ رکعت ہوے تو دو سجدے
سہو کے بجاے ایک رکعت کے ہوکر چھے رکعت پورے ہوجاوینگے وَاِنْ کَانَ صَلّٰی
اِتْمَامًا لِاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْمًا لِلشَّیْطَانِ اور اگر پڑہا ہی وہ رکعت چہار رکعت پورے
کرنے کے واسطے تو ہونگے وہ دو سجدے سہو کے شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے **فائدہ**
یعنے حقیقت مین اسنے تین رکعت ہی پڑہا تھا یہہ چوتھی رکعت ہوی تو وہ دونون سجدے سہو کے

شیطان ذلیل ہوگا کہ مین نے شک ڈالا تھا کہ عبادت سے باز رہے سواسنے اور دو سجدے زیادہ
کیا اور عبادت بڑہائی رواه مسلم ورواه مالك عن عطاء مرسلا وفي رواية شفعها
بهاتين السجدتين روایت کیا اسکو مسلم نے اور روایت کیا اسکو مالک نے عطاء بن یسار سے
مرسل اور روایت مین مالک کے جگہہ پر شفعہا کے صلوٰۃ آیا ہی یعنے دوگانہ کردیگا مصلی نے اس پانچ
رکعت کو ساتھ ان دونون سجدون کے وعن عبد الله بن مسعود أن
رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسا اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے
تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہے ظہر کی پانچ رکعت فقيل له أزيد في الصلوة
فقال وما ذاك قالوا صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلم تب کہا گیا رسول
خدا کو کیا زیادہ کیا گیا ہی نماز مین تب فرمائے کیا پوچھتے ہو کیا مین نے زیادہ پڑہا چار رکعت سے
عرض کئے صحابہ نے پڑہے آپ پانچ رکعت پھر سجدہ کئے دو سجدے بعد سلام پھیرنے کے وفي رواية
قال إنما أنا بشر مثلكم أنسى كما تنسون فإذا نسيت فذكروني اور ایک روایت
مین آیا ہی کہ فرمائے سوائے اسکے نہین کہ آدمی ہون مین مانند تمہارے بھولتا ہون مین جیسا
تم بھولتے ہو پھر جب بھولون مین تو یاد دلاؤ مجھکو وإذا شك أحدكم في صلوته فليتحر
الصواب فليتم عليه ثم ليسلم ثم ليسجد سجدتين اور جب شک کرے کوی تم مین سے
اپنی نماز مین پھر چاہیئے کہ دل مین ٹھہراوے ٹھیک اور چاہیئے کہ پوری کرے نماز اس یقین پر
تس پیچھے سلام پھیرے اور بعد سجدہ کرے دو سجدے متفق عليه اتفاق ہی مسلم اور
بخاری کا اسپر وعن ابن سيرين عن أبي هريرة قال صلى بنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم إحدى صلوتي العشي قال ابن سيرين قد سماها أبو هريرة
ولكن نسيت أنا اور روایت ہی ابن سیرین سے جو تابعی ہین اسنے نقل کیا ابوہریرہ سے
کہا نماز پڑہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ ایک نماز زوال کے بعد والی دو نمازون
مین سے ظہر یا عصر اور کہا ابن سیرین نے تحقیق نام لیا تھا اس نماز کا ابوہریرہ نے لیکن مین
بھول گیا ہون قال فصلى بنا ركعتين ثم سلم فقام إلى خشبة معروضة في المسجد
فاتكأ عليها كأنه غضبان ووضع يده اليمنى على اليسرى وشبك بين أصابعه
ووضع خده الأيمن على ظهر كفه اليسرى کہا ابوہریرہ نے نماز پڑہا رسول خدا نے
ہمارے ساتھ دو رکعت پھر سلام پھیرے اور کھڑے رہے طرف لکڑی کے جو رکھی گئی تھی جو راہی

مین مسجد کے پھر تکیہ کئے اسپر گویا حضرت غصے مین تھے اور رکھے اپنا داہنا ہاتھ بائین پر اور دونون
ہاتھ کی انگلیان ایک مین ایک کو ملا سے اور رکھے اپنا داہنا رخسارہ اپنے بائین ہاتھ کی پیٹھ پر
وَخَرَجَتْ سَرْعَانُ الْقَوْمِ مِنْ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوْا قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ وَفِي الْقَوْمِ
اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ اَنْ يُكَلِّمَاهُ اور نکل گئے جلد قوم دروازے سے مسجد کے تب کہے صحابہ
نے کم کئے گئی نماز اور جماعت مین ابوبکر اور عمر تھے اور ڈرے دونون نے اس سے کہ بات کرین حضرت
سے اور پوچھین حال کیا ہے وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ وَفِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْيَدَيْنِ
قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسِيْتَ اَمْ قُصِرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ
اَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوْا نَعَمْ اور جماعت مین ایک شخص تھا اسکے ہاتھ مین
درازی تھی اس سبب سے اسکو ذوالیدین کہتے تھے اور کنیت اسکی ابو محمد تھی کہا اسنے ای رسول
خدا کیا بھول گئے آپ یا کم کئے گئی نماز تب فرمایا نہ بھول گیا نہ کم کئے گئی نماز اور پوچھے رسول خدا نے
صحابہ سے کیا ایسا ہی ہے جو ذوالیدین کہتا ہے فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَ
سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ
اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ وَكَبَّرَ پھر آگے بڑھے اور نماز پڑھے جو چھوڑ دئے تھے پھر سلام پھیرے
اور اللہ اکبر کہے اور سجدہ کئے مثل اپنے سجدے کے یا طویل زیادہ اس سے پھر اٹھائے اپنا سر
سجدے سے اور اللہ اکبر کہے پھر اللہ اکبر کہے اور سجدہ کئے مثل سجدہ اپنے کے یا لمبا زیادہ
اس سے پھر اپنا سر اٹھائے اور اللہ اکبر کہے نماز پوری ہوی بعد دو سجدے سہو کے کئے
فَرُبَّمَا سَاَلُوْهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُوْلُ نُبِّئْتُ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ اور بہت
بار پوچھا لوگون نے ابن سیرین سے کہ پھر سلام پھیرے رسول خدا نے یعنے سجدے سہو کے بعد سلام
کے کئے یا آگے سلام کے پھر کہتے تھے ابن سیرین نے کہ خبر دیا گیا مین کہ عمران بن حصین نے کہا کہ پھر
سلام پھیرے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي
اُخْرٰى لَهُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَلَ لَمْ اَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ
اور لفظ اسکا بخاری کا ہے اور دوسری روایت مین بخاری اور مسلم کی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم بدلے مین لم انس ولم تقصر کے كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ کوئی اس سب مین سے کچھ نہ تھا یعنے مین بھولا بھی نہین
اور نہ نماز کم کئے گئی فَقَالَ قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تب کہا ذوالیدین نے تحقیق
تھا ایک اس مین سے ای رسول خدا وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ اور روایت ہی عبد اللہ بن بحینہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی صحابہ کے ساتھ ظہر کی فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ پہر کہڑے رہ گئے پہلے دو رکعت مین نہین بیٹھے اور قعدۂ اولی نہین کئے فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ اور کہڑے ہوگئے لوگون نے آپکے ساتھ یہان تک کہ جب پڑہ چکے نماز اور منتظر ہوئے لوگ سلام پہیرنے کے تکبیر کہے رسول خدا نے بیٹھے ہوئے پہر سجدہ کئے دو سجدے آگے سلام پہیرنے کے بعد اسکے سلام پہیرے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ؛

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ روایت ہی عمران بن حصین سے جو صحابی ہین تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی صحابہ کے ساتھ اور سہو کئے پہر سجدہ کئے دو سجدے اور تشہد پڑہے پہر سلام پہیرے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ کہا یہہ حدیث حسن غریب ہی

وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہڑا ہوا امام دو رکعت پڑہ کر اور قعدۂ اولی نہین کیا پہر اگر یاد کیا کہ قعدۂ اولی نہین کیا ہون آگے اسکے کہ سیدہا کہڑا ہوجاوے تو چاہیئے کہ بیٹھے اور تشہد پڑہے **فائدہ** اس حدیث سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ اس صورت مین سجدہ سہو نکرے اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ بعضون نے کہا اس صورت مین بہی بسبب تاخیر کے سجدۂ سہو بجا لایا چاہیئے مگر صحیح وہ ہی کہ سجدہ سہو کا نکرے وَإِنِ اسْتَوَى قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ اگر سیدہا کہڑا ہوچکا ہی تو نہ بیٹھے اور سجدہ کرے دو سجدے سہو کے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِي ثَلٰثِ رَكَعَاتٍ روایت ہی عمران بن حصین سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی عصر کی اور سلام پہیرے تین رکعت مین ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ

وَكَانَ فِي يَدَيْهِ طُولٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ پھر داخل ہوے اپنے
مکان مین تب کھڑا ہوا رسول خدا کی طرف ایک شخص کہ کہا جاتا تھا اسکو خرباق اور تھی ہاتھون مین
اسکے درازی یہہ شخص وہی ذوالیدین ہی جسکا ذکر آگے آیا تھا اور کہا ای رسول خدا اور یاد دلایا
حضرت کو انکا کرنا یعنے سلام پھیرنا تین رکعت مین فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى انْتَهَى
إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَصَدَقَ هٰذَا قَالُوا نَعَمْ فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ
ثُمَّ سَلَّمَ پھر نکلے رسول خدا غصے مین بھرے ہوے کھینچتے ہوے اپنی چادر کو یہان تک کہ پہنچے
لوگون کے پاس اور فرماے کیا سچ کہتا ہی یہہ شخص عرض کئے ہان سچ کہتا ہی پھر پڑہے رسول خدا نے
ایک رکعت جو چھوٹ گئی تھی اور سلام پھیرے پھر سجدہ کئے سہو کے دو سجدے پھر سلام پھیرے
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى صَلٰوةً يَشُكُّ فِي
النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ اور روایت ہی عبدالرحمن بن عوف سے
کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ پڑہے کوئی نماز کہ شک کرتا ہی
اسکی کمی مین یعنے چہار رکعت والی نماز مین شک کرتا ہی کہ تین رکعت پڑہا ہون یا چار رکعت پھر چاہیے
کہ نماز پڑہے یہان تک شک کرے زیادہ ہونے مین یعنے اقل پر بنا کرے بعد اسکے اس صورت مین تین
رکعت قرار دیوے اور چوتھی رکعت پڑہے یہان تک شک پڑہے کہ چہار رکعت پڑہا ہون یا پانچ رکعت
رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **فائدہ** جاننا چاہیے کہ مجتہدون نے ان حدیثون پر
قیاس کر کے کہا کہ جو کوئی نماز کے واجبات مین سے کسی واجب کو ترک کرے اسپر سجدہ سہو واجب
ہوتا ہی اور رسول خدا نے کبھو سجدہ سہو قبل سلام کے کئے ہین اور کبھو بعد سلام کے اور دونون
صورت جایز ہین لیکن امام شافعی کے پاس سب حال مین سجدہ سہو قبل سلام کے کیا چاہیے اور امام
ابو حنیفہ کے پاس سجدہ سہو بعد سلام کے کیا چاہیے کیونکہ امام اعظم کہتے ہین کہ رسول خدا نے سجدہ سہو کے
کبھو قبل سلام کے کبھو بعد سلام کے کئے ہین اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور احمد نے ثوبان سے روایت
کئے ہین کہ رسول خدا نے فرمایا کہ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ یعنے ہر سہو کے واسطے
دو سجدے کیا چاہیے بعد سلام کرنے کے جب فعل مین رسول خدا کے تعارض واقع ہوا تو قول سے
تمسک کئے ہین اور قول فعل سے قوی ہی اور امام مالک کہتے ہین کہ جس جگہہ سہو کمی نماز مین ہو تو
سجدے سہو کے قبل سلام کے کرنا اگر سہو سے زیادتی نماز مین ہو تو اس صورت مین سجدے سہو کے بعد سلام

بیان ہو اور مذہب امام احمد کا وہ ہی کہ جس جگہہ رسول خدا نے سجدے سہو کے آگے سلام کے کئے ہین وہان آگے سلام سے سجدہ سہو کرنا اور جہان بعد سلام کے کئے ہین وہان بعد سلام کے کرنا اور جانا چاہئے کہ حنفی مذہب مین جو سلام سجدہ سہو کے آگے کرتے ہین اس مین بھی اختلاف ہی امام محمد کے پاس ایک سلام کہنا مقابل منہہ کے بعضون نے کہا داہنے طرف پھیرنا اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح تر وہ ہی کہ دو سلام پھیرے

بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

یہہ باب ہی بیان مین سجدہ تلاوت قران کے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ سجدہ تلاوت کا واجب ہی نزدیک امام ابوحنیفہ کے پڑہنے والے اور سننے والے پر اور نزدیک امام مالک اور امام شافعی اور احمد ابن حنبل کے سجدہ تلاوت کا سنت ہی اور طہارت اسکے واسطے شرط ہی سب کے پاس اس مین کسیکو خلاف نہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّجْمِ روایت ہی ابن عباس سے کہا سجدہ کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم مین جو آخر مین اسکے آیت سجدے کی ہی وَسَجَدَ مَعَہُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ اور سجدہ کئے رسول خدا کے ساتھ مسلمانون اور مشرکون اور جن اور آدمیون نے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ[۲] اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ سجدہ کیا ہمنے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ[۳] ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَاُ السَّجْدَۃَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے آیت سجدے کی وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَیَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَہٗ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰی مَا یَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْہَتِہٖ مَوْضِعًا یَسْجُدُ عَلَیْہِ اور ہم لوگ نزدیک حضرت کے رہتے سجدہ کرتے رسول خدا اور سجدہ کرتے ہم انکے ساتھ اور پھر ہجوم کرتے ہم لوگ یہان تک نہ پاتا کوئی ہم مین سے اپنی پیشانی کے واسطے جگہہ کہ اسپر سجدہ کرے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ فَلَمْ یَسْجُدْ فِیْہَا اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہا اسنے کہ پڑہا مین روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سورہ والنجم کا پھر نہ سجدہ کئے اس مین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** جاننا چاہئے کہ اس حدیث کو تمسک کرتے ہین وے لوگ جو کہ سجدہ تلاوت کو واجب نہین جانتے اور سنت ہی کہتے ہین کیونکہ اگر واجب ہوتا تو

رسول خدا نے سجدہ کئے ہوتے اور ترک نکرتے اور حنفیہ سے جواب اسکا یہہ ہی کہ سجدہ تلاوت کا اسوقت
واجب نہین ہی شاید کہ رسول خدا نے دوسرے وقت وہ سجدے کئے ہونگے یا یہہ کہ قرات مکروہ
وقت مین واقع ہوی ہوگی یا اسلئے معاً سجدہ نہین کئے تا معلوم ہو لوگ کو کہ تاخیر سجدۂ تلاوت
مین جائز ہی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ اور روایت
ہی ابن عباس سے کہا اسنے سجدہ سورۂ صٓ کا نہین ہی واجب سجدون مین وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا اور بتحقیق دیکھا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے تھے
اس مین **فائدہ** کہتے ہین کہ توبہ داود علیہ السلام کا قبول ہوا تھا تب انہون نے سجدہ شکر کا
بجالایا تھا رسول خدا نے انکی موافقت کے لئے یہہ سجدہ کرتے تھے وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مُجَاهِدٌ
قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَأَسْجُدُ فِيْ صٓ اور ایک روایت مین آیا ہی کہا مجاہد نے جو عالم اور فقیہ مکے
اور تابعین مین تھے کہا اسنے کہ پوچھا مین نے ابن عباس کو کیا سجدہ کرون مین سورۂ صٓ مین
فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ حَتّٰى أَتٰى فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ پھر پڑھے ابن عباس نے اس آیت کو کہ اولاد ابراہیم مین سے
داؤد اور سلیمان ہی یہان تک کہ پہنچے اس مقام مین پھر طریقے پر انکے پیروی کر اور کہے ابن عباس نے
نبی تمہارے صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون مین سے ہین کہ حکم کئے گئے ہین انکی پیروی کرنے کو یعنے جب
داؤد علیہ السلام نے سجدہ کیا اور انکی موافقت کے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی
سجدہ کئے تو تم لوگ کو بھی سجدہ کرنا لازم ہوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْرَأَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْاٰنِ مِنْهَا ثَلٰثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِيْ سُوْرَةِ
الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ روایت ہی عمرو بن العاص سے کہا اسنے کہ پڑہائے مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پندرہ سجدے قرآن مین تین سجدے ان مین سے مفصل مین اور سورہ حج مین دو سجدے **فائدہ**
سورۂ حجرات سے آخر قرآن تک کے سورون کو مفصل کہتے ہین تین سجدے مفصل مین جو مین پہلا سورۂ
والنجم مین دوسرا سورۂ اذا السماء انشقت مین تیسرا سورۂ اقرا مین رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ
روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **فائدہ** جاننا چاہئے سب ائمہ کے پاس سجدے تلاوت
قرآن کے چودہ ہین امام ابو حنیفہ کے پاس سجدہ سورہ صٓ کا ہی اور سورۂ حج مین ایک ہی سجدہ دوسرے
سجدے کے وہ قائل نہین امام احمد اور امام شافعی کے پاس سورۂ حج مین دو سجدے ہین سورہ صٓ

سجدے کے بے قایل نہین ایک روایت مین امام احمد کے پاس قرآن مین پندرہ سجدے ہین جیسا کہ اس حدیث مین ہی انہون نے سورۂ حج کے دونون سجدون اور سورۂ ص کے سجدے کے قایل ہین

وعن[٢] عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سے کہا اسنے عرض کیا مین ای رسول خدا فضیلت دیے گئی سورۂ حج اس سبب سے کہ اس مین دو سجدے ہین فرمایا ہان وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا اور جو کوی نکرے ان دونون سجدون کو تو نہ پڑہے ان دونون آیت کو رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَأْهَا كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث نہین ہی اسناد اسکے مضبوط اور مصابیح مین یہہ لفظ ہی کہ پھر نہ پڑہے اس سورے کو جیسا کہ شرح سنت مین ہی

وعن[٣] ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَوْا اَنَّهٗ قَرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ اور روایت ہی ابن عمر سے تحقیق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کئے تلاوت کا نماز ظہر مین پھر کہڑے ہوے اور رکوع کئے اور جانے صحابہ نے تحقیق حضرت پڑہے الم تنزیل الکتاب کہ اس مین آیت سجدے کی ہی رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وعنه اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهٗ اور بھی روایت ہی ابن عمر سے تحقیق کہ اسنے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہتے ہمارے سامنے قرآن پھر جب پہنچے سجدے کی آیت کو اللہ اکبر کہتے اور سجدہ کرتے اور سجدہ کرتے ہم لوگ انکے ساتھ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سجدہ تلاوت کا پڑہنے والے اور سنے والے دونون پر واجب ہوتا ہی

وعنه اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْاَرْضِ حَتّٰى اَنَّ الرَّاكِبَ يَسْجُدُ عَلٰى يَدِهٖ اور بھی روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا اسنے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہے سے کی فتح کے سال آیت سجدے کی پھر سجدہ کئے سب لوگ نے ان مین بعضی سوار سے تھے اور بعضے سجدہ کرنے والے زمین پر یہان تک کہ تحقیق سوار سجدہ کرتا تھا اپنے ہاتھ پر رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وعن[٦] ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ

مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین سجدہ کئے کسی سورے مین مفصل مین سے جب سے کہ تشریف لے گئے مدینے مین رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے **فائدہ** یہہ حدیث ابوہریرہ کی حدیث کے مخالف ہی کہ ابوہریرہ نے کہا سجدہ کئے ہم پیغمبر خدا کے ساتھ سورہ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک مین یہہ مدینے مین تشریف لے گئے بعد ہی کیونکہ ابوہریرہ نے ہجرت کے بعد ساتوین سال مدینے مین اسلام لائے اور حدیث ابوہریرہ کی صحیح تر ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِىَ لِلَّذِىْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ اور روایت ہی بی بی عائشہ سے کہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہتے سجدے مین تلاوت قرآن کے رات کو سجدہ کیا میرے منھہ نے اسکو جس نے پیدا کیا اسکو اور چیرا کان اسکا اور آنکھہ اسکی یعنے کان اور آنکھہ کو قوت سننے اور دیکھنے کا دیا بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ سجدہ کیا میرے منہہ نے اسکی قدرت اور توانائی اور توفیق سے رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِىُّ وَالنَّسَائِىُّ وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت کیا اسکو ابوداود نے اور ترمذی اور نسائی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **فائدہ** اور یہہ دعا بھی سجدۂ تلاوت مین پڑہنا مروی ہی رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِىْ اور یہہ دعا بھی آئی ہی سُبْحَانَ رَبِّنَا اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا جاننا چاہیئے کہ حنفی مذہب مین سجدۂ تلاوت مین تسبیح سجدۂ نماز کی پڑہنا کفایت کرتی ہی اگر یہہ دعا بھی پڑہین تو البتہ افضل ہی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِى اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّىْ اُصَلِّىْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِىْ اور روایت ابن عباس سے کہا اسنے کہ آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا ای رسول خدا دیکھا مین نے اپنے تین آجکی رات حال آنکہ مین سوتا تھا کہ گویا مین نماز پڑہتا ہون پیچھے ایک جہاڑ کے پھر سجدہ کیا مین تلاوت کا اور سجدہ کیا جہاڑ نے بسبب میرے سجدہ کرنے کے فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِىْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّىْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِىْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّىْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ پھر سنا مین نے اسکو سجدے مین کہتا تھا یہہ دعا ای پروردگار لکھہ تو میرے لئے سبب سے اس سجدے کے اپنے پاس ثواب

اور دور کر مجھ سے اسکے گناہ اور کر تو اسکو میرے واسطے اپنے پاس ذخیرہ اور قبول کر اسکو
مجھ سے جیسا قبول کیا تونے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ
الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ کہے ابن عباس نے پھر پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت
سجدے کی بعد سنے اس خبر کے اس شخص سے پھر سجدہ کئے اور سنا مین نے رسول خدا کو اس
حال مین کہتے تھے مانند اس دعا کے جو خبر دیا اسکو اس شخص نے درخت کے کہنے سے
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ
عَبْدِكَ دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ روایت کیا اسکو ترمذی
اور ابن ماجہ نے مگر یہہ کہ ابن ماجہ نہین ذکر کیا یہہ لفظ وتقبلہا منی کما تقبلتہا من عبدک داؤد
اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ وَالنَّجْمِ
فَسَجَدَ فِيهَا وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ روایت ہی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تحقیق کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھے سورہ والنجم کا پھر سجدہ کئے اس مین اور سجدہ کئے اُن لوگون نے
جو ساتھ تھے آپکے غَيْرَ أَنَّ شَيْخًا مِنْ قُرَيْشٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ
إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ يَكْفِينِي هَذَا مگر تحقیق ایک بوڑھے نے قریش مین سے لیا ایک
مٹھی کنکرون مین سے یا مٹی پھر اٹھایا اسکو اپنے پیشانی کی طرف اور کہا کفایت کرتی ہی مجھکو
یہہ یعنے اسنے سجدہ نہین کیا غرور سے باوجود اسکے کو سب مشرکون نے ساتھ کے سجدہ
کئے قَالَ عَبْدُ اللهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا کہا عبد اللہ بن مسعود نے پھر تحقیق
دیکھا مین نے اس بوڑھے کو بعد اس قصے کے مارا گیا کفر کی حالت مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةٍ وَهُوَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ
اور زیادہ کیا بخاری نے ایک روایت مین کہ وہ بوڑھا امیہ بن خلف تھا وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي ص وَقَالَ سَجَدَهَا
دَاوُدُ تَوْبَةً وَنَسْجُدُهَا شُكْرًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے تحقیق نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کئے سورہ ص مین اور فرمایا سجدہ کئے داؤد نے اس
مین توبہ کے واسطے اور ہم سجدہ کرتے ہین اس مین شکر کے واسطے فائدہ

واسطے آدم علیہ السلام کا توبہ قبول ہونے کے سبب سے انہوں نے سجدہ کیا کیونکہ انبیا علیہم السلام حکم ایک شخص واحد کا رکھتے ہیں ایک پر فضل الٰہی ہو تو مسرت اسکی دوسرون کو بھی ہوتی ہے اور ہمارے پیغمبر خدا سب انبیا کے نسبت کرتے حکم انکے باپ کا رکھتے ہیں اس سبب سے جب ذکر ان پر نعمت و رحمت ہونے کا آتا ہے بہت فرحت و خوشی انکو حاصل ہوتی ہے رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

یہہ باب ہے بیان میں ان وقتون کے کہ جس میں نماز پڑہنا منع ہے **فائدہ** تین وقت پر نماز حرام ہے پہلا طلوع آفتاب کے وقت دوسرا استوا کا وقت تیسرا غروب آفتاب کا وقت اور دو وقت پر نماز مکروہ ہے پہلا بعد نماز فجر کے دوسرا بعد نماز عصر کے اور نہی شامل ہے ان پانچون وقت کو اور حنفی مذہب میں ان تینون حرام وقتون میں نہ فرض نماز پڑہنا جایز ہے نہ نفل نہ قضا نہ ادا مگر نماز عصر اسی روز کی اور نماز جنازہ جو ان وقتون میں ہی حاضر ہووے پڑہنا جایز ہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَحَرّٰی اَحَدُکُمْ فَیُصَلِّیْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِہَا روایت ہے ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قصد نکرے کوی ایک تم میں سے کہ نماز پڑہے آفتاب نکلتے وقت اور نہ آفتاب غروب ہوتے وقت وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوۃَ حَتّٰی تَغِیْبَ وَلَا تَحَیَّنُوْا بِصَلٰوتِکُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَہَا فَاِنَّہَا تَطْلُعُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے جب نکلے آفتاب کا کنارا چھوڑ دو نماز کو یہان تک کہ خوب ظاہر ہووے اور جب غایب ہو کنارا آفتاب کا پھر چھوڑ دو نماز کو یہان تک کہ پورا ڈوبے اور وقت مقرر نکرو اپنی نماز کا آفتاب نکلتے وقت اور نہ آفتاب ڈوبتے وقت کس لئے کہ وہ نکلتا ہے درمیان دو سینگہ شیطان کے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْہَانَا اَنْ نُّصَلِّیَ فِیْہِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِیْہِنَّ مَوْتَانَا اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا اسنے تین وقت تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرتے تھے ہمکو کہ نماز پڑہیں ہم اس میں یا دفن کریں ہم انمیں اپنے مردون کو **فائدہ** مراد قبر کرنے

نماز جنازہ ہی کیونکہ دفن کرنا مردون کو ان وقتون مین بالاجماع منع نہین ہی وہ تین وقت یہ ہین حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ ایک ان وقتون مین سے جب سے نکلے آفتاب شروع مین یہان تک کہ بلند ہووے مقدار نیزے کے وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ دوسرا وقت یہہ ہی کہ جب کھڑا ہووے کھڑا ہونے والا دوپہر کا مراد اس سے سایہ ہی یا آفتاب حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ یہان تک کہ ڈھلے آفتاب وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ تیسرا وقت جب ارادہ کرے آفتاب ڈوبنے کا یہان تک کہ غروب ہوجاوے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[٣] اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ اور روایت ہی ابوسعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز ہی بعد نماز فجر کے یہان تک کہ بلند ہووے آفتاب اور نہین ہی نماز بعد نماز عصر کے یہان تک کہ ڈوبے آفتاب **فائدہ** مراد نفی صلوۃ سے صلوۃ کامل ہی کیونکہ نماز ان دونون وقتون مین مکروہ ہی حرام نہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ یعنی اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ[٤] عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہا اسنے کہ تشریف لاے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے کو پھر آیا مین مدینے مین حضرت کے پاس اور عرض کیا مین نے خبر دو مجھکو نماز سے یعنی نماز کے وقتون سے فَقَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ تب فرمایا رسول خدا نے نماز پڑھ صبح کی پھر باز رہ نماز سے جب تک نکلے آفتاب یہان تک کہ بلند ہووے کس لئے کہ جب آفتاب نکلتا ہی درمیان دو سینگ شیطان کے نکلتا ہی اور اس وقت سجدہ کرتے ہین آفتاب کو کفار ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ بعد اسکے پڑھ نماز نفل جسقدر کہ چاہتا ہی پھر تحقیق نماز حاضر کئے گئی ہی حاضر کئے گئی ہی یعنی ملائک حاضر ہوتے ہین اس نماز کی گواہی دینے کو یہان تک کہ سیدھا ہووے سایہ نیزے کے برابر یعنے جب نیزہ زمین پر گاڑے اور آفتاب اسکے سر پر آوے وہ وقت برابر دوپہر کا ہی

تب باز رہ نماز سے کیونکہ اس وقت تیز ہوتا ہی دوزخ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَیْئُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ مَشْھُوْدَۃٌ مَّحْضُوْرَۃٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّھَا تَغْرُبُ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ وَحِیْنَئِذٍ یَّسْجُدُ لَھَا الْکُفَّارُ پھر جب آگے کی طرف آوے سایہ زوال کا تب نماز پڑھ ظہر کی اور جو کچھ کہ چاہتا ہی تو نفل پھر تحقیق نماز حاضر کئے گئی ہی حاضر کئے گئی ہی یہان تک کہ پڑھے تو نماز عصر کی پھر باز رہ نماز سے یہان تک کہ ڈوبے آفتاب پھر تحقیق وہ ڈوبتا ہی درمیانے دو سینگھ شیطان کے اور اس وقت سجدہ کرتے ہین اسکو کافران قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِیْ عَنْہُ کہا عمرو بن عبسہ نے عرض کیا مین ای نبی اللہ بیان فرماؤ وضو کی اور خبر دیجو مجھکو اسکی فضیلت سے قَالَ مَا مِنْکُمْ رَجُلٌ یُّقَرِّبُ وَضُوْءَہٗ فَیُمَضْمِضُ وَیَسْتَنْشِقُ فَیَسْتَنْثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا وَجْھِہٖ وَفِیْہِ وَخَیَاشِیْمِہٖ فرمایا رسول خدا نے نہین ہی کوئی شخص تم مین سے کہ نزدیک کرتا ہی اپنے وضو کا پانی یعنے وضو کی تیاری کرتا ہی پھر کلی کرتا ہی اور ناک مین پانی لیتا ہی اور جھاڑتا ہی مگر گرتے ہین گناہان اسکے چہرے سے اور اسکے منہہ سے اور اسکے نتھنیون سے ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْھَہٗ کَمَا اَمَرَہُ اللّٰہُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا وَجْھِہٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْیَتِہٖ مَعَ الْمَاءِ پھر جب دہوتا ہی اپنا منہہ جیسا کہ حکم کیا اسکو اللہ نے مگر گرتے ہین گناہان اسکے چہرے کے اسکی داڑہی کے کنارون سے پانی کے ساتھ ثُمَّ یَغْسِلُ یَدَیْہِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا یَدَیْہِ مِنْ اَنَامِلِہٖ مَعَ الْمَاءِ پھر جب دہوتا ہی اپنے دونون ہاتھون کو کہنیون تک مگر گرتے ہین گناہان اسکے ہاتھون کے اسکی انگلیون سے پانی کے ساتھ ثُمَّ یَمْسَحُ رَاْسَہٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا رَاْسِہٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِہٖ مَعَ الْمَاءِ پھر مسح کرتا ہی اپنے سر کو مگر گرتے ہین گناہان اسکے سر کے کنارون سے اسکے بالون کے ساتھ پانی کے ثُمَّ یَغْسِلُ قَدَمَیْہِ اِلَی الْکَعْبَیْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَایَا رِجْلَیْہِ مِنْ اَنَامِلِہٖ مَعَ الْمَاءِ پھر جب دہوتا ہی اپنے دونون پانون کو ٹخنون تک مگر گرتے ہین گناہان اسکے پانون کے اسکے انگلیون سے ساتھ پانی کے فَاِنْ ھُوَ قَامَ فَصَلّٰی فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ وَمَجَّدَہٗ بِالَّذِیْ ھُوَ لَہٗ اَھْلٌ پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑہا اور تعریف کیا اللہ کی اور ثنا کہا اسپر اور بزرگی یاد کیا اسکی اس صفت کے ساتھ کہ وہ جسکے لائق ہی وَفَرَّغَ قَلْبَہٗ لِلّٰہِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ کَھَیْئَتِہٖ یَوْمَ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ اور خالی کیا اپنے دل کو اللہ کے واسطے باطنی گناہون سے

مگر پھر پاک ہو جاتے اپنے گناہوں سے اپنی ماں کی شکم کے مانند کہ جنی اسکو اسکی ماں نے رواہ

مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** کریب ان ابن عباس والمسور بن مخرمۃ وعبد الرحمن بن الازہر ارسلوہ الی عائشۃ اور روایت ہی کریب سے تحقیق ابن عباس اور سعد بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن ازہر بھیجے اسکو بی بی عائشہ کے پاس فقالوا اقرأ علیہا السلام وسلہا عن الرکعتین بعد العصر اور کہے ان تینوں نے کہ کہہ حضرت بی بی عائشہ کو سلام اور پوچھ ان سے حال دو رکعتوں کا بعد از نماز عصر کے کہ پڑھنا اسکا درست ہی یا نہین قال فدخلت علی عائشۃ بہ فبلغتہا ما ارسلونی بہ کہا کریب نے پھر آیا مین حضرت بی بی عائشہ کے پاس اور پہنچا دیا مین وہ پیغام کہ بھیجے تھے مجھکو جسکے واسطے فقالت سل ام سلمۃ تب کہے بی بی عائشہ نے پوچھ ام سلمہ سے کہ وہ اسبات سے واقف ہی فخرجت الیہم فردونی الی ام سلمۃ پھر نکلا مین حضرت عائشہ کے پاس سے اور گیا مین ابن عباس وغیرہ کے پاس پھر بھیجا انہون نے مجھکو ام سلمہ کے نزدیک فقالت ام سلمۃ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینہی عنہما ثم رایتہ یصلیہما تب کہے ام سلمہ نے سنی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کرتے تھے ان دو رکعتوں سے پھر دیکھے مین نے رسول خدا کو پڑھتے تھے ان دونوں رکعتوں کو ثم دخل فارسلت الیہ الجاریۃ فقلت قولی لہ تقول ام سلمۃ یا رسول اللہ سمعتک تنہی عن ہاتین واراک تصلیہما پس بھیجی مین اسکے پاس باندی کو اور بولی مین باندی سے کہ کہہ حضرت سے کہتی ہی ام سلمہ اے رسول خدا سنی مین نے آپ منع کرتے تھے ان دونوں رکعتوں کے پڑھنے سے اور دیکھی مین نے آپ کو کہ پڑھتے ہین وہ دونوں رکعت کو قال یا ابنۃ ابی امیۃ سألت عن الرکعتین بعد العصر فرمایا حضرت نے اے بیٹی ابی امیہ کی پوچھتی ہی تو نے دو رکعت پڑھنے سے بعد عصر کے وانہ اتانی ناس من عبد القیس فشغلونی عن الرکعتین اللتین بعد الظہر فہما ہاتان اور سبب یہ ہی کہ آئے تھے پاس لوگ قبیلۂ عبد القیس سے دین کے احکام سیکھنے کے لئے اور باز رکھے مجھکو ان دو رکعتوں سے جو بعد نماز ظہر کے ہین سو یہ دو رکعت جو مین پڑھتا ہی دو رکعت ہین متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** جاننا چاہیے کہ بعضے حدیثوں سے ثابت ہوا ہی کہ رسول خدا نے بعد نماز عصر کے دو رکعت پڑھے

تھے اور اسپر مداومت کئے ہین سو یہہ رسول خدا کو ہی مخصوص تھا امت کو اس سے منع فرمایا

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ قَیْسِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُصَلِّی بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ روایت ہی محمد بن ابراہیم سے اسنے روایت کیا قیس ابن عمر سے جو صحابی انصاری ہین کہا اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تھا بعد نماز صبح کے دو رکعت فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نماز صبح کی دو رکعت دو رکعت ہی یعنے اس طور سے کہ پہلے دو رکعت فرض پڑہتا ہی اور بعد اسکے دو رکعت نفل پڑہتا ہی باوجود اسکے کہ تو جانتا ہی کہ بعد نماز صبح کے کوی نماز نہین ہی فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ لَمْ اَکُنْ صَلَّیْتُ الرَّکْعَتَیْنِ اللَّتَیْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّیْتُهُمَا الْاٰنَ تب عرض کیا اس شخص نے تحقیق مین نے نہ پڑہا تھا دو رکعت سنت جو پہلے اُن دو فرض رکعتون کے ہین سو پڑہا مین نے ان دونون کو اب فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تب چپ رہ گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکار نہین فرمایے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ اگر سنت فجر کے فرض صبح کے آگے کسو نے نہ پڑہے اور بعد فرض کے پڑہے تو درست ہی یہی ہی مذہب امام شافعی کا اور امام محمد کا اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے کسی سنت نماز کو قضا نہین سنت فجر ہو یا اور کسی وقت کی سنت ہو مگر فرض نماز بہی چہوٹ گئی ہو تو فرض کے ساتھ سنت کو بہی قضا کرے جیسا لیلۃ التعریس مین کئے ہین قضا سنت فجر کی فرض کے ساتھ زوال آفتاب تک ہی اور دوسرے سنتون کے قضا مین اُن اُن فرض کے ساتھ بہی اختلاف ہی رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَهٗ وَقَالَ اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِیْثِ لَیْسَ بِمُتَّصِلٍ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِیْمَ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ قَیْسِ بْنِ عَمْرٍو وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَنُسَخِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ قَیْسِ بْنِ قَهْدٍ نَحْوَهٗ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت کیا ترمذی نے مانند اسکے اور کہا اسناد اس حدیث کے نہین ہین متصل اسواسطے کہ محمد بن ابراہیم نے نہین سنا

قیس بن عمر سے اور شرح سنت میں اور نسخہ مصابیح میں روایت ہی قیس بن فہد سے مانند اسکے

وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای اولاد عبد مناف کے نہ منع کرو کسی کو کہ طواف کرے اس گھر کا یعنے کعبے کا اور نماز پڑھے جس وقت کہ چاہے دن کو یا رات کو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ طواف کرنا کعبے کا جس وقت کہ چاہئے خواہ طلوع آفتاب کا وقت ہو یا غروب کا یا استوا کا یا بعد نماز فجر کے یا بعد عصر کے جایز ہی اس مین کسی کو اختلاف نہین مگر ان وقتون کے درمیانے نماز پڑھنے مین اختلاف ہی امام شافعی کے پاس ان وقتون مین سب طرح کی نماز جایز ہی دو رکعتین طواف کعبے کی ہون یا اور کوی نماز ہو اور امام احمد کے پاس ان وقتون مین فقط دو رکعتین طواف کعبے کے جایز ہی تبعیت سے طواف کے اور امام اعظم ابو حنیفہ کے پاس ان وقتون مین کوی نماز جایز نہین اور انکے پاس حکم مکے کا اور سب ملکون کا حرمت و کراہیت مین ان وقتون کے برابر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حکم منع کا ناسخ ہی واللہ اعلم

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نماز پڑھنے سے دوپہر کے وقت یہان تک کہ ڈھلے آفتاب مگر جمعہ کے روز رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ روایت کیا اسکو شافعی نے

وَعَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الصَّلٰوةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی ابو خلیل سے جو تابعین مین ہین اسنے نقل کیا ابو قتادہ سے جو صحابی ہین کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ رکھتے تھے نماز پڑھنا دوپہر کو یہان تک کہ ڈھلے آفتاب مگر جمعہ کے روز وَقَالَ اِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ اور فرمایا تحقیق دوزخ گرم کئے جاتا ہی ہر روز دوپہر کو مگر جمعہ کے دن رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ اَبُو الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ اَبَا قَتَادَةَ روایت کیا اسکو

ہو داؤد نے اور کہا کہ ابو الخلیل ملاقات نہین کیا ابو قتادہ سے تو اسناد اس حدیث کے متصل نہ ہوئے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ روایت ہی عبد اللہ صنابحی سے جو صحابی ہین کہا اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق آفتاب نکلتا ہی اور اسکے ساتھ ہوتے ہین سینگھ شیطان کی فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا پھر جب بلند ہوتا ہی آفتاب جدا ہوتا ہی اس سے شیطان پھر جب سر پر آتا ہی آفتاب دوپہر کو نزدیک ہوتا ہی اسکے پھر جب ڈھلتا ہی آفتاب جدا ہوتا ہی اس سے پھر جب قریب ہوتا ہی غروب کے آفتاب نزدیک ہوتا ہی اسکے پھر جب ڈوبتا ہی جدا ہوتا ہی اس سے وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ اور منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے سے ان وقتوں مین رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو مالک اور احمد اور نسائی نے

وَعَنْ اَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُخَمَّصِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ اور روایت ہی ابو بصرہ غفاری سے کہا اسنے کہ نماز پڑھا ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخمص مین نماز عصر کی **فائدہ** مخمص نام ہی ایک جگہہ کا فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ صَلٰوةٌ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا اور فرمایا تحقیق یہہ نماز ظاہر کی گئی ان لوگون پر جو تھے پہلے تمہارے سے پھر ضایع کئے اسکو اور نہ پڑھے فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ پھر جو کوئی ہمیشہ پڑھا کرے اور محافظت کرے اس پر ہووے اسکے واسطے مزدوری دوبارہ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ اور نہین ہی نماز بعد اسکے یہان تک کہ نکلے شاہد اور شاہد ستارہ ہی مراد اس سے غروب آفتاب ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَاَيْنَاهُ يُصَلِّيْهَا وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ اور روایت

ہی معاویہ بن ابوسفیان سے کہا اسنے تم لوگ پڑھتے ہو ایک نماز تحقیق صحبت میں رہے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سو نہ دیکھا ہمنے انکو کہ پڑھتے ہوں اسکو اور بیشک منع فرمایا ان دونوں سے یعنے دو رکعت بعد عصر کے پڑھنے سے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ وَقَدْ صَعِدَ عَلٰی دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ مَنْ عَرَفَنِیْ فَقَدْ عَرَفَنِیْ اور روایت ہی ابوذر سے کہا اسنے جس حال میں کہ کھڑا تھا کعبے کی سیڑہی پر کہ جسنے پہچانا ہی مجھکو تو بیشک پہچانا ہی مجھکو یعنے میں ایسا راست کہنے والا ہوں کہ میرے حق میں رسول خدا نے فرمایا کہ سایہ نہیں کیا آسمان اور نہیں اٹھائی زمین کسی راست گو کو ابوذر سے وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِیْ فَاَنَا جُنْدُبٌ اور جس شخص نے نہ پہچانے مجھکو تو جان لیا چاہیے کہ میں جندب ہوں نادل ان کا میرے سچ کہنے پر قرار پکڑے فائدہ جندب نام ہی ابوذر کا سو اسنے روایت کرتا ہی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ اِلَّا بِمَكَّةَ سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں نماز بعد نماز صبح کے یہاں تک کہ نکلے آفتاب اور نہیں نماز ہی بعد نماز عصر کے یہاں تک کہ ڈوبے آفتاب مگر مکے میں مگر مکے میں مگر مکے میں رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَزِیْنٌ روایت کیا اسکو احمد اور رزین نے

بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

یہہ باب ہی بیان میں جماعت کے اور اسکی فضیلت میں فائدہ اختلاف کرتے ہیں کہ جماعت سنت ہی یا واجب یا فرض کفایہ ہی یا فرض عین امام احمد اور داؤد و عطا و ابی ثور کے پاس جب عذر نہو تو جماعت فرض عین ہی اور جسنے بانگ نماز کی سنے اور جماعت میں نماز کو نہ آوے تو اسکی نماز درست نہیں امام شافعی کے پاس جماعت فرض کفایہ ہی اور امام اعظم ابوحنیفہ کے پاس جماعت سنت موکدہ ہی حکم واجب کا رکھتی ہی یعنے جماعت واجب ہی اور ثبوت اسکا سنت سے ہوا ہی اسلئے اسکو سنت موکدہ کہتے ہیں بدائع میں لکھا ہی کہ جماعت واجب ہی ہر عاقل بالغ پر جو مسجد کو جماعت کے واسطے جانے کے لئے معذور نہو اور قدوری میں لکھا ہی کہ اگر اہل و عیال کو گھر میں جمع کرے اور جماعت سے نماز پڑھے تو روا ہی اور سب ائمہ متفق ہیں کہ جماعت بسبب عذر کے ساقط ہوتی

ہی اور بعضے عذر یہہ ہین کہ بیماری ہاتھ اور پاؤن پر اور دونون پہلو پر اور نا بج اور ضعف کہ جس سے مسجد کو جانا دشوار ہو اور نابینائی اور کیچڑ پانی راہ مین اور شدت تشدد کی

الفصل الاوّل فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ صَلٰوۃَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کے ساتھہ پر ہنا زیادہ ہوتی ہی ثواب مین اکیلے کی نماز سے ستائیس درجے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ ہَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَیُحْطَبُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اس پروردگار کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہی تحقیق قصد کیا مین نے کہ حکم کرون لکڑی جمع کرنے کا پھر جمع کی جاوے لکڑی ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَیُؤَذَّنَ لَہَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَیَؤُمَّ النَّاسَ پھر حکم کرون اذان کا نماز کے واسطے پھر اذان کہی جاوے اسکے لئے پھر حکم کرون ایک شخص کو کہ امامت کرے لوگون کی ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰی رِجَالٍ پھر جاؤن طرف لوگون کے یعنے جو جماعت مین حاضر نہین ہوئے وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَشْہَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جاؤن مین طرف ان لوگون کے جو حاضر نہین ہوئے نماز کو یعنے صاف فرمایا کہ ان لوگون کی طرف جاؤن جو نہین آئے نماز کو فَاُحَرِّقَ عَلَیْہِمْ بُیُوْتَہُمْ پھر جلا دیون مین انپر ان کے گھرون کو یعنے امامت کے واسطے دوسرے کو کھڑا کرون اور مین ان لوگون پر جاؤن جو جماعت کو حاضر نہوئے اور انکے گھرون کو جلا دون تاکہ وے بھی اس مین جلا جاوین اور باہر نکلنے نہ پاوین وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُہُمْ اَنَّہٗ یَجِدُ عَرْقًا سَمِیْنًا اَوْ مِرْمَاتَیْنِ حَسَنَتَیْنِ لَشَہِدَ الْعِشَاءَ اور قسم ہی اس مالک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہی اگر جانے کوئی ان مین کا وہ پاویگا موٹی ہڈی یا دو کھر بکری یا بیل کے اچھے تو حاضر ہوگا عشا کی نماز کو نہین آتے ہین وے ایسے کم ہمت ہین کہ دنیا کے کمینے کامون کو دور سے جاوین اور آخرت کے ثواب اور قرب الٰہی کے واسطے نہ آوین یہہ عجب بے عقلی اور بے تمیزی ہی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَہٗ روایت کیا اسکو بخاری نے

یعنے جو کوئی جماعت کے ساتھ نماز

باب الجماعة وفضلها

اور مسلم کی روایت مین مانند اسکے **وعنه** قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ آیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد اندھا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَّقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ پھر کہا اس مردنے ای رسول خدا تحقیق حال یہہ ہی کہ نہین ہی میرے واسطے کوی کھینچنے والا کہ کھینچ کر لیجاوے طرف مسجد کے اور پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رخصت دیوے تو اپنے کو نماز پڑھنے اپنے گھر مین تب رخصت دی اسکو رسول خدانے فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ پھر جب پیٹھ پھر اکر چلا اس مردنے بلاے اسکو رسول خدانے اور فرماے کہ بھلا سنتا ہی تو اذان نماز کی عرض کیا ہان سنتا ہون فرمایا پھر قبول کر اور حاضر ہو مسجد مین بہرطور رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائده** اس حدیث مین زیادہ تاکید ہی مسجد کو حاضر ہونے کی اذان سنے بعد **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ اور روایت ہی ابن عمر سے یہہ کہ اذان دیا ابن عمر نے واسطے نماز کے سردی اور ہوا کی رات مین ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ پھر کہا خبردار ہو نماز پڑھ لو اپنے گھرون مین ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَّقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ پھر کہا ابن عمر نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتے تھے موذن کو جب ہوتی رات سردی کی اور مینہہ کی کہ کہے جانیو نماز پڑھ لو اپنے گھرون مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائده** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مینہہ اور بار اٹھند جماعت کو چھوڑ دینے کے عذرون مین ہی **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ اور بھی روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکھا جاوے کھانا تم مین سے کسی کا اور کھڑی کی جاوے نماز اور تکبیر کہین فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ پھر کھانا شروع کرو اور جلدی نکرے وہ شخص نماز کے واسطے یہان تک کہ فارغ ہو کھانے سے وَكَانَ ابْنُ

عُمَرَ یُوضَعُ لَہُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوۃُ فَلَا یَاْتِیْہَا حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْہُ وَاِنَّہٗ یَسْمَعُ قِرَاءَۃَ الْاِمَامِ اور تھے ابن عمر کہ رکھا جاتا تھا انکے لئے کھانا اور تکبیر کہی جاتی واسطے نماز کے پھر نہ آتے نماز کو یہاں تک کہ فارغ ہوتے کھانے سے اور تحقیق ابن عمر سنتے تھے قرات امام کی گھر انہوں کا مسجد شریف کے نزدیک رہنے کے سبب سے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاصَلٰوۃَ بِحَضْرَۃِ الطَّعَامِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ سنی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نماز نہین روبرو کھانے کے وَلَاھُوَ یُدَافِعُہُ الْاَخْبَثَانِ اور نماز نہین جس حال مین کہ زور کرے مصلے پر جاضرور اور پیشاب **فائدہ** کیونکہ اس مین خوف وضو توٹنے کا ہی اور خاطر پریشانی رہتی ہی اگر وقت نماز کا تنگ ہو اور جاضرور یا پیشاب سے فارغ ہووے تب تنگ وقت جاتا ہو تو پڑھ لیوے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَاصَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃُ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اقامت کہی جاوے نماز نہین ہی کوئی نماز سوائے فرض نماز کے **فائدہ** اگر نفل نماز شروع کیا ہو تو بھی چھوڑ کر فرض نماز مین داخل ہوجاوے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس سے معلوم ہوتا ہی کہ تکبیر فرض کی کہی گئی بعد سنت فجر کی ہو تو بھی شروع نکرے اور جماعت مین فرض کے داخل ہوجاوے مذہب امام شافعی کا یہی ہی اور مذہب امام اعظم ابوحنیفہ کا یہہ ہی کہ اگر مصلی کو یقین ہو کہ ایک رکعت فرض پڑھے تب تک مین سنت پڑھ لونگا اور ایک رکعت فرض کی مجھے ملے گی تو اس صورت مین سنت نماز کو پڑھ کے فرض نماز مین شریک ہوجاوے اور سنت نماز کو جماعت کے صف مین نہ پڑھے بلکہ مسجد کے دروازے پر پڑھ لیوے اگر اسکو دونون رکعت چھوٹ جانے کا خوف ہو تو سنت کو ترک کرے اور جماعت مین داخل ہوجاوے کیونکہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہی وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتْ امْرَاَۃُ اَحَدِکُمْ

إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اجازت مانگے عورت تمہارے کسی کی مسجد کو جانے پھر چاہئے کہ منع نکرے اسکو مسجد کو جانے سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

فائدہ کہتے ہیں کہ یہہ حکم بوقت عورتوں کا ہی جو خوشبو نہین لگاتیاں اور اپنے کو آراستہ نہین کرتیاں اور اس زمانے مین عورتان مسجد کو جماعت کے واسطے آنا مکروہ ہی بسبب خوف فساد کے اور حضرت کے وقت مین عورتین دین کے احکام سیکھنے کو مسجد مین آتین تھین اور اس وقت خوف فساد کا نتھا اور اب دین کے احکام ہر گھر مین مشہور ہوگئے تو عورتین پردے ہی مین رہنا بہتر ہی

وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا اور روایت ہی زینب عبد اللہ بن مسعود کی عورت سے کہی اسنے کہ فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت حاضر ہووے کوئی تم مین سے مسجد کو تو چاہئے کہ نہ لگاوے خوشبو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ لگاوے بخور پھر حاضر ہووے ہمارے ساتھ عشا کی نماز مین

فائدہ بخور کہتے ہین اس خوشبو کو جو آتش پر جلا کر اسکا دہوان بدن اور کپڑے مین لیتے ہین مثل عود اور عنبر کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ روایت ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع مت کرو تم اپنی عورتون کو مسجدون کو جانے سے اگر اپنے گھرون مین نماز پڑھ لین تو گھران انہون کے بہتر ہین انکو رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا أَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا اور روایت ہی

ابن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عورت کی اسکے گھر مین افضل ہی اسکی نماز سے اسکے انگن مین وصلوتھا فی مخدعہا افضل من صلوتھا فی بیتہا اور اسکی نماز اسکی کوٹھری مین بہتر ہی اسکی نماز سے اسکے گھر مین یعنے عورت جسقدر کہ پوشیدہ جگہہ مین نماز پڑہے بہتر اور مناسب ہی رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **وعن** ابی ہریرۃ قال انی سمعت حبی اباالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاتقبل صلوۃ امراۃ تطیبت للمسجد حتی تغتسل غسلہا من الجنابۃ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ تحقیق سنا مین نے اپنے محبوب ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے قبول نہین کیجاتی نماز اس عورت کی جو خوشبو لگاوے مسجد مین آنے کے واسطے یہانتک کہ غسل کرے مانند اس غسل کے جو جنابت کے واسطے کرتی ہی رواہ ابوداؤد وروٰہ احمد والنسائی نحوہ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور روایت کیا احمد اور نسائی نے مانند اسکے **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عین زانیۃ اور روایت ہی ابوموسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آنکھہ کہ شہوت اور بدنظری سے دیکھے مرد کی ہو یا عورت کی زنا کرنے والی ہی وان المراۃ اذا استعطرت فمرت بالمجلس فہی کذا وکذا یعنی زانیۃ اور تحقیق عورت جب کہ خوشبو لگاوے اور گذرے مجلس مین پھر وہ ایسی اور ویسی ہی یعنے زانیہ ہی رواہ الترمذی ولابی داؤد والنسائی نحوہ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت ابوداؤد اور نسائی کی مانند اسکے ہی **وعن** ابی بن کعب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الصبح اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا اسنے کہ نماز پڑہے ہمارے ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی فلما سلم قال اشاھد فلان قالوا لا قال اشاھد فلان قالوا لا پھر جب سلام پھیرے ایک شخص کا نام لیکر کہے کیا حاضر ہی فلانا عرض کئے نہین پھر دوسرے کا نام لیکر فرماے کیا حاضر ہی فلانا عرض کئے نہین قال ھاتین الصلوتین اثقل الصلوۃ علی المنافقین فرمایا یہہ دو

نماز یعنے صبح و عشاکی بہت بھاری ہین نماز مین منافقون پر و لو یعلمون ما فیہما
لاتیتموہما و لو حبوا علی الرکب اور اگر جانتے تم وہ ثواب جو پڑہنے مین ان
دونون نماز کے ہی البتہ آتے تم ان دونون نماز کے لئے اگرچہ چلنے زانون پر یعنے
گرتے پڑتے چلے آتے و ان الصف الاول علی مثل صف الملائکۃ و لو علمتم
ما فضیلتہ لابتدرتموہ اور تحقیق پہلی صف نماز کی مانند صف فرشتون کے
ہی اور اگر جانتے تم کہ کیا ہی بزرگی اسکی تو البتہ دوڑتے تم اسکے پانے کو و ان
صلوۃ الرجل ازکی من صلوتہ وحدہ و صلوتہ مع الرجلین ازکی
من صلوتہ مع الرجل و ما کثر فہو احب الی اللہ تعالی اور تحقیق نماز پڑہنا
مرد ایک مرد کے ساتھ زیادہ بہتر ہی اسکی نماز تنہا پڑہنے سے اور نماز اسکی دو مرد کے
ساتھ زیادہ بہتر ہی اسکی نماز سے ساتھ ایک مرد کے اور جسقدر کہ زیادہ ہو جماعت
پھر وہ زیادہ پسند ہی اللہ تعالی کے پاس رواہ ابو داؤد و النسائی روایت کیا
اسکو ابو داؤد اور نسائی نے **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و سلم ما من ثلاثۃ فی قریۃ و لا بدو لا تقام فیہم الصلوۃ
الا قد استحوذ علیہم الشیطان اور روایت ہی ابو درداء سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے نہین ہین تین شخص کسی لبستی مین یا کسی گاؤن مین
کہ جماعت کے ساتھ نہ پڑہے جاوے ان مین نماز مگر تحقیق غالب ہوتا ہی ان پر شیطان
فعلیک بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ پھر چاہئے تجھکو لازم کرلے
تو جماعت کو اسواسطے کہ نہین کہاتا بہیڑیا مگر اس بکری کو جو دور پڑی ہو منڈے سے
رواہ احمد و ابو داؤد و النسائی روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور نسائی نے
بعضون نے کہا کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ جماعت فرض کفایہ ہی **وعن**
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم من سمع المنادی
فلم یمنعہ من اتباعہ عذر اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے جو شخص کہ سنے اذان نماز کی پھر منع نکرے اسکو اسکی پیروی
کرنے اور مسجد کو آنے سے کوئی عذر اور بہانہ قالوا و ما العذر پوچھے صحابہ
نے اور کیا ہی عذر قال خوف او مرض لم تقبل منہ الصلوۃ التی صلی

فرمایا حضرت نے خوف دشمن کا یا درندے کا یا مرض کا قبول کی نہیں جاتی اس سے نماز
جو اسنے پڑہا ہی بغیر جماعت کے اکیلا بغیر عذر کے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ روایت
کیا اسکو ابو داؤد اور دارقطنی نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اور روایت ہی عبد اللہ بن ارقم صحابی
سے جو کاتب وحی کے تھے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ
جب اقامت کہی جاوے نماز اور پاوے کوی تم مین حاجت پاخانے کی پہر چاہیے کہ شروع
کرے پاخانے کو جانا یعنے اگرچہ جماعت چھوٹ جاتی ہو کیونکہ طہارت مقدم ہی جماعت
سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوٰى مَالِكٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ
روایت کیا اسکو ترمذی نے اور روایت کیا مالک اور ابو داؤد اور نسائی نے مانند
اسکے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ
لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّفْعَلَهُنَّ اور روایت ہی ثوبان سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین خصلتین ہین کہ نہین حلال ہی کسی کو کہ کرے انکو اور وہ
تین خصلت یہہ ہین لَا يَؤُمَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ فَاِنْ
فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ امامت نکرے کوی شخص کسی قوم کی پہر خاص کرے اپنے
تئین ساتھ دعا کے سواے قوم کے پہر اگر کیا یہہ تو بیشک خیانت کی انکی یعنے جو شخص کہ
امامت کرتا ہی اسکو چاہیے کہ دعا صیغۂ جمع سے مانگے اور صیغۂ واحد مخصوص اپنے واسطے
ہی دعا نہ مانگ لیوے وَلَا يَنْظُرْ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ
فَقَدْ خَانَهُمْ اور نہ دیکھے اندر کسی گھر کے آگے اسکے کہ اجازت لیوے اندر جانے کی پہر
اگر کیا یہہ تو بیشک خیانت کی انکی وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ اور نماز نہ پڑہے
جس حال مین کہ روکنے والا ہو پیشاب کو یہان تک کہ ہلکا ہووے **فائدہ** اور
یہی حکم ہی پاخانے کے روکنے کا بہی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ
روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے مانند اسکے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَيْرِهٖ
اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر نکرو

نماز کی کھانے کے واسطے اور نہ دوسری چیز کے لئے یعنے جب نماز کا وقت موجود ہو تب کھانا نہ لایا چاہیے تا نماز مین تاخیر نہووے رَوَاہُ فِی شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُنَا وَمَا یَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوۃِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُہٗ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ تحقیق رکھا ہمنے اپنے تئین اور دوسرے صحابہ کو یہہ حکم کرتے تھے کہ پیچھے نہین رہتا نماز جماعت سے مگر منافق کہ تحقیق معلوم ہووے نفاق اسکا اَوْمَرِیْضٌ اِنْ کَانَ الْمَرِیْضُ لَیَمْشِیْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ حَتّٰی یَاْتِیَ الصَّلٰوۃَ یا بیمار کہ کچھ طاقت مسجد کو آنے کی نہ رکھتا ہو اور تحقیق تھا ایک بیمار چلتا دو شخصوں کے بیچ یہان تک کہ آتا مسجد کو نماز کے واسطے وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْھُدٰی اور کہا ابن مسعود نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا ہمکو وے سنتین کہ جن پر عمل کرنا سبب ہدایت کا اور موجب قرب الٰہی کا ہی

فائدہ سنت موکدہ کو سنن ہدی کہتے ہین اور سنت غیر موکدہ کو سنن زواید کہتے ہین وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی اَلصَّلٰوۃُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُؤَذَّنُ فِیْہِ اور تحقیق موکدہ سنتون مین سے نماز پڑہنا اس مسجد مین کہ اذان دی جاتی ہی اس مین یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی یا کہ واجب ہی ثبوت اسکا سنت سے ہوا ہی جیسا مذہب امام اعظم ابوحنیفہ کا ہی وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَلْقَی اللّٰہَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْیُحَافِظْ عَلٰی ھٰذِہِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ حَیْثُ یُنَادٰی بِھِنَّ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نے جو شخص کہ خوشحال کراوے اسکو یہہ کہ ملاقات کرے اللہ سے کل کو جس حال مین کہ مسلمان ہی پھر چاہیے کہ محافظت کرے ان پانچون نمازون پر جس جگہہ کہ اذان دیئے جاوے انکے واسطے یعنے پڑہے ان پانچون نماز کو مسجد مین جماعت کے ساتھ فَاِنَّ اللّٰہَ شَرَعَ لِنَبِیِّکُمْ سُنَنَ الْھُدٰی وَاِنَّھُنَّ مِنْ سُنَنِ الْھُدٰی وَلَوْ اَنَّکُمْ صَلَّیْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ کَمَا یُصَلِّیْ ھٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِیْ بَیْتِہٖ لَتَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ وَلَوْ تَرَکْتُمْ سُنَّۃَ نَبِیِّکُمْ لَضَلَلْتُمْ اور تحقیق اللہ تعالی مقرر کیا تمہارے نبی کے واسطے طریقے ہدایت کے اور تحقیق وے پانچون نمازین پڑہنا ہدایت کے طریقون مین سے ہی اور اگر تم لوگ

نماز پڑہین اپنے گھرون مین جیسا کہ پڑہتا ہی پیچھے رہنے والا یعنے منافق اپنے گھر مین تو تم ترک کروگے سنت اپنے نبی کی اور اگر تم چھوڑ دوگے سنت اپنے نبی کی تو بیشک گمراہ ہوگے تم وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً اور نہین ہی کوی شخص کہ طہارت کرے اور اچھی کرے طہارت آداب و شرایط سے اسکے پھر قصد کرے کسی مسجد کے طرف ان مسجدون مین سے لکھتا ہی اللہ اسکے واسطے ہر قدم کے عوض ہین کہ قدم رکھتا ہی ایک نیکی اور بلند کرتا ہی اسکو اسکے سبب سے ایک درجہ اور دور کرتا ہی اس سے بسبب اسکے ایک بدی وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ اور تحقیق جانا ہمنے اپنے تئین اور دوسرے صحابہ کو کہ حکم کرتے ستھے کہ خلاف نہین کرتا جماعت سے مگر وہ منافق کہ معلوم ہو جسکا نفاق وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ اور تحقیق تھا ایک شخص بیمار کہ لایا جاتا تھا جماعت مین ٹیکے اور تائید سے دو شخص کے یہان تک کہ کھڑا کیا جاتا تھا صف مین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ [۲] اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْيَانِيْ يُحْرِقُوْنَ مَا فِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے اگر نہوتے گھرون مین عورتین اور بچے تو قایم کرتا مین نماز عشا کی اور حکم کرتا مین اپنے خادمون کو کہ خوب جلاتے جو کچھ کہ گھرون مین ہوتا آگ سے بلکہ اُن مردون کو بھی جو جماعت مین آنے کے لایق ہون اور حاضر نہووین **فائدہ** اس سے معلوم ہوتا ہی کہ سزا تارک جماعت کی جلا دینا ہی اور یہہ سزا کسی گناہ کے لئے مقرر نہین : بعضون نے کہا یہہ حکم تہدید کے واسطے ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

وَعَنْهُ [۳] قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا يَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اُسنے کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ جب ہو تم لوگ مسجد مین پھر اذان کہی جاوے نماز کے لئے تو نہ نکلے کوی تم مین سے
یہان تک کہ پڑھے نماز رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **فائدہ**
جاننا چاہئے کہ اس باب مین بہت احادیث آئے ہین کہ اذان سنکر مسجد کے باہر کوی نہ
جاوے امام اعظم ابوحنیفہ کے مذہب مین جو شخص کہ اس سے جماعت دوسری جگہہ ہوتی
ہو اگر وہ اذان کی آواز سنکر بھی مسجد سے باہر نکل جاوے تو مکروہ نہین ہے سوا اسکے
دوسرون کو مکروہ ہے اور اگر کسی نے ظہر یا عشا کی نماز پہلے پڑھ چکا ہو بعد اسکے مسجد مین
اذان سنے اور مسجد سے باہر نکلے تو کچھ خوف نہین مگر جب امام تکبیر نماز کی کہنا شروع
کرے تو چاہئے کہ پھر باہر نہ نکلے تاگمان ترک جماعت کا اسپر نہووے اور پھر امام
کے ساتھ چار رکعت پڑھ لیوے اور یہہ چار رکعت نفل مین داخل ہو جاتی ہین اور
اگر کسی نے فجر کی یا مغرب کی یا عصر کی نماز پڑھ چکا ہو اور بعد اسکے مسجد مین اذان
سنے تو چاہئے کہ وہ امام کے ساتھ اُن نمازون کو نہ پڑھے کسواسطے کہ فجر اور عصر کی
نماز پڑھے بعد نفل پڑھنا مکروہ ہے اور مغرب مین اس لئے کہ وہ تین رکعت ہین اور نفل
کو تین رکعت پڑھنا شرع مین نہین آیا اور امام کے ساتھ پڑھنا تو تین رکعت ہوتے ہین

وَعَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِیْهِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰی اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے ابی شعثاء سے جو تابعین سے ہین کہا اسنے کہ نکلا ایک شخص مسجد سے بعد اسکے کہ اذان کہی گئی اس مین تب کہا ابوہریرہ رضؓ لیکن اس شخص نے تحقیق نافرمانی کی ابو القاسم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَهُ الْاَذَانُ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لَمْ یَخْرُجْ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا یُرِیْدُ الرَّجْعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ اور روایت ہے عثمان بن عفان رضؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے اسکو اذان مسجد مین پھر باہر نکلے نہ نکلے ضروری کام کے واسطے اور وہ ارادہ نہین رکھتا ہے پھر مسجد مین آنے کا تو وہ منافق ہے رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَا صَلٰوةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ اور روایت ہی ابن عباس سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ سنے اذان پھر قبول نکرے اور مسجد مین نہ آوے نماز کو تو نہین ہوتی اسکی نماز مگر کسی عذر سے کہ جنکو ہمنے پہلے ذکر کر چکا ہی رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا اسکو دار قطنی نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ وَاَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ فَهَلْ تَجِدُ لِيْ مِنْ رُخْصَةٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن مکتوم سے کہا اسنے ای رسول خدا بیشک مدینے مین بہت ہین موذی جانورین اور درندے اور مین ہون آنکھ کا اندہا سو کیا اب پاتے ہین میرے لئے رخصت کہ جماعت کے لئے حاضر ہوؤن قَالَ هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحَيَّ هَلًا وَلَمْ يُرَخِّصْ فرمایا حضرت نے کیا تو سنتا ہی حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کہا ہان سنتا ہون فرمایا آجا عت کو اور رخصت نہین دئے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ فَقُلْتُ مَا اَغْضَبَكَ اور روایت ہی ام درداء سے جو عورت ہی ابو درداء کی کہی اسنے آئے میرے پاس ابو درداء اور وہ غصے مین تھے کہی مین کس چیز نے غصے مین لایا ہی تمکو قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا کہا قسم ہی اللہ کی نہین پہچانتا مین کام مین امت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوی چیز مگر یہہ کہ تحقیق وہ لوگ نماز پڑہتے ہین جماعت کے ساتھ یعنے اسکو بھی ترک کرتے ہین رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ اور روایت ہی ابی بکر ابن ابی حثمہ سے کہا اسنے کہ تحقیق عمر بن خطاب نے نہ پایا میرے باپ سلیمان بن ابی حثمہ کو صبح کی نماز مین یعنے اسنے حاضر ہوا جماعت مین صبح کی نماز کے فَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ پھر تحقیق عمر نے صبح کو گئے بازار کو اور گھر سلیمان کا مسجد اور بازار کے بیچ مین تھا فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاءِ اُمِّ سُلَيْمَانَ فَقَالَ لَهَا لَمْ اَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ پھر گئے شفا کے

پاس جو مسلیمان کے مان تھے اور کہے ان کو کہ ندیکھا مین سلیمان کو صبح کی نماز مین اسکا کیا سبب ہی فَقَالَتْ اِنَّهُ بَاتَ يُصَلِّي فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ تب اسنے کہے کہ سلیمان رات کو نماز پڑہا پھر غالب اسئے اسپر اسکے انکھین یعنے نیند اسپر غلبہ کئی سو سوگیا فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ اَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً تب فرمایا حضرت عمر نے تحقیق حاضر ہونا میرا صبح کی نماز کو جماعت مین پسند زیادہ ہی مجھکو اس سے کہ کھڑا نماز پڑہون مین، تمامی رات رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے **فائدہ** اس دلیل سے معلوم ہوتا ہی کہ صبح کی نماز جماعت سے پڑہنا افضل ہی رات کی نفل نماز اور تہجد پڑہنے سے اس لئے کہے ہین کہ اگر رات کو نوافل پڑہنے سے صبح کی نماز چھوٹ جاتی ہو تو اسکو ترک کرنا بہتر ہی **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ اور روایت ہی ابوموسی اشعری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص پھر جتنے زیادہ ہون اس سے جماعت ہی یعنے دو شخص ہون تو بھی ایک امام ہوا اور دوسرا مقتدی جماعت حاصل ہوتی ہی رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنْ** بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِذَا اسْتَاْذَنَّكُمْ اور روایت ہی بلال بن عبد اللہ بن عمر خطاب سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہ کہا عبد اللہ بن عمر نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منع مت کرو عورتون کو حصہ انکا مسجدون سے جب پروانگی مانگین تم سے تمہارے عورتین مسجد کو جانے کی فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ تب کہا بلال نے قسم اللہ کی تحقیق منع کرتا ہون مین انکو مسجد کو جانے سے فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ اَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ تب کہا اس سے عبد اللہ نے جھڑک کے مین کہتا ہون کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہی کہ تحقیق مین منع کرتا ہون وَفِيْ رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ اور ایک روایت مین سالم کی جو اسنے نقل کیا اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے

باب تسویۃ الصفوف

کہا کہ پھر متوجہ ہوئے اسپر عبد اللہ اور گالی دی اسکو ایسی گالی کہ نہ سنا مین نے انکو کہ گالی دی ہو اسکو مثل اسکے کبھی اور کہا مین خبر دیتا ہون تجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہی کہ قسم اللہ کی مین منع کرتا ہون انکو رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهُ اَنْ يَاْتُوا الْمَسَاجِدَ اور روایت ہی مجاہد سے اسنے نقل کیا عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاہئے کہ منع نکرے کوی شخص اپنے گھرون کے عورتون کو کہ آوین مسجدون مین فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ تب کہا ایک بیٹے نے عبد اللہ کے شاید کہ وہی بلال ہو کہ ہم منع کرتے ہین انکو تب کہے عبد اللہ نے مین خبر دیتا ہون تجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہی یہہ بات کہا مجاہد نے پھر بات نہین کئے عبد اللہ نے اس سے یہان تک کہ مرے رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوْفِ

یہہ باب ہی بیان مین برابر کرنے صفون کے مراد اس سے یہہ ہی کہ متصل کھرے رہین اور درمیانے جگہہ نچھوڑین اور آگے پیچھے نکھڑے رہین یہہ ظاہری آداب ہین کہ انکو ترک کرنے سے باطن مین خلل آتا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرتے ہمارے صفون کو نماز مین یہان تک کہ گویا برابر کرتے اس سے تیرون کی لکری کو یعنے صفون کو ایسی سیدہی کرتے کہ تیر کی لکری کو ان سے سیدہی کر سکین یہہ مبالغہ ہی صفون کے سیدہاپے کا حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ یہان تک جان لئے حضرت نے کہ بیشک ہم لوگ سیکھ لئے ان سے یہہ ادب نماز مین ہی ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ بعد اسکے نکلے ایک روز حضرت نے اور کھرے ہوئے یہان تک کہ قریب تھا کہ

تا پھر تحریمہ کہین پھر دیکھے ایک شخص کو باہر نکلا ہوا سینہ اپنا صف سے تب فرمایا حضرت نے
اے بندے اللہ کے چاہئے کہ برابر کرو اپنی صفون کو یا خلاف ڈالیگا اللہ تمہارے بیچ مین
فائدہ سبب اسکا یہہ ہی کہ صفون مین برابر نہ کھڑے رہنے اور آگے پیچھے ہونے سے
بالیکدیگر دلون مین نفرت اور کینہ پیدا ہوتا ہی اور یہہ اختلاف کا باعث ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ
اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے اقامت کہی گئی نماز پھر متوجہ
ہوئے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک منہہ سے اور فرمایا کہ سیدہی
کرو اپنی صفون کو اور آپس مین ملکر کھڑے رہو جبتک مین دیکھتا ہون تمکو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ
فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ اور روایت مین مسلم اور بخاری کی ایسا آیا ہی کہ فرمایا حضرت
نے پوری کرو اپنی صفون کو پھر تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو پیٹھ کے پیچھے سے **فائدہ**
صف پوری کرنے کے دو معنے ہوتے ہین ایک یہہ ہی کہ صف سیدہی کرو دوسری یہہ کہ
ایک صف پوری ہوئے بعد لوگ دوسری صف مین کھڑے رہین بہتر یہہ ہی کہ لے دونون
معنون کو شامل سمجہین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ اور بھی روایت
ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو اپنی صفون کو پھر
برابر کرنا صفون کا اقامت نماز مین داخل ہی یعنے قرآن شریف مین اقیموا الصلوۃ ہی جیسا
اس مین اول وقت اور باجماعت اور کامل طہارت داخل ہی ویسا ہی صفون کا برابر کرنا
بھی داخل ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ یہہ حدیث روایت مین
مسلم اور بخاری کے برابر ہی مگر مسلم کے نزدیک جگہہ پر لفظ من اقامۃ الصلوۃ کے من تمام
الصلوۃ آیا ہی یعنے پوری کرنا صف کا نماز مین داخل ہی **وَعَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ
الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا
فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہی ابو مسعود انصاری سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم رکھتے ہاتھ ہمارے مونڈہون پر نماز مین یعنے ہاتھ سے برابر کرتے صفون کو

باب تسویۃ الصفوف

نماز کی ویقول اِسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ اور فرماتے تھے برابر ہوجاؤ اور اختلاف نکرو نہین تو مختلف ہوجاوینگے دلان تمہارے اب بیان کرتے ہین صفون کی ترتیب لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی چاہیئے کہ قریب ہووین میرے تم مین سے بالغ لوگ اور عقل والے پہلی صف مین ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ بعد اسکے وہ لوگ جو قریب ہون انکے یعنے وہ جو قریب بلوغ کے ہووین ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ بعد اسکے وہ لوگ جو قریب ہون انکے یعنے خنثے اور عورات قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْیَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا کہا ابن مسعود نے پھر تم آجکے دن بہت اختلاف کرنے ہو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ ثَلٰثًا اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیئے کہ قریب ہون میرے تم مین سے بالغ لوگ اور عقل والے پھر وہ لوگ جو قریب ہون انکے تین بار فرمایا **فائدہ** اس حدیث سے مرتبے صفون کے چار ہوتے ہین اور پہلے حدیث مین تین کو بیان فرمایا ہدایہ مین لکھا ہی پہلی صف مردون کے لئے دوسری صف لڑکون کے واسطے تیسری عورتون کے لئے ہی اور خنثون کے واسطے جگہہ بیان نکیا اور شیخ ابن ہمام نے کہا ہی کہ خنثون کی صف درمیانے لڑکون اور عورتون کی صف کے ہووے اسیطرح لکھا ہی شرح وقایہ مین اور مذہب شافعیہ کا بھی یہی ہی وَاِیَّاکُمْ وَهَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ اور بچو تم شور کرنے سے مسجد مین جیسا کہ شور کرتے ہو تم بازار مین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب مین پیچھے رہنا صفون کے فَقَالَ لَهُمْ تَقَدَّمُوْا وَاْتَمُّوْا بِیْ وَلْیَاْتَمَّ بِکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ تب فرمایا انکو آگے آؤ پہلی صف مین اور اقتدا کرو میرا اور چاہیئے کہ اقتدا کرین تمہارا وہ لوگ جو پیچھے تمہارے ہین یعنے تم میرے پاس رہکر میرے افعال دیکھو اور ویسا ہی کرو اور تمہارے پیچھے والے تم کو دیکھکر عمل کرین لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ ہمیشہ رہینگے وہ قوم جو پیچھے رہتے ہین یہان تک کہ پیچھے ڈالیگا انکو اللہ یعنے جو لوگ پہلی صف سے پیچھے رہینگے ثواب اور رحمت سے انکو اللہ تعالی

پیچھے ڈالیگا باوجود علم سیکھنے مین پیچھے رہینگے ثواب اور بلند درجون کو اللہ پیچھے ڈالیگا تو قدم کوشش کا علم سیکھنے اور معرفت اور کمال حاصل کرنے مین آگے رکھو اور اسباب مین میرا اقتدا کرو کہ باوجود پیغمبری اور معصومی کے مین کیسا نیک عمل اور ریاضت اور طلب مین کوشش کرتا ہون رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآنَا حِلَقًا اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا اسنے تشریف لاے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دیکھے ہکو حلقہ حلقہ باندھ کر بیٹھے ہوے فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عِزِينَ تب فرمایا کیا ہی مجھکو کہ دیکھا ہون مین تمکو حلقہ حلقہ بیٹھے ہوے یعنے بطور انکار کے فرمایا انکے حلقہ باندھ کے بیٹھنے پر اور وہ روز جمعہ کا تھا اور جمعہ کے روز خطبے کے وقت حلقہ مار کے بیٹھنا منع ہی جیسا باب الجمعہ مین آویگا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا پھر تشریف لاے دوسرے بار ہمارے پاس رسول خدا اور فرمایا کیا صف نہین باندھتے ہو تم جیسا کہ صف باندھتے ہین فرشتے اپنے پروردگار کے نزدیک فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلٰئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا قَالَ يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُولٰى وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ تب عرض کئے ہمنے ای رسول خدا اور کسطرح صف باندھتے ہین فرشتے اپنے پروردگار کے پاس فرمایا پورے کرتے ہین پہلے صفون کو اور مل کر کھڑے ہوتے ہین صف مین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اگر کسی نے کہے کہ پہلی صف تو ایک ہوگی اسکے لئے صفوف جمع فرمانے کا کیا وجہ جواب اسکا یہ ہی کہ فرشتے ہر آسمان و زمین و ہر جگہہ مین صفین باندھتے ہین اور ہر جگہہ مین پہلی صف کو پوری کرتے ہین تو پہلی صفوف بہی سکے ہوے **وَعَن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صفین مردون کی پہلی صف انکی ہی اور بدترین صفین مردون کی پچھلی صف انکی ہی اور بہترین صفین عورتون کی پچھلی صف انکی ہی اور بدترین صف

عورتون کی پہلی صف اگلی ہی یعنے مردون کو چاہیئے کہ پہلی صف مین کھڑے رہین اور عورتین پچھلی صف مین جیسا کہ صفون کی ترتیب مین مذکور ہوا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُصُّوا صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَہَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطَانَ یَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّہَا الْحَذَفُ روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاؤ اپنی صفون کو اور نزدیکی کرو صفون مین اور برابر کرو گردنون کو یعنے کم و بیش مت کھڑے رہو پھر قسم ہی اس مالک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہی بیشک مین دیکھتا ہون شیطان کو کہ داخل ہوتا ہی شگافون سے صف کے گویا کہ وہ کالا بچہ ہی بکری کا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْہِ اور بھی روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری کرو تم پہلی صف کو پھر اس صف کو جو بعد اسکے ہی فَمَا کَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْیَکُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ پھر اگر پوری نہوگی تو چاہیئے کہ ہووے پچھلی صف مین رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ یَلُوْنَ الصُّفُوْفَ الْاُوْلٰی اور روایت ہی براء بن عازب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے تحقیق اللہ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہین ان لوگون پر جو قریب ہین پہلی صفون کے زائدہ آگے فضیلت پہلی صف کی بیان کر چکے اس حدیث مین فضیلت دوسری صف کی بیان فرماتے ہین وَمَا مِنْ خُطْوَۃٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ خُطْوَۃٍ یَمْشِیْہَا یَصِلُ الْعَبْدُ بِہَا صَفًّا اور نہین ہی کوئی قدم دوست زیادہ اللہ کے پاس اس قدم سے کہ چلے اس سے تاکہ ملے بندہ اسکے سبب سے صف مین رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ

باب تسویۃ الصلوۃ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوْفِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرمایا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہین صفون کے داہنے طرف پر یعنے جو لوگ امام کے داہنے طرف کھڑے ہوتے ہین ان پر رحمت بھیجتے ہین اور امام کے داہنے طرف کھڑے رہنا افضل ہی اسکے بائین طرف کھڑے رہنے سے بعضے شافعی علما کہتے ہین کہ یہہ بات مسجد مقدس نبوی کے سواسے سب جگہہ ہی اور مسجد شریف مین بائین طرف امام کے کھڑے رہنا افضل ہی کیونکہ قبر شریف بائین جانب پر ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ فَاِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرتے ہماری صفون کو جب کھڑے ہوتے ہم نماز کو پھر جب برابر کھڑے ہو جاتے ہم تکبیر تحریمہ کہتے حضرت نے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَعَنْ يَسَارِهٖ اِعْتَدِلُوْا سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے اپنے داہنے طرف سیدہے کھڑے ہو برابر کرو اپنی صفون کو اور فرماتے اپنے بائین طرف سیدہے کھڑے رہو برابر کرو اپنی صفون کو رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین سے وہ لوگ ہین جو بہت نرم ہین مونڈہے انکے نماز مین یعنے جو شخص کہ مونڈ ہا اسکا صف سے باہر نکلا ہو اور اگر کوئی اسکو سیدہا کرے تو جلد درست ہو جاوے اور برا نہ مانے وہ بہت بہتر آدمی ہی یا یہہ کہ صف مین کچھہ کچھہ خالی رہے اور کوئی وہان آنے چاہے اسکو

منع نکرے اور آنے دیوے تو وہ آنے دینے والا افضل ہی بعضون نے کہا نرم مونڈھے سے مراد نرمی اور خشوع اور وقار ہی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

الفصل الثالث فصل تیسری عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا اِسْتَوُوْا فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ خَلْفِیْ کَمَا اَرَاکُمْ بَیْنَ یَدَیَّ روایت ہی انس سے کہا اُسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برابر کھڑے رہو برابر ہو برابر ہو پھر قسم ہی اس مالک کی کہ جان میری اسکے ہاتھ مین ہی تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو اپنے پیچھے سے جیسا کہ دیکھتا ہون مین تمکو اپنے آگے سے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداودنے

وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا اُسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہین پہلی صف پر قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَی الثَّانِیْ عرض کئے صحابہ نے ای رسول خدا اور دوسری صف پر بھی قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ فرمایا بیشک اللہ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہین پہلی صف پر قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَی الثَّانِیْ عرض کئے صحابہ نے ای رسول خدا اور دوسری صف پر بھی قَالَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی الصَّفِّ الْاَوَّلِ فرمایا بیشک اللہ اور اسکے فرشتے رحمت بھیجتے ہین پہلی صف پر **فائدہ** تین بار بھی پہلی کے حق مین فرمایا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلَی الثَّانِیْ قَالَ وَعَلَی الثَّانِیْ عرض کئے صحابہ نے اور دوسری صف پر بھی فرمایا اور دوسری صف پر بھی **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ بزرگی اور فضیلت پہلی صف کو ہی اور بعد اسکے دوسری صف کو ہی بسبب قربت ہونے صف اول کے ساتھ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَحَاذُوْا بَیْنَ مَنَاکِبِکُمْ وَلِیْنُوْا فِیْ اَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو اپنے صفون کو اور برابر کرو اپنے مونڈھون کو اور نرم ہو اپنے بھائیون کے ہاتھون کے سامنے یعنے صف کو کسی نے درست

کرے تو نرمی سے درست ہو جاوے وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ
بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ يَعْنِيْ اَوْلَادُ الضَّانِ الصِّغَارِ اور بند کرو صف کے سوراخون کو کس لئے
کہ بیشک شیطان گھستا ہی تمہارے درمیانے مانند حذف کے یعنے مانند بکری کے چھوٹے
بچے کے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ
وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ الشَّيْطَانِ اور روایت
ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہی کرو صفون کو
اور برابر کرو اپنے مونڈہون کو اور بند کرو صف کے سوراخون کو اور نرم رہو اپنے
بہائیون کے سامہنے اور مت چھوڑو سوراخان شیطان کے وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا
وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهُ قَطَعَهُ اللّٰهُ اور جو شخص کہ ملاوے صف کو ملاتا ہی اسکو اللہ
اپنے فضل ورحمت سے اور جو شخص کہ کاٹے اسکو اور سوراخ چھوڑے تو دور ڈالتا
ہی اسکو اللہ قرب اور بزرگی سے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مِنْهُ
قَوْلَهُ مَنْ وَصَلَ صَفًّا اِلَى اٰخِرِهٖ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت کیا نسائی
نے اس حدیث کو قول اسکا مَنْ وَصَلَ صَفًّا سے آخر تک اور مَنْ وَصَلَ کے آگے جو ہی
اسکو روایت نہ کیا وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا اسنے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ مین کھڑا کرو امام کو صف کے آگے اور بند کرو
سوراخون کو رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ عَنِ
الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمْ فِي النَّارِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہینگی ایک گروہ پیچھے رہ جاتی پہلی صف سے
یہان تک کہ پیچھے ڈالیگا انکو اللہ دوزخ مین یعنے دوزخ مین سب سے نیچے کے مکان
مین ڈالیگا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ وَابِصَةَ
بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ خَلْفَ
الصَّفِّ وَحْدَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلٰوةَ اور روایت ہی وابصہ صحابی سے

باب الموقف الصلوۃ کہا اسنے کہ دیکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑہتا تھا پیچھے صف
کے اکیلا پہر حکم کئے اسکو کہ دہراوے نماز کو یعنے یہہ حکم اسکو دراسنے کے واسطے کئے تاکہ پہر
ایسا نکرے نہ نماز باطل ہونے کے سبب سے اور نزدیک امام احمد اور بعضے ائمہ کے
اگر کسی نے اکیلا پیچھے صف کے باوجود صف مین جگہہ رہنے کے نماز پڑہا تو نماز باطل
ہوجاتی ہی اس حدیث کی حکم سے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور
ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی

بَابُ الْمَوْقِفِ لِلصَّلٰوۃِ

یہہ باب ہی بیان مین امام اور مقتدی نماز مین کہڑے رہنے کی جگہہ کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ
فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَةَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ
روایت ہی عبداللہ بن عباس سے کہا اسنے کہ رات کو رہا مین گہر مین اپنی خالہ حضرت
میمونہ کے پہر اٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز پڑہین شب کی تب مین بہی
اٹھا اور وضو کیا اور حضرت کے وضو کا پانی تیار کر رکھا حضرت نے وضو کرکے نماز کو کہڑے
ہوے فَقُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ تب کہڑا ہوا مین بہی انکے بائین فَاَخَذَ بِیَدِیْ مِنْ
وَّرَاءِ ظَهْرِہٖ فَعَدَلَنِیْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِہٖ اِلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ پہر پکڑے میرا
ہاتھ اپنی پیٹھ کے پیچہے سے اور پہیرے مجہے اس طرح سے اپنی پیٹھ کے پیچہے سے داہنے طرف
ابن عباس نے یہہ بات کرتے وقت اشارہ کئے اپنے ہاتھ سے کہ اسطرح مجہکو پیٹھ کے
پیچہے سے رسول خدا نے پہیرے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّیَ فَجِئْتُ
حَتّٰی قُمْتُ عَنْ یَسَارِہٖ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَاَدَارَنِیْ حَتّٰی اَقَامَنِیْ عَنْ یَمِیْنِهٖ
اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہڑے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکہ
نماز پڑہین پہر آیا مین یہان تک کہڑا ہوا مین انکے بائین طرف پہر پکڑے رسول خدا نے
میرا ہاتھ اور پہرا اسنے مجہکو یہان تک کہ کہڑا کئے مجہکو اپنے داہنے طرف ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ
بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ یَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِیَدَیْنَا
جَمِیْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰی اَقَامَنَا خَلْفَهٗ پہر آیا جبار بن صخر اور کہڑا ہوا بائین طرف رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پکڑے حضرت نے ہم دونون کا ہاتھ تمام اور ہٹا دیا ہم دونون کو
یہان تک کہ کھڑے کئے ہمکو اپنے پیچھے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مقتدی ایک ہو تو امام کے واہنے طرف کھڑے رہے اگر
ایک سے زیادہ ہو تو امام کے پیچھے کھڑے رہین **وَعَن** اَنَسٍ قَالَ صَلَّیْتُ
اَنَا وَیَتِیْمٌ فِیْ بَیْتِنَا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا
اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ نماز پڑہا مین اور ایک یتیم نے ہمارے گھر مین پیچھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام سلیم پیچھے ہمارے تھی **فائدہ** ام سلیم نام
ہی انس کے ماکا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس حدیث سے
معلوم ہوتا ہی کہ لڑکا مردون کے ساتھ صف مین کھڑا رہنا رواہی اور یہہ بھی ہوسکتا ہی
کہ وہ حکم جو آگے مذکور ہوا فرض نماز مین ہی اگر نفل نماز مین لڑکا مردون کے ساتھ کھڑا ہو تو
مضایقہ نہین بعضون نے کہا ہی کہ یتیم سے مراد اس حدیث مین لڑکا نہین ہی بلکہ یتیم نام
ہی انس کے بھائی کا پھر کچھ اشکال نرہا **وَعَنْہُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ صَلّٰی بِہٖ وَبِاُمِّہٖ اَوْخَالَتِہٖ اور بھی روایت ہی انس سے کہا اسنے تحقیق کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہے اسکے اور اسکی ما یا خالہ کے ساتھ شک کیا راوی نے
اسکی ماتھی یا خالہ قَالَ فَاَقَامَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَۃَ خَلْفَنَا کہا اسنے پھر کھڑا
کئے مجھکو اپنے واہنے اور کھڑا کئے عورت کو ہمارے پیچھے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو
مسلم نے **وَعَن** اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّہٗ انْتَہٰی اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَھُوَ رَاکِعٌ فَرَکَعَ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی الصَّفِّ اور روایت ہی ابی بکرہ صحابی
سے کہ تحقیق پہنچا اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت رکوع مین تھے پھر رکوع
کیا ابوبکرہ نے قبل اسکے کہ ملے صف مین ثُمَّ مَشٰی اِلَی الصَّفِّ فَذَکَرَ ذٰلِکَ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ بعد اسکے
چلا صف کی طرف پھر ذکر کیا گیا یہہ ابوبکرہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا زیادہ کرے
اللہ تعالی تجھکو حرص نیکی کی پھر مت کر ایسے نماز مین چلنا نہ چاہیئے اور تکبیر تحریمہ جہان باندہا
ہی وہان ہی کھڑا رہے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **اَلْفَصْلُ
الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ

باب الموقف الصلوٰۃ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلٰثَةً أَنْ يَتَقَدَّمَنَا أَحَدُنَا روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا اسنے کہ حکم فرمایا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہوین ہم تین آدمی نماز مین آگے بڑھ جاوے ایک ہمارے مین سے یعنے ایک شخص امام ہووے اور دو مقتدی پیچھے ہوویں رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْ عَمَّارٍ أَنَّهُ أَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُصَلِّيْ وَالنَّاسُ أَسْفَلَ مِنْهُ اور روایت ہی عمار بن یاسر صحابی سے تحقیق کہ امامت کیا اسنے لوگون کی مداین کے شہر مین اور کھڑا ہوا چبوترے پر کہ نماز پڑہے اور لوگ نیچے تھے اس سے فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَأَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتّٰى أَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ پھر آگے گئے حذیفہ اور پکڑے دونوں ہاتھ عمار کے پھر تابعداری کی عمار نے یہان تک کہ اتارا عمار کو حذیفہ نے چبوترے سے فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلٰوتِهِ قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ أَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ پھر جب فارغ ہوے عمار اپنی نماز سے کہا انکو حذیفہ نے کیا نہ سنا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے جب امامت کرے کوئی مرد لوگون کی پھر چاہیئے کہ نکھڑا رہے اس مقام مین جو بلند ہو ان قوم کی مقام سے أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ یا مانند اسکے فرمایا رسول خدا نے حذیفہ کو لفظ بعینہ حضرت کا یاد نتھا اس لئے شک کیا کہ یہی الفاظ فرماے یا اور لفظ مانند اسکے فرماے فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ أَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ تب کہے عمار نے اسی واسطے تو تابعداری کی مین نے تیری جب پکڑا تو نے ہاتھ میرا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ مذہب حنفی مین امام تنہا بلندی پر کھڑا رہنا اور لوگ اسکے نیچے رہنا مکروہ ہی کیونکہ اس مین مشابہت ہی اہل کتاب کے ساتھ کہ انکے یہان امام کے لئے بلند جگہہ ٹھہراتے ہین اگر امام کے ساتھ بعضے لوگ بھی بلندی پر ہوں تو مکروہ نہین اور اگر لوگ بلندی پر رہین اور امام اکیلا نیچے ہو تو بھی مکروہ نہین کیونکہ اس مین مشابہت اہل کتاب سے نہین ہی بعضون نے کہا اس مین امام کی ذلت ہونے سے وہ بھی مکروہ ہی اور مقدار بلندی کا جو مکروہ ہی اس مین اختلاف ہی بعضون نے کہا مقدار ایک قامت میانہ آدمی کے بلندی پر ہو تو مکروہ ہی اور بعضون نے مقدار ایک گز کے بلندی پر ہو تو مکروہ کہا ہی اور قول ثانی مختار ہی وَعَنْ

سَہْلِ بْنِ سَعْدِ نِ السَّاعِدِيِّ اَنَّهٗ سُئِلَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ اور روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سے تحقیق وہ پوچھا گیا کہ کس چیز سے تھا منبر رسول خدا کا تب کہا اسنے وہ تھا غابت کے جنگل کے اژکے جھاڑ سے **فائدہ** اثل ایک جھاڑ کا نام ہی کہ وہ اکثر پانی اور ندیون کے کنارے ہوتا ہی اسکو فارسی مین گز کہتے ہین اور غابت نام ہی ایک جنگل کا حجاز مین مدینے سے نو کوس پر عَمِلَهٗ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بنایا اسکو فلانے غلام فلانی عورت کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نام اس غلام کا اور اس عورت کا ذکر نکیا وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ اور کھڑے ہوے اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تیار کیا گیا اور رکھا گیا فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهٗ فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهٗ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ پھر منہہ کئے قبلے کی طرف اور تکبیر تحریمہ کہے اور کھڑے ہوے لوگ پیچھے حضرت کے پھر قرات کئے اور رکوع کئے حضرت نے اور رکوع کئے لوگون نے پیچھے حضرت کے پھر اٹھائے اپنا سر پھر ہٹے پچھلے پانون اور سجدہ کئے زمین پر پھر لوٹ دو سجدے سے گئے زمین پھر قرات کئے اور رکوع کئے پھر اٹھاے اپنا سر پھر ہٹے پچھلے پانون یہان تک کہ سجدہ کئے زمین پر هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ یہہ لفظ جو مذکور ہوا بخاری کا ہی وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهٗ اور حدیث مین جو بخاری اور مسلم کے اتفاق سے روایت کئے ہین مانند اسکے ہی وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ اور کہا بخاری نے آخر مین اس حدیث کے پھر جب فارغ ہوے حضرت نماز سے متوجہ ہوے لوگون پر اور فرمایا ای لوگو نہین کیا مین نے یہہ یعنے جو منبر پر کھڑا ہو کر نماز پڑہا مگر اس واسطے کہ پیروی کرین تم میری اور تاکہ جانو تم نماز میری کہ مین کسطرح پڑہتا ہون **فائدہ** اگلے حدیث سے معلوم ہوا کہ امام بلند جگہہ پر کھڑا ہونا مکروہ ہی اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام غرض اور حاجت کے لئے بلند جگہہ پر کھڑا ہو تو مکروہ نہین شافعیہ اسی کے قایل ہین رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَرَاءِ الْحُجْرَةِ اور روایت ہی۔

حضرت عائشہ سے ہے کہ نماز پڑہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حجرے مین اور اقتدا کرتے تھے انکا پیچھے سے حجرے کے اور حجرہ شاید وہ جگہہ ہی کہ حضرت نے مسجد مین اعتکاف کے ارادے سے حصیر سے بنا رکھی تھی اور رمضان کے کتنے راتون کو اس مین نماز پڑہے اور لوگون نے اقتدا کئے جب ہجوم لوگونکا زیادہ ہوا آپ نے ترک کیا کہ مبادا فرض ہوجاوے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابو مالک اشعری صحابی سے کہا اسنے کیا خبر ندون مین تمکو نماز سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قَالَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ کہا ابو مالک نے قایم کی حضرت نے نماز اور صف مردون کی پیچھے تھی حضرت کے یعنے کھڑے کئے مردون کو اپنے پیچھے اور کھڑے کئے پیچھے مردون کے صف لڑکون کی پھر نماز پڑہے انکے ساتھ فَذَكَرَ صَلٰوتَهُ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا صَلٰوةُ پھر ذکر کیا ابو مالک نے نماز کو حضرت کے پھر کہا حضرت نے اسیطرح ہی نماز قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا قَالَ اُمَّتِیْ اور کہا عبد الاعلی نے جو راوی اس حدیث کا ابو مالک سے ہی نہین گمان کرتا ہون مگر یہہ کہ فرمایا حضرت نے امتی یعنے فرمایا ہٰکذا صلوٰۃ امتی اسیطرح ہی نماز میری امت کی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا اَنَا فِی الْمَسْجِدِ فِی الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِیْ رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِیْ جَبْذَةً اور روایت ہی قیس بن عباد سے کہا اسنے اسوقت کہ تھا مین مسجد مین پہلی صف مین پھر کھینچا مجھکو ایک شخص نے میرے پیچھے سے سخت کھینچنا فَنَحَّانِیْ وَقَامَ مَقَامِیْ پھر کنارے کیا مجھکو اور کھڑا ہوا میرے جگہہ پر فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلٰوتِیْ پھر قسم اللہ کی نہ جانا مین نے اپنی نماز کہ کس قدر پڑہتا ہون غصے کے مارے کہ اسنے مجھے کھینچا اور پیچھے کردیا فَلَمَّا انْصَرَفَ اِذَا هُوَ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ پھر جب فارغ ہوا اس شخص نے نماز سے تو ناگہاں وہ ابی بن کعب ہی جو بڑے صحابی ہے فَقَالَ يَا فَتٰى لَا يَسُوْءُكَ اللّٰهُ پھر کہا کہ اے جوان غم مین نہ ڈالے تجھکو اللہ بسبب اسکے جو مین نے کیا اِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْنَا اَنْ نَلِيَهٗ تحقیق وصیت ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارے لئے کہ قریب کھڑا ہووین انکے پہلی صف مین ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ اَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلٰثًا پھر منہ کیا ابی بن کعب نے قبلے کی طرف اور کہا کہ ہلاک ہوے سردار جو دین و دنیا کے کامون کا سرانجام اور رعایت صف کی نماز مین

جنکے ہاتھ مین ہے قسم ہے رب کعبہ کی کہا تین بار ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ مَا عَلَیْہِمْ اٰسٰی وَلٰکِنْ اٰسٰی عَلٰی مَنْ اَضَلُّوْا
پھر کہے قسم ہے اللہ کی نہین مین غم کرتا ہون ان پر ولیکن مین غم کرتا ہون ان لوگون پر جو گمراہ ہوئے قُلْتُ
یَا اَبَا یَعْقُوْبَ مَا تَعْنِیْ بِاَہْلِ الْعَقْدِ قَالَ الْاُمَرَاءُ قیس بن عبادہ کہتا ہے کہ کہا مین اے ابو یعقوب
یہہ کیفیت ابی بن کعب کی ہے کیا مراد رکھتے ہو آپ اہل عقد سے کہا امیران رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت
کیا اسکو نسائی نے

بَابُ الْاِمَامَۃِ

یہہ باب ہے بیان مین نماز کی امامت کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُہُمْ لِکِتَابِ اللّٰہِ روایت ہے ابو مسعود انصاری سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ہووے قوم کا خوب پڑہنے والا ان مین
کتاب اللہ کو یعنے وہ شخص کہ اول احکام وارکان سے نماز کے خوب واقف ہووے اور بعد اسکے
قرآن شریف کو مخارج اور اکے اسکے قواعین سے پڑہے فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُہُمْ
بِالسُّنَّۃِ پھر اگر ہوویں قرآن پڑہنے مین برابر تو پھر خوب جاننے والا ان مین سنت کو **فائدہ**
یہہ مذہب امام احمد کا ہے اور امام ابو یوسف بھی اسی بات پر ہین اور مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد اور
امام شافعی اور امام مالک کا اور ایک روایت مین امام احمد کا بھی مذہب یہہ ہے کہ عالم و فقیہ مقدم
ہے قاری پر کیونکہ قرات کی احتیاج ایک رکن مین ہے اور احتیاج علم کی سب ارکان کے لئے ہے اور
ہدایہ مین لکھا ہے کہ رسول خدا کے زمانے مین صحابہ مسایل دین سے واقف تھے اس سبب سے خوب
قرات کرنے ہارے کو عالم پر تقدیم اس حدیث مین آئی ہے اور اس زمانے مین ایسا نہونے سے
پہلے عالم ہو بعد قاری ہے فَاِنْ کَانُوْا فِی السُّنَّۃِ سَوَاءً فَاَقْدَمُہُمْ ہِجْرَۃً پھر اگر برابر ہوویں
قرات مین اور سنت جاننے مین تو امامت کرے وہ شخص جو پہلے ہجرت کیا اور آیا مدینے مین **فائدہ**
حدیث مین آیا ہے جو شخص کہ ہجرت کیا دور ہوتے ہین اس سے اسکے گناہ سو جسنے پہلے ہجرت کیا ہو
وہ افضل ہے امامت کے واسطے کیونکہ گناہ اسکے پہلے ہی دور ہو چکے فَاِنْ کَانُوْا فِی الْہِجْرَۃِ سَوَاءً
فَاَقْدَمُہُمْ سِنًّا پھر اگر ہوویں قرات مین اور علم اور ہجرت مین برابر تو امامت کرے بڑا قوم
کا عمر مین **فائدہ** اس حدیث مین اتنے مرتبے ہی مذکور ہین علما نے کہا ہے اگر سن مین بھی
برابر ہون خوش رو اور خوش شکل امامت کرے اگر شکل مین بھی برابر ہون تو جو نسب مین شریف ہو
امامت کرے وَلَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِہٖ وَلَا یَقْعُدْ فِیْ بَیْتِہٖ عَلٰی
تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اور چاہیے کہ امامت نکرے مرد مرد کی اسکے حکم کے مکان مین اور نہ بیٹھے

اسکے سند پر مگر اسکے حکم سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس سے ثابت ہوا کہ امام اور خلیفہ اور حاکم اور امام مسجد محلہ اور صاحب خانہ کے بغیر حکم انکے جگہہ پر امامت نکرے اسی لئے ابن عمر باوجود اس فضیلت کے پیچھے حجاج ظالم کے نماز پڑھتے تھے وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ اور ایک روایت مین مسلم کی اور نہ امامت کرے مرد مرد کی اسکے گھر مین

وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہون تین شخص پھر چاہئے کہ امامت کرے انکی ایک ان مین سے وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ اور زیادہ سزاوار انکا امامت کے واسطے اچھا پڑھنے والا ہی انکا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَذُكِرَ حَدِيثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِي بَابٍ بَعْدَ بَابِ فَضْلِ الْأَذَانِ اور ذکر کیا حدیث کو مالک بن حویرث کی ایک باب مین بعد باب فضل اذان کے کہ اس حدیث مین حکم ہی کہ اگر دو شخص ہون تو ایک اذان دیوے دوسرا امامت کرے پھر مولف نے ذکر اس حدیث کا وہان مناسب جانا اور مصابیح مین اس جگہہ ذکر کیا

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤَذِّنْ لَكُمْ خِيَارُكُمْ روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہئے کہ اذان دیوے واسطے تمہارے نیک اور دیانت دار تمہارا کس واسطے کہ روزے نماز کے وقت کی محافظت کا کام انکے ہاتھ مین ہی پھر چاہئے کہ موذن امانت اور دیانتدار ہووے اور دوسری بات یہہ ہی کہ اذان بلند جگہہ پر دیتے ہین لوگون کے گھر کے حال سے واقف ہوتے ہین اس واسطے چاہئے کہ متقی موذن ہو کہ نظر محارم پر نکرین وَلْيَؤُمَّكُمْ قُرَّاؤُكُمْ اور چاہئے کہ امامت کرے تمہاری خوب پڑھنے والے تم مین سے قرآن کو رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

وَعَنْ أَبِي عَطِيَّةَ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِينَا إِلَى مُصَلَّانَا اور روایت ہی ابی عطیۃ العقیلی سے جو تابعین کے تیسرے طبقہ مین ہین کہا اسنے کہ تھے مالک بن حویرث نے جو صحابی ہین آیا کرتے ہمارے پاس ہماری مسجد مین يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا باتین کرتے سو پھر آیا وقت نماز کا ایک دن قَالَ أَبُو عَطِيَّةَ فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ کہے ابوعطیہ نے پھر کہے ہمنے مالک بن حویرث کو امام ہوا ور نماز پڑھو قَالَ لَنَا قَدِّمُوا رَجُلًا مِنْكُمْ يُصَلِّي بِكُمْ کہے مالک ہمکو آگے

کرو اور امام بناؤ ایک مرد کو اپنے بین سے کہ نماز پڑہاوے تمکو وَسَاحَدِّثُکُمْ لِمَ لَا اُصَلِّیْ بِکُمْ ابھی خبر دیتا ہون مین تمکو کہ کسواسطے امامت نہین کرتا ہون مین تمہاری سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا یَؤُمُّھُمْ وَلْیَؤُمَّھُمْ رَجُلٌ مِّنْھُمْ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہے جو شخص کہ ملاقات کو جاوے کسی قوم کی پھر چاہیے کہ امامت نکرے انکی اور چاہیے کہ امامت کرے انکی ایک شخص ان مین سے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا اَنَّہُ اقْتَصَرَ عَلٰی لَفْظِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے مگر ترمذی نے مقتصر کیا قول پر حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے من زار قوما کو آخر تک اور قصہ مالک بن حویرث کا مسجد مین آنے اور بنی عقیل انکو امامت کے لئے بجد ہونے اور انہونے امامت سے ابا کرنے کا ذکر نہین کیا **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَؤُمُّ النَّاسَ وَھُوَ اَعْمٰی اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت کرے لوگون کی اور وہ اندہا تھا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **فائدہ** اس سے ثابت ہوا کہ امامت اندہے کی جایز ہی بغیر کراہت کے اور بھی یہہ حدیث دلیل ہی کہ افضل شخص رہتے ہوے غیر افضل امامت کرنا جایز ہی کیونکہ جب حضرت نے جنگ تبوک کو تشریف لیگئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خلیفہ کئے اپنے اہل بیت پر اور ام مکتوم کو اپنا خلیفہ کئے امامت کے واسطے باوجود حضرت علی افضل رہتے ہوے ام مکتوم کی امامت جایز ہوی اور رسول خدا حضرت علی کو امامت کے واسطے اس لئے خلیفہ نہین کئے کہ تا امامت اہل بیت کے کامون سرانجام کی مانع نہو **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُھُمْ اٰذَانَھُمْ اور روایت ہی ابو امامہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ اوپر نہین جاتی نماز انکی انکے کانون سے اور قبولیت کے مکان تک نہین پہنچتی اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰی یَرْجِعَ ایک غلام بھاگنے والا یہان تک کہ پھر آوے اپنے مالک کے پاس وَامْرَاَۃٌ بَاتَتْ وَزَوْجُھَا عَلَیْھَا سَاخِطٌ دوسری وہ عورت کہ رات گذار دیوے اور خاوند اسکا اسپر غصے مین ہو وَاِمَامُ قَوْمٍ وَّھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ اور تیسرا امام ایک گروہ کا کہ اکثر لوگ ناخوش رہین اس سے اسکے خلاف شرع کامون کے سبب سے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَاتُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُمْ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین قبول کئے جاتی اُن سے انکی نماز مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ پہلا وہ شخص کہ امام ہو کسی قوم کا اور وے اس سے راضی نہین اور ناپسند رکھین اسکو وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ يَّاْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهٗ اور دوسرا وہ شخص کہ آوے نماز کو آخر وقت مین اور بعد گذرنے وقت کے یعنے کامل وقت مستحب گذر گئے بعد آوے وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً اور تیسرا وہ شخص کہ غلام بنالیوے آزاد کو رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُّصَلِّيْ بِهِمْ اور روایت ہی سلامہ بنت حر سے کہی اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق نشانیون سے قیامت کی یہہ ہی کہ ایک دوسرے پر ڈالینگے امامت کو مسجد کے لوگ آپ امام ہونے کو نقبولینگے اور دوسرے کو امام بنو کہینگے نہ پاوینگے کوئی امام کو کہ نماز پڑہے انکے ساتھ **فائدہ** اس حدیث مین اشارہ ہی کہ آخری زمانے مین جہالت اور نااہلیت اسقدر ہوگی کہ ہر شخص امامت سے کنارہ کریگا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد فرض ہی تم پر ہمراہ ہر سردار کے نیک ہو یا بدکار اگرچہ کرے گناہ کبیرہ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ اور نماز واجب ہی تم پر پیچھے ہر مسلمان کے نیک ہو یا بدکار اگرچہ کرے کبیرہ گناہین یعنے فاسق کے پیچھے نماز پڑہنا جائز ہی اگرچہ مکروہ ہی لیکن اعتقاد جواز کا رکھنا واجب ہی بعضون نے کہا ہی اگر فسق اسکا کفر کے حد کو نہ پہنچا ہو اور مرد صالح حاضر نہو تو جائز ہی وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ اور نماز جنازہ واجب ہی ہر مسلمان پر نیک ہو یا بدکار اگرچہ کرتا ہو کبیرہ گناہین **فائدہ** سب علما کا اتفاق ہی کہ میت پر فاجر کی نماز واجب ہی اور امام احمد کہتے ہین کہ خلیفہ فاجر کی میت پر نماز نہ پڑہے اور دوسرے لوگ پڑہین رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عمرو بن سلمۃ قال کنا بماء ممر الناس یمر بنا الرکبان روایت ہی عمرو بن سلمہ سے کہا اسنے کہ رہتے تھے ہم پانی کے کنارے جو گذرگاہ لوگوں کا تھا گذرتے تھے ہمارے پاس سے سواران لنسألهم ما للناس ما للناس ما هذا الرجل پوچھتے تھے ہم ان سے کیا ہوا ہی لوگون کو کیا ہوا ہی لوگون کو اور کیا صفت ہی اس مرد کی یعنے تعجب سے قافلے والون کو پوچھتے تھے کہ لوگون مین دین ظاہر ہوا ہی اور رسول خدا کی کیا صفت ہی فیقولون یزعم ان الله ارسله اوحی الیه اوحی الیه کذا تب کہتے تھے لوگون نے کہ وہ مرد کہتا ہی کہ تحقیق اللہ نے بھیجا ہی اسکو وحی بھیجا ہی اسکے پاس وحی بھیجی ہی اسکے پاس اسطرح یعنے قرآن نازل کیا ہی اور سوارون نے اسکو پڑھ کر سناتے تھے **فائدہ** وحی کہتے ہین لغت مین اسکو جو اشارہ اور پیغام کسی چیز کا دل مین ڈالے فکنت احفظ ذلك الکلام پھر تھا مین یاد کر لیتا اس کلام کو یعنے قرآن کو جو کچھ کہ سوارون نے پڑھتے اور احوال و اوصاف حضرت کے بیان کرتے یاد کر لیتا فکانما یغری فی صدری پھر گویا البتہ جاتا تھا وہ کلام میرے سینے مین وکانت العرب تلوم باسلامهم الفتح اور تھے قبیلے عرب کے توقف اور انتظار کرتے اپنے اسلام لانے مین مکے کی فتح کا فیقولون اترکوہ وقومه فانه ان ظهر علیهم فهو نبی صادق پھر کہتے تھے عرب چھوڑ دو اسکو اسکی قوم کے ساتھ جو قریش ہین پھر تحقیق اگر وہ غالب آیا اپنی قوم پر اور فتح کیا مکے کی تو وہ ہی نبی صادق فلما کانت وقعة الفتح بادر کل قوم باسلامهم وبادر ابی قومی باسلامهم پھر جب ہوی حضرت کو فتح مکے کی آٹھوین سال مین ہجرت سے جلدی کی ہر قوم نے اپنے مسلمان ہونے مین اور جلدی کیا میرے باپ نے میری قوم سے اسلام لانے مین یعنے قوم سے پہلے آپ مسلمان ہوا فلما قدم قال جئتكم والله من عند النبی حقا پھر جسوقت پھر کر آیا سفر سے اپنی قوم پاس کہا تحقیق آیا ہون مین تمہارے پاس قسم ہی اللہ کی سچے نبی کے پاس سے فقال صلوا صلوة كذا فی حین كذا وصلوة كذا فی حین كذا پھر فرمایا پیغمبر خدا نے نماز پڑھو ایسی ایسے وقت مین اور نماز پڑھو ایسی لیسے وقت مین یعنے کیفیت نماز کی اور تعین اسکے وقتون کا تمام بیان فرمایا ہی فاذا حضرت الصلوة فليؤذن احدکم وليؤمكم اكثركم قرانا پھر جب آوے وقت نماز کا پھر

چاہئے کہ اذان دیوے کوئی تم میں سے اور امام ہو تمہارا زیادہ جاننے والا تم میں سے قرآن کو فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِّنِّيْ پھر دیکھے قوم نے تو نہ تھا کوئی خوب جاننے والا قرآن کو میرے سے اور میں سب سے زیادہ جانتا تھا لِمَا كُنْتُ اَتَلَقّٰى مِنَ الرُّكْبَانِ اس سبب سے کہ تھا میں سیکھتا اور یاد کر لیتا قرآن کو سواروں سے فَقَدَّمُوْنِيْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِيْنَ پھر آگے کئے مجھکو اپنے اور امام بنائے اپنا اور میں تھا چھے سات برس کا وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْتُ اِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّيْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَيِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِكُمْ اور تھی مجھ پر ایک چادر جب میں سجدہ کرتا تھا اوپر آجاتی وہ چادر مجھ سے یہاں تک کہ کشف عورت ہو جاتا پھر کہی ایک عورت نے محلے کی کیا نہیں چھپاتے ہو سرین اپنے امام کی فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِيْ بِذٰلِكَ الْقَمِيْصِ پھر خرید کئے کپڑا اور بیتے میرے واسطے پیرہن پھر نہ خوش ہوا میں کسی چیز سے جیسا کہ خوش ہوا میں اس کرتے سے **فائدہ** سبب زیادہ خوشی ہونے کا یہہ تھا کہ اس کم عمری میں اللہ نے اپنے کو یہہ فضیلت اور بزرگی عنایت فرمایا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** اس حدیث سے شافعیہ دلیل لاتے ہیں کہ امامت لڑکے کی صحیح ہے لیکن بالغ اولی ہے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ اور روایت ہے ابن عمر سے کہا اسنے جب آئے پہلے رسول خدا کے مہاجرین مدینے کو كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَفِيْهِمْ عُمَرُ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ امامت کرتے انکی سالم غلام آزاد کئے گئے ابی حذیفہ کے اور ان میں حضرت عمر اور ابو سلمہ بن عبد الاسد تھے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلٰوتُهُمْ فَوْقَ رُءُوْسِهِمْ شِبْرًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہیں بلند کی جاتی ہے انکے واسطے انکی نماز انکے سر کے اوپر ایک بالشت رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ پہلا وہ شخص کہ امام ہووے ایک قوم کا اور وے اس سے ناخوش ہوں وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ دوسری وہ عورت کہ رات گذارے اور خاوند اسکا اسپر غصے میں ہو اور راضی نرہے وَاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ اور دو بھائی کہ کاٹنے والے ہوں حق اسلام کا یعنی سلام اور کلام وغیرہ بند کیا مگر تین روز سے زیادہ ترک کریں ہوں رَوَاهُ

باب ما علی الامام

بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ

ابنُ ماجہ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

یہ باب ہی بیان میں اس چیز کے جو امام پر لازم ہی فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت ہی انس سے کہا اسنے نہیں نماز پڑہا میں نے پیچھے کسی امام کے کبھی بہت ہلکی نماز اور نہ بہت پوری نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنے نماز حضرت کی ہلکی تھی باوجود اسکے تمام اور کامل رہتی تھی وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ اور تحقیق تھے رسول خدا سنتے رونا لڑکے کا پھر ہلکی کرتے نماز خوف سے اسبات کے کہ فتنے میں ڈالی جاوے اسکی ماں نماز توڑنے یا حضور دل چھوڑنے کے خاطر لگانے سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي لَاَدْخُلُ فِي الصَّلٰوةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا اور روایت ہی ابو قتادہ صحابی سے جو بڑے فاضل تھے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں داخل ہوتا ہوں نماز میں اور ارادہ کرتا ہوں نماز کو دراز کرنیکا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِي صَلٰوتِي پہر سنتا ہوں میں رونا لڑکے کا پھر آسانی اور کمی کرتا ہوں میں اپنی نماز میں مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ مِنْ بُكَائِهٖ اس واسطے کہ جانتا ہوں میں سختی سکے ماں کی غم کی اسکے رونے سے **فائدہ** یہ کمال شفقت ہی امت پر کہ باوجود اس عالی مرتبت کے انکی رعایت فرماتے ہیں رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہے کوئی تم میں سے لوگوں کے لئے یعنے امامت کرے انکی پھر چاہیے کہ ہلکی کرے فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ کسواسطے کہ ان میں بیمار ہیں اور کمزور ہیں اور بوڑہے ہیں وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ اور جب نماز پڑہے کوئی تم میں سے اپنے لئے یعنے اکیلا پھر چاہیے کہ لنبی کرے جسقدر کہ چاہے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ اور روایت ہی قیس بن ابو حازم سے جو تابعین میں ہیں کہا اسنے

کو خبر دی مجھکو ابو مسعود انصاری نے تحقیق ایک شخص نے کہا قسم ہی اللہ کی ای رسول خدا تحقیق مین پیچھے رہ جاتا ہون صبح کی نماز سے بسبب فلانے کے نام ایک شخص کا لیا کہتے ہین کہ وہ شخص ابی بن کعب ہی بعضون نے کہا معاذ بن جبل ہی قول اول صحیح ہی مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ پھر نہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ کرنے مین بہت زیادہ غصے مین اسکے اس دن کے غصے سے ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ پھر فرمایا تحقیق بعضے تم مین سے بھگانے والے ہین لوگونکو جماعت سے فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ پھر جو کوی نماز پڑہے تم مین لوگون کے ساتھ پھر چاہئے کہ ہلکی کرے نماز اور لمبی نکرے قرات پھر بیشک ان مین کمزور ہین اور بوڑہے ہین اور حاجت والے ہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہتے ہین جو لوگ کہ امام ہین تمہارے واسطے ہی اور فایدہ انکا بھی ہی لیکن ذکر اسکا نہ کیا قرینے پر چھوڑ دیا بعضے کتابون مین مصابیح کے وَلَہُم بھی موجود ہی وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ اور ٹھیک اور درست ادا کرین تو پھر تمکو ثواب جو پڑہتے ہو اور نیت و قصد جماعت کا کئے ہو اور ان پر ہی گناہ جو قصد کرتے ہین فائدہ یہہ وصیت ہی سرور عالم سے کہ بعد اسکے جو حاکمان اور امیران پیدا ہونگے اور امامت نماز کی کرینگے اور اسکے ادا کرنے مین رعایت احکام اور آداب کی نکرینگے تو تم اپنی نماز کو ٹھیک اور درست پڑہو اگر وہ بھی اچھی طرح سے پڑہین انکو بھی فایدہ ہی اور تمکو بھی اگر وہ درست طرح سے نہ پڑہین تو تمنے تو درستگی سے پڑہا ہی تم کو ثواب ملیگا اور انکو گناہ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور یہہ باب خالی ہی دوسری فصل سے اس سبب سے مولف نے تیسری فصل لایا ہی اور کہا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ روایت ہی عثمان بن ابو العاص سے جو صحابی ہین کہا اسنے جو کچھ کہ آخر مین عہد کیا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ تھا کہ جب

امامت کرے تو کسی قوم کی پھر ہلکی پڑھے انکے ساتھ نماز رواہ مسلم وفی روایۃ لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ ام قومک روایت کیا اسکو مسلم نے اور ایک روایت مین مسلم کی ایسا آیا ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان بن ابو العاص کو امامت کرا اپنی قوم کی قال قلت یا رسول اللہ انی اجد فی نفسی شیئاً کہا عثمان نے عرض کیا مین اے رسول خدا تحقیق مین پاتا ہون اپنے دل مین کچھ یعنے کچھ غرور آتا ہی امام ہونے سے یا کہ وسوسہ آتا ہی یا یہہ کہ ڈرتا ہون کہ مجھ سے حق امامت کا ادا نہو سکیگا قال ادنہ فاجلسنی بین یدیہ فرمایا نزدیک آ اور بٹھایا مجھکو اپنے آگے ثم وضع کفہ فی صدری بین ثدیی پھر رکھے اپنے دونون ہتھیلیان میرے سینے پر دونون چھاتی کے درمیانے ثم قال تحول فوضعھا فی ظھری بین کتفی پھر فرمایا پیٹھ پھیر اور رکھے ہاتھ میری پیٹھ پر دونون مونڈہون کے درمیانے تب دور کیا مجھ سے جو سبب کہ امامت سے مانع تھا برکت سے دست مبارک کے ثم قال ام قومک پھر فرمایا امامت کرا اپنی قوم کی فمن ام قوماً فلیخفف فان فیھم الکبیر وان فیھم المریض وان فیھم الضعیف وان فیھم ذا حاجۃ پھر جو شخص کہ امامت کرے کسی قوم کی پھر چاہیئے کہ ہلکی کرے کہ واسطے کہ ان مین بوڑھے ہین اور تحقیق ان مین بیمار ہین اور تحقیق ان مین کمزور ہین اور تحقیق ان مین حاجت والے ہین فاذا صلی احدکم وحدہ فلیصل کیف شاء پھر جب نماز پڑھے کوئی تم مین سے اکیلا پھر چاہیئے کہ نماز پڑھے جسطرح سے کہ چاہے ۲ وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا بالتخفیف اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کرتے ہمکو ہلکی نماز پڑھنے اور قرات مین تخفیف کرنے کا ویومنا بالصافات اور امامت کرتے ہماری حضرت نے سورۂ صافات سے اور مانند اسکے یعنے طول کرتے قرات کو حضرت نے اور انکی طول قرات ہمکو ہلکی معلوم ہوتی رواہ النسائی روایت کیا اسکو نسائی نے

باب ما علی الماموم من المتابعۃ وحکم المسبوق

یہہ باب ہی بیان مین اس چیز کے جو مقتدی پر لازم ہی امام کے تابعداری سے اور مسبوق کے حکم کے بیان مین جسنے پہلے نماز کو امام کے ساتھ نپایا ہی

الفصل الاول فصل پہلی

عن البراء بن عازب قال کنا نصلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا قال سمع اللہ لمن حمدہ

باب ما علی الماموم

لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰی يَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهُ عَلَی الْاَرْضِ
روایت ہی برا ابن عازب صحابی سے کہا اسنے کہ تھے ہم نماز پڑہتے پیچھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پھر جب کہتے حضرت سمع اللہ لمن حمدہ خم نکرتا تھا کوئی ہم مین سے اپنی پیٹھ کو
یہان تک کہ رکھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی کو زمین پر یعنے ہم لوگ رسول خدا کے
ساتھ سجدہ نہین کرتے بلکہ رکوع سے سر اٹھا کر کھڑے رہتے جب حضرت نے اپنی پیشانی مبارک
زمین پر رکھتے تب ہم سجدے مین جاتے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ
اور روایت ہی انس سے کہا اسنے نماز پڑہے ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک دن فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهُ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ پھر جب پڑھ چکے اپنی نماز متوجہ
ہوے ہم پر اپنے مبارک منہہ سے یعنے منہہ ہمارے طرف کرکے بیٹھے فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ
اِمَامُكُمْ اور فرماے ای لوگو تحقیق مین ہون امام اور پیشوا تمہارا فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّكُوْعِ
وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ سو میرے سے پہلے نکرو رکوع اور نہ سجدہ
اور نہ قیام اور نہ سلام پھیرنا یا اٹھ کھڑے ہونا نماز کی جگہہ سے بعد نماز کے مجھ سے پہلے اور
نہ سمجھو کہ مین خبر نہ رکھتا ہون تمہارے احوال سے فَاِنِّیْ اَرٰكُمْ اَمَامِیْ وَمِنْ خَلْفِیْ پھر
کیونکہ بیشک مین دیکھتا ہون تمکو اپنے آگے سے اور اپنے پیچھے سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت
کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جلدی نکرو امام سے اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا جب امام اللہ اکبر کہے پھر تکبیر کہو تم
اسکے پیچھے متصل وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ اور جب کہے امام ولا الضالین اسکے
متصل کہو تم آمین وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اللّٰهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور جب رکوع کرے اسکے پیچھے متصل رکوع کرو تم اور جب کہے امام سمع اللہ
لمن حمدہ پھر کہو تم اللہم ربنا لک الحمد فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ امام سمع اللہ لمن حمدہ کہتا
اور مقتدی ربنا لک الحمد بولتا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر اِلَّا اَنَّ الْبُخَارِیَّ
لَمْ يَذْكُرْ وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ مگر تحقیق بخاری نے نہین ذکر کیا واذا قال ولا الضالین و
تقولوا آمین کو وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ

فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سوار ہوے گھوڑے پر پھر گراسے گئے گھوڑے کی پیٹھ سے فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ پھر چھیلا گیا رسول
خدا کے داہنی طرف فَصَلّٰى صَلٰوةً مِنَ الصَّلَوٰتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا تب نماز
پڑہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازون مین سے ایک نماز اور آپ تھے بیٹھے ہوے پھر نماز
پڑہتے ہم لوگ نے بھی پیچھے حضرت کے بیٹھے ہوے فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ
بِهٖ پھر جب فارغ ہوے نماز سے فرمایا کہ سواے اسکے نہین کہ مقرر کیا گیا ہی امام تاکہ تابعداری
کی جاوے اسکی فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا پھر جب نماز پڑہے امام کھڑے ہو کر نماز پڑہو تم کھڑے
ہو کر وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا اور جب رکوع کرے امام پھر رکوع کرو تم وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا اور جب
سر اٹھاوے امام سر اٹھاؤ تم فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پھر
جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ تب کہو تم ربنا لک الحمد وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا اور جب سجدہ کرے
امام سجدہ کرو تم وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ اور جب نماز پڑہے امام بیٹھ کر
نماز پڑہو مقتدیان سب بیٹھ کر قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ اِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ
فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ کہا حمیدی نے قول رسول خدا جب نماز پڑہے امام بیٹھ کر پھر نماز پڑہو تم
بیٹھ کر یہہ قول قدیم بیماری مین حضرت کے تہا جو گھوڑے پر سے گرنے کے سبب سے ہوی تھی ثُمَّ
صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ لَمْ يَاْمُرْهُمْ
بِالْقُعُوْدِ پھر نماز پڑہے بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر اور لوگ انکے پیچھے کھڑے تھے
حکم نہ فرمایا انکو بیٹھنے کا وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اور عمل نہ کیا جاتا ہی مگر پچھلے فعل پر پھر اُس سے پچھلے فعل پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **فائدہ** آخری
فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ناسخ فعل اول کا ہی هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ اِلٰى اَجْمَعُوْنَ
یہہ لفظ بخاری کا ہی اور موافقت کیا مسلم نے بخاری کی اجمعون تک اور قال الحمیدی سے آخر تک مسلم نے
روایت نہ کیا وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا اور زیادہ کیا
مسلم نے ایک روایت مین اس عبارت کو کہ اختلاف نکرو تم امام سے اور جب سجدہ کرے امام پھر
سجدہ کرو تم وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ جب بھاری ہوے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے جب آپکی بیماری سخت ہوی اور ضعف نہایت کو پہنچا تب آے بلال

باب ما علی الماموم

کو خبر دیوین حضرت کو نماز کی **فائدہ** عادت یہہ تھی کہ بعد اذان کے جب آنے مین حضرت کے دیر ہوتی
بلال دروازے پر آتے اور خبر دیتے کہ سب لوگ نماز کے واسطے مسجد مین جمع ہوے ہین اس بیماری کی
حالت مین بھی بلال آئے کہ خبر دیوین اور دریافت کرین کہ حضرت خود مسجد کو تشریف لاتے ہین یا کسیکو
اصحاب مین سے امامت کرنے کے واسطے حکم فرماتے ہین فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَکْرٍ اَنْ یُصَلِّیَ بِالنَّاسِ
جب فرمائے حضرت نے میرے طرف سے ابو بکر کو کہو کہ نماز پڑہے لوگون کے ساتھ اور امامت کرے
انکی فَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ تِلْکَ الْاَیَّامَ پھر نماز پڑہے ابو بکر ان دونون مین لوگون کے ساتھ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً پھر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پائے اپنی ذات
مبارک مین تخفیف اور تندرستی فَقَامَ یُھَادٰی بَیْنَ رَجُلَیْنِ پھر کھڑے ہوے چلائے جاتے تھے
درمیانے دو مرد کے کہ دو شخص کے کاندہون پر ہاتھ رکھ کر چلے وَرِجْلَاہُ تَخُطَّانِ فِی الْاَرْضِ
اور دونون مبارک پانون حضرت کے خط کھینچتے تھے زمین مین بے قوتی کے سبب سے حَتّٰی دَخَلَ
الْمَسْجِدَ یہان تک کہ داخل ہوے مسجد مین اسی طور سے فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ حِسَّہٗ ذَھَبَ
یَتَاَخَّرُ پھر جب سنے ابو بکر نے آہٹ رسول خدا کے آنے کی پیچھے ہٹنے لگے تا کہ حضرت آگے اگر امامت
کرین فَاَوْمٰی اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ تب اشارہ کئے ابو بکر کو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ہٹے اور اپنی جگہہ پر ہی کھڑے رہے فَجَاءَ حَتّٰی جَلَسَ عَنْ
یَسَارِ اَبِیْ بَکْرٍ پھر آئے حضرت نے یہان تک بیٹھے بائین طرف ابو بکر کے فَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ یُصَلِّیْ
قَائِمًا وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَاعِدًا پھر تھے ابو بکر نماز پڑہتے کھڑے
ہوے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے بیٹھے ہوے یَقْتَدِیْ اَبُوْبَکْرٍ بِصَلٰوۃِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ یَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوۃِ اَبِیْ بَکْرٍ اور اقتدا کرتے
تھے ابو بکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کی اور لوگ اقتدا کرتے تھے ابو بکر کے نماز کی یعنے اس نماز
مین امام حضرت تھے اور ابو بکر حضرت کے افعال رکوع وسجود وغیرہ دیکھ کر نماز پڑہتے تھے اور
سب لوگ بھی حضرت کی اقتدا کرتے تھے جو لوگ کہ دور تھے اور حضرت کے افعال انکے دیکھنے مین
نہ آتے اور تکبیر آپکی انکے سننے مین نہ آتی تھی وہ لوگ ابو بکر کے افعال دیکھتے اور انکی تکبیر سنکے نماز پڑہتے
تھے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّھُمَا یُسْمِعُ اَبُوْبَکْرٍ النَّاسَ التَّکْبِیْرَ اتفاق ہے
مسلم اور بخاری کا اسپر اور ایک روایت مین مسلم اور بخاری کے آیا ہی کہ سناتے تھے ابو بکر لوگون کو
تکبیر وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلَا يَخْشٰى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین ڈرتا ہی وہ شخص جو کہ اٹھاتا ہی اپنا سر آگے امام کے اس سے بنا دالے اللہ اسکا سر مانند سر گدہے کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** امام محمد غزالی نے کہا کہ یہ اس سے نادانی اور بے عقلی ہی کہ اسنے امامت کے معنے کو جو تابعداری ہی نہین سمجہا اور طیبی نے کہا مراد اس سے یہ ہی کہ بے وقوفی مین گدہے کے سرکیا بناویگا کیونکہ اس امت مین مسخ نہین ہوتا ہی یا مراد یہہ ہی کہ آخرت مین گدہے کی صورت بناویگا نہ دنیا مین واللہ اعلم

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ عَلِيٍّ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ روایت ہی علی اور معاذ بن جبل سے کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوئی تم مین سے نماز کو اور امام ہی کسی حال مین یعنے قیام یا رکوع یا سجود وغیرہ کسی حال مین بھی ہو پھر چاہیے کہ کرے جیسا کہ کرتا ہی امام یعنے تحریمہ باندہ کر جو فعل کہ امام کرتا ہی وہ کرے لیکن رکعت محسوب ہوتی ہی رکوع مین شریک ہونے سے نہ بعد اسکے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آؤ تم نماز کو جس حال مین کہ مین ہون سجدہ کرنے والا پھر سجدہ کرو تم وَلَا تَعُدُّوْهُ شَيْئًا اور حساب مین نہ گنو اسکو کچھ یعنے وہ رکعت مت گنو نہ ملی اگر رکوع کو پاتے تو وہ رکعت ملتی وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ اور جو شخص کہ پایا رکعت کو بیشک پایا نماز کو **فائدہ** اسکے دو معنے ہوتے ہین ایک یہہ کہ رکعت سے مراد رکوع اور صلوۃ سے مراد رکعت ہی یعنے جو شخص کہ رکوع پایا امام کے ساتھ وہ شخص اس رکعت کو پایا دوسرا معنے یہہ ہی جس شخص نے کہ ایک رکعت پایا امام کے ساتھ حاصل ہوتا ہی اسکو ثواب جماعت کا اور اسکی فضیلت ہدایہ مین لکھا ہی جسنے آخری رکعت ظہر کی پایا امام کے ساتھ اسنے ثواب جماعت کا نہ پایا مگر مذہب حنفیہ مین جسنے امام کو پایا جمعہ کی نماز مین اسنے پایا جمعہ کو رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى اور روایت ہی انس سے

کہ بعض نسخے میں حدیث عن ابی ہریرہ ... [illegible]

کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے خالص واسطے اللہ کے بغیر غرض کے چالیس روز جماعت مین اس طور سے کہ پاوے پہلی تکبیر کو **فائدہ** اس سے یہہ ظاہر ہوتا ہی کہ تکبیر تحریمہ کے وقت حاضر رہے فقہا کہے ہین کہ وعاے افتتاح مین شریک ہو نا بھی یہی حکم رکھتا ہی بعضون نے کہا پہلی رکعت کو پانا بھی کفایت کرتا ہی كُتِبَ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ لکھے جاتے ہین اسکے واسطے دو خط ایک خط نجات کا دوزخ کی آگ سے دوسرا خط بیزاری کا نفاق سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ اور روایت ہی ابو ہریرۃ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ وضو کیا پھر اچھا کیا اپنا وضو ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا پھر گیا مسجد کو اور پایا لوگون کو کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہین اور نہ پایا جماعت کو دیتا ہی اسکو اللہ مانند ثواب اس شخص کے کہ پڑہتا ہی نماز اور حاضر ہوا نماز کو لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا کم نہین کرتا ہی ثواب کو اسکے ثواب سے انکے جو نماز پڑھ چکے ہین کچھ **فائدہ** یہہ کب ہی کہ جب اسنے وقت کی تاخیر اپنے قصور سے نکرے اور سچی نیت سے آوے تب اجر و ثواب انکا پاتا ہی رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی نے **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑھ چکے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تب فرمایا کیا نہین ہی کوئی شخص کہ صدقہ دیوے اور احسان کرے اس شخص پر پھر نماز پڑہے اسکے ساتھ تا وہ ثواب جماعت کا پاوے یعنے یہہ احسان ہی اس مرد پر فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ پھر کھڑا ہوا ایک شخص اور نماز پڑھا اسکے ساتھ **فائدہ** بیہقی مین لکھا ہی کہ وہ شخص ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ روایت ہی عبید اللہ بن عبد اللہ سے جو تابعین سے ہین کہا اسنے آیا مین نے حضرت عائشہ کے پاس اور کہا مین الا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کیا خبر نہین دیتے ہو آپ

باب انما جعل الامام

مجھکو بیماری سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قالت بلی ثقل اخبرنی
مین بیماری سے حضرت کے اور بیماری کا بیان شروع کئے ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ بہت بیمار ہوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تب فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگون نے
فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ تب عرض کئے ہمنے نہین پڑہے ہین ای رسول خدا
اور وہ لوگ انتظار کرتے ہین آپ کی فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ تب فرمایا رکھو میرے واسطے
پانی لگن مین **فائدہ** صراح مین لکھا ہی مخضب لگن اور تغارے کو کہتے ہین قَالَتْ فَفَعَلْنَا
فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ کہے حضرت عائشہ نے پھر رکھے ہمنے پانی پھر غسل
کئے حضرت نے پھر چاہے کہ اٹھین پھر بیہوشی ہوی آپ پر بعد تھوڑی دیر کے ہوش مین آے
فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ
پھر فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگ عرض کئے ہمنے ای رسول خدا نہین وہ انتظاری کرتے ہین آپکی فرمایا
رکھو میرے واسطے لگن مین پانی قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ
ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ
مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ
اَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ کہے حضرت بی بی عائشہ نے تب
بیٹھے حضرت اور غسل کئے پھر چاہے کہ اٹھین پھر بیہوشی ہوی آپ پر بعد تھوڑے دیر کے ہوش مین آے
اور فرماے کیا نماز پڑھ چکے لوگ عرض کیا ہمنے نہین اور وہ انتظاری کرتے ہین آپکی ای رسول خدا
فرمایا رکھو میرے واسطے پانی لگن مین پھر بیٹھے اور غسل کئے پھر چاہے کہ اٹھین پھر بیہوشی ہوی آپ پر
بعد اسکے ہوش مین آئے اور فرمایا کیا نماز پڑھ چکے لوگون نے عرض کیا ہمنے نہین اور وہ منتظر ہین آپکے
ای رسول خدا اعد لوگ بیٹھے ہین مسجد مین انتظاری کھینچتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطے نماز عشاء
آخر کے **فائدہ** نماز مغرب کو کبھو عشاء کہتے ہین اسواسطے عشا کی نماز کو عشاء آخر کہے فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ بِاَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ تب بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی کو ابوبکر کے پاس کہ نماز پڑھے لوگون کے ساتھ اور امامت کرے انکی فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ فَقَالَ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ پھر آیا ابوبکر کے پاس
بھیجا ہوا شخص رسول خدا کا اور کہا بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتے ہین آپکو کہ نماز پڑہین تم

لوگون کے ساتھ فقال ابو بکر وکان رجلا رقیقا یا عمر صل بالناس فقال له عمر انت
احق بذلك تب کہے ابو بکر نے اور تھے وہ آدمی نرم دل ای عمر نماز پڑھو تم لوگون کے ساتھ پھر کہے
انکو عمر نے کہ تم زیادہ لایق ہو اسکے فصلی ابو بکر تلك الایام پھر نماز پڑھے ابو بکر نے ان دونون مین
جو وے سترہ روز تھے ثم ان النبی صلی الله علیه وسلم وجد فی نفسه خفة
بعد اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پایے اپنی مزاج مین تخفیف وخرج بین رجلین احدهما
العباس اور نکلے دو شخصون کو ٹیک کر ایک اُن مین سے عباس تھے لصلوة الظهر و
ابو بکر یصلی بالناس واسطے نماز ظہر کے اور ابو بکر نماز پڑھا رہے تھے لوگون کو فلما راه
ابو بکر ذهب لیتاخر فاومی الیه النبی صلی الله علیه وسلم بان لا یتاخر
پھر جب دیکھے حضرت کو ابو بکر نے ارادہ کئے کہ پیچھے ہٹین تب اشارہ کئے اسکے طرف نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ نہ پیچھے ہٹے اور اپنی جگہہ پر رہے قال اجلسانی الی جنبه فاجلساه الی جنب
ابی بکر والنبی صلی الله علیه وسلم قاعد فرمایے رسول خدا نے اُن دونون مردو
جن پر ٹیکا دیکر آیے تھے کہ بٹھا دو مجھکو ابو بکر کے پہلو مین پھر بٹھا دیئے آپکو پہلو مین ابو بکر کے اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہویے تھے قال عبید الله فدخلت علی عبد الله
بن عباس فقلت له الا اعرض علیك ما حدثتنی عائشة عن مرض رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال هات فعرضت علیه حدیثها کہا عبید اللہ نے جو راوی
ہی اس حدیث کا پھر آیا مین عبد اللہ بن عباس کے پاس اور کہا مین نے انکو کیا نہ بیان کرون مین
تم سے وہ حدیث کو جو بیان کئے عائشہ نے رسول خدا کی بیماری کے احوال سے تب کہا ابن عباس نے
دیے مجھکو یعنی بیان کر پھر بیان کیا مین نے انسے حدیث کو عائشہ کے فما انکر منه شیئا
غیر انه قال اسمت لك الرجل الذی کان مع العباس قلت لا قال هو علی
پھر انکار نہ کیا ابن عباس نے حدیث سے عائشہ کے کچھ مگر اتنا کہا کہ بھلا نام لیا تھا عائشہ نے تیرے
واسطے اس شخص کا جو تھا عباس کے ہمراہ کہ جن پر ٹیکا دیکر حضرت نے مسجد کو تشریف لایے تھے
کہا مین نے نام اس شخص کا نہین لئے کہا ابن عباس نے وہ شخص نے علی رضی اللہ عنہ سے تھے
متفق علیه اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وعن ابی هریرة انه کان
یقول من ادرك الركعة فقد ادرك السجدة اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
تحقیق وہ کہتے تھے جو شخص کہ پایا رکوع کو پھر تحقیق پایا اسنے رکعت کو ومن فاته

باب من صلی صلوۃ مرتین

قِرَاءَةُ اُمِّ الْقُرْاٰنِ فَقَدْ فَاتَهُ خَيْرٌ كَثِيْرٌ اور جو شخص کہ چھوٹ گئی اُس سے قرات الحمد کی پھر تحقیق چھوٹ گئی اُس سے بہت نیکی رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے **فائدہ** اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض نہین کیونکہ اگر فرض ہوتا تو اسکے نہ پڑھنے سے نماز جاتی فرماتا **وَعَنْهُ**[۳] اَنَّهُ قَالَ الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهُ وَيَخْفِضُهُ قَبْلَ الْاِمَامِ فَاِنَّمَا نَاصِيَتُهُ بِيَدِ الشَّيْطَانِ اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے جو شخص کہ اٹھاوے اپنا سر یا جھکاوے اسکو امام سے پہلے نہین ہین اسکی پیشانی کے بال مگر ہاتھ مین شیطان کے کہ پھراتا ہی اسکو برخلاف شریعت اور سنت کے رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے

بَابُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً مَرَّتَيْنِ

یہہ باب ہی بیان مین اس شخص کے حال کے کہ نماز پڑہے دوبار **فائدہ** اسکی کئی صورتین ہوتی ہین یہان مقصود یہہ ہی کہ جب کسی نے نماز فرض پڑھ چکا پھر مسجد مین جماعت ہوتی دیکھا تو چاہیے کہ جماعت کے ساتھ پڑھ لیوے اور اسکی تفصیل فقہہ مین مذکور ہی اور پہلے بھی تھوڑا اس سے باب مین اوقات النہی کے بیان کیا ہی دوسری صورت یہہ ہی کہ کسی نے امام کے ساتھ فرض پڑھ چکا بعد اسکے لوگون کی امامت کیا تو یہہ شافعیہ کے پاس جایز ہی اور انہون نے اسکو تکرار فرض کہتے ہین حقیقت مین فرض کی تکرار نہین بلکہ دوسرے بار جو پڑہا نفل ہو جاتی ہی مگر اتنا ہی کہ نیت فرض کی کیا چاہیے انکے پاس قول مشہور سے اور اقتدا فرض کا نفل پڑہنے ہارے کے ساتھ جایز ہی انکے مذہب مین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ**[۱] جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھے معاذ بن جبل نماز پڑہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهُ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ پھر آتے تھے اپنی قوم کے پاس اور پڑہتے تھے وہی نماز انکے ساتھ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْهُ**[۲] قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ اور بھی روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھے معاذ بن جبل نماز پڑہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَاءَ پھر آتے معاذ اپنی قوم کے پاس پھر پڑہتے انکے ساتھ نماز عشا کی وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ اور وہ نماز جو معاذ قوم کے ساتھ پڑہتے تھے نفل تھی انکے واسطے اور انکے ساتھ جو لوگ کہ پڑہتے انکی نماز فرض تھی **فائدہ** پس معلوم ہوا کہ نفل پڑہنے والے کے ساتھ فرض پڑہنا درست ہی رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا اسکو بیہقی اور دارقطنی نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

[illegible handwritten marginal notes]

باب من صلى صلوٰة مرتين

فصل دوسری عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ روایت ہی یزید بن اسود صحابی سے کہا اسنے حاضر ہوا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو حضرت کے کہ حجۃ الوداع کہتے ہین اسکو اور حج کیا مین انکے ساتھ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ اور پڑھا مین رسول خدا کے ساتھ نماز صبح کی مسجد مین خیف کے جو منا مین ہی فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ وَانْحَرَفَ پھر جب پڑھ چکے حضرت نے نماز اپنی اور پھرے فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ پھر یک بیک حضرت نے نزدیک بین ساتھہ دو شخص کے جو بیٹھے تھے اخیر مین قوم کے لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهٗ نماز نہین پڑہے تھے ان دونون نے حضرت کے ساتھ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْئَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فرمایا حضرت نے لاؤ ان دونون کو میرے پاس پھر لاے انکو حضرت کے پاس کانپتا ہوا گوشت انکا خوف اور دہشت سے رسول اللہ قَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا تب فرمایا حضرت نے کس چیز نے منع کی تمکو نماز پڑہنے سے ہمارے ساتھ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا تب عرض کئے ان دونون شخصون نے ای رسول خدا تحقیق ہم نماز پڑھ چکے تھے اپنے گھرون مین قَالَ فَلَا تَفْعَلَا فرمایا پھر ایسا نکرو اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ جب نماز پڑھ چکے ہوا اپنے گھرون مین پھر آوین تم مسجد کو جس حال مین کہ جماعت سے نماز پڑہتے ہین پھر نماز پڑھ لو انکے ساتھ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ پھر تحقیق یہہ نماز جو جماعت کے ساتھ پڑہتے ہو نفل ہی اگرچہ پہلی نماز جماعت کے ساتھ پڑہے ہون یا بے جماعت رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ روایت ہی بسر بن محجن تابعی سے نقل کیا اسنے اپنے باپ محجن سے تحقیق کہ تھا باپ اسکا مجلس مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَرَجَعَ پھر اذان کہی گئی نماز کے لئے پھر کھڑے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نماز پڑہے اور فارغ ہوکر پھرے وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ حس حال مین کہ محجن بیٹھا ہوا تھا اپنے نشست کی جگہہ پر اور حضرت کے ساتھ نماز نہین پڑہا محجن نے مین کہنے کی مقام مین اپنا نام ہی بیان کیا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ تب فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس چیز نے

باب من صلی صلوٰۃ مرتین

باز رکھی تجھکو نماز پڑھنے سے لوگوں کے ساتھ کیا نہیں ہی تو مرد مسلمان فقال بلیٰ یا رسول اللہ و لکنی کنت قد صلیت فی اہلی عرض کیا محجن نے ہان مسلمان ہون مین ای رسول خدا لیکن نماز پڑھ چکا تھا اپنے گھر والون مین فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جئت المسجد وکنت قد صلیت فاقیمت الصلوٰۃ فصل مع الناس تب فرمایا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے تو مسجد کو اور پڑھ چکا ہو تو نماز اپنے گھر مین اور اقامت کہی جاوے نماز پھر پڑھلے نماز لوگون کے ساتھ وان کنت قد صلیت اگرچہ ہی تو تحقیق نماز پڑھا ہو رواہ مالک والنسائی روایت کیا اسکو مالک اور نسائی نے **وعن** رجل من اسد بن خزیمۃ انہ سأل ابا ایوب الانصاری اور روایت ہی ایک شخص سے جو قبیلے سے اسد بن خزیمہ کے تھا تحقیق اسنے سوال کیا ابو ایوب انصاری سے جو مشہور صحابی ہین قال یصلی احدنا فی منزلہ الصلوٰۃ ثم یاتی المسجد وتقام الصلوٰۃ کہا اس شخص نے نماز پڑھتا ہی ایک ہم مین سے اپنے گھر مین پھر آتا ہی مسجد کو اور اقامت کہی جاتی ہی نماز مسجد مین فاصلی معہم پھر نماز پڑھلون مین انکے ساتھ بیان صیغہ غائب سے صیغہ متکلم طرف التفات کیا ہی فاجد فی نفسی شیئا من ذلک پھر پاتا ہون مین کچھ کراہیت اپنی ذات مین نماز کو دوبار پڑھنے سے حدیث کے بعضے شارح نے کہا مراد یہہ کہ پاتا ہون مین راحت اور حضور فقال ابو ایوب سألنا عن ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم تب کہا ابو ایوب نے پوچھے ہین ہم اس حال سے جو تو پاتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو قال فذلک لہ سہم جمع فرمایا حضرت نے جواب مین ہمارے سوال کے پھر وہ اسکو حصہ ہی جماعت کا سو چاہیے کہ کچھ کراہیت دل مین نہ لاوے **فائدہ** دوسرا معنا لیوین تو اس صورت مین اس عبارت کا معنا یہہ ہوتا ہی کہ جو وہ پاتا ہی راحت اور حضور دل سو اثر جماعت کا ہی وہ حصہ ہی اسکا رواہ مالک وابو داؤد روایت کیا اسکو مالک اور ابو داؤد نے **وعن** یزید بن عامر قال جئت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی الصلوٰۃ فجلست ولم ادخل معہم فی الصلوٰۃ اور روایت ہی یزید بن عامر صحابی سے کہا اسنے آیا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ نماز پڑھ رہے تھے لوگون کے ساتھ پھر بیٹھ گیا مین اور داخل نہوا انکے ساتھ نماز مین فلما انصرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رانی جالسا فقال الم تسلم پھر جب پھرے نماز پڑھ کے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا مجھکو بیٹھا ہوا اور فرمایا کیا اسلام نہین

باب مین صلوٰۃ مرتین

لایا تو ای یزید جو نماز نہین پڑہتا ہی قُلْتُ بَلٰی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ اَسْلَمْتُ عرض کیا مین نے ہان بیشک ایمان لایا ہون مین ای رسول خدا قَالَ وَمَا مَنَعَکَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِیْ صَلٰوتِہِمْ فرمایا کس چیز نے منع کی تجھکو کہ داخل ہو تو لوگون کے ساتھ نماز مین قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ قَدْ صَلَّیْتُ فِیْ مَنْزِلِیْ عرض کیا مین نے تحقیق کہ مین نماز پڑھ چکا تھا اپنے گھر مین اَحْسِبُ اَنْ قَدْ صَلَّیْتُمْ سمجھا تھا کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہو آپ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوۃَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَہُمْ وَاِنْ کُنْتَ قَدْ صَلَّیْتَ تَکُنْ لَکَ نَافِلَۃً پھر فرمایا جب آوے تو نماز کو پھر پاوے تو لوگون کو نماز پڑھتے ہوے پھر نماز پڑھ انکے ساتھ اگرچہ ہی تو تحقیق نماز پڑہا ہوا ہوتی ہی وہ نماز جو دوسرے بار پڑہا لوگون کے ساتھ تجھکو نفل وَھٰذِہٖ مَکْتُوْبَۃٌ اور ہوتی ہی یہہ نماز جو پہلے پڑہا فرض **فائدہ** اس حدیث کے ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ دوسرے بار جو نماز کہ پڑہا نفل ہو جاوے کیونکہ پہلے جو نماز کہ پڑہا ہی اس سے فرض اسکے ذمے سے ساقط ہو جاتا ہی طیبی نے کہا کہ پہلی نماز نفل اور دوسری نماز جو جماعت کے ساتھ ادا کیا ہی فرض ہوتی ہی رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ اُصَلِّیْ فِیْ بَیْتِیْ ثُمَّ اُدْرِکُ الصَّلٰوۃَ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّیْ مَعَہٗ اور روایت ہی ابن عمر سے تحقیق کہ ایک شخص سوال کیا ابن عمر سے اور کہا اس مرد نے ابن عمر کو کہ مین نماز پڑہتا ہون اپنے گھر مین پھر پاتا ہون مین نماز مسجد مین امام کے ساتھ پھر کیا پڑہون مین نماز اسکے ساتھ قَالَ لَہٗ نَعَمْ کہے ابن عمر نے اس شخص کو ہان نماز پڑھ امام کے ساتھ قَالَ الرَّجُلُ اَیَّتَہُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِیْ کہا اس مرد نے کس نماز کو ان دونون مین سے ٹھہراؤن مین اپنی نماز یعنے ان دونون مین سے فرض نماز کونسی ہی قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِکَ اِلَیْکَ کہے ابن عمر نے نہین ہی یہہ ٹھہرانا کام تیرا اِنَّمَا ذٰلِکَ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یَجْعَلُ اَیَّتَہُمَا شَآءَ نہین ہی یہہ مگر اللہ عزوجل کی طرف ان دونون نماز سے جسکو چاہیگا اسکو تیری نماز کریگا یعنے اختیار اللہ کا ان دونون نماز مین جسکو چاہے فرض ٹھہراوے **فائدہ** بعضے شافعی اور امام محمد غزالی اسی کو اختیار کئے ہین اور کہتے ہین کہ ان دونون نماز مین سے ایک فرض ہوتی مگر مقرر نہین کہ پہلی نماز ہی یا پچھلی نماز اور اکثر حدیثون مین آیا ہی کہ پہلی سے فرض نماز ادا ہو جاتی ہی یہی قیاس کے موافق ہی کیونکہ پہلی نماز پڑہتے ہی فرض اسکے گردن سے ساقط ہوتا ہی واللہ اعلم

رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے **وَعَن** سُلَیْمَانَ مَوْلٰی مَیْمُوْنَۃَ قَالَ اَتَیْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَی الْبَلَاطِ اور روایت ہی سلیمان سے جو غلام آزاد کئے ہوے ام المومنین حضرت میمونہ کے کہا اسنے آے ہم ابن عمر کے پاس بلاط مین **فائدہ** بلاط نام ہی ایک جگہہ کا مدینہ منورہ مین کہ جسکو امیر المومنین عمر نے مسجد کے باہر بنواے تھے کہ اگر لوگ کو بات جیت کرنے کی حاجت پڑے تو وہان جاکر بیٹھین اور بات کرین تا مسجد مین بات نکرین وَھُمْ یُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّیْ مَعَھُمْ اور لوگ نماز پڑہتے تھے مسجد مین پھر کہا مین ابن عمر کو کیا نماز نہین پڑہتے آپ انکے ساتھ قَالَ قَدْ صَلَّیْتُ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوۃً فِیْ یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ کہے ابن عمر نے تحقیق مین نماز پڑھ چکا ہون اور بیشک سنا ہون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مت پڑہو ایک نماز کو دن مین دوبار رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداود اور نسائی نے **فائدہ** یہہ حدیث ظاہر مین مخالف ہی اگلے حدیثون کے اور تطبیق انکا اس طور پر ہوتی ہی کہ یہہ حدیث حق مین اس شخص کے ہی جسنے پہلے ہی جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیا ہو اور وہ احادیث حق مین اس شخص کے ہین جسنے پہلے اکیلا نماز پڑہا ہو اور مذہب حنفی یہی ہی **وَعَن** نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ کَانَ یَقُوْلُ مَنْ صَلَّی الْمَغْرِبَ وَالصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَکَھُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا یُعِدْ لَھُمَا اور روایت ہی نافع سے کہا اسنے تحقیق عبد اللہ بن عمر کہتے تھے جو شخص کہ پڑھ چکا نماز مغرب کی یا صبح کی پھر پایا انکو امام کے ساتھ پھر چاہیئے کہ دُہرا کر نہ پڑہے انکو امام کے ساتھ **فائدہ** امام مالک کہتے ہین کہ اس حدیث سے کہ ان دونون نماز کا اعادہ نہین ہی اور امام اعظم ابو حنیفہ کے پاس نماز عصر کا بھی حکم یہی ہی جب کہ آگے پڑھ چکا ہو امام شافعی کے پاس سب نماز کو دوبار پڑہنا جایز ہی رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے

بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِھَا

یہہ باب ہی بیان مین سنتون کے اور انکے فضیلتون مین **فائدہ** مراد سنن سے وہ سنت نمازین ہین کہ جنکو فرض نمازون کے ساتھہ رات دن مین پڑہتے ہین اور رسول خدا نے جنکو ہمیشہ پڑہے ہین انکو سنن رواتب کہتے ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَن** اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ روایت ہی ام المومنین حضرت حبیبہ سے کہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

جو شخص کہ پڑہے دن رات مین بارہ رکعت بنایا جاتا ہی اسکے واسطے گھر بہشت مین اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ چار رکعت پہلے ظہر کے وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا اور دو رکعت بعد ظہر کے وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اور دو رکعت بعد مغرب کے وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ اور دو رکعت بعد عشاء کے وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ اور دو رکعت آگے نماز فجر کے **فائدہ** نماز ظہر کو پہلے ذکر فرمایا اسواسطے کہ وہ پہلی نماز ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے نماز کے اوقات سکھلانے کے لئے آکر اسکو رسول خدا کے ساتھ پڑہے تھے اسی سبب سے ظہر کی نماز کو اول نماز کہتے ہین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اور روایت مین مسلم کے یون آیا ہی اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تحقیق حضرت ام حبیبہ نے کہے کہ سنی ہون مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ نہین ہی کوی بندہ مسلمان کہ پڑہتا ہی اللہ ہی کے لئے ہر روز بارہ رکعت نفل سوائے فرض کے مگر یہہ کہ بناتا ہی اللہ اسکے واسطے گھر بہشت مین اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ یا کہ اس لفظ سے فرمایا کہ بنایا جاتا ہے اسکے لئے گھر بہشت مین **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ نماز پڑہا مین نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعت پہلے ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے **فائدہ** امام شافعی نے اس حدیث کو سند کرکے کہتے ہین کہ سنت نماز ظہر کے آگے دو رکعت ہین اور امام ابوحنیفہ کے پاس ظہر کے آگے سنت چار رکعت ہین اسپر بہی احادیث حضرت علی اور بی بی عائشہ اور ام حبیبہ سے آئے ہین اور ترمذی نے کہا اسی پر ہی عمل اکثر صحابہ کا اور جو کہ بعد انکے علم والے ہوئے ہین وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ اور دو رکعت بعد مغرب کے حضرت کے گھر مین اور دو رکعت بعد عشا کے حضرت کے گھر مین قَالَ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ کہا ابن عمر نے کہ خبر دی مجھکو حفصہ جو میری بہن ہی کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہتے تھے دو رکعت ہلکے جب طلوع ہوتا ہی صبح صادق **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ یہہ دو رکعت بھی گھر مین پڑہتے تھے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور

بخاری کا اسپر وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّىْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ اور بھی روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پڑہتے بعد فرض نماز جمعہ کے یہان تک کہ پھرتے نماز سے اور آتے گھر کو فَيُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ فِىْ بَيْتِهٖ پھر پڑہتے دو رکعت اپنے گھر مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عبداللہ بن شقیق سے جو بڑے پرہیزگار اور مشہور تابعین سے ہین کہا اسنے کہ پوچھا مین حضرت عائشہ کو رسول خدا کی نماز سے عَنْ تَطَوُّعِهٖ نفل نماز سے حضرت کی فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّىْ فِىْ بَيْتِىْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا پھر کہے عائشہ نے کہ تھے پڑہتے حضرت نے میرے گھر مین آگے ظہر کے چار رکعت ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّىْ بِالنَّاسِ پھر باہر آتے اور پڑہتے لوگون کے ساتھ یعنے فرض کو ظہر کے ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ پھر گھر مین آتے اور نماز پڑہتے دو رکعت وَكَانَ يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ اور پڑہتے تھے نماز مغرب لوگون کے ساتھ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ پھر آتے گھر کو اور پڑہتے دو رکعت ثُمَّ يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِىْ فَيُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ پھر نماز پڑہواتے لوگونکو عشا کی اور تشریف لاتے گھر مین پھر پڑہتے دو رکعت وَكَانَ يُصَلِّىْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرُ اور تھے حضرت نماز پڑہتے رات کو نو رکعت ان مین وتر بھی ہوتی جیسا کہ ایک بار نہین **فائدہ** اور حضرت کے رات کی نماز مین روایتین مختلف آئی ہین کبھو چھے رکعت کبھو آٹھ اور نو اور دس اور گیارہ اور تیرہ مختلف اوقات ہر ایک پر عمل فرماے ہین تفصیل اسکی اسکے باب مین آویگی وَكَانَ يُصَلِّىْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَكَانَ اِذَا قَرَاَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ اِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ اور تھے نماز پڑہتے رات کو دیر تک کھڑے ہوے اور رات کو دیر تک بیٹھے ہوے اور تھے جب قرآن پڑہتے کھڑے ہوکر رکوع اور سجدہ کرتے کھڑے ہوکر اور تھے جب پڑہتے قرآن بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کرتے بیٹھ کر **فائدہ** اس صورت مین حضرت کی نماز تین طور پر ہوتی یا کہ تمام نماز کھڑے ہوے پڑہتے یا تمام نماز بیٹھے ہوے یا کہ قرآن بیٹھ کر پڑہتے رکوع اور سجدہ کھڑے ہوکر کرتے وَكَانَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اور تھے جب طلوع ہوتا فجر نماز پڑہتے دو رکعت سنت رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو مسلم نے اور زیادہ کیا ابوداود نے اس عبارت کو ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّىْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ پھر باہر آتے اور فرض نماز پڑہواتے لوگون کو فجر کی وَعَنْ

عائشة قالت لم يكن النبي صلى الله عليه وسلم على شيء من النوافل اشد تعاهدا منه على ركعتي الفجر اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ نتھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز پر نوافل سے بہت سخت محافظت اور ہمیشگی کرنے والے جیسا کہ محافظت اور مداومت کرتے تھے دو رکعت پر فجر کی یعنے فجر کی دو رکعت سنت نماز پر ہمیشہ مداومت کرتے سفر اور وطن مین اسکو ترک نکرتے اسی سبب سے سب سنت موکدہ مین اسکا مرتبہ بڑا ہی اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ سنت فجر کی بے عذر بیٹھکر پڑہنا درست نہین متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها اور بھی روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت فجر کی بہتر ہی دنیا سے اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی مال ومتاع اسکا رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** کہتے ہین کہ بہت قوی اور زیادہ موکدہ سنتون مین سے پہلے سنت فجر کی ہی بعد اسکے سنت مغرب کی بعد اسکے سنت جو ظہر کے بعد ہی بعد اسکے سنت عشا کی بعد اسکے سنت ظہر کے آگے کی بعضون نے کہا قبل ظہر و بعد ظہر کی سنت رتبے مین دونون برابر ہین اسیطرح سے بیان کیا شمنی نے وعن عبد الله بن مغفل قال قال النبي صلى الله عليه وسلم صلوا قبل صلوة المغرب صلوا قبل صلوة المغرب اور روایت عبد اللہ بن مغفل صحابی سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہو تم آگے نماز مغرب کے یعنے دو رکعت یہہ بات تین بار فرماے ثم قال في الثالثة لمن شاء كراهية ان يتخذها الناس سنة پھر فرمایا تیسرے بار حکم کیا مین نے اس نماز کا اسکے لئے جو کہ چاہے بسبب مکروہ معلوم کرنے اس بات کے کہ ٹھہراوین لوگ اسکو سنت موکدہ یعنے اسکو مستحب ٹھہرایا ہون جو کہ ثواب اسکا چاہے سو پڑہے کچھ سنت نہین متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان منكم مصليا بعد الجمعة فليصل اربعا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہی تم مین سے نماز پڑہنے والا ہو بعد از جمعہ کے پھر چاہیے پڑہے چار رکعت رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وفي اخرى له قال اذا صلى احدكم الجمعة فليصل بعدها اربعا اور دوسری روایت

مین مسلم کی یون آیا ہی کہ فرمایا جب نماز پڑہے کوئی تم مین سے جمعہ کی پھر چاہیے کہ پڑہے بعد اسکے چار رکعت **فائدہ** حدیث مین ابن عمر کی آیا ہی کہ حضرت جمعہ کے بعد دو رکعت پڑہتے تھے عطانے ابن عمر سے نقل کیا کہ چھے رکعت پڑہتے تھے اور تحقیق اس بات کی باب الجمعہ مین آویگی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ روایت ہی ام المومنین ام حبیبہ سے کہے کہ سنی مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ نگہبانی کرے اور ہمیشہ پڑہے چار رکعت کو آگے ظہر کے اور چار رکعت بعد ظہر کے حرام کر دیتا ہی اسکو اللہ نے دوزخ کی آگ پر رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** اور بعضے روایتون مین آیا ہی کہ پڑہے انکو دو سلام کے ساتھ کلام اس مین ہی کہ چار رکعت جو ظہر کے بعد ہی فرمایا اس مین دو رکعت سنت بھی داخل ہی یا نہین ظاہر سے یہی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ چار رکعت جدے ہین سوائے دو رکعت سنت کے

وعن اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيْهِنَّ تَسْلِيْمٌ تُفْتَحُ لَهُنَّ اَبْوَابُ السَّمَاءِ اور روایت ہی ابو ایوب انصاری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعتین ہین آگے ظہر کے نہین ہی بیچ مین انکے سلام پھیرنا یعنے ایک تحریمہ سے ادا کیجاتی ہین کھولے جاتے ہین واسطے انکے دروازے آسمان کے یعنے وے قبولیت کے درجے کو پہنچتے ہین اور سبب سے انکے رحمت نازل ہوتی ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابو داود اور ابن ماجہ نے

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب صحابی سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے چار رکعت نماز بعد ڈہلنے آفتاب کے آگے ظہر کے وَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِيْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ اور فرماتے حضرت نے تحقیق اس وقت مین کہلتے ہین دروازے آسمان کے پھر دوست رکھتا ہون کہ بلندی پر جاوین میرے لئے اس وقت نیک عمل رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **فائدہ**

باب السنن

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ اس وقت مین ہر نیک عمل درجہ قبول کو پہنچتا ہی اس نماز کو صلوٰۃ فی الزوال کہتے ہین اور حدیث اول مین جو چار رکعت آئے ہین وہ بھی یہی نماز ہے زوال کے بعد کی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم کرے اللہ اس شخص پر جو پڑھے آگے نماز عصر کے چار رکعت فائدہ جاننا چاہیے عبادت مین رحم اللہ کہنا اشارہ ہی کہ وہ مستحب ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد نے

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھتے قبل عصر کے چار رکعتین يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلٰئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ فرق اور جدائی کرتے درمیانے اِن چار رکعت کے سلام بھیجنے سے مقرب فرشتون پر اور جو کہ انکے تابع ہین مسلمانون اور مومنون سے یعنے سلام جو نماز مین پھیرتے اس مین نیت فرشتون اور حاضران جماعت کی کرتے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ اور بھی روایت ہی حضرت علی مرتضی سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتے قبل عصر کے دو رکعت رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے بعد مغرب کے چھے رکعتین کہ بات نکرے درمیانے انکے بات کہ جس مین گناہ ہو اور ذکر اور تسبیح مین مشغول رہے عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً برابر کئے جاتے ہین یہہ چھے رکعت پڑھنے والے کو عبادت سے بارہ سال کی یعنے ہر رکعت کو دو سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهٗ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ خَثْعَمٍ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتا ہون مین اسکو مگر حدیث سے عمر بن ابی خثعم کے وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْمٰعِيْلَ يَقُوْلُ

ھو منکر الحدیث اور سنا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری کو کہتا تھا کہ عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث ہی و ضعفہ جداً اور ضعیف کیا اسکو بخاری نے بہت اور میزان الاعتدال مین لکھا ہی کہ عمر بن ابی خثعم موضوع حدیثین روایت کرتا ہی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی بعد المغرب عشرین رکعۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ پڑہے بعد مغرب کے بیس رکعت بناتا ہی اللہ واسطے اسکے گھر بہشت مین رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے **فائدہ** محدثون نے اس حدیث کو ضعیف ٹھہرایا اور کہا کہ اسناد اسکی یعقوب بن الولید سے ہی اور اسنے بہت جھوٹا اور حدیثون کا واضع ہی واللہ اعلم **وعنہا** قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء قط فدخل علی الا صلی اربع رکعات او ست رکعات اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ نماز نہ پڑہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی ہرگز پھر آئے میرے پاس مگر یہہ کہ پڑہے حضرت نے چار رکعت یا چھے رکعت **فائدہ** مشہور روایتون سے عشا کے بعد دو رکعت آئے ہین اور بعضے روایت مین چار رکعت آئے ہین لیکن چھے رکعت سوا اس حدیث کے دوسرون مین نہین آئے واللہ اعلم رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادبار النجوم الرکعتان قبل الفجر وادبار السجود الرکعتان بعد المغرب اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غیب ہووین ستارے دو رکعت سنت ہین قبل نماز فرض فجر کے اور بعد نماز مغرب کے دو رکعت سنت ہین بعد مغرب کے رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اربع قبل الظھر بعد الزوال روایت ہی حضرت عمر سے کہا اسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے چار رکعتین ہین قبل ظہر کے بعد ڈہلنے آفتاب کے تحسب بمثلھن فی صلوۃ السحر حساب کیے جاتے ہین ثواب مین برابر چار رکعت کے جو صبح کی نماز مین ہین یعنے نماز پڑہنا اسوقت مین مشابہ ہی صبح کی نماز پڑہنے کے ساتھ طیبی نے کہا سحر سے مراد سنت اور فرض صبح کی ہین کہ چار رکعت ہوتی ہین وما من شیء الا ھو یسبح اللہ تلک الساعۃ اور نہین ہی کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہی اللہ کی اسوقت ثم قرا پھر پڑہے حضرت نے وسوقت کی نماز کی ترغیب دلانے کو یہہ آیت

باب السنن

يَتَفَيَّؤُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ جھکتے ہیں سایے اسکے داہنے اور بائیں سے سجدہ کرتے ہوے اللہ کو اور وہ ذلیل ہیں رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو ترمذی اور بیہقی نے شعب الایمان میں وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ اور روایت ہے ام المومنین عائیشہ سے کہے کہ ترک نہین کئے رسول خدا نے دو رکعت بعد نماز عصر کے میرے نزدیک یعنے میرے گھر مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَتْ وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اور ایک روایت مین بخاری کی یون آیا ہی کہ کہے حضرت عائیشہ نے قسم اُس پرورد گار کی جو لیگیا حضرت کو دنیا سے نچھوڑتے حضرت نے یہہ دو رکعت یہان تک کہ ملاقات کی اللہ سے یعنے دنیا سے تشریف لیگئے **فائدہ** جاننا چاہیے کہ بعد نماز عصر کے نماز نہ پڑہنے کے باب مین بہت حدیثین منع کی آئی ہین رسول خدا نے جو بعد عصر کے دو رکعت پڑہتے تھے یہہ حضرت کے خصائص سے ہی اسیطرح بعضے متاخرین نے ذکر کیا واللہ اعلم وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ اور روایت ہی مختار بن فلفل تابعی سے کہا اسنے پوچھا مین نے انس بن مالک کو نفل پڑہنے سے بعد عصر کے فَقَالَ كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْاَيْدِيَ عَلٰى صَلٰوةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ پھر کہا انس نے کہ تھے عمر ہاتھون کو مارتے جنے تحریمہ کے لئے ہاتھ اٹھانا اس نماز کے یعنے منع کرتے تھے اس نماز سے وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اور تھے ہم پڑہتے زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین بعد ڈوبنے آفتاب کے قبل نماز مغرب کے فَقُلْتُ لَهُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهِمَا پھر کہا مین نے انس کو کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہتے ان دونون رکعتون کو بعد ڈوبنے آفتاب کے آگے نماز مغرب کے قَالَ كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا کہے انس نے تھے حضرت نے دیکھتے ہمکو پڑہتے ہوے یہہ دو رکعت پھر نہ حکم کرتے تھے ہمکو اور نہ منع کرتے تھے ہمکو اس سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے ہم مدینے مین پھر اذان دیتا موذن نماز مغرب کے واسطے دوڑتے صحابہ مسجد کے کھامون

طرف اور کھڑے ہوتے پیچھے کھامون کے پھر پڑھتے دو رکعتین حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ الْغَرِیْبَ لَیَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَیَحْسِبُ اَنَّ الصَّلٰوۃَ قَدْ صُلِّیَتْ یہان تک کہ ایک شخص مسافر آتا مسجد کو پھر سمجھتا کہ شاید فرض نماز پڑھ کے ہو چکا ہی یہہ جو پڑھتے ہین سنت نماز ہو گی بعد نماز فرض مغرب کے مِنْ کَثْرَۃِ مَنْ یُّصَلِّیْهِمَا بہت لوگون نے اس نماز کو پڑھنے کے سبب سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** گویا ان لوگون نے سمجھا کہ منع جو آیا ہی بعد نماز عصر کے قبل ڈوبنے آفتاب کے ہی نہ بعد غروب ہونے آفتاب کے **وَعَنْ** مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَیْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِیَّ اور روایت ہی مرثد سے جو تابعین سے ہین کہا اسنے کہ آیا مین عقبہ بن عامر جہنی صحابی کے پاس فَقُلْتُ اَلَا اُعَجِّبُكَ مِنْ اَبِیْ تَمِیْمٍ پھر کہا مین کیا تعجب مین نہ ڈالون مین تجھکو ابو تمیم سے ابی تمیم تابعی ہین زمانے مین حضرت کے ایمان لائے ہوے یَرْكَعُ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ پڑھتے ہین ابو تمیم نے دو رکعتین آگے نماز مغرب کے فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تب کہا عقبہ نے ہم بھی کرتے تھے یہہ کام زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قُلْتُ فَمَا یَمْنَعُكَ الْاٰنَ کہا مین کس چیز نے منع کی آپکو اب پڑھنے سے یعنے اب کیون نہین پڑھتے قَالَ الشُّغْلُ کہا باز رکھتے ہین مجکو اس سے اور کامون نے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** اس نماز کے باب مین مختار قول وہ ہی کہ یہہ نماز مستحب ہی **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی مَسْجِدَ بَنِیْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَصَلّٰی فِیْهِ الْمَغْرِبَ اور روایت ہی کعب بن عجرہ صحابی سے کہا حضرت سنے آئے مسجد کو بنی عبد الاشہل کے جو نام ہی ایک قبیلے کا پھر پڑھے اسمین نماز مغرب کی فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَاٰهُمْ یُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا پھر جب تمام کر چکے لوگون نے نماز فرض دیکھا حضرت نے انکو نفل پڑھتے ہین یعنے سنت نماز مغرب کی بعد فرض کے مسجد مین پڑھ رہے ہین فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوۃُ الْبُیُوْتِ تب فرماے حضرت نے یہہ نماز یعنے سنت مغرب کی یا مطلق نفل نماز نماز گھرون کی ہی سو اسکو گھرون مین پڑھا چاہیئے نہ مسجد مین رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةِ التِّرْمِذِیِّ وَالنَّسَائِیِّ قَامَ نَاسٌ یَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوۃِ فِی الْبُیُوْتِ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت مین ترمذی اور نسائی کی یون آیا ہی کہ کھڑے ہوے لوگ کہ نماز نفل پڑہین تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم کر لو تم اپنے پر یہہ نماز پڑھنا گھر مین **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ سنت اور نفل نماز گھر مین

باب السنن

پڑھنا افضل ہی اور عمل حضرت کا ہی تھا خصوصاً مغرب کی سنت نماز مسجد مین کبھو نہ پڑھتے تھے اسواسطے
بعضے علما نے کہا کہ مغرب کی سنت نماز مسجد مین پڑہین تو وہ نماز سنت مین شمار نہین ہوتی ہی بعضون نے
کہا پڑہنے والا عاصی ہوتا ہی کیونکہ یہہ حکم کے خلاف ہی اور حکم کا خلاف کرنے والا عاصی ہی جمہور علما
کہتے حکم واسطے مستحب کے ہی پس گہر مین پڑہنا افضل ہی ہدایہ کے حاشیہ مین جامع صغیر سے لکھا ہی کسی نے
فرض نماز مغرب کی مسجد مین پڑہا اور اسکو یہہ خوف ہو کہ گہر کو جاؤن تو کوی کام درپیش ہوگا اسکے
سبب سے سنت نماز گہر مین نہ پڑہہ سکونگا تو اسنے سنت مغرب کو بہی مسجد مین پڑہہ لیوے اگر وہ خوف
نہو تو گہر مین ہی پڑہنا افضل ہی اگر کسی نے مسجد سے گہر کو جا نہین سکتا تو وہ بہی مسجد مین پڑہہ لیوے
اگر امام مسجد مین نماز پڑہتا ہو تو آپ مسجد کے باہر پڑہے اگر امام باہر مسجد کے پڑہتا ہو تو آپ کسی کہام
کے کنارے یا کسی کونے مین پڑہہ لیوے **وَعَن** ابنِ عبّاسٍ قال كانَ رسولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ يُطِيلُ القِراءَةَ فِي الرَّكعتَينِ بعدَ المغرِبِ اور روایت ہی ابن
عباس سے کہا اسنے کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طول کرتے قرائت دو سنت رکعتون مین
مغرب کی حَتّى يتفرَّقَ أهلُ المسجِدِ یہان تک کہ مسجد سے جدا ہوتے جو لوگ کہ مسجد مین رہتے
رَواهُ أبو داوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اس حدیث مین اشارہ ہی کہ حضرت سنت
مغرب کی مسجد مین بہی پڑہتے ہین **وَعَن** مكحولٍ يبلُغُ بِهِ أنَّ رسولَ اللهِ صلَّى
اللهُ عليهِ وسلَّمَ قالَ مَن صلَّى بعدَ المغرِبِ قبلَ أن يتكلَّمَ ركعتَينِ اور روایت
ہی مکحول سے جو مشہور تابعین سے ہین پہنچاتے ہین حدیث کو رسول خدا تک کہ تحقیق فرماے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑہے بعد نماز مغرب کے اس سے پہلے کہ بات کرے دو رکعت وَ
فِي رِوايةٍ أربعَ ركعاتٍ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ چار رکعت پڑہے رُفِعَت صلاتُهُ
فِي عِلِّيِّينَ اٹہائی جاتی ہی نماز اسکی علیین مین کہ وہ ایک مقام ہی ساتوین آسمان پر بعضون نے
کہا علیین ملایک کے دیوان کا نام ہی کہ وہان پرہیزکارون کے اعمال کو لیجاتے ہین بعضون نے کہا
قرب الہی کا وہ مقام بلند ہی مُرسلاً روایت کیا ہی مکحول نے بطور ارسال کے وَعَن
حُذَيفَةَ نحوَهُ اور روایت کئے حذیفہ صحابی نے بہی مانند حدیث مکحول کے اور زیادہ کیا حذیفہ
نے یہہ عبارت فَكانَ يقولُ عَجِّلوا الرَّكعتَينِ بعدَ المغرِبِ فإنَّهُما تُرفَعانِ مَعَ
المكتوبةِ پہر تہے حضرت فرماتے جلدی کرو ان دو رکعتون کو جو بعد فرض مغرب کے ہین اور فرض
کے متصل پڑہو کیونکہ یہہ دو رکعت اٹہائے جاتے ہین علیین کو فرض کے ساتھ سو اسکو بے فاصلہ

فرض کے ساتھ پڑھتا تو ملائک کو جو اعمال کے لیجانے والے انتظار اسکا ہووے رَوَاهُمَا رَزِیْنٌ
روایت کیا ان دونوں حدیث کو رزین نے وَرَوَی الْبَیْهَقِیُّ الزِّیَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِی
شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت کیا بیہقی نے اسی زیادت کو حذیفہ سے مانند اسکے شعب الایمان
مین وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ اِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَیْرٍ اَرْسَلَهُ اِلَی السَّائِبِ اور روایت
ہی عمرو بن عطا سے کہا اسنے کہ تحقیق نافع بن جبیر کو بھیجا سایب صحابی کے پاس یَسْئَلُهُ عَنْ شَیْءٍ
رَاٰهُ مِنْهُ مُعٰوِیَةُ فِی الصَّلٰوةِ کہ پوچھے سایب کو اس چیز سے کہ دیکھا اسکو سایب سے معاویہ نے
نماز مین اور منع کیا اس سے فَقَالَ نَعَمْ صَلَّیْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِی الْمَقْصُوْرَةِ پھر کہا سایب نے
ہان نماز پڑہا مین نے معاویہ کے ساتھ جمعہ کی مقصورے مین فَلَمَّا سَلَّمَ الْاِمَامُ قُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ
فَصَلَّیْتُ پھر جب سلام پھیرا امام نے کھڑا ہوا مین اپنی جگہہ پر اور نماز پڑہا فَلَمَّا دَخَلَ
اَرْسَلَ اِلَیَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ پھر جب آیا معاویہ نے اپنے گھر کو آدمی بھیجا میرے پاس
اور کہا دوسرے بار مت یہہ کام کر جو تونے کیا یعنے نفل نماز فرض پڑہے سو جگہہ پر مت پڑھ
اِذَا صَلَّیْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ جب نماز پڑہے تو جمعہ کی پھر مت ملا اسکو کسی نماز
کے ساتھ حَتّٰی تَکَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ یہان تک کلام کرے تو یا باہر آوے تو فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِذٰلِكَ اَنْ لَا نُوْصِلَ بِصَلٰوةٍ حَتّٰی نَتَکَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ کیونکہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہمکو اس بات کا کہ نہ ملاوین ہم ایک نماز کو دوسری نماز مین یہان تک
کہ بات کرین ہم یا باہر نکلین ہم رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَطَاءٍ
قَالَ کَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلَّی الْجُمُعَةَ بِمَکَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَتَقَدَّمُ فَیُصَلِّیْ
اَرْبَعًا اور روایت ہی عطا سے کہا اسنے کہ تھے ابن عمر جب نماز پڑہتے جمعہ کی مکے مین آگے جاتے
اس جگہہ کہ جہان جمعہ پڑہے تھے پھر پڑہتے دو رکعتین پھر آگے جاتے اور پڑہتے چار رکعتین یعنی ایک
جگہہ سے دوسری جگہہ جانا فاصلہ تھا کلام یا باہر نکلنے کے مانند وَاِذَا کَانَ بِالْمَدِیْنَةِ صَلَّی
الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰی بَیْتِهٖ اور جب ہوتے ابن عمر مدینے مین پڑہتے جمعہ کی نماز پھر جاتے اپنے
گھر کو فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَلَمْ یُصَلِّ فِی الْمَسْجِدِ پھر پڑہتے دو رکعتین اور نہین پڑہتے مسجد مین
فَقِیْلَ لَهٗ پھر کہا گیا ابن عمر کو کیون آپ گھر مین پڑہتے ہو اور مسجد مین نہین پڑہتے فَقَالَ کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُهٗ تب کہے ابن عمر نے تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کرتے اسکو رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے فائدہ

ابن عمر نے جو جمعہ کی بعد کی نماز کو کے مین گھر مین نہین پڑہتے اور مدینے مین گھر مین پڑہتے تھے اسکا سبب یہہ تھا کہ مدینے مین ابن عمر کا گھر مسجد سے نزدیک تھا اور مکے مین آپ مسافر رہتے اس لئے حرم مین ہی پڑھ لیتے تھے وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ أَرْبَعًا اور ایک روایت مین ترمذی کی آیا ہی کہ کہا دیکھا مین ابن عمر کو نماز پڑہتے بعد جمعہ کے دو رکعتین پھر پڑہے بعد اسکے چار رکعتین

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ

یہہ باب ہی بیان مین رات کی نماز کے **فائدہ** جاننا چاہئے کہ رات کی نماز مین حضرت کی روایتین مختلف آئی ہین کبہو تیرا رکعتین اور کبہو گیارا اور کبہو نو اور کبہو سات بعضے علما نے کہا ہی کہ کبہو پانچ رکعت پڑہتے تھے غرض تیرا رکعت سے زیادہ نہین اور روایت مین ام سلمہ کی آیا ہی کہ حضرت نے تیرا رکعتین پڑہتے جب کمزوری بدن اپنے کی ہوئی سات رکعتین پڑہتے اور وتر پڑہتے یعنے طاق کبہو وتر ایک رکعت پر کرتے کبہو تین رکعت پر کبہو پانچ یا سات پر بعضے روایتون مین آیا ہی کہ تمام رات کی نماز کو وتر کہتے ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ وتر کرو تم ای اہل قرآن اور تہجد کی نماز حضرت پر آخری عمر تک فرض تھی اور امت سے منسوخ ہو گئی

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً اور روایت ہی ام المومنین حضرت عایشہ سے کہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہتے درمیان اسکے فارغ ہون عشا کی نماز سے فجر تک گیارہ رکعتین يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ سلام پھیرتے تھے بعد ہر دو رکعت کے وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ اور وتر پڑہتے ایک رکعت فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ پھر سجدہ کرتے وتر سے اسقدر کہ پڑہے کوئی تمہارا پچاس آیت آگے اسکے کہ اٹھاوین حضرت سر اپنا فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ پھر جب خاموش ہوتا موذن نے نماز فجر کی اذان کہہ کر وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ اور ظاہر ہوتا حضرت کو فجر کھڑے ہوتے اور پڑہتے دو رکعت ہلکی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ ان دونون رکعتون مین قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑہتے ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجُ پھر لیٹتے اپنی داہنی کروٹ پر یہان تک کہ آتا آپکے پاس موذن اقامت کہنے اور خبر دیتا کہ جماعت تیار ہی اقامت کہون تب باہر نکلتے حضرت مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى

رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑہتے دو رکعت سنت فجر کی فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي پہر اگر رہتی مین جاگتی ہوی بات کرتے میرے ساتھ وَاِلَّا اضْطَجَعَ اور نہین تو سو جاتے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

فائدہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد سنت فجر کے بات کرنا جایز ہی **وعنہا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ اور بہی روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑہتے دو رکعت سنت فجر کی لیٹتے اپنے داہنے بازو پر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** رسول خدا نے جو بعد سنت فجر کے سوتے تہے امام ابوحنیفہ کے پاس واسطے دفع ہونے ماندگی کے تہا جو رات کے جگنے اور نماز پڑہنے مین ہوتی تہی پہر وہ سونا نہ مستحب ہی نہ واجب ہی نہ مکروہ ہی اور بعد اسکے حضرت نے اُٹہتے اور تازہ وضو نہ کرکے نماز کو تشریف لیجاتے سونے سے وضو نہ ٹوٹنا حضرت کے خصایص سے ہی کیونکہ آپ نے فرمایا میری آنکہین سوتی ہین اور میرا دل نہین سوتا بعضون نے کہا کہ سب انبیا علیہم السلام کا یہی حال ہی کہ سونے سے انکا وضو نہین جاتا اور داہنی کروٹ لیٹتے مین حکمت وہ ہی کہ دل بائین طرف ہی اُدہر کے سونے سے دل پر ارام ہو کے نیند زیادہ آتی ہی اسیواسطے طبیبون نے بائین طرف سونا قرار دیا اور صاحب شرع رسول خدا نے نیند کم آنے کے لئے داہنے بازو سونا اختیار فرمایا **وعنہا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً اور بہی روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے رات کو تیرہ رکعت مِنْهَا الْوِتْرُ اُن تیرہ رکعتون مین وتر ہوتی ایک رکعت یا تین رکعت وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ اور اُن تیرہ رکعتون مین دو رکعت سنت فجر کی بہی ہوتی یعنے رات کی نماز گیارہ رکعتین اور سنت فجر کی دو رکعت سب ملاکے تیرہ رکعتین ہوتے جیسا کہ دوسری روایتون مین آیا ہی اور صاحب سفر السعادت کہا کہ صواب وہ ہی کہ تیرہ رکعتین سوائے سنت فجر کے تہے اور وتر اُن مین داخل ہوتا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ اور روایت ہی مسروق سے کہا اسنے کہ پوچہا مین عائشہ کو نماز سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رات مین فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَاِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ تب کہے حضرت عائشہ نے تہی نماز حضرت کی رات مین کبہو سات کبہو نو کبہو گیارہ

باب صلوۃ اللیل

رکعت سواے دو رکعت سنت فجر کے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے رات سے کہ نماز پڑہیں شروع کرتے اپنی نماز ہلکی دو رکعت سے مراد اس سے وہ دو رکعت ہیں کہ بعد وضو کے پڑہتے اور تخفیف اس میں مستحب ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اٹھے کوئی تم میں سے رات کو پھر چاہئے کہ شروع کرے دو رکعت ہلکی سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ رات کو رہا میں نزدیک اپنی خالہ ام المومنین میمونہ کے ایک رات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تھے فَتَحَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ اَهْلِهٖ سَاعَةً اور بات کئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل میمونہ کے ساتھ ایک ساعت ثُمَّ رَقَدَ پھر سو گئے حضرت نے فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ پھر جب باقی رہی تیسرا حصہ رات آخر کی اَوْ بَعْضُهٗ یا کہ باقی رہی تھوڑی آخری تیسرے حصہ شب کے قَعَدَ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاءِ حضرت بیدار ہو کے بیٹھے اور نگاہ کی آسمان کی طرف اور پڑہے یہ آیتیں اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّوْرَةَ تحقیق پیدا کرنے آسمانوں اور زمین میں اور بدلنے رات اور دن میں البتہ نشانیاں ہیں عقل والوں کے واسطے یہاں تک کہ تمام کئے سورہ کو یعنے آخر سورہ تک پڑہے ثُمَّ قَامَ اِلَى الْقِرْبَةِ پھر کھڑے ہوے اور گئے حضرت مشک کے پاس فَاَطْلَقَ شِنَاقَهَا اور کھولے منہہ مشک کا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ پھر ڈالے پانی کاسے میں ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوْئَيْنِ پھر وضو کئے حضرت وضو اچھا درمیان دو وضو کے یعنے میانہ وضو کہ جس میں نہ اسراف تھا نہ ایسا کم کہ جس سے ہر عضو سیراب ہو وے لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ اَبْلَغَ نہ بہت بہتے پانی اور تحقیق پہنچا پانی ہر عضو پر کہ پہنچا یا چاہئے فَقَامَ فَصَلّٰى پھر کھڑے ہوے حضرت نماز کو فَقُمْتُ وَتَوَضَّاْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ پھر میں بھی اٹھا نیند سے اور وضو کیا پھر کھڑا ہوا نماز کو حضرت کے بائیں طرف فَاَخَذَ بِاُذُنِيْ فَاَدَارَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ

پھر کہا ہے حضرت نے میرا کان اور پھرا ے مجھکو اور کھڑا کیئے مجھے اپنے داہنے فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهُ ثَلٰثَ
عَشْرَةَ رَكْعَةً پھر تمام ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت لیکن دو رکعت سنت فجر اس سے خارج ہین ثُمَّ اضْطَجَعَ
فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ اِذَا نَامَ نَفَخَ پھر لیٹے حضرت نے کروٹ پھر سو گئے یہان تک دم کرنے لگے جیسا
نیند مین دم لیتے ہین اور تھے حضرت جب سوتے دم نکالتے فَاٰذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ پھر خبر دی حضرت کو
بلال نے کہ لوگ نماز کو جمع ہو گئے ہین مسجد مین **فائدہ** یہہ معمول تھا جب حضرت مسجد کو تشریف
لانے دیر ہوتی بلال آگر خبر دیتے کہ لوگ حاضر ہین نماز کے واسطے فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ پھر اٹھے حضرت
اور سنت نماز فجر کی پڑہے اور وضو نہین کیئے اس سبب سے کہ سونے سے وضو رسول خدا کا نہین ٹوٹتا
تفصیل اسکی آگے ہمنے بیان کیا وَكَانَ فِي دُعَائِهِ اور تھے دعا مین حضرت کے یہہ کلمے جو آئندہ
آوینگے کہ اور رسول خدا نے فجر کی سنت اور فرض کی درمیان نے اسکو پڑہتے تھے اور عمل اکثر مشائخ
کا بھی اسپر ہی اور پڑہنا اس دعا کا تہجد کے بعد بھی آیا ہی اور اسکو دعاۓ طویل کہتے ہین کیونکہ یہہ دعا
بہت بڑی ہی آخر مین اسکے یہہ کلمے ہین اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُوْرًا وَفِي بَصَرِي نُوْرًا
ای پروردگار پیدا کر میرے دل مین نور اور میری آنکھ مین نور وَفِي سَمْعِي نُوْرًا اور میرے سننے
مین نور وَعَنْ يَمِيْنِي نُوْرًا وَعَنْ يَسَارِي نُوْرًا وَفَوْقِي نُوْرًا وَتَحْتِي نُوْرًا وَاَمَامِي
نُوْرًا وَخَلْفِي نُوْرًا اور داہنے نور اور میرے بائین نور میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور اور
میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور یعنی چھے جہت سے نور ایمان اور یقین کا میرے وجود کو گھیر
لیوے اور مجھے نورانی بنا دے وَاجْعَلْ لِي نُوْرًا اور پیدا کر میرے لئے نور کہ حواس اور جہات
کے دایرے سے باہر ہو وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِي لِسَانِي نُوْرًا اور زیادہ کیا بعضے راویون نے کہ
پیدا کر میری زبان مین نور کو وَذَكَرَ وَعَصَبِي نُوْرًا وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي
اور ذکر کیا ان راویون نے اور میرے پٹھے مین نور اور میرے گوشت مین اور میرے خون مین
اور میرے بال مین اور میرے بدن مین نور مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِي نُوْرًا اور ایک روایت مین
مسلم اور بخاری کی آیا ہی کہ پیدا کر میری ذات مین نور وَفِي اُخْرٰى لِمُسْلِمٍ اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِي
نُوْرًا اور ایک روایت مین مسلم کی یون آیا ہی کہ ای رب میرے دے مجھکو نور **وَعَنْهُ**
اَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور بھی روایت ہی ابن عباس سے
کہ تحقیق اسنے سویا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت بھی سو گئے فَاسْتَيْقَظَ

باب صلوٰۃ اللیل

فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ پھر بیدار ہوئے حضرت اور مسواک کئے اور وضو بنائے وَهُوَ يَقُولُ اور آپ کہتے تھے
یہہ آیتین اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ تحقیق
پیدا کرنے مین آسمان اور زمین کے اور بدلنے مین رات اور دن کے یہان تک کہ تمام کیا سورہ ثُمَّ
قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ اَطَالَ فِيْهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ پھر کھڑے ہوئے نماز کے
واسطے اور پڑھے دو رکعتین دراز کئے ان دونون رکعتون مین قیام کو اور رکوع اور سجدہ کو ثُمَّ انْصَرَفَ
فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ بعد اسکے پھرے نماز سے پھر سو گئے یہان تک کہ خراٹے لئے ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ پھر کئے ایسا تین بار ہوئے وہ سب چھ رکعتین كُلَّ ذٰلِكَ
يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ يَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ ہر بار مین مسواک کرتے وضو فرماتے اور پڑھتے یہہ آیتین
ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ بعد اسکے وتر کئے تین رکعت سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِنِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سے جو مشہور صحابی تھے
کہا اسنے اپنے دل مین کہ دیکھون مین نماز حضرت رسول خدا کی آجکی رات کسطرح پڑھتے ہین پھر آیا اسنے
اس ارادے سے اور دیکھا کہ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ پھر نماز پڑھے حضرت نے دو رکعت ہلکی
ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ بعد اسکے پڑھے دو رکعت دراز دراز دراز یعنے بہت دراز
ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا پھر پڑھے دو رکعت نماز اور یہ دو رکعتین کم
تھی درازی مین اپنے اگلے دو رکعتون سے ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا
پھر پڑھے دو رکعتین اور یہ دو رکعتین کم تھین درازی مین اپنے پہلے دو رکعتون سے ثُمَّ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا پھر پڑھے دو رکعت نماز اور یہ دو رکعتین
کم تھی درازی مین اپنے پہلے دو رکعتون سے پانچ دوگانے پڑھے اس ترتیب سے
کہ ہر دوگانہ پچھلا اپنے اگلے دوگانے سے چھوٹا تھا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ
قَبْلَهُمَا پھر پڑھے دو رکعت نماز اور یہ دو رکعتین کم تھین درازی مین اپنے پہلے دو رکعتون سے
ثُمَّ اَوْتَرَ پھر وتر پڑھے فَذٰلِكَ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً پھر یہہ تیرہ رکعتین ہین **فائدہ**
اگر اس ہلکی دوگانے کو جو بعد وضو کے پڑھے ہین داخل کر لیوین تو وتر ایک رکعت ہوتی ہی اگر اس
دوگانے کو داخل نکرین تو وتر تین رکعت ہوتی ہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے
اور مولف نے کہا کہ قوله ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ

یعنے یہہ قول چار بار ہی اسکی آٹھہ رکعتین ہوئین اور پہلا دوگانہ جو بہت دراز پڑہے اسکی دو رکعت سب ملا کے دس رکعتین ہوئین هٰكَذَا فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَاَفْرَادِهِ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَ مُوَطَّا مَالِكٍ وَسُنَنِ اَبِي دَاوُدَ وَجَامِعِ الْاُصُولِ اسیطرح سے ہی صحیح مسلم مین اور افراد مسلم مین کتاب حمیدی سے اور موطاء مین امام مالک کی اور سنن مین ابو داؤد کی اور جامع الاصول مین وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ اَكْثَرُ صَلٰوتِهِ جَالِسًا اور روایت ہی حضرت عائشہ سے جب بڑی عمر کے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بھاری ہوا جسد مبارک تب تہی اکثر نماز شب کی یا مطلق نفل حضرت کی بیٹھے ہوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ تحقیق پہچانا مین نے ان سورون کو جو تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پاس پڑہتے انکو قرآن کے سورتین جو درجے مرتبے مین کے مانند دوسری کے ہین اس سبب سے انکو نظائر کہتے ہین فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ عَلٰى تَالِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ پھر ذکر کیا ابن مسعود نے بیس سورے اول مفصل سے موافق جمع کرنے ابن مسعود کے سورہ حجرات سے آخر قرآن تک کے سورتون کو مفصل کہتے تفصیل اسکی باب القراۃ مین بیان ہو چکی فائدہ اکثر صحابہ قرآن کو جمع کئے تھے جیسا ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعود اور کہتے ہین کہ امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ بہی قرآن شریف کو ترتیب دئے تھے موافق نزول کے کہ اس سے ناسخ اور منسوخ معلوم ہو جاتا تھا بعد اسکے جب ثابت ہوا ترتیب قرآن کی وحی پر یعنی کہ جبرئیل نزول قرآن کے وقت کہتے تھے کہ یہہ سورہ بعد فلانے سورے کے ہی اور فلانی آیت فلانے سورہ مین لکھا چاہئے اور اجماع بہی اسپر ہوا تب مشورے سے صحابہ کے حضرت عثمان نے جمع کئے اسپر سب صحابہ متفق ہوے ایک قرآن رہا اس مین کچھ خلاف اور شبہ باقی نہ رہا سُوْرَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ دو سورتین ایک رکعت مین پڑہتے آخر ان بیس سورتون کا حم الدخان اور عم یتساءلون ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ روایت ہی حذیفہ سے تحقیق اسنے دیکھا نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کو نماز پڑھتے رات سے فَكَانَ يَقُولُ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثًا ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ
وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ پھر تھے حضرت کہتے اللہ اکبر تین بار اور کہتے تھے صاحب ملک کا اور غلبہ کا
اور بزرگی اور عظمت کا ثُمَّ اسْتَفْتَحَ پھر پڑھتے دعا افتتاح کی یعنے سبحانک اللہم بحمدک آخر تک فَقَرَأَ
الْبَقَرَةَ پھر پڑھتے سورہ بقر کا بعد سورہ الحمد کے ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ پھر
رکوع کرتے اور تھا رکوع حضرت کا مانند انکے قیام کے درازی مین یعنے جیسا کہ قیام کو عادت سے
زیادہ دراز کئے ویسا رکوع کو بھی مقدار معہود سے طول کئے فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوْعِهِ
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور تھے کہتے اپنے رکوع مین سبحان ربی العظیم ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ
مِنَ الرُّكُوْعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوْعِهِ پھر اٹھاے حضرت نے اپنا سر رکوع سے
پھر تھا قیام انکا بعد رکوع کے مانند رکوع کے درازی مین يَقُوْلُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ اور کہتے تھے
قومہ مین میرے پروردگار کو ہی ہے سب تعریف ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ
پھر سجدہ کئے اور تھا سجدہ حضرت کا مانند قومہ آپکے فَكَانَ يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْاَعْلٰى پھر کہتے تھے اپنے سجدہ مین سبحان ربی الاعلی ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ
وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُوْدِهِ پھر اٹھایا اپنا سر سجدہ سے اور تھے
بیٹھتے درمیان دونون سجدون کے مانند اپنے سجدے کے وَكَانَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ
اغْفِرْ لِيْ اور تھے کہتے اے رب میرے بخش مجھکو اے رب میرے بخش مجھکو فَصَلّٰى اَرْبَعَ
رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيْهِنَّ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ اَوِ الْاَنْعَامَ پھر پڑھے چار
رکعتین پڑھے ان چارون رکعت مین سورہ بقر کا اور سورہ ال عمران کا اور سورہ نساء کا اور
سورہ مایدہ کا یا سورہ انعام کا شَكَّ شُعْبَةُ شک کیا شعبہ نے جو راوی اس حدیث کا ہے
کہ حضرت چوتھی رکعت مین سورہ مایدہ کا پڑھے یا سورہ انعام کا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت
کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ اور روایت
ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ
رات کو کھڑا رہے یعنے نماز پڑھے دس آیت سے یعنے دو رکعت مین دس آیت پڑھے لکھا نہین
جاتا وہ شخص غافلون مین یعنے رات کو اسقدر اٹھنے اور قرآن پڑھنے سے نام اس شخص کا غافلون
مین لکھا نہین جاتا وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ اٰيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ اور جو شخص کہ قیام کرے

شب کو سو آیت سے لکھا جاتا فرمان برداروں میں وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِیْنَ
اور جو شخص کہ قیام کرے رات کو ہزار آیت سے لکھا جاتا ہی بہت ثواب جمع کرنے والوں میں
قنطار مال بے شمار کو کہتے ہیں کہ ادنی اسکا ستر ہزار دینار ہوں رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا
اسکو ابو داؤد نے ۳ وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَتْ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ یَرْفَعُ طَوْرًا وَیَخْفِضُ طَوْرًا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے تھا
قرآن پڑھنا حضرت کا رات کی نماز میں مختلف بلند پڑھتے تھے کبھو اور آہستہ پڑھتے تھے کبھو
کہتے ہیں کہ جب حضرت اکیلے رہتے بلند آواز سے پڑھتے اگر کوئی وہاں سونے والا ہوتا تو آہستہ
پڑھتے رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے ۴ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
کَانَتْ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَدْرِ مَا یَسْمَعُہٗ مَنْ فِی الْحُجْرَۃِ وَہُوَ
فِی الْبَیْتِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے تھی قراءت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اس طور پر کہ سنتا اسکو جو شخص کہ صحن میں ہوتا اور حضرت گھر میں رہتے رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ
روایت کیا اسکو ابو داؤد نے ۵ وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَیْلَۃً فَاِذَا ھُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ یُصَلِّیْ یَخْفِضُ مِنْ صَوْتِہٖ اور روایت ہی ابو قتادہ
سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے ایک رات پھر یکبیک حضرت نے
گذرے ابو بکر کے پاس کہ نماز پڑھتے تھے اور وہ پست کرتے تھے اپنی آواز کو وَمَرَّ بِعُمَرَ
وَھُوَ یُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَہٗ اور گذرے حضرت نے عمر کے پاس اور وہ نماز کرتے تھے بلند
کرنے والے اپنی آواز کو قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہا ابو قتادہ
نے پھر جمع ہوئے ابو بکر اور عمر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَرَرْتُ
بِکَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ تَخْفِضُ صَوْتَکَ فرمایا حضرت نے ای ابو بکر گذرا میں تم پاس اور تم
نماز پڑھتے تھے پست کرتے تھے اپنے آواز کو اسکا سبب کیا ہی قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ
نَاجَیْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہا ابو بکر نے تحقیق سناتا تھا میں اسکو جس سے مناجات کرتا تھا اور
اپنا راز کہتا تھا یعنے اللہ تعالی کو وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِکَ اَنْتَ تُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَکَ اور
فرمایا عمر کو گذرا میں تم پاس اور تم نماز پڑھتے اور بلند کرتے تھے اپنی آواز کو فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ تب کہا عمر نے ای رسول خدا جگاتا تھا میں نیند
سے غافلوں کو اور بھگاتا تھا میں شیطان کو قرآن سنانے سے فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

باب صلوۃ اللیل

۲ وعن انس قال کنا نشاء ان نری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل مصلیا الا رأیناہ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تہے کہ چاہتے ہم کہ دیکھین ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات مین نماز پڑہنے والے مگر یہہ دیکھتے تھے انکو نماز پڑہتے ولا نشاء ان نراہ نائما الا رأیناہ تہے ہم کہ چاہتے ہم کہ دیکھین انکو سونے ہارے مگر یہہ کہ دیکھتے تھے ہم انکو سوتے ہوے یعنے رات کو سوتے تھے اور نماز بھی پڑہتے تھے نہ تمام رات نماز ہی پڑہتے رہتے نہ تمام شب سوتے ہی رہتے اس سبب سے انکو سوتے ہوے بھی دیکھتے اور جاگتے ہوے بھی دیکھتے رواہ النسائی روایت کیا اسکو نسائی نے

۳ وعن حمید بن عبد الرحمن بن عوف قال ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قلت وانا فی سفر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی حمید ابن عبد الرحمن بن عوف سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک شخص صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا کہ اپنے ساتھ کہا مین اور دل مین قرار دیا مین اور مین سفر مین تہا ساتھ رسول خدا کے واللہ لارقبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوۃ حتی اری فعلہ قسم ہی اللہ کی البتہ دیکھونگا مین رسول خدا کو واسطے نماز کے یعنے مین چاہتا ہون کہ نماز حضرت کی دیکھون اور اسکو یاد رکھون یہان تک کہ دیکھون کسطرح کرتے ہین فلما صلی صلوۃ العشاء وھی العتمۃ پھر پڑہہ چکے حضرت نے نماز عشا کی کہ جسکو عتمہ کہتے ہین **فائدہ** مغرب کی نماز کو بھی عشا کہتے تھے اس سبب سے عشا کی نماز کو عشاء عتمہ کہا تاکہ مغرب کی نماز کا گمان نہو اور عتمہ کی معنی تاریکی ہی اضطجع ھویا من اللیل ثم استیقظ فنظر فی الافق کروٹ لیتے حضرت نے اور سو گئے دیر تک رات کو پھر بیدار ہوے اور نظر کئے کنارے مین آسمان کے فقال ربنا ما خلقت ھذا باطلا حتی بلغ الی انک لا تخلف المیعاد پھر پڑہے حضرت یہہ آیت ای پروردگار ہمارے نہین پیدا کیا تونے یہہ بے فایدہ یہان تک کہ پہنچے انک لا تخلف المیعاد تک ثم اھوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی فراشہ فاستل منہ سواکا پھر متوجہ ہوے حضرت نے اپنے بچھونے طرف اور کھینچے اس سے مسواک کو ثم افرغ فی قدح من اداوۃ عندہ ماء پھر ڈالے قدحے مین مشک سے پانی جو انکے پاس تہا فاستن ثم قام فصلی پھر مسواک کئے پھر کھڑے ہوے اور نماز پڑہے حتی قلت قد صلی قدر ما نام یہان تک کہ کہا مین بیشک نماز پڑہے اسقدر

روشن کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اور جو کہ ان میں ہیں وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَنْ فِيْهِنَّ اور تیرے ہی واسطے ہی سب تعریف تو ہی بادشاہ آسمانوں اور زمین کا اور جو ان میں ہیں
وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ
حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اور تیرے ہی واسطے ہی
سب تعریف تو ہی ہی حق اور وعدہ تیرا حق ہی اور کلام تیرا حق ہی اور جنت حق ہی اور دوزخ حق ہی
اور سب نبی حق ہیں اور محمد حق ہیں اور قیامت حق ہی اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ
وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ
مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ
الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اے پروردگار تیرا تابعدار ہوا میں
اور تجھ پر ایمان لایا میں اور تجھ پر بھروسا کیا میں اور تیرے ہی طرف رجوع کیا میں اور تیرے ہی
مدد سے جھگڑتا ہوں میں دین کے دشمنوں سے اور تیرے ہی طرف لاتا ہوں میں اپنا مقدمہ
سو بخش مجھکو جو آگے کیا میں نے اور پیچھے کرونگا میں اور چھپایا میں نے اور جو ظاہر کیا میں نے
اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی مجھ سے اور تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا جسکو چاہے
کسی کی بندگی نہیں سوائے تیرے اور نہیں ہی کوئی معبود برحق سوائے تیرے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے
کہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھتے نماز کو رات سے اور شروع کرتے اپنی نماز پھر کہتے اَللّٰهُمَّ
رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ
تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ
اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ اے پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے
پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کرتا ہی درمیان اپنے
بندوں کے اس چیز میں کہ ہیں وہ سب اس میں اختلاف کرتے راہ دکھلا تو مجھکو اس چیز کہ اختلاف کیا گیا
ہی اسمیں حق سے اپنے حکم کے ساتھ تحقیق تو ہی راہ دکھلاتا ہی جسکو چاہے سیدھی راہ کی طرف رَوَاهُ
مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ اور روایت ہی عبادہ بن صامت صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا

باب ما یقول اذا قام من اللیل

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاگے رات کو اور ایک کروٹ سے دوسری کروٹ پھرے فَقَالَ پھر کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ نہین کوئی معبود برحق سوا اللہ کے وہ ایک ہی کوئی شریک نہین اسکا اسکے واسطے ہی ملک اور اسی کے واسطے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز کر سکتا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کو کسیکی بندگی نہین سوا اسکے ثُمَّ قَالَ بعد اسکے کہے رَبِّ اغْفِرْلِیْ اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ ای رب میرے بخش مجھکو یا کہ فرمائے حضرت نے پھر دعا مانگے جو کہ چاہیے قبول کیے جاتی ہی اسکی دعا یعنے عالمون نے کہا ہی کہ اسوقت کی دعا کا نام ورہم الکیس ہی یعنے ہتھیلی مین کے پیسے تیار ہی جب چاہیے اٹھالے اسیطرح یہہ دعا بھی اجابت کو پہونچا اور قبولیت سے قریب ہی فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰی قُبِلَتْ صَلٰوتُہٗ پھر اگر وضو کرے اور نماز پڑہے قبول کیے جاتی ہی نماز اسکی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَیْقَظَ مِنَ اللَّیْلِ قَالَ روایت ہی عائشہ رض سے کہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیدار ہوتے تھے رات سے کہتے تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْئَلُکَ رَحْمَتَکَ اللّٰھُمَّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِیْ بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنِیْ وَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ نہین کوئی معبود برحق مگر تو پاکی سے یاد کرتا ہون مین تجھکو ای رب میرے اور تعریف سے تیرے اور معافی مانگتا ہون تجھ سے اپنے گناہون کی اور مانگتا ہون تجھ سے تیری رحمت ای پروردگار زیادہ کر تو مجھکو علم اور نہ پھیر دل میرا حق سے طرف باطل کے جب مجھے ہدایت دے چکا اور بخش مجھکو اپنے پاس سے رحمت بیشک تو ہی ہی بخشنے والا کہ بخششونکا جنکو نہایت نہین رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّبِیْتُ عَلٰی ذِکْرٍ طَاھِرًا اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی مسلمان کہ رات گذارے یعنے سووے ذکر پر اللہ کے جس حال مین کہ پاک ہی یعنے باوضو ہی فَیَتَعَارُّ مِنَ اللَّیْلِ فَیَسْأَلُ اللّٰہَ خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ اِیَّاہُ پھر بیدار ہووے آخری رات سے اور مانگے اللہ سے نیکی مگر یہہ کہ دیتا ہی اللہ نے اسکو وہ نیکی رَوَاہُ اَحْمَدُ

باب مایقول اذا قام من اللیل

وعن شریق الهوزنی قال دخلت وابوداؤد روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے
علی عائشۃ فسالتها بم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفتتح اذا ھب من اللیل
اور روایت ہی شریق ہوزنی تابعی سے کہا اسنے آیا مین حضرت عائشہؓ کے پاس اور پوچھا مین انکو کیا
چیز تھی کہ رسول خدا نے شروع کرتے تھے جب بیدار ہوتے تھے رات کو فقالت سالتنی عن
شیئ ما سالنی عنہ احد قبلک تب فرمایے حضرت عائشہ نے پوچھا تو نے مجھکو اس چیز سے
کہ نہین پوچھا مجھ کو کسی نے اس سے کوی آگے تیرے کان اذا ھب من اللیل کبر عشرا
تھے حضرت جب بیدار ہوتے رات سے اللہ اکبر کہتے تھے دس بار وحمد اللہ عشرا
اور الحمد للہ کہتے تھے دس بار وقال سبحان اللہ وبحمدہ عشرا اور کہتے تھے سبحان اللہ
وبحمدہ دس بار وقال سبحان الملک القدوس عشرا اور کہتے تھے سبحان الملک القدوس
دس بار واستغفر اللہ عشرا اور استغفر اللہ دس بار وھلل عشرا اور لا الہ الا اللہ دس بار
ثم قال بعد اسکے کہتے تھے اللھم انی اعوذبک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیمۃ
عشرا ای پروردگار پناہ مانگتا ہون مین تجھ سے تنگی سے دنیا کی اور تنگی سے قیامت کی دس بار
ثم یفتتح الصلوۃ پھر شروع کرتے نماز رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

فائدہ اس ورد کو مسبعات عشر کہتے ہین کسواسطے کہ یہہ سات چیزین ہین ہر ایک کو دس بار
کہتے ہین اور مسبعات عشر نام ہی ایک مشہور ورد کا وہ دس چیزین ہین ہر ایک کو سات بار پڑھتے ہین ..

الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی سعید الخدری قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول روایت
ہے ابوسعید خدری سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اٹھتے رات سے اللہ اکبر
کہتے پھر کہتے تھے سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا الہ غیرک
پاکی سے یاد کرتا ہون مین تجھ کو اور تعریف سے برکت والا ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور
نہین کوی معبود سوا تیرے ثم یقول اللہ اکبر کبیرا پھر کہتے اللہ اکبر کبیرا ثم یقول اعوذ
باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ پھر کہتے تھے پناہ
مانگتا ہون مین اللہ کی جو سنتا جانتا ہی شیطان راندہ سے اسکے وسوسے سے اور اسکے غرور
سے اور اسکے جادو سے رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی روایت کیا اسکو ترمذی
اور ابوداؤد اور نسائی نے وزاد ابوداؤد بعد قولہ غیرک ثم یقول لا الہ الا اللہ ثلثا

وَفِی اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ثُمَّ یَقْرَأُ اور زیادہ کیا ابوداؤد نے بعد قول انکے لا الٰہ غیرک کے یہہ کہ پھر کہتے تھے لا الٰہ الا اللہ تین بار پھر شروع کرتے قراءت وَعَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ کَعْبٍ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ عِنْدَ حُجْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ربیعہ بن کعب اسلمی صحابی سے کہا اسنے کہ تھا میں رات کو رہتا نزدیک حجرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فَکُنْتُ اَسْمَعُہٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَقُوْلُ پھر تھا میں سنتا حضرت کو کہ جب اٹھتے رات سے کہتے سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الْھَوِیَّ پاک ہی پروردگار ساری جہان کا بہت دیر تک یعنے اس کلمے کو دیر تک کہتے رہتے ثُمَّ یَقُوْلُ بعد اسکے کہتے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ الْھَوِیَّ بہت وقت تک رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت کیا اسکو نسائی نے اور ترمذی نے مانند اسکے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی

بَابُ التَّحْرِیْضِ عَلٰی قِیَامِ اللَّیْلِ

یہہ باب ہی بیان میں ترغیب دینے رات کے اٹھنے اور نماز پڑھنے کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ الشَّیْطَانُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَأْسِ اَحَدِکُمْ اِذَا ھُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گرہ دیتا ہی شیطان پیچھے سر ایک کے تم میں سے جب وہ سوتا ہی تین گرہ یَضْرِبُ عَلٰی کُلِّ عُقْدَۃٍ عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ اور مارتا ہی ہر گرہ پر یعنے ڈالتا دل میں سونے والے کے تیرے پر رات بڑی ہی پھر سو جا فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ پھر اگر وہ بیدار ہوا اور ذکر کیا اللہ کا تو کھلتا ہی ایک گرہ فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ پھر اگر وضو کیا تو کھلتا ہی دوسرا گرہ فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ پھر اگر نماز پڑھا تو کھلتا ہی تیسرا گرہ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ پھر صبح کرتا ہی وہ شخص خوش اور پاک نفس وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ اور اگر نہ بیدار ہووے نہ وضو کرے نہ نماز پڑھے تو پلید نفس سست مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنِ الْمُغِیْرَۃِ قَالَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَوَرَّمَتْ قَدَمَاہُ اور روایت ہی مغیرہ صحابی سے کہا اسنے کھڑے ہوے ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو رات کی یہاں تک کہ سوجہہ گئے دونوں قدم مبارک حضرت کے فَقِیْلَ لَہٗ لِمَ تَصْنَعُ ھٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَکَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ پھر کہا گیا حضرت کو کس واسطے کرتے ہیں آپ یہہ تمام ریاضت اور حال آنکہ بخشا گئے ہیں آپ کے واسطے جو گناہ کہ آگے ہوئے اور جو کہ پیچھے ہوے قَالَ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا فرمایے کیا نہ ہوؤں میں بندہ

شکر کرنے والا اللہ کی نعمتوں پر مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۳ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے ذکر کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص فَقِیْلَ لَہٗ مَا زَالَ قَائِمًا حَتّٰی اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ پھر کہا گیا ہمیشہ رہا وہ شخص سوتا ہوا یہانتک کہ صبح کیا اور نہ کھڑا ہوا واسطے نماز رات کی قَالَ ذٰلِکَ رَجُلٌ بَالَ الشَّیْطَانُ فِیْ اُذُنِہٖ فرمایا حضرت نے وہ ایک شخص ہی کہ موتا ہی شیطان نے اسکے کان مین اَوْ قَالَ فِیْ اُذُنَیْہِ یا فرمایا اسکے دونوں کان مین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** بعضوں نے کہا کہ رسول خدا نے غفلت پر اس شخص کے یہہ مثل فرمایا جیسا کہ کسی کے کان مین موت پڑا ہو اس شخص کے کان بھاری ہو جاتے ہین اور کچھہ سن نہین سکتا ویسا ہی یہہ شخص بھی اذان کی آواز نہین سنتا غفلت سے نماز کھو دیتا ہی بعضوں نے کہا مراد شیطان کان مین موتنے سے یہہ ہی کہ شیطان نے اسکے کان کو باطل کلام اور بیہودہ باتوں سے بھر دیا ہی اس سبب سے اسنے حق بات اور نیکی کی پکار سن نہین سکتا ہی اور اسبات مین بڑی حقارت ہی اس شخص کی کیونکہ عادت ہی کہ جب کسی چیز کی حقارت کرتے اسپر موت دیتے ہین پھر شیطان کے موتنے مین کسقدر حقارت ہی سو ظاہر ہی وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَزِعًا اور روایت ہی ام المومنین ام سلمہ سے کہے کہ بیدار ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات ڈرتے ہوے یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْخَزَائِنِ فرماتے تھے تعجب سے پاک ہی اللہ کسقدر اُتاری گئی ہین آجکی رات خزانوں رحمت کے وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ اور کسقدر اُتاری گئی ہین فتنوں اور عذاب سے مَنْ یُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ کون ہی کہ بیدار کر دے حجرے والی عورتوں کو یُرِیْدُ اَزْوَاجَہٗ ارادہ رکھا ہی حضرت نے حجرے والیوں سے اپنی بی بیان لِکَیْ یُصَلِّیْنَ تا کہ نماز پڑہین رُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٍ فِی الْاٰخِرَۃِ بہت عورتین کپڑے پہنی والیان دنیا مین ننگی ہو آخرت مین رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا حِیْنَ یَبْقٰی ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اترتا ہی رب ہمارا برکت اور بزرگی والا یعنے اسکی رحمت خاص ہر رات آسمان دنیا پر جب باقی رہتی ہی

ہی تیسرا حصہ رات آخر کی **فائدہ** اوپر سے جو پہلا آسمان ہی اسکو سماء دنیا کہتے ہین محقق لوگون نے کہا ہی کہ نزول الٰہی سے آسمان دنیا پر مراد یہہ ہی کہ وقت صبح کے تجلی صفت پروردگار کی ہوتی اور آیات و احادیث متشابہات پر فقط ایمان لانا چاہیے اور اسکی کیفیت سے پوچھنا منع ہی یَقُولُ مَنْ یَدْعُونِی فَاَسْتَجِیْبَ لَهُ کہتا ہی پروردگار نے کون ہی کہ پکارے مجھکو تا قبول کرون اسکو مَنْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَهُ مَنْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهُ کون ہی کہ مانگے مجھہ سے تا دیوُن مین اسکو جو کچھہ کہ مانگے کون ہی کہ گناہ کی معافی چاہے مجھہ سے پھر بخش دیوُن مین اسکو **مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ** اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ یَبْسُطُ یَدَیْهِ اور ایک روایت مین مسلم کی یون آیا ہی کہ پھر کھولتا ہی پروردگار نے اپنے دونون ہاتھ وَیَقُولُ مَنْ یُقْرِضُ غَیْرَ عَدُوْمٍ وَلَا ظَلُوْمٍ اور کہتا ہی کون ہی کہ قرض دیوے اسکو جو محتاج نہین ہی اور نہ ظلم کرنے والا ہی یعنے کون ہی کہ مجھے قرض دیوے کیونکہ مین محتاج نہین ہون کہ خوف قرض ڈوبنے کا ہووے اور نہ ظلم کرنے والا ہون کہ لیکر کسی کا مال نہ دیوُنگا یعنے میری راہ مین محتاجون کو دو تو مین ادا کرونگا اور یہہ بات فرماتا ہی حَتّٰی یَنْفَجِرَ الْفَجْرُ یہان تک کہ کھلتا ہی فجر اور ہوتی ہی صبح

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اِنَّ فِی اللَّیْلِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق رات مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اسکو کوئی مرد مسلمان مانگے اللہ سے اس ساعت مین بھلای کام مین دنیا اور آخرت کے مگر دیتا ہی اسکو وہ بھلای وَذٰلِكَ كُلَّ لَیْلَةٍ اور یہہ ساعت ہر رات مین ہی **فائدہ** بعضے کہتے ہین وہ ساعت مبہم ہی اور بعضون نے کہا وہ ساعت برابر آدھی رات کو ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَی اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت پسند نمازون مین اللہ کے نزدیک نماز داؤد کی ہے وَاَحَبُّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ صِیَامُ دَاوُدَ اور بہت پسند روزون مین اللہ کے نزدیک روزہ داؤد کا ہی كَانَ یَنَامُ نِصْفَ اللَّیْلِ وَیَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَیَنَامُ سُدُسَهُ وَیَصُوْمُ یَوْمًا وَیُفْطِرُ یَوْمًا وے تھے سوتے آدھی رات اور قیام کرتے تہائی رات اور پھر سوتے چھٹوین حصہ رات مین اور روزہ رکھتے

ایک دن اور افطار کرتے ایک دن مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق کیا ہے اس پر مسلم اور بخاری نے وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ تَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنَامُ اَوَّلَ اللَّیْلِ وَیُحْیِیْ اٰخِرَہٗ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تھے یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوتے اول شب اور جاگتے آخر شب کو ثُمَّ اِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ اِلٰی اَھْلِہٖ قَضٰی حَاجَتَہٗ پھر اگر ہوتی حضرت کو حاجت اپنی بی بیوں سے فراغت کرتے اپنی حاجت سے ثُمَّ یَنَامُ فَاِنْ کَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ جُنُبًا وَثَبَ فَاَفَاضَ عَلَیْہِ الْمَاءَ پھر سوتے پھر اگر ہوتے وقت پہلی اذان کے جنب اٹھتے اور جاری کرتے اپنے اوپر پانی وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ جُنُبًا تَوَضَّأَ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اور اگر نہ ہوتے جنب تو وضو کرتے نماز کے لئے اور پڑھتے دو رکعت سنت مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق کیا ہے مسلم اور بخاری کا اس پر

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِقِیَامِ اللَّیْلِ روایت ہی ابو امامہ سے کہا اسنے کہ فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہی تم پر اٹھنا رات کو نماز کے واسطے فَاِنَّہٗ دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ پھر بیشک وہ عادت ہی نیکوں کی جو تم سے پہلے تھے وَھُوَ قُرْبَۃٌ لَّکُمْ اِلٰی رَبِّکُمْ اور وہ نزدیکی کا سبب ہی تمہارے لئے تمہارے رب پاس وَمَکْفَرَۃٌ لِّلسَّیِّاٰتِ وَمَنْھَاۃٌ عَنِ الْاِثْمِ اور سبب ہی گناہوں کو مٹانے کا اور سبب ازنشئے کا ہی گناہوں سے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَۃٌ یَضْحَکُ اللّٰہُ اِلَیْھِمْ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ ہنستا ہی اللہ انکی طرف یعنے اُن سے راضی ہوتا ہی اور رحمت کی نگاہ اُن پر کرتا ہی اَلرَّجُلُ اِذَا قَامَ بِاللَّیْلِ یُصَلِّیْ ایک ان تین میں سے وہ شخص کہ اٹھے رات کو نماز پڑھنے کے واسطے وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِی الصَّلٰوۃِ دوسرے وہ قوم کہ صف باندھیں نماز میں وَالْقَوْمُ اِذَا صَفُّوْا فِیْ قِتَالِ الْعَدُوِّ تیسرے وہ قوم کہ صف درست کریں جہاد میں رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت کیا اسکو شرح سنت میں وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سے کہا کہ فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت نزدیک ہوتا رب کا اپنے بندے سے درمیان میں پچھلی رات کے ہی

باب التحریص

فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَکُوْنَ مِمَّنْ یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْ تِلْکَ السَّاعَۃِ فَکُنْ پھر اگر ہو سکے یہہ کہ ہووے تو ان شخصوں مین کہ ذکر کرتے ہین اللہ کی اس وقت مین تو ہو رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی اسناد مین **فائدہ** عمرو بن عبسہ مقبول درگاہ رسول کریم کا ہی جب حضرت نے مکے مین دعوت دین اسلام کی شروع کئے تب عمرو بن عبسہ نے اپنے وطن مین سے یک بیک اُن کے دل مین نور توحید کا چمکا بت پرستی سے نفرت ہوی اور سنے کہ مکے مین ایک شخص پیدا ہوا ہی لوگون کو خدا کی توحید بتاتا ہی اور بتونکی عبادت سے منع کرتا ہی تب مکے مین آئے اور احوال رسول خدا کا دریافت کئے اس ایام مین حضرت نے حکم آلہی سے دین کے دشمنون کی نظر سے چھپے ہوے رہتے تھے مکے کے لوگ ان کہے وہ شخص دیوانہ معلوم ہوتا ہی ہمارے بزرگون کے دین سے پھر گیا ہی آدہی رات کو کعبے کے اطراف پھرتا ہی عمرو بن عبسہ یہہ سنکر دو پہر شب کو کعبے کے پاس چھپے ہوے کھڑے رہے یکایک رسول خدا نے لا الٰہ الا اللہ کہتے ہوے اطراف کعبے کے پھرنے لگے عمرو نے روبرو آ سلام کئے اور پوچھے آپ کون ہو اور آپکا دین کیا ہی حضرت نے فرمائے مین رسول ہون خدا کا اور میرا دین لا الٰہ الا اللہ ہی عمرو بن عبسہ نے سنتے ہی ایمان لائے یہ تیسرے یا چوتھے شخص ہین دین مین پہلے ایمان لائے ہوؤن مین سے **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی وَاَیْقَظَ امْرَاَتَہٗ فَصَلَّتْ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے خدائے تعالی اس بندے پر جو اٹھا ہی رات کی نماز پڑہنے پھر نماز پڑہا اور جگایا اپنی عورت کو پھر نماز پڑہی اس عورت نے فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْھِھَا الْمَاءَ پھر اگر نہ جاگے تو چھڑکتا ہی اسکے منہہ پر پانی رَحِمَ اللّٰہُ امْرَاَۃً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ وَاَیْقَظَتْ زَوْجَھَا فَاِنْ اَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْھِہِ الْمَاءَ رحمت کرے اللہ اس عورت پر کہ اُٹھی رات کو پھر نماز پڑہی اور جگادی اپنے خاوند کو پھر اگر نہ جگا تو چھڑک دی اسکے منہہ پر پانی یعنے چاہئے کہ مرد جاگے تو عورت کو اٹھا دیوے اگر عورت جاگے تو مرد کو بیدار کر دیوے اسیطرح دوستان اور رفیقان باہدیگر عبادت کے واسطے تائید کرین رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ابو داود اور نسائی نے **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ اور روایت ہی ابو امامہ سے کہا اسنے کہا گیا ای رسول خدا کون سی دعا بہت سنی جاتی ہی قَالَ جَوْفَ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلٰوتِ الْمَکْتُوْبَۃِ فرمائے

درمیان پچھلی رات کے اور پیچھے فرض نمازون کے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ اَبِی مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا یُرٰی ظَاھِرُھَا مِنْ بَاطِنِھَا وَبَاطِنُھَا مِنْ ظَاھِرِھَا اور روایت ہی ابو مالک اشعری سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جنت مین محلین ہین دیکھا جاتا ہی جو اسکے باہر ہی اسکے اندر سے اور دیکھا جاتا ہی جو اسکے اندر ہی اسکے باہر سے بسبب نہایت صفائی کے اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِمَنْ اَلَانَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ تیار کیا ہی اللہ نے اسکو اس شخص کے واسطے کہ نرمی سے کرے بات اور کھلاوے کھانا اور پے در پے رکھے روزے اور نماز پڑھے رات کو اور لوگ سوتے ہون رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ نَحْوَہٗ وَفِی رِوَایَةٍ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین اور روایت کیا ترمذی نے حضرت علی سے مانند اسکے اور ایک روایت مین ترمذی کی اچھی کرے بات ہی جگہہ پر نرمی سے کرے بات کے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ای عبد اللہ مت ہو مانند فلانے کے کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَرَكَ قِیَامَ اللَّیْلِ کہ تھا وہ فلانہ اٹھتا رات کو پھر چھوڑ دیا اٹھنا رات کا یعنے حضرت نے عبد اللہ بن عمر کو کثرت قیام سے منع فرمایا کہ اس انداز سے اٹھا کہ ہمیشہ ہو سکے ایسا مت اٹھ کہ مطلق تمام رات نہ سووے آخر کو ہار کر رات کا اٹھنا ترک کردیگا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَانَ لِدَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مِنَ اللَّیْلِ سَاعَةٌ یُوْقِظُ فِیْھَا اَھْلَہٗ اور روایت ہی عثمان بن ابو العاص سے کہا اسنے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ تھا واسطے داؤد علیہ السلام کے رات کو ایک وقت کہ جگاتے اس مین اپنے اہل و عیال کو یَقُوْلُ یَا اٰلَ دَاوٗدَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا اِنَّ ھٰذِہٖ سَاعَةٌ یَسْتَجِیْبُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْھَا الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ کہتے ای داؤد کے لوگو اٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ

یہہ وقت ہی کہ قبول کرتا ہی خدا تعالی اس مین دعا مگر جادوگر اور تحصیلدار کی دعا قبول نہین ہوتی کیونکہ تحصیلدار موذی ہوتے ہین لوگون کا مال ظلم سے اور زیادہ حق سے لیتے ہین رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلٰوةٌ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے افضل نمازون مین بعد فرض کے نماز ہی درمیانے رات کے رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا تحقیق فلانا شخص نماز پڑہتا ہی رات کو پھر جب صبح کرتا ہی چوری کرتا ہی فَقَالَ اِنَّهٗ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ تب فرمایے حضرت نے تحقیق جلدی منع کریگی اسکو وہ چیز کہ کہتا ہی تو یعنے جو اسکی رات کی نماز کا بیان کرتا ہی سو وہ رات کی نماز کی برکت سے چوری چھوٹ جاویگی جیسا کہ قرآن شریف مین آیا ہی الصلوة تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنے نماز منع کرتی ہی بدکاری اور زنا اور ناشایستہ کامون سے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو احمد اور بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَيْقَظَ الرَّجُلُ اَهْلَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّيَا اَوْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا اور روایت ہی ابوسعید اور ابوہریرہ سے کہے ان دونون نے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگاوے مرد اپنی عورت کو کچھ رات مین پھر دونون نماز پڑہین یا کہ فرمایا حضرت نے کہ دو رکعت نماز پڑہے لکھے گئے فِي الذَّاكِرِيْنَ وَالذَّاكِرَاتِ لکھے جاتے ہین دونون ذکر کرنے والے مردون اور ذکر کرنے والے عورتون مین رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْرَافُ اُمَّتِيْ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّيْلِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

اشراف میری امت کے اُٹھانے والے قرآن کے ہین اور رات کو اُٹھنے والے یعنے قرآن کے حافظان اور قرآن پر عمل کرنے والے اور وہ لوگ جو رات کو ہمیشہ جاگتے اور نماز اور قرآن پڑھتے ہین رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاہُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ کَانَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ مَاشَاءَ اللّٰہُ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق اسنکے باپ عمر بن خطاب نے سختے نماز پڑھتے رات کو جسقدر چاہتا اللہ نے حَتّٰی اِذَا کَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ اَیْقَظَ اَھْلَہٗ لِلصَّلٰوۃِ یہان تک جو وقت ہوتی پچھلی رات جگاتے اپنی بی بی کو نماز کے واسطے یَقُوْلُ لَھُمُ الصَّلٰوۃَ فرماتے اپنے گھروالون کو پڑھو نماز ثُمَّ یَتْلُوْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ پھر پڑھتے یہ آیت کہ وَاْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْھَا لَا نَسْئَلُکَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلتَّقْوٰی اور حکم کر اپنے گھروالون کو نماز کا اور آپ قایم رہ اسپر ہم نہین مانگتے ہین تجھہ سے روزی ہم روزی دیتے ہین تجھکو اور آخر بھلاہی پرہیزکارون کا رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے

بَابُ الْقَصْدِ فِی الْعَمَلِ

یہہ باب ہی بیان مین میانہ روی کے عمل مین یعنے زیادہ نہ کم تا ہمیشہ کرسکے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُفْطِرُ مِنَ الشَّھْرِ حَتّٰی نَظُنَّ اَنْ لَّا یَصُوْمَ مِنْہُ شَیْئًا روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے افطار کرتے اور روزہ نہین رکھتے بعضے مہینے مین یہان تک کہ خیال کرتے ہم کہ روزہ نہ رکھینگے اس مہینے مین کچھ وَیَصُوْمُ حَتّٰی نَظُنَّ اَنْ لَّا یُفْطِرَ مِنْہُ شَیْئًا اور روزہ رکھتے یہان تک کہ خیال کرتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور روزہ چھوڑینگے اس مہینے مین کچھ یعنے نہ ہمیشہ افطار کرتے نہ مدام روزہ رکھتے کبھو روزہ رکھتے کبھو افطار کرتے وَکَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاہُ مِنَ اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْتَہٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَیْتَہٗ اور سختے حضرت ایسے کہ نہ چاہتا تو کہ دیکھے انکو رات کو نماز پڑھنے والے مگر دیکھتا تو انکو نماز پڑھنے والے اور نہ چاہتا تو انکو کہ دیکھے تو انکو سونے والے مگر دیکھتا تو انکو سونے والے یعنے رات کو نماز بھی پڑھتے اور خواب بھی کرتے نہ تمام شب سوتے رہتے نہ تمام رات نماز ہی پڑھتے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُھَا

وَاِنْ قَلَّ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت دوست رکھے گئے عملون مین سے خدا کے پاس وہ عمل ہی کہ ہمیشہ کرین اسکو اگرچہ کم ہو وے کیونکہ عمل قلیل جو دایم ہو تو بہت اثر کرتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ اور بھی روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑو عملون مین سے اس چیز کو جسکی طاقت رکھتے ہو یعنے جو تم پر آسان ہو اور جسکو ہمیشہ کر سکو تا ثواب اسکا ہمیشہ ملے فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا کیونکہ خدا تعالی ملول نہین ہوتا ہی ثواب دینے سے جب تک کہ تم ملول اور ماندہ نہ ہون عمل کرنے سے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُصَلِّ اَحَدُکُمْ نَشَاطَہٗ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہئے کہ نماز پڑھے کوئی تمہارا جب تک کہ خوش لگے اسکو اور ذوق اس سے حاصل ہوا سکو وَاِذَا فَتَرَ فَلْیَقْعُدْ اور جب سست اور ماندہ ہوجاوے پھر چاہئے کہ بیٹھ جاوے اور چھوڑ دے نماز کو مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ وَہُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْہَبَ عَنْہُ النَّوْمُ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نیند آوے کسیکو تم مین سے اور وہ نماز پڑھتا ہو پھر چاہئے کہ سو جاوے یعنے نماز کو تمام کرکے یہان تک کہ جاتی رہے اس سے نیند فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی وَہُوَ نَاعِسٌ لَا یَدْرِیْ لَعَلَّہٗ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَہٗ پھر تحقیق کوئی تمہارا جب نماز پڑھتا ہی اور وہ سونے والا ہو نہین پاتا ہی کہ کیا کرتا ہون شاید کہ وہ استغفار اور دعا مانگتا ہی اور غلطی کرتا ہی کالیان دیتا ہی اپنے کو مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک دین اسلام کا بنا کیا گیا ہی آسانی پر

پھر سختی اختیار نکرو اپنے پر وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ اور ہرگز نہین سختی
کرتا دین مین کوی مگر کہ غالب آتا ہی اسپر دین یعنے اللہ تعالی نے دین اسلام مین آسانی
رکھا ہی اُسی کے موافق عمل کرو اگر کوی چاہے کہ زیادہ کرے جیسے راہب کرتے ہین
تو آخر عاجز ہوکر اصل حکم بھی ادا نکر سکیگا فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا
بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ سو میانہ روی کرو اور اللہ کی نزدیکی
چاہو اور خوشخبری سناؤ اپنے جان کو خوبی کی اور مدد چاہو دین کی راہ چلنے مین صبح
وشام اور کچھ تھوڑا اسا رات کے وقت جگنے سے یعنے عمل مین نہ زیادتی کرو کہ تمام وقت
عبادت مین ہی رہین بلکہ خوشی سے وقتون کو جو صبح وشام اور رات مین تھوڑا
وقت ہی غنیمت جانو اور اپنے جان پر نرمی کرو تا ماندہ ہوکر عبادت سے باز رہے
اور راحت وخوشی سے مقصد کو پہنچے جیسا کہ کوی مسافر تمام دن تمام رات چلیگا تو تھک
کر بیچ راہ مین رہ جاویگا اگر صبح وشام چلے اور تھوڑا اسا رات مین چلے تو منزل
کو پہنچیگا اور ماندہ نہوویگا اسیطرح عبادت مین میانہ روی کرو رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهٖ اَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ اور روایت ہی عمر سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سوجاوے اپنے سارے وظیفہ سے
یعنے جو وظیفہ کہ اسکی رات کو معمول تھا سب چھوٹ جاوے فَقَرَاَهٗ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
وَصَلٰوةِ الظُّهْرِ پھر پڑھے اسکو اس وقت مین جو درمیان فجر کی نماز اور ظہر کی نماز کے ہی
كُتِبَ لَهٗ كَاَنَّمَا قَرَاَهٗ مِنَ اللَّيْلِ تو لکھا جاتا ہی اسکے واسطے گویا کہ اسنے پڑھا اسکو
رات کو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ قَائِمًا اور روایت ہی عمران بن
حصین سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کھڑے ہوکر فَاِنْ
لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا پھر اگر نہ سکے تو تو پڑھ بیٹھکر فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ پھر اگر
نہ سکے تو تو پڑھ کروٹ لیٹے ہوے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے
وَعَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ
قَاعِدًا اور بھی روایت ہی عمران بن حصین سے تحقیق اسنے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

حال مرد کی نماز بیٹھے ہوسے قَالَ اِنْ صَلّٰی قَآئِمًا فَھُوَ اَفْضَلُ فرماسے اگر پڑہے کھڑا ہوکر تو افضل ہی وَمَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَآئِمِ اور جو شخص پڑہے بیٹھے ہوسے تو اسکو آدہا ثواب ہی کھڑسے پڑہنے والے کا وَمَنْ صَلّٰی نَآئِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ اور جو کہ پڑہے لیٹے ہوسے تو اسکو آدہا ثواب ہی بیٹھنے والے کا یہہ حکم نفل نماز کا ہی کیونکہ فرض نماز لیٹے ہوسے بغیر عذر کے درست نہین اور عذر مین درست ہی سو اسوقت تو ثواب پورا ملتا ہی اور اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نفل نماز بغیر عذر کے لیٹے ہوسے پڑہنا جائز ہی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ طَاهِرًا روایت ہی ابو امامہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کہ جگہہ لیوسے اپنے بچھونے پر جس حال مین کہ پاک اور باوضو ہی وَذَکَرَ اللّٰهَ حَتّٰی یُدْرِکَهُ النُّعَاسُ اور یاد کرسے اللہ کی یہان تک کہ آجاوسے اسکو نیند لَمْ یَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهِ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ نہین کروٹین لیتا کسوقت رات کو مانگتا ہوا اللہ سے اس مین نیکی دنیا اور آخرت کی نیکیون مین سے مگر دیتا ہی اسکو اللہ وہ نیکی ذَکَرَهُ النَّوَوِیُّ فِیْ کِتَابِ الْاَذْکَارِ بِرِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ ذکر کیا اسکو نووی نے کتاب الاذکار مین روایت سے ابن سنی کے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَیْنِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوتا ہی پروردگار ہمارا دو مردسے جو بڑسے مرتبے والے ہین اسکے پاس رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَآئِهٖ وَلِحَافِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰی صَلٰوتِهٖ ایک وہ شخص کہ جلد اٹھا اپنے نرم بچھونے سے اور اپنے لحاف سے اپنے محبوب اور اپنی جورو کے پاس سے اپنی نماز کی طرف فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلٰٓئِکَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَوِطَآئِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰی صَلٰوتِهٖ تب کہتا ہی اللہ نے اپنے فرشتون کو دیکھو تم میرے بندے کی طرف کہ اٹھا اپنے فرش اور اپنے نرم بچھونے سے اپنے محبوب اور اپنی جورو کے پاس سے اپنی نماز کی طرف رَغْبَةً

فِيمَا عِنْدِی وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِی خواہش سے اُس ثواب کے جو میرے پاس ہی اور خوف سے
اس عذاب کے جو میرے پاس ہی وَرَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ مَعَ أَصْحَابِهِ
فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْانْهِزَامِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا اللہ کی راہ
مین پھر شکست کھا کر بھاگا اپنے یارون کے ساتھ پھر جانا کس قدر گناہ ہی اپنے پر بھاگنے
مین اور کس قدر ثواب ہی پھر پھر کر جنگ کرنے مین فَرَجَعَ حَتّٰى هُرِيقَ دَمُهُ پھر الٹا
اور جنگ کیا یہان تک بہایا گیا خون اسکا فَيَقُولُ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا إِلٰى عَبْدِي
رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِی وَشَفَقًا مِمَّا عِنْدِی حَتّٰى هُرِيقَ دَمُهُ تب کہتا ہی ؛
پروردگار اپنے فرشتون کو دیکھو تم میرے بندے کی طرف پھرا خواہش سے اس ثواب
کے جو میرے پاس ہی اور خوف سے اس عذاب کے جو میرے پاس ہی یہان تک کہ بہایا
گیا خون اسکا رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ روایت
ہی عبد اللہ ابن عمر سے کہا اسنے کہ خبر دیا گیا مین کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نماز مرد کی بیٹھے ہوئے برابر آدہی نماز کے ہی ثواب مین قَالَ فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ
يُصَلِّي جَالِسًا کہا عبد اللہ نے پھر آیا مین حضرت کے پاس تب پایا مین حضرت کو نماز
پڑہتے بیٹھے ہوئے فَوَضَعْتُ يَدِي عَلٰى رَأْسِهِ پھر رکھا مین اپنا ہاتھ سر مبارک پر
حضرت کے جاننا چاہئے کہ عرب کی عادت تھی جب کسی سے کوی کام تعجب کا دیکھتے ہاتھ
اسکے سر پر رکھتے عبد اللہ نے حضرت کو بیٹھے نماز پڑہتے ہوئے دیکھ کر تعجب سے بے قصد
اپنا ہاتھ سر مبارک پر رکھ دیا فَقَالَ مَالَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو تب فرمایا مجھکو
کیا ہوا ہی تجھکو ای عبد اللہ بن عمرو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ
الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَأَنْتَ تُصَلِّي قَاعِدًا مین نے کہا خبر دیا گیا مین
ای رسول خدا کہ آپ نے فرمایا ہی نماز مرد کی بیٹھے ہوئے برابر آدہی نماز کے اور آپ
پڑہتے ہین بیٹھے ہوئے قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ فرمایا ہان نماز بیٹھے
ہوئے پڑہنے والے کی آدہی نماز کھڑے ہوئے پڑہنے والی کی ہی لیکن مین نہین ہون
مانند ایک تمہارے کے لئے وہ حکم میری امت پر ہی مین ان سے خارج ہون کیونکہ

پروردگار نے میری بیٹھے ہوی نماز کو قبول فرمانا ہی اپنے فضل سے جیسا کہ میری کہڑے
ہو ہی ہوی نماز کو قبول کرتا ہی یہہ بات مخصوص ہی میرے واسطے نہایت خضوع وخشوع
اور معرفت و قرب کے سبب سے جو مجھکو حاصل ہی سو مجھکو دوسرون پر قیاس نکیا چاہیے
رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَن سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَۃَ لَیْتَنِیْ صَلَّیْتُ فَاسْتَرَحْتُ اور روایت ہی سالم بن ابو الجعد سے
جو تابعین مین ہین کہا اسنے کہ فرمایا ایک مرد صحابی قوم خزاعہ مین سے کیا اچھا ہوتا کہ
نماز پڑہتا مین تو آرام پاتا مین فَکَاَنَّھُمْ عَابُوْا ذٰلِکَ عَلَیْہِ گویا کہ لوگون کی صحابہ وغیرہ سے
عیب پکڑا اسپر یہہ بات انکو بری معلوم ہوی فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ یَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِھَا تب کہا اس مرد نے سنا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اقامت کہہ نماز کی ای بلال راحت دے مجھکو اس سے
رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے جاننا چاہیے کہ حضرت کے قول راحت
دے ہمکو اس سے ای بلال اس کے دو معنے کرتے ہین ایک یہہ کہ اذان کہہ ای بلال تا ہم
نماز کرلین اور اس سے فارغ ہوکر آرام پاوین دوسرا یہہ کہ اذان کہہ تا ہم نماز پڑہین.
اور اس مین راحت پاوین لوگون نے پہلا معنا خیال کرکے خزاعی پر پکڑا تھا شاید کہ اسکا
ارادہ بھی دوسرا معنا ہی ہو اللہ ہر کسیکو اسکی توفیق دیوے

بَابُ الْوِتْرِ

یہہ باب ہی بیان مین وتر کے وتر مین علما اختلاف کرتے ہین بعضے کہتے ہین وتر سنت
ہی اور بعضے کہتے ہین واجب ہی اکثر ایمہ اور ابو یوسف اور محمد سنت کے قایل ہین امام
ابوحنیفہ کے پاس واجب ہی اور ایک روایت آئی ہی کہ فرض ہی دوسری روایت مین
سنت ہی قول ابوحنیفہ سے واجب ہی اور وتر اکثر ایمہ کے پاس ایک رکعت اور ابوحنیفہ
کے پاس تین رکعت ہین دونون طرف احادیث آئے ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
صَلٰوۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہی فَاِذَا خَشِیَ اَحَدُکُمُ الصُّبْحَ صَلّٰی
رَکْعَۃً وَّاحِدَۃً تُوْتِرُ لَہٗ مَا قَدْ صَلّٰی پھر جب ڈرے کوی تمہارا صبح ہوجانے سے
پڑہے ایک رکعت کہ وتر کردیوے اسکے واسطے اس نماز کو جو تحقیق رات کو پڑہا ہی یعنے جو نماز

شب کو بعد دو رکعت پڑہا ہی جفت ہوی جب قریب صبح ہونے سے ایک رکعت اسکے ساتھ ملا دیوے
تو طاق ہوکے وتر ادا ہو جاوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اور بھی
روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر ایک رکعت
ہی آخر رات کو اسطور سے کہ پہلے دو دو رکعت پڑہین اور سلام پھیرین بعد اسکے ایک رکعت
پڑہین یہہ حدیث دلیل ہی وتر ایک رکعت ہونے پر اور آیندہ وہ حدیثین جو وتر تین رکعت
ہونے پر دلالت کرتے ہین آوینگے اور اس حدیث مین اشارہ ہی کہ وتر آخری نماز ہی رات
کی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً اور روایت ہی حضرت
عائشہ سے کہ کہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے رات کو تیرہ رکعت يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ
بِخَمْسٍ وتر کرتے ان مین سے پانچ رکعت متصل پڑہ کر لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا
نہین بیٹھتے کسی رکعت مین اُن پانچ رکعتون سے مگر آخر مین اسکے اس سے صاف معلوم ہوا کہ رات
کی نماز حضرت کی کئی طرح پر تھی اُن مین سے یہہ بھی ایک طور تھا کہ آٹھہ رکعت دوگانہ دوگانہ پڑہتے
چہار سلام سے اور پانچ رکعت متصل نیت سے وتر کے پڑہتے ایک تشہد اور ایک سلام سے مگر
فقہا اس مین اختلاف کرتے اور کہتے ہین کہ مراد جلوس بیٹھنے سے یہان سلام ہی یعنے سلام
نہین پھیرتے مگر آخر مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ سَعْدِ
بْنِ هِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْبِئِيْنِيْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی سعد بن ہشام انصاری سے جو تابعین مین ہین کہا اسنے
گیا مین بی بی عائشہ کے پاس اور کہا مین نے ای ماں مومنون کی خبر دیوے مجھکو خصلت سے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فرمایے کیا نہین پڑہتا ہی
تو قرآن قُلْتُ بَلٰى کہا مین ہان پڑہتا ہون مین قرآن کو قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْقُرْاٰنَ کہے عائشہ نے پھر تحقیق خصلت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی
قرآن یعنے قرآن مین جو بزرگ خصلتین مذکور ہین حضرت کی خلقت مین وہ خصلتین تھین
بعضون نے کہا یہہ مراد ہی کہ حضرت کا خلق اور خصلت قرآن مین مذکور ہی کہ اللہ نے فرماتا
ہی انک لعلی خلق عظیم یعنے بیشک تو ہی البتہ بہت نیک اور بڑی خصلت پر قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ

أَنْبِئِيْنِيْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا مین ای مومنون کی ماخبر دو مجھکو
وتر سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی فَقَالَتْ كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُوْرَهُ فرماے عائشہ
نے ہم لوگ تیار کرتے حضرت کے واسطے انکا مسواک اور انکے وضو کا پانی فَيَبْعَثُهُ اللّٰهُ تعالیٰ
مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ پھر اٹھاتا انکو اللہ تعالیٰ نے جب چاہا کہ اٹھا وے انکو رات کو
فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّيْ تِسْعَ رَكَعَاتٍ تب مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے
نو رکعت لَا يَجْلِسُ فِيْهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ نہین بیٹھتے اُن نو رکعتون مین مگر بیٹھتے آٹوین رکعت
مین فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْهُ پھر یاد کرتے اللہ کی ــ اور حمد کرتے اسکا اور دعا مانگتے
اس سے یعنے تشہد پڑھتے کہ اس مین ذکر اور حمد اور دعا ہے ثُمَّ يَنْهَضُ وَلَا يُسَلِّمُ پھر اٹھتے
اور نہ سلام پھیرتے فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ ثُمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللّٰهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوْهُ ثُمَّ
يُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا يُسْمِعُنَا پھر پڑھتے نوین رکعت پھر بیٹھتے اور یاد کرتے اللہ کی اور حمد کرتے اسکا
اور دعا مانگتے اس سے پھر سلام پھیرتے ایسا سلام کہ سناتے ہمکو ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ
بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَتِلْكَ إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ پھر پڑھتے دو رکعت نماز
بعد سلام پھیرنے کے بیٹھے ہوے پھر یہہ گیارہ رکعتین ہوئین ای میرے بچے فَلَمَّا أَسَنَّ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ اللَّحْمَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ
صَنِيْعِهِ فِي الْأُوْلٰى پھر جب بڑی عمر کے ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور لیا گوشت یعنے
بدن مبارک فربہ ہوا اور ضعیف آئی وتر پڑھتے تہجد ملا کے سات رکعت اور کرتے دو رکعتین جیسا
کرتے تھے آپ پہلی صورت مین فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ پھر یہہ نو رکعتین ہوئین ای میرے بچے
پہلی صورت مین گیارہ رکعتین تھین وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى صَلٰوةً
أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ صَلّٰى مِنَ
النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے کوئی نماز دوست
رکھتے تھے کہ ہمیشگی کرین اسپر اور تھے جب غالب ہوتی ان پر نیند یا درد اور بیماری رات
کے اٹھنے سے نماز پڑھتے دن کو بارہ رکعتین **فائدہ** دن کو کبھو تیرا رکعت کبھو گیارہ کبھو
نو کبھو سات رکعت پڑھتے وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ كُلَّهُ
فِيْ لَيْلَةٍ اور نہین جانتی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سارا قرآن پڑھتے ایک رات مین وَلَا
صَلّٰى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ اور نہین جانتی کہ نماز پڑھے ہون رات کو صبح تک وَلَا صَامَ شَهْرًا

کاملاً غیر رمضان اور نہین جانتی مین روزہ رکھے ہون ایک پورے مہینے کا سوائے رمضان
کے حضرت بی بی عائشہ احتیاط کے واسطے فرماتے مین نہین جانتی ہون شاید کہ کبہو سفر وغیرہ مین
ویسا کئے ہون رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے جاننا چاہئے کہ وتر کے بعد دو رکعت نماز
پرہنے کے باب مین احادیث بہت آئے ہین لیکن یہ حدیثین ظاہر مین خلاف ہوتی ہین اس
حدیث کے کہ کرو تم آخر نماز اپنی رات مین وتر کی اسیواسطے امام مالک نے دو رکعت بعد وتر
پرہنے کی حدیث کا انکار کیا اور کہا کہ یہہ حدیث صحیح نہین امام احمد ابن حنبل نے کہا مین وہ دو رکعت
نہین پرہتا ہون اور پرہنے والے کو منع بھی نہین کرتا ہون اور جمہور علما اس دو رکعت پرہنے
کے قایل ہین تا معلوم ہو کہ نفل وتر کے بعد پرہنا جایز ہی بعضے علما کہتے ہین یہہ دو رکعت ملحق
ہین وتر کے ساتھ اور داخل ہین سنت راتبہ مین اسلئے بعضے لوگ ان دونون رکعتونکو
بیٹھ کر پرہتے ہین تا حکم مین ایک رکعت کے ہو کر وتر جو طاق ہی جفت ہو جاوے اس سے
معلوم ہوا کہ اگر وتر پہلی رات مین کسی نے پرہہ لیا بعد قیام لیل کی توفیق پایا اور تہجد کی نماز پرہا
تو پھر وتر پرہنے کی حاجت نہین قول مختار یہی ہی کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ دوبارہ وتر نہ پرہو
ایک رات مین تو اسپر خیال کرو وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلٰوتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا اور روایت ہی ابن عمر سے انہون نقل کئے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کرو تم آخر نماز اپنی رات مین وتر کی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم
وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ اور بھی
روایت ہی ابن عمر سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جلدی پرہو صبح کے
پہلے وتر رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَنْ لَّا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ
اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ڈرے
کہ وہ نہ اٹھہ سکیگا آخر رات مین پھر چاہئے کہ وتر پرہہ لیوے اول رات مین وَمَنْ طَمِعَ
أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ اور جو شخص امید رکھے کہ اٹھیگا آخر رات مین پھر
چاہئے کہ وتر پرہے آخر رات مین فَإِنَّ صَلٰوةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ اسواسطے کہ تحقیق
نماز آخر رات کی حاضر کی گئی ہی یعنے ملایک حاضر ہوتے ہین اس مین وَذٰلِكَ أَفْضَلُ
اور یہہ افضل ہی یعنے وتر آخر شب مین پرہنا اول رات مین پرہنے سے افضل ہی رَوَاہُ

مُسلِم روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَن** عَائِشَةَ قَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ اور روایت ہی عائشہ سے کہی کہ سب وقت مین رات کے وتر پڑہے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اول رات مین اور بیچ رات مین اور آخر رات مین وآخر عمر مین مقرر ہوا وتر پڑہنا آپکا صبح کے وقت تک اور پچھلے پہر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے وصیت کی مجھکو میرے جانی دوست نے تین خصلت کی صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ روزہ رکھنا تین روز کا ہر مہینے مین وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ دوسری یہہ کہ دو رکعت نماز ضحی کی تیسری یہہ کہ وتر پڑہون مین قبل سکے کہ سوؤن مین ضحی کا وقت آفتاب بلند ہوے بعد ہوتا ہی اسکو چاشت کہتے ہین اور ذکر آیندہ اویگا ابوہریرہ کو سونے کے قبل وتر پڑہنے کا حکم کرنے کا سبب وہ تھا کہ انہون حدیث یاد کرنے مین مشغول رہتے تھے اس مین رات ہو جاتی تو پھر آخر رات مین سو جانے کا خوف تھا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَن غُضَيْفِ ابْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ روایت ہی غضیف بن حارث صحابی سے جو نام انکا ابوموسی اشعری ہی کہا اسنے کہ پوچھا مین حضرت عائشہ کو بھلا دیکھا آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تھے غسل کرتے جنابت سے اول شب مین یا آخر شب مین قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ کہے عائشہ نے اکثر غسل کرتے اول شب مین اور اکثر غسل کرتے آخر شب مین قُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً کہا مین اللہ اکبر سب تعریف اللہ کو ہی جسنے کیا دین کے کام مین کشادگی قُلْتُ كَانَ يُوتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ پوچھا مین سے تھے وتر پڑہتے اول شب مین یا آخر شب مین قَالَتْ رُبَّمَا أَوْتَرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِي آخِرِهِ کہے عائشہ نے اکثر وتر پڑہتے اول شب مین اور اکثر وتر پڑہتے آخر شب مین قُلْتُ اللهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً کہا مین خدا بہت بڑا ہی سب تعریف اللہ کو ہی جسنے کیا دین کے کام مین کشادگی قُلْتُ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يُخَفِّتُ کہا

بن نے تھے حضرت نے پکار کر پڑھتے قرآن کو رات کے نماز مین یا آہستہ قَالَتْ رُبَّمَا يَجْهَرُ بِهٖ وَرُبَّمَا خَفَتَ فرمائے حضرت عائشہ نے اکثر پکار کر پڑھتے قرآن اور اکثر آہستہ پڑھتے قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً کہا مین خدا بہت بڑا ہی سب تعریف اللہ کو ہی جسنے کیا دین کے کام مین کشادگی رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلَ الْاَخِيْرَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے تمام اور روایت کیا ابن ماجہ نے فصل اخیر کو جس مین قرآن شریف پڑھنے کا بیان ہی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا اسنے کہ پوچھا مین حضرت عائشہ کو کتنی رکعت تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَثَلٰثٍ وَسِتٍّ وَثَلٰثٍ وَثَمَانٍ وَثَلٰثٍ وَعَشْرٍ وَثَلٰثٍ کہے حضرت عائشہ نے تھے رسول خدا وتر پڑھتے چہار اور تین رکعت سے اور چھے اور تین اور آٹھ اور تین اور دس اور تین سے یعنے کبھو چار رکعت تہجد تین رکعت وتر کبھی چھے رکعت تہجد تین وتر کبھو آٹھ رکعت تہجد تین وتر کبھی دس رکعت تہجد تین رکعت وتر پڑھتے وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ اور نہ تھے وتر پڑھتے کم سات رکعت سے اور نہ زیادہ تیرہ رکعت سے اس حدیث سے خوب ظاہر ہوا کہ وتر کی تین رکعت ہین اور دوسرے حدیث بھی اس باب مین آسے انکو شرح مین مذکور کیا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اور روایت ہی ابو ایوب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر حق ہی ہر مسلمان پر فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ پھر جو شخص دوست رکھے کہ وتر پڑھے پانچ رکعت پھر چاہیئے کہ کرے اسی بات پر گیا ہی سفیان ثوری اور بعضے اماموں نے وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْيَفْعَلْ اور جو شخص دوست رکھے کہ وتر پڑھے تین رکعت پھر چاہیئے کہ کرے یہہ مذہب امام ابو حنیفہ اور اسکے اصحاب کا ہی وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ اور جو کوئی دوست رکھے کہ وتر پڑھے ایک رکعت پھر چاہیئے کہ کرے ایک رکعت یہہ مذہب امام شافعی اور دوسرے اماموں کا

ہی رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ طاق ہی اور دوست رکھتا ہی طاق کو فَاَوْتِرُوْا یَا اَھْلَ الْقُرْاٰنِ پھر وتر پڑہو ای قرآن والو یعنے ای وہ لوگو جو ایمان لاسے ہین قرآن پر رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی نے وَعَنْ خَارِجَۃَ بْنِ حُذَافَۃَ اور روایت خارجہ بن حذافہ سے جو قریش صحابی تھے اور انکو زور وقوت مین برابر ہزار سوار کے جانتے ایکبار عمرو بن العاص نے امیر المومنین عمر سے تین ہزار سوار کی کمک طلب کی عمر نے تین شخص کو روانہ فرماے ایک خارجہ بن حذافہ دوسرا زبیر بن عوام تیسرا مقداد بن اسود کہ یے تینون تین ہزار سوار کے برابر تھے قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہا اسنے کہ تشریف لائے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَمَدَّکُمْ بِصَلٰوۃٍ پھر فرماے تحقیق اللہ مدد کی تمہارے ایک نماز سے یعنے زیادہ کیا ایک نماز کو پانچ وقت کی نماز پر اور ہمکو بڑی قوت اور درجہ دیا اس سے ہِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ اَلْوِتْرُ وہ نماز بہتر ہی تمکو سرخ اونٹون سے یعنے وہ بہتر ہی دنیا کے اچھے متاع سے جَعَلَہُ اللّٰہُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ الْفَجْرُ مقرر کیا اسکو اللہ نے تمہارے لئے اس وقت مین کہ درمیان مین عشا کی نماز کے فجر نکلنے تک ہی اس حدیث سے وجوب وتر کی نماز کا ثابت ہوتا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ اور روایت ہی زید بن اسلم سے جو تابعین مین ہین اور وہ تھے غلام آزاد کئے ہوے حضرت عمر کے بڑے عالم اور ثقہ اور عابد تھے امام مالک اور سفیان ثوری اور ابن عتبہ اور ایوب سختیانی ان سے روایت کئے ہین اور امام علی زین العابدین انکے پاس جاتے اور حدیث سنا کرتے لوگون نے کہا ای امام آپ سب لوگون سے افضل ہین باوجود اسکے زید بن اسلم غلام آزاد کے پاس تشریف لیجاتے ہین فرماے علم سیکھا جاتا ہے کسی جگہہ پر بھی ہو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِہٖ فَلْیُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ کہا اسنے

کہ فرمایے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سو گیا اپنی وتر سے پھر چاہیے کہ پڑھے جب صبح کرے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلاً روایت کیا اسکو ترمذی نے مرسل وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَأَلْنَا عَائِشَۃَ بِاَیِّ شَیْئٍ کَانَ یُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی عبد العزیز بن جریج سے کہا اسنے کہ پوچھا مین حضرت عائشہ سے کون سے سورہ سے تھے وتر پڑہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قَالَتْ کَانَ یَقْرَأُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی فرمایے عائشہ نے تھے حضرت پڑہتے پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی وَفِی الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت مین قل یا ایہا الکافرون وَفِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ اور تیسری رکعت مین قل ہو اللہ احد اور معوذتین جانیو معوذتین کسر سے واو مشدد کے نام ہی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے عبد الرحمن بن ابزی سے وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَالدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ یَذْکُرِ الْمُعَوِّذَتَانِ اور روایت کیا اسکو احمد ابی ابن کعب سے اور دارمی ابن عباس سے اور نہین ذکر کیا احمد اور دارمی نے معوذتین کا بلکہ فقط قل ہو اللہ احد کا ذکر کیا اور ترمذی نے کہا کہ اکثر علما صحابہ وغیرہ کا عمل اسی پر تھا کہ فقط قل ہو اللہ احد پڑہتے تیسری رکعت مین بعضے لوگ ہمارے ملک کے وتر کی پہلی رکعت مین انا انزلناہ پڑہتے ہین اسکی روایت حدیث مین کہین پائی نہ گئی لیکن کہتے ہین کہ بعضے روایتون مین فقہہ کی آیا ہی وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اور روایت ہی امام حسن بن علی سے کہا اسنے کہ سکھلایا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے لفظین کہ کہون مین انکو قنوت مین وتر کے اور قنوت شافعیہ کا فجر مین اور وتر مین بھی ہی اور وہ کلمات یہ ہین اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ ای پروردگار سیدھی راہ دکھلا مجھکو ان لوگون مین کہ سیدھی راہ دکھلایا تونے انکو اور آرام دے مجھکو

ان لوگون مین کہ آرام دیا تونے انکو مرد آرام سے سلامت رہتا ہی آفتون سے دنیا اور
آخرت کی اور دوست رکھہ مجھکو اور کام بنا میرا ان لوگون مین کہ کام بنایا تونے انکا ۔
اور برکت دے مجھکو اس چیز مین کہ بخشا ہی تونے نعمتون سے اور بچا تونے مجھکو ۔
اس چیز کی بدی سے کہ مقدر کیا تونے پھر تحقیق تو حکم کرتا ہی اور حکم نہین کیا جاتا ہی
تجھ پر بیشک حال یہہ ہی کہ نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ جسکو تو دوست رکھتا ہی با برکت
ہی تو اے رب ہمارے اور بلند ہی تو رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ
اور دارمی نے وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِی الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور روایت
ہی ابی بن کعب سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے
وتر مین کہتے سبحان الملک القدوس رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا
اسکو ابو داؤد اور نسائی نے وَزَادَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ یُطِیْلُ اور زیادہ کیا نسائی
نے کہتے سبحان الملک القدوس تین بار دراز کرتے آواز یعنے تیسرے بار کہنے
مین وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلنَّسَائِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ
یَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ثَلٰثًا وَیَرْفَعُ صَوْتَہٗ بِالثَّالِثَةِ اور
ایک روایت مین نسائی کی عبد الرحمن بن ابزی سے اسنے نقل کیا اپنے باپ
سے کہا کہ تھے حضرت کہتے جب سلام پھیرتے سبحان الملک القدوس تین بار
اور بلند کرتے اپنی آواز کو تیسری بار وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اٰخِرِ وِتْرِہٖ اور روایت ہی امیر المومنین علی سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تھے کہتے اپنی وتر کی آخر مین آخر سے مراد امام
احمد کے پاس یہہ ہی جب رکوع سے سر اٹھا کرتے رہتے ہین بعضون کے پاس بعد
سلام کے بعضون نے کہا سلام کے قبل تشہد مین بعضون نے کہا سجدہ مین اللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ اے پروردگار مین
پناہ مانگتا ہون رضا سے تیری غصے سے تیرے اور پناہ مانگتا ہون تیرے معافی سے

عذاب سے تیرے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے تجھ سے نہین گن سکتا ہون مین تعریف تیری تو ویسا ہی جیساکہ تعریف کی تونے اپنے ذات پر رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِیْلَ لَہٗ ھَلْ لَکَ فِیْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مُعَاوِیَۃَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا گیا انکو بھلا محبت ہی انکو امیر المومنین معاویہ سے باوجود اسکے کہ ان سے خلاف شرع کام صادر ہوتا ہی وہ کام یہہ ہی مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَۃٍ کہ وتر نہین پڑہا معاویہ نے مگر ایک رکعت اس شخص کو معلوم تھا کہ وتر ایک بھی شرع درست ہی قَالَ اَصَابَ اِنَّہٗ فَقِیْہٌ فرماے ابن عباس نے اچھا کیا معاویہ نے بیشک وہ فقیہ ہی وَفِیْ رِوَایَۃٍ اور ایک روایت مین یون آیا ہی قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ اَوْتَرَ مُعَاوِیَۃُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَکْعَۃٍ کہا ابن ابی ملیکہ نے جو تابعی ہی وتر پڑہا معاویہ نے بعد نماز عشا کی ایک رکعت وَعِنْدَہٗ مَوْلًی لِّابْنِ عَبَّاسٍ اور معاویہ کے پاس ایک غلام ازاد کیا ہوا ابن عباس کا تھا فَاَتَی ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرَہٗ پھر آیا وہ غلام آزاد ابن عباس کے پاس اور خبر دیا انکو جو دیکھا تھا معاویہ سے کہ ایک رکعت وتر پڑہا تھا فَقَالَ دَعْہُ فَاِنَّہٗ قَدْ صَحِبَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تب فرماے ابن عباس نے چھوڑ معاویہ کو کیونکہ اسنے صحبت رکھی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے جاننا چاہیئے کہ ایک رکعت فقط مستقل پڑہنا بالاتفاق ممنوع ہی اسکو تبرا کہتے ہین اگر پہلے دو کانے کے ساتھ ایک رکعت پڑہین تو مضایقہ نہین چنانچہ اکثر ائمہ اسکے قایل ہین معاویہ سے بھی صورت ثانی صدور ہا نی ہوگی کیونکہ پہلی صورت درست ہی نہین غرض اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اس زمانے مین لوگ وتر تین رکعت پڑہتے تھے اس سے کسی نے کم کیا تو اسپر تعجب کرتے تھے

وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا اور روایت ہی بریدہ سے کہا اسنے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے وتر حق ہی پھر جو نہ وتر پڑہے سو نہین ہی ہمارے طریقے پر اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا وتر حق ہی

پھر جو کہ وتر نہ پڑھے سو نہین ہی ہمارے طریقے پر اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَّمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا وتر
حق ہی پھر جو کہ وتر نہ پڑھے سو نہین ہی ہمارے طریقے پر جانا چاہیئے کہ یہہ حدیث اور
اسکی وعید دلیل ہی وتر کے واجب ہونے پر رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد
نے وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهٗ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ اور روایت ہی ابوسعید
خدری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سورہے وتر سے
یا بھول جاوے اسکو پھر چاہیئے کہ پڑھے اسکو جب یاد آوے اور جب جاگے
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد
اور ابن ماجہ نے یہہ حدیث بھی دلالت کرتی ہی کہ وتر واجب ہی وَعَنْ
مَالِكٍ بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ اَوَاجِبٌ هُوَ روایت ہی امام
مالک سے کہ پہنچی انکو کہ تحقیق ایک شخص نے سوال کیا ابن عمر سے حال وتر کا کہ کیا واجب
ہی فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَدْ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ
تب کہے عبداللہ بن عمر نے بیشک وتر پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر
پڑھے مسلمانون نے یعنے رسول خدا اور اصحاب نے وتر پڑھے ہین فَجَعَلَ الرَّجُلُ
يُرَدِّدُ عَلَيْهِ پھر شروع کیا اس شخص نے بار بار پوچھنا ان سے وَعَبْدُ اللّٰهِ
يَقُوْلُ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ اور عبداللہ
بن عمر کہتے جاتے تھے کہ وتر پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑھے
مسلمانون نے رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا روایت کیا اسکو امام مالک نے موطا مین
وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ
اور روایت ہی امیر المومنین علی رض سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے وتر پڑھتے تین رکعت يَقْرَاُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ پڑھتے انمین
نو سورے مفصل مین سے يَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ
قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے ہر رکعت مین تین سورے آخر انکا قل ہو اللہ احد رہتا تھا
بعضے روایتون مین تفصیل اور نام اُن سورتون کا اسطور پر آیا ہی کہ پہلی رکعت
مین سورۃ القدر اور اذا زلزلت اور الہکم التکاثر اور دوسری رکعت مین سورۃ العصر

اور نصر اور کوثر تیسری رکعت میں قل یا ایہا الکافرون اور تبّت یدا اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَکَّۃَ وَالسَّمَاءُ مُغِیْمَۃٌ اور روایت ہی نافع سے کہا اسنے کہ تھا میں ساتھ ابن عمر کے مکے میں اور آسمان میں ابر تھا فَخَشِیَ الصُّبْحَ فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَۃٍ پھر ڈرے صبح ہونے سے پھر وتر پڑہے ایک رکعت ثُمَّ انْکَشَفَ فَرَاٰی اَنَّ عَلَیْہِ لَیْلاً پھر کھل گیا ابر پھر دیکھا کہ اُن پر رات باقی ہی فَشَفَعَ بِوَاحِدَۃٍ پھر دوگانہ کیا اسکو ایک رکعت اور ملا کے ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ پھر پڑہے دو رکعت دو رکعت فَلَمَّا خَشِیَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَۃٍ پھر جب ڈرے صبح ہو جانے سے وتر پڑہے ایک رکعت رَوَاہُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے

وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ جَالِسًا فَیَقْرَأُ وَھُوَ جَالِسٌ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑہتے بیٹھے ہوے پھر قرات کرتے بیٹھے ہوے فَاِذَا بَقِیَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ قَدْرُ مَا یَکُوْنُ ثَلٰثِیْنَ اَوْ اَرْبَعِیْنَ اٰیَۃً قَامَ وَقَرَأَ وَھُوَ قَائِمٌ پھر جب باقی رہتی انکی قرات سے اس اندازے پر کہ ہو گی تیس یا چالیس آیت کھڑے ہوتے اور قرات کرتے کھڑے ہوے ثُمَّ رَکَعَ ثُمَّ سَجَدَ پھر رکوع کرتے بعد اسکے سجدہ کرتے ثُمَّ یَفْعَلُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِكَ پھر کرتے دوسری رکعت مانند اسکے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ اور روایت ہی ام سلمہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑہتے بعد وتر کے دو رکعت رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَزَادَ ابْنُ مَاجَۃَ خَفِیْفَتَیْنِ وَھُوَ جَالِسٌ اور زیادہ کیا ابن ماجہ نے کہ پڑہتے دو رکعت ہلکے بیٹھے ہوے

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِوَاحِدَۃٍ ثُمَّ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَأُ فِیْھِمَا وَھُوَ جَالِسٌ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتے ایک رکعت بعد اسکے پڑہتے

دو رکعت قرآن پڑھتے ان مین بیٹھے ہوے فَإِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ پھر چاہتے
کہ رکوع کرین کھڑے ہوتے پھر رکوع کرتے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو
ابن ماجہ نے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَثِقَلٌ اور روایت ہی ثوبان سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق یہہ جاگنا مشکل ہی اور بھاری فَإِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ
فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَاِلَّا كَانَتَا لَهُ پھر جب وتر پڑھے کوی
تم مین سے پھر چاہئے کہ پڑھے دو رکعت پھر اگر اٹھا رات کو تو بہتر ہی اور نہین تو
ہونگی یے دونون رکعت بس اسکو رات کی نماز کے ثواب کو حاصل کرنے مین رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِي اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ اور روایت ہی
ابو امامہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے ان دونون رکعت کو بعد وتر
کے بیٹھے ہوے يَقْرَأُ فِيْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور پڑھتے
ان مین اذا زلزلت الارض اور قل یا ایہا الکافرون رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا
اسکو احمد نے

بَابُ الْقُنُوْتِ

یہہ باب ہی بیان مین قنوت کے
قنوت کے معنے ہین دعا اور طاعت اور سکوت یعنے چپ رہنا اور نماز مین قیام
کرنا اور یہان مراد ہی دعاے مخصوص سے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا
اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ روایت ہی
ابو ہریرہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب ارادہ کرتے کہ بد
دعا کرین کسی پر یا اچھی دعا کرین کیلئے واسطے قنوت پڑھتے بعد رکوع کے فَرُبَّمَا
قَالَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پھر اکثر کہتے اور دعا مانگتے
جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ای پروردگار
نجات دے ولید بن ولید قریشی کو یہہ بھائی ہین خالد بن ولید کے اسکو بدر کے
جنگ مین اسیر کئے تھے تب اسکے دو بھائی ایک خالد دوسرا ہشام چار ہزار درہم
فدیہ دیکے چھڑا کر مکے کو لیگئے اسنے مکے کو جا کر اسلام لایا تب لوگون نے اسکو

کہا کیونکہ فدیہ دینے کے قبل اسلام نہین لایا تا مال تیرا بچ جاتا بولا مجکو یہہ بات پسند نہ آئی کہ لوگ
کہنے اسیری پر صبر نہ کرکے بے صبری سے مسلمان ہوا بعد اسلام لانے کے اسکے بھایون نے اسکو
قید کرکے اذیت دینے لگے رسول خدا اسکے لئے قنوت مین دعا فرمایا تب اسنے ظالمون
کے ہاتھ سے نجات پاکے رسول خدا سے آملا وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ اور نجات دے سلمہ بن ہشام
کو یہہ بھائی ہین ابو جہل کے قدیم سے اسلام لائے تھے اور افضل صحابہ مین تھے کافرون نے
مکے مین انکو قید کرکے تکلیف دیتے تھے حضرت دعا فرمایے اسنے انکے ہاتھ سے چھوٹ کر
رسول خدا کے پاس آگیا وَعَيَّاشَ بْنَ رَبِيعَةَ اور نجات دے عیاش بن ربیعہ کو یہہ شخص
بھی ابو جہل کا اخیافی بھائی ہی یعنے ابو جہل کے ماکا بیٹا دوسرے باپ سے اسنے بھی
قدیم سے ایمان لایا تھا اور حبش کو گیا تھا ہجرت کرکے وہان سے مدینے کو آیا ابو جہل
نے فریب سے اسکو مکے کو لا قید کر دیا تب حضرت دعا فرمائی اسکی برکت سے اسنے نجات
پائی یے اچھی دعا ہی جو رسول خدا قنوت مین مسلمانون کے حق مین فرماے اور کافرن کے
حق مین بد دعا یون کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ ای پروردگار سخت کر تو
اپنی پامالی اور ہلاکی قوم مضر پر مضر ایک قبیلے کا نام ہی وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
اور کر تو اس پامالی کو قحط سالی مثل قحط یوسف علیہ السلام کے جو اہل مصر پر سات سال کا ہوا تھا
اس بد دعا کے سبب سے مکے مین بھی قہر الہی سے سات سال تک لوگ قحط کے عذاب مین
گرفتار رہے اُن دنون ہاڑ اور مردار کہاتے تھے پناہ دیوے اللہ ہمکو اپنے اور اپنے
رسول کے غضب سے يَجْهَرُ بِذٰلِكَ پکار کر پڑہتے اس دعا کو وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ
صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا لِاَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ اور تھے حضرت کہتے اپنی بعضی نماز
مین یا الہی لعنت کر فلانے کو اور فلانے کو یہہ کہتے عرب کے بعضی قوم کے واسطے حَتّٰى
اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى یہان تک کہ اتارا اللہ تعالی نے یہہ آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَلْاٰيَة
تیرا کچھ اختیار نہین آخر آیت تک وہ یہہ ہی اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ یا انکو توبہ دیوے
یا اُن پر عذاب کرے کہ وے ناحق پر ہین سب اختیار اللہ کے ہاتھ ہی جو چاہے کرے
تیرا کام وہ ہی کہ ہم حکم کرین بجا لاوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ عَاصِمِ الْاَحْوَلِ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلٰوةِ
كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ اَوْ بَعْدَهٗ اور روایت ہی عاصم احول سے جو تابعین مین ہی کہا اسنے کہ پوچھا

ہین انس بن مالک سے حال قنوت کا نماز مین کہ تھا قبل رکوع کے یا بعد رکوع کے قَالَ قَبْلَہٗ کہا انس نے قبل رکوع کے تھا اِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَھْرًا نہین قنوت پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد سر اٹھانے رکوع سے مگر ایک مہینا اَنَّہٗ کَانَ بَعَثَ اُنَاسًا یُقَالُ لَھُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا فَاُصِیْبُوْا تحقیق حال یہہ ہی کہ حضرت نے بھیجا تھا کتنے لوگ کہ کہا جاتا تھا انکو قرآن پڑہنے والے وے تھے ستر مرد شہید کئے گئے جنکے شان مین نازل کیا اللہ یہہ آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ شَھْرًا یَدْعُوْ عَلَیْھِمْ تب قنوت پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد سر اٹھانے رکوع کے ایک مہینا دعا کرتے تھے شہیدان قرآں پر اور ایک روایت مین ثلثین صباحا آیا ہی کہ تیس صبح قنوت پڑہے تھے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت نے اسی قصے مین ایک مہینا نماز صبح مین قنوت پڑہے ہین نہ کہ ہمیشہ جیسا شافعیہ کہتے ہین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا مُتَتَابِعًا روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے قنوت پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینا پے درپے یعنے ہر روز فِی الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلٰوۃِ الصُّبْحِ ظہر مین اور عصر مین اور مغرب مین اور عشا مین اور نماز صبح مین اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ مِنَ الرَّکْعَۃِ الْاٰخِرَۃِ یَدْعُوْ عَلٰی اَحْیَاءٍ مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ آخری رکعت مین بد دعا کرتے تھے اوپر قوم بنی سلیم کے عَلٰی رِعْلٍ وَذَکْوَانَ وَعُصَیَّۃَ وَیُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَہٗ رعل اور ذکوان اور عصیہ پر جو یے سب قبیلے ہین بنی سلیم کے اور آمین کہتے جو لوگ انکے پیچھے ہوتے مقتدیان رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داود نے

وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَنَتَ شَھْرًا ثُمَّ تَرَکَہٗ اور روایت ہی انس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑہا ایک مہینا پھر چھوڑدیا قنوت پڑہنا اکثر اہل علم اسپر ہین کہ قنوت وتر کے سوا نہ صبح کی نماز مین ہی نہ دوسری نمازون مین امام مالک اور امام شافعی کہتے ہین کہ قنوت ہمیشہ صبح کی نماز مین پڑہنا چاہیے رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ابو داود اور نسائی نے

وَعَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اِنَّکَ قَدْ صَلَّیْتَ خَلْفَ

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیٍّ اور روایت ہی ابو مالک اشجعی سے کہا اسنے کہ کہا اپنے باپ کو ای میرے باپ تحقیق تونے نماز پڑہی ہی پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابو بکر اور عثمان اور علیؓ کے ہہُنا بِالْکُوْفَۃِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِیْنَ اَکَانُوْا یَقْنُتُوْنَ اس جگہہ یعنے کوفے مین قریب پانچ برس کے کیا تھے وے لوگ قنوت پڑہتے یعنے رسول خدا اور چارون خلیفہ صبح کی نماز مین اور سواے اسکے پانچون وقتون کی نماز مین قنوت پڑہتے تھے یا نہین قَالَ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ کہا میرے باپ نے ای میرے بچے ہمیشہ قنوت پڑہنا بدعت ہی کیونکہ حضرت نے ایک مہینا صبح کی نماز مین پڑہا تھا بعد اسکے ترک فرمایا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے جاننا چاہیئے یہہ حدیث بہی دلیل ہی مذہب امام اعظم حنیفہ کی کہ صبح کی نماز مین قنوت نہ پڑہنے پر

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ روایت ہی حسن بصری سے کہ تحقیق عمر بن الخطاب نے جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب کے پاس کہ حضرت سے تمام قرآن کو حفظ کیا تھا اسکو سید القراء کہتے تھے حضرت عمر نے حکم فرمایا کہ ابی بن کعب امام ہووے اور سب لوگ مقتدی یہہ رمضان کی تراویح کے واسطے تھا فَکَانَ یُصَلِّیْ بِہِمْ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً وَلَا یَقْنُتُ بِہِمْ اِلَّا فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ پہر تھے ابی بن کعب نماز پڑہواتے لوگون کو بیس رات اور نہ قنوت پڑہتے انکے ساتھ مگر رمضان کے باقی آدہے مہینے مین فَاِذَا کَانَتِ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰی فِیْ بَیْتِہٖ پہر جب ہوتا عشرہ آخری پیچھے رہتے یعنے مسجد مین نہ آتے اور نماز پڑہ لیتے اپنے گہر مین فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَبَقَ اُبَیٌّ پہر تھے لوگ کہتے بطور تعجب اور شوق کے بہاگے ابی رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَسُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ عَنِ الْقُنُوْتِ اور پوچھا گیا انس بن مالک سے قنوت کے حال سے کہ رکوع کے بعد پڑہنا یا قبل رکوع کے فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّکُوْعِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَبْلَ الرُّکُوْعِ وَبَعْدَہٗ تب کہا انس نے قنوت پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد رکوع کے اور ایک روایت مین قبل رکوع کے اور بعد رکوع کے رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

بَابُ قِیَامِ شَہْرِ رَمَضَانَ

یہہ باب ہی بیان مین قیام کرنے مین رمضان کے یعنے بیان مین تراویح کے رمضان مبارک کے راتون کو

جو نماز پڑہتے اسکو تراویح کہنے کا سبب یہہ ہی کہ لوگ اس نماز کو جمع ہو کے پڑہتے بعد دو سلام پھیرنے کے آرام پاتے اور راحت لیتے تھے اسلئے اسکا نام تراویح ہوا رسول خدا نے اس کو چند شب پڑہا جب ہجوم لوگون کا زیادہ ہوا آپ نے چھوڑ دیا اس خوف سے کہ مبادا امت پر یہہ نماز فرض ہو جاوے

الفصل الاول فصل پہلی

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيْرٍ روایت ہی زید بن ثابت سے جو صحابہ مین فقیہ اور کاتب وحی کے تھے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائے حجرہ مسجد مین بورے کا فَصَلّٰى فِيْهَا لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ پھر نماز پڑہے اس مین کئی رات یہان تک جمع ہوے اُن پر بہت لوگ ثُمَّ فَقَدُوْا صَوْتَهٗ لَيْلَةً وَظَنُّوْا اَنَّهٗ قَدْ نَامَ پھر نہ پائی سب نے آواز حضرت کی ایک رات کو اور گمان کئے لوگون نے کہ تحقیق حضرت سورہے فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ اِلَيْهِمْ پھر شروع کئے بعضون نے اُن مین سے کہنکارنا تا کہ باہر نکلین حضرت انکی طرف فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ صَنِيْعِكُمْ تب فرمائے حضرت نے ہمیشہ رہے تمہارے ساتھ وہ چیز کہ دیکھا مین نے تم کو کرتے ہوے اسکو یعنے تمہارا شوق جو رات کی نماز پر جماعت کے ساتھ ہی جسکو مین نے دیکھا ہمیشہ رہے حَتّٰى خَشِيْتُ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ یہان تک کہ ڈرا مین کہ فرض کئی جاوے تم پر گویا حضرت پر وحی آئی کہ اگر تم ہمیشگی کروگے اس نماز پر تو مین اسکو فرض کرونگا یا حضرت کے دل مین آیا کہ مداومت کرنے سے یہہ نماز فرض ہو جاوے جیسا کہ بعضے عباوات اگلے مداومت کرنے سے فرض ہوگئے وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ فَصَلُّوْا اَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اگر فرض کئی جاوے تم پر تو نہ پڑہہ سکوگے تم اسکو پھر نماز پڑہو ای لوگو اپنے گھرون مین فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ پھر تحقیق بہترین نماز مرد کی اسکے گھر مین ہی مگر نماز فرض کہ اسکو مسجد مین پڑہا چاہئے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خواہش دلاتے قیام مین رمضان کے بدون اسکے کہ حکم کرین انکو اس مین تاکید سے فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ

باب قیام شہر رمضان

مِنْ ذَنْبِهٖ پھر فرماتے جو شخص کہ قیام کرے رمضان مین بسبب ایمان کے اور طلب ثواب کے بخشا جاوے اسکے لئے جو کچھ کہ آگے کیا ہی اپنے گناہ سے فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ پھر وفات دیئے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم اسیطرح تھا کہ جو کوئی چاہتا ثواب کے واسطے اپنی خوشی سے اسکو پڑہتا جماعت اسکے واسطے مقرر نتھی ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ پھر تھا حکم اسیطرح پر ایام خلافت مین ابو بکر کے اور شروع خلافت عمر کے بھی اسیطرح بعد اسکے حضرت عمر نے اہتمام کرکے لوگون کو جمع کر جماعت سے تراویح پڑہنے لگے۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ ۳ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِنْ صَلٰوتِهٖ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت پڑہے کوئی تم مین سے نماز مسجد مین پھر چاہیئے کہ ٹھہراوے اپنے گھر کے واسطے بھی حصہ اپنی نماز سے یعنے نفل نماز گھر مین پڑہا چاہیئے فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا پھر تحقیق اللہ تعالی کرنے والا ہی اسکے گھر مین اسکی نماز سے بھلائی جاننا چاہیئے کہ اس حدیث کو اس باب مین لانے سے یہہ اشارہ ہی کہ رمضان مین بھی کچھ نفل نماز گھر مین پڑہا چاہیئے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ روایت ہی ابو ذر سے کہا اسنے کہ روزہ رکھا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر قیام نکیا ہمارے ساتھ کچھ مہینے مین یعنے فرض کے سواے جماعت سے نفل نماز کچھ نہ پڑہے حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ یہان تک باقی رہے سات راتین پھر قیام کیا ہمارے ساتھ یہان تک کہ گئی تہائی رات فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا پھر جب باقی رہی چھے راتین قیام نہ کیا ساتھ ہمارے فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ پھر جب باقی رہین پانچ راتین قیام کیا ہمارے ساتھ یہان تک کہ گئی آدہی رات فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ ابو ذر کہتا ہی پھر عرض کیا اے رسول خدا کاشکے زیادہ کرتے آپ ہمارے واسطے قیام اس رات کا فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا صَلّٰى مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ

قِیَامُ لَیْلَۃٍ تب فرمایا بیشک مرد جب نماز پڑھتا ہی ساتھ امام کے یہان تک فارغ ہوا نماز سے حساب کیا جاتا ہی اُسکے واسطے قیام تمام رات کا فَلَمَّا کَانَتِ الرَّابِعَۃُ لَمْ یَقُمْ بِنَا حَتّٰی بَقِیَ ثُلُثُ اللَّیْلِ پھر جب باقی رہی چار راتین قیام نکیا ہمارے ساتھ یہان تک کہ باقی رہی تہائی رات فَلَمَّا کَانَتِ الثَّالِثَۃُ جَمَعَ اَھْلَہٗ وَنِسَاءَہٗ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتّٰی خَشِیْنَا اَنْ یَفُوْتَنَا الْفَلَاحُ پھر جب باقی رہین تین راتین جمع کیا رسول خدا نے اپنے گھر والون اور اپنی عورتون کو اور لوگون کو پھر قیام کیا ہمارے ساتھ یہان تک ڈر گئے ہم کہ فوت ہو جاوے ہم سے فلاح قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ راوی کہتا ہی کہ پوچھا مین ابو ذر سے اور کیا ہی فلاح قَالَ السُّحُوْرُ کہا ابو ذر نے کہا نا سحر کا ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَا بَقِیَّۃَ الشَّھْرِ پھر قیام نہ کیا رسول خدا ہمارے ساتھ باقی مہینا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِیَّ لَمْ یَذْکُرْ ثُمَّ لَمْ یَقُمْ بِنَا بَقِیَّۃَ الشَّھْرِ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے مانند اسکے مگر یہہ کہ ترمذی نے ذکر نکیا اس عبارت کو کہ پھر قیام نکیا ہمارے ساتھ باقی مہینا

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہے کہ اپنے پاس نہ پائی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات جو میری باری تھی فَاِذَا ھُوَ بِالْبَقِیْعِ پھر یکایک حضرت تھے بقیع مین جو مدینہ منورہ مین مقبرہ ہی فَقَالَ اَکُنْتِ تَخَافِیْنَ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰہُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُہٗ تب فرمایا رسول خدا نے کیا تو ڈرتی تھی کہ ظلم کرے تجھ پر اللہ اور اسکا رسول یعنی تجھے گمان ہوا کہ مین تیری باری دوسری بی بی کو دونگا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنَّکَ اَتَیْتَ بَعْضَ نِسَائِکَ بی بی کہتی ہین عرض کی مین نے ای رسول خدا تحقیق مین نے خیال کیا کہ آپ آئے ہونگے اپنی کسی بی بیون کے پاس فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا تب فرمایا حضرت تحقیق اللہ تعالی اُترتا ہی رات مین شعبان کے آدہے مہینے مین دنیا کی آسمان کی طرف فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ پھر بخشتا ہی زیادہ بنو کلاب کی بکریون کے بالون کے شمار سے بنو کلب ایک قبیلے کا نام ہی عرب مین کسی کے پاس اُتنے بکریان نتھے جو اسکے پاس تھے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ

وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ رَزِیْنٌ مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ
کیا رزین نے جو راوی حدیث ہی اس لفظ کو کہ بخشتا ہی اُن لوگون کو جو مستحق آتش اور عذاب
کے ہین وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا یَعْنِی الْبُخَارِیَّ یُضَعِّفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ اور کہا ترمذی
نے سنا مین محمد یعنے بخاری کو ضعیف ہی کہتے تھے یہہ حدیث وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِہٖ
فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ اور روایت ہی زید بن ثابت سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی اپنے گھر مین افضل ہی اسکی نماز سے میری
مسجد مین جو یہہ ہی کہ جس مین ایک برابر ہزار نماز کے ہی دوسری مسجدون مین
مگر فرض نماز کہ مسجد مین افضل ہی جاننا چاہیئے کہ امام مالک اور ابو یوسف اور بعضے
شافعیہ وغیرہ اس حدیث کی دلیل سے کہتے ہین کہ تراویح مین افضل وہ ہی کہ گھرون
مین پڑہین اور رسول خدا نے جو تنہا مسجد مین پڑہا ہی اسکے دو وجہ ہین ایک یہہ ہی
کہ آپ اس ایام مین معتکف تھے دوسرا وجہ یہہ ہی کہ تا معلوم ہو کہ وہ نماز مسجد مین
بھی پڑہنا جایز ہی اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی وجمہور اصحاب اور بعضے مالکی کہتے
ہین کہ تراویح مسجد مین جماعت کے ساتھہ پڑہنا افضل ہی جیسا عمر رضی اللہ عنہ اور
صحابہ بعد رسول خدا کے کئے ہین اور اسی پر جاری ہی عمل مسلمانون کا اور اس حدیث
مین اشارہ ہی کہ تراویح گھر مین پڑہنا جایز ہی اور فقہ کی کتابون مین آیا ہی کہ کوئی
شخص ایسا ہو کہ اسکے سبب سے کثرت جماعت کی ہوتی ہو تو چاہیئے کہ وہ تراویح
مسجد میں پڑہے جو کوئی ایسا نہو تو اسکو گھر مین بھی پڑھ لینا روا ہی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ
وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ روایت ہی عبدالرحمن بن
عبد القاری سے قارہ نام ہی ایک قبیلے کا انہین کی طرف نسبت ہی اور یا پر تشدید نسبت
کے واسطے اور عبدالرحمن تابعین مین ہی قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَیْلَۃً اِلَی
الْمَسْجِدِ کہا عبدالرحمن نے نکلا مین ساتھہ عمر بن خطاب کے ایک رات بیچ رمضان
مین مسجد کے طرف فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ پس ناگہان لوگ جماعت جدا جدا
تھے یُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِہٖ نماز پڑہتا تھا کوئی شخص اکیلا وَیُصَلِّی الرَّجُلُ بِصَلٰوتِہٖ

الرَّھْطُ اور نماز پڑہو اتا تہا کوی شخص ساتہہ اپنی نماز کے کئی شخص کو رہط کہتے ہین ایک جماعت کو جو کم ہون دس سے فَقَالَ عُمَرُ اِنِّي لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ جب عمرؓ نے لوگ کو متفرق دیکھے تب کہا عمر نے تحقیق اگر مین جمع کرون لوگون کو ایک امام پر تو افضل ہوگا ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ پھر قصد کیا عمر نے اسباب کا پھر جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب پر اور انکو امام بنایا قوم کا قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوةِ قَارِئِهِمْ کہا عبدالرحمن نے پھر نکلا مین ساتہہ عمر کے دوسری رات کو اور لوگ نماز پڑہتے اپنے قاری اور امام کی نماز کے ساتہہ جو ابی بن کعب ہی قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ کہا عمر نے اچھی بدعت ہی یہہ حضرت عمر نے آدمیون کا زیادہ جمع ہونا دیکھہ کر فرمایا کیا بھلا معلوم ہوتا ہی نہین تو بدعت کہنے کا کیا وجہ حضرت رسول خدا اکئی بار تراویح کی جماعت کیا ہی اور خلفاے راشدین کا فعل خود سنت ہی وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ يُرِيْدُ اٰخِرَ اللَّيْلِ اور وہ وقت کہ سورہتے ہو اس نماز سے افضل ہی اسوقت سے کہ قیام کرتے ہو ارادہ کرتے تہے عمر رضہ نے آخر رات کا یعنے تراویح پڑہنا آخر رات مین افضل ہی اس نماز سے کہ اول شب مین پڑہین کیونکہ آخر شب مین فضیلت ہی وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ اور تہے لوگ قیام کرتے اول رات مین رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ وَتَمِيْمَانِ الدَّارِيَّ اَنْ يَقُوْمَا لِلنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً اور روایت ہی سائب بن یزید سے کہا اسنے حکم کیا عمر رضہ نے ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ دونون نماز پڑہوا وین لوگون کو رمضان مین گیارہ رکعت جیسا کہ حضرت نے تہجد کی گیارہ رکعت پڑہتے تہے اور حضرت عمر کے ایام مین تراویح بیس رکعت پڑہتے تہے اس سے معلوم ہوا کہ کبہو بیس اور کبہو اس سے کم زیادہ کرتے تہے بعد اسکے بیس رکعت قرار پائی وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنَ حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ اور تہا امام پڑہتا سورتون کو ہر ایک ان مین سے زیادہ رہتا سو آیت سے یہان تک کہ تہے لوگ تکیہ دیتے عصا پر بسبب طول قیام کے فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِيْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ پھر تہے ہم

نعمت البدعۃ ہذا

باب صلوٰۃ الضحی

پھر بنے نماز پڑھکے مگر قریب فجر کے رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَعَنْ[۳] الْاَعْرَجِ قَالَ مَا اَدْرَکْنَا النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ یَلْعَنُوْنَ الْکَفَرَۃَ فِیْ رَمَضَانَ اور روایت ہی عبد الرحمن اعرج جو تابعین مین مشہور ہین کہا اسنے نہین پایا مین لوگون کو مگر کہ وہ لوگ لعنت کرتے تھے کافرون کو رمضان مین یعنے وتر کے قنوت مین قرآن کی تعظیم نکرنے اور اس سے ہدایت نپانے کے سبب سے قَالَ وَکَانَ الْقَارِیْ یَقْرَأُ سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ فِیْ ثَمَانِیْ رَکَعَاتٍ کہا اور تھا قاری جو امام تھا پڑہتا سورۂ بقرہ کو آٹھ رکعتون مین فَاِذَا قَامَ بِهَا فِیْ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً رَاَی النَّاسَ اَنَّہٗ قَدْ خَفَّفَ پھر جب کھڑا ہوتا اور پڑہتا اسکو بارہ رکعت مین جانتے لوگ تحقیق اسنے ہلکی کیا قرأت کو رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَعَنْ[۴] عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اُبَیًّا یَقُوْلُ کُنَّا نَنْصَرِفُ فِیْ رَمَضَانَ مِنَ الْقِیَامِ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابو بکر صدیق سے کہا اسنے سنا مین ابی بن کعب کو کہتے تھے کہ ہم لوگ فارغ ہوتے رمضان مین قیام سے فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَۃَ فَوْتِ السُّحُوْرِ پھر جلدی کرتے ہم خادمون سے کھانا لانے کے واسطے خوف سے جاتے رہنے سحر کے کھانے کا وقت کہین فجر طلوع نہوجاوے وَفِیْ اُخْرٰی مَخَافَۃَ الْفَجْرِ اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ خوف سے فجر ہو جانے کے رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَعَنْ[۵] عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِیْنَ مَا فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَۃِ یَعْنِیْ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے اسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے رسول خدا نے کیا جانتی ہی تو کیا ہی اس رات مین برکتین یعنے رات مین شعبان کے آدہے مہینے کی قَالَتْ مَا فِیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کہے عائشہ نے کیا ہی اس مین ای رسول خدا فَقَالَ فِیْهَا اَنْ یُکْتَبَ کُلُّ مَوْلُوْدٍ بَنِیْ اٰدَمَ فِیْ هٰذِهِ السَّنَۃِ تب فرمائے اس رات مین ایک یہہ ہی کہ لکھا جاتا ہی ہر پیدا ہونے والا بنی آدم مین سے اس سال مین وَفِیْهَا اَنْ یُکْتَبَ کُلُّ هَالِکٍ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ فِیْ هٰذِهِ السَّنَۃِ دوسری اس رات مین یہہ ہی کہ لکھا جاتا ہی مرنے والا بنی آدم مین سے اس سال مین وَفِیْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ تیسرا یہہ ہی کہ اور اس رات

مین اٹھاتے جاتے ہین عمل مین انکے وَفِیْهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ اورچوتھی یہہ کہ اس
رات مین اُترتے ہین رزق انکے جب حضرت عایشہ نے سنے کہ اعمال بندون کے
پہلے لکھے جاتے ہین بعد اسکے وے اسکے مطابق عمل کرتے ہین تو بہشت مین
داخل ہونا بھی فضل الٰہی اور اسکی تقدیر پر موقوف ہی نہ کہ عمل کے سبب سے
فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی تب کہے عایشہ
نے ای رسول خدا نہین کوی داخل ہوتا بہشت مین مگر اللہ تعالی کی رحمت سے
فَقَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی ثَلٰثًا تب فرماے حضرت نہین
کوئی داخل ہوتا بہشت مین مگر اللہ تعالی کی رحمت سے تین بار یعنے یہہ بات تین بار
فرماے بعضے کتابون مین ثلثا نہین ہی قُلْتُ وَلَا اَنْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حضرت عایشہ
نے کہتے ہین کہی مین اور نہ آپ بھی جو اللہ کے رسول اور محبوب ہین داخل ہونگے
بہشت مین سواے رحمت اللہ کے فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی هَامَتِهٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ
یَتَغَمَّدَنِیَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ پھر رکھے اپنا مبارک ہاتھ اپنے مبارک سر پر اور فرماے
نہ مین داخل ہونگا بہشت مین مگر یہہ کہ ڈھانپے مجکو اللہ اپنی طرف اپنی رحمت کے ساتھ
یَقُوْلُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فرماے یہہ بات تین بار رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ
روایت کیا اسکو بیہقی نے دعوات کبیر مین **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ
عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَةِ
النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے اسنے نقل کیا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی متوجہ ہوتا ہی بندون کے حال پر رات
کو شعبان کے آدھے مہینے کی فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِهٖ اِلَّا لِمُشْرِكٍ اَوْ مُشَاحِنٍ پھر بخشتا ہی
اپنے سارے بندون کو مگر مشرک یا کینہ رکھنے والے کو مسلمان سے ناحق اور
بے حکم شرع کے رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور روایت کیا اسکو احمد نے عبد اللہ
بن عمرو بن عاص سے وَفِیْ رِوَایَةٍ اِلَّا اثْنَیْنِ مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ النَّفْسِ اور ایک
روایت مین احمد کی یون آیا ہی کہ بخشتا ہی سب کو مگر دو شخص کو نہین بخشتا
ایک کینہ رکھنے والا دوسرا جان کو قتل کرنے والا **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ

باب صلوة الضحى

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَہَا وَصُوْمُوْا یَوْمَہَا اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہا انسے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ ہووے رات آدہی شعبان کی مہینے کی پہر قیام کرو اسکی رات کو اور روزہ رکھو اسکے دن مین فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْہَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا پہر تحقیق اللہ تعالی اُترتا ہی اُس مین وقت غروب ہونے آفتاب کے آسمان دنیا کی طرف فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَہٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَہٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ تب کہتا ہی کیا نہین ہی کوی بخشش چاہنے والا پہر بخشون مین اسکو کیا نہین ہی کوی روزی طلب کرنے والا تو روزی دون مین اسکو کیا نہین ہی بیمار پہر آرام دون مین اسکو کیا نہین ہی ایسا کیا نہین ہی ایسا کہ خوش کرون مین اسکو یہانتک طلوع ہوتا ہی فجر رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

بَابُ صَلٰوۃِ الضُّحٰی

یہہ باب ہی بیان مین نماز ضحی کے یعنے چاشت کی نماز کے جاننا چاہئے کہ مشہور لوگون مین بیچ اول روز کے دو نماز ہین پہلی نماز جب آفتاب طلوع کرے اور ایک دو نیزے برابر بلند ہووے تب جو پڑہتے ہین اسکو نماز اشراق کہتے ہین دوسری نماز آفتاب چوتھائی آسمان تک پہنچے بعد دوپہر تک جو پڑہتے ہین اسکو نماز ضحی کہتے ہین اور اکثر حدیثون مین نماز ضحی جو آئی ہی وہ دونون نمازون کو شامل ہی اور نماز چاشت کے باب مین بہت حدیثین آئی ہین اکثر علما کے پاس یہہ نماز مستحب ہی قاضی ابو بکر بن عربی مالکی نے لکہا ہی کہ یہہ نماز اگلے انبیا کی ہی اور سیوطی نے دیلمی سے ابوہریرہ کی حدیث سے لایا ہی کہ نماز چاشت اکثر نماز داؤد علیہ السلام کی تہی اور ابن نجار توبان کی حدیث سے روایت کیا کہ نماز ضحی آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسی اور عیسی علیہم السلام ہمیشہ پڑہتے تہے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اُمِّ ہَانِیٍٔ قَالَتْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَیْتَہَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ روایت ہی ام ہانی سے جو حضرت ابو طالب کی بیٹی اور حضرت علیؓ کی بہن ہین کہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے انکے گہر مین مکے کی فتح کے دن فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ

باب صلوۃ الضحی

پھر غسل کئے اور نماز پڑھے آٹھ رکعتین فلم ار صلوٰۃ قط اخف منھا غیر انہ یتم الرکوع والسجود پھر نہ دیکھی مین نے کوی نماز کبھی ہلکی زیادہ اس سے مگر یہہ کہ تحقیق حضرت پورا کرتے تھے رکوع اور سجود وقالت فی روایۃ اخری وذلک ضحی اور کہے ام ہانی نے ایک دوسری روایت مین اور یہہ نماز تھی چاشت کی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر امام احمد کہتے ہین نماز چاشت کے باب مین حدیث ام ہانی کی بہت صحیح اور معتبر اور مشہور ہی وعن[2] معاذۃ قالت سالت عائشۃ کم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوۃ الضحی اور روایت ہی معاذہ تابعیہ سے کہی اسنے کہ پوچھی مین حضرت عائشہ سے کہ کتنی رکعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے چاشت کی قالت اربع رکعات ویزید ما شاء اللہ کہے چار رکعتین اور زیادہ کرتے جس قدر کہ چاہتا اللہ اور روایتین زیادہ بارہ رکعت پر نہین آئی ہین رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وعن[3] ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح علی کل سلامی من احدکم صدقۃ اور روایت ہی ابو ذر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت اور لازم ہوتا ہی تمہارے ہر ہڈی پر ایک صدقہ یعنے خدا تعالی آدمی کے تمام بدن کو جو صحیح اور سلامت رکھتا ہی تو ہر عضو کو اسکے شکرانے مین ایک صدقہ لازم ہی حضرت فرماتے ہین صدقہ کچھ مال ہی پر موقوف نہین بلکہ فکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تھلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ پھر ایک ایکبار سبحان اللہ کہنا صدقہ ہی اور ایک بار الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ایک بار لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور ایک بار اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی اس نعمت کا وامر بالمعروف صدقۃ ونھی عن المنکر صدقۃ اور حکم کرنا موافق شرع کے صدقہ ہی اور منع کرنا برے کام سے صدقہ ہی ویجزئ من ذلک رکعتان یرکعھما من الضحی اور کفایت کرتے ہین اس سے دو رکعتین پڑھین انکو چاشت کے وقت یعنے ضحی کی نماز صحت وسلامتی کے شکر کے ادا کے واسطے کفایت کرتی ہی اور حقیقت مین نماز تمامی ظاہری باطنی نعمتون کی شکر ہوتی ہی کیونکہ نماز مین ہر عضو آدمی کا

اور دل وجان تمام ذکر اور خدمت مین پروردگار کی مشغول ہوتا ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّهُ رَاٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ
مِنَ الضُّحٰى اور روایت ہی زید بن ارقم صحابی سے جو حضرت علی مرتضی کے خاص رفیقون
مین تھے تحقیق دیکھا اسنے ایک گروہ کو نماز پڑہتے تھے چاشت کی فَقَالَ لَقَدْ
عَلِمُوْا اَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَفْضَلُ تب کہا تحقیق جانتا ہی لوگون نے نماز
سواے اس وقت کے افضل ہی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ
الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماے ہین
کہ نماز توبہ کرنے والون کی اس وقت مین ہی کہ جب گرم ہون بچے اونٹ اور
گاے کے گرمی سے آفتاب کے یعنے جب زمین خوب گرم ہووے اسوقت انسان
کو رغبت استراحت کی ہوتی ہی ویسے وقت مین نماز پڑہنے والے وہ لوگ ہین
جو اللہ کی درگاہ مین رجوع کرتے اور اسکی ذکر سے محبت رکھتے ہین رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ**
اَبِي الدَّرْدَاءِ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ
تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهُ قَالَ روایت ہی ابودرداء اور ابوذر سے کہے ان دونون نے
کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرنے والے اللہ برکت والے
اور برتر سے کہ تحقیق فرماتا ہی اللہ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِرْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ
مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ ای بیٹے آدم کے نماز پڑھ میرے واسطے چار رکعت
اول روز مین توکفایت کرون اور تیری حاجت برلاؤن مین آخر روز مین رَوَاہُ
التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَرَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ
عَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطْفَانِيِّ وَاَحْمَدُ عَنْهُمْ اور روایت کیا اسکو ابوداؤد اور
دارمی نے نعیم بن ہمار غطفانی سے اور امام احمد نے روایت کیا ان تینون سے
وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
اور روایت ہی بریدہ صحابی سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے تھے فِي الْاِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ مَفْصَلًا فَعَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ
عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهُ بِصَدَقَةٍ کہ آدمی مین تین سو ساٹھ بند ہین پھرلایق ہی

اسکو کہ صدقہ کرے بدلے مین اپنے ہر بند کے ایک صدقہ قَالُوْا وَمَنْ یُطِیْقُ ذٰلِکَ
یَا نَبِیَّ اللّٰہِ کہے صحابہ نے اور کون طاقت رکھے اسکی کہ ہر بند کے واسطے صدقہ
دیوے ای نبی اللہ کے قَالَ النُّخَاعَۃُ فِی الْمَسْجِدِ تَدْفِنُھَا وَالشَّیْءُ تُنَحِّیْہِ عَنِ الطَّرِیْقِ
فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَکْعَتَا الضُّحٰی تُجْزِئُکَ فرمائے تھوک جو مسجد مین پڑا ہو دفن کر دینا
اسکو اور ایذا کی چیز دور کرے تو اسکو راہ سے لوگون کے پھر اگر نپاوے تو دو
رکعت چاشت کی کفایت کرتی ہین تجھکو تیرے تین سو ساٹھ بند کے شکرانے کے
صدقے کو رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ[۳]
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ
رَکْعَۃً بَنَی اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ قَصْرًا مِّنْ ذَھَبٍ فِی الْجَنَّۃِ اور روایت ہی انس سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نماز پڑہے چاشت
کی بارہ رکعت بناتاہی اللہ تعالی اسکے واسطے محل سونے کا بہشت مین رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ
ھٰذَا الْوَجْہِ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب
ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی اسناد سے وَعَنْ[۴] مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ نِ الْجُھَنِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِیْ مُصَلَّاہُ حِیْنَ یَنْصَرِفُ
مِنْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ حَتّٰی یُسَبِّحَ رَکْعَتَیِ الضُّحٰی اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھا رہے اپنے
مصلے پر جب فارغ ہووے صبح کی نماز سے یہان تک کہ پڑہے دو رکعت چاشت کی
لَا یَقُوْلُ اِلَّا خَیْرًا غُفِرَ لَہٗ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَتْ اَکْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ نہ کہے مگر
نیک بات جس مین ثواب آخرت کا ہو جیسا ذکر و تلاوت یا وہ بات کہ جس مین نفع
مسلمانون کو ہو تو بخشے جاوین اسکے لئے اسکے گناہ اگرچہ زیادہ ہون گناہ اسکے
دریا کے کف سے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اس حدیث
مین مراد صلوۃ ضحی سے اشراق کی نماز ہی اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص
بعد نماز کے نماز پڑہی ہوی جگہہ پر بیٹھا رہے اور ذکر کرے تو اسکے واسطے فرشتے
رحمت اور مغفرت چاہتے ہین خدا تعالی کی درگاہ سے اور شیخ عبد الحق دہلوی

مترجم ترجمہ مشکات کا کہتا ہی کہ جیسا آفتاب صبح کو طلوع کرتا ہی اور سب زمین کو روشن کرتا ہی اسیطرح نور ذکر حضور کا وجود مین بلند ہوکر سینے کے میدان کو منور کرتا ہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِث فصل تیسری **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ محافظت کرے چاشت کی دو رکعت پر غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ بخشے جاوین اسکے لئے اسکے گناہ اگرچہ ہون مانند کف دریا کے بے حساب رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاِبْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّی الضُّحٰی ثَمَانِیَ رَكَعَاتٍ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ تحقیق وہ تھین نماز پڑھتین چاشت کی آٹھ رکعتین ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِیْ اَبَوَایَ مَا تَرَكْتُهَا پھر کہتین اگر زندہ کئے جاوین میرے لئے میرے ماباپ تب بھی نچھوڑون مین اسکو یعنے میرے ماباپ اگر قبر سے اُٹھ کر آوین تو بھی نچھوڑونگی یہہ بات مبالغے کے وقت بولتے ہین رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَدَعُهَا وَیَدَعُهَا حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُصَلِّیْهَا اور روایت ہی ابی سعید سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتے ضحی کی یہان تک کہ کہتے ہم نچھوڑینگے اسکو اور کبھو چھوڑ دیتے اسکو یہان تک کہ کہتے ہم نہ پڑھینگے اسکو یہہ عادت شریف تھی کہ نوافل کو ہمیشہ نہین پڑھتے امت کی شفقت سے تا ان پر فرض نہو جاوے اور محنت مین پڑ نہ جاوین رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ مُوَرِّقِ نِ الْعِجْلِیِّ قَالَ قُلْتُ لِاِبْنِ عُمَرَ تُصَلِّی الضُّحٰی اور روایت ہی مورق عجلی تابعی سے کہا اسنے کہ کہا مین نے ابن عمر کو کہ تم پڑھتے ہو نماز چاشت کی قَالَ لَا کہا نہین قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَاَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِخَالُهٗ کہا مین نے کہ حضرت عمر پڑھتے تھے کہا نہین کہا مین نے پھر ابو بکر پڑھتے تھے کہا نہین کہا مین نے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے کہا نہین گمان کرتا ہون مین انکو کہ پڑھتے رہے

ہون حضرت کے واسطے کہا کہ مجکو گمان نہین ہی اسواسطے کہ شاید آپ پڑہتے رہے ہون لیکن مین نہین دیکھا ہون اور سب کے واسطے جو کہا کہ نہین پڑہتے تھے اسکے یہہ معنے ہین کہ ہمیشہ مسجد مین نہین پڑہا کرتے تھے نہین تو اصل مین پڑہنا ثابت ہی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

بَابُ التَّطَوُّعِ

یہہ باب ہی بیان مین نفل کے جاننا چاہیئے کہ نفل اوچیز ہی کہ بندہ بغیر تکلیف شرع کے جسکو بجالاتا ہی اور عبادت اور فرمان برداری مین مبالغہ کرتا ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرماے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو فجر کی نماز کے وقت یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِی الْاِسْلَامِ ای بلال بیان کر مجھسے امید رکھا گیا زیادہ کام کہ کیا تونے اسکو اسلام مین یعنے مجھسے کہہ کہ تو اپنے کون سے عمل پر زیادہ امید رکھتا ہی فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْكَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ کسواسطے کہ سنا مین نے آواز تیرے نعلین کا اپنے آگے بہشت مین یہہ بات خواب مین یا بیداری مین یا کہ معراج کی رات کو حضرت پر کھلی تہی قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ اِنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِیْ سَاعَةٍ مِنْ لَیْلٍ وَّلَا نَهَارٍ کہا نہین کیا مین نے کوی کام کہ امید رکھا گیا زیادہ ہو نزدیک میرے اس کام سے کہ تحقیق مین نے نہ طہارت کی کوی طہارت یعنے غسل اور وضو اور تیمم کسی ساعت مین رات کو نہ دن کو اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ مگر یہہ کہ نماز پڑہا مین اس طہارت سے جسقدر کہ لکھی گئی تہی میری قسمت مین کہ پڑہون مین اسکو اس حدیث مین فضیلت ہی اس نماز کی جو بعد وضو کے پڑہتے ہین جسکو لوگ دوگانہ تحیت الوضو کہتے ہین اسکے واسطے نیت مطلق نفل کی کرنا کفایت کرتا ہی تحیت الوضو و شکرانہ وضو کہنا کچھ حاجت نہین مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ[۲] جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِی الْاُمُوْرِ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلاتے ہمکو دعا استخارے کی اور نماز اسکی

کامون مین جیسا کہ سکہلاتے ہمکو سورہ قرآن کی یَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فرماے جب قصد
کرے کوی تم مین سے کسی کام کا جیسے سفر جانا عمارت بنانا تجارت کرنا وغیرہ اور کہانے
پینے معمولی کامون کے واسطے استخارہ ضرور نہین اور اس کام مین استخارہ کرے کہ وہ
مباح رہے اور جس مین تردد ہو اگر کوی کام محض نیک ہو تو استخارہ اس مین وقت
کے تعین کے لئے کیا چاہئے فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ پہر چاہئے کہ پڑہے
دو رکعت نماز سواے نماز فرض کے فرض نماز مین استخارہ نکرنا اگر سنت راتبہ مین
استخارہ کرے تو مضایقہ نہین اور اگر دو رکعت علحدہ استخارے کی نیت سے پڑہے
تو بہتر ہی اور دوسری حدیث مین آیا ہی کہ استخارے کی نماز مین جو کہ قرآن سے
میسر ہو پڑہے اور بعضے روایات مین آیا ہی کہ قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ
احد پڑہے اور سلف سے بہی نقل ایسی ہی آئی ہی ثُمَّ لْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ
بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ
وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ پہر چاہئے کہ کہے اور پڑہے یہہ دعا
ای پروردگار مین طلب خیر کی کرتا ہون تجہ سے تیرے علم کی مدد سے اور طلب
قدرت کرتا ہون تجہ سے مدد سے تیرے قدرت کی اور مانگتا ہون تجہ سے تیرا
فضل جو بہت بڑا ہی بیشک تو قدرت رکہتا ہی اور مین قدرت نہین رکہتا اور تو
جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو ہی جاننے والا غیبون کا اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا
الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ
اٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَيَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ
شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ
عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ ای پروردگار اگر
تو جانتا ہی کہ یہہ کام بہتر ہی میرے واسطے میرے دین مین اور میری دنیا کے گذران
مین اور میرے کام کے آخر مین راوی کو شک ہی کہ رسول خدا معاشی وعاقبۃ امری
کے جگہہ مین یا یہہ فرماے کہ میرے اس جہان اور اُس جہان کے کام مین تو قدرت
دے مجکو اس کام کی اور آسان کر اسکو مجہ پر پہر برکت دے مجہ کو اس مین اور
اگر تو جانتا ہی کہ یہہ کام بد ہی میرے لئے میرے دین مین اور دنیا کی گذران مین

اور میرے کام کے آخر میں یا کہ فرمایا اس جہان اور اس جہان کے کام میں تو پھیر دے
اسکو مجھ سے اور پھیر مجھ کو اس سے اور تقدیر کر میرے لئے بھلائی جہان کہین کہ ہو
پھر راضی کر مجھ کو اس پر قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ فرمایا کہ اور نام لیوے اپنی حاجت کا
جگہہ پر ہذا الامر کے اس طور پر کہے کہ ہذا السفر و ہذا الاقامت یا ہذا التجارت اور مثل اسکے
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ
يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ روایت ہی حضرت علیؓ سے کہا کہ خبر دی مجھکو ابوبکر نے اور
سچ کہا ابوبکر نے کہا کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہین کوئی
شخص کہ گناہ کرے کوئی گناہ پھر اوٹھے اور طہارت کرے اور نماز پڑہے پھر بخشش چاہے
اللہ سے اس گناہ کی مگر بخشتا ہی اللہ اسکے لئے اس نماز کو صلوٰۃ استغفار کہتے ہین ثُمَّ
قَرَأَ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ
پھر پڑہی حضرت نے یہہ آیت اور وہ لوگ کہ جب کرتے ہین بےحیائی کا کام یا ظلم کرتے
ہین اپنی جان پر تب یاد کرتے ہین اللہ کی اور بخشش چاہتے ہین اپنے گناہ کی رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْاٰيَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور
ابن ماجہ نے مگر ابن ماجہ نہین ذکر کیا اس آیت کا کہ حضرت اسکو پڑہتے ہین وَعَنْ
حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى اور روایت
ہی حذیفہ سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت ہوتا آپ پر کوئی کام نماز
پڑہتے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے کہتے ہین کہ جب آدمی
خدائے تعالی کی عبادت مین مشغول ہو پروردگار کی ربوبیت اسپر ظاہر ہوتی ہی
تب دنیا اسکی نظر مین حقیر نظر آتی ہی تو اسکے نہ ملنے سے نہین گھبراتا اور اسکے ملنے
سے خوش نہین ہوجاتا وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ بِمَا سَبَقْتَنِيْ اِلَى الْجَنَّةِ اور روایت ہی بریدہ سے
کہا اسنے کہ صبح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر بلایا بلال کو اور کہا اسکو کس چیز اور
کس عمل سے پہلے میرے گیا تو بہشت مین مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ

اماموں میں داخل ہوا میں بہشت میں کبھی مگر سنا میں نے آواز تیرے جوتے کی اپنے آگے قَالَ
يَارَسُوْلَ اللهِ مَا اَذَّنْتُ قَطُّ اِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَمَا اَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ
عِنْدَهٗ وَرَاَيْتُ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ کہا بلال نے ای رسول خدا نہیں اذان
دیا میں نے کبھی مگر پڑھا میں نے دو رکعت اور نہ پہنچا مجھکو حدث کبھی مگر وضو کیا میں نے
اسیوقت اور جانا میں نے کہ تحقیق اللہ تعالی کا حق ہی مجھ پر دو رکعت پیچھے بعد وضو
کے دو رکعت ہمیشہ پڑھا رہا ہوں فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا
تب فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب انھیں دو رکعتوں کے سبقت
کیا تو نے اور یہہ درجہ پایا سو اسکو لازم کرلے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو
ترمذی نے وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَى اللهِ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِيْ اٰدَمَ اور روایت ہی
عبد اللہ بن ابی اوفی صحابی سے کہا اسنے کہ فرماتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جو شخص کہ ہو اسکے لئے کوئی حاجت طرف اللہ کے یا کسی بنی آدم کے طرف فَلْيَتَوَضَّأْ
فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لِيُثْنِ عَلَى اللهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تو چاہیئے کہ وضو کرے اور اچھا کرے وضو پھر چاہیئے کہ نماز پڑھے دو رکعت
پھر چاہیئے کہ تعریف کرے اللہ تعالی کی اور درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ثُمَّ
لِيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ پھر چاہیئے کہ کہے
نہیں کوئی معبود برحق سواے اللہ کے برداشت والا بخشش کرنے والا پاک ہی اللہ
صاحب خاصے تخت بزرگ کا اور سب تعریف اللہ کو جو پروردگار ہی سارے جہان کا
میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ کام اور وہ عملان کہ سبب ہوں تیری رحمت کے
اور وہ خصلتان کہ حاصل ہوں جن سے تیری بخشش وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ
مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ
رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور مانگتا ہوں میں تجھ سے حاصل ہونا ہر نیکی کا
اور سلامت رہنا ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لئے کوئی گناہ مگر یہہ کہ بخش دے اسکو
اور نچھوڑ میرے لئے کوئی فکر و غم مگر یہہ کہ دور کر دے اسکو اور نچھوڑ کوئی حاجت

کہ وہ تیری مرضی کے موافق ہو مگر یہہ کہ بدلا اور وسے اسکو ای تبے مہربان سب مہربانو
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت
کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی صَلٰوۃ
التَّسْبِيْحِ بیان صلوۃ تسبیح کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ روایت ہی ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم فرماے عباس بن عبد المطلب کو يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ اَلَا اُعْطِيْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ
اَلَا اُخْبِرُكَ اَلَا اَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ ای عباس ای میرے چچا کیا نہ دون مین بخشون
تجکو کیا نہ خبر دون مین تجکو کیا نہ سکھلاون مین تجکو دس خصلتین اِذَا اَنْتَ فَعَلْتَ
ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ قَدِيْمَهُ وَحَدِيْثَهُ خَطَاَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيْرَهُ
وَكَبِيْرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ کہ جب تو کرے اسکو بخشے اللہ تجکو تیرے گناہ پہلے اور پچھلے
پرانے اور نئے جو گناہ کہ چوک سے کیا اور قصد سے کیا چھوٹے گناہ اور بڑے
گناہ چھپے گناہ اور کھلے گناہ اَنْ تُصَلِّيَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَاُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ
الْكِتَابِ وَسُوْرَةً وہ یہہ ہی کہ پڑہے تو چار رکعتین پڑہے ہر رکعت مین سورۂ
الحمد اور ایک سورہ قرآن سے کوی سورہ بھی ہو شیخ جلال الدین سیوطی عمل الیوم
واللیلہ مین کہا ہی کہ ان چار رکعت مین الہکم التکاثر اور والعصر اور قل یا ایہا الکافرون
اور قل ہو اللہ پڑہا چاہیے فَاِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِيْ اَوَّلِ رَكْعَةٍ وَاَنْتَ
قَائِمٌ قُلْتَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ خَمْسَ عَشْرَةَ
مَرَّةً پھر جب فارغ ہو تو قرآن پڑہنے سے پہلی رکعت مین اور تو جس حال مین کہ
کھڑا ہی کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار اور ایک روایت
مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ زیادہ آیا ہی ثُمَّ تَرْكَعُ فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ رَاكِعٌ عَشْرًا
پھر تو رکوع کرے اور کہے ان لفظون کو رکوع مین دس بار بعد تسبیح رکوع کے
ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَتَقُوْلُهَا عَشْرًا پھر اٹھاوے تو سر اپنا رکوع
اور کہے تو ان لفظون کو دس بار بعد سمع اللہ لمن حمدہ وربنا لک الحمد کے ثُمَّ تَهْوِيْ
سَاجِدًا فَتَقُوْلُهَا وَاَنْتَ سَاجِدٌ عَشْرًا پھر جھکے تو سجدہ کرنے والا پھر کہے تو ان
لفظون کو سجدے مین دس بار بعد تسبیح سجود کے ثُمَّ تَرْفَعُ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ

فَتَقُولُهَا عَشْرًا پھر اٹھاوے تو سر اپنا سجدے سے اور کہے تو ان لفظون کو دس بار
ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْرًا پھر سجدہ کرے اور کہے تو ان لفظون کو دس بار ثُمَّ
تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْرًا پھر اٹھاوے تو سر اپنا اور کہے تو ان لفظون کو
دس بار بعد سجدے کے فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ پھر یہہ
سب پچھتر بار ہوے ہر رکعت مین تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ کر تو اسکو
چار رکعت مین اور تشہد مین اس نماز کے بعد التحیات کے یہہ دعا آئی ہی کہ اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ تَوْفِيقَ أَهْلِ الْهُدٰى وَأَعْمَالَ أَهْلِ الْيَقِينِ وَمُنَاصَحَةَ أَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ أَهْلِ الصَّبْرِ
وَجِدَّ أَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ أَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ أَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى أَخَافَكَ
اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِي عَنْ مَعَاصِيكَ حَتّٰى أَعْمَلَ لَكَ النَّصِيحَةَ حَيَاءً مِنْكَ وَحَتّٰى
أَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْأُمُورِ وَحُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّورِ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ
تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ اگر سکے تو کہ پڑہے اس نماز کو ہر روز ایکبار
تو کر اسکو فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً پھر اگر نہ کر سکے تو ہر روز کر ہر جمعہ مین
ایکبار فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً اور اگر نہ کر سکے تو ہر جمعہ مین کر ہر مہینے مین
ایکبار فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً پھر اگر نہ کر سکے تو ہر مہینے مین تو کر ہر برس
مین ایکبار فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً پھر اگر نہ کر سکے تو ہر سال مین تو کر اپنی
عمر مین ایکبار رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ
روایت کیا اسکو ابو داود اور ابن ماجہ اور بیہقی نے ابی رافع سے مانند اسکے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلٰوتُهُ اور روایت
ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے
تھے کہ تحقیق اول وہ چیز کہ حساب کیا جاوے ساتھ اسکے بندہ قیامت کے دن
اسکے عمل مین سے اسکی نماز ہی فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ پھر اگر درست ہوئی
نماز اسکی تو خلاص ہوا اور نجات ہوی اور حاجت برائی وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ
خَابَ وَخَسِرَ اور اگر نا درست ہوئی نماز اسکی تو بیشک ناامید ہوا اور ٹوٹے
مین پڑا فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيضَتِهِ شَيْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اُنْظُرُوا

هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَةِ پھر اگر کم ہوی اسکے فرض نمازمین
سے کوی چیز تو فرماویگا پروردگار برکت والا اور بلند دیکھو تم بھلا ہی میرے بندیکے
کچھ نفل نمازین پھر پوری کیجاویگی اس نفل سے جو کہ کم ہوی ہی فرض مین سے
ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰی ذٰلِكَ پھر ہوگا تمام عمل اسکا اسی طور پر وَفِیْ رِوَایَةٍ
ثُمَّ الزَّکٰوةُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسْبِ ذٰلِكَ اور ایک روایت مین
آیا ہی پھر زکوة مانند نماز کے ہی کہ کامل کیا جاتا ہی نفل سے پھر لئے جاوینگے سارے
اعمال اسکے موافق رَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ روایت کیا اسکو احمد نے ایک مرد سے
یعنے اصحاب مین سے ایک شخص سے روایت کیا اور ابوہریرہ کا نام نہ لیا وَعَنْ
اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ
فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْهِمَا اور روایت ہی ابوامامہ سے کہا اسنے کہ فرمائے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کان رکھتا ہی اللہ اپنے بندے کے واسطے
کسی عمل مین بہتر دو رکعتون سے کہ پڑھتا ہی انکو یعنے اللہ تعالی اپنی رحمت کی ساتھ
متوجہ ہوتا ہی اور نماز سب عملون سے بہتر ہی اور رحمت اللہ کی اس مین بندے
پر زیادہ ہوتی ہی وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِیْ صَلٰوتِهٖ اور تحقیق
نیکی اور رحمت نثار کیجاتی ہی سر پر بندے کے جب تک کہ ہوتا ہی بندہ نماز مین ۔
وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ اور نہین نزدیکی حاصل
کی بندے نے اللہ کی طرف مثل اس چیز کے کہ نکلی ہی اس سے یعنے قرآن یعنے قرآن
پڑھنے سے جیسا اللہ کی نزدیکی حاصل ہوتی ہی ویسا دوسری کسی عبادت مین
حاصل نہین ہوتی اور نکلا اس سے قرآن اسکے دو معنے ہوسکتے ہین ایک یہہ کہ نکلا
قرآن علم الٰہی سے دوسرا یہہ کہ قرآن جو بندے کی زبان سے نکلا یعنے تلاوت کیا ۔
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے

بَابُ صَلٰوةِ السَّفَرِ

یہہ باب ہی بیان مین سفر کی نماز کے جاننا چاہئے کہ
سب ائمہ اور علماء امت متفق ہین کہ مسافر کو سفر مین قصر جائز ہی مگر مذہب حنفی مین
مسافر کو قصر پڑھنا واجب ہی اور ہر فرض نماز وقت کی مسافر پر دو رکعت ہی اگر مسافر
چار رکعت پڑھا تو درست نہین ہی اور رسالے سے ابن ابی زید کے جو مالکی مذہب کی

کتاب ہی ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مذہب امام مالک کا بھی موافق مذہب امام ابوحنیفہ کے ہی اور بعضے شرح سے ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ مذہب انکا موافق مذہب امام شافعی اور امام احمد کے ہی انکے یہان سفر مین قصر کی رخصت ہی اور مصلی مختار ہی کہ قصر دو رکعت پڑہے یا پورے چار رکعت پڑہے اور حضرت رسول خدا سے کوئی روایت نہین آئی ہی کہ آپ سفر مین کبھی چار رکعت پڑہے ہون اور نہ خلفاے راشدین سے مگر حضرت عثمان اپنی خلافت مین کئی سال کے بعد منا مین چار رکعت پڑہے ہین اسکے تاویلات بہت ہین

الفصل الاول فصل پہلی

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی الظہر بالمدینۃ اربعا وصلی العصر بذی الحلیفۃ رکعتین روایت ہی انس سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہے ظہر کی مدینے مین چار رکعت اور نماز پڑہے عصر کی ذی الحلیفہ مین دو رکعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حج کے ارادے سے مکے کا قصد کئے نماز ظہر کی مدینے مین پڑہ کے نکلے ذوحلیفہ مین جو مدینے سے چھے کوس پر ہی پہنچکر عصر کی نماز قصر دو رکعت پڑہے کیونکہ مسافر ہوے تھے اور وہان سے احرام باندھ کر مکے کو متوجہ ہوے متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن[2] حارثۃ بن وہب الخزاعی قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن اکثر ما کنا قط وامنہ بمنی رکعتین روایت ہی حارثہ بن وہب خزاعی سے کہا اسنے کہ نماز پڑہے ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس حال مین کہ ہمسب لوگ زیادہ تھے اس قدر کہ نتھے کبھی اور بے دہشت تھے زیادہ کافرون کے فتنے اور فساد سے منا مین دو رکعتین

فائدہ یہہ حال حج الوداع کا ہی کہ اس مین اصحاب بے حساب و بے شمار جمع ہوے تھے اسکو اسواسطے بیان کیا کہ قصر پڑہنا کافرون کے خوف اور فتنے پر موقوف نہین جیسا کہ اگلے حدیث مین آیا ہی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وعن[3] یعلی بن امیۃ قال قلت لعمر بن الخطاب انما قال اللہ تعالی ان تقصروا من الصلوۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد امن الناس اور روایت ہی یعلی بن امیہ سے کہا اسنے کہا مین نے عمر بن خطاب

کو سوا اسکے نہین کہ فرمایا اللہ تعالی نے قصر کرو نماز اگر ڈرتے ہو تم کہ فتنے مین ڈالینگے
تمکو وہ لوگ جو کافر ہین اور تحقیق بے وحشت ہوے لوگ یعنے اب کافرون کا خوف
نہین اور اس سفر مین بے وحشت ہین پھر کس طرح قصر کرین ہم قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا
عَجِبْتَ مِنْهُ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا عمر نے تعجب کیا تھا مین نے
زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اس چیز سے کہ تعجب کیا تو نے پھر پوچھا
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ
فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ تب فرماے رسول خدا نے یہہ قصر صدقہ اور احسان ہی کہ تصدق
کیا تم پر اللہ نے سو قبول کرو اسکے صدقے کو جب پروردگار نے تم پر احسان کیا پھر
اپنے پر اسکو اختیار کرلینا جرات اور بے ادبی ہے اور عبودیت کے لایق نہین
یہہ حدیث دلیل حنفیہ کی ہی قصر کے واجب ہونے پر رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو
مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْمَدِيْنَةِ اِلٰى مَكَّةَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ نکلے ہم ساتھ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے سے مکے تک یہہ حال حج الوداع کا ہی فَكَانَ يُصَلِّيْ
رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ اور تھے حضرت نماز پڑہتے دو دو رکعتین
یہان تک کہ پھر کے آئے ہم مدینے کو قِيْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ اَقَمْنَا بِهَا
عَشْرًا پوچھا گیا انس سے کیا اقامت کیا تم نے مکے مین کس قدر کہا اقامت کئے ہم نے
مکے مین دس روز اس سے معلوم ہوا کہ دس روز اقامت کرنے سے بھی مقیم نہین ہوتے
اور چار رکعتین نہین پڑہتے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَاَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا
يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے سفر کئے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوی سفر پھر اقامت کئے انیس روز نماز پڑہتے تھے دو دو
رکعتین قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ کہے ابن عباس
پھر ہم نماز پڑہتے تھے ایسے سفر مین کہ درمیان ہمارے اور مکے کے ہی انیس روز
یعنے اتنی روز کے سفر مین کہ جسقدر مدینے اور مکے مین فرق ہی انیس دن کی اقامت
کرتے تب تک نماز پڑہتے رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ دو دو رکعت فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ

ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا پھر جب اقامت کرتے زیادہ اس سے نماز پڑہتے ہم چار رکعت رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے جاننا چاہئیے کہ حنفی مذہب مین اگر نیت پندرہ روز کی اقامت کی کیا تو نماز پوری چار چار رکعت پڑہنا اور قصر نکرنا اور اگر نیت اقامت کی کم پندرہ روز سے کیا ہو تو قصر پڑہے اور اگر نیت اقامت کی نہ کرے اور مہینے اور سال تک رہ جاوے تو قصر پڑہنا درست ہی کیونکہ اکثر صحابہ سے ایسی روایت آئی ہی اور شافعی مذہب مین اگر نیت چار روز کی یا زیادہ اس سے کرے تو مقیم ہو جاتا ہی اور چار رکعت پڑہنا اسکو لازم ہوتا ہی وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَصَلَّى لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ اور روایت ہی حفص بن عاصم سے کہا اسنے کہ رفاقت کی مین نے ابن عمر کی مکے کی راہ مین پھر پڑہواے ہمکو نماز ظہر کی دو رکعتین ثُمَّ جَاءَ رَحْلَهُ وَجَلَسَ فَرَأَى نَاسًا قِيَامًا فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ پھر آے اپنے ڈیرے پر اور بیٹھے اور دیکھے لوگون کو کھڑے ہوے تب کہے کیا کرتے ہین یہہ لوگ قُلْتُ يُسَبِّحُونَ کہا مین نے نفل نماز پڑہتے ہین قَالَ لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلٰوتِي کہا ابن عمر نے اگر ہوتا مین نفل پڑہنے والا تو پوری پڑہتا اپنی فرض نماز یعنے اگر سفر مین نفل نماز پڑہنا ہوتا تو فرض کو پورا پڑہتا کیونکہ فرض کی تکمیل افضل ہی نفل پڑہنے سے جب فرض نماز کو قصر کئے تو نوافل کو چھوڑ دینا افضل ہی صَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ صحبت رکھی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر تھے نہ زیادہ کرتے سفر مین دو رکعت پر یعنے نوافل نہین پڑہتے تھے وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ اور صحبت رکھی مین نے ابو بکر کی اور عمر کی اور عثمان کی اسیطرح کرتے تھے یعنے زیادہ دو رکعت سے نہین پڑہتے تھے سفر مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر فائدہ ابن عمر نے یہہ نفلون کے واسطے فرمایا اور سنت موکدہ منع نہین ہی اسکو خود روایت کیا ہی وہ حدیث تیسرے فصل کے اخیر مین آویگی امام ابو حنیفہ سے سفر مین سنت نمازون کے باب مین تین قول آے ہین ایک یہہ کہ سنت ہر وقت کی پوری پڑہنا دوسرا قول یہہ ہی کہ سنت مین بھی قصر کرکے دو دو رکعت پڑہا کرنا تیسرا قول یہہ ہی کہ سنتون کو سفر مین چھوڑ دینا مگر مختار قول اول ہی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرٍ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان نماز ظہر کی اور عصر کی جب ہوتے چلنے کی پیٹھ پر یعنے سفر مین چلتے رہتے اور اکٹھا پڑہتے نماز مغرب اور عشا کی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے سفر مین اپنی سواری پر جس طرف کہ منہہ کرتی سواری لیکن تحریمہ کے وقت قبلے طرف منہہ کرتے وہ حدیث مین انس کی آیا ہی يُوْمِئُ اِيْمَاءً اشارہ کرتے بخوبی حضرت رکوع کا اور اس سے پست اشارہ کرتے سجدے کا صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ نماز پڑہتے رات کی مگر فرض نہین پڑہتے وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اور نماز پڑہتے وتر کی سواری پر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** اس حدیث مین دو حکم مذکور ہین پہلا یہہ کہ نوافل سواری پر پڑہنا جایز ہی مراد اس سے یہہ ہی سنت روایت اور تہجد سب درست ہی امام ابو حنیفہ سے ایک روایت آئی ہی کہ سنت فجر کے واسطے سواری سے اترنا واجب ہی اور ایک روایت مین اترنا مستحب ہی اور فرض نماز مین سواری پر پڑہنا درست نہین مگر بسبب عذر کے جیسا کہ کسی شخص نے جنگل مین آگیا سواری سے اترا تو خوف اپنے ہلاک ہونے یا مال ضایع ہوجانے کا یا درندہ پھاڑ کھانے کا ہو ویسی صورت مین فرض نماز بھی سواری پر پڑہنا درست ہی اور تفصیل اسکی فقہہ کی کتابون مین آئی ہی دوسرا حکم یہہ ہی کہ نماز دابہ پر اسوقت جایز ہوتی ہی کہ سفر مین ہو اور جمہور ایمہ ایسی بات پر ہین مذہب حنفی مین صحیح بات یہہ ہی کہ آبادی کے خارج ہو تو نفل سواری پر درست ہی۔

الفصل الثانی فصل دوسری **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَاَتَمَّ روایت ہی حضرت عایشہ سے کہے کہ یہہ سب تحقیق کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قصر کی ہی نماز کو اور پوری پڑہی ہی رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین

فائدہ سفرالسعادت والے نے لکھا ہی کہ یہہ حدیث صحت کو نہین پہنچی ہی اور حضرت کبہو سفر مین پوری نماز نہین پڑہے ہین واللہ اعلم **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا اسنے کہ جہاد کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوکے اور حاضر ہوا مین نے انکے ساتھ مکے کی فتح مین فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً پہر اقامت کیا مکے مین اٹھارہ رات لَا يُصَلِّي إِلَّا رَكْعَتَيْنِ نہین نماز پڑہتے تھے مگر دو رکعتین يَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَلَدِ صَلُّوا أَرْبَعًا اور فرماتے تھے ای شہر والو تم نماز پڑہو چار رکعت فَإِنَّا سَفْرٌ پہر کسواسطے کہ ہم مسافر ہین اسلئے دو ہی رکعت پڑہتے ہین **فائدہ** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسبات پر کہ اگر مقیم مسافر کے ساتھ اقتدا کرے تو پورے چار رکعت پڑہے مسافر کے سر کا دو رکعت نہ پڑہے بعد دو رکعت کے اسکی متابعت نکرے اور آپ دو رکعت پہر پڑہ لیوے اور مسافر جب اقتدا مقیم کے ساتھ کیا تو اسکی متابعت کرے اور چار رکعت پورے پڑہ لیوے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ نماز پڑہا مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی سفر مین دو رکعت فرض اور بعد اسکے دو رکعت سنت وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا اسنے کہ نماز پڑہی مین نے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضر مین اور سفر مین فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ پہر نماز پڑہی مین نے انکے ساتھ حضر مین ظہر کی چار رکعت اور بعد اسکے دو رکعت وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا اور نماز پڑہی مین نے انکے ساتھ سفر مین ظہر کی دو رکعتین اور بعد اسکے دو رکعتین اور نماز پڑہی عصر کی سفر مین دو رکعتین اور نہ پڑہی بعد اسکے کچہ وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ اور پڑہتے تھے نماز مغرب کی حضر اور سفر مین برابر تین رکعتین اور نہ کم کرتے مغرب کو حضر مین اور نہ سفر مین اور نماز مغرب کی وتر ہی دن کی جیساکہ وتر نماز وتر ہی

رات کی پس وتر ثابت ہی رات اور دن مین اس حکم سے کہ ان اللہ وتر و یحب الوتر
یعنے اللہ واحد ہی اور دوست رکھتا ہی وتر کو وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ اور پڑہتے بعد
فرض مغرب کے دو رکعتین سنت رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے
فائدہ عشا کی نماز کا ذکر نہین کیا قیاس پر دوسری نمازون کے چھوڑ دیا اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت رواتب سفر مین بھی پڑہتے تھے **وَعَنْ**
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا
زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اور روایت ہی معاذ
بن جبل سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ مین تبوک کے جب
ڈہلتا آفتاب قبل اسکے کہ کوچ کرین جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے یعنے دونون نماز ہی
وقت پڑھ لیتے اسکو جمع تقدیم کہتے ہین کہ عصر کی نماز ظہر کے وقت پڑہنے سے وَإِنِ
ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ اور اگر کوچ کرتے قبل ڈہلنے
آفتاب کے تو تاخیر کرتے ظہر کی یہان تک کہ اترتے عصر کی نماز کے واسطے تب ظہر کو عصر
کی نماز کے ساتھ ملا کے پڑہتے اسکو جمع تاخیر کہتے ہین ظہر کی نماز عصر کے وقت پڑہنے کے
سبب سے وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلُ ذَلِكَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اور مغرب مین اسیطرح کرتے جب ڈوبتا آفتاب قبل کوچ کرنے کے
تو جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے یعنے عشا کی نماز بھی مغرب کے نماز کے وقت ہی
پڑھ لیتے وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ
ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا اور اگر کوچ کرتے آگے آفتاب ڈوبنے کے تو تاخیر کرتے مغرب کی
یہان تک کہ اترتے عشا کے واسطے پھر اکٹھا کرتے دونون کو رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ابو داود اور ترمذی نے **فائدہ** دو نماز کو ملا کے
ایک وقت پر پڑہنے کے باب مین بہت احادیث صحیح آئے ہین اور یہہ مذہب مین
امام شافعی اور امام احمد کے جائز ہی اور ابو حنیفہ کے مذہب مین جائز نہین اسکی
دلیلین مطول کتابون مین موجود ہین **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ وَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهِ
اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے

اور ارادہ کرتے کہ نفل پڑہین سامہنے کرتے قبلے کے اپنی اونٹنی فکبر ثم صلی حیث
وجھہ رکابہ پہر تکبیر تحریمہ کہتے پہر نماز پڑہتے جس طرف کہ متوجہ کرتی انکو اونٹنی انکی
رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وعن** جابر قال بعثنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجۃ فجئت وھو یصلی علی راحلتہ نحو
المشرق ویجعل السجود اخفض من الرکوع اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے بہیجا
مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام مین پہر آیا مین اور حضرت نماز پڑہتے تہے
اپنی سواری پر مشرق کے طرف اور کرتے تہے اشارہ سجدے کا بہت پست اشارے
سے رکوع کے رواہ ابوداؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابن عمر قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بمنی رکعتین وابوبکر بعدہ وعمر بعد ابی بکر روایت ہی ابن عمر سے
کہا اسنے کہ نماز پڑہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منا مین دو رکعتین اور ابو بکر
نے بعد حضرت کے اور عمر نے بعد ابو بکر کے یعنے حضرت رسول خدا اور ابو بکر اور عمر حج کو
آئے اور منا مین پہنچے نماز سفر کی دو رکعتین ہی پڑہے وعثمان صدرا من خلافتہ
اور پڑہتے تہے عثمان بہی اپنی خلافت کے ابتدا مین چہے سات برس تک منا مین دو
رکعت ثم ان عثمان صلی بعد اربعا پہر تحقیق پڑہے عثمان بعد اسکے چار رکعت منا مین
فکان ابن عمر اذا صلی مع الامام صلی اربعا واذا صلاھا وحدہ صلی رکعتین
پہر تہے ابن عمر جب نماز پڑہتے امام کے ساتھ یعنے عثمان کے تو پڑہتے چار رکعتین اور
جب نماز پڑہتے اکیلے نہ ہمراہ حضرت عثمان کے تو پڑہتے دو رکعتین متفق علیہ اتفاق
ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** جانا چاہیے کہ حضرت عثمان نے جو منا مین باوجود
سفر کے چار رکعت پڑہے ہین اسکے بہت وجہ ہین چند ان مین سے لکہے جاتے ہین پہلا
یہہ کہ حضرت عثمان نے شاید اقامت کی نیت کئے ہونگے اور ابن عمر نے اقامت کی
نیت نکی ہو دوسرا یہہ کہ حج کا موسم تہا بدوی وغیرہ لوگ جو شرع کے احکام سے خوب
واقف نتہے جمع تہے اسواسطے حضرت عثمان نے انکو دکہلایا کہ فرض چار رکعت ہی
اگر دو رکعت پڑہتے تو وہ لوگ جانتے کہ دو ہی رکعت فرض ہین اور بعضون نے
کہا ہی کہ حضرت عثمان قصر اور پوری پڑہنے دونون کو درست جانتے تہے اور

سمجھتے تھے کہ قصر کرنا سفر مین رخصت ہی آسانی کے واسطے **وعن** عائشۃ قالت فرضت الصلوة رکعتین اور روایت ہی عائشہؓ سے کہے کہ فرض کی گئی نماز پہلے زمانے مین نبوت کے دو رکعت حضر اور سفر مین ثم ھاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففرضت اربعا پھر ہجرت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تب فرض کی گئی چار رکعت وترکت صلوة السفر علی فریضۃ الاولی اور چھوڑی گئی نماز سفر کی پہلے فرض پر جو دو رکعت ہین اور زیادہ کی گئی حضر مین **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر مین دو رکعت کی رخصت نہین بلکہ دو رکعت ہی فرض ہوے ہین اور حضر مین اسپر بعد اسکے دو رکعت نماز زیادہ کی گئی ہی یہہ بڑی تائید ہی حنفی مذہب کو جو قصر کو واجب جانتے ہین اور چار رکعت سفر مین پڑھنا درست نہین کہتے ہین وقال الزھری قلت لعروة مابال عائشۃ تتم قالت تاولت کما تاول عثمان کہا زہری نے کہا مین نے عروہ سے کیا حال ہی عائشہ کا کہ پوری پڑھتی تھین نماز سفر مین کہا اسنے دلیل پکڑتی تھین عائشہ جیسا کہ دلیل پکڑے عثمان نے دلیل حضرت عثمان اور حضرت عائشہ کی صحیح یہہ ہی کہ انہون نے قصر کرنے اور پوری نماز پڑھنے دونون کو جائز جانتے تھے متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** ابن عباس قال فرض اللہ الصلوة علی لسان نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرض کیا اللہ نے نماز کو زبان پر تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضر مین چار رکعت اور سفر مین دو رکعت اور خوف مین ایک رکعت بیان اسکا باب مین صلوة الخوف کے آویگا رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے **وعن** ابن عمر قال سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة السفر رکعتین اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے مقرر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو سفر کی دو رکعتین وھما تمام غیر قصر اور وہی دونون پوری ہین نہ قصر یعنے ثواب مین پورے ہین یا یہہ مراد ہی کہ سفر مین فرض دو ہی رکعت ہین نہ کہ چار جیسا کہ عائشہؓ کے حدیث مین آیا ہی والوتر فی السفر سنۃ اور وتر سفر مین سنت ہی یعنے طریقہ دین کا ہی نفل نماز کی طرح نہین چاہیے پڑھے چاہے چھوڑ دیوے رواہ ابن ماجۃ

باب صلوٰۃ السفر

روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے وَعَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ فِي مِثْلِ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ اور روایت ہی مالک سے خبر پہنچی مالک کو کہ تحقیق ابن عباس نے تھے قصر کرتے نماز کو مانند ایسے سفر کے کہ مکے اور طائف کا ہی وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعُسْفَانَ وَفِي مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ اور قصر کرتے مانند ایسے سفر کے درمیان مکے اور عسفان کے ہی اور مانند ایسے سفر کے کہ جتنا مکے سے جدہ ہی عسفان ایک جگہہ کا نام ہی راہ مین مکے اور مدینے کے قریب مکے سے قَالَ مَالِكٌ وَذٰلِكَ أَرْبَعَةُ بُرُدٍ کہا مالک نے اور وہ فاصلہ چار منزل کا ہی چار برد کے اٹھارہ فرسخ ہوتے ہین ہر فرسخ تین میل کا اور میل کا مقدار وہ کہ جہان تک نظر کام کرے رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاءِ روایت کیا اسکو موطا مین **فائدہ** اقل مقدار سفر کا جس مین نماز قصر کا حکم ہی ائمہ اختلاف کرتے ہین اس مین امام شافعی کے دو قول ہین پہلا یہہ ایک روز کا سفر ہو دوسرا یہہ دو روز کا ہو تو قصر جایز ہی اور امام مالک اور امام احمد کے پاس اٹھارہ فرسخ کا ہو تو جایز ہی اور امام ابو حنیفہ کے پاس تین رات اور تین دن کا سفر ہو تو قصر واجب ہوتا ہی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا اور روایت ہی براء سے کہا اسنے صحبت رکھی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ سفر مین فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ پھر نہ دیکھا مین نے انکو کہ چھوڑتے ہون دو رکعت کو جب ڈھلے آفتاب آگے ظہر کے **فائدہ** ظاہر یہہ ہی کہ یہہ دو رکعت سنت قبل ظہر کے ہون اس سے معلوم ہوا کہ رسول خدا سفر مین کبھو سنت پڑھتے اور کبھو ترک بھی کرتے تھے جیسا کہ ابن عمر کی حدیث مین آیا ہی کہ سنت سفر مین نہین پڑھتے تھے براء بن عازب اسکو دیکھا ہی اور ابن عمر نے نہ دیکھا ہو رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى ابْنَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ اور روایت ہی نافع سے کہا اسنے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر تھے دیکھتے اپنے بیٹے عبید اللہ کو کہ نفل پڑھتے تھے سفر مین اور نہ انکار کرتے اسپر **فائدہ** اوپر گذرا ہی کہ ابن عمر نے ایک گروہ کو نفل پڑھتے

دیکھا سفر مین تو انکار کئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس دونون جایز ہی رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے

بَابُ الْجُمُعَۃِ

یہہ باب ہی بیان مین جمعہ کے

فائدہ جاننا چاہیئے کہ خدا تعالی عالم کی پیدایش کا ابتدا اتوار کے روز شروع کیا جمعہ کے روز سب عالم کو پورے پیدا کر دیا یہہ روز بہت مبارک ہی کہ اس روز اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اسی روز زمین پر انکو ڈالا اور قیامت بھی اسی روز ہوگی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پیچھے آنے والے ہین دنیا مین باعتبار زمانے اور خلقت کے اَلسَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اور پہلے ہونے والے ہین قیامت کے دن بزرگی اور شرف اور حشر اور نشر مین اور بہشت مین داخل ہونے مین بَیْدَ اَنَّهُمْ اُوْتُوا الْکِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ سوا اسکے نہین کہ وہ لوگ یعنے انبیا انکے دئے گئے ہین کتاب ہمارے پہلے اور ہم دئے گئے کتاب انکے بعد تو حقیقت مین یہہ بھی ہماری فضیلت ہی ان پر کہ ہماری کتاب ناسخ ہی انکے کتابون کی ثُمَّ هٰذَا یَوْمُهُمُ الَّذِیْ فُرِضَ عَلَیْهِمْ یَعْنِیْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ پھر یہہ روز یہود و نصاری کا ہی کہ فرض کیا گیا ان پر یعنے جمعہ کا دن فَاخْتَلَفُوْا فِیْهِ پھر اختلاف کئے انہون نے اس مین

فائدہ حدیث کے بعضے شارح کہتے ہین کہ اللہ نے جمعہ کے روز کی عبادت اور اس مین جمع ہونا فرض کیا اُن پر وے اسکی مخالفت کئے یہود نے اول ہفتے کا روز اختیار کئے اور اسکا سبب یون کہنے لگے کہ یہہ روز افضل ہی کہ وہ انتہا عالم کی پیدایش کا ہی اللہ نے اس روز سب عالم کی خلقت سے فراغت پائی ہی اور نصاری نے اتوار کو اختیار کئے اسکا سبب یون بیان کرنے لگے کہ یہہ روز ابتدا ہی عالم کی پیدایش کا فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ تب ہدایت کی ہمکو اللہ نے اسکی یعنے اللہ نے ہمکو حکم کیا تو ہم نے مان لئے وَالنَّاسُ لَنَا فِیْهِ تَبَعٌ اور دوسرے لوگ ہمارے تابع ہین اس مین اَلْیَهُوْدُ غَدًا وَالنَّصَارٰی بَعْدَ غَدٍ یہود کل یعنے ہفتے مین اور نصاری کل کے بعد یعنے اتوار مین یہہ تابعداری باعتبار فضیلت اور قبول عبادت کے ہی کہ انہون نے اس سے محروم رہ گئے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا

اسیر وَفِی رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَنَحْنُ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اور ایک روایت مین مسلم کی یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے ہم پیچھے اینوالے ہین دنیا مین اور پہلے ہونے والے ہین قیامت کے دن بَیْدَ اَنَّهُمْ وَذَکَرَ نَحْوَهُ اِلَی اٰخِرِهٖ اور بیدانہم سے آخر تک مانند پہلی روایت کے ذکر کیا وَفِی اُخْرٰی لَہٗ عَنْهُ وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ اور ایک دوسری روایت مین مسلم کی ابوہریرہ سے اور حذیفہ سے یون آیا ہی کہ کہے اُن دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر مین اس حدیث کے جو مذکور ہوی نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا وَالْاَوَّلُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْمَقْضِیُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ ہم پیچھے اینوالے ہین دنیا مین اور پہلے ہونے والے ہین قیامت کے دن ہم لوگ ایسے کہ کیا جاویگا جنکے واسطے آگے خلایق کے حساب کا اور بہشت مین داخل ہونے کا وَعَنْ[۲] اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین دن کہ نکلا اسپر آفتاب دن جمعہ کا ہی فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ جمعہ کے روز پیدا کئے گئے آدم علیہ السلام وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ اور جمعہ کے دن داخل کئے گئے آدم علیہ السلام بہشت مین وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا اور جمعہ کے روز نکالے گئے آدم علیہ السلام بہشت سے وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ اور قایم نہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائده** جمعہ کی فضیلت مین آدم علیہ السلام کو اسی روز بہشت سے نکالنا اور قیامت کا اسی دن ہونا بیان فرمایا اس بات مین لوگون کو کچھ شبہہ ہوگا یہہ کام نظر اول مین اچھا معلوم نہین ہوتا ہی اسکا جواب یہہ ہی کہ اللہ نے آدم کو بہشت سے نکالنے مین بے حساب حکمتین اور برکتین رکھا تھا ایک اُن مین یہہ ہی کہ اتنے انبیا اور اولیا پیدا ہوے اور اسیطرح قیامت کے ہونے سے نیکان اور پرہیزگاران بہشت مین داخل ہوگے اور ان پر انعام و بخشش ہوگی اور منکرون کو سزا ملیگی تو گویا وہ وقت اپنی اپنی کوشش کے انعام پانے کا ٹھہرا تو بہتر ہی وَعَنْهُ[۳] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ اور بھی روایت ہی

ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جمعہ کے دن مین
ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اسکو کوی بندہ مسلمان کہ سوال کرے اللہ سے اس مین مگر
دیتا ہی اسکو وہ بھلائی یعنے دعا اس ساعت مین قبول ہوتی ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق
کیا ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَ وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيفَةٌ اور زیادہ کیا مسلم نے
یہہ لفظ کہ فرمایا حضرت نے وہ ایک ساعت ہی بہت کم وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا قَالَ اِنَّ
فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ
اور ایک روایت مین بخاری اور مسلم کی آیا ہی کہ فرماے رسول خدا نے تحقیق جمعہ مین ایک
ساعت ہی نہین پاتا اسکو کوی بندہ مسلمان کہ کھڑا ہوا نماز پڑہتا ہی مانگتا ہی اللہ سے
خوبی اور نیکی مگر دیتا ہی اسکو اللہ وہ خوبی اور بھلای وَعَنْ اَبِي بُرْدَةَ بْنِ
اَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ فِي شَاْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ اور
روایت ہی ابو بردہ بن ابی موسی سے کہا اسنے کہ سنا مین نے اپنے باپ سے وہ کہتے
تھے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حق مین ساعت
جمعہ کے وہ ساعت امام کے منبر پر بیٹھنے کے درمیان یہان تک کہ ادا کی جاوے نماز
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے یعنے امام منبر پر سوار ہوکے بیٹھے تب سے نماز
ادا کرنے کے درمیان وہ ساعت ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَى الطُّورِ روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے
کہ نکلا مین طرف کوہ طور کے فَلَقِيتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ پھر ملاقات کی مین نے کعب احبار
سے جو قوم یہود کے عالم تھے اور حضرت عمر کے دنون مین ایمان لاے اور حضرت عثمان
کی خلافت مین انتقال کئے فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِي عَنِ التَّوْرَاةِ پھر بیٹھا مین انکے ساتھ
پھر بیان کئے مجھسے توریت کی باتین وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثْتُهُ اور بیان کیا مین نے اُن سے حدیث رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر تھی وہ حدیث میری اس چیز مین کہ بیان کی مین نے اس سے
اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ
الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيهِ اُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ

مَاتَ وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یہہ کہ کہا مین نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین روز کہ طلوع ہوا آفتاب جمعہ کا دن ہی اس مین پیدا کئے گئے آدم اور اس مین اتارے گئے آدم بہشت سے زمین پر اور اس مین توبہ قبول کیا گیا ان پر اور اس مین وفات پاے آدم اور اس مین قایم ہوگی قیامت وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اور نہین کوی جانور مگر وہ کان لگا یا ہی اور انتظار کرتا ہی جمعہ کے دن اسوقت سے صبح کرتا ہی یہان تک کہ نکلے آفتاب خوف سے قیامت کے کہ شاید اسی جمعہ مین قیامت ہو مگر جن اور آدمی کو یا اللہ نے الہام کیا ہی جانورون کو کہ جمعہ کے دن قیامت ہوگی اس سبب سے وے ہر جمعہ کو آفتاب نکلنے تک مارے خوف کے کان لگاے رہتے ہین اور جن اور آدمی اس سے غافل ہین وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ اور جمعہ کے دن مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اسکو کوی بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑہتا ہو مانگے اللہ سے کوی چیز مگر دیتا ہی اللہ اسکو قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ کہا کعب نے یہہ ہر سال مین ایک دن ہی فَقُلْتُ بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ كَعْبُ نِ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کہا مین نے نہین بلکہ ہر جمعہ مین تب پڑہا کعب نے توریت اور کہے سچ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ کہا ابو ہریرہ نے ملاقات کی مین نے عبد اللہ بن سلام سے جو صحابی تھے اور وہ بھی پہلے یہود کے عالم تھے اور بیان کیا مین نے اُن سے اپنے بیٹھنے کا احوال کعب احبار کے ساتھ اور جو کچھ کہ بیان کیا تھا مین نے کعب سے جمعہ کے دن کے حال مین تب کہا مین نے عبد اللہ بن سلام سے کہا کعب یہہ ہر برس مین ایک دن ہی قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ کہا عبد اللہ بن سلام نے جھوٹھ بولا کعب نے فَقُلْتُ لَهُ ثُمَّ قَرَاَ كَعْبُ نِ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ پھر کہا مین نے عبد اللہ بن سلام کو بعد اسکے پڑہے کعب نے توریت کو اور کہے بلکہ وہ ساعت ہر جمعہ مین ہی

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ تب کہے عبد اللہ بن سلام نے سچ کہا کعب نے
ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ پھر کہے عبد اللہ بن سلام
نے تحقیق جانتا ہون مین یعنے رسول خدا سے سنا ہون یا توریت سے معلوم کیا ہون
کون سی ساعت وہ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ کہا ابو ہریرہ
تب کہا مین نے خبر دو مجکو اس ساعت سے اور بخیلی مت کرو مجھ سے فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ پھر کہا عبد اللہ بن سلام نے وہ آخر ساعت ہی
جمعہ کے دن قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ وَكَيْفَ تَكُونُ آخِرُ سَاعَةٍ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّي
فِيهَا کہا ابو ہریرہ نے پھر کہا مین نے اور کیونکر ہوگی آخر ساعت جمعہ کے دن کی اور تحقیق
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین پاتا اسکو کوی بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑہتا
ہو اس مین اور جمعہ کی آخری ساعت بعد نماز عصر کے ہوگی تو اس وقت نماز پڑہنا مکروہ
ہی پھر کیونکر وہ ساعت نماز مین پاویگا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ حَتّٰى
يُصَلِّيَ تب کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا نہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
شخص کہ بیٹھے ایک بیٹھک انتظار کرے نماز کی وہ نماز مین ہی یہانتک کہ نماز پڑہے
جسکی انتظار کرتا تھا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰى کہا ابو ہریرہ تب کہا مین نے ہان فرمایا
ہی قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ کہا عبد اللہ بن سلام نے پھر وہ یہی ہی یعنے یہہ منتظر نماز کا بیٹھنا
تو نماز پڑہنا ہی پھر جو کوی جمعہ کے آخری روز منتظر نماز کا بیٹھا ہوا دعا مانگے تو اسنے ساعت
جمعہ کو نماز پایا اور اسکی دعا قبول ہوتی ہی رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى أَحْمَدُ إِلٰى قَوْلِهِ صَدَقَ كَعْبٌ روایت کیا اسکو مالک اور
ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے اور روایت کیا احمد نے اسکے قول صدق کعب تک
اور ثم قال عبد اللہ سے آخر تک اسنے ذکر نکیا وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجٰى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ
إِلٰى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے ڈہونڈہو وہ ساعت جو امید رکھی جاوے قبولیت دعا کی جس

جمعہ کے دن بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عصر کی آخر روز مین ہی اور دوسرے امامون نے بعد ایک ساعت کے
چوتھائی روز کا باقی رہتا ہی قرار دئیے ہین وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اور روایت
ہی اوس بن اوس صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق
بہتر تمہارے دنون مین جمعہ کا دن ہی فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَفِیْہِ قُبِضَ
وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ اُس مین پیدا کئے گئے آدم علیہ السلام اور اس مین
وفات دے گئے اور اس مین صور پھونکا جاویگا اور اس مین ہلاک ہونگے جاننا
چاہئے کہ دو صور پھونکے جاوینگے ایک صور سب کو فنا اور ہلاک کرنے کے واسطے
دوسرا سب کو زندہ کرنے کے لئے بعضے تین صور کے قایل ہین لیکن مشہور
دو صور ہی ہین فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ پھر بہت بھیجو
مجھ پر درود اس مین کیونکہ بیشک درود تمہارا سامھنے کیا جاتا ہی میرے کہ ملایک
اسکو لاکر پہنچاتے ہین جیسا کہ حدیث مین آیا ہی قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ
صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ کہے صحابہ نے ای رسول خدا اور کیونکر سامھنے کیا جاتا
ہی درود ہمارا آپ پر اور حال یہہ کہ ہڈیان پرانے ہوگی آپکی قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ
کہا راوی نے کہتے تھے صحابہ ارمت کی معنی بلیت یعنے پرانے ہوے آپ قَالَ
اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ فرمایا حضرت نے تحقیق حرام کیا اللہ نے
زمین پر جسمین انبیاؤنکے یعنے انبیا بعد موت کے بھی زندہ ہین جیسا آگے
تیسری فصل مین ابو درداء کی حدیث مین صاف آویگا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ روایت کیا اسکو ابوداؤد
اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی اور بیہقی نے دعوات کبیر مین وَعَنْ
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْیَوْمُ الْمَوْعُوْدُ یَوْمُ
الْقِیٰمَۃِ وَالْیَوْمُ الْمَشْہُوْدُ یَوْمُ عَرَفَۃَ وَالشَّاہِدُ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ اور روایت
ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن
مجید مین اللہ نے جو یوم الموعود و شاہد و مشہود فرمایا ہی مراد یوم موعود سے

قیامت کا دن ہی کیونکہ اللہ نے اسکے آنے کا وعدہ کیا ہی اور شہود سے روز عرفہ
کا ہی کیونکہ مسلمانان تمام جہان سے اور ملایک حج کو حاضر ہوتے ہین اور شاہد سے
روز جمعہ کا ہی کس واسطے کہ جمعہ کا روز حاضر ہوتا ہی خلق پر وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ
وَلَا غَرَبَتْ عَلٰی یَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ اور نہ طلوع کیا آفتاب نے اور نہ غروب کیا
کسی دن پر کہ افضل ہو جمعہ سے فِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ یَدْعُو اللّٰهَ
بِخَیْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ اس روز مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اسکو کوی
بندہ مسلمان کہ دعا کرے اللہ سے نیک کام کی مگر قبول کرتا ہی اللہ اسکے لئے
وَلَا یَسْتَعِیْذُ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا اَعَاذَهٗ مِنْهُ اور نہین پناہ مانگتا کسی چیز سے مگر پناہ
دیتا ہی اللہ اسکو اس چیز سے اور بچاتا ہی اسکو بدی سے رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُوْسٰی
بْنِ عُبَیْدَةَ وَهُوَ یُضَعَّفُ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے
یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث سے موسی بن عبیدہ کے اور
وہ یا حدیث اسکی نسبت کی جاتی ہی ساتھ ضعف کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ سَیِّدُ الْاَیَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ
روایت ہی ابی لبابہ بن عبد المنذر سے کہ نام انکا رفاعہ ہی اور وہ صحابی تھے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جمعہ کا دن سردار ہی
دنون کا اور بہت بڑا ہی دنون مین اللہ کے نزدیک وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ
مِنْ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ اور جمعہ کا دن بہت بڑا ہی اللہ کے نزدیک عید قربانی
اور عید رمضان کے دن سے فِیْهِ خَمْسُ خِلَالٍ اس مین پانچ خصلتین ہین خَلَقَ
اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِیْهِ اٰدَمَ اِلَی الْاَرْضِ وَفِیْهِ تَوَفَّی
اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یَسْاَلُ الْعَبْدُ فِیْهَا شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ یَسْاَلْ حَرَامًا
وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ پیدا کیا اللہ نے اس مین آدم علیہ السلام کو اور اتارا اللہ نے
اس مین آدم علیہ السلام کو زمین کے طرف اور اس مین وفات دیا اللہ نے آدم کو
اور اس مین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا بندہ اس مین کوی چیز مگر دیتا ہی

باب الجمعة

اللہ اسکو وہ چیز اور جمعہ کے روز قایم ہوگی قیامت مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ نہین کوی فرشتہ مقرب اور نہ کوی آسمان اور نہ کوی زمین اور نہ باد اور نہ پہاڑ اور نہ دریا مگر وہ ڈرنے والے ہین جمعہ کے دن سے اس لئے کہ جمعہ کے روز قیامت آنے کا وعدہ ہی کہین آج ہی جمعہ مین نہ آجاوے اس سے معلوم ہوا کہ زمین و آسمان باد اور دریا اور پہاڑ جانتے ہین کہ قیامت جمعہ کے روز ہوگی تب تو ہر جمعہ کو ڈرتے رہتے ہین ؎ خاک و باد و آب و آتش بندہ ہین ٭ مردہ ہین ہم پاس حق کن زندہ ہین رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور روایت کیا احمد نے سعد بن معاذ سے تحقیق ایک مرد انصار سے آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا خبر دو مجھکو جمعہ کے دن سے کیا ہی اس مین خوبی اور بھلائی قَالَ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ اِلَى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ فرمایا حضرت نے اس مین پانچ خصلتین ہین اور بیان کیا حدیث آخر تک وَعَنْ[۲] اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ کہا گیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کس واسطے نام رکھا گیا دن جمعہ کا قَالَ لِاَنَّ فِيْهَا طُبِعَتْ طِيْنَةُ اَبِيْكَ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فرمایا اس سبب سے نام رکھا گیا جمعہ کا دن کہ اس مین خمیر کئی گئی مٹی تیرے باپ آدم علیہ السلام کی وَفِيْهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيْهَا الْبَطْشَةُ اور اس مین مرنا ہوگا اور اٹھنا ہوگا اور اس مین پکڑنا ہوگا یعنے پہلے صور مین سب مرینگے دوسرے صور مین سب اُٹھینگے اور قیامت مین پکڑے جاوینگا یہہ سب جمعہ کے دن ہوگا وَفِيْ اٰخِرِ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ مِنْهَا سَاعَةٌ مَنْ دَعَا اللّٰهَ فِيْهَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ اور آخر تین ساعتون کے اسی جمعہ مین سے ایک ساعت ہی جو شخص کہ دعا کرے اللہ سے اس مین قبول کئے جاتی ہی یہہ تیرے کام جمعہ کے دن ہوگے اس سبب سے اسکو جمعہ کہتے ہین رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنْ[۳] اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ الْمَلٰئِكَةُ

اور روایت ہی ابو درداسے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو درود مجھپر جمعہ کے روز کس واسطے کہ تحقیق جمعہ کا دن حاضر کیا گیا ہی حاضر ہوتے ہین فرشتے اس مین ساتھ رحمت وبرکت کے وَاِنَّ اَحَدًا لَّمْ يُصَلِّ عَلَىَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَىَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا اور تحقیق کوی درود نہین بھیجتا مجھپر مگر روبرو کیا جاتا ہی مجھپر درود اسکا یہانتک کہ فارغ ہوتا ہی اس سے قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ کہا ابو درداءنے عرض کیا مین نے بطور استفہام کے اور بعد موت کے بھی درود آپ کے سامھنے کیا جاویگا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَىٌّ يُّرْزَقُ فرمایا تحقیق اللہ تعالی حرام کیا زمین پر یہہ کہ کہاوے جسمون کو انبیاکے سو نبی اللہ کے زندے ہین روزی دی جاتی ہی یعنے زندگی انکی دنیا کی زندگی سی ہی یہانتک روزی کہاتے ہین رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوی مسلمان کہ مرے جمعہ کے دن یا جمعہ کے رات مگر بچاوے اسکو اللہ عذاب سے قبر کے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی اور نہین ہی اسناد اسکی متصل **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَرَاَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ الْاٰيَةَ اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق اسنے پڑہا یہہ آیت کہ آجکے دن کامل کیا مین نے دین تمہارا اور تمام کیا مین نے تم پر نعمتین اور راضی ہوا مین تمہارے لئے اسلام کو دین یہہ آیت عرفے کے روز حج الوداع مین نازل ہوی تھی اسکو ابن عباس نے پڑہا وَعِنْدَهٗ يَهُوْدِيٌّ اور اسکے پاس ایک یہودی تھا فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا تب کہا یہودی نے اگر اترتی یہہ آیت ہم پر تو البتہ ہم ٹھہراتے اس روز کو کہ جس مین یہہ آیت نازل ہوی عید یعنے نہایت خوشی سے اور شکر مین اس نعمت کے اس روز کو ہم عید مقرر کئے ہوتے

باب وجوبہا

تعجب ہی کہ تم اس روز عید نہین کرتے فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِیْ یَوْمِ عِیْدَیْنِ
تب کہا ابن عباس نے پھر تحقیق اُتری یہہ آیت دو عید کے دن فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَ
یَوْمِ عَرَفَةَ جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن کسواسطے کہ حج الوداع جمعہ کے روز ہوا تھا
ایک عید تو کیا ہم لوگ دو عید کرتے ہین یا یہہ مراد ہی کہ روزہ کو عید ٹھہرانے کی
حاجت نہین کیونکہ وہ دو عید کے دن اتری ایک جمعہ دوسرا عرفہ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث
حسن غریب ہی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ اور
روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ آتا
مہینا رجب کا کہتے ای پروردگار برکت دے ہمکو رجب مین اور شعبان مین اور
پہنچا ہمکو رمضان مین قَالَ وَکَانَ یَقُوْلُ لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ لَیْلَةٌ اَغَرُّ وَیَوْمُ الْجُمُعَةِ
یَوْمٌ اَزْهَرُ کہا انس نے تھے حضرت کہتے کہ جمعہ کی رات رات روشن ہی اور دن جمعہ کا
دن ہی چمکتا رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ روایت کیا اسکو بیہقی نے دعوات
کبیر مین

بَابُ وُجُوْبِهَا

یہہ باب ہی بیان مین واجب ہونے جمعہ کے
جاننا چاہیئے کہ جمعہ کی فرضیت ثابت ہی قرآن اور حدیث اور اجماع سے اور منکر اسکا
کافر ہوتا ہی اور جمعہ کی دو رکعت قایم مقام ہوتی ہین اس روز کے ظہر کی چار رکعت
فرض کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهُمَا
قَالَا سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ عَلٰی اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ روایت
ہی ابن عمر اور ابو ہریرہ سے کہے ان دونون نے کہ سنا ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو فرماتے تھے لکڑیون پر اپنے منبر کی **فائدہ** منبر شریف لکڑی کا تھا اینٹ
اور پتھر سے نتھا لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ چاہیئے کہ باز آوین لوگ
اپنے چھوڑنے سے جمعون کو یعنے جمعہ کے نماز چھوڑنے کی عادت نکرین تین جمعہ کو
چھوڑ دینا اسکا اکثر ہی اَوْ لَیَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ ثُمَّ لَیَکُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِیْنَ یا
تحقیق مہر کریگا اللہ انکے دلون پر پھر بیشک ہوجاوینگے غافلون مین یعنے جو لوگ
جمعہ کو چھوڑ دینے سے باز نہ آوینگے انکے دلوان پر مہر ہوگی وے غفلت مین پڑ جاوینگے

جاوینگے اور ان پر دروازہ قبولیت اور ذکر و نصیحت کا موندا جاوینگا رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ روایت ہی ابو جعد ضمیری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دیوے تین جمعہ کو ہلکے اور حقیر جانکر اسکو تو مہر کرتا ہی اللہ اسکے دل پر اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہی کہ جو شخص کہ چھوڑ دے کئی جمعہ کو پے در پے تو اسنے ڈالا اسلام اپنی پیٹھ کے پیچھے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاہُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور روایت کیا اسکو مالک نے صفوان بن سلیم سے وَاَحْمَدُ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اور احمد نے ابی قتادہ سے

وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑے کوئی بغیر عذر کے جمعہ کو پھر چاہئے کہ صدقہ دیوے ایک دینار پھر اگر نپاوے تو آدھا دینار خیرات کرے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** ظہر کی نماز پر اکتفا کرنا اور جمعہ کو چھوڑ دینا حرام ہی خیرات ایک دینار یا آدھے دینار کی کفارہ ہوتی ہی اس فعل حرام کی

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ جمعہ فرض ہوتا ہی اس شخص پر کہ سنتا ہی اذان کو یعنے جمعہ کی نماز کے واسطے جانا اذان سننے پر واجب ہوتا ہی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ اٰوَاہُ اللَّيْلُ اِلٰى اَهْلِهٖ اور روایت ہی ابوہریرہ سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جمعہ فرض ہی اس شخص پر کہ جگہ دیوے رات اسکو

اسکے اہل خانہ پاس یعنے جو شخص کہ اس کے گھر سے جمعہ کی مسجد تک اسقدر فرق اور فاصلہ ہو
کہ جمعہ پڑھکے چلے تو رات ہونے کے پہلے اپنے گھر جا پہنچے اسپر جمعہ فرض ہی رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ اِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور
کہا ترمذی یہہ حدیث ہی کہ اسناد اسکی ضعیف ہے **وَعَنْ** طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ
مُسْلِمٍ فِیْ جَمَاعَةٍ اور روایت ہی طارق بن شہاب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ حق واجب ہی ہر مسلمان پر جماعت مین یعنے جماعت کے
ساتھ جمعہ ہر مسلمان پر فرض ہی بغیر جماعت کے جمعہ درست نہین اِلَّا عَلٰی اَرْبَعَةٍ عَبْدٍ
مَمْلُوْكٍ اَوِ امْرَاَةٍ اَوْ صَبِیٍّ اَوْ مَرِیْضٍ مگر چار گروہ پر جمعہ فرض نہین غلام جو ملک ہی کسی کی
وہ غیر کا تابعدار ہی اس سبب سے جمعہ اس سے ساقط ہی یا عورت کہ وہ اپنے مرد کی
تابعداری مین ہی اور نامحرم لوگ کا ازدحام ہوتا ہی اس سبب سے جمعہ اس سے بھی
ساقط ہی یا لڑکا کہ اس پر تکلیف شرع نہین ہی یا بیمار کہ ضعف اور ناتوانی کے سبب سے
جمعہ اس سے ساقط ہوتا ہی اور مسافر اور اندھے اور لنگڑے پر بھی جمعہ فرض نہین ہے
آئندہ حدیثون مین آویگا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَفِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ
رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ وَائِلٍ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور شرح سنت مین روایت ہی
دوسرے لفظ سے جو مصابیح مین ایک مرد سے بنی وائل سے اور نام اس شخص کا ذکر نہین
کیا **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ روایت ہی ابن مسعود سے
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماے ایک قوم کو جو پیچھے رہتے تھے جمعہ کی نماز سے اور
حاضر نہین ہوتے تھے اسکو لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا یُّصَلِّیْ بِالنَّاسِ ثُمَّ
اُحَرِّقَ عَلٰی رِجَالٍ یَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُیُوْتَهُمْ تحقیق قصد کیا مین نے کہ حکم کرون
ایک شخص کو کہ نماز پڑھے جمعہ کی امام ہو کر پھر جلادون مین سر پر ان لوگون کے جو
پیچھے رہتے ہین جمعہ سے انکے گھر رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ**
اس مین یہہ دلیل ہی کہ اگر امام کو کوئی کام ضروری پیش آجاوے تو ایک اپنا خلیفہ
بنانا اور آپ اس کام مین مشغول ہونا درست ہی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ

النبي صلى الله عليه وسلم قال من ترك الجمعة من غير ضرورة كتب منافقا في كتاب لا يمحى ولا يبدل اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چھوڑے جمعہ کو بے ضرورت لکھا جاوے منافق اس کتاب مین جو مٹائی نہین جاتی اور نہ بدلی جاتی وفي بعض الروايات ثلثا اور بعضی روایت میں تین بار ہی یعنے جو کوی بے ضرورت جمعہ کو تین بار چھوڑے رواه الشافعي روایت کیا اسکو شافعی نے

وعن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان يؤمن بالله واليوم الاخر فعليه الجمعة يوم الجمعة اور روایت ہی جابر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان رکھتا ہی اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو اسپر فرض ہی نماز جمعہ کی جمعہ کے دن اور چھوڑے اسکو الا مريض او مسافر او امراة او صبي او مملوك فمن استغنى بلهو او تجارة استغنى الله عنه مگر بیمار یا مسافر یا عورت یا لڑکا یا غلام پھر جو شخص بے پروا ہوا جمعہ سے بسبب کھیل یا سوداگری کے بے پروا ہوا اللہ اس سے والله غني حميد اور اللہ بے پرواہی عبادت سے بندون کے اور سراہتا ہی اسکو جو اسکی بندگی کرے اور اسکا شکر بجا لاوے رواه الدار قطني روایت کیا اسکو دارقطنی نے

باب التنظيف والتكبير

یہہ باب ہی بیان مین پاکی اور نماز کو جمعہ کی جلد جانے اور اس مین جلدی کرنے مین **فائدہ** یہان مراد ہی پاکی سے لبون کے بال لینا ناخن تراشنا اور مونڈھنا ناف کے نیچے کے بالون کا اور بغل کے بال نکالنا اور کپڑے پاک صاف کرنا اور خوشبو لگانا

الفصل الاول

فصل پہلی عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغتسل رجل يوم الجمعة روایت ہی سلمان سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل نہین کرتا کوی شخص جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے واسطے ويتطهر ما استطاع من طهر ويدهن من دهنه او يمس من طيب بيته اور خوب طہارت کرتا ہی جس قدر کہ سکتا ہی طہارت کرنا اور تیل لگاتا ہی اپنے پاس کے یا لگاتا ہی خوشبو اپنے اپنے گھر کی خوشبو مین سے جو موجود ہو ثم يخرج فلا يفرق بين اثنين پھر نکلا مسجد کی طرف اور پہنچا مسجد مین اور فرق نہین کرتا دو شخص مین

یعنے صف کو نہین پہرتا جہان جگہہ ملی وہان بیٹہہ جاتا ہی ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ پہر نماز پڑہتا ہی
جسقدر کہ اس سنکے تقدیر مین ہی ثُمَّ يُنْصِتُ اِذَا تَكَلَّمَ الْاِمَامُ پہر خاموش رہتا ہی جب
خطبہ پڑہتا ہی امام اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى مگر بخشا جاتا ہی اسکےلئے
جو گناہ کہ اسکے اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو
بخاری نے وَعَنْ[٢] اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْاِمَامُ
مِنْ خُطْبَتِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهٗ اور روایت ہی ابوہریرہ سے اسنے نقل کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ غسل کرے پہر آوے جمعہ کی نماز کو اور نماز پڑہے جسقدر
کہ اسکے تقدیر مین ہی پہر خاموش رہے یہان تک کہ فارغ ہوا امام اپنے خطبے سے
نماز پڑہے جمعہ کی اسکے ساتہہ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى بخشا جاتا
ہی اسکےلئے جو گناہ کہ اسکے اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہی وَفَضْلُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ
اور زیادہ تین دن کا گناہ فائدہ جمعہ سے دوسرے جمعہ تک سات روز ہوتے
ہین اور تین دن ملانے سے دس روز ہوے ہر نیکی اپنے دس برابر ہوتی ہی تو ایک
جمعہ کے دن کی دس دن کے گناہ کو بخشاتی ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے
وَعَنْهُ[٣] قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ
الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى
وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ اور بہی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اور اچہا کرے وضو پہر آوے جمعہ کو اور
سنے اور خاموش بیٹہا رہے بخشا جاتا ہی اسکےلئے جو گناہ کہ اسکے اور دوسرے
جمعہ کے درمیان ہی اور زیادہ تین دن کا گناہ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا
اور جو شخص کہ چہوے کنکرے کو پہر تحقیق اسنے بیہودہ کام کیا یعنے خطبے کے وقت بیہودہ
کام کرنا منع ہی تو کنکریون کو چہینا الٹانا بہی لغو مین داخل ہی کس واسطے کہ خطبے مین
دل نہ لگیگا اور کنکر الٹانے سے تسبیح کا شمار کرتا ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو
مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَقَفَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ يَكْتُبُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ

اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوتا ہی جمعہ کا دن کھڑے ہوتے ہین فرشتے دروازے پر مسجد کے لکھتے ہین نام پہلے آنے والے کا پھر آنے والے کا ترتیب سے وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي بَدَنَةً اور حال اول وقت مین آنے والے کا مثل اس شخص کے ہی کہ بھیجتا ہی مکے مین ایک اونٹ قربانی کے واسطے ثُمَّ كَالَّذِي يُهْدِي بَقَرَةً پھر اسکے بعد آنے والے کا حال مثل اس شخص کے ہی کہ بھیجتا ہی مکے مین ایک گائے ثُمَّ كَبْشًا پھر اسکے بعد آنے والے کا حال مثل اس شخص کے ہی کہ بھیجتا ہی دنبہ ثُمَّ دَجَاجَةً پھر بعد اسکے آنیوالے کا حال مثل اسکے ہی کہ صدقہ کرتا ہی مرغی ثُمَّ بَيْضَةً پھر بعد اسکے آنے والا گویا صدقہ کرتا ہی انڈا فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ پھر جب نکلتا ہی امام خطبے کو لپیٹتے ہین فرشتے اپنے دفترکو اور سنتے ہین خطبہ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہے تو اپنے پاس بیٹھنے والے کو جمعہ کے دن جب رہ اور امام خطبہ پڑھتا ہی پھر بیشک تونے لغو کیا کس لئے کہ خطبہ کے وقت بات کیا اور عجب یہہ کہ دوسرے نے جو بات کرتا ہی اسکو پسند نکرنا اور کہنا کہ چپ رہ اور آپ بات کرنا عجب ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خطبے کے وقت خاموش رہنا واجب ہی اور مذہب امام حنفی کا یہی ہی کہ جب امام خطبے کے لئے منبر پر چڑھے تب سے نماز شروع کئے تک کوئی نماز پڑھنا اور بات کرنا حرام ہی اور امام شافعی کے پاس خاموشی رہنا مستحب ہی **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُقِيمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُ إِلَى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدُ فِيهِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اٹھاوے کوئی تم مین سے اپنے بھائی کو جمعہ کے دن پھر قصد کرے اسکے بیٹھنے کی جگہہ پر پھر بیٹھے اس مین وَلٰكِنْ يَقُولُ افْسَحُوا اور لیکن کہے کہ کشادہ کرو جگہہ کو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **الفصل**

الثانی فصل دوسری **عن** اَبِی سَعِیْدٍ وَاَبِی هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ روایت ہی ابو سعید اور ابو ہریرہ سے کہا اُن دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کو غسل کرے جمعہ کے دن وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِهٖ وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَلَمْ یَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰی مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اور پہنے اپنے اچھے کپڑے بعضون نے کہا مراد اچھے کپڑون سے سفید لباس ہی جو مرغوب تھا رسول خدا کو اور لگاوے خوش بو اگر ہو اسکے پاس پھر نہ کھلے گردن لوگون کی پھر نماز پڑہے نفل یا سنت جسقدر رکہ اسکے تقدیر مین ہی پھر خاموش رہے جب نکلے امام اسکا خطبہ کو بیان تک کہ فارغ ہو اپنے نماز سے کَانَتْ لَهٗ کَفَّارَةً لِمَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِیْ قَبْلَهَا ہوتے ہین یہ کام کفارہ اس گناہ کے جو درمیان اس جمعہ کے جو قبل اس جمعہ کے تھے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وعن**[۲] اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ اور روایت ہی اوس بن اوس صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ نہلاوے جمعہ کے دن وَاغْتَسَلَ وَبَکَّرَ وَابْتَکَرَ وَمَشٰی وَلَمْ یَرْکَبْ اور غسل کرے اور اول وقت لیجاوے لوگون کو اور آپ اول وقت مین جاوے اور سوار نہو وے پیادہ جاوے وَدَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ یَلْغُ اور نزدیک ہووے امام سے اور سنے خطبہ اور نہ کہے بیہودہ بات کَانَ لَهٗ بِکُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ ہوتا ہی اسکے لئے بدلے ہر قدم کے ثواب ایکسال کے عبادت کا اَجْرُ صِیَامِهَا وَقِیَامِهَا اور ثواب ایک برس کے روزے کا اور ثواب ایک برس کے قیام کا یعنے رات کی نماز کا یہہ خاصیت جمعہ کے نماز کی ہی اگر ان شرطون سے ادا کرے رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وعن**[۳] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلٰی اَحَدِکُمْ اِنْ وَجَدَ اَنْ یَتَّخِذَ ثَوْبَیْنِ لِیَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰی ثَوْبَیْ مِهْنَتِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سے کہا

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین قباحت ہی کسی پر تم مین سے اگر میسر ہو
یہہ کہ بناوے دو کپڑے جمعہ کے دن کے واسطے سواے دو کپڑے اپنے خدمتی کے لیئے
ہمیشہ دو کپڑے جو گھر مین پہنتا ہی اسکے سواے جمعہ کے واسطے کپڑے علیحدہ بنا رکھنا
روا ہی اس حدیث مین یہہ دلیل ہی اگر کسی نے دنیٰ کا مون کے کمال کے واسطے
اپنی حاجت سے زیادہ کچھ اختیار کرے زہد کچھ خلل نہین ہوتا اور رسول
خدا بھی دو کپڑے مخصوص جمعہ کے واسطے بنا کر پہنا کرتے تھے رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃ
وَرَوَاہُ مَالِکٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور روایت
کیا اسکو مالک نے یحیی بن سعید انصاری تابعی سے وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُحْضُرُوا الذِّکْرَ وَادْنُوْا مِنَ
الْاِمَامِ اور روایت ہی سمرہ بن جندب صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہو تم خطبے کو اور نزدیک ہو تم امام کے اور کھڑے رہو
پہلی صف مین فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا یَزَالُ یَتَبَاعَدُ حَتّٰی یُؤَخَّرَ فِی الْجَنَّۃِ وَاِنْ دَخَلَھَا
پھر تحقیق مرد ہمیشہ دور رہتا ہی فضیلتون سے اور پیچھے پڑتا ہی پہلی صف سے یہان تک
کہ پیچھے رہیگا بلند درجے سے بہشت مین اگرچہ داخل ہو بہشت مین رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ
روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُھَنِیِّ عَنْ اَبِیْہِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطّٰی رِقَابَ النَّاسِ یَوْمَ
الْجُمُعَۃِ اتُّخِذَ جِسْرًا اِلٰی جَھَنَّمَ اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی سے اسنے نقل
کیا اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ گذر کرے
گردن پر لوگون کے جمعہ کے دن تو وہ بنایا جاویگا پل دوزخ کی طرف رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور
کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
نَھٰی عَنِ الْحُبْوَۃِ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ اور روایت ہی معاذ بن انس
سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گوٹ مارنے سے جمعہ کے
دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو حبوۃ گوٹ مار کر بیٹھنا وہ اسطور پر ہوتا ہی کہ بیٹھ رانونکی
پیٹ مین ملا کر بیٹھے اور دونون ہاتھون پنڈلیون پر باندھے یا کپڑا پیٹھ پر سے

نیند تر یون پڑا ہا نذہب اسطور کی بیٹھک رسول خدا ہی حرم مین روبرو کیے بیٹھے ہین مگر خطبے کے وقت منع ہی کیونکہ لسبب ٹیکے کے نیند آوے گی خطبہ سننے سے محروم ہوگا یا وضو ٹوٹیگا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت اونگھے کوی تم مین سے جمعہ کے روز پھر چاہیے کہ اٹھ کھڑا ہو اپنے بیٹھنے کی جگہہ سے کہ جہان بیٹھا ہی اور دوسری جگہہ بیٹھے تا غلبہ نیند کا دور ہوجاوے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ روایت ہی نافع سے کہا اسنے کہ سنا مین ابن عمر کو کہتے تھے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ اٹھاوے کوی شخص کسی شخص کو اسکے بیٹھنے کی جگہہ سے اور آپ بیٹھ جاوے اس مین قِيلَ لِنَافِعٍ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا کہا گیا نافع سے کہ یہہ منع جمعہ کے دن تھا کہا نافع نے منع کیا ہی جمعہ مین اور سواے جمعہ کے بہی ایذا کے واسطے آئی ہی جمعہ پر ہی موقوف نہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضر ہوتے ہین جمعہ مین تین طرح کے لوگ فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذَلِكَ حَظُّهُ مِنْهَا پھر ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین بیہودہ بات چیت کرنے کو سو ہی اسکا حصہ ہی جمعہ سے وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللهَ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ کو واسطے دعا مانگنے اور اپنے مقصد مین اللہ سے چاہنے پھر وہ ایک شخص ہی کہ دعا کیا اللہ سے اگر چاہے دیوے اگر چاہے نہ دیوے اسکو پس اسکا کام شک مین ہی کہ قبول ہو یا نہو وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا اور ایک شخص حاضر ہوا

جمعہ مین سنے اور خاموش رہنے کو اور نہین کھندلا گردن کسی مسلمان کی اور ایذا نہ دیا کسی کو فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ پھر یے عملین کفارہ ہین اس جمعہ سے اُس جمعہ تک جو اسکے متصل ہی اور زیادہ تین دن **فائدہ**
ایک جمعہ پڑہنے سے دوسری جمعہ بلکہ اور تین دن زیادہ کی گناہ بخشے جاتے ہین وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا اور یہہ کفارہ جمعہ سے دوسرے جمعہ تک ساتھ زیادتی تین روز کے اس سبب سے ہی کہ تحقیق اللہ فرماتا ہی جو لاوے ایک نیکی تو اسکے واسطے ہی دس برابر اسکے رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داوٗد نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بات کرے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا ہو تو وہ مانند گدہے کے ہی کہ اٹھاتا ہی کتابین یعنے مشقت بے فایدہ کھینچتا ہی وَالَّذِي يَقُولُ لَهُ أَنْصِتْ لَيْسَ لَهُ جُمُعَةٌ اور جو شخص کہ کہے اسکو چپ رہ نہین ہی اسکے لئے ثواب جمعہ کا جیسا آگے ابوہریرہ سے بیان اسکا ہوچکا رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ اور روایت ہی عبید بن سباق سے مرسل کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جمعہ مین کسی جمعہ سے يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالَى عِيدًا اے گروہ مسلمانون کے تحقیق یہہ ایک دن ہی کہ مقرر کیا اسکو اللہ تعالی نے عید فَاغْتَسِلُوا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ سو غسل کرو اور جو شخص کہ ہو نزدیک اسکے خوشبو پھر نہین ضرر کرتا اسکو کہ لگاوے اس مین سے **فائدہ** ضرر نہین کرتا اس واسطے فرمایا کہ کسی کو یہہ گمان نہو کہ خوشبو لگانا عورتون کی عادت ہی مردون کو بچاہیے وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ اور لازم ہی تم پر مسواک کرنا اس دن مین رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلًا روایت کیا اسکو

مالک نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے عید سے اسنے ابن عباس سے متصل رسول خدا تک وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ اَنْ یَغْتَسِلُوْا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اور روایت ہی براء سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہی ہر مسلمان پر کہ غسل کرے جمعہ کے روز وَلْیَمَسَّ اَحَدُھُمْ مِنْ طِیْبِ اَھْلِہٖ اور چاہئے کہ لگا وے ایک ان مین کا خوشبو مین سے اپنی جورو کی **فائدہ** اکثر عورات خوشبو کی چیزان رکھتیان ہین اگر اپنے پاس نہو تو انکے پاس سے لیکر لگا وے اہل سے مراد تمام گھر کے لوگ مراد ہی فَاِنْ لَمْ یَجِدْ فَالْمَاءُ لَہٗ طِیْبٌ پھر اگر نہ پا وے خوشبو تو پھر پانی اسکے لئے خوشبو ہی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن ہی

بَابُ الْخُطْبَۃِ وَالصَّلٰوۃِ

یہہ باب ہی بیان مین خطبہ اور نماز کے **فائدہ** ذکر خطبہ جمعہ کا فرض ہی اور ادنی مقدار اسکا امام ابو حنیفہ کے پاس وہ چیز ہی کہ خدا کی اور حمد اور تسبیح کو شامل ہو اور صاحبین کہتے ہین کہ خطبہ طویل چاہئے اور امام شافعی کے پاس دو خطبے نہ پڑہین تو جایز نہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّی الْجُمُعَۃَ حِیْنَ تَمِیْلُ الشَّمْسُ روایت ہی انس سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے تھے جمعہ کو جسوقت کہ ڈہلتا آفتاب یعنے بعد زوال آفتاب کے نماز جمعہ کی پڑہتے ایک روایت امام احمد سے آئی ہی کہ نماز جمعہ کی زوال کے قبل پڑہنا جیسا کہ نماز عید کی پڑہتے ہین اور کسی نے علما سے انکے اس قول کی موافقت نکیا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ سَہْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا کُنَّا نَقِیْلُ وَلَا نَتَغَدّٰی اِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَۃِ اور روایت ہی سہل بن سعد صحابی سے کہا اسنے کہ نتھے ہم لوگ دوپہر سوتے اور نہ دن کا کھانا کھاتے مگر بعد جمعہ کے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَکَّرَ بِالصَّلٰوۃِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوۃِ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ

کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی جلدی کرتے واسطے نماز کے اور اول وقت مین پڑہتے اور جب شدت ہوتی گرمی کی دیرسے پڑہتے نماز یَعْنِی الْجُمُعَةَ یعنے نماز جمعہ کی **فائدہ** حکم ظہر کی نماز کا ہی ہی رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَن** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوَّلُهُ اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اور روایت ہی سائب بن یزید صحابی سے کہا اسنے کہ تھی اذان جمعہ کے دن پہلی جب بیٹھتا امام منبر پر زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابوبکر کے اور عمر کے فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ پھر جب خلیفہ ہوئے عثمان اور بہت ہوئے لوگ زیادہ کیا اذان تیسری زوراء پر **فائدہ** زوراء ایک بلند جگہہ کا نام ہی مدینے کے بازار مین مسجد شریف کے قریب اور اقامت کو ملا کر تین اذان ہوئے پہلی اذان جو عثمان نے زوراء پر مقرر فرمایا دوسری جب امام منبر پر بیٹھتا ہی تیسری اقامت اور اذان جو حضرت عثمان نے مقرر فرمایا اگرچہ اول ہوتی ہی لیکن جب اسکو اپنے زمانے مین مقرر کیا اور پہلے نتھی اس صورت مین وہ دوسری ٹھہری اور اقامت کو ملا کر تین اذان ہوئے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا اسنے کہ تھے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خطبے بیٹھتے ان دونون کے درمیان يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ پڑہتے قرآن خطبون مین اور نصیحت کرتے لوگون کو اور آخرت کا احوال یاد دلاتے اور ثواب و عذاب سناتے فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا پھر تھی نماز حضرت کی میانی اور خطبہ آپکا میانہ یعنے نہ بہت دراز نہ بہت چھوٹا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَن** عَمَّارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهٖ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهٖ اور روایت ہی عمار بن یاسر صحابی سے

کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق دراز پڑہنا نماز
مرد کا اور کوتاہ کرنا اسکے خطبے کا نشانی ہی اسکے فقہ اور دانائی کی فَاَطِیْلُوا الصَّلٰوۃَ
وَاقْصُرُوا الْخُطْبَۃَ سو دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ کس واسطے کہ نماز اصل ہی
اور خطبہ فرع ہی اصل فرع پر زیادہ رہے وَاِنَّ مِنَ الْبَیَانِ سِحْرًا اور تحقیق بعضا بیان
سحر ہی یعنے خطبے کے الفاظ کم ہون اور مضمون ایسے رہین کہ دل مین چپ جاوین
اور یہہ بہی مفہوم ہوتا ہی کہ خطبے مین زیادہ کلام بے فایدہ نکرے کہ مثل جادو کے
لوگون کو شک مین دالے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَنَا اِحْمَرَّتْ عَیْنَاہُ
اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب
خطبہ پڑہتے ہمارے لئے سرخ ہوجاتین انکی دونون آنکھین وَعَلَا صَوْتُہٗ وَ
اشْتَدَّ غَضَبُہٗ حَتّٰی کَاَنَّہٗ مُنْذِرُ جَیْشٍ اور بلند ہوتی آواز انکی اور سخت ہوتا غصہ
انکا یہان تک کہ گویا آپ ڈراتے ہین لشکر کے اترنے سے کسی قوم پر یَقُوْلُ صَبَّحَکُمْ
وَمَسَّاکُمْ جیسا کہ وہ ڈرانے والا لشکر کے نزول سے کہتا ہی صبح کو لوٹینگے تم کو اور شام
کو لوٹینگے تمکو وَیَقُوْلُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَہَاتَیْنِ اور فرماتے رسول خدا نے
بہیجا گیا ہون اور قیامت مانندان دو انگلیون کے وَیَقْرِنُ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ
السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی اور نزدیک کرتے اپنے دو انگلیان کلمے کی انگلی اور بیچ کی
انگلی یعنے جیسا کہ کلمے کی انگلی کے بعد بیچ کی انگلی ہی ویسا ہی میرے بعد قیامت
آویگی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ عَلَی الْمِنْبَرِ اور روایت ہی
یعلی بن امیہ صحابی سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہتے
تے منبر پر یہہ آیت وَنَادَوْا یَا مَالِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ اور پکارینگے دوزخی
لوگ ای مالک درخواست کر اپنے رب سے کہ حکم کرے ہمارے مرنے پر تا ہم تو
اس عذاب سے چہوٹ جاوین قرآن مین آیا ہی کہ مالک جو داروغہ دوزخ کا
ہی انکو جواب دیگا اِنَّکُمْ مَاکِثُوْنَ یعنے آرزو تمہاری بر نہ آویگی اور تم ہمیشہ رہوگے
دوزخ مین رسول خدا نے لوگون کو خوف دلانے یہہ آیت پڑہتے تھے متفق

عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بِنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ اور روایت ہی ام ہشام سے جو بیٹی حارثہ ابن نعمان کی ہی کہی اسنے نہین یاد کئی مین نے سورے کو ق والقرآن المجید کے اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ اِذَا خَطَبَ النَّاسَ مگر زبان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑہتے اسکو ہر جمعہ منبر پر جب خطبہ پڑہتے لوگون کے واسطے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ اور روایت ہی عمرو بن حریث صحابی سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہے اور سر مبارک پر انکے تہی پگری کالی وَقَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ تحقیق لٹکائے تہے دونون کنارون کو پگری کے اپنے مونڈہون کے درمیان جمعہ کے دن اور تحقیق اس مسئلہ کی باب اللباس مین آویگی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حالت مین کہ خطبہ پڑہتے تہے اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا جسوقت کہ آوے کوئی تم مین سے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑہتا ہو چاہیے کہ دو رکعت پڑہے اور ہلکی پڑہے دونون کو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے فائدہ امام شافعی اور امام احمد کے پاس یہہ دو رکعت واجب ہین اور انکو دوگانہ تحیة المسجد کہتے ہین خطبہ کے وقت بہی انکو رواہی کیونکہ وے اسکے پاس واجب ہین اور امام ابو حنیفہ کے پاس دوگانہ تحیة المسجد کا واجب نہین ہی تو خطبے کے وقت کیونکر پڑہنا واجب ہوگا اور امام مالک اور سفیان ثوری کا مذہب بہی یہی ہی و جمہور صحابہ اور تابعین بہی اسی بات پر ہین اور یہہ حدیث کی تاویل یہہ ہی کہ یہہ حدیث وارد ہوئی ہی خطبے کے وقت نماز منع ہونے کے قبل چنانچہ احادیث صحیح جو منع پر نماز کے وقت خطبے کے آتئے ہین ظاہر ہی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصَّلٰوۃِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ کُلَّھَا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پایا ایک رکعت امام کے ساتھ پھر تحقیق پایا نماز پوری **فائدہ** یہہ حکم سب نمازون کو شامل ہی کچھہ جمعہ کے نماز ہی نہین لیکن اس حدیث کو قرینے پر آیندہ حدیث کے جو آخر باب ہی اونکی جمعہ پر مخصوص کئے ہین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے پاس کسی نے جمعہ کی نماز ہین امام کے ساتھہ تشہد مین یا سجدۂ سہو مین ملا تو وہ شخص دو رکعت جمعہ کے پڑھہ لیوے کیونکہ اسنے جمعہ کی نماز مین داخل ہوا اور امام محمد کے پاس اگر اسنے ملے دوسری رکعت کے رکوع مین یا رکوع کے قبل تو جمعہ کی ایک رکعت اسکو ملے دوسری رکعت آپ پڑھہ لیوے اگر دوسری رکعت کے رکوع کے بعد ملا ہو تو ظہر کی چار رکعت پڑہین اسواسطے کہ امام محمد کے پاس اسنے جمعہ کو نپایا

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ کَانَ یَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی یَفْرُغَ روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے دو خطبے بیٹھتے جب چڑہتے منبر پر یہان تک کہ فارغ ہوتا اُرَاہُ الْمُؤَذِّنُ مین گمان کرتا ہون کہ موذن کو کہا راوی کہتا ہی یہہ جو ابن عمر نے کہا کہ یہان تک کہ فارغ ہوتا مجھے ایسا گمان پڑتا کہ موذن کو کہا یعنے موذن اذان سے فارغ ہووے تب تک منبر پر بیٹھتے ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ ثُمَّ یَجْلِسُ وَلَا یَتَکَلَّمُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑہتے پھر بیٹھتے اور نہ بولتے یعنے دعا وغیرہ کچھہ نہ پڑہتے پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑہتے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰی عَلَی الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاہُ بِوُجُوْھِنَا اور روایت ہی ابن مسعود سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے منبر پر انکے سامنے ہوتے ہم اپنے منہہ **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ امام قبلے کی طرف پیٹھہ کرکے خطبہ پڑہتا اور سب لوگ امام کے طرف متوجہ ہو بیٹھنا اور خطبہ سنا سنت ہی

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَهُوَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث نہین پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث محمد بن فضل سے اور وہ ضعیف ہی بھولنے والا ہی حدیث کا

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا روایت ہی جابر صحابی سے جو سمرہ صحابی کے بیٹے ہین کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے کھڑے ہوکر پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے پھر خطبہ پڑہتے کھڑے ہوکر فَمَنْ نَبَّأَكَ اَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ كَذَبَ پھر جو شخص کہ خبر دیوے تجھکو کہ حضرت تھے خطبہ پڑہتے بیٹھ کر تو بیشک جھوٹھ کہتا ہی فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَيْ صَلٰوةٍ پھر تحقیق قسم ہی اللہ کی نماز پڑہا مین نے انکے ساتھ زیادہ دو ہزار نماز سے **فائدہ** اسکا پہلی نظر مین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مراد نماز سے جمعہ کی نماز ہو یہہ درست نہین کیونکہ رسول خدا نے قریب پانسو جمعہ کے پڑہے ہین کسواسطے کہ جمعہ کی نماز مدینے مین تشریف لاے بعد شروع فرمایا اور سب مدت اقامت مدینے کی دس برس تھی بلکہ پنجوقتہ نماز مراد ہی اور غرض جابر کی رسول خدا کی کثرت صحبت کا بیان ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا اور روایت ہی کعب بن عجرہ صحابی سے یہہ کہ وہ آے مسجد مین اور عبد الرحمن بن ام الحکم خطبہ پڑہتا تھا بیٹھا ہوا فَقَالَ اُنْظُرُوا اِلٰى هٰذَا الْخَبِيثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا تب کہا کعب نے دیکھو تم اس پلید کو خطبہ پڑہتا ہی بیٹھے ہوے وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوًا نِ انْفَضُّوا اِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا اور حال آنکہ تحقیق فرمایا اللہ تعالی نے اور جبوقت کہ دیکھتے ہین سوداگری یا کھیل دوڑتے ہین اسکی طرف اور چھوڑتے ہین تجھکو کھڑا ہوا یعنے خطبے مین اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کھڑے ہوکر خطبہ پڑہتے تھے **فائدہ** قصہ اس آیت کے نازل ہونے کا یہہ ہی کہ رسول خدا نے خطبہ پڑہتے تھے یکبیک ایک قافلہ شام سے آیا اور ایام قحط کے تھے صحابہ بے طاقتی سے قافلہ کو دیکھنے کے واسطے باہر نکلے مگر قریب بارہ آدمی کے رہ گئے تھے یہہ آیت نازل ہوئی

اور جاننا چاہئے کہ امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور امام مالک کے پاس قیام خطبے میں سنت ہی اور امام شافعی اور ایک روایت مین امام مالک کے پاس قیام واجب ہی خطبے مین شیخ ابن حجر فتح الباری مین لکھا ہی کہ پہلے جو شخص کہ خطبہ بیٹھ کر پڑھا معاویہ بن ابو سفیان تھا جب انکے پیٹ مین چربی زیادہ جمع ہوی کھڑے رہنا ان پر دشوار ہوتا تھا اسلئے بیٹھ کر پڑھنا شروع کئے یہہ بسبب عذر کے تھا بیٹھ کر خطبہ پڑھنے کی سند ہو نہین سکتی اور رسول خدا اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم خطبہ کھڑے ہو کر پڑھتے تھے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** اس حدیث مین یہہ اشارہ ہی جو شخص کہ خلاف سنت کا کرے وہ پلید اور خبیث ہی **وَعَنْ**[۳] عُمَارَۃَ بْنِ رُوَیْبَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَی الْمِنْبَرِ رَافِعًا یَدَیْہِ اور روایت ہی عمارہ بن رُوَیبہ صحابی سے کہ تحقیق اسنے دیکھا بشر ابن مروان کو منبر پر اٹھانے والا اپنے دونون ہاتھ جیسا کہ عادت بعضے جاہل خطیبون کی ہی فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰہُ ھَاتَیْنِ الْیَدَیْنِ تب کہا عمارہ نے برا کرے اللہ ان دونون کو لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَزِیْدُ عَلٰی اَنْ یَّقُوْلَ بِیَدِہٖ ھٰکَذَا وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہِ الْمُسَبِّحَۃِ تحقیق دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین زیادہ کرتے اسپر کہ اشارہ کرتے اپنے ہاتھ سے اسطرح اور اشارہ کیا عمارہ نے اپنے کلمے کی انگلی سے عمارہ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کرکے دکھلایا کہ حضرت اسطرح اشارہ کرتے تھے گویا خطاب فرماتے تھے لوگون کو کہ یہہ نصیحت خوب سنو اور نگاہ رکھو رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ لَمَّا اسْتَوٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ عَلَی الْمِنْبَرِ قَالَ اجْلِسُوْا اور روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے کہ جب بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر فرماتے لوگون کو بیٹھ جاؤ شاید کہ لوگون نے جب حضرت منبر پر تشریف لے گئے کھڑے تھے اسلئے فرمایا بیٹھ جاؤ فَسَمِعَ ذٰلِکَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَجَلَسَ عَلٰی بَابِ الْمَسْجِدِ پھر سنا یہہ حکم ابن مسعود نے اور وہ مسجد کے دروازے پر کھڑے تھے پھر بیٹھ گئے دروازے ہی پر مسجد کے شارع کا حکم بجا لانے کے لئے فَرَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ پھر دیکھے انکو رسول خدا صلی اللہ وسلم نے
اور فرماے آو ای عبد اللہ بن مسعو حضرت نے نہایت شفقت سے فرمایا کہ
اوسواسطے کہ جلدی سے حکم مان لیا اس سے معلوم ہوا جو کوی حضرت کا حکم مانیگا
اسپر شفقت ہوگی سه جو ہو وے عشق مین ثابت قدم ؎ رہے معشوق اُسپہ
عاشق وم بدم ؎ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ
مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى اور روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پاوے جمعہ سے
ایک رکعت پھر چاہیے کہ ملاوے اسکے ساتھ دوسری رکعت وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ
فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا اور جو شخص کہ نہ ملے اسکو دونون رکعت پھر چاہیے کہ پڑہے چار رکعت
اَوْ قَالَ الظُّهْرَ یا فرمایا کہ چار رکعت کی جگہہ مین ظہر پڑہے تفصیل اسکی پہلی فصل مین
ابو ہریرہ کی حدیث ہمنے بیان کرچکا ہی رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا اسکو
دارقطنی نے

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ

یہہ باب ہی بیان مین نماز خوف کے **فائدہ** نماز خوف کی قرآن اور حدیث سے ثابت ہی ایک روایت
مین ابو یوسف اور حسن بن زیاد کی امام ابو حنیفہ سے اور مزنی نے امام شافعی سے
لائے ہین کہ یہہ حکم مخصوص تھا رسول خدا کے زمانے مین اور اُس آیت سے جو اسباب
مین نازل ہوی ہی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہی لیکن جمہور کے پاس نماز خوف کی سب وقت
پر جایز ہی چنانچہ بعضے صحابہ مثل حضرت علی مرتضی اور ابو موسی اشعری و حذیفہ بن الیمان
رضی اللہ عنہم رسول خدا کے زمانے کے بعد بھی پڑہے ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ
روایت ہی سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا عبد اللہ بن
عمر کہ جہاد کیا مین نے ساتھ ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف نجد عراق
کے پھر مقابل ہوے ہم دشمن کے اور صف باندہے ہمنے اُن سے لڑنے کو فَقَامَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا تب کھڑے ہوے رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھوانے ہمکو فقامت طائفۃ معہ واقبلت طائفۃ علی
العدو پھر کھڑے ہوئی ایک گروہ حضرت کے ساتھ نماز کو اور متوجہ ہوی ایک گروہ
دشمنوں پر وَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَہٗ وَسَجَدَ
سَجْدَتَیْنِ اور رکوع کئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ ان لوگوں کے جو انکے
ساتھ تھے اور سجدہ کئے دو سجدے یعنے پڑھے ایک رکعت ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَکَانَ
الطَّائِفَۃِ الَّتِیْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاؤُوْا فَرَکَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بِہِمْ رَکْعَۃً وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ پھر گئے یہ لوگ جو ایک رکعت پڑھے تھے جگہہ میں
اس گروہ کے جو نماز نہیں پڑھے تھے اور دشمنوں کے مقابل کھڑے تھے پھر آئے
وہ لوگ پھر رکوع کئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ ایک رکوع
اور سجدہ کئے دو سجدے ثُمَّ سَلَّمَ پھر سلام پھیرے رسول خدا نے فَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ
مِنْہُمْ فَرَکَعَ لِنَفْسِہٖ رَکْعَۃً وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ پھر کھڑا ہوا ہر ایک شخص ان میں سے
اور رکوع کیا اکیلے اکیلے ایک رکوع اور سجدہ کیا دو سجدے اس سے معلوم ہوا ہر ایک
شخص رسول خدا کے ساتھ ایک رکعت پڑھا اور دوسری رکعت آپ اکیلے اکیلے پڑھا لیا
یہی مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور قرآن شریف میں بھی اسی کے موافق آیا ہی وَرَوٰی
نَافِعٌ نَحْوَہٗ اور روایت کیا نافع بھی ابن عمر سے مانند اسکے وَزَادَ اور زیادہ کیا
نافع نے یہہ عبارت فَاِنْ کَانَ خَوْفٌ ہُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِکَ صَلَّوْا رِجَالًا قِیَامًا
عَلٰی اَقْدَامِہِمْ پھر اگر زیادہ ہووے خوف اس سے کہ جماعت سے نہ پڑھ سکیں
تو نماز پڑھو پیادہ کھڑے ہوئے اپنے قدموں پر اگر پیادہ ہو کھڑے رہ سکتے ہو نہیں تو
اَوْرُکْبَانًا مُسْتَقْبِلِی الْقِبْلَۃِ یا نماز پڑھو سوار منہہ کرنے والے قبلے کے طرف اگر
قبلے طرف منہہ کر سکتے ہو تو نہیں تو اَوْغَیْرَ مُسْتَقْبِلِیْہَا یا کہ نماز پڑھو قبلے کے طرف
منہہ نہ کر کے مگر نماز کو نچھوڑو قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰی ابْنَ عُمَرَ ذَکَرَ ذٰلِکَ اِلَّا عَنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہا نافع نے نہیں گمان کرتا ہوں میں ابن
عمر کو کہ ذکر کیا ہو یہہ تفصیل مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت
کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ
عَمَّنْ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ

صَلوٰۃَ الْخَوْفِ اور روایت ہی یزید بن رومان سے اسنے نقل کیا صالح بن خوات سے اُسنے اس شخص سے کہ نماز پڑہا ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذات الرقاع کے دن نماز خوف کی **فائدہ** ذات الرقاع ایک جنگ کا نام ہی یہہ نام لڑائی کا اسلئے ہوا کہ مسلمان لوگ ننگے پانون تھے پانون گھسے گئے اور ناخن پا ونکے گر گئے تھے تب کپڑون کے ٹکڑے پانون پر لپیٹے تھے سو اس روز کی نماز کا بیان کرتا ہی اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ تحقیق ایک گروہ نے صف باندہی حضرت کے ساتھ اور ایک گروہ مقابل ہوی دشمن کے فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا تب نماز پڑہو اسے حضرت اپنے ساتھ والون کو ایک رکعت پھر حضرت اپنی جگہہ پر رہے کھڑے ہوے وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ اور پوری پڑہی اپنی نماز اس جماعت نے ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ پھر نماز پڑہے ہوے لوگ گئے اور صف باندہے مقابل دشمن کے وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى اور آئی دوسری گروہ جو دشمن کے مقابل پہلے صف باندھ کر کھڑے تھے فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ پھر نماز پڑہے حضرت انکے ساتھ جو رکعت باقی تھی انکے نماز کی ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ پھر حضرت اپنی جگہہ پر بیٹھے رہے اور پوری کی اس گروہ نے اپنی نماز پھر سلام پھیرا حضرت نے انکے ساتھ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس حدیث پر وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت کیا بخاری نے دوسری طور سے قاسم ابن محمد سے اسنے نقل کیا صالح ابن خوات سے اسنے سہل بن ابی حثمہ سے اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **فائدہ** اسی حدیث کے موافق ہی مذہب امام مالک اور امام شافعی کا **وَعَنْ**[٣] جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ آئے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان تک کہ تھے ہم لوگ ذات رقاع مین قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا جابر نے تھے ہم لوگ جب آتے سایہ دار جہاڑ کے پاس چھوڑتے اسکو رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے واسطے تا حضرت آرام فرماوین قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ کہا جابر نے پھر آیا ایک شخص مشرکون مین سے اور تلوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لٹکی تھی جھاڑ مین فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهُ پھر اٹھا لی اسنے تلوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور میان سے کھینچا اسکو فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِيْ قَالَ لَا قَالَ فَمَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّيْ پھر کہا اسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا ڈرتے ہو مجھ سے فرمایا نہین کہا اسنے کون بچاویگا تمکو مجھ سے قَالَ اللّٰهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ فرمایا اللہ بچاویگا مجھ کو تجھ سے قَالَ فَتَهَدَّدَهُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ کہا جابر نے پھر ڈرایا اسکو اصحاب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تب میان کیا اسنے تلوار کو اور لٹکا دیا اسکو اسی جھاڑ پر جیسا کہ پہلے تھی قَالَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ کہا جابر نے پھر اذان دیئے گئی نماز کے واسطے فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَاَخَّرُوْا وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ پھر نماز پڑھی حضرت نے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت پھر پیچھے ہٹی وہ گروہ اور نماز پڑھی دوسری گروہ کے ساتھ دو رکعت قَالَ فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ کہا جابر نے ہوئین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتین اور لوگون کی دو رکعت **فائدہ** رسول خدا چار رکعت جو پڑھے اسکے کئی توجیہ کئے ہین پہلی یہہ کہ سفر مین قصر کی رخصت ہی آپ نے پوری نماز پڑھی جیسا مذہب بعضے اماموں کا ہی لیکن یہہ بات مخالف ہی اسکے جو بعضے محققین نے ذکر کیا ہی کہ سفر مین حضرت نے کبھی چار رکعت نہین پڑھے ہین واللہ اعلم دوسرا وجہ بعضون نے کہا ہی کہ چار رکعت پڑھنا مخصوص ہی نماز خوف مین تا ہر گروہ کی قصر نماز دو دو رکعت ہو جاوین اور بعضون نے لکھا ہی کہ نماز حضر مین تھی لوگون نے بسبب خوف کے دو رکعت پر اقتصار کئے اور ایک روایت مین ابو داؤد اور نسائی کے آیا ہی کہ بعضے وقتون مین حضرت ہر گروہ کے ساتھ ایک ہی رکعت پڑھتے لوگون نے ایک رکعت پر اکتفا کرتے اور دوسری رکعت نہین پڑھتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ خوف

کے کئے حالات ہین جیسا وقت ویسا عمل واللہ اعلم مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری
کا اس پر **وَعَنْهُ** قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ اور یہی روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے
نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز خوف کی پھر صف باندہے ہمنے
پیچھے حضرت کے دو صفین ایک کے پیچھے ایک وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ اور دشمن
ہمارے اور قبلے کے درمیان تھے فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا
جَمِيعًا پھر تکبیر کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تکبیر کہے ہم سب یعنے دونون صف کے
لوگون نے ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا پھر رکوع کیا حضرت نے اور رکوع کئے ہم سب
لوگ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا پھر اٹھایا حضرت سر اپنا رکوع سے اور
اٹھائے ہم سب لوگ دونون صفون کے یہان تک حضرت اور ہم سب لوگ نماز مین
موافق تھے ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ
فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ پھر جھکے حضرت سجدے کو اور جو صف حضرت کے پاس تھی وہ بھی
جھکی اور کھڑی رہی دوسری صف مقابلے مین دشمن کے فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ پھر جب کرچکے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کھڑی ہوئی صف جو حضرت کے پاس تھی انْحَدَرَ الصَّفُّ
الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ ثُمَّ قَامُوا جھکی پچھلی صف سجدے کو پھر کھڑے ہوے سب لوگ۔
ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الْمُقَدَّمُ تب آگے ہوئی پچھلی صف اور
پیچھے ہوئی پہلی صف ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا پھر رکوع
کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور رکوع کئے ہم سب لوگ دونون صف ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ
مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنَا جَمِيعًا پھر اٹھایا حضرت نے اپنا سر رکوع سے اور سر اٹھائے
ہم سب لوگ دونون صف کے ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُودِ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ الَّذِي
كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى پھر حضرت جھکے سجدے کو اور جھکی سجدے کو حضرت
کے پاس والی صف جو پچھلی تھی پہلی رکعت مین وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ
الْعَدُوِّ اور کھڑی ہوئی پچھلی صف مقابلے مین دشمن کے فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُودَ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ

الْمُؤَخَّرِ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا پھر جب کر چکے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور حضرت کے پاس والی صف بھی جھکی پچھلی صف
سجدے کو اور سجدہ کئے پھر سلام پھیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سلام پھیرے
ہم سب لوگ دونون صف کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ**
اس جنگ مین دشمن جو مقابل تھے طرف قبلے کے جمع ہوے تھے اس سبب سے رکوع
سے سراُٹھانے تک دونون صف موافق رہے اور سجدے مین ایک گئی تو دوسری صف دشمن کی
طرف متوجہ رہی اگر دشمن قبلے کی طرف نہوتے دوسرے جانب مین ہوتے تو ایک
اودہر متوجہ رہتی جیسا کہ اگلے حدیثون مین مذکور ہوا

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ
صَلٰوةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ روایت ہی
جابر سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑہتے لوگون کے ساتھ نماز ظہر کی خوف
کے وقت بطن نخل مین وہ ایک جگہہ کا نام ہی مکے اور طایف کے درمیان مین
پھر نماز پڑہتے تھے ایک گروہ کے ساتھ دو رکعت اور سلام پھیرتے تھے ثُمَّ
جَاءَ طَائِفَةٌ اُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ بعد اسکے آئی دوسری گروہ
پھر نماز پڑہے انکے ساتھ دو رکعت اور سلام پھیرے رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
روایت کیا اسکو شرح سنت مین

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَ
عُسْفَانَ روایت ہی ابو ہریرہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُترے
درمیان ضجنان اور عسفان کے **فائدہ** ضجنان نام کسی جگہہ کا یا کسی پہاڑ کا ہی
مکے کے قریب اور عسفان نام ایک مقام کا ہی مکے سے دو منزل پر فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ
لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا
اَمْرَكُمْ فَتَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً پھر کہے مشرکون نے مسلمانون کے لئے ایک نماز
ہی کہ وہ بہت پیاری ہی انکو اپنے باپون اور بیٹون سے اور وہ نماز عصر کی ہی پھر
جمع ہوا پنے کام استواری سے اور حملہ کرو ان پر ایک بارگی حملہ کرنا اور انکو ہلاک
کرو **فائدہ** مشرکون نے یہہ تجویز ٹھہرائی کہ عصر کی نماز بہت پیاری ہی جب اُنکو

پڑہنے لگین تب ایکبارگی حملہ کرو نماز تو پچہو پڑہینگے ہم انکو مار لین وَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَقْسِمَ اَصْحَابَہٗ شَطْرَیْنِ اور تحقیق جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور تدبیر سکہلائی مشرکون کے دفع شر کی اور حکم کیا حضرت کو کہ تقسیم کرین اپنے اصحاب کو دو جماعت فَیُصَلِّیْ بِہِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَۃٌ اُخْرٰی وَرَاءَہُمْ پہر نماز پڑہین ایک جماعت کے ساتھ اور کہڑی رہی دوسری جماعت اسکے پیچہے دشمن کے مقابلے مین وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَہُمْ وَاَسْلِحَتَہُمْ اور چاہیے کہ لیوین بچاؤ یا مثل ڈہال وغیرہ کے اور ہتہیار اپنے فَتَکُوْنُ لَہُمْ رَکْعَۃٌ وَلِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ پہر ہو لوگون کی ایک رکعت اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت **فائدہ** مراد ایک رکعت سے امام کے ساتھ ایک رکعت لوگون کو ہی دوسری رکعت اکیلے اکیلے پڑھ لیوین بعضون نے ظاہر حدیث پر حمل کرکے ایک ہی رکعت بسبب خوف کے روا رکہی کہتے ہین واللہ اعلم رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے

بَابُ صَلٰوۃِ الْعِیْدَیْنِ

یہہ باب ہی بیان مین نماز دونون عیدون کے عید کو (جو وہ مشتق ہی عود سے) اسلئے عید کہتے ہین کہ وہ ہر سال لَوْٹ آتی ہی اپنے وقت مین **فائدہ** نماز عیدین کی امام ابوحنیفہ کے پاس ایک قول سے فرض ہی اور ایک روایت مین واجب ہی اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے پاس سنت ہی اور امام شافعی کے پاس ایک قول سے نفل اور ایک قول سے سنت ہی اور امام مالک کے پاس سنت موکدہ ہی اور امام احمد کے پاس فرض کفایہ ہی مثل نماز جنازہ کے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی روایت ہی ابوسعید خدری سے کہا اسنے کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے عید فطر کے دن اور عید قربان کے دن عیدگاہ کے طرف کہ وہ ایک جگہہ مشہور ہی مدینے مین شہر کے باہر وہان نماز عید کی پڑہتے تہے اب وہان چار دیواری کہینچ دیئے ہین اور مسجد شریف مین نماز عید کی پڑہتے ہین فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَبْدَاُ بِہِ الصَّلٰوۃُ پہر اول جو چیز کہ شروع کرتے نماز ہوتی یعنی نماز پہلے

پڑھتے بعد خطبہ پڑھتے ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ
پھر فارغ ہوتے نماز سے اور کھڑے ہوتے سامنے لوگوں کے اور لوگ بیٹھے ہوتے اپنے
صفوں میں فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ پھر نصیحت کرتے انکو اور وصیت کرتے انکو
اور حکم کرتے انکو حلال وحرام کا وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اگر چاہتے کہ جدا
کریں اور بھیجیں لشکر کو تو جدا کرتے اور بھیجتے اسکو اَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ یا اگر چاہتے کہ حکم
فرماویں کسی چیز کا تو حکم فرماتے اسکا ثُمَّ يَنْصَرِفُ بعد اسکے پھرتے گھر کی طرف
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری کا اس پر وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا
مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا اسنے کہ نماز پڑھی
میں نے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں عید کی نہ ایکبار نہ دوبار بلکہ بہت
بار بغیر اذان کے اور بے اقامت کے یعنے عیدین کی نماز کے واسطے اذان اور اقامت
نہیں رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر
اور عمر نماز پڑھتے دونوں عید کی قبل خطبے کے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہے مسلم اور بخاری
کا اس پر وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَشَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ
قَالَ نَعَمْ اور پوچھے گئے ابن عباس کیا حاضر تھے تم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
عید میں کہا ہاں حاضر رہا ہوں خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى ثُمَّ
خَطَبَ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر نماز پڑھی عید کی بعد اسکے خطبہ پڑھا وَلَمْ
يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً اور نہ ذکر کیا ابن عباس نے اذان کا اور نہ اقامت کا ثُمَّ
اَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَرَاَيْتُهُنَّ يُهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ
وَحُلُوْقِهِنَّ پھر آئے حضرت عورتوں کی پاس جو نماز کو عید کی آئیں تھیں اور نصیحت فرمایا
انکو اور یاد دلایا انکو ثواب اور عذاب آخرت کا اور حکم کیا انکو صدقے کا پھر دیکھا میں نے
عورتوں کو کہ ہاتھ لنبا کرتی تھیں اپنے کانوں اور اپنے گلوں کے طرف يَقْذِفْنَ
اِلٰى بِلَالٍ ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهٖ دیتی تھیں بلال کی طرف اپنے کان اور گلے

زیور نکال کے بلال کے ہاتھ مین دیتی تھین کہ تم خیرات کرو پھر چلے حضرت اور بلال اپنے گھر کی طرف چلا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر **وَعَن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی یَوْمَ الْفِطْرِ رَکْعَتَیْنِ اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہے عید فطر کے دن دو رکعت لَمْ یُصَلِّ قَبْلَھُمَا وَلَا بَعْدَھُمَا نہین نماز پڑہے آگے ان دو رکعت کے اور نہ بعد انکے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** یہہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ قبل نماز عید کے اور بعد اسکے کوئی نماز نہین اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ عیدگاہ مین نماز عید کے قبل نفل نہ پڑہے اور بعضون نے کہا کہ خصوص عیدگاہ مین پڑہنا مکروہ ہی اور ہدایہ کے بعضے شرح مین لکھا ہی کہ نماز اشراق اور ضحیٰ کی عیدگاہ کو جانے کے قبل پڑہنا مکروہ نہین اور فتح الباری مین لکھا ہی کہ کوفئین کہتے ہین کہ قبل نماز عید کے نہ پڑہے بعد اسکے پڑہنا روا ہی اور یہی مذہب ہی سفیان ثوری اور امام ابوحنیفہ کا اور بصریین کہتے ہین کہ نماز عید کے پیش از پڑہنا درست ہی بعد اسکے پڑہنا روا نہین حسن بصری اسیکے قایل ہین مدنیین کہتے ہین کہ نماز روا نہین نہ قبل نماز عید کے نہ بعد اسکے اور یہہ مذہب امام احمد کا ہی اور امام شافعی کا مذہب اگر کسی سے نماز عید کی چھوٹ جاوے تو قضا کرے یا نکرے حنفی مذہب مین جب نماز عید کی فوت ہوجاوے امام کے ساتھہ تو قضا نکرے جیسا کہ ہدایہ مین لکھا ہی اور بعضے شرح مین مذکور ہی اگر چاہے دو رکعت پڑھ لیوے یا چہار رکعت پڑہے مثل نماز ضحیٰ کے جیسا کہ محیط اور قاضی خان مین لکھا ہی اگر کسی نے عیدگاہ کو آیا اور نماز عید کی امام کے ساتھہ نپایا تو اسکو اختیار ہی اگر چاہے نماز نہ پڑہے اور گھر کو چلا آوے اگر چاہے نماز پڑھ کر آوے افضل وہ ہی کہ چہار رکعت پڑہے تا اسکو نماز ضحیٰ کی حاصل ہووے اور یہی مذہب امام احمد کا بھی ہی **وَعَن** اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُیَّضَ یَوْمَ الْعِیْدَیْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ اور روایت ہی ام عطیہ صحابیہ سے کہا کہ حکم کئے گئے ہم جماعت عورتون کی کہ نکالین ہم حیض والی عورتون کو دونون عید کے دن اور پردے والیون کو یعنے حکم فرمایا حضرت نے ہمکو کہ سب عورتین عید کو نکلین فَیَشْھَدْنَ جَمَاعَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ وَدَعْوَتَھُمْ پھر حاضر ہون مسلمانون کی جماعت مین اور انکی دعا مین وَیَعْتَزِلُ الْحُیَّضُ عَنْ مُصَلَّاھُنَّ اور الگ رہین حیض والیان اپنے

نماز گاہ سے قَالَتِ امْرَأَۃٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِحْدٰینَا لَیْسَ لَھَا جِلْبَابٌ کہی ایک عورت نے
ای رسول خدا کوی ہم مین ایسی ہی کہ نہین ہی اسکو چادر کہ اوڑہا وے قَالَ لِتُلْبِسْھَا
صَاحِبَتُھَا مِنْ جِلْبَابِھَا فرمایا چاہئے کہ اُڑھا دے اسکو اسکے ساتھہ والی اپنی چادر سے
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ
اَبَابَکْرٍ دَخَلَ عَلَیْھَا وَعِنْدَھَا جَارِیَتَانِ فِیْ اَیَّامِ مِنًا اور روایت ہی عائشہ رضہ سے
کہی کہ تحقیق حضرت ابوبکر آئے اسکے پاس اور اسکے پاس دو چھوکریان تہین انصار کی منا کے
دنون مین کہ روز عید ضحی کا اور ایام تشریق کے ہین تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ دف بجاتی
تہین اور ناچتی تہین دف کے بجانے مین کئی قول ہین بعضون کے پاس مباح ہی مطلقاً
اور بعضون کے پاس حرام ہی مطلقاً صحیح وہ ہی کہ عرایس وغیرہ مین مباح ہی وَفِیْ رِوَایَۃٍ
تَغَنِّیَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ یَوْمَ بُعَاثَ اور ایک روایت مین ہی کہ گاتی تہین وہ
دونون چھوکریان وہ شعر جو آپس مین کہے تہے انصار بعاث کے دن فائدہ بعاث
ایک مقام کا نام ہی مدینے سے دو رات کے راہ پر یا ایک قلعہ کا نام ہی وہان اوس خزرج
جو قبیلے انصار کے ہین ان مین آپس مین لڑائی رہی تہی ایک سو بیس برس تک وہ لوگون نے
جو اپنی اپنی شجاعت کا بیان شعرون مین کیا تھا وہی شعر وہ لڑکیان گاتی تہین جب اسلام کا
زمانہ آیا وہ دشمنی دور ہوئی اور آپس مین دوستی ہو گئی وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مُتَغَشٍّ بِثَوْبِہٖ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم لپیٹے تہے اپنے تئین کپڑے مین فَانْتَھَرَھُمَا
اَبُوْبَکْرٍ تب منع کیا اور ڈانٹا ان دونون کو ابوبکر نے فَکَشَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنْ وَجْھِہٖ فَقَالَ دَعْھُمَا یَااَبَابَکْرٍ فَاِنَّھَا اَیَّامُ عِیْدٍ تب کھولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنا مبارک منہہ اور فرمایا چھوڑ دے انکو ای ابوبکر کسلئے پھر بیشک یہہ دن عید کے
ہین اس مین ضیافت اللہ کی ہی خوشی اور سرور کرنا کا دف بجانا مباح ہی وَفِیْ رِوَایَۃٍ
یَااَبَابَکْرٍ اِنَّ لِکُلِّ قَوْمٍ عِیْدًا وَھٰذَا عِیْدُنَا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ
فرمایا حضرت نے ای ابوبکر تحقیق ہر قوم کے واسطے عید ہی اور یہہ دن ہماری عید کا ہی
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر فائدہ اس حدیث سے اہل
سماع سند پکڑتے ہین کہ غنا کا سننا ساز کے ساتھ مباح ہی اور فقہا کو اس باب مین بڑی
شدت ہی اور صحیح تر امام اعظم ابوحنیفہ کے پاس مکروہ ہی واللہ اعلم وَعَنْ اَنَسٍ

قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَّيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا اور روایت ہی انس رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین جاتے تھے عیدگاہ کو عید فطر کے دن جب تک کہ نکہاتے کئی کہجور اور کہاتے کہجورون کو طاق رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** بعضون نے کہا ہی کہ کہجور کے کہانے مین حکمت یہہ ہی کہ روزہ بینائی کو ضعیف کرتا ہی اور شیرین چیز بصارت کو تقویت دیتی ہی اس لئے آپ کہجور کو تناول فرماتے تھے اسی واسطے شیرین چیز سے افطار کرنا افضل ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ اور روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا دن عید کا مخالفت کرتے راہ کی یعنے عیدگاہ کو جاتے ایک راہ اور آتے وقت دوسری راہ سے تشریف لاتے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** ایک راہ سے جانے اور دوسری راہ سے تشریف لانے مین حکمتین بے حساب ہین بعضے ان مین سے لکہی جاتی ہین کہ اس مین اسلام کا رونق ظاہر ہوتا تہا اور کافرون پر رعب پڑتا تہا اور شوکت اسلام کی بڑہتی تہی اور جمال مبارک کے دیکہنے سے اکثر لوگ سعادت و برکت حاصل کرتے تھے وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَءُ بِهِ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ اور روایت ہی براء بن عازب صحابی سے کہا اسنے کہ خطبہ فرمایا ہمارے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن پہر فرمایا بتحقیق وہ چیز کہ پہلے شروع کرین ہم اسکو اپنے اس دن مین یہہ ہی کہ نماز پڑہین اور الٹ کر آوین اور ذبح کرین فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا پہر جو شخص نے کہ کیا یہہ سو تحقیق پہنچا ہماری سنت کو وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُّصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ اور جو شخص کہ ذبح کرے قبل اسکے کہ نماز پڑہین ہم سواے اسکے نہین کہ وہ بکری گوشت کے واسطے ہی کہ جلدی ذبح کیا اپنے گہر والون کے واسطے نہین ہی قربانی سے کچہہ ثواب مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى اور روایت ہی جندب بن عبداللہ بجلی سے

کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قربانی دیوے اور ذبح کرے
نماز کے آگے تو چاہیئے ذبح کرے بجاے اسکے دوسری بکری وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا
فَلْيَذْبَحْ عَلٰى اِسْمِ اللّٰهِ اور جو شخص کہ ذبح نکرے یہان تک کہ نماز پڑہین تو چاہیئے کہ ذبح کرے
اللہ کے نام پر یعنے بعد نماز کے ذبح کرنا درست ہی اور عبادت اور قربانی ادا ہوتی ہی
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ اور روایت
ہی براء سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص کہ ذبح کرے قبل نماز
کے پھر سواے اسکے نہین کہ ذبح کرتا ہی اپنے جان کے واسطے یعنے وہ گوشت اپنے
واسطے حاصل کیا خدا کے واسطے نہین اور عبادت مین داخل نہین وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ
الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ اور جسنے کہ ذبح کیا بعد نماز کے پھر
تحقیق تمام ہوی عبادت اور پوری ہوی قربانی اسکی اور پایا سنت مسلمانون کی مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے
کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ مین رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** گاے دنبہ بکری چھیلی کے ذبح کو ذبح کہتے ہین اور
اونٹ کے ذبح کو نحر کہتے ہین اور نحر کی صورت یہہ ہی کہ اونٹ کو کھڑا کرکے اسکے اگلے دونون
پاؤن کے بیچ اسکے ہنگلی مین نیزہ مارتے ہین خون جاری ہوتا ہی اور زمین پر گرتا ہے
اور اونٹ ذبح کرنا بھی درست ہی مگر نحر افضل ہی اور نحر کا لفظ ذبح کے معنے پر بھی آتا ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا روایت ہی انس سے
کہا اسنے کہ جب تشریف لاے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین اور مدینے والون کو دو
دن تھے کہ کھیلتے تھے ان دونون مین فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ تب فرمایا حضرت
نے کیسے ہین یہ دو دن جو تم ان مین کھیلتے ہو قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
عرض کئے تھے ہم لوگ کھیلتے ان دونون دنون مین جاہلیت کے اور ہمکو کچھ معلوم نہین
فرمایا تو ہم چھوڑ دیتے ہین فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَ

لَكُمْ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بدل دیا ہمارے واسطے اللہ نے عوض ان دونون کے بہتر ان دونون روزسے دن عید قربان کا اور دن عید فطر کا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے

وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ اور روایت ہی بریدہ سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین نکلتے نماز کے دن عید فطر کے یہان تک کہ کھالیتے وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ اور نہین کھاتے دن عید ضحی کے یہان تک کہ نماز پڑھتے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ اور روایت ہی کثیر بن عبداللہ سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہے دونون عیدین کی نماز مین پہلی رکعت مین سات تکبیرین آگے قرات کے وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ اور پچھلی رکعت مین پانچ تکبیرین قبل قرات کے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی نے

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوْا فِي الْعِيْدَيْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا اور روایت ہی امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ عنہما سے مرسل یہہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر نے تکبیر کہے نماز مین دونون عید کی اور نماز استسقا کی سات اور پانچ یعنے پہلی رکعت مین سات اور دوسری رکعت مین پانچ وَصَلُّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوْا بِالْقِرَاءَةِ اور نماز پڑہے آگے خطبے کے اور پکار کر پڑہے قرات رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ روایت کیا اسکو شافعی نے

وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا مُوْسٰى وَحُذَيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ اور روایت ہی سعید بن العاص سے کہا اسنے کہ پوچھا مین ابوموسی اور حذیفہ سے کہ کسطرح تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے عید قربان مین اور عید فطر مین فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعًا تَكْبِيْرَهٗ عَلَى الْجَنَائِزِ پھر کہا ابوموسی نے تھے حضرت تکبیر کہتے چار تکبیر مانند تکبیر کہنے انکے جنازون پر فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ تب کہا حذیفہ نے

سچ کہا ابو موسی نے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **فائدہ** تکبیرات
عید مین احادیث مختلف آئے ہین اسی واسطے مذاہب کے اماموں مین بھی اختلاف ہی
امام مالک اور امام احمد کے پاس عید کی پہلی رکعت مین تکبیرات تحریمہ ملاکے سات تکبیر ہین
اور دوسری رکعت مین سوائے تکبیر قیام کے پانچ تکبیر ہین اور امام شافعی کے پاس پہلی رکعت
مین سوائے تکبیر تحریمہ سات تکبیرات اور دوسری رکعت مین سوائے تکبیر قیام پانچ تکبیرات
ہین اور امام ابو حنیفہ کے پاس پہلی رکعت مین سوائے تکبیر تحریمہ کے تین تکبیر دوسری رکعت
مین سوائے تکبیر قیام کے تین تکبیر ہین یہہ مذہب ابن مسعود کا ہی **وَعَنْ** الْبَرَاءِ
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ یَوْمَ الْعِیْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَیْہِ اور روایت
ہی براء بن عازب سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیئے گئے انکے مبارک ہاتھ مین
عید کے دن ایک کمان پھر خطبہ پڑہے حضرت اسپر ٹیک کے رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُد روایت
کیا اسکو ابو داؤد نے **فائدہ** بعضے کتابون مین فقہ کی مذکور ہی کہ کمان اور عصا پر
ٹیکا دیکے خطبہ پڑہنا مکروہ ہی صحیح یہہ ہی کہ مکروہ نہین کیونکہ احادیث مین وارد ہی اور ر
روضۃ العلما سے نقل کئے ہین جو شہر کہ غلبے اور جنگ سے فتح کئے ہون اس شہر مین ہتیار
ٹیک کر خطبہ پڑہنا اور جو شہر ہین کہ بغیر جنگ کے ہاتھ آئے ہون اُنین عصا ٹیکے خطبہ پڑہنا
اسی واسطے شافعیہ مکے مین تلوار ٹیک کر خطبہ پڑہتے ہین اس لئے کہ انکے پاس فتح مکے کی
جنگ سے ہوی ہی اور حنفیہ مکے مین عصا ٹیک کر خطبہ پڑہتے ہین اس واسطے کہ انکے
پاس فتح مکے کی صلح پر ہوی ہی اور مدینہ منورہ مین ہتیار ٹیک کر خطبہ نہ پڑہنے پر اتفاق ہی
کیونکہ فتح مدینے کی بغیر جنگ کے ہوئی ہی **وَعَنْ** عَطَاءٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا خَطَبَ یَعْتَمِدُ عَلٰی عَنَزَتِہٖ اِعْتِمَادًا اور روایت
ہی عطاء تابعی سے مرسل تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب خطبہ پڑہتے تکیہ کرتے اپنے
عنزہ پر اچھا تکیہ کرنا **فائدہ** عنزہ ایک چھوٹا نیزہ تھا رسول خدا کا جسکو خادمون نے لے
چلتے اور حضرت اسکو سترہ کرتے تھے جیسا کہ حدیثون مین اسکا بیان ہمنے کر چکا ہی رَوَاہُ
الشَّافِعِیُّ روایت کیا اسکو شافعی نے **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوۃَ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمِ عِیْدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ
الْخُطْبَۃِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَۃٍ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے حاضر ہوا مین نماز

مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عیدکے دن پھر شروع کئے نماز آگے خطبے کے بغیر اذان اور
اقامت کے فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ پھر جب پڑھ چکے نماز کھڑے ہوے
ٹیکا دیئے ہوئے بلال پر فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ
عَلٰى طَاعَتِهٖ پھر حمد کیا اللہ کا اور تعریف کی اسپر اور نصیحت کی لوگون کو اور خوب سمجھایا
انکو ثواب وعذاب آخرت کا اور خواہش دلایا انکو اللہ کی بندگی پر وَمَضٰى اِلَى النِّسَاءِ
وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ اور تشریف لے گئے
عورتون کے پاس اور حضرت کے ساتھ بلال تھے پھر حکم کیا عورتون کو اللہ سے ڈرنے کا
اور نصیحت کیا انکو اور خوب سمجھایا ثواب وعذاب آخرت کا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت
کیا اسکو نسائی نے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِيْ طَرِيْقٍ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهٖ اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا
اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے عید کے دن ایک راہ سے پھرتے دوسری
راہ سے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی اور دارمی نے وَعَنْهُ
اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةَ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ اور بھی روایت ہے ابوہریرہ سے تحقیق کہ پہنچا لوگون کو
مینہ عید کے دن پھر نماز پڑھائی انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید کی مسجد مین اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عید کی عیدگاہ مین پڑھنا افضل ہے اگر عذر ہو تو مسجد مین
پڑھ لینا درست ہے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور
ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ
النَّاسَ اور روایت ہے ابی حویرث سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
لکھا طرف عمرو بن حزم کے اور وہ عامل تھے نجران مین جو ایک شہر ہے یمن کے ملک مین
یہہ کہ جلدی پڑھ نماز عید قربان کی اور دیر سے پڑھ نماز فطر کی اور نصیحت کر لوگون کو رَوَاهُ
الشَّافِعِيُّ روایت کیا اسکو شافعی نے **فائدہ** عید قربان کی نماز جلد پڑھنے مین حکمت
یہہ ہے کہ لوگ بعد نماز کے قربانی کرین اور عید فطر مین تاخیر اسواسطے کہ اس مین صدقہ
آگے نماز کے دیتے ہین اور کچھ کھا لیتے ہین تاخیر سے جماعت کثیر ہوگی وَعَنْ

اَبِیْ عُمَیْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَۃٍ لَّہٗ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہے ابی عمیر بن انس سے اسنے نقل کیا اپنے چچاؤن سے جو اصحاب مین سے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اَنَّ رَکْبًا جَاؤُا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْہَدُوْنَ اَنَّہُمْ رَاَوُا الْہِلَالَ بِالْاَمْسِ تحقیق کہ سوار آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گواہی دیتے تھے کہ تحقیق انہون نے دیکھا ہے ہلال عید کا کل فَاَمَرَہُمْ اَنْ یُّفْطِرُوْا وَاِذَا اَصْبَحُوْا اَنْ یَّغْدُوْا اِلٰی مُصَلَّاہُمْ پھر حکم کیا انکو کہ افطار کریں اور جب صبح ہو جاوین اپنی عیدگاہ کو **فائدہ** خبر چاند دیکھنے کی بعد زوال کے پہنچی اسلئے حکم فرمایا کہ روزے کو افطار کرو اور نماز عید کی کل پڑہو کیونکہ آج وقت نماز کا جاتا رہا رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور نسائی نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَا لَمْ یَکُنْ یُؤَذَّنُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا یَوْمَ الْاَضْحٰی اور روایت ہے جریج بن عبد العزیز سے کہا اسنے کہ خبر دی مجکو عطا نے ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ سے کہا ان دونون نے کہ اذان دی جاتی تھی عید فطر کے دن اور نہ عید قربان کے دن ثُمَّ سَاَلْتُہٗ یَعْنِیْ عَطَاءً بَعْدَ حِیْنٍ عَنْ ذٰلِکَ جریج کہتا ہے پھر پوچھا مین یعنے عطا کو بعد ایک مدت کے اس مسئلے سے فَاَخْبَرَنِیْ قَالَ اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ اَنْ لَّا اَذَانَ لِلصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْفِطْرِ حِیْنَ یَخْرُجُ الْاِمَامُ وَلَا بَعْدَ مَا یَخْرُجُ پھر خبر دیا مجکو عطا نے کہا کہ خبر دی مجکو جابر بن عبد اللہ نے یہہ کہ نہین اذان ہی واسطے نماز کے عید فطر کے دن جسوقت کہ نکلے امام نماز کے واسطے اور نہ بعد نکلنے کے خطبے کو وَلَا اِقَامَۃَ وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَیْءَ اور نتھی اقامت اور نہ پکارنا اور نہ کوئی چیز جیساکہ دوسری نمازون کے وقت الصلوۃ الصلوۃ وغیرہ کہتے ہین ویسی پکار بھی نتھی لَا نِدَاءَ یَوْمَئِذٍ وَّلَا اِقَامَۃَ پھر تاکید کے لئے کہا نتھا پکارنا اسدن اور نہ اقامت رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْاَضْحٰی وَیَوْمَ الْفِطْرِ فَیَبْدَاُ بِالصَّلٰوۃِ اور روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے عید قربان کے دن اور عید فطر کے دن پھر شروع کرتے نماز فَاِذَا صَلّٰی صَلٰوتَہٗ قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ وَہُمْ جُلُوْسٌ فِیْ مُصَلَّاہُمْ پھر جب پڑھ چکتے نماز کھڑے رہتے اور متوجہ

ہوتے لوگوں پر اور لوگ بیٹھے ہوتے اپنی نماز کی جگہہ پر فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ بِبَعْثٍ ذَکَرَہٗ لِلنَّاسِ اَوْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ بِغَیْرِ ذٰلِکَ اَمَرَھُمْ پھر اگر ہوتی حضرت کو حاجت لشکر بھیجنے کی کسی طرف تو ذکر کرتے اسکا لوگوں سے اور بھیجتے اور اگر ہوتی حضرت کو حاجت سوا اسکے تو حکم فرماتے لوگوں کو اسکا وَکَانَ یَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا اور تھے حضرت فرماتے صدقہ دیو صدقہ دیو صدقہ دیو وَکَانَ اَکْثَرَ مَنْ یَتَصَدَّقُ النِّسَاءُ اور تھے زیادہ ان لوگوں میں جو صدقہ کرتے تھے عورتیں یعنے حضرت کے حکم سے عورتیں سب سے زیادہ صدقہ کرتے تھے ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَلَمْ یَزَلْ کَذٰلِکَ پھر تشریف لاتے اپنے مکان کو اور ہمیشہ رہی عادت اسیطرح چاروں خلیفوں کے زمانے تک کہ پہلے نماز پڑہتے بعد اسکے خطبہ حَتّٰی کَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ یہاں تک کہ مروان بن حکم حاکم ہوا مدینے کا معاویہ بن ابوسفیان کی طرف سے فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ حَتّٰی اَتَیْنَا الْمُصَلّٰی پھر نکلا میں ہاتھ پکڑے ہوے مروان کا یہان تک آئے ہم عیدگاہ میں فَاِذَا کَثِیْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰی مِنْبَرًا مِنْ طِیْنٍ وَلَبِنٍ پھر کیا دیکھتا ہوں کہ کثیر بن صلت نے تحقیق بنایا ہی منبر مٹی اور کچی اینٹ سے **فائدہ** اول جسنے کہ منبر عیدگاہ میں بنوایا مروان ہی فَاِذَا مَرْوَانُ یُنَازِعُنِیْ یَدَہٗ کَاَنَّہٗ یَجُرُّنِیْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّہٗ نَحْوَ الصَّلٰوۃِ پھر یکایک مروان نے کھینچا مجھ سے اپنے ہاتھ کو گویا کہ وہ کھینچتا ہی مجکو منبر کی طرف تا خطبہ نماز کے اول پڑہے اور میں کھینچتا ہوں اسکو نماز کی طرف تا نماز پڑہے قبل خطبے کے جیسا کہ سنت ہی فَلَمَّا رَاَیْتُ ذٰلِکَ مِنْہُ قُلْتُ اَیْنَ الْاِبْتِدَاءُ بِالصَّلٰوۃِ پھر جب دیکھا میں نے یہہ اس سے کہ خطبہ پڑہنا چاہتا ہی نماز کے قبل کہا میں نے کہاں گیا شروع کرنا نماز سے جو سنت حضرت کی اور عادت انکے خلفا کی ہی فَقَالَ لَا یَا اَبَا سَعِیْدٍ قَدْ تُرِکَ مَا تَعْلَمُ تب کہا مروان نے مت جھگڑا سبات میں. ای ابوسعید تحقیق چھوڑی گئی جو چیز کہ جانتا ہی تو یعنے میں مصلحت کے واسطے سنت کو چھوڑا اور وہ مصلحت یہہ ہی کہ پہلے نماز پڑہونگا تو لوگ خطبہ سننے کا انتظار نکرینگے چلے جاوینگے قُلْتُ کَلَّا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَاْتُوْنَ بِخَیْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ کہا میں نے ایسا نہیں قسم ہی اس ذات پاک کی کہ جان میری جسکے ہاتھ میں ہی نہ لاؤگے تم بہتر اس چیز سے کہ جانتا ہوں میں ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ انْصَرَفَ یہہ بات ابوسعید نے تین بار کہے اور بعد اسکے

چلے گئے اور جماعت مین داخل ہوئے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ** نماز عید کی خطبے کے قبل پڑہنا رسول خدا کی چال ہی اور سب کو اس بات پر اتفاق ہی اور خلفاے راشدین کا عمل بھی ویسا ہی تھا اول جسنے کہ خطبہ عید کا نماز کے قبل پڑہنا شروع کیا مروان ہی کس واسطے کہ اسنے خطبے مین بعضے بزرگون کا سب کرتا اور انکو بد کہتا تھا اس سبب سے لوگون نے انکا خطبہ سنا چھوڑ دیا تب وہ چاہا کہ پہلے خطبہ پڑہنا نماز تو باقی رہتی ہی لوگ بجا سکیگے خطبہ سنینگے بعضون نے کہا ہی اول جسنے کہ خطبہ کو نماز عید پر مقدم کیا معاویہ بن ابوسفیان ہی تب مروان نے جو مدینے مین انکا عامل تھا اور زیاد نے جو بصرے کا عامل تھا وے بھی اسکی متابعت کرکے ویسا ہی عمل شروع کئے واللہ اعلم

بَابٌ فِی الْاُضْحِیَۃِ

یہ باب ہی بیان مین قربانی کے **فائدہ** مذہب مین امام ابوحنیفہ کے قربانی واجب ہی ہر مسلمان پر جو حر اور مقیم اور تیسیر والا ہو اور امام شافعی کے مذہب مین سنت موکدہ ہی اور امام احمد کے مذہب مین دو قول ہین قول مختار اور مشہور قربانی سنت موکدہ ہی دوسرا یہہ کہ واجب ہی اور امام مالک کے مذہب مین سنت واجبہ ہی یعنے سنت موکدہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبے کبودرنگ والے سینگہ دار ذَبَحَہُمَا بِیَدِہٖ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ ذبح کیا حضرت نے ان دونون دنبون کو اپنے ہاتھ سے اور بسم اللہ اللہ اکبر کہا قَالَ رَاَیْتُہٗ وَاضِعًا قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِہِمَا کہا انس نے دیکھا مین حضرت کو رکھے ہوے تھے اپنے قدم اسکے پہلو پر وَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے تھے بسم اللہ واللہ اکبر مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ یَطَاُ فِیْ سَوَادٍ وَیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ وَیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیا دنبہ سینگہ دار لانے کا کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنے پانون سیاہ ہون اور بیٹھتا ہو سیاہی مین یعنے چھاتی اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکھتا ہو سیاہی مین یعنے آنکہ سیاہ ہون فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ پھر لایا گیا ایسا دنبہ تاکہ قربانی کرین اسکو قَالَ یَا عَائِشَۃُ ہَلُمِّی الْمُدْیَۃَ فرمایا ای عائشہ لے آو چھری ثُمَّ قَالَ اشْحَذِیْہَا

بحجرٍ ففعلتُ ثمّ اخذہا واخذ الکبشَ فاضجعہ ثمّ ذبحہ پھر فرمایا تیز کر تو اسکو پتھر سے پھر تیز کر دی مین نے پھر لیا چھری اور پکڑا دنبے کو اور لِٹایا اسکو پھر ذبح کیا ثمّ قال بسم اللّٰہ اللّٰہم تقبّل من محمّدٍ واٰلِ محمّدٍ ومن امّۃِ محمّدٍ ثمّ ضحّٰی بہٖ پھر کہا بسم اللہ ای پروردگار قبول کر محمد سے اور محمد کی آل سے اور محمد کی امت سے پھر چاشت کا کھانا کھلایا اس سے لوگون کو رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وعن جابرٍ قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لا تذبحوا الّا مسنّۃً اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح نکرو سوا مسنہ کے الّا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃً من الضّأن مگر یہہ کہ مشکل ہو تمپر اسکا ملنا تو ذبح کرو چھے مہینون کا دنبہ رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے فائدہ مسنہ وہ اونٹ ہی کہ پانچ سال کا پورا ہوکے چھٹے برس مین پانون رکھے اور مسنہ وہ گائے بیل بھیس کھنگا کہ پورے دو برس کا ہو اور تیسرے سال مین پانون رکھے اور مسنہ وہ بکرا چھیلا دنبہ ہی کہ پورے ایک برس کا ہو مذہب حنفی مین ان سب اقسام مین سے قربانی کے واسطے مسنہ شرط ہی مگر دنبہ چھیلا پورے چھے مہینون کا ہوکے ساتوین مہینے مین قدم رکھا ہو اور جسم مین بڑا ہو اور دور سے دیکھین تو ایک برس کا معلوم ہو قربانی کے واسطے درست ہی اگر دبلا ہو اور چھوٹا نظر آوے ہو تو جایز نہین مگر یہہ کہ پورے برس کا ہو اسیطرح ہدایہ مین لکھا ہی وعن عقبۃ بن عامرٍ انّ النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم اعطاہ غنمًا یقسمہا علٰی صحابتہٖ ضحایا اور روایت ہی عقبہ بن عامر صحابی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیا اسکو بکریون کا گلہ کہ بانٹے اسکو حضرت کے اصحاب بطور قربانی کے پھر اسنے بانٹ دیا انکو فبقی عتودٌ فذکرہ لرسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فقال ضحّ بہٖ انت پھر باقی رہا ایک بکرا ایکسالا تب ذکر کیا عقبہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب تقسیم ہاچکے ایک بکرا باقی ہی پھر فرمایا حضرت نے قربانی کر اسکو تو وفی روایۃٍ قلتُ یا رسول اللّٰہ اصابنی جذعٌ قال ضحّ بہٖ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا مین ای رسول خدا پہنچا مجھکو ایک دنبے کا بچہ چھے مہینون کا فرمایا تو قربانی کر اسکو متّفقٌ علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وعن ابن عمر قال کان النّبیّ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم یذبح وینحر بالمصلّٰی اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم ذبح کرتے اور نحر کرتے عیدگاہ میں **فائدہ** سب جانوروں کے ذبح کو ذبح کہتے ہیں اور اونٹ کے ذبح کو نحر اور نحر کبھو منہ میں ذبح کی بھی آتا ہے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گاے قربانی واقع ہوتی ہی سات شخص سے جو شریک ہوں اور اونٹ بھی سات شخص سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَهٗ روایت کیا اسکو مسلم اور ابو داود نے اور لفظ ابو داود کا ہی **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے اول دہا ذی الحجہ کا اور ارادہ کرے کوی تم میں سے کہ قربانی کرے پھر چاہئے نہ دور کرے اپنے بال اور اپنے منہ کے چمڑے پر سے کچھ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَلَا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْرًا اور ایک روایت میں آیا ہی چاہئے کہ پھر نہ لیوے اپنے بال اور نہ ناخن وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ اور ایک روایت میں آیا ہی کہ جو شخص کہ دیکھے چاند ذی الحجہ کا اور ارادہ رکھے کہ قربانی کرے پھر نہ لیوے اپنے بال اور نہ اپنے ناخن سے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی کوی ایام کہ عمل نیک اُن میں بہت محبوب ہو اللہ کے پاس ان دس دنوں سے قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عرض کئے صحابہ نے ای رسول خدا اور نہ جہاد اللہ کی راہ میں جو اس ایام کے سواے کریں قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ فرمایا اور نہ جہاد اللہ کی راہ میں مگر وہ شخص کہ نکلا اپنے جان اور مال سے پھر نہ پھرا جان اور مال سے کچھ بچا کر یعنے وہ شہید ہوگیا البتہ شہید کی فضیلت بہت بڑی ہی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسرا

باب فی الاضحیۃ

عن جابرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ ذبح کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کے دن یعنے قربانی کے روز دو دنبے سینگھ دار کبود رنگ خصی کئے ہوئے **فائدہ** موجوء وہ ہی کہ خصیون کو لگڑ ڈالین خصی وہ ہی خصیون کو باہر نکال ڈالین فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ پھر متوجہ کئے قبلے طرف ان دونون دنبون کو کہے اِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ تحقیق مین نے متوجہ کیا اپنا منہہ اسکی طرف جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو جس حال مین مذہب پر ابراہیم کے ہون خواہش کرنے والا حق کا اور نہین ہون مین مشرکون مین سے تحقیق نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور مرنا میرا اللہ کے واسطے ہی نہین ہی کوی اسکا شریک اور اسی کا حکم ہی مجکو اور مین ہون مسلمانون مین سے اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ اى پروردگار قربانی تیری فضل سے ہی اور تیرے لئے ہی قبول کر محمد سے اور اسکی امت سے بسم اللہ اللہ اکبر پھر ذبح کئے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وَاَبِيْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيِّ ذَبَحَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور ایک روایت مین احمد اور ابوداؤد اور ترمذی کے یون آیا ہی کہ ذبح کیا حضرت نے اپنے ہاتھ سے اور کہا بسم اللہ اللہ اکبر ای پروردگار قبول کر اسکو مجھ سے اور اس شخص سے کہ نہ قربانی کیا ہو میری امت مین سے

وعن حنشٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا اور روایت ہی حنش تابعی سے کہا اسنے کہ دیکھا مین حضرت علی کو قربانی کرتے تھے دو دنبے تب کہا مین انکو کیا ہی یہہ کہ آپ دو دنبے قربانی کرتے ہو ایک کفایت نہین کرتا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ تب فرمایا حضرت علی نے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وصیت فرماے مجھکو کہ قربانی کرون مین انکے طرف سے سو مین قربانی کرتا ہون انکے طرف سے

فائدہ حضرت علی مرتضی رسول کریم کے طرف سے ہر سال قربانی کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ قربانی اقربا کی طرف سے دینا جایز ہی بعضے علما جایز نہین رکھے ہین رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ روایت کیا اسکو ابوداود نے اور روایت کیا ترمذی نے مانند اسکے **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَیْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّیَ بِمُقَابَلَۃٍ وَلَا مُدَابَرَۃٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب دیکھین ہم آنکھ اور کان کو قربانی کے جانور کا اور حکم کیا ہمکو کہ قربانی نکرین ہم کان کٹا ہوا جانور آگے کے طرف سے اور نہ پیچھے کی طرف سے کان کٹا ہوا جانور اور نہ کان چیرا ہوا جانور اور نہ کان چھیدا ہوا جانور رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ انْتَھَتْ رِوَایَتُہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ وَالْاُذُنَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور آخر ہوی روایت ابن ماجہ کی اسکے قول والاذن تک **وَعَنْہُ** قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ نُضَحِّیَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ اور بھی روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ قربانی کرین ہم ٹوٹے سینگھ اور ٹوٹے کان کا جانور رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا یُتَّقٰی مِنَ الضَّحَایَا اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے کہ کون سے جانور سے پرہیز کیا جاتا ہی قربانی مین یعنے کون سے قربانی نکیا چاہیئے فَاَشَارَ بِیَدِہٖ فَقَالَ اَرْبَعًا پھر اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اور فرمایا کہ پرہیز کرو تم چار طور کے جانور سے اَلْعَرْجَاءُ الْبَیِّنُ ظَلْعُھَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَیِّنُ عَوَرُھَا وَالْمَرِیْضَۃُ الْبَیِّنُ مَرَضُھَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِیْ لَا تُنْقِیْ وہ لنگڑا جانور کہ ظاہر ہو جسکا لنگڑا پن اور کانا جانور کہ ظاہر ہو جسکا کانا پن اور بیمار جانور کہ ظاہر ہو جسکا مرض اور دبلا جانور کہ جسکی ہڈی مین مغز نہو رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ روایت کیا اسکو مالک اور احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ

باب فی الاضحیۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بکبش اقرن فحیل ینظر فی سواد ویاکل فی سواد ویمشی فی سواد اور روایت ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے ایک دنبہ سینگہ دار قوی نر سیاہ آنکھ اور سیاہ منہہ اور کالے پانون والے سے رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے وعن مجاشع من بنی سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول ان الجذع یوفی مما یوفی منہ الثنی اور روایت ہی مجاشع سے جو بنی سلیم مین سے ہی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق دنبہ پورے چھے مہینون کا کفایت کرتا ہی ثنی یعنے اچھے مہینون کا چھیلا برابر ثنی کے ہی قربانی کے واسطے اور ثنی وہ ہی کہ بکرا ایک برس کا ہو کر دوسرے سال مین قدم رکھے اور گاے بیل دو برس کے ہوکے تیسرے سال مین پانون رکھین اونٹ پانچ برس کا ہو کر چھٹے سال مین قدم رکھا ہو اور انکو ثنی کہنے کا وجہ یہہ ہی ان سبھون اس مدت مین جو لگا گیا دو دانت توڑکے دو دانت لاتے ہین اس واسطے انکو ثنی کہتے ہین رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ روایت کیا ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نعمت الاضحیۃ الجذع من الضان اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھی قربانی ہی چھے مہینون کے دنبہ سے یعنے قربانی جائز ہی اس سے - برخلاف مینڈے کے کہ چھے مہینون کا ہو تو قربانی اُن سے درست نہین رواہ الترمذی روایت کیا اسکو ترمذی نے وعن ابن عباس قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فحضر الاضحی اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر مین پھر آیا دن عید قربانی کا فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ وفی البعیر عشرۃ پھر شریک ہوے ہم لوگ گاے مین سات شخص اور اونٹ مین دس شخص فائدہ اسپر عمل ہی بعضے علما کا اور جمہور کے پاس یہہ حکم جو اونٹ کا ہی منسوخ ہی بلکہ گاے اور اونٹ دونون برابر ہین اس حکم مین سو ہر ایک مین سات سات آدمی سے زیادہ شریک نہوا چاہیے

رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ
روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن غریب ہے

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین عمل کیا آدم کے بیٹے نے کوی عمل نحر کے دن کہ زیادہ وہ پیارا ہو اللہ کے پاس خون بہانے سے یعنے قربانی کرنا اس دن وَاِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا اور تحقیق وہ قربانی کا جانور آویگا قیامت کے دن اپنے سینگون سمیت اور بالون سمیت اور کھرون سمیت یعنے وہ جانور میزان مین تولا جاتا ہی ان سب چیزون سمیت اور میزان کا پلہ بھاری کرتا ہی وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا اور تحقیق خون پڑتا ہی اللہ تعالی کے جناب مین قبولیت کے مکان مین قبل گرنے کے زمین پر سو خوش کرو قربانی سے اپنے جان رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَہٗ فِیْھَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّۃِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ نہین ہی کوی ایام زیادہ پیارا اللہ کے پاس کہ عبادت کی جاوے اللہ کی اس مین دہے سے ذی الحجہ کے یعنے اس دہے مین عبادت بہت پسند ہے اور ہی دوسرے دنون کی عبادت سے خصوصا قربانی کرنا اس مین بہت پیارا عمل اور افضل ہی یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِنْھَا بِصِیَامِ سَنَۃٍ وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِنْھَا بِقِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ برابر کیا جاتا ہی روزہ ہر روز کا اس مین سے ساتھ روزے ایک برس کے اور قیام ہر رات کا اس مین سے برابر ہی قیام لیلۃ القدر کے

فائدہ علما کو اختلاف ہی کہ عشرہ اول ذی الحجہ کا افضل ہی یا عشرہ آخر رمضان کا قول مختار وہ ہی کہ عشرہ ذی الحجہ کے دن افضل ہین کیونکہ عرفے کا روزہ ان مین ہی اور عشرہ آخر رمضان مین راتین افضل ہین کیونکہ شب قدر ان مین رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اسناد اسکی ضعیف ہین

الفصل الثالث فصل تیسری

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ شَھِدْتُ الْاَضْحٰی یَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

علیہ وسلم روایت ہی جندب بن عبداللہ سے کہا اسنے کہ حاضر ہوا مین عید الضحی کے دن
جو قربانی کا روز ہی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فلم یعد ان صلی وفرغ من
صلوتہ وسلم فاذا ھو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلوتہ پھر
نہ پھرے حضرت نے نماز پڑہنے سے اور فارغ ہوے اپنی نماز سے اور سلام پھیرے پھر
یکایک دیکھا حضرت نے گوشت قربانی کا کہ تحقیق ذبح کئے گئے تھے قبل اسکے کہ فارغ ہون حضرت
اپنی نماز سے فقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی تب فرمایا جسنے کہ ذبح کیا ہو
قبل اسکے نماز پڑہی جاوے یا فرمایا کہ نماز پڑہین ہم **فائدہ** راوی شک کرتا ہی کہ حضرت
یصلی فرمایا یا نصلی فلیذبح مکانہا اخری پھر چاہئے کہ ذبح کرے بجاے اسکے قربانی
دوسری وفی روایۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب
ثم ذبح اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ کہا جندب نے نماز پڑہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے قربانی کے دن پھر خطبہ پڑہا بعد اسکے ذبح کیا وقال من کان ذبح قبل ان یصلی
او نصلی فلیذبح اخری مکانہا ومن لم یذبح فلیذبح بسم اللہ اور فرمایا حضرت
نے جو کوی ذبح کیا ہو قبل اسکے کہ نماز پڑہی جاوے یا فرمایا کہ نماز پڑہین ہم پھر چاہئے
کہ ذبح کرے بجاے اسکے دوسری اور جس شخص نے ذبح نکیا ہو آگے نماز کے سو چاہئے کہ ذبح
کرے ساتھ نام اللہ کے یعنے اسکی قربانی درست ہی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور
بخاری کا اس حدیث پر **وعن** نافع ان ابن عمر قال الاضحی یومان بعد
یوم الاضحی اور روایت ہی نافع سے کہ ابن عمر نے کہا قربانی دو روز درست ہی.
بعد روز عید قربان کے **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ قربانی تین روز جایز ہی عید کا
روز بعد نماز کے اور عید کے بعد دو روز گیارھوین اور بارھوین اور یہی ہی مذہب امام
ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام احمد ابن حنبل اور امام شافعی کے پاس تین روز سواے
عید کے دن کے تو انکے پاس چار روز قربانی کرنا جایز ٹھہرا رواہ مالک وقال
بلغنی عن علی بن ابی طالب مثلہ روایت کیا اسکو مالک نے اور کہا کہ حدیث
پہنچی مجکو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مانند اسکے **وعن** ابن عمر قال
اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ عشر سنین یضحی اور
روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ اقامت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے

مین دس برس قربانی کیا کرتے تھے ہر سال اس سے معلوم ہوا کہ رسول خدا نے ہجرت سے دوسرے سال قربانی فرمانا شروع کیا تو سب دس برس ہوے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا هٰذِهِ الْأَضَاحِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا اسنے کہ پوچھا اصحاب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ای رسول خدا کیا قربانی کرنا اور اصل اسکا کیا ہی قَالَ سُنَّةُ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ فرمایا حضرت نے سنت تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ عرض کیے پھر کیا ثواب ہی ہمکو اس مین ای رسول خدا فرمایا ہر بال کے بدلے مین جانور قربانی کے ایک نیکی ہی قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ کہے پھر صوف مین کیا ثواب ہی ای رسول خدا فرمایا بدلے مین ہر بال کے صوف سے ایک نیکی ہی **فائدہ** شعر بال کو اور صوف روئین کو کہتے ہین اور روئین دنبے بکرے پر ہوتی ہین اور شعر کا لفظ صوف پر بھی بولتے ہین رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ نے

بَابُ الْعَتِيْرَةِ

یہہ باب ہی بیان مین عتیرہ کے **فائدہ** عتیرہ بوزن فعیلہ کے اس بکری کو کہتے ہین جو جاہلیت مین رجب کے مہینے مین بتون کے نام پر ذبح کرتے تھے اور اسلام کے ابتدا مین مسلمانون نے بھی اللہ کے واسطے کرتے تھے بعد اسکے وہ منسوخ ہو گیا اگر کوی اللہ کے واسطے قربانی رجب مین کرے تو منع بھی نہین اللہ کے واسطے جیسا سب مہینون مین قربانی درست ہی ویسا ہی رجب مین بھی درست

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ روایت ہی ابوہریرہ سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہین ہی فرع اور نہ عتیرہ قَالَ وَالْفَرَعُ أَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهُ لِطَوَاغِيْتِهِمْ کہا راوی نے اور فرع پہلا بچہ جانور کا کہ پیدا ہوتا کافرون کے یہان سے وہ سب ذبح کرتے انکو اپنے بتون کے واسطے وَالْعَتِيْرَةُ فِيْ رَجَبٍ عتیرہ وہ جانور ہی جو ذبح کرتے رجب مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** یہہ حدیث دلیل ہی عتیرہ کے منع اور حرام ہونے پر

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری

عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ

روایت ہی مخنف بن سلیم سے کہا اسنے کرتھے ہم لوگ ٹھہرنے والے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے عرفات مین پھر سنا مین نے حضرت کو فرماتے تھے یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰی کُلِّ اَهْلِ بَیْتٍ
فِیْ کُلِّ عَامٍ اُضْحِیَّةً وَعَتِیْرَةً ای لوگو تحقیق ہی گھر والے پر لازم ہی ہر سال مین قربانی او
عتیرہ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِیْرَةُ هِیَ الَّتِیْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِیَّةَ کیا جانتے ہو تم کیا ہی عتیرہ
عتیرہ وہی جسکو نام رکھتے ہو تم رجبیہ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ
مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ ضَعِیْفُ الْاِسْنَادِ وَقَالَ
اَبُوْدَاوٗدَ وَالْعَتِیْرَةُ مَنْسُوْخَةٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی او
ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی اسناد مین ضعیف ہی اور کہا ابو داود
نے اور عتیرہ منسوخ ہی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِیَوْمِ الْاَضْحٰی عِیْدًا جَعَلَهُ
اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حکم کیا گیا مین قربانی کے دن عید کرنے کا مقرر کیا ہی اسکو اللہ نے اس امت
کے واسطے قَالَ لَهُ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِیْحَةً اُنْثٰی اَفَاُضَحِّیْ
بِهَا کہا حضرت سے ایک مرد نے ای رسول خدا خبر دو مجکو اگر نپاؤن مین مگر عاریت کا جانور
مادہ کیا قربانی کرون مین اسکو قَالَ لَا وَلٰکِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ
شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِیَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فرمایا حضرت نے مت
لیکن دور کر اپنے بال اور اپنے ناخن اور کتروا اپنی مچھ اور مونڈ اپنے ناف کے نیچے کے
بال پھر یہہ ہی پوری قربانی تیری اللہ کے نزدیک یعنے تجھے اس سے قربانی کا ثواب ملیگا
منیحہ کہتے ہین اس دودھ والی اونٹنی اور گاے اور بکری کو کہ عرب کے محتاجون کو دیتے تھے
کہ اسکے دودھ دہی گھی سے ایک مدت تک فایدہ لیوین جب احتیاج باقی نرہے پھیر دیوین
اسنے ویسے جانور کو قربانی کرنے کا حکم مانگا تو حضرت نے منع فرمایا اور ایسے کام جو اسکو
قربانی کا ثواب دیتے ہین بتا دیا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد
اور نسائی نے **بَابُ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ** یہہ باب ہی بیان مین نماز
پڑھنے کے سورج گہن اور چاند گہن مین **فائدہ** مشہور لغت مین یہہ ہی کہ سورج گہن کو
کسوف اور چاند گہن کو خسوف کہتے ہین اور بعضون نے دونون گہن کو لفظ کسوف یا خسوف

سعایت کیا ہی حنفی مذہب مین سورج گہن کی دو رکعت نماز ہی جماعت کے ساتھ ہر رکعت مین ایک رکوع
جیسا کہ سب نمازون مین ہی اور اسکے لئے خطبہ نہین اور چاند گہن کی نماز کو جماعت نہین ہر شخص
جدا جدا پڑہے دلیل انکی حدیث ابن عمر کی ہی شافعی مذہب مین دونون گہن کی نماز مین جماعت
اور خطبہ اور ہر رکعت مین دو رکوع ہی سند انکی حدیث ابن عباس کی ہی اور مذہب حنبلی مین
بھی یہی مشہور ہی **الفصل الاول** فصل پہلی عَنْ[1] عَائِشَةَ قَالَتْ
اِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا
اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ روایت ہی عایشہؓ سے کہی کہ تحقیق آفتاب کو گہن لگا زمانے مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنے بعد ہجرت کے مدینے مین پھر بھیجا پکارنے والے کو پکار دیا کہ
نماز جمع کرنے والی ہی یعنے سب لوگ نماز کو حاضر ہون تب لوگون نے جمع ہوئے فَتَقَدَّمَ
فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ پھر آگے گئے حضرت اور نماز
پڑہے چار رکوع دو رکعتون مین اور چار سجدے یعنے ہر رکعت مین دو رکوع کیا بخلاف
اور نمازون کے اور سجدے کئے موافق معمول کے قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا
قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ کہے حضرت عایشہ نے نہین رکوع
کی مین نے کوئی رکوع کبھی اور نہ سجدہ کئی کوئی سجدہ کبھی کہ ہو دراز زیادہ اس سے یعنے
سب نمازون کے رکوع اور سجود سے نماز کسوف کا رکوع اور سجود جو مین نے کی بہت
دراز تھا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْهَا[2] قَالَتْ جَهَرَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ اور بھی روایت ہی حضرت
عایشہ سے فرماے کہ پکار کر پڑہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند گہن کی نماز مین اپنی قرات
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ[3] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ اور روایت ہی عبد اللہ بن
عباس سے کہا اسنے سورج گہن لگا زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر نماز پڑہی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور لوگون نے انکے ساتھ یعنے حضرت نے امامت کی سب
لوگ اقتدا کئے فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ پھر قیام کیا حضرت نے
قیام دراز قریب پڑہنے سورۂ بقر کے یعنے اسقدر قیام کئے کہ جس مین سورۂ بقر پڑہا

جاوے ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ
الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ پھر رکوع کیا رکوع دراز پھر سر
اٹھا پھر قیام کیا قیام دراز اور وہ کم تھا پہلے قیام سے پھر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ کم تھا پہلے رکوع سے
ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ پھر سر اٹھایا رکوع سے اور سجدہ کیا یعنے دو سجدے جیسا کہ سب نمازوں میں ہی
ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ
دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ پھر قیام کیا قیام دراز اور وہ کم تھا پہلے قیام سے اور بعد اسکے
رکوع کیا رکوع دراز اور وہ کم تھا پہلے رکوع سے ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ
الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ
ثُمَّ انْصَرَفَ پھر سر اٹھایا اور قیام کیا قیام دراز اور وہ کم تھا پہلے قیام سے پھر رکوع کیا
رکوع دراز اور وہ کم تھا پہلے رکوع سے پھر سر اٹھایا اور سجدہ کیا پھر پھرے نماز پڑھ کے
وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ اور تحقیق روشن ہوگیا تھا آفتاب فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ پھر فرمایا تحقیق سورج
اور چاند دو نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں میں سے گہن نہیں لگتے کسی کے مرنے کے سبب
اور نہ کسی کے جینے کے سبب یہہ اسواسطے فرمایا کہ اہل جاہلیت کا اعتقاد تھا کہ خسوف اور کسوف
بڑے بھاری حادثے کے سبب سے ہوتا ہی اور اتفاقاً اُس روز ابراہیم رسول خدا کے فرزند کا
وفات ہوا تھا تو لوگ کہنے لگے کہ اسی سبب سے گہن لگا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے
کا وفات ہوا تب حضرت نے فرمایا کہ ایسا اعتقاد نرکھا چاہئے بلکہ یہہ اللہ کی قدرت کی نشانی
ہی کہ ایسا نور رکھنے والوں کو جن سے سارا جہان منور ہوتا ہی ایک آن میں بے نور بھی
کر دیا فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ پھر جب دیکھو تم یہہ یعنے کسوف یا خسوف کو تو ذکر
کرو اللہ کا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا عرض
کئے صحابہ نے ای رسول خدا دیکھا ہمنے آپکو کہ قصد کیا آپ نے کسی چیز کو لینے کا اپنے اس
مقام میں یعنے اس جگہہ میں جو آپ نماز پڑہتے تھے یا وعظ کرتے تھے ویسی وقت میں کچھ
لینے کا قصد فرماے ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ پھر دیکھا ہمنے آپکو کہ ہٹتے آپ
پیچھے کو فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ
مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا تب فرماے حضرت نے تحقیق دیکھا میں نے بہشت کو اور قصد کیا

مین اس سے انگور کا خوشہ لینے کا اور اگر لیتا مین اسکو تو تحقیق کھاتے تم اس مین سے جب تک
باقی رہتی دنیا یعنے ہمیشہ کھاتے رہتے اسطور سے کہ جو دانہ کہ اس سے کھاتے دوسرا دانہ اسکی
جگہہ پر موجود ہو جاتا جیسا بہشت کے سب میوؤن کی خاصیت ہی وَرَاَیْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ
کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ اور دیکھا مین نے آگ کو
پھر نہ دیکھا مین نے مانند آجکے دیکھنے کے کوئی جگہہ زیادہ بری اور بد اور دیکھا مین نے بہت
لوگ اسکے عورتین فَقَالُوْا بِمَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِکُفْرِهِنَّ قِیْلَ یَکْفُرْنَ بِاللّٰهِ تب
عرض کئے صحابہ نے کس سبب سے ای رسول خدا عورت اکثر اہل نار ہین فرمایا سبب انکے کفر کرنیکے
لوگون نے کہا کیا کفر کرتے ہین اللہ کے ساتھ قَالَ یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ
اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَیْئًا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ مِنْكَ خَیْرًا قَطُّ
فرمایا ناشکری کرتی ہین خاوند کی اور ناشکری کرتی ہین احسان کی اور اگر تو نیکی کرے ان مین سے کسی کے
ساتھ مدت تک پھر دیکھے تجھ سے ذری بدی تو کہنے لگے کہ نہین دیکھی مین نے تجھ سے کچھ بھلائی
کبھی مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وعن[۳] عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِیْثِ
ابْنِ عَبَّاسٍ اور روایت ہی عائشہؓ سے مثل حدیث ابن عباس کے اور اس مین اتنا زیادہ ہی
اس سے وَقَالَتْ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ اور کہے عائشہ سجدہ کیا حضرت نے اور دراز کیا
سجدہ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ پھر فارغ ہوے اور اُسلئے نماز سے اور
تحقیق روشن ہو گیا تھا آفتاب فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ پھر خطبہ فرمایا
حضرت نے لوگون کو پھر حمد کیا اللہ کا اور تعریف کی اسپر ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ
اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِكَ
فَادْعُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا پھر فرمایا تحقیق سورج اور چاند دو
نشانیان ہین نشانیون سے اللہ کی گہن نہین لگتے کسی کی موت سے اور نہ کسی کی زندگی سے پھر جب
دیکھو تم یہہ سو پکارو اللہ کو اور دعا مانگو اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور صدقہ دیو ثُمَّ قَالَ یَا اُمَّةَ
مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ اَنْ یَّزْنِیَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِیَ اَمَتُهٗ پھر
فرمایا ای امت محمد کی قسم ہی اللہ کی نہین کوئی غیرت مند زیادہ اللہ سے یہہ کہ زنا کرے غلام
اسکا یا زنا کرے باندی اسکی یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ
قَلِیْلًا وَّلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا ای امت محمد کی قسم ہی اللہ کی اگر جانتے تم وہ چیز کہ مین جانتا ہون

احوال قیامت اور آخرت کا اور اللہ کے جلال اور قہاری صفت تو بیشک ہنستے تم تھوڑا اور روتے
تم بہت مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ
خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزِعًا اور روایت ہی موسیٰ اشعری
سے کہا اسنے سورج گہن لگا پھر کھڑے ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھبراے ہوئے یَخْشٰى
اَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ ڈرتے تھے کہ کہین ہووے قیامت یعنے راوی کہتا ہی کہ حضرت نے
ایسا گھبراے کہ گویا قیامت آگئی فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوْعٍ وَسُجُوْدٍ
مَا رَاَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ پھر آے مسجد کو اور نماز پڑہے بہت دراز قیام اور رکوع اور سجود
سے نہین دیکھا مین نے حضرت کو کبھی کرتے مانند اسکے وَقَالَ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِيْ
يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهٗ
اور فرمایا یہہ نشانیان ہین کہ بھیجتا ہی انکو اللہ نہین ہوتے ہین کسی کی موت اور زندگی کے
سبب ولیکن ڈراتا ہی اللہ ان نشانیون سے اپنے بندون کو فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا
مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ پھر جب دیکھو تم کوئی چیز ان مین
سے تب ڈرو اللہ سے اور پناہ ڈھونڈھو اسکی ذکر اور اسکی دعا اور اسکے استغفار کے ساتھ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ انْكَسَفَتِ
الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ
بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ سورج گہن
لگا زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جس دن وفات پاے ابراہیم بیٹے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ پھر نماز پڑہے لوگون کے ساتھ
چھے رکوع چار سجدے یعنے دو رکعت پڑہائی ہر رکعت مین تین رکوع اور دو سجدے رَوَاهُ
مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ نماز پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
سورج گہن لگا آٹھ رکوع چار سجدون مین یعنے دو رکعت پڑہے ہر رکعت مین چار رکوع اور دو
سجدے وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے مانند اسکے رَوَاهُ
مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ

أَرْتَمِيْ بِأَسْهُمٍ لِيْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ
فَنَبَذْتُهَا اور روایت ہی عبدالرحمن بن سمرہ سے کہا اسنے تھا مین تیر اندازی کرتا اپنی تیرونسے
مدینے مین زندگی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوقت سورج گہن لگا تب پھینک دیا
مین نے تیرون کو ہاتھہ سے فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ پھر کہا مین نے قسم اللہ کی تحقیق دیکھونگا مین اس حال
کو کہ ظاہر ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے آفتاب کو گہن لگنے مین یعنے حضرت
کو دیکھون کہ کیا حال ہی اور کس طرح ہین اسوقت مین قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلٰوةِ
رَافِعٌ يَدَيْهِ کہا عبدالرحمن بن سمرہ نے پھر آیا مین حضرت پاس اور حضرت کھڑے تھے نماز مین
اٹھائے ہوے اپنے دونون ہاتھہ فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى
حُسِرَ عَنْهَا پھر شروع کئے حضرت نے سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ کہنے
اور دعا مانگنے یہان تک کہ گہن دور کیا گیا آفتاب سے فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَأَ سُوْرَتَيْنِ
وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ پھر جب دور کیا گیا گہن آفتاب سے پڑہے دو سورے اور نماز پڑہے
دو رکعت **فائدہ** صورت اسکی یہہ ہی کہ حضرت تحریمہ باندھہ کے نماز مین کھڑے رہے اور
رہے اور تسبیح اور تہلیل اور تکبیر و تحمید کہتے اور دعا مانگتے رہے آفتاب کا گہن چھوٹنے تک
جب گہن چھوٹا سورہ پڑہے رکوع اور سجدے کئے پھر کھڑے ہوے دوسری رکعت بھی
پڑھہ کر سلام پھیرے رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ صَحِيْحِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَكَذَا
فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِيْ نُسَخِ الْمَصَابِيْحِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ روایت کیا اسکو
مسلم نے اپنے صحیح مین عبدالرحمن بن سمرہ سے اور اسیطرح ہی شرح سنت اور مصابیح کے
نسخون مین جابر بن سمرہ سے **وَعَنْ** أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ اور روایت ہی اسماء بنت
ابی بکر سے کہی اسنے تحقیق حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے آزاد کرنے غلام کے
سورج گہن مین رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا روایت ہی سمرہ بن جندب سے
کہا اسنے کہ نماز پڑہا ہمارے ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتاب گہن مین.

نہیں سنتے تھے ہم انکی آواز یعنے قرات آہستہ فرماتے تھے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَةُ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا اور روایت ہی عکرمہ سے کہا اسنے کہا گیا ابن عباس سے مرگئین فلانی یعنے بعض بی بیون مین سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر اونہے گرپڑے سجدہ کرتے ہوے فَقِيْلَ لَهُ لِمَ تَسْجُدُ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ پھر پوچھا گیا ابن عباس سے کسواسطے سجدہ کرتے ہو اس وقت مین فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَةً فَاسْجُدُوْا تب کہا ابن عباس نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم کوی نشانی مثل بلا وغیرہ کے جو خدا ڈراتا ہی اپنے بندونکو اس سے تب سجدہ کرو اور پناہ مانگو اور زاری کرو وَاَيُّ اٰيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور کونسی نشانی بڑی سخت ہی چلے جانے سے بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **فائدہ** حضرت کے بی بیان کو فضیلت اور برکت صحبت کی ایسی حاصل تھی کہ کسی صحابی کو حاصل نتھی اور گھر کے اندر کے احوال حضرت کے انکو خوب معلوم تھی وہ دوسرون کو کب معلوم ہین تو انکے مرنے سے یہہ سب فائدے جاتے رہے اس سے بڑی اور کونسی مصیبت ہوگی رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ فَقَرَاَ سُوْرَةً مِّنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ روایت ہی ابی بن کعب سے کہا اسنے سورج گہن لگا زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر نماز پڑہا حضرت صحابہ کو پھر ایک سورہ لنبی پڑہی اور رکوع کئے اس رکعت مین پانچ رکوع اور سجدہ کئے دو سجدے ثُمَّ قَامَ اِلَى الثَّانِيَةِ فَقَرَاَ سُوْرَةً مِّنَ الطُّوَلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ پھر کھڑے دوسری رکعت اور پڑہے ایک سورہ لنبی پھر رکوع کئے اس رکعت مین بھی پانچ رکوع اور سجدے کئے دو سجدے ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا پھر بیٹھے رہے بعد نماز جیسا کہ وہ سامھنے قبلے کے تھے دعا مانگتے تھے یہان تک کہ آفتاب

روشن ہوا اور گہن اسکا نکل گیا رواہ ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **وعن** النعمان بن بشیر قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یصلی رکعتین رکعتین ویسئل عنہا حتی انجلت الشمس اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہا سورج گہن لگا زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر شروع کیا حضرت نے نماز پڑہنا دو دو رکعت اور سوال کرتے تھے اللہ سے اسکا گہن چھوٹنا یہان تک کہ روشن ہوا آفتاب رواہ ابو داؤد وفی روایۃ النسائی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی حین انکسفت الشمس مثل صلوتنا یرکع ویسجد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت مین نسائی کی ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہے اس وقت کہ گہن کھایا آفتاب مانند نماز ہماری کے رکوع کرتے تھے اور سجدہ کرتے یعنے جیسا ہم لوگ ہمیشہ نماز پڑہتے اور ہر رکعت مین ایک رکوع کرتے ہین ویسا ہی حضرت سورج گہن کی نماز پڑہے یہہ دلیل ہی حنفی مذہب کی کہ انکی یہان کسوف کی نماز مین ہر رکعت مین ایک ہی رکوع ہی وله فی اخری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما مستعجلا الی المسجد وقد انکسفت الشمس فصلی حتی انجلت اور نسائی کی دوسری روایت مین یون آیا ہی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن جلدی کرتے ہوے مسجد کی طرف اور تحقیق گہن کھایا تھا سورج پھر نماز پڑہے یہان تک کہ روشن ہوا آفتاب ثم قال ان اہل الجاہلیۃ کانوا یقولون ان الشمس والقمر لا ینخسفان الا لموت عظیم من عظماء اہل الارض پھر فرمایا تحقیق اہل جاہلیت کہتے تھے کہ بیشک سورج اور چاند گہن نہین کہاتے مگر سبب مرنے کسی بڑے حاکم کے زمین حاکمون مین سے وان الشمس والقمر لا ینخسفان لموت احد ولا لحیوتہ ولکنہما خلیقتان من خلقہ یحدث اللہ تعالی فی خلقہ ما شاء اور تحقیق آفتاب اور ماہتاب گہن نہین کہاتے کسی کے مرنے سے اور نہ کسی کے جینے سے ولیکن وے دونون مخلوق ہین اللہ کے مخلوقات مین سے پیدا کرتا ہی اللہ نے اپنے مخلوق مین جو کہ چاہتا ہی فایہما انخسف فصلوا حتی ینجلی او یحدث اللہ امرا پھر کوی اُن دونون مین سے گہن کھایا تو نماز پڑہو تم یہان تک کہ روشن ہووا پیدا کرے اللہ کوی حکم یعنے عذاب یا قیامت آجاوے

باب فی سجود الشکر

باب سجود الشکر وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الْاَوَّلِ وَالثَّالِثِ یہہ باب ہی بیان مین سجدہ شکر کے اور یہہ باب خالی ہی پہلی فصل اور تیسری فصل سے یعنے اس باب مین فقط دوسری فصل ہی جو شرط کہ مولف نے دیباچے مین کیا ہی کہ اس قسم کی حدیث پہلی فصل مین اور ایسی حدیث دوسری فصل مین اور ایسی حدیث تیسری فصل مین لاوینگے سو اس باب مین اس قسم کی حدیث سے ہین جو دوسری فصل مین لانے قابل ہین فائدہ شکر کا سجدہ امام شافعی اور احمد اور امام محمد کے پاس سنت ہی اور امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے پاس مکروہ ہی

الْفَصْلُ الثَّانِی فصل دوسری عَنْ اَبِی بَكْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَهُ اَمْرٌ سُرُوْرًا اَوْ يُسَرُّ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰی روایت ہی ابی بکرہ صحابی سے کہا اسنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتا انکو کوی کام خوشی کا یا کہ خوشی کئے جاتے کسی کام کے سبب سے تو گرتے سجدہ کرتے ہوے شکر کرنے والے واسطے اللہ تعالی کے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن غریب ہی وَعَنْ اَبِی جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا مِنَ النُّغَاشِيِّيْنَ فَخَرَّ سَاجِدًا اور روایت ہی ابوجعفر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھے ایک مرد کو جو نہایت پست قامت ضعیف حرکت ناقص خلقت تھا پھر گر پڑے سجدہ کرتے ہوے رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ مُرْسَلًا وَفِی شَرْحِ السُّنَّةِ لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ روایت کیا اسکو دارقطنی نے مرسل اور شرح سنت مین اس لفظ سے جو مصابیح مذکور ہی روایت کیا ہی فائدہ جب کیسکو بلا مین مبتلا دیکھو تو خدا تعالی سے پناہ مانگنا سنت ہی اور کہنا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ اگر بیمار اور مانند اسکے کیسکو دیکھے تو آہستہ کہنا تا دل کو اسکے درد نپہنچے اگر فاسق کو دیکھے تو علانیہ کہنا تمسخر اور توبہ کرے اور باز آوے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا اسنے نکلے ہم ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے سے ارادہ رکھتے تھے مدینے کا فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِنْ عَزْوَرَاءَ نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً پھر جب ہوے ہم قریب عزوزاء کے جو کہ اور مدینے کے

بیچ مین ایک مقام ہی اترے حضرت اونٹنی سے اور اٹھائے اپنے دونون ہاتھ پھر دعا کی اللہ سے ایک ساعت ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا طَوِيلًا ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا فَمَكَثَ پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے اور ٹھہرے رہے سجدے مین بہت وقت پھر اُٹھے اور اُٹھائے اپنے دونون ہاتھ ایک ساعت پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے دیر تک پھر کھڑے ہوئے اور اُٹھائے اپنے دونون ہاتھ تھوڑی دیر تک پھر گرے سجدہ کرتے ہوئے اور ٹھہرے سجدے مین قَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي وَشَفَعْتُ لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي فرمایا تحقیق مین نے سوال کیا اللہ سے اور شفاعت کیا اپنی امت کی پھر دیا مجھکو یعنے بخشا تہائی امت کو میرے فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا اپنے رب کے واسطے شکر کا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي ثُلُثَ أُمَّتِي پھر اٹھایا مین اپنا سر پھر سوال کیا مین اپنے رب سے اپنی امت کے واسطے تب دیا مجھکو تہائی امت میری فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي فَأَعْطَانِي الثُّلُثَ الْآخِرَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّي شُكْرًا پھر گر پڑا مین سجدہ کرتا ہوا میرے رب کے واسطے شکر کا پھر اُٹھا مین سر اور سوال کیا مین اپنے رب سے اپنی امت کے واسطے مغفرت کا پھر بخشا مجھکو تہائی جو باقی تھی پھر گرا مین سجدہ کرتا ہوا میرے رب کے واسطے شکر کا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود نے **فائدہ** یہان اشکال وارد ہوتا ہی کہ اہل کبایر کے واسطے آیات واحادیث مین وعید آئی ہی کہ عاصیون کو عذاب ہوگا اور اس حدیث سے کل امت کی بخشائش ہو چکی معلوم ہوتا ہی جواب اُسکا یہہ ہی کہ حضرت نے دنیا کے عذاب سے مثل مسخ اور خسف وغیرہ کے جو دوسرے امتون پر ہوے ہین اپنی امت کے لئے معافی مانگا اور شفاعت کی تو قبول ہو چکی بعضون نے کہا کہ آخرت کے عذاب سے امت کی مغفرت چاہا اور شفاعت کی تو قبول ہوی تو یہہ امت کہ گنہگار دوزخ مین ہمیشہ نرہیگی بلکہ حضرت کی شفاعت کے اثر سے سب چھوٹ جاوینگے

بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

یہہ باب ہی بیان مین استسقاء کے **فائدہ** استسقاء کے معنے لغت مین پانی چاہنا اور شرع مین قحط سالی مین نماز یا دعا اور سوال کرنا مینہہ کا اللہ کی درگاہ سے اور نماز استسقا سنت ہی صاحبین اور سب اماموں کے پاس سوائے امام ابو حنیفہ کے

الْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللهِ

بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِيْ
روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہا اسنے کہ نکلا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے
ساتھ عیدگاہ کی طرف نماز استسقا کی ارادے سے فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيْهِمَا
بِالْقِرَاءَةِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ وَرَفَعَ يَدَيْهِ پھر نماز پڑہی انکے ساتھ دو رکعت پکار
پڑہے ان مین قراءت اور سامھنے ہوے قبلے کے دعا کرتے تھے اور ہاتھ اُٹھاتے تھے دونون
ہاتھ اپنے وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ اور پھیرے اپنی چادر کو جب سامھنے ہوے
قبلے کے **فائدہ** صورت اسکی یون ہی کہ داہنے ہاتھ سے چادر کے بائین طرف کا نیچے کا
کنارہ پکڑے اور بائین ہاتھ سے داہنے طرف کے نیچے کا کنارہ پکڑے اور دونون ہاتھ کو
پیٹھ کے طرف سے کھینچے تاکہ جو کنارہ کہ داہنے ہاتھ سے پکڑا ہی وہ داہنے کاندھے پر
اور جو کنارہ کہ بائین ہاتھ سے پکڑا ہی بائین کاندھے پر آجاوے تا اسیطرح قحط کے
بدلے ارزانی اور تنگی کے عوض فراخی ہوجاوے حضرت نے یہہ کام اپنے اجتہاد
سے کیا یا اللہ کے حکم سے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ**[2]
اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ
دُعَائِهٖ اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ اور
روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین اٹھاتے تھے اپنے
دونون ہاتھ کسی چیز مین اپنی دعا سے مگر استسقا مین پھر تحقیق حضرت اٹھاتے تھے اپنے
دونون ہاتھ استسقا مین یہان تک کہ دیکھی جاتی تھی سفیدی حضرت کے دونون
بغلون کی **فائدہ** دعاے استسقا مین ہاتھ دعا کے لئے بہت اونچا اُٹھاتے تھے
اسی واسطے کہا ہی کہ جسقدر واقعہ سخت اور مطلب قوی ہو اسقدر ہاتھون کو اونچا کرے
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْهُ**[3] اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَاَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَاءِ اور بھی روایت ہی انس سے
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقا کیا پھر اشارہ کیا اپنے دونون ہاتھون کی پیٹھ
سے آسمان کے طرف **فائدہ** جب دعا اور سوال کسی نعمت یا بہتر چیز کا کرے تو ہاتھونکے
پیٹھ کو جو ہتھیلیان ہین اسمان کی طرف کرنا مستحب ہی اور جب کسی بلا کے دفع یا فتنہ دور
ہونے کے واسطے دعا کرے تو پیٹھ ہاتھون کی اسمان طرف اور ہتھیلیان اپنے طرف کرے

رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ قَالَ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے مینہہ کو بعد استسقا کے کہتے اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ای پروردگار برسا تو مینہہ فایدہ دینے والا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطَرٌ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ پہنچا ہمکو جسوقت کہ ہم لوگ تھے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مینہہ قَالَ فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَهُ حَتّٰى اَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ کہا انس نے پھر اتارا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کپڑے یہان تک کہ پڑا حضرت پر کچھ مینہہ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا پھر کہے ہم ای رسول خدا کس واسطے کیا آپنے یہہ قَالَ لِاَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ فرمایا اس لئے کہ وہ آیا ہی اپنے رب کے پاس سے یعنے مینہہ آیا ہی اُس عالم پاک سے اور ابتک کوی چیز اس عالم کثیف کی اس مین نہین ملی ہی اسواسطے مین اسکو اپنے بدن پر لیا ہون رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى روایت ہی عبد اللہ بن زید سے کہا اسنے کہ نکلا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدگاہ کے طرف پھر استسقا کیا یعنے مینہہ کے واسطے دعا فرمایا وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ اور پھیرے اپنی چادر کو اسوقت کہ سامھنے ہوے قبلے کے فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ دَعَا اللهَ پھر کیا داہنا کونا چادر کا اپنی بائین مونڈہے پر اور کیا بایان کونا چادر کا اپنے داہنے مونڈہے پہ پھر دعا کیا اللہ سے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابوداود نے **وَعَنْهُ** قَالَ اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهُ سَوْدَاءُ اور بھی روایت ہی عبد اللہ بن زید صحابی سے کہا اسنے کہ استسقا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکے اوپر پشمینہ کی چادر تھی سیاہ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ اَسْفَلَهَا فَيَجْعَلَ اَعْلَاهَا پھر ارادہ کیا حضرت نے کہ لیوے اسکے نیچے کا کونا اور کرے اسکے اوپر کی طرف فَلَمَّا

استسقاء

ثَقُلَتْ قَلْبَهَا عَلٰی عَاتِقَیْهِ پھر جب بھاری ہوا اُسکا پھیرنا الٹ دیتے اسکو اپنے دونوں مونڈھوں پر رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد نے

وَعَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اَبِی اللَّحْمِ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَسْقِیْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّیْتِ اور روایت ہی عمیر سے جو غلام آزاد کئے ابی لحم صحابی کے تھے کہ اسنے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو استسقا کرتے تھے احجار زیت کے پاس اور وہ نام ہی ایک جگہہ کا قَرِیْبًا مِّنَ الزَّوْرَاءِ قریب زوراء سے وہ بھی ایک مقام کا نام ہی بازار مدینہ مین قَائِمًا یَدْعُوْ یَسْتَسْقِیْ رَافِعًا یَدَیْهِ قِبَلَ وَجْهِهٖ کھڑے ہوے دعا کرتے تھے پانی مانگتے تھے اُٹھائے ہوے اپنے دونوں ہاتھ مقابل اپنے منہہ کے لَا یُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَهٗ اور اوپر نہ لیجاتے تھے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر سے جیسا کہ دعامین ہاتھ اٹھانا معترر ہی ولیا کرتے تھے رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت کیا ترمذی اور نسائی نے مثل اسکے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنے واسطے استسقا کے زینت ترک کرنے والے عاجزی کرنے والے دل سے عاجزی کرتے ہوے اور روتے ہوے رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی وابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَسْقٰی قَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِیْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَاَحْیِ بَلَدَكَ الْمَیِّتَ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اسنے اپنے باپ سے اسنے اسکے دادا سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب استسقا کرتے یعنے پانی مانگتے کہتے ای پروردگار پانی پلا اپنے بندون کو اور چارپایون کو اور پھیلا اپنی رحمت تا نباتات تر و تازہ ہون اور زندہ کر مری ہوئی زمین کو رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ روایت کیا اسکو مالک اور ابو داؤد نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوَاکِیْ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا

نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے دیکھا مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھاتے تھے ہاتھون کو اور کہتے ای پروردگار دے ہمکو پانی
سیراب کرنے والا اور چھڑانے والا شدت سے اچھا ارزانی کرنے والا فائدہ
دینے والا نہ ضرر پہنچانے ہارا جلدی آنے والا نہ دیر کرنے ہارا قَالَ فَاَطْبَقَتْ
عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ کہا جابر نے پھر چھا گئی ان پر بدلی رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ روایت
کیا اسکو ابو داود نے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَى النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُحُوْطَ الْمَطَرِ روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ کہ شکایت کیا لوگون نے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مینہ نہ برسنے کا فَاَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ
فِي الْمُصَلّٰى پھر حکم کیا حضرت نے منبر رکھنے کا تب رکھا منبر حضرت کے لئے عیدگاہ
مین وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ اور وعدہ کیا لوگون سے
ایک دن کا کہ نکلین اس دن مین قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ کہے حضرت عائشہ نے
پھر نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت آفتاب نکلنے لگا اور کنارہ
ظاہر ہوا فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ پھر بیٹھے منبر پر اور تکبیر کہے
اور حمد کیا اللہ کا ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ
عَنْ اِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ پھر فرمایا تحقیق تمنے گلہ کیا اپنے شہر کے قحط کا اور دیر
لگنے مینہ کا اسکے معمولی وقت سے جو تم پر برستا وَقَدْ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى
اَنْ تَدْعُوْهُ وَوَعَدَكُمْ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ لَكُمْ اور تحقیق حکم کیا اللہ تعالی
نے کہ دعا مانگو اس سے اور وعدہ کیا کہ قبول کرے تمہاری دعا ثُمَّ قَالَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ
وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا
اِلٰى حِيْنٍ پھر کہے حضرت نے یہہ کلمات جنکی معنی یہہ ہی کہ سب تعریف اللہ کو جو
پروردگار ہی ساری جہان کا بڑا مہربان رحم والا مالک انصاف کے دن کا

باب الاستسقاء

نہین کوئی معبود برحق سواے اللہ کے کرتا ہی جو چاہتا ہی ای پروردگار تو ہی
معبود نہین کوئی معبود برحق سواے تیرے تو بے پروا ہی اور ہم لوگ محتاج ہین
اتار ہم پر مینہہ اور کر اس مینہہ کو جو اتارتا ہی تو نے ہمارے سلئے سبب طاقت
اور قوت کا اور سبب مطلب ملنے کا ایک مدت تک ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَتْرُكِ
الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ اِبْطَيْهِ پھر اٹھایا حضرت نے اپنے دونون ہاتھ
پھر نہ چھوڑا ہاتھ اٹھانا یہان تک کہ ظاہر ہوی سفیدی انکی بغلون کی ثُمَّ حَوَّلَ
اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهٗ وَقَلَبَ اَوْحَوَّلَ رِدَاءَهٗ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ
پھر پھیرے لوگون کی طرف اپنی پیٹھ اور الٹاے یا پھیرے اپنی چادر کو اور آپ
اٹھاے تھے اپنے دونون ہاتھ پھر متوجہ ہوے لوگون پر اور اترے منبر سے
راوی شک کرتا ہی کہ حضرت نے اپنی چادر کو الٹاے یا پھیرے جیسا کہ آگے
مذکور ہوا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ پھر نماز پڑھے دو رکعت فَاَنْشَاَ اللّٰهُ سَحَابَةً
فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ اَمْطَرَتْ بِاِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَلَمْ يَاْتِ مَسْجِدَهٗ
حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ پھر پیدا کیا اللہ تعالی نے ابر پھر گرجا اور چمکا اور مینہہ
برسا اللہ تعالی کے حکم سے پھر نہین آئے حضرت عیدگاہ سے اپنی مسجد کو یہان
تک کہ بہے نالے فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ
پھر جب دیکھا حضرت نے جلدی لوگون کی گھر جانے کی ہنسے یہان تک کہ ظاہر ہوے
داڑہ ان حضرت کے فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ
وَرَسُوْلُهٗ تب کہا حضرت نے گواہی دیتا ہون مین کہ بیشک اللہ ہر چیز کر سکتا ہی
اور تحقیق مین بندہ اللہ کا اور رسول اسکا ہون رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت
کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ
اِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اور روایت ہی انس سے
کہ تحقیق عمر بن خطاب تھے جب قحط ہوتا استسقا کرتے وسیلے سے عباس بن
عبد المطلب کے جو چچا ہین رسول خدا کے فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ
اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا پھر عمر نے
کہے کہ ای پروردگار ہم تجھے وسیلہ کرتے تیری طرف اپنے نبی کے ساتھ پھر تو

پانی دیتا تھا ہمکو اور تحقیق وسیلہ کرتے ہین ہم تیری طرف اپنی نبی کے چچا کے ساتھ سو پانی دے ہمکو قَالَ فَيُسْقَوْنَ کہا انس نے پھر پانی دئے جاتے تھے **فائدہ** جب عمرؓ ایسا کہتے سب صحابہ جو انکے ہمراہ رہتے وہ بھی حضرت عباس کو وسیلہ کرتے اور عباس دعا کرتے ای پروردگار یہہ قوم تیرے حبیب کی مجکو وسیلہ کرکے تیرے یہان التجا کرتی تو انکی حاجت برلا اور مجھے رسوا اور شرمندہ مت کر فضل الٰہی سے مینہہ برستا اور سیراب کرتا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَرَجَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نکلا ایک نبی انبیا مین سے لوگون کے ساتھ پانی مانگنے **فائدہ** لوگون نے کہا ہی کہ وہ نبی سلیمان علیہ السلام تھے فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ ارْجِعُوا فَقَدِ اسْتُجِيبَ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ هَذِهِ النَّمْلَةِ پھریکایک اس نبی نے دیکھا ایک چیونٹی کو اٹھانے والی اپنے اگلے پانون آسمان کی طرف تب کہا اس پیغمبر نے لوگون کو پھر جاؤ پھر بیشک سنے گئی دعا تمہارے لئے اس چیونٹی کے سبب سے رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت کیا اسکو دارقطنی نے

بَابُ الرِّيَاحِ

یہہ باب ہی بیان مین باؤن کے **فائدہ** اصل کتاب کے بعضے نسخون مین فقط باب لکھا ہی بعضون مین باب الریح یعنے یہہ باب ہی بیان مین بارش کے اور بعضون مین باب السحب یعنے یہہ باب ہی بیان مین بدلیون کے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَأُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد دیا گیا ہون باد صبا سے اور ہلاک ہوئی قوم عاد ساتھ دبور کے **فائدہ** جو ہوا کہ مشرق سے بہتی ہی باد صبا ہی اور جو کہ مغرب سے بہتی ہی دبور کہلاتی ہی حضرت نے روز خندق مین جسکو غزوہ احزاب کہتے ہین باد صبا سے نصرت پائی تفصیل اسکی سیر کی کتابون مین مذکور

ہی اور قوم عاد ہلاک ہوئی باد صرصر سے جو دبور ہی تو بارہ اللہ کے حکم مین ہی کبھو کسی قوم کی نصرت و مدد کا سبب اور کبھو کسی گروہ کی ہلاکی اور خواری کا باعث ہوتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَاحِكًا حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے نہ دیکھی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوے یہان تک کہ دیکھون مین تارو انکی ننھے حضرت مگر مسکراتے فَكَانَ إِذَا رَأٰى غَيْمًا أَوْ رِيْحًا عُرِفَ فِيْ وَجْهِهٖ پھر جب دیکھتے تھے حضرت ابر یا ہوا تو رجاتے پہچانا جاتا اثر خوف انکے چہرے مین کہین بلا نہ آجاوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ اور بھی روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سخت چلتا بارہ کہتے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ اے پروردگار تحقیق مین مانگتا ہون تجھ سے بھلائی اس ہوا کی اور بھلائی اس چیز کی جو اس ہوا مین ہی اور بھلائی اس چیز کی کہ یہہ ہوا بھیجی گئی جسکے لئے اور پناہ مانگتا ہون مین اسکی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے جو اس ہوا مین ہی اور برائی سے اس چیز کے یہہ ہوا جسکے واسطے بھیجی گئی وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ وَخَرَجَ وَدَخَلَ وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ اور جب ظاہر ہوتا آسمان پر ابر بدل جاتا حضرت کا رنگ باہر نکلتے اور گھر مین جاتے اور آگے آتے اور پیچھے جاتے فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ پھر جب مینہہ برستا جاتا رہتا وہ خوف حضرت سے فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ فَسَأَلَتْهُ پھر پہچانا اس حالت کو حضرت کے خوف کے عائشہ نے اور پوچھا حضرت سے سبب اسکا فَقَالَ لَعَلَّهٗ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ تب فرمایا شاید کہ یہہ ہوا اور بدلی اے عائشہ ویسی ہو جیسا کہ کہا قوم عاد نے کہ اس سے اللہ تعالی خبر دیتا ہی قرآن شریف مین فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوْا

... الارض مسطرنا پھر جب دیکھا قوم عاد نے جو امت ہود علیہ السلام کی ہی اس ابر کو کہ ظاہر ہوا سامنے انکے جنگل کے کہا سبھون نے یہہ بدلی ظاہر ہوی پانی برساویگا ہمارے لئے اور حقیقت مین وہ ابر فقط بارہ تھا انکے عذاب کے واسطے وَفِي رِوَايَةٍ يَقُولُ اِذَا رَأَى الْمَطَرَ رَحْمَةً اور ایک روایت مین آیا ہی کہ عادت شریف یہہ تھی کہ کہتے تھے جب دیکھتے مینہہ کو یا الہی کر اسکو رحمت مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خزانے غیب کے پانچ ہین کہ سواے خدا کے انکو کوی نہین جانتا ثُمَّ قَرَأَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ پھر پڑہے حضرت نے تحقیق اللہ اسکے پاس ہی علم قیامت کا اور اتارتا ہی مینہہ آخر آیت تک یہہ آیت سورۂ لقمان مین ہی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِاَنْ لَا تُمْطَرُوْا وَلٰكِنِ السَّنَةُ اَنْ تُمْطَرُوْا وَتُمْطَرُوْا وَلَا تُنْبِتُ الْاَرْضُ شَيْئًا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی قحط اس سے کہ مینہہ نہ دئے جاؤ تم ولیکن قحط یہہ ہی کہ مینہہ دئے جاؤ تم اور مینہہ دئے جاؤ تم یعنے مینہہ بہت برسے اور نہ اگادے زمین کسی چیز کو

فائدہ یہہ مت جانو کہ رزق اور برکت اور زراعت باران سے ہوتی ہی بلکہ محض اللہ کی قدرت سے حاصل ہوتی ہی ایسا بھی ہوتا ہی کہ مینہہ برسے اور زراعت نہ اوگے تو اسی پر تم صبر و شاکر رہو رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

اَلْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرِّيحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَعَالٰى روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہوا اکثر رحمت ہی اللہ تعالی کی تَاْتِي بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ فَلَا تَسُبُّوْهَا وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا وَعُوْذُوْا بِهٖ مِنْ

شرہا لاتی ہی کبھی رحمت اور کبھی عذاب اور وہ ارادہ الٰہی سے آتی ہی سو اسکو بد نکہو اور مانگو اللہ سے اس سے بھلائی اور پناہ چاہو اللہ کی اسکے برائی سے رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ روایت کیا اسکو شافعی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے دعوات کبیر مین

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّیْحَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنُوا الرِّیْحَ فَاِنَّھَا مَاْمُوْرَۃٌ وَاِنَّہٗ مَنْ لَعَنَ شَیْئًا لَیْسَ لَہٗ بِاَھْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَۃُ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق ایک شخص لعنت کیا ہوا کو نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تب فرمایا حضرت نے لعنت نکرو ہوا کو کسواسطے کہ بارہ حکم کیا گیا ہی اپنے اختیار سے نہین چلتا بلکہ جیسا حکم کیا کرتا ہی تو لعنت کے لائق نٹھہرا اور حال یہہ ہی جو شخص کہ لعنت کرتا ہی کسی چیز کو جو لائق لعنت کے نہین ہی تو پھرتی ہی لعنت اسی پر رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

وَعَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّیْحَ اور روایت ہی ابی بن کعب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت بدکہو ہوا کو فَاِذَا رَاَیْتُمْ مَا تَکْرَھُوْنَ فَقُوْلُوْا پھر جب دیکھو تم اس ہوا کو کہ جسنے ناخوش رکھتے ہو تب کہو اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُمِرَتْ بِہٖ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِہٖ ای پروردگار ہم سوال کرتے ہین تجھ سے خوبی اس ہوا کی اور بھلائی اس چیز کی جو اس مین ہی اور بھلائی اس چیز کی کہ جسکے واسطے حکم کئے گئی ہی یہہ ہوا اور پناہ مانگتے ہین ہم تجھ پاس بدی سے اس ہوا کی اور برائی سے اس چیز کی جو اس مین ہی اور برائی سے اس چیز کی کہ جسکے واسطے یہہ ہوا حکم کی گئی ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ھَبَّتْ رِیْحٌ قَطُّ اِلَّا جَثَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَقَالَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ نہین چلی ہوا کبھو مگر یہہ کہ بیٹھتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونون

زانو پر اور کہتے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْھَا عَذَابًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا رِیَاحًا
وَّلَا تَجْعَلْھَا رِیْحًا ای پروردگار کر اس ہوا کو رحمت اور نکر اسکو سبب عذاب کا
ای پروردگار کر اسکو ریاح اور مت کر اسکو ریح قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ
تَعَالٰی اِنَّا اَرْسَلْنَا عَلَیْھِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا وَاَرْسَلْنَا عَلَیْھِمُ الرِّیْحَ الْعَقِیْمَ وَاَرْسَلْنَا
الرِّیَاحَ لَوَاقِحَ وَاَرْسَلْنَا الرِّیَاحَ مُبَشِّرَاتٍ کہا ابن عباس نے اللہ کی کتاب مین
آیا ہی کہ بیشک بھیجے ہم اُن کافرون پر ہوا سخت اور بھیجے ہم اُن کافرون پر ہوا بانجھ
یعنے جھاڑ و ن کو بار نہ لانے والی اور بھیجا ہمنے باو ین رس بھری کہ جس سے جھاڑ
بار لاوین اور بھیجا ہمنے ہوائین خوش خبری دینے والی **فائدہ** ریح کی معنی ہوا ہی
اور ریاح اسکی جمع ہی اور قرآن شریف مین عذاب کے مقام مین لفظ ریح کا اور
نعمت کے مقام مین لفظ ریاح کا مذکور ہی اسواسطے ابن عباس نے نظیر اُسکی قرآن مین
سے لای پہلی دو آیتون مین جو لفظ ریح کا ہی عذاب کی ہوا کا ذکر ہی اور پچھلی
دو آیتون مین جو لفظ ریاح کا ہی رحمت کی ہوا کا رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ
فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ روایت کیا اسکو شافعی اور بیہقی نے دعوات کبیر مین
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبْصَرَ
شَیْئًا مِّنَ السَّمَاءِ تَعْنِی السَّحَابَ تَرَکَ عَمَلَہٗ وَاسْتَقْبَلَہٗ وَقَالَ اور روایت
ہی عایشہ سے کہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے اٹھنے والی آسمان
سے یعنے بدلی کو چھوڑ دیتے اپنے کام کو مارے خوف کے اور منہہ کرتے اسکی طرف
اور کہتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْہِ ای پروردگار پناہ مانگتا ہون
مین بدلی سے اس چیز کے جو اس ہوا مین ہی فَاِنْ کَشَفَہُ اللّٰہُ حَمِدَ اللّٰہَ وَاِنْ
مُطِرَتْ قَالَ اَللّٰھُمَّ سَقْیًا نَافِعًا پھر اگر کھول دیتا اس ابر کو اللہ نے تو حمد کرتے
اللہ کا اور اگر پانی برستا تو کہتے ای پروردگار پانی دے اور پلا ہمکو نفع دینے والا
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالشَّافِعِیُّ وَاللَّفْظُ لَہٗ روایت
کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور شافعی نے اور لفظ شافعی کا ہی **وَعَنِ**
ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ
وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اور روایت ہی ابن عمر سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب

سنتے آواز گرجنے اور بجلی کی کہتے اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ اے پروردگار نہ قتل کر ہمکو اپنے غضب سے اور ہلاک نکر ہمکو اپنے عذاب سے اور سلامت رکہہ ہمکو پہلے اس سے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب ہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سے کہ تحقیق تھے وہ جب سنتے آواز گرجنے کی چھوڑ دیتے بات کرنا اور کہتے سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ پاک ہی وہ ذات کہ جسکی پاکی بولتا ہی رعد اسکے تعریف مین اور فرشتے اسکے خوف سے **فائدہ** رعد فرشتے کا نام ہی یا گرجنے کی آواز کو رعد کہتے ہین رَوَاهُ مَالِكٌ روایت کیا اسکو مالک نے

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

یہہ کتاب ہی بیان مین جنازون کے **فائدہ** جنائز جمع ہی جنازے کی مردہ جب چارپائی پر دہرا گیا اسکو جنازہ جیم مفتوح سے کہتے ہین اور جنازہ جیم مکسور سے جسپر مردے کو لیجاتے ہین

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

یہہ باب ہی بیان مین بیمار پرسی کے اور مرض کے ثواب مین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ روایت ہی ابو موسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلاؤ تم بھوکے کو اور پوچھو تم بیمار کو اور چھڑاؤ تم قیدی کو جو ناحق اسیر ہو گیا ہو **فائدہ** بھوکے کو کھلانا سنت ہی اگر اسکی حالت اضطرار کی نہو اگر اسکی حالت اضطرار کو پہنچی ہو تو کھلانا فرض ہی اگر دونون حالت اسکی متعین نہو تو کھلانا فرض کفایہ ہی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کا مسلمان پر پانچ ہی رَدُّ السَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ

جواب دینا سلام کا اور پوچھنا بیمار کا اور پیچھے جانا جنازون کے اور قبول کرنا دعوت
کا اور یرحمک اللہ کہنا چھینکنے والے کو جب وہ الحمد للہ کہے **فائدہ** جواب دینا
سلام کا فرض کفایہ ہی اور نماز جنازے کی بھی فرض کفایہ ہی اور دعوت کا قبول
سنت ہی اگر وہان بدعت اور مناہی کے کام ہوتے ہون تو اور چھینکنے والے کو
یرحمک اللہ اکیلے پر سنت ہی اور جماعت پر فرض کفایہ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم
اور بخاری کا اسپر **وَعَنْہُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کا مسلمان پر چھ ہی قِیْلَ مَا ھُنَّ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پوچھا گیا کیا ہین وہ ای رسول خدا قَالَ اِذَا لَقِیْتَہٗ فَسَلِّمْ عَلَیْہِ
وَاِذَا دَعَاکَ فَاَجِبْہُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَکَ فَانْصَحْ لَہٗ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰہَ فَشَمِّتْہُ
وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْہُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْہُ فرمایا جب ملاقات کرے تو مسلمان سے
سلام کر اسکو اور جب کھانے کو بلاوے تجھکو قبول کر اسکو اور جب خیرخواہی چاہے تجھسے
تو خیرخواہی کر اور جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو یرحمک اللہ کہہ اسکو اور جب بیمار
ہو تو پوچھنے جا اسکو اور جب مرے تو ساتھ جا اسکے جنازے کے **فائدہ** حقوق
اسلام کے اور بھی بہت ہین ہر مقام مین تھوڑے اُن سے بیان فرماتے ہی شاید وحی
اس پر بتدریج نازل ہوی ہو جسقدر نازل ہوتی گئی بیان فرماتے گئے رَوَاہُ
مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ اور روایت ہی براء بن عازب سے
کہا اسنے کہ حکم کیا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیز کا اور منع کیا ہمکو سات چیز سے
اَمَرَنَا بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ
وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ حکم فرمایا ہمکو بیمار کو پوچھنے کا
اور جنازون کے پیچھے جانے کا اور یرحمک اللہ کہنے کا جب چھینکے اور جواب دینے
سلام کا اور قبول کرنا دعوت والے کی دعوت کا اور سچ کرنا قسم کھانے والے کی
قسم کا اور مدد کرنا مظلوم کی مسلمان ہو یا کافر **فائدہ** سچ کرنا قسم کو قسم کھانے والے
کی یہہ ہی کہ کوئی شخص قسم کھا بیٹھے کہ تو یہ کام البتہ کریگا تو چاہیے کہ تو اس کام کو خواہ مخواہ

کرے جسم مین اسکی قسم سچی ہو یا یہہ کہ کسی نے قسم کھا بیٹھا کہ یہہ کام مین کرونگا تو دوسرے
مسلمان کو چاہیئے کہ اس کام پر اسکی مدد کرے جس مین وجود سچا ہوا اور بعضون نے
کہا ہی کسی نے قسم دی دوسرے کو کہ فلانہ کام کر تو مستحب ہی اسپر کہ وہ کام کرے
بسبب تعظیم نام پروردگار کے لیکن اسپر لازم نہین وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ
وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَالْقَسِّيِّ اور منع فرمایا
ہمکو پہنا سونے کی انگوٹھی اور ریشمین کپڑے اور استبراق اور دیباج سے کہ یے دو قسم
ہی ریشمین ہین اور سرخ زین سے اور کپڑے قسی سے **فائدہ** قس مصر مین ایک جگہہ
کا نام ہی وہان ایک قسم کا ریشمین کپڑا خطوط دار ہوتا ہی اسکو قسی کہتے ہین اس سے
بھی منع فرمایا وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ اور باسن سے روپے کے وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَنِ
الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِي
الْاٰخِرَةِ اور ایک روایت مین آیا ہی منع فرمایا حضرت نے پینے سے روپے کے
باسن مین اسلیئے کہ جس شخص نے پیا اس مین دنیا کے بیچ وہ نہ پیویگا اس مین آخرت
کے بیچ **فائدہ** یہہ سب چیزان مردون پر حرام ہین مگر باسن روپے کا کہ وہ
عورتون اور مردون سب پر حرام ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا
اسپر **وَعَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ اور روایت
ہی ثوبان سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مسلمان
جب بیمار پرسی کرتا ہی اپنے بھای مسلمان کی ہمیشہ رہتا ہی باغ بہشت کے یہان تک
کہ پھرے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی کہیگا قیامت کے دن
ای بیٹے آدم کے بیمار ہوا مین پھر نہ پوچھا تونے مجھکو قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ
اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ کہیگا آدمی ای پروردگار کیونکر پوچھتا مین
تجھکو اور تو ہی پروردگار سارے جہان کا اور پاک بیماری سے قَالَ اَمَا عَلِمْتَ

اِنَّ عَبْدِیْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْہُ فرماویگا اللہ کیا نہ جانا تونے تحقیق میرا بندہ
فلانہ بیمار ہوا اور نہ پوچھا تونے اسکو اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْعُدْتَہٗ لَوَجَدْتَنِیْ عِنْدَہٗ
کیا نہ جانا تونے تحقیق تو اگر آتا اور پوچھتا اسکو تو پاتا مجکو اسکے پاس یعنے میری
رحمت ورضا کو اسکے پاس پاتا یَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِیْ اور کہیگا
پروردگار قیامت کے دن ای آدم کے بیٹے کھانا مانگا مین نے تجھسے اور نہ کھلایا
تونے مجھے قَالَ یَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ کہیگا آدمی ای
پروردگار کسطرح کھلاتا مین تجھکو اور تو رب ہی ساری جہان کا اور پاک ہی بھوک
اور کھانے سے قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّہُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْہُ کہیگا
پروردگار کیا نہ جانا تونے یہہ کہ تحقیق کھانا مانگا تجھسے میرے بندے فلانے نے اور نہ
کھلایا تونے اسکو اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَہٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ
کیا نہ جانا تونے کہ تحقیق تو اگر کھلاتا تو اسکو بیشک پاتا ثواب اسکا میرے پاس قَالَ یَا ابْنَ اٰدَمَ
اِسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ کہیگا پروردگار ای بیٹے آدم کے پانی مانگا مین تجھسے
اور نہ پلایا تونے مجھکو قَالَ یَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
کہیگا آدمی نے ای رب کسطرح پلاتا مین تجھکو اور تو رب ہی ساری جہان کا اور پاک ہی
سب کھانے پینے سے قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِیْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِہٖ اَمَا عَلِمْتَ
اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَہٗ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِیْ کہیگا پروردگار پانی مانگا تجھسے
میرے بندے فلانے نے پھر نہ پلایا تونے اسکو کیا نجانا تونے تحقیق اگر تو پلاتا اسکو تو پاتا
ثواب اسکا میرے پاس رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **فائدہ**
بیمار کو پوچھنے کے مقام مین فرمایا اگر تو اسکو پوچھتا تو مجھکو اسکے پاس پاتا اور کھلانے
پلانے کے مقام مین فرمایا کہ ثواب اسکا میرے پاس پاتا تو اس سے ثابت ہوا کہ
عیادت سایل کو کھلانے اور پلانے سے افضل ہی۔ ترجمہ مثنوی سے۔ حق سے موسی کو
یون آئی ندا ۞ ای میرے مرسل کلیم باہدا ۞ مین کیا روشن تجھے انوار سے ۞ کر دیا واقف
تجھے اسرار سے ۞ مین ہوا بیمار تو ہرگز کبھی ۞ آکے نین پوچھا خبر میری ذری ۞ عرض کی
موسی نے ای پروردگار ۞ ذات تیری ہی بری از عیب وضار ۞ تو ہوا بیمار سو ہی یہہ عجب ۞
راز پنہان مجھپہ اسکا کھول سب ۞ حکم آیا خاص یک بندہ میرا ۞ ہوگیا رنجور مین تھا مبتلا ۞

باب المريض اسکی بیماری سو بیماری میری اسکی معذوری سو معذوری میری جو کہ چاہیے ہمنشینی باخدا جا کے بیٹھے در حضور اولیا

وعن ابنِ عبّاسٍ انّ النّبیّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم دخل علی اعرابیٍّ یعودہٗ اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ایک اعرابی کے پاس اسکی بیماری کا حال پوچھنے کو وکان اذا دخل علی المریض یعودہٗ قال لہٗ اور تھی عادت شریف جب تشریف لیجاتے بیمار کے پاس فرماتے اسکو لا باس طھور ان شاء اللہ تعالی کچھ ڈر نہیں غم مت کھا اس بیماری سے کہ پاک کرنے والی ہی گناہ سے انشاء اللہ تعالی فقال لہٗ لا باس طھور ان شاء اللہ تعالی سو فرمایا اس اعرابی کو ڈر نہیں غم مت کھا یہہ بیماری پاک کرنے والی ہی گناہ سے انشاء اللہ تعالی قال کلّا بل حمّی تفور علی شیخٍ کبیرٍ تزیرہ القبور کہا اعرابی نے یون نہین بلکہ تپ ہی کہ جوش مارتی ہی مانند دیگ کے بوڑھے بڑی عمر والی پر ملاقات کراویگی اسکو قبرون کی فقال النّبیّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم فنعم اذًا تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ہان ایسا ہی ہوویگا اب یعنے جیسا کہ تو کہتا ہی ویسا ہی ہوگا حضرت نے یہہ بات غصے سے فرمایا کہ باوجود تسلی دینے کے شکر گزاری اللہ کی نکیا رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم اذا اشتکی منّا انسانٌ مسحہٗ بیمینہٖ ثمّ قال اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیمار ہوتا ہم مین سے کوئی آدمی پھراتے اُس پر اپنا داہنا ہاتھ پھر پڑھتے یہہ دعا اذھب الباس ربّ النّاس واشف انت الشّافی لا شفاء الّا شفاؤک شفاءً لا یغادر سقمًا دور کر بیماری کو ای رب آدمیون کے اور شفا دے تو ہی ہی شفا دینے والا نہین شفا مگر تیری شفا ایسی شفا دے کہ نہ چھوڑے کسی بیماری کو متّفقٌ علیہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وعنہا قالت کان اذا اشتکی الانسان الشّیء منہ او کانت بہٖ قرحۃٌ او جرحٌ قال النّبیّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم باصبعہٖ اور بھی روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تھا جب شکایت کرتا کوئی آدمی اپنے کچھ بیماری کا یا کہ ہوتا انگو کی پھوڑا یا زخم فرماتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی رکھ کر بسم اللہِ تربۃُ ارضنا بریقۃِ بعضنا لیُشفی سقیمنا باذن ربّنا

نام سے اللہ کے خاک ہمارے زمین کی ملی ہوئی ہی بعضے تھوک سے ہمارے تاکہ تندرستی
دیا جاوے بیمار ہمارا حکم سے ہمارے رب کے **فائدہ** پھوڑے اور زخم کے علاج
مین یہہ دعا عجب اثر و اسرار رکھتی ہی جسکو عقل نہین پاتی اور اکثر تعویذ اور افسون مین بھی
نادر نادر اثر ہوتی ہین کہ جسکے بھید کو فہم نہین پاتی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم
اور بخاری کا اسپر **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ اور بھی روایت
ہی حضرت عائشہؓ سے کہے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے دم کرتے
اپنے اوپر معوذات پڑھ کے اور پھیرتے اسکو پڑھکر اپنا ہاتھ بدن پر **فائدہ**
معوذتین قل اعوذ برب الفلق اور برب الناس کو کہتے ہین فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ
الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِي كَانَ يَنْفُثُ وَأَمْسَحُ
بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پھر جب بیمار ہوے اس بیماری سے کہ جس مین
وفات دیئے گئے تھی مین دم کرتی حضرت پر وہ معوذات پڑھ کے جسکو حضرت اپنے
پر دم کرتے تھے اور پھراتی تھی مین ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسطور سے
کہ مین معوذتین پڑھکر حضرت کے ہاتھ کو پکڑ کے اس مین دم کرتی تب حضرت کے
ہاتھ سے تمام بدن مبارک کو مسح کرتی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا
اس پر وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَتْ كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ
عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ اور ایک روایت مین مسلم کے یون آیا ہی کہ کہا عائشہ نے تھے
حضرت جب بیمار ہوتا کوی انکے اہل بیت مین سے دم کرتے تھے اسپر معوذات پڑھکر
وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهٖ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص صحابی سے تحقیق
اسنے گلہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درد کا کہ پاتا تھا اسکو
اپنے بدن مین فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ
عَلَى الَّذِي يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے رکھ اپنا ہاتھ اس جگہہ پر کہ درد کرتی ہی تیرے بدن مین سے اور کہہ بِسْمِ اللّٰهِ
ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ

وَاُحَاذِرُ بسم اللہ تین بار اور کہہ سات بار پناہ مانگتا ہون مین ساتھ غلبے اللہ کے
اور ساتھ اسکی قدرت کے بدی سے اس چیز کے کہ پاتا ہون اور ڈرتا ہون مین
زیادہ ہونے سے اسکے قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِیْ کہا عثمان
نے پھر کیا مین نے جیسا حضرت فرماے تھے پھر دور کیا اللہ نے جو درد کہ تھا مجھکو
رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ
اَنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اشْتَكَیْتَ فَقَالَ
نَعَمْ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے تحقیق جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پاس اور کہے ای محمد بیمار ہوے تم تب فرمایا حضرت نے ہان بیمار ہوا ہون مین قَالَ
کہا جبرئیل نے حضرت کے علاج واسطے یہہ دعا بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ
مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْكَ نام
سے اللہ کے افسون پڑہتا ہون مین تجھ پر ہر چیز سے کہ ایذا اور رنج دیوے تجھکو
بدی سے ہر شخص کے اور بدی سے حسد کرنے والی آنکھ کے اللہ شفا دیوے تجھکو
ساتھ نام اللہ کے افسون پڑہتا ہون مین تجھ پر رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم
نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مین کرتے حسن اور حسین کو اس دعا سے اُعِیْذُكُمَا
بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَیْنٍ
لَامَّةٍ پناہ مین لیتا ہون تم دونون کو ساتھ کلمات اللہ کے جو پورے ہین بدی
سے شیطان اور جانور ایذا دینے والے کے اور بدی سے ہر آنکھ دکھ دینے والی کی
وَیَقُوْلُ اِنَّ اَبَاكُمَا كَانَ یُعَوِّذُ بِهَا اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اور کہتے تھے
تحقیق باپ تمہارا یعنے ابراہیم علیہ السلام تعویذ کرتا تھا ان لفظون سے اسمعیل و
اسحاق کو رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَفِیْ اَكْثَرِ
نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ بِهِمَا عَلٰی لَفْظِ التَّثْنِیَةِ اور اکثر کتابون مین مصابیح کی بہا
کی جگہہ مین بہما ہی تثنیہ کی لفظ سے جب تثنیہ ہو تو معنے اسکے یہہ ہوتے ہین پناہ
مین لیتے تھے حضرت ان دونون کلام سے یعنے جن پر مشتمل ہی داخل ہی **وَعَنْ**

اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّصَبْ مِنْہُ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی اللہ اُسکے ساتھ نیکی کا لیلیتا ہی اس سے یصب کا لفظ معروف اور مجہول دونون روایت ہی معروف ہو تو اسکا معنا لیتا ہی اللہ اسکے مال اور اولاد مین سے اور مجہول کا معنا لیا جاتا ہی وہ شخص

فائدہ جب اللہ کسی کی بھلائی چاہیتا ہی اسکے مال یا اولاد مین سے لیتا ہی یا اسکی جان پر کچھ تکلیف پڑتی ہی تا وہ کفارہ اسکے گناہ کا ہوجاوے اور اس مصیبت پر صبر کرنے سے اجر پاوے اور اسکا درجہ ترقی پکڑے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا ھَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًی وَّلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَۃَ یُشَاکُھَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰہُ بِھَا مِنْ خَطَایَاہُ اور روایت ہی ابو سعید سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نہین پہنچتا مسلمان کو کوئی رنج اور نہ کوئی بیماری اور نہ غم اور بیماری سے گلنا اور نہ غم اور نہ ایذا اور نہ دکھ یہان تک کا نٹا چبھایا جاوے آدمی اُسکو مگر دور کرتا ہی اللہ اسکے بسبب ان مصیبتوں کے جو مذکور ہوے گناہون کو اسکے جو صغیرہ ہین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ**[16] عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُوْعَکُ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت تپ مین تھے فَمَسِسْتُہٗ بِیَدِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ لَتُوْعَکُ وَعْکًا شَدِیْدًا پھر چھوا مین حضرت کو اپنے ہاتھ سے اور کہا مین اے رسول خدا بیشک آپ تپ زدہ ہوے ہین بڑی سخت تپ سے فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَکُ کَمَا یُوْعَکُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہان تحقیق مین تپ زدہ ہوا ہون جیسا کہ تپ زدہ ہوتے ہین تم مین سے دو مرد قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِکَ لِاَنَّ لَکَ اَجْرَیْنِ کہا عبد اللہ بن مسعود نے تب کہا مین حضرت کو آپ مثل دو شخص کے تپ زدہ اسواسطے ہوے ہین

باب امد یعض

اور ہو وہ ثواب ہی ہر عمل پر فَقَالَ اَجَلْ پھر فرمایا ہان ایسا ہی ہی ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یُصِیْبُہٗ اَذًی مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاہُ اِلَّا حَطَّ اللّٰہُ بِہٖ سَیِّاٰتِہٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَۃُ وَرَقَھَا پھر فرمایا حضرت نے نہین ہی کوی مسلمان کہ پہنچے اسکو ایذا مرض سے یا پہنچے کوی رنج سوائے بیماری کے مگر گراتا ہی اللہ اسکے سبب سے اسکی بدی کو جیسا کہ گراتا ہی جھاڑ اپنے پتون کو مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَلْوَجْعُ عَلَیْہِ اَشَدُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہے کہ نہ دیکھی مین نے کسیکو درد اسپر زیادہ ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **فائدہ** حضرت کو شدت بیماری کی واسطے بلندی درجات اور وہ چندان ثواب ہوتی تھی یا اور کوی حکمت ہوگی کہ جسکو سوائے خدا کی کوی نہین جانتا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْھَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ فَلَا اَکْرَہُ شِدَّۃَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور بھی روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ وفات پائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیان میری ہنسلی اور میری ٹھڈی کے یعنے میری چھاتی پر تکیہ دئے ہوئے تھے اور مین حضرت کی موت کی سختی دیکھی ہون پھر نہین مکروہ جانتی ہون مین موت کی سختی کسیکے واسطے کبھی بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **فائدہ** ظاہر مین شدت موت کی جو حضرت پر ہوی بسبب درجہ بلند کے تھی اگرچہ بری ہوتی حضرت پر کیونکہ ہوتی حقیقت مین حضرت پر کچھ تکلیف نتھی مگر نہایت شدت یہی تھی گرمی معلوم ہوتی تھی اپنے مبارک منہہ پر پانی چھڑکتے تھے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ کَمَثَلِ الْخَامَۃِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَیِّئُھَا الرِّیَاحُ تَصْرَعُھَا مَرَّۃً وَتَعْدِلُھَا اُخْرٰی حَتّٰی یَاْتِیَہٗ اَجَلُہٗ اور روایت ہی کعب بن مالک سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال مومن کی کھیتی کی نرم شاخ کی طرح ہی کہ جھکاتی ہی اسکو کراتی ہی

باب المریض

اسکو ایکبار اور سیدھی کرتی ہی اسکو دوسرے با۔ اسیطرح مسلمان کو کبھی حادثہ اور ضعف
اور بیماری گراتی ہی اور صحت اور تندرستی درست کردیتی ہی یہان تک کہ آتی ہی اسکی
موت اور حیات تام ہوجاتی ہی وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِیْ
لَا يُصِيْبُهَا شَيْئٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً اور مثال منافق کی جیسا کہ
مثال صنوبر کے جھاڑ کی محکم اور ٹھہرا ہوا ایسا کہ نہین پہنچتی اسکو کوئی چیز یہان تک کہ
ہوتا ہی گرنا اسکا ایکبارگی یعنے منافق ہمیشہ تندرست رہتا ہی ایکبارگی گناہ کا بوجھ
لادے ہوے مرجاتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ
اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ اور
روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال
مومن کا جیسی کھیتی کہ ہمیشہ ہوا جھکاتی ہی اسکو اور ہمیشہ مومن کو پہنچتی ہی بلا وَمَثَلُ
الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تَسْتَحْصِدَ اور مثال منافق کی جیسا
جھاڑ صنوبر کا کہ نہین ہلتا یہان تک کہ کاٹا جاوے مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم
اور بخاری کا اسپر وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے
کہ تشریف لاے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ام السائب کے پاس جو صحابیہ تھی اور
فرمایا حضرت نے کیا ہوا تجکو کہ کانپتی ہی ام السائب کو تپ چڑھتی تھی اسکو کانپتے دیکھکر
حضرت حال پوچھا قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللهُ فِيْهَا بولی ام السائب نے مجھکو تپ ہی
برکت نہ دیوے اللہ اس مین فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِیْ اٰدَمَ
تب فرمایا حضرت نے گالی مت دے تپ کو اسواسطے کہ تحقیق وہ دور کرتی ہی گناہونکو
بنی آدم کے كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ جیسا کہ دور کرتی ہی بھٹی میل کو
لوہے کے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ
لَهٗ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا اور روایت ہی ابوموسی سے کہا اسنے کہ
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی لکھا جاتا ہی

اسکے نئے مثل اس عمل کے جو کرتا تھا اقامت مین اور تندرستی مین رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے ۲۳ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطَّاعُوْنُ شَہَادَۃٌ لِکُلِّ مُسْلِمٍ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وبا سبب ہی ہر مسلمان کی شہادت کی یعنے جو کوئی وبا مین صبر اور توکل کرتا ہی اور بھاگ جاتا اور اس مرض سے مرتا ہی وہ مرتبہ شہید کا پاتا ہی ثواب مین مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر **فائدہ** طاعون مرض عام اور وبا کو کہتے ہین قاموس مین لکھا ہی کہ طاعون ایک سوج ہوتی ہی نرم اعضون پر جیسا بغل کے نیچے یا ران وغیرہ پر اور اطراف اسکے کبھی سیاہ کبھی سرخ کبھی سبز ہو جاتا ہی اور آدمی کو جلد ہلاک کرتی ہی غرض وہ بھی وبا مین داخل ہی کیونکہ مرض کا نام عام ہی ۲۴ **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشُّھَدَاءُ خَمْسَۃٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْھَدْمِ وَالشَّہِیْدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید پانچ ہین پہلا وہ جو وبا سے مرا دوسرا وہ جو دست آنے یا درد شکم سے مرا تیسرا وہ جو بے اختیاری سے ڈوب کر مرا چوتھا وہ جو دیوار یا چھت وغیرہ کے تلے دب کر مرا پانچوان وہ جو شہید ہوا اللہ کی راہ مین جنگ سے دشمنان دین کے **فائدہ** اور جو کوئی بے جنگ کے ظلم سے مارا جاوے وہ بھی شہید ہی اور داخل ہی مرتبے مین شہید جہاد کے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر ۲۵ **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ اور روایت ہی عایشہ سے کہے کہ پوچھی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حال سے طاعون کے اور اسکے حکم سے فَاَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ عَذَابٌ یَبْعَثُہُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ یَّشَاءُ وَاَنَّ اللّٰہَ جَعَلَہٗ رَحْمَۃً لِلْمُؤْمِنِیْنَ پھر خبر دی مجھکو حضرت نے کہ تحقیق طاعون ایک عذاب ہی بھیجتا ہی اسکو اللہ جس پر چاہتا ہی اور بیشک اللہ نے کیا اسکو رحمت مومنون کے واسطے لَیْسَ مِنْ اَحَدٍ یَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَیَمْکُثُ فِیْ بَلَدِہٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا یَعْلَمُ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُہٗ اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اِلَّا کَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِ شَہِیْدٍ

نہین کوی شخص کہ آوے وبا پھر ٹھہرا رہے اپنے شہر مین اور وہان سے نہ نکلے صبر کرتا ہوا ثواب کی امید رکھتا ہوا جانتا ہی کہ نہین پہنچتی اپنے کو مصیبت سوائے اسکے جو لکھا ہی اللہ نے اسکے واسطے مگر یہہ کہ ہوتا ہی اسکو مانند ثواب شہید کے رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وعن اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰی طَایِفَۃٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وبا بیشک عذاب ہی کہ بھیجا گیا ایک گروہ پر بنی اسرائیل مین سے اَوْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ یا ان لوگون پر جو تھے تمہارے سے پہلے راوی کو شک ہی علی بنی اسرائیل فرمایا یا علی من قبلکم فرمایا فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوْا عَلَیْہِ پھر جب سنو تم خبر طاعون کی کسی زمین اور شہر مین تو نہ جاؤ وہان وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِھَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْہُ اور جب طاعون آوے اس زمین مین جس مین تم ہو پھر نہ نکلو بھاگ کر وہان سے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اس پر

فائدہ جب وبا کسی جگہہ پر ہو وہان جانا اور اگر اپنے شہر مین ہو تو گھبرا کر دوسرے شہر کو بھاگنا جایز نہین اگر کوئی بھاگیگا تو مرتکب گناہ کبیرہ کا ہوا

وعن اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اِذَا ابْتَلَیْتُ عَبْدِیْ بِحَبِیْبَتَیْہِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُہٗ مِنْھُمَا الْجَنَّۃَ یُرِیْدُ عَیْنَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے کہ فرمایا اللہ سبحانہ نے جب آزماتا ہون اپنے بندے کو اسکے دونون محبوبون سے یعنے جب اسکے دونون آنکھ لے لیتا ہون اور اسکو اندھا کر دیتا ہون پھر صبر کرتا ہی وہ بندہ اس بلا مین عوض مین دیتا ہون اسکو ان دونون کے بہشت ارادہ کرتا ہی نبی نے ان دونون محبوبون سے دونون آنکھ اسکی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَۃً روایت ہی حضرت علی سے فرمایا کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ

[illegible handwritten marginal note]

علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہین کوئی مسلمان کہ بیمار پرسی کرے مسلمان کی صبح کے وقت
اِلَّاصَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُمْسِیَ مگر رحمت بھیجتے اسپر ستر ہزار فرشتے
یہان تک کہ شام کرے وَاِنْ عَادَہٗ عَشِیَّۃً اِلَّاصَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
مَلَکٍ حَتّٰی یُصْبِحَ اور اگر بیمار پرسی کرتا ہی اسکی شام کے وقت تو رحمت بھیجتے ہین
اسپر ستر ہزار فرشتے یہان تک کہ صبح کرے وَکَانَ لَہٗ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّۃِ اور ہوتی
ہی اسکے واسطے ایک باغ بہشت مین رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ روایت
کیا اسکو ترمذی اور ابوداؤد نے وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ عَادَنِیْ
النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ وَجَعٍ کَانَ بِعَیْنَیَّ روایت ہی زید بن
ارقم انصاری صحابی سے کہا اسنے کہ بیمار پرسی کیا میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس درد کی جو تھی میرے دونون آنکھون مین رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ
روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد نے اس سے معلوم ہوا کہ عیادت آنکھون کے
درد کے واسطے بھی سنت ہی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ وَعَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ
مُحْتَسِبًا بُوْعِدَ مِنْ جَہَنَّمَ مَسِیْرَۃَ سِتِّیْنَ خَرِیْفًا اور روایت ہی انس سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ وضو کرے اور
اچھا کرے وضو اور بیمار پرسی کرے اپنے بھائی مسلمان کی امید سے ثواب
کے اور ارادے ادائے سنت کے دور کیا جاتا ہی دوزخ سے اس مقدار کہ راہ
چلے ساٹھ برس کی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے
وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا فَیَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اور روایت ہی ابن عباس
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمان کہ بیمار
پرسی کرے کسی مسلمان کی اور کہے سات بار اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اِلَّا شُفِیَ سوال کرتا ہون مین اللہ بزرگ پروردگار عرش
عظیم سے کہ شفا دیوے تجھکو مگر شفا دیا جاتا ہی وہ مسلمان اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ قَدْ
حَضَرَ اَجَلُہٗ مگر یہہ کہ آئی ہو اسکی موت تو تب اسکا علاج نہین رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ

والترمذی روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے **وعنه** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰی وَمِنَ الْاَوْجَاعِ کُلِّهَا اَنْ یَقُوْلُوْا اور بھی روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھلاتے تھے صحابہ کو واسطے تپ کے بلکہ سب بیماریون کے واسطے یہہ کہ کہین بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ نام سے اللہ بزرگ کے پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ بزرگ کے بدی سے ہر ایک جوش مارنے والی کی اور دوزخ کی گرمی کے بدی سے رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ وَهُوَ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہین ہم اسکو مگر حدیث ابراہیم بن اسمعیل کے اور وہ ضعیف کیا جاتا ہی حدیث مین **وعن** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اشْتَکٰی مِنْکُمْ شَیْئًا اَوِ اشْتَکَاهُ اَخٌ لَّهٗ فَلْیَقُلْ اور روایت ہی ابو درداء سے کہا اسنے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ بیمار ہو تم مین سے کچھ یا بیمار ہو اسکا بھائی مسلمان پھر چاہئے پڑھے یہہ دعا اپنے واسطے یا اپنے بھائی مسلمان کے لئے رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ اَمْرُكَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُكَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِی الْاَرْضِ اغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ اَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ عَلٰی هٰذَا الْوَجَعِ فَیَبْرَاُ رب ہمارا وہ ہی جو ہی آسمان پر پاک ہی نام تیرا حکم تیرا ہی آسمان اور زمین مین کہ جس سے دونون کی آراستگی ہی جیسا کہ رحمت ہی تیری آسمان مین پھر ویسی رحمت کر اپنی زمین مین بخش ہمارے واسطے ہمارے گناہ اور دور کر ہمارا غم اور بلا اور بخش ہمارے گناہ جو نا دانستہ ہمنے کئے تو ہی پروردگار پاکون کا سو پاک کر ہمکو سب گناہون سے نا قابل تیری رحمت کے ہو رہے ہین اور بھیج ایک رحمت اپنی رحمت مین سے اور بھیج ایک شفا اپنی شفاؤن مین سے اس درد و بیماری پر پھر اچھا ہو جاوے اور یہہ درد دور ہو جاوے رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ

باب المریض

روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَن عَبدِ اللّٰہِ بنِ عَمرٍو قالَ قالَ رسولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلَّمَ اِذا جاءَ الرَّجُلُ یعودُ مریضًا فلیقُل اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاوے کوی شخص بیمار پرسی کو بیمار کے پہر چاہئے کہ کہے اَللّٰھُمَّ اشفِ عبدَکَ ینکأُ لکَ عدُوًّا اَو یمشِی لکَ اِلی جنازۃٍ یا الٰہی شفا اور تندرستی دے اپنے بندے کو زخمی کرے اور قتل کرے تیرے واسطے دین کے دشمن یا چلے تیرے خوشنودی کے واسطے یا تیرے دین کا حق ادا کرنے کے لئے جنازے کے طرف یعنے جب یہہ صحت پاویگا تو تیرے دشمنوں کو عذاب پہنچاویگا جہاد کرکے اور تیرے دوستوں پر جو مسلمان ہین ان پر رحمت پہنچاویگا انکے جنازہ پر دعا کرکے رَوَاہُ اَبُو دَاؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَن علیِّ بنِ زیدٍ عن اُمیَّۃَ انَّھا سالَت عائشۃَ عن قولِ اللّٰہِ عزَّ وجلَّ اور روایت ہی علی بن زید تابعی سے اسنے نقل کیا امیہ تابعیہ سے کہ اسنے پوچھی حضرت عائشہ سے معنے قول اللہ بزرگ و برتر کی کہ وہ آیت یہہ ہی وَاِن تُبدُوا مَا فِی اَنفُسِکُم اَو تُخفُوہُ یُحَاسِبکُم بِہِ اللّٰہُ اور اگر ظاہر کرو تم اس چیز کو جو تمہارے دلون مین ہی یا چھپاؤ تم اسکو حساب کریگا تم سے اللہ اسکے ساتھ وَعَن قَولِہٖ مَن یَعمَل سُوءًا یُجزَ بِہٖ اور پوچھی اسنے معنے اس قول الٰہی کے جو شخص کہ کرے بدی بدلا دیا جاویگا فائدہ ان دونون آیتون کے معنے پوچھنے کا سبب یہہ تھا کہ پہلی سے معلوم ہوتا ہی کہ دل مین جو برے اندیشے آتے ہین اسکا ہوگا اور دوسری آیت سے یہہ نکلتا ہی کہ جو کوی ذرا بھی گناہ کریگا اسکا بدلا پاویگا تو بہت مشکل ہوا کون اس سے بچ سکتا ہی فقالَت ما سالنی عنھا احدٌ منذ سالتُ رسولَ اللّٰہِ صلَّی اللّٰہُ علیہِ وسلَّمَ تب کہے حضرت عائشہ نے نہ پوچھا اس سے مجکو کسی نے جب سے پوچھی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فقالَ ھٰذِہٖ معاتبۃُ اللّٰہِ العبدَ بما یُصیبُہٗ مِنَ الحُمّٰی والنَّکبۃِ تب فرمایا حضرت نے یہہ عتاب کرنا ہی اللہ کا بندے کو ساتھ اس چیز کے کہ پہنچے اسکو تپ اور رنج حتّی البِضاعۃِ یضعُھا فی یدِ قمیصِہٖ فیفقِدُھا فیفزعُ لھا حتّی انَّ العبدَ لیخرُجُ مِن ذُنوبِہٖ کما یخرُجُ التِّبرُ الاحمرُ مِنَ الکیرِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ابْتُلِیَ الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِہٖ قِیْلَ لِلْمَلَکِ اکْتُبْ لَہٗ صَالِحَ عَمَلِہِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آزمایا جاتا ہی مسلمان کسی اپنے بدن مین کہا جاتا ہی فرشتے کو لکھ اسکے لئے اسکا نیک عمل جو کرتا تھا قبل بیماری کے فَاِنْ شَفَاہُ غَسَّلَہٗ وَطَہَّرَہٗ وَاِنْ قَبَضَہٗ غَفَرَ لَہٗ وَرَحِمَہٗ پھر اگر شفا دیتا ہی اسکو اللہ تو خوب دھوتا ہی اور پاک کرتا ہی اسکو گناہ سے اور اگر وفات دیتا ہی اسکو تو بخشتا ہی اسکو اور رحم کرتا ہی اسپر رَوَاہُمَا فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ روایت کیا ان دونون حدیث کو شرح سنت مین

وَعَنْ[۱۲] جَابِرِ بْنِ عَتِیْکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الشَّہَادَۃُ سَبْعٌ سِوَی الْقَتْلِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اور روایت ہی جابر بن عتیک صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت سات ہی سوائے جہاد مین مارے جانے کے کہ یہہ شہادت سب اقسام سے افضل ہی اَلْمَطْعُوْنُ شَہِیْدٌ وَالْغَرِیْقُ شَہِیْدٌ وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَہِیْدٌ وَالْمَبْطُوْنُ شَہِیْدٌ وَصَاحِبُ الْحَرِیْقِ شَہِیْدٌ وَالَّذِیْ یَمُوْتُ تَحْتَ الْہَدْمِ شَہِیْدٌ جو کوئی طاعون سے مرا شہید ہی اور جو ڈوب کر مرا شہید ہی اور جو ذات الجنب کی بیماری سے مرا شہید ہی اور جو کوئی جل کر مرا شہید ہی اور جو کہ مرا کسی چیز کے نیچے دب کے شہید ہی وَالْمَرْاَۃُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَہِیْدٌ اور جو عورت بچہ جنتے وقت مرے شہید ہی **فائدہ** اور جو عورت بچہ جنے پیچھے مرے اسکا بھی حکم یہی ہی رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو مالک اور ابوداؤد اور نسائی نے

وَعَنْ[۱۳] سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہا اسنے کہ پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کون سے لوگ بہت آزمائے جاتے ہین قَالَ الْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ فرمایا پہلے نبی لوگ پھر بہتر لوگ پھر بہتر لوگ یعنے انبیا کے بعد جو لوگ بہتر ہین مثل اولیا اور علما اور صلحا کے وہ بھی بلا مین مبتلا ہوتے ہین یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی حَسْبِ دِیْنِہٖ آزمایا جاتا ہی مرد موافق اندازے اپنے دین کے فَاِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِہٖ صُلْبًا اشْتَدَّ بَلَاؤُہٗ پھر اگر ہو مرد اپنے دین مین

مضبوط ودرست تو سخت ہوتی ہی آزمایش اسکی **فائدہ** جوکوئی دین مین مضبوط ہو
اگروہ بلا مین گرفتار ہوا تو صبر کرتا ہی اور اسکا ایمان زیادہ مضبوط ہوتا ہی
اوراسکے گناہ اُتارے جاتے ہین اوراسکے درجات بڑھتے ہین وَاِنْ کَانَ
فِیْ دِیْنِہٖ رِقَّۃٌ ھُوِّنَ عَلَیْہِ اوراگر ہوتی ہی اسکے دین مین نرمی اورسستی تو
آسان کیجاتی ہی آزمایش فَمَا زَالَ کَذٰلِکَ حَتّٰی یَمْشِیْ عَلَی الْاَرْضِ مَالَہٗ
ذَنْبٌ ہمیشہ رہتا ہی مرد مضبوط دین والا اسی حال پر یہانتک چلتا ہی زمین پر
نہین ہی اسکے لئے گناہ یعنے آزمانے گناہ سے پاک ہوجاتا ہی مرتے وقت
کچھ گناہ کا اثر باقی نہین رہتا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور
ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وَعَنْ**
عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِھَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِیْ رَاَیْتُ مِنْ
شِدَّۃِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی حضرت
عایشہ سے کہی کہ اسنے رشک نہین لیجاتی ہون کسی پر آسانی اور سہلی سے موت
کی بعد اسکے کہ دیکھی مین نے سختی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے موت کی
یعنے پہلے مین رشک لیجاتی ان لوگ پر جو آسانی سے مرتے تھے جب سے مین رسول
خدا کے موت کی سختی دیکھی تب سے رشک لیجانا چھوڑ دی اور سمجھی کہ ثواب موت
کی سختی مین ہی نہ آسانی مین رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو
ترمذی اور نسائی نے **وَعَنْھَا** قَالَتْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَھُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَہٗ قَدَحٌ فِیْہِ مَاءٌ اور بھی روایت ہی عایشہ سے کہے کہ دیکھی
مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت تھے موت کی حالت مین اور نزدیک
انکے پیالا تھا اس مین پانی ہی وَھُوَ یُدْخِلُ یَدَہٗ فِی الْقَدَحِ ثُمَّ یَمْسَحُ وَجْھَہٗ
ثُمَّ یَقُوْلُ اور آپ ڈالتے تھے اپنا ہاتھ پیالے مین پھر پانی لگاتے اپنے منہہ پر
اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی مُنْکَرَاتِ الْمَوْتِ اَوْسَکَرَاتِ الْمَوْتِ
یا الٰہی مدد کر تو میری موت کی سختی پر یا موت کی بیہوشی پر رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** رسول خدا کے

سکراتِ موت کا سبب یہہ ہی کہ آپ حقیقت مین جامع ہین تامی خلایق کے پس جدائی روح مبارک کی جسم شریف سے گویا کہ جدائی ہی سب ارواح کی تامی اجسا دسے البتہ یہہ امر عظیم و دشوار ہی دوسرا سبب یہہ ہی کہ اسوقت نازل ہوے آپ پر تنزلات احدیت کے اور اسرار و انوار ربوبیت کے کہ یہہ جسم انکے برداشت و تحمل مین بے طاقت ہوگیا سو وہ سکرات نظر آئی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدِہٖ الْخَیْرَ عَجَّلَ لَہُ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب چاہتا اللہ تعالی اپنے بندے سے بھلائی جلدی دیتا ہی سزا اسکے گناہ کی دنیا مین کسواسطے کہ دنیا چھوٹی اسکا عذاب سہل ہی کسیطرح سے گذر جاویگا وَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدِہٖ الشَّرَّ اَمْسَکَ عَنْہُ بِذَنْبِہٖ حَتّٰی یُوَفِّیَہٗ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اور جب چاہتا ہی اللہ تعالی اپنے بندے سے برائی بند رکھتا ہی اس سے سزا اسکے گناہ کی تاکہ پوری سزا دیوے اسکو بسبب اس گناہ کے قیامت کے دن رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ اور بھی روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بڑی جزا اور مزدوری ساتھ بڑی بلا کے ہی یعنے بلا جسقدر زیادہ ہو جزا اور بدلا پورا ہوتا ہی وَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاھُمْ اور بیشک اللہ عز و جل جب دوست رکھتا ہی کسی قوم کو بلا مین ڈالتا ہی اور آزماتا ہی اسکو فَمَنْ رَضِیَ فَلَہُ الرِّضَاءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَہُ السَّخَطُ پھر جو کوئی خشنود رہے اللہ سے بلا مین تو اسکے لئے اللہ کی خوشی ہی اور جو کوئی راضی نہو اور غصہ ہو بلا مین تو اسکے لئے اللہ کا غصہ ہی فائدہ صحابہ رضی اللہ عنہم بایکدیگر سوال کرتے اللہ کی خوشنودی اور غصہ بندے پر کسطرح معلوم ہو جواب دیتے اگر بندہ خدا سے راضی ہی تو خدا بھی بندے سے خشنود رہتا اگر بندہ خدا سے ناخوش ہی تو خدا بھی بندے سے غصے مین رہتا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ

باب المریض

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤْمِنِ اَوِ الْمُؤْمِنَةِ
اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ
پہنچتی ہی بلا مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا
عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ اسکے جان مین غم و ایذا اور بیماری سے اور اسکے مال مین نقصان اور
ہلاکی سے اور اسکی اولاد مین انکی بیماری اور موت سے یہان تک ملاقات کرتا ہی اللہ
کی قیامت کے دن اس حال سے کہ نہین رہتی ہی اسپر کوئی خطا یعنے مسلمان مرد و زن کو بلا انکے
جان و مال اور اولاد مین پہنچنا گناہ کا کفارہ ہوجاتی ہی دنیا مین سے گناہ پاک ہوکے جاتے
ہین قیامت کے دن بے خطا حضور مین پروردگار کے حاضر ہوتے ہین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَى مَالِكٌ نَحْوَهٗ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت کیا
اسکو ترمذی نے اور روایت کیا مالک نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح
ہی وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدِنِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ
اور روایت ہی محمد بن خالد سلمی سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے اسنے اسکے دادا سے جو صحابی
تھا کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ جسوقت کہ مقدر ہوچکا اسکے
واسطے اللہ سے ایک ایسا مرتبہ کہ نہین پہنچا اس مرتبے کو بندہ اپنے عمل کے سبب سے اِبْتَلَاهُ
اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ اَوْ فِيْ مَالِهٖ اَوْ فِيْ وَلَدِهٖ مبتلا کرتا ہی اور آزماتا ہی اسکو اللہ اسکے
جسم مین یا مال مین یا اولاد مین ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ پھر صبر دیتا ہی اللہ اسکو اس بلا پر
حَتّٰى يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ یہان تک کہ پہنچاتا ہی اسکو اس مرتبے
مین کہ مقدر ہوا ہی اسکے لئے اللہ سے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو
احمد اور ابو داؤد نے **فائدہ** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ بندہ صبر کی برکت سے
اس مقام و مرتبے کو پہنچتا ہی کہ عبادت و طاعت سے جس کو پہنچنا ممکن نہین وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ
ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اور روایت ہی عبد اللہ بن شخیر صحابی
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا گیا بنی آدم اور اسکے پہلو
مین ننانویں موت ہی یعنے آفات اور بلا جو موت کے اسباب ہین آدمی کو چارون طرف سے

باب للمریض گھیرے ہین اِنْ اَخْطَاتْہُ الْمَنَایَا وَقَعَ فِی الْھَرَمِ حَتّٰی یَمُوْتَ اگر چوک گئے اس سے موت کے اسباب تو پڑ رہتا ہی بڑھاپے مین یہان تک کہ مرتا ہی یعنے آدمی کو مصیبت اور بلا جو بے انداز گھیرے ہین اس سے بچنا دشوار ہی اگر نادر بچ گیا تو بڑھاپا جو مرض بے دوا ہی منھ پر آویگا اور اس مین ضرور مرنا ہوگا غرض موت سے بچاؤ کی کچھ صورت نہین رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ[۲۱] جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوَدُّ اَھْلُ الْعَافِیَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حِیْنَ یُعْطٰی اَھْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کرینگے دنیا کے آرام والے قیامت کے دن جس وقت کہ دئے جاوینگے بلا والے ثواب اسکا لَوْاَنَّ جُلُوْدَھُمْ کَانَتْ قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا بِالْمَقَارِیْضِ کاشکے چمڑے انکے کاٹے جاتے اور ٹکرے ٹکرے ہوتے دنیا مین کترنیون سے یعنے آرام والے دنیا کے آرزو کرینگے اگر ہم بھی سخت بلا مین گرفتار رہتے تو آج یہان ثواب پاتے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ[۲۲] عَامِرِ الرَّامِ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَسْقَامَ اور روایت ہی عامر بن رامی صحابی سے کہا اسنے کہ ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریون کا فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَصَابَہُ السَّقَمُ ثُمَّ عَافَاہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْہُ کَانَ کَفَّارَۃً لِمَا مَضٰی مِنْ ذُنُوْبِہٖ وَمَوْعِظَۃً لَّہٗ فِیْمَا یَسْتَقْبِلُ اور فرمایا تحقیق مسلمان جب پہنچتی ہی اسکو بیماری پھر آرام وصحت دیتا ہی اسکو اللہ عزوجل ہوتی ہی وہ بیماری مٹانے والی اُس چیز کی جو گذرے ہین اسکے گناہون سے اور ہوتی ہی وہ بیماری نصیحت اسکو اس چیز مین جو آیندہ آویگی وَاِنَّ الْمُنَافِقَ اِذَا مَرِضَ ثُمَّ اُعْفِیَ کَانَ کَالْبَعِیْرِ عَقَلَہٗ اَھْلُہٗ ثُمَّ اَرْسَلُوْا فَلَمْ یَدْرِ لِمَ عَقَلُوْہُ وَلِمَ اَرْسَلُوْہُ اور تحقیق منافق جب بیمار ہوتا ہی پھر آرام دیا جاتا ہی تو ہوتا ہی مانند اونٹ کے کہ باندھے اسکو اسکے مالک نے پھر چھوڑ دیا سو نہین جانتا وہ اونٹ کسواسطے باندھا اپنے کو اور کس لئے چھوڑ دیا اپنے کو یعنے منافق بیماری مین گناہ سے توبہ نہین کرتا حیوان کی طرح کچھ نہین سمجھتا گناہ کرتا رہتا ہی اور مومن سمجھتا ہی کہ گناہ کے شامت سے یہہ بیماری ہوی تھی اللہ نے رحم کیا اسکا شکر بجالاتا ہی

اور گناہ سے توبہ کرتا ہی فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْاَسْقَامُ وَاللّٰهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ تب کہا ایک مرد نے یا رسول خدا کیا ہین بیماری ہین مجھے معلوم نہین قسم اللہ کی نہ بیمار ہوا مین کبھی فَقَالَ قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا تب فرمایا حضرت نے اُٹھ جا ہمارے پاس سے پھر نہین ہی تو ہم سے **فائدہ** معلوم ہوتا ہی کہ وہ شخص منافق تھا نہین تو حضرت اسکو ایسا جھڑک کر نہ فرماتے رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

وَعَنْ[۲۳] اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا لَهٗ فِيْ اَجَلِهٖ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آؤ تم بیمار کے پاس پھر اسکے غم کو دور کرو اسکے عمر کی درازی مین یعنے اسکو کہنا اور تسلی دینا کہ غم مت کہا انشاء اللہ تعالی آرام ہوگا اور تیری عمر دراز ہوگی فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَّيُطَيِّبُ بِنَفْسِهٖ کسواسطے کہ یہ تسلی نہین پھیرتی کچھ تقدیر کو اور خوش کرتی ہی بیمار کے دل کو رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی

وَعَنْ[۲۴] سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ اور روایت ہی سلیمان بن صرد صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مارا اسکو اسکے پیٹ نے یعنے پیٹ کی بیماری سے جسنے مرا عذاب نہ کیا جاویگا اپنی قبر مین رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہی

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تھا ایک لڑکا یہودی کا خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ پھر بیمار ہوا اس لڑکے نے تب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی اسکی کرنے لگے فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَقَالَ لَهٗ اَسْلِمْ پھر بیٹھے اسکے سر کے پاس اور فرمایا اسکو مسلمان ہو تو فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ وَهُوَ عِنْدَهٗ تب دیکھا اس لڑکے نے اپنے باپ کی طرف اور وہ تھا اسکے

باب عیادۃ المریض

پس فَقَالَ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ تب کہا اسکے باپ نے تابعداری کر ابو القاسم کی یہہ حضرت کی کنیت ہی اکثر یہودی لوگ ذکر حضرت کا کنیت سے کرتے تھے اور نام مبارک آپکا کم لیتے اسواسطے کہ توریت مین آپکا نام آیا ہی اگر اس نام سے پکارین تو ملزم ہونا پڑتا ہی فَاَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْقَذَهٗ مِنَ النَّارِ تب اس لڑکے نے مسلمان ہوا اور نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوے سب تعریف اللہ کو جسنے نجات دی اس لڑکے کو دوزخ سے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر سے خدمت لینا جائز ہی اور بھی اسکی عیادت مسلمان ہونے کی امید سے کرنا جائز ہی اور فقہا کہے ہین کہ اگر کافر سے خویشی ہو یا ہمسایہ رکھتا ہو تو اسکی عیادت بھی روا ہی **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیمار پرسی کرے بیمار کی پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سے یعنے فرشتہ خوش رہیگا تو دنیا مین اور خوش ہی چلنا تیرا آخرت کو اور بنایا تونے بہشت مین ایک مقام رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **فائدہ** اس حدیث مین اشارہ ہی کہ بیمار پرسی کے واسطے پاپیادہ جانا فضیلت رکھتا ہی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ عَلِيًّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجَعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ تحقیق حضرت علی نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اس بیماری مین کہ جس مین حضرت نے وفات پایا فَقَالَ النَّاسُ يَا اَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کہا لوگون نے ای ابو الحسن کسطرح صبح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے **فائدہ** ابو الحسن کنیت ہی حضرت علی کی قَالَ اَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فرمایا حضرت علی نے صبح کیا شکر خدا کا اچھا ہونے والا یعنے اگلے روز بہتر ہی **فائدہ** جب بیمار کا حال پوچھین تو خوبی اور بہتری کا جواب دیوین رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو

بخاری نے **وَعَن** عطاءِ بنِ اَبی رَباحٍ قالَ قالَ لی ابنُ عباسٍ الا اُرِیکَ امرأۃً مِن اَهلِ الجنۃِ اور روایت ہی عطا بن ابی رباح تابعی سے کہا اسنے کہ فرمایا مجھکو ابن عباس نے کیا نہ دکھلاؤن مین تجھکو ایک عورت بہشت والی قُلتُ بَلٰی کہا مین نے ہان دکھلاؤ مجھکو قالَ هٰذِہِ المرأۃُ السَّوداءُ کہا ابن عباس نے یہہ عورت کالی نام اسکا سُعیرۃ اَتَتِ النَّبیَّ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ فقالَت یا رسولَ اللہِ اِنّی اُصرَعُ واِنّی اَتَکَشَّفُ آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہی ای رسول خدا مجھکو مرگی کی بیماری آتی ہی اور تحقیق مین ڈرتی ہون کہ ننگی ہو جاتی ہون فادعُ اللہَ لی سو دعا کیجئے اللہ سے میرے لئے فقالَ اِن شِئتِ صَبَرتِ ولَکِ الجنۃُ واِن شِئتِ دَعَوتُ اللہَ اَن یُعافِیَکِ تب فرمایا حضرت نے اگر چاہتی ہی صبر کر اور تیرے واسطے جنت ہی اور اگر چاہتی ہی دعا کرون مین اللہ سے کہ آرام دیوے تجھکو فقالَت اَصبِرُ تب کہی اس عورت نے صبر کرتی ہون اور بہشت چاہتی ہون مین فقالَت اِنّی اَتَکَشَّفُ فادعُ اللہَ اَن لا اَتَکَشَّفَ فَدَعا لَها پھر کہی اسنے تحقیق مین ڈرتی ہون کہ برہنہ ہو جاتی ہون سو دعا کیجو اللہ سے کہ ننگی نہوؤن تب دعا کیا حضرت نے اسکے لئے مُتَّفَقٌ علیہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر فائدہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بیماری کا علاج امید سے ثواب پانے کے نکرنا جایز ہی **وَعَن** یحیَی بنِ سعیدٍ قالَ اِنَّ رَجُلًا جاءَہُ الموتُ فی زَمَنِ رسولِ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ اور روایت ہی یحی بن سعید انصاری تابعی سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک شخص آئی اسکو موت زمانے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فقالَ رجلٌ هنیئًا لَہُ ماتَ ولم یُبتَلَ بمرضٍ تب کہا ایک مرد نے اچھا ہوا اسکو کہ مرا اور گرفتار نہ کیا گیا کسی بیماری مین فقالَ رسولُ اللہِ صلَّی اللہُ علیہِ وسلَّمَ ویحَکَ ما یُدریکَ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے افسوس تعجب ہی تجھ سے کس چیز نے خبردار کیا تجھکو جو کہتا ہی کہ مرض مین گرفتار نہو کر مرا سو اچھا ہوا لَو اَنَّ اللہَ ابتَلاہُ بمرضٍ فکفَّرَ عنہُ مِن سَیِّئاتِہِ اگر تحقیق اللہ مبتلا کرتا اسکو بیماری مین تو دور کرتا اس سے اسکے برائیان رَواہُ مالکٌ مُرسَلًا روایت کیا اسکو مالک نے مرسل **وَعَن**

شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَالصُّنَابِحِیِّ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰی رَجُلٍ مَرِیْضٍ یَعُوْدَانِهٖ
اور روایت ہی شداد بن اوس صحابی اور صنابحی سے یہ دونوں آئے ایک شخص
بیمار کے پاس بیمار پرسی کرتے تھے اسکی فَقَالَا لَهٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ تب کہا
ان دونوں نے کسطرح صبح کی تونے اور کیا حال ہی تیرا قَالَ اَصْبَحْتُ بِنِعْمَۃٍ کہا اُس
مرد نے صبح کی مین نے نعمت سے اللہ کی اور حال میرا اچھا ہی قَالَ شَدَّادٌ اَبْشِرْ
بِکَفَّارَاتِ السَّیِّئَاتِ وَحَطِّ الْخَطَایَا کہا شداد نے خوش ہو تو دور ہونے سے
بدیون کی اور گر جانے سے گناہون کے فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ یَقُوْلُ پھر تحقیق سنا ہون مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہی اِذَا اَنَا ابْتَلَیْتُ
عَبْدًا مِنْ عِبَادِیْ مُؤْمِنًا فَحَمِدَنِیْ عَلٰی مَا ابْتَلَیْتُهٗ فَاِنَّهٗ یَقُوْمُ مِنْ مَضْجَعِهٖ
ذٰلِكَ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَایَا جسوقت مین آزماتا اور بیمار کرتا ہون کسی
بندے کو اپنے مومن بندون مین سے پھر تعریف کرتا ہی میری وہ بندہ اس چیز پر
جو آزمایا مین نے اسکو سو بیشک وہ اٹھتا ہی اپنے اس سونے کی جگہہ سے کہ جہان
بیمار تہا مثل اس دن کے کہ جنی اسکو اسکی مانے پاک ہوکر گناہون سے وَیَقُوْلُ
الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَا قَیَّدْتُ عَبْدِیْ وَابْتَلَیْتُهٗ فَاَجْرُوْا لَهٗ مَا کُنْتُمْ
تُجْرُوْنَ لَهٗ وَهُوَ صَحِیْحٌ اور کہتا ہی رب برکت والا اور برتر اپنے فرشتون کو جو
اعمال کے لکھنے والے ہین مین نے قید کیا اپنے بندیکو قید سے بیماری کے اور آزمایا اسکو
سو جاری رکھو تم اور لکھتے رہو تم اسکے واسطے وہ اعمال جو تم جاری رکھتے تھے اور
لکھتے تھے اسکے لئے حالت صحت مین رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا کَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ مَا یُکَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ابْتَلَاهُ
اللّٰهُ تَعَالٰی بِالْحُزْنِ لِیُکَفِّرَهَا عَنْهُ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سے کہے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت ہوتے ہین گناہ بندے کے اور نہین ہوتے
اسکے واسطے وہ نیک عمل کہ دور کرین اسکے گناہ آزماتا ہی اسکو اللہ غم سے کہ دور کرے گناہ
اسکو اس سے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنْ جَابِرٍ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَزَلْ یَخُوضُ الرَّحْمَۃَ حَتّٰی یَجْلِسَ فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِیْھَا اور روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیمار پرسی کرے مریض کی ہمیشہ تیرتا رہتا ہی رحمت کی دریا مین جب تک بیٹھے پھر جب بیٹھتا ہی غوطہ مارتا ہی اور ڈوب جاتا ہی رحمت کی دریا مین رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ روایت کیا اسکو مالک اور احمد نے

وعن ثَوْبَانَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَکُمُ الْحُمّٰی فَإِنَّ الْحُمّٰی قِطْعَۃٌ مِّنَ النَّارِ فَلْیُطْفِئْھَا عَنْہُ بِالْمَاءِ فَلْیَسْتَنْقِعْ فِیْ نَھَرٍ جَارٍ وَلْیَسْتَقْبِلْ جِرْیَتَہٗ اور روایت ہی ثوبان سے جو غلام آزاد حضرت کے تھے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پہنچے تم مین سے کسی کو تپ پھر تحقیق کہ تپ ایک ٹکڑا ہی آتش سے پھر چاہیئے کہ بجھا وے اسکو اپنے پانی کے ساتھ پھر چاہیئے کہ بیٹھے بہتی ندی مین اور چاہیئے کہ سامھنے کھڑا ہووے اسکی بہنے کے یعنے جدھر سے کہ پانی آتا ہی اودھر منھہ کرکے کھڑا رہے فَیَقُولُ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ وَصَدِّقْ رَسُولَکَ پھر کہے ساتھہ نام اللہ کے یا الٰہی شفا دے اپنے بندے کو اور سچا کر اپنے رسول کو جسنے یہہ علاج سکھلایا ہی بَعْدَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلْیَغْمِسْ فِیْہِ ثَلٰثَ غَمَسَاتٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ کرے یہہ کام بعد نماز صبح کے آفتاب نکلنے کے قبل اور چاہیئے کہ غوطہ مارے اس مین تین غوطے تین دن **فائدہ** تین دن مین تین غوطے یا ہر دن مین تین غوطے عبارت دونون مطلب کا احتمال رکھتی ہی فَإِنْ لَّمْ یَبْرَأْ فِیْ ثَلٰثٍ فَخَمْسٌ فَإِنْ لَّمْ یَبْرَأْ فِیْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ فَإِنْ لَّمْ یَبْرَأْ فِیْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ فَإِنَّھَا لَا تَکَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ پھر اگر اچھا نہووے تین دن مین تو پانچ دن تک یہہ علاج کرے پھر اگر نہ اچھا ہووے پانچ دن مین تو سات دن پھر اگر نہ اچھا ہووے سات دن مین تو نو دن پھر بیشک وہ تپ نہین سکتی ہی کہ بڑہے نو دن سے ساتھہ حکم اللہ بزرگ و برتر کے **فائدہ** بعضون نے کہا ہی کہ یہہ علاج مخصوص ہی بعضے قسم کی تپ کے واسطے جو اہل حجاز کو آتی ہی اور حقیقت یہہ ہی کہ انکا فرمان ایسا ہی کہ روحانی جسمانی سب بیماریان جسکے تابعداری سے دور ہو جاتے ہین رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے

اور کہا یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ ذُکِرَتِ الْحُمّٰی عِنْدَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسُبَّهَا فَاِنَّهَا تَنْفِی الذُّنُوْبَ کَمَا تَنْفِی النَّارُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ اور روایت ہی ابوہریرہؓ
سے کہا اسنے کہ ذکر کیا گیا تپ کا نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر گالی
دی اسکو ایک شخص نے تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت گالی دے تپ کو کیونکہ
وہ پاک وصاف کرتی ہی گناہون کو جیسا کہ صاف کرتی ہی آگ میل کو لوہے کے رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنْهُ** قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَادَ مَرِیْضًا فَقَالَ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ اور بھی روایت
ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار پرسی کی
ایک بیمار کی جو وہ تپ سے بیمار تھا اور فرمایا اسکو خوش ہو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہی کہ هِیَ نَارِیْ اُسَلِّطُهَا عَلٰی عَبْدِیَ الْمُؤْمِنِ فِی الدُّنْیَا لِتَکُوْنَ حَظَّهٗ
مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تپ وہ آتش ہی میری کہ غالب کرتا ہون مین اسکو اپنے
مومن بندے پر دنیا مین تاکہ ہووے وہ تپ بدلا اسکا آگ سے دوزخ کے قیامت
کے دن رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت
کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ
اور روایت ہی انسؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک رب
سبحانہ وتعالیٰ نے فرماتا ہی وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اُخْرِجُ اَحَدًا مِّنَ الدُّنْیَا اُرِیْدُ
اَغْفِرُ لَهٗ حَتّٰی اَسْتَوْفِیَ کُلَّ خَطِیْئَةٍ فِیْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِیْ بَدَنِهٖ وَاِقْتَارٍ
فِیْ رِزْقِهٖ کہ قسم ہی میری عزت اور بزرگی کی نہین نکالتا ہون مین کسیکو دنیا سے
اور چاہتا ہون کہ بخشون اسکو یہان تک کہ پورا بدلا لیتا ہون مین سب گناہ کا
جو اسکی گردن پر ہی ساتھ بیماری کے اسکے بدن مین اور ساتھ تنگی کے اسکے
روزی مین **فائدہ** جسکو گناہ سے پاک کیا چاہتا ہون اسکو بیماری اور محتاجی
مین گرفتار کرکے دنیا سے لیجاتا ہون وہ آخرت کے عذاب سے نجات پاتا ہی
حاصل یہہ ہی کہ محتاجی اور بیماری آدمی کو گناہون سے پاک کرتی ہی رَوَاهُ رَزِیْنٌ

باب المریض

روایت کیا اسکو رزین نے وعن[13] شَقِیْقٍ قَالَ مَرِضَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَعُدْنَاہُ اور روایت ہی شقیق سے جو تابعین عالم تھے کہا اسنے کہ بیمار ہوا عبداللہ بن مسعود نے پھر بیمار پرسی کی انکی ہمنے فَجَعَلَ یَبْکِیْ فَعُوْتِبَ پھر رونا شروع کیا ابن مسعود نے تب لوگون نے ملامت کی ان پر اس گمان سے کہ شاید بیماری کی سختی اور دنیا کے جینے کی محبت سے روتے ہین فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَبْکِیْ لِاَجْلِ الْمَرَضِ لِاَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَرَضُ کَفَّارَۃٌ تب کہا ابن مسعود نے تحقیق مین نہین روتا ہون مرض کے سبب سے بلکہ روتا ہون مین اسواسطے سنا ہون مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ بیماری دور کرنے والی گناہ کی ہی وَاِنَّمَا اَبْکِیْ اَنَّہٗ اَصَابَنِیْ عَلٰی حَالِ فَتْرَۃٍ وَلَمْ یُصِبْنِیْ فِیْ حَالِ اِجْتِہَادٍ لِاَنَّہٗ یُکْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْاَجْرِ اِذَا مَرِضَ مَا کَانَ یُکْتَبُ لَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّمْرَضَ فَمَنَعَہٗ مِنْہُ الْمَرَضُ اور نہین روتا ہون مین مگر اسواسطے کہ پہنچی مجکو بیماری بوڑھاپے کی حالت مین اور نہین پہنچی مجکو جوانی کی حالت مین کسواسطے کہ لکھا جاتا ہی بندے کے واسطے ثواب جب بیمار ہوتا ہی جسقدر کہ لکھا جاتا تھا اسکے لئے بیمار ہونے کے قبل اور باز رکھا بندے کو اس عمل سے مرض فائدہ ابن مسعود کہتے ہین کاشکے مین جوانی مین بیمار ہوتا تو میرے واسطے بہت ثواب لکھا جاتا کسواسطے کہ اسوقت عمل نیک بہت تھے اب بسبب بڑھاپے اور ناتوانی کے عمل کم ہین سو اب ثواب کم لکھا جاویگا رَوَاہُ رَزِیْنٌ روایت کیا اسکو رزین نے وعن[14] اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَعُوْدُ مَرِیْضًا اِلَّا بَعْدَ ثَلٰثٍ اور روایت ہی انس رضی سے کہا اسنے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین بیمار پرسی کرتے مریض کی مگر بعد تین رات کے رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین فائدہ جاننا چاہئے کہ بعضے محدثان اس حدیث کو موضوع کہتے ہین اور بیمار پرسی سن اول مرض مین انکے پاس سنت ہی نہ بعد تین روز کے اور جمہور علما کہتے ہین کہ عیادت کے واسطے کوئی وقت مقرر نہین اول بیماری مین یا آخر مین جب چاہے کرے وعن[15] عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

باب المریض

وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی مَرِیْضٍ فَمُرْہُ یَدْعُوْلَکَ فَاِنَّ دُعَاءَہٗ کَدُعَاءِ الْمَلٰئِکَۃِ
اور روایت ہی عمر بن خطاب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب آوے تو بیمار کے پاس تو کہہ اسکو دعا کرے تیرے واسطے کس لئے کہ دعا اسکی
مانند دعا فرشتون کے ہی **فائدہ** بندہ مرض کی حالت مین درگاہ الٰہی سے
قریب ہی اور کھانے پینے بشریت کے سب اطوار سے دور رہتا ہی اور اسکی باطن مین
صفائی اور پاکی حاصل ہوتی ہی اور اسکا دل عالم غیب کی طرف متوجہ رہتا ہی تو
گویا حال اسکا فرشتے کے سا ہی رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّۃِ تَخْفِیْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّۃُ الصَّخَبِ
فِی الْعِیَادَۃِ عِنْدَ الْمَرِیْضِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ سنت ہی کم
بیٹھنا اور کم شور کرنا بیمار پرسی مین مریض کے پاس قَالَ کہا ابن عباس نے اسبات
کی دلیل مین وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَثُرَ لَغَطُھُمْ
وَاخْتِلَافُھُمْ قُوْمُوْا عَنِّیْ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بہت
ہوی آواز صحابہ کی اور اختلاف انکا اُٹھ جاؤ میرے پاس سے **فائدہ** اس حدیث
سے صاف معلوم ہوا کہ شور و پکار بیمار کے پاس کرنا مکروہ ہی **وَعَنْ**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعِیَادَۃُ فُوَاقُ نَاقَۃٍ
اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار
پرسی کرنا مقدار فواق ناقے کے **فائدہ** اونٹنی کا جب دودھ نچوڑتے ہین تو تھوڑا
وقت چھوڑ دیتے ہین اور اسکی تھن کو ہاتھ سے مارتے ہین یا بچے کو چلاتے ہین
یا چھوڑے بعد پھر نچوڑتے ہین تو اس دو بار کے نچوڑنے مین جو فرق ہی اسکو
فواق ناقہ کہتے ہین سو عیادت اُتنے وقت کر لیا چاہیے وَفِیْ رِوَایَۃِ سَعِیْدِ بْنِ
الْمُسَیَّبِ مُرْسَلًا اور ایک روایت مین سعید بن مسیب سے مرسل آیا ہی اَفْضَلُ الْعِیَادَۃِ
سُرْعَۃُ الْقِیَامِ افضل عیادت جلد اوٹھ کھڑا ہونا ہی تا بیمار کو ملال نہو وے **فائدہ**
اگر عیادت کرنے والا بیمار کا دوست ہو اور اسکا بیٹھنا اسکو اچھا لگے اور دل لگی
کے باتین کرین تو یہہ بیمار پرسی مین داخل نہین بلکہ مصاحبت ہی اور حق عیادت
کی قدر ہی جو مذکور ہوا رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت کیا اسکو

باب المریض

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عاد رجلا فقال لہ ما تشتہی اور روایت ہی ابن عباس سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کیا ایک شخص کی اور فرمایا اسکو کیا خواہش رکھتا ہی تو اور کیا چاہتا ہی دل تیرا قال اشتہی خبز بر کہا اس بیمار نے خواہش رکھتا ہون گیہون کی روٹی کی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان عندہ خبز بر فلیبعث الی اخیہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو اسکے پاس روٹی گیہون کی پھر چاہئے کہ بھیجے اپنے بھائی پاس ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتہی مریض احدکم شیئا فلیطعمہ پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت خواہش کرے بیمار کسی کا تم مین کسی چیز کی پھر چاہئے کہ کھلاوے اسکو **فائدہ** اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ بیمار کی طبیعت کسی چیز کی رغبت رکھتی ہو اسکو وہ چیز کھلانے سے صحت حاصل ہوتی ہی لیکن یہہ حکم کلیتہ نہین ہی اسیواسطے طیبی نے لکھا ہی کہ جب بیمار کی زیست سے ناامید ہی ہو جاوے تب اسکی خواہش کی چیزین توکل پر کھلایا کرین رواہ ابن ماجہ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وعن عبد اللہ بن عمرو قال توفی رجل بالمدینۃ ممن ولد بہا اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ مرا ایک شخص مدینے مین ان شخصون مین سے جو مدینے مین پیدا ہوے تھے فصلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا لیتہ مات بغیر مولدہ پھر نماز پڑھی اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ای کاشکے وہ مرا ہوتا سوائے اپنے پیدایش کی جگہہ کے یعنے مسافرت مین مرتا تو اچھا تھا قالوا ولم ذاک یا رسول اللہ عرض کئے صحابہ نے کسواسطے یہہ آرزو وا یہ حکم ہی ای رسول خدا قال ان الرجل اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ فرمایا تحقیق جب مرد مرتا ہی اپنے وطن کے بغیر دوسری جگہہ مین اندازہ کیا جاتا ہی اسکے لئے اسکے وطن سے وہان تک کہ اسکے پانوکا نشان موقوف ہو اور مٹ جاوے بہشت مین **فائدہ** طیبی نے لکھا ہی کہ مراد اس سے یہہ ہی اسکی قبر مین اتنی کشادگی ہوتی کہ جتنی اسکی قبر اور اسکے وطن و مولد مین مسافت ہی اور کھلتا ہی اسکے طرف ایک دروازہ بہشت کا رواہ النسائی

وَعَن ابنِ عبّاسٍ وَابنُ مَاجَتہ روایت کیا اسکو نسائی اور ابن ماجہ نے
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْتُ غُرْبَۃٍ شَہَادَۃٌ اور روایت
ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موت مسافر
کی شہادت ہی رَوَاہُ ابنُ مَاجَتہ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے وَعَن
اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ مَرِیْضًا
مَاتَ شَہِیْدًا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے بیمار ہوکر مرا شہید وَاُوْقِیَ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَغُدِیَ
وَرِیْحَ عَلَیْہِ بِرِزْقِہٖ مِنَ الْجَنَّۃِ اور بچایا جاتا ہی عذاب سے قبر کے اور دئے جاتی
ہی صبح وشام اسکی روزی بہشت سے یعنے دن رات اسکی روزی بہشت سے پہنچا
کرتی ہی رَوَاہُ ابنُ مَاجَتہ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت کیا اسکو ابن
ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْتَصِمُ الشُّہَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلٰی
فُرُشِہِمْ اِلٰی رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِی الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ اور روایت ہی
عرباض بن ساریہ صحابی سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھگڑینگے
شہیدان اور وہ لوگ جو مرے ہین اپنے بچھونے پر بیماری سے ہمارے پروردگار
بزرگ وبرتر کے پاس اُن لوگون کے حق مین جو مرے ہین وبا مین فَیَقُوْلُ
الشُّہَدَاءُ اِخْوَانُنَا قُتِلُوْا کَمَا قُتِلْنَا تب کہینگے شہیدان وبا سے مرے ہوے
لوگ ہمارے بھائیان ہین قتل کئے گئے وہ جیسا ہم قتل کئے گئے ہین وَیَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ
اِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰی فُرُشِہِمْ کَمَا مُتْنَا اور کہینگے وہ لوگ جو بیماری سے اپنے
بچھونے پر مرے طاعون سے مرے ہوے لوگ ہمارے بھائی ہین یہ مرے اپنے
بچھونے پر جیسے ہم مرے فَیَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا اِلٰی جِرَاحَتِہِمْ فَاِنْ اَشْبَہَتْ
جِرَاحَتُہُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِیْنَ فَاِنَّہُمْ مِنْہُمْ وَمَعَہُمْ تب فرماویگا ہمارا رب
دیکھو انکے زخمون کو پھر اگر مشابہ ہی زخم انکا زخم سے شہیدون کے تو وہ لوگ
ان مین سے ہین اور انکے ساتھ ہین فَاِذَا جِرَاحُہُمْ قَدْ اَشْبَہَتْ جِرَاحَہُمْ
پھر دیکھینگے زخم طاعون سے مرے ہوؤن کا مشابہ ہی زخم سے شہیدون کے فائدہ

اس سے معلوم ہوا جو کہ وبا اور طاعون سے مرا اسکو ثواب شہید کا ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور نسائی نے **وَعَن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَالصَّابِرُ فِيْهِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ اور روایت ہی جابر سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھاگنے والا وبا سے مانند بھاگنے والے کے ہی جہاد سے اور صبر کرنے والا اور نہ بھاگنے والا وبا سے اسکو ثواب ہی شہید کا **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بھاگنا وبا سے گناہ کبیرہ ہی جیسا کہ بھاگنا جہاد سے اور جو کہ وبا مین ٹھہرا رہے اگرچہ نہ مرے تو اسکو ثواب شہید کا ملتا ہی رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

یہہ باب ہی موت کے آرزو کرنے اور اسکے یاد کرنے مین **فائدہ** جاننا چاہئے کہ آرزو موت کی کرنا دنیا کے ضرر کے سبب مثل بیماری اور فقیری وغیرہ کے مکروہ ہی کس واسطے کہ یہہ علامت بے صبری کی ہی اور تقدیر الٰہی سے ناخوشی ہی لیکن کسی نے محبت الٰہی کے مارے یا آخرت کے ضرر کے خوف سے موت مانگے تو مکروہ نہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰی اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے کوئی تم مین سے مرنے کی کسواسطے کہ وہ شخص جو تمنا موت کی کرتا ہی اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ یا کہ نیک ہوگا پھر شاید کہ وہ زیادہ کریگا نیکی یا کہ بد ہوگا پھر شاید وہ خوش کریگا اللہ کو توبہ کرکے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **وَعَنهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنّٰی اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اور بھی روایت ہی اسی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آرزو کرے کوئی تمہارا موت کی اور نہ دعا مانگے موت کی قبل اسکے کہ آوے اسکو موت اِنَّهٗ اِذَا مَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ تحقیق جس وقت مرتا ہی موقوف ہو جاتی ہی

طلب تمنی الموت

اسکی امید ثواب کی وَاِنَّہٗ لَا یَزِیْدُ الْمُؤْمِنَ عُمُرُہٗ اِلَّا خَیْرًا اور تحقیق نہین زیادہ کرتی مومن کو اسکی عمر مگر نیکی سو مسلمان کو نہ چاہیئے کہ موت کی آرزو یا موت مانگے رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَہٗ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیئے کہ نہ آرزو کرے کوئی تم مین سے موت کی بسبب ضرر دنیا کے جو پہنچے اسکو فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْیَقُلْ پھر اگر ہی ضرور سے آرزو کرنے والا موت کی تو چاہیئے کہ کہے اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ یا الٰہی جِلا مجھکو جب تک ہو زندگی بہتر میرے واسطے اور مار مجھکو جسوقت کہ ہووے وفات بہتر میرے لئے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ اور روایت ہی عبادہ بن صامت صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ دوست رکھے ملاقات اللہ کی دوست رکھتا ہی اللہ ملاقات اسکی اور جو شخص کہ ناخوش رکھے ملاقات اللہ کی ناخوش رکھتا ہی اللہ ملاقات اسکی فائدہ مشہور یہہ کہ مراد لقاے الٰہی سے موت ہی لیکن حق وہ ہی کہ مراد ملاقات خدا سے آخرت کے طرف متوجہ ہونا اور جو کہ خوبی اللہ کے پاس ہی مانگنا ہی فَقَالَتْ عَائِشَۃُ اَوْ بَعْضُ اَزْوَاجِہٖ اِنَّا لَنَکْرَہُ الْمَوْتَ تب کہا عایشہ یا اور کسی بی بی نے حضرت کی بیشک مین ناخوش رکھتی ہون موت کو کس واسطے طبیعت خود بخود موت سے نفرت کرتی ہی ہم کیا کرین قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ فرمایا نہین ہی ایسا جیسا کہ تمنے سمجھی کہ ملاقات الٰہی سے مراد موت ہی اور اسکی آرزو ضرور سے کیا چاہیئے وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰہِ وَکَرَامَتِہٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ اور لیکن مومن جسوقت کہ آتی ہی اسکی موت خوشخبری دیا جاتا ہی رضامندی سے اللہ کی اور عزت رکھنے سے اللہ کے پھر نہین ہی کوئی چیز پیاری زیادہ اسکے نزدیک اس چیز سے

کہ اسکے آگے ہی یعنے مرنے اور اُس عالم کو جانے سے پھر دوست رکھتا ہی ملاقات اللہ کی
اور دوست رکھتا ہی اللہ ملاقات اسکی **فائدہ** ہمیشہ آرزو موت کی کرنا نچاہئے بلکہ
مسلمان کو موت کے وقت اللہ کی خوشنودی کی بشارت ہوتی ہے تو تب وہ موت کی
تمنا کرتا ہی اور اللہ کی ملاقات کو دوست رکھتا ہی وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ
بِعَذَابِ اللّٰہِ وَعُقُوْبَتِہٖ فَلَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَہَ اِلَیْہِ مِمَّا اَمَامَہٗ فَکَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ
وَکَرِہَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِقَاءَہٗ اور تحقیق کافر جبوقت لائی جاتی ہی اسکی موت خبر دیا جاتا
ہی اللہ کے عذاب اور اسکے سزا کی پھر نہین ہی کوی چیز ناخوش زیادہ اس چیز سے جو
آگے اسکے ہی یعنے موت سے پھر ناخوش رکھتا ہی کافر ملاقات کو اللہ کی اور ناخوش
رکھتا ہی اللہ تعالی ملاقات کو اسکی پھر برے ناخوشی اور مغضوبی سے اس عالم کو جاتا ہی
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَفِیْ رِوَایَۃِ عَایِشَۃَ وَالْمَوْتُ
قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰہِ اور روایت مین حضرت عائشہ کے یہہ ہی کہ اور موت پہلے ہی اللہ کی
ملاقات کے تو لقاء اللہ موت نہ ٹھہری بلکہ موت وسیلہ ہی اللہ کی ملاقات کا **وَعَنْ**
اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ کَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَیْہِ
بِجَنَازَۃٍ اور روایت ہی ابو قتادہ انصاری صحابی سے کہ وہ خبر دیتا تھا تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم لایا گیا انکے پاس جنازہ فَقَالَ مُسْتَرِیْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْہُ تب فرمایا
حضرت نے یہہ مردہ آرام پانے والا ہی یا آرام دیا گیا ہی اس سے فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ مَا الْمُسْتَرِیْحُ وَمَا الْمُسْتَرَاحُ مِنْہُ تب عرض کیا صحابہ نے ای رسول خدا
کیا ہی آرام پانے والا اور کیا ہی آرام دیا گیا اور کون ہین یہہ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ
یَسْتَرِیْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْیَا وَاَذَاھَا اِلٰی رَحْمَۃِ اللّٰہِ پھر فرمایا مومن بندہ آرام پاتا
ہی بسبب مرنے کے دنیا کے رنج سے اور اسکی ایذا سے اور جاتا ہی رحمت مین اللہ کی
وَالْفَاجِرُ یَسْتَرِیْحُ مِنْہُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ اور بدکار بندہ جب
مرتا ہی آرام پاتے ہین اس سے بندے اور شہرین اور جھاڑ اور جانور مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** بدکار کے مرنے سے دوسرے بندے جو
آرام پاتے ہین یہہ بات ظاہر ہی کیونکہ اس سے انکو ایذا پہنچتی تھی جب وہ مرا تو بچے
اُسکی ایذا سے چھوٹے مگر شہرین اور درخت اور جانور فاجر کے مرنے سے جو آرام پاتے ہین

اسکا یہہ سبب ہی کہ اسکی بدکاری اور ظلم کے شومی کے سبب عالم مین فساد برپا ہوتا ہے
اور کبھو مینہہ موقوف ہو جاتا ہی تو زمین اور زمین کے سبب چیزین اسکی سبب سے ایذا
پاتے ہین اسکی مرنے سے وہ فساد اور شومیت دفع ہو کر سب کو آرام ہوتا ہی وعن
عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال
کن فی الدنیا کانک غریب او عابر سبیل اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے
کہا اسنے کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونون مونڈہون کو اور فرمایا
رہ دنیا مین گویا کہ تو مسافر ہی یا کہ گذرنے والا راہ کا وکان ابن عمر یقول
اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء اور ابن عمر
کہتے تھے جب شام کرے تو انتظار مت کر صبح کی کہ مین صبح تک جیتا رہونگا اور جب
صبح کرے تو انتظار مت کر شام کی کہ شام تک مین زندہ رہونگا وخذ من صحتک
لمرضک ومن حیاتک لموتک اور کرلے توشہ اپنی تندرستی مین بیماری کا
اور کرلے توشہ اپنی زندگی مین اپنی موت کا یعنے تندرستی اور زندگی کو غنیمت جانیو
جلدی توشہ عاقبت کا پیدا کرلیجو کس واسطے کہ صحت اور زندگی ہمیشہ نرہیگی رواہ
البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے وعن جابر قال سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل موتہ بثلثۃ ایام یقول لا یموتن احدکم
الا وھو یحسن الظن باللہ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکے وفات کے تین دن پہلے فرماتے تھے مرے کوئی تم مین سے
مگر یہہ کہ نیک رکھتا ہو گمان اپنا اللہ سے اور امیدوار معافی اور مغفرت کا رہے اور
اسکے وعدہ اور کرم کا اعتماد رکھے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے فائدہ
لکھے ہین کہ سعادت کی نشانی وہ ہی کہ زندگی مین خوف غالب رہے جب موت پہنچی
تو امید پیدا ہوتی ہی اور عبادت و طاعت کرتے رہے اور پروردگار کی بخشش کا
منتظر رہے لیکن جھوٹی امید کہ نافرمانبرداری اور گناہ کرتے رہین اور امید بھلائی کی
رکھین یہہ تو امید نہین بلکہ محض آرزو اور غرور ہی اسیواسطے حسن بصری نے کہا ہی
اگر بندہ اللہ سے امید نیکی کی رکھتا ہی تو اپنے اعمال نیک کرتا ہی الفصل
الثانی فصل دوسری عن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ

باب تمنی الموت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہتے ہو تم خبر دون مین تمکو اس چیز کی کہ پہلے فرماویگا اللہ تعالی مومنونکو قیامت کے دن اور کیا چیز ہی کہ پہلے کہینگے مومنان اللہ سے قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عرض کئے ہم نے ہان خبر دیجے ہمکو ای رسول خدا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ فرمایا حضرت نے بیشک اللہ فرماویگا مومنون کو کیا دوست رکھتے تھے تم میری ملاقات کو فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا بولینگے ہان ای ہمارے رب فَيَقُوْلُ لِمَ اَحْبَبْتُمْ تب فرماویگا اللہ تم کہتے ہو کہ میری ملاقات کو دوست رکھتے تھے پھر کسواسطے گناہ کیا تم نے فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ تب کہینگے مومنون نے ہم امید رکھتے تھے تیرے معاف کرنے اور تیرے بخشنے کی فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ تب فرماویگا اللہ بیشک واجب ہوئی تمہارے واسطے مغفرت میری رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ روایت کیا اسکو شرح سنت مین اور ابو نعیم حلیہ مین وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کرو یاد ویران کرنے والی اور ڈہانے والی کو لذتون کے جو موت ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِاَصْحَابِهٖ اور روایت ہی ابن مسعود سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے ایکروز اپنے اصحاب کو اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ حیا کرو اللہ سے جیسا کہ لائق ہی حیا کرنا قَالُوْا اِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے صحابہ نے بیشک ہم حیا کرتے ہین اللہ سے یعنے اسکے اوامر و نواہی بجا لاتے مین ای نبی اللہ کے اور سب تعریف اللہ کو ہی جسنے توفیق دی ہی ہمکو اسکی پھر کیا ہی طور حیا کرنیکا جو آپ حکم فرماتے ہین اسکا قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ فرمایا یہہ نہین ہی حیا جو تم گمان کئے ہو بلکہ مقام اسکا اعلا ہی کہ تمام اعضا اور حواس کو اللہ کی نافرمانی سے بچاوے وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى اور لیکن جو شخص

باب تمنی الموت

کہ حیا کرے اللہ سے جیسا کہ حق ہی حیا کا تو چاہئے کہ نگاہ رکھے سر کو اللہ کے غیر کو سجدہ کرنے سے اور تکبر و سرکشی کرنے سے اور نگاہ رکھے اس چیز کو کہ جمع کر رکھا اسکو سر یعنے انکھ کان زبان حواس فکر سوان سب کو بھی گناہ سے نگاہ رکھے وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى اور چاہئے کہ نگاہ رکھے پیٹ کو حرام کھانے سے اور اس چیز کو کہ جمع کیا ہی اسکو پیٹ یعنے نگاہ رکھے دلکو جہل سے اور ماسوی اللہ کے یاد کرنے سے بعضون نے کہا ہی کہ پیٹ جنکو جمع کیا ہی سو وہ ہاتھ اور پانون اور فرج ہی تو انکو بے حکمی اور نافرمان برداری سے باز رکھے وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى اور چاہئے کہ یاد کرے موت کو اور پرانے ہونے اور خاک مین مِل جانے کو اپنے ہڈیون کے اور ترک کرے سب لذتون اور شہوتون کو وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا جو شخص کہ چاہے ثواب آخرت کا تو چھوڑ دیوے دنیا کی زینت کو فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ پھر جو شخص کہ کرے ان چیزون کو جو مذکور ہوئین پھر تحقیق حیا کیا اللہ سے جیسا کہ حق ہی حیا کرنے کا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **فائدہ** عالم ربانی علی متقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالے تبین طریق مین فرمانا ہی کہ سالک کو جسقدر دوری ہوتی ہی غیر اللہ سے اسقدر اللہ سے قرب حاصل ہوتا ہی اور جسقدر ماسوی اللہ اس سے منقطع ہوتے ہین اسقدر اسکو وصل حاصل ہوتا ہی اور یہہ مرتبہ ملتا ہی تمامی منہیات سے باز رہنے اور مباح سے بھی پرہیز کرنے سے مراد مباح سے وہ ہی کہ تمامی مخلوقات اور اسباب معیشت سوا اسکے طرف بھی التفات نکرے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحفہ مومن کا موت ہی یعنے موت وسیلہ ہی اللہ کے قرب کا اور پہنچاتی ہی بہشت کو اور چھڑاتی ہی دنیا کی محنت و مشقت سے تو موت ایک لطف ہی اللہ کا مومن پر رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ اور روایت ہی بریدہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

مسلمان مرتا ہی پسینے سے پیشانی کے **فائدہ** مومن کو مرنے وقت شدت سکرات کی ایسی ہوتی کہ پسینہ پیشانی پر آجاتا ہی اور سکرات کی شدت سب گناہون کو اسکے اتارتی اور اسکے درجات کو بڑہاتی ہی یا یہہ کہ عرق کا آنا موت کے وقت علامت ایمان کی ہی یا یہہ کہ مومن موت کی کچھ مشقت نہین گراتی ہی کہ پیشانی اسکی عرق آلود ہوتی ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ نے وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَوْتُ الْفُجَاءَۃِ اَخْذَۃُ الْاَسَفِ اور روایت ہی عبید اللہ بن خالد سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے موت ناگہانی ایک پکڑنا غضب کا ہی **فائدہ** ناگہانی موت جسکو مرگ مفاجات کہتے ہین اللہ کے غضب کا نشان ہی کسواسطے کہ اسکو مہلت نہ پایا کہ توبہ استغفار کرے بعضون نے کہا ہی کہ یہہ کافرون اور فاسقون کے حق مین ہی اور بعضون نے کہا کہ ناگہانی موت نیکو نکے حق مین نیک اور بدون کے واسطے بد ہی رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَزَادَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَرَزِیْنٌ فِیْ کِتَابِہٖ اور زیادہ کیا بیہقی نے شعب الایمان مین اور رزین اپنی کتاب مین یہہ لفظ اَخْذَۃُ الْاَسَفِ لِلْکَافِرِ وَرَحْمَۃٌ لِلْمُؤْمِنِ کہ ناگہانی موت پکڑنا غضب کا ہی کافرون کے واسطے اور رحمت ہی مومن کے لئے **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی شَابٍّ وَّھُوَ فِی الْمَوْتِ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ تشریف لے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس اور وہ موت کی حالت مین تھا فَقَالَ کَیْفَ تَجِدُکَ تب فرمایا حضرت نے اسکو کسطرح پاتا ہی تو اپنے تئین قَالَ اَرْجُو اللّٰہَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاِنِّیْ اَخَافُ ذُنُوْبِیْ پھر کہا اس جوان نے امید رکھتا ہون اللہ سے یا رسول اللہ اور بیشک مین ڈرتا ہون اپنے گناہون سے فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوْطِنِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جمع ہوتی ہین خوف اور امید دل مین کسی بندے کے مانند اس جگہہ کے اِلَّا اَعْطَاہُ اللّٰہُ مَا یَرْجُوْ وَاٰمَنَہٗ مِمَّا یَخَافُ مگر دیتا ہی اسکو اللہ جس چیز کی امید رکھتا ہی اپنے کرم سے اور بے خوف کردیتا ہی اسکو اس چیز سے کہ جس سے ڈرتا ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے

پہلے بعض نسخوں میں یہ حدیث

۔ ترمذی نے کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تمنوا الموت فان هول المطلع شديد روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تمنا کرو موت کی پھر تحقیق وہشت موت کی سخت ہی وان من السعادة ان يطول عمر العبد ويرزقه الله عز وجل الانابة اور تحقیق نیک بختی مین سے ہی یہہ کہ دراز ہو عمر بندے کی اور روزی اور توفیق دیوے اسکو اللہ بزرگ و برتر توبہ کرنے کی رواہ احمد روایت کیا اسکو احمد نے **فائدہ** موت کی تمنا نکیا چاہئے کسواسطے کہ موت تو خود آنے والی ہی اوریگی چند روز دنیا مین رہنا اور آخرت کا توشہ پیدا کرنا غنیمت ہی **وعن** ابی امامة قال جلسنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرنا ورققنا فبكى سعد بن ابى وقاص فاكثر البكاء اور روایت ہی ابی امامہ سے کہا اسنے کہ بیٹھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پھر نصیحت کی ہمکو حضرت نے اور احوال آخرت کا یاد دلایا اور نرم کردیا ہمارے دل کو پھر روئے سعد بن ابی وقاص اور بہت روئے فقال يا ليتني مت پھر کہا سعد بن ابی وقاص نے کہ کیا اچھا ہو تا کہ مین مرجاتا اور دنیا کی محنت سے چھوٹ جاتا فقال النبى صلى الله عليه وسلم يا سعد اعندى تتمنى الموت فردد ذلك ثلث مرات تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ای سعد کیا میرے پاس آرزو کرتا ہی موت کی پھر فرمایا اس بات کو تین بار یعنے موت کی آرزو منع ہی سو میرے حضور مین کرتا ہی یا یہہ مراد ہی کہ میری زندگی مین میرے جمال کا مشاہدہ سب نعمتون سے افضل ہی سو تو میرے روبرو موت کی آرزو کرتا ہی ثم قال يا سعد ان كنت خلقت للجنة فما طال عمرك وحسن من عملك فهو خير لك پھر فرمایا حضرت نے ای سعد اگر ہی تو پیدا کیا گیا بہشت کے واسطے تو جسقدر دراز ہو گی عمر تیری اور نیک ہو گا عمل تیرا سو وہ بہتر ہی تیرے لئے **فائدہ** سعد بن ابی وقاص تو بہشتی صحابیون مین سے تھے پھر حضرت نے انکے حق مین شک کا کلمہ جو فرمایا کہ اگر تو بہشت کے واسطے پیدا کیا گیا ہو تو درازی تیری عمر کی افضل ہی سو اسکا کیا وجہ ہو گا جواب اسکا یہہ ہی کہ شاید بہشت کی بشارت کے آگے یہہ حدیث فرمایا ہو گا رواہ احمد روایت کیا احمد نے **وعن** حارثة بن مضرب قال دخلت على خباب

باب مایقال

اِكْتَوٰى سَبْعًا اور روایت ہی حارثہ بن مضرب تابعی سے کہا اسنے کہ گیا مین خباب صحابی
پاس اور تحقیق خباب نے داغ کیا تھا سات جگہہ اپنے بدن مین یعنے خبابؓ نے بیماری کی شدت
و تکلیف کے سبب یا تونگری و مالداری سے ڈر کر اپنے جسم پر سات جگہہ جلایا تھا فَقَالَ
لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ
لَتَمَنَّيْتُهُ پھر کہا خباب نے اگر ہوتی یہہ بات کہ سنا ہون مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے تھے نہ آرزو کرے کوی تم مین سے موت کی تو آرزو کرتا مین اسکی وَلَقَدْ رَاَيْتُنِیْ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَمْلِكُ دِرْهَمًا اور تحقیق دیکھا مین نے اپنے
تئین ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مالک نتھا مین ایک درم کا وَاِنَّ فِیْ
جَانِبِ بَيْتِیَ الْاٰنَ لَاَرْبَعِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ اور بیشک میرے گھر کے کونے مین اب
چالیس ہزار درہم ہی قَالَ ثُمَّ اُتِیَ بِكَفَنِهٖ کہا حارثہ بن مضرب نے جو راوی اس حدیث کا
ہی بعد اسکے لایا گیا خبابؓ کے پاس کفن انکا جو اچھے قماش کا تھا فَلَمَّا رَاٰهُ بَكٰى وَقَالَ
پھر جب دیکھا کفن کو رونے لگا اور کہا اگرچہ اچھا نفیس کفن شرع مین جائز ہی وَلٰكِنْ حَمْزَةُ
لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَاْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ
قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَاْسِهٖ حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى
رَاْسِهٖ وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْاِذْخَرُ اور لیکن حمزہ بن عبد المطلب جو شہید اور چچا رسول
خدا کا تھا نہ ملا اسکے واسطے کفن مگر ایک چادر سفید سیاہ خط کی وہ بھی پورا کفن ہنوا بلکہ جب
ڈالے جاتی انکے سر پر کھس جاتی انکے قدمون سے اور جب ڈالی جاتی انکے قدمون پر کھس جاتی
انکے سر سے یہان تک کھینچی گئی وہ چادر انکے سر پر اور رکھا گیا انکے قدمون پر گھاس **فائدہ**
اِذخر زیرے ہمزے کے ایک قسم کے گھاس کا نام ہی جس سے گھر چھاتے ہین رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِیُّ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ اُتِیَ بِكَفَنِهٖ اِلٰى اٰخِرِهٖ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے
مگر تحقیق ترمذی نے ذکر نکیا ثم اتی بکفنہ کو آخر تک

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

یہہ باب ہی بیان مین اس چیز کے کہ کیا کہا جاوے
اسکے پاس جسکی موت نزدیک آئی ہو **فائدہ** علامت احتضار کی وہ ہی کہ پانون سست
ہوجاوین اور ناک ٹیڑھی ہو اور کنپٹیان دب جاوین اور جسکی موت آئی ہی اسکو محتضر
کہتے ہین

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل ہی پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ

باب ما یقال

لا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ روایت ہی
ابو سعید اور ابو ہریرہ سے کہا ان دونوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑہو ساسمنے اسکے جو تم مین سے مرتا ہی لا الٰہ الا اللہ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے
فائدہ جب کوئی مسلمان مرنے لگے تو اسکے روبرو کلمہ پڑہنا کہ اسکو بھی یاد آجاوے اور اسکو
حکم نکرے کہ کلمہ پڑہہ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ اور روایت ہی ام سلمہؓ سے کہے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پاس جاؤ تم بیمار کے یا مرنے والے کے فَقُوْلُوْا خَیْرًا
تب کہو بہلی بات یعنے دعا کرو بیمار کے واسطے شفا کی اور مرنے والے کے واسطے مغفرت کی
فَاِنَّ الْمَلٰئِکَۃَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ اس واسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین اس بات
جو تم کہتے ہو رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِیْبُہٗ مُصِیْبَۃٌ فَیَقُوْلُ
مَا اَمَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی پہر اور بہی روایت ہی ام سلمہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی مسلمان کہ پہنچے اسکو مصیبت تب کہے وہ چیز کہ حکم فرمایا اسکو
اللہ نے جسکے کہنے کا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ بیشک ہم اور ہمارے اموال اور ہماری
اولاد ہین واسطے اللہ کے اور بیشک ہم اسکے پاس جانے والے ہین اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ
مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا یا الٰہی ثواب دے مجکو میری مصیبت مین اور بدلا دے
مجکو بہتر مصیبت سے اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰہُ لَہٗ خَیْرًا مِّنْھَا مگر بدلا دیتا ہی اللہ اسکے لئے بہتر اس سے
فائدہ جب کوئی مصیبت مین صبر کرے اور یہہ دعا مانگے اسکو بعد مصیبت کے اللہ تعالی
بہتر بدلا دیتا ہی ام سلمہ کہتے ہین کہ مین یہہ حدیث حضرت سے سنی تہی جب میرا پہلا مرد جسکا
نام ابو سلمہ تہا وفات کیا وہ قصہ بیان کرتے ہین فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَۃَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ
خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ پہر جب میرا پہلا مرد ابو سلمہ وفات کیا تب کہی اپنے دل مین کون مسلمان
بہتر ہوگا ابو سلمہ سے اَوَّلُ بَیْتٍ ھَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ پہلا
گہر والا کہ ہجرت کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف فائدہ یہہ فضیلت ابو سلمہ
کی بیان کرتے ہین کہ اسنے سب سے پہلے ہجرت کیا حضرت کی طرف اور ابو سلمہ حضرت کے
پہوپہیرے بہائی تہے عبد المطلب کے نواسے اور حضرت نے انکی ماکا دودہہ بہی پیا تہا ابو سلمہ

فرماتے ہین کہ مین اپنے دل مین اندیشہ کئی کہ حضرت کا فرمانا برحق ہی جو کوئی مصیبت مین صبر
کریگا اور اللهم اجرنی آخر تک کہیگا الله اسکو بہتر بدلا دیگا سو ابو سلمہ سے بہتر مجھے کون مرد
ملیگا میرے خیال مین تو اس سے افضل کوئی نظر نہین آتا مگر حضرت کی اطاعت کے واسطے
ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُهَا پھر کہے مین اسکو یعنے اللهم اجرنی آخر تک پڑہی فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ پھر ابو سلمہ کے بدلے مین دیا اللہ نے مجکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو یعنے مین حضرت کے نکاح مین آگر ازواج مطہرہ مین داخل ہوئی رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ اور بہی روایت ہی ام سلمہ سے
کہے کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو سلمہ کے پاس اور تحقیق حال یہہ تھا کہ کھلی رہ گئے.
تھین آنکھین اسکے فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ پھر بند کیا
حضرت نے اسکو تب فرمایا حضرت نے تحقیق روح جب قبض کی جاتی ہی اسکی نگاہ جب
حضرت یہہ بات فرماے سب کو معلوم ہوا کہ ابو سلمہ نے وفات کیا فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِهٖ
تب چلاے لوگ اسکے گھر کے فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ تب فرمایا حضرت
نے دعا نکرو اپنے جانون پر مگر بھلائی کی فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ پھر
کسواسطے کہ فرشتے آمین کہتے ہین اس بات پر کہ تم کہتے ہو ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ
وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ
یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ پھر فرمایا حضرت نے یا الٰہی بخش ابو سلمہ کو
اور بلند کر درجہ اسکا ان لوگون مین کہ سیدھی راہ دکھاے گئے ہین اور جانشین کر اسکا اسکے
پیچھے باقی ماندون مین سے جو اسکے نسل ہین اور بخش ہمکو اور اسکو اے پروردگار عالم کے
اور کشادہ کر اسکے واسطے اسکی قبر مین اور روشن کر اسکے لئے قبر مین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت
کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ حِیْنَ تُوُفِّیَ سُجِّیَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہون
نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات پائے تو ڈھانپے گئے یمن کی چادر سے
مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

وسلم من كان آخر كلامه لا اله الا الله دخل الجنة روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہووے آخر کلام اسکا لا اله الا الله داخل ہوتا ہی بہشت مین رواه ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے **فائدہ** اس حدیث مین بھی اشارہ ہی کہ مرنے والے کو کلمہ تلقین کرے

وعن معقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرؤا سورة يس على موتاكم اور روایت ہی معقل بن یسار صحابی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہو تم سورہ یس اپنے مردون پر یعنے جب کوئی شخص مرنے لگے اسکے پاس یس پڑہو عمل اسی پر ہی یا بعد مرنے کے اسکی قبر پر یا گھر مین یس پڑہو یہہ بھی احتمال ہی رواه احمد وابو داؤد وابن ماجة روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

وعن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل عثمان بن مظعون وهو ميت اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیئے عثمان بن مظعون کو اور وہ مرے تھے وهو يبكي حتى سال دموع النبي صلى الله عليه وسلم على وجه عثمان اور حضرت روتے تھے یہانتک کہ بہا آنسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منہہ پر عثمان کے **فائدہ** عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وہ ہین کہ مہاجرین مین سے مدینے مین پہلے وفات پائے اور بقیع مین پہلے دفن کئے گئے حضرت اپنے مبارک ہاتھ سے ایک پتھر انکی قبر کے سرہانے نشان کے واسطے لگایا تھا مروان نے اپنی حکومت مین اسکو نکال کر قبر پر عثمان بن عفان کے لگایا اور یہہ حدیث مردے کی طہارت پر دلیل ہی رواه الترمذي وابو داؤد وابن ماجة روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

وعنها قالت ان ابا بكر قبل النبي صلى الله عليه وسلم وهو ميت اور بھی روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا اسنے کہ تحقیق ابو بکر نے بوسہ دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حال یہہ تھا کہ حضرت رحلت فرماے تھے رواه الترمذي وابن ماجة روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے

وعن حصين بن وحوح ان طلحة بن البراء مرض فاتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده اور روایت ہی حصین بن وحوح سے تحقیق طلحہ بن براء بیمار ہوا پھر تشریف لائے

اسکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کرنے سے تھے فقال انی لا اُری طلحۃ الا وقد حدث بہ الموت اور فرمایا تحقیق مین نہین گمان کرتا ہون مگر یہہ کہ تحقیق آئی ہی اسکو موت فاذنونی بہ سو خبر دینا مجکو اسکی مرنے کی تا مین آکر اسپر نماز پڑہون وعجلوا اور جلدی کرو کفن دفن مین فانہ لا ینبغی لجیفۃ مسلم ان تحبس بین ظہرانی اہلہ بیشک لائق نہین ہی مسلمان کے مردے کے واسطے کہ قید رکھا جاوے اپنے گھر والون مین اسواسطے کہ مسلمان عزیز و پیارا ہی خدا کے پاس سو اسکو دیر تک رکھین تو ترگل جاویگا لوگ اسکو پلید جانینگے فائدہ طلحہ بن براء بڑے صحابی تھے جب انہون نے وفات کیا تو حضرت نے کہا اللہم الق طلحۃ وانت تضحک الیہ وہو تضحک الیک یعنے یا الٰہی ملاقات کر طلحہ سے اسطرح کہ تو ہنستا ہی اس سے اور وہ ہنستا ہی تجھ سے رواہ ابو داؤد روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عبد اللہ بن جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین۔ روایت ہی عبد اللہ بن جعفر بن ابو طالب سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تلقین کرو اور پڑہ کر سناؤ اپنے مردون کو یعنے مرنے والے کو کسیکی بندگی نہین سوائے اللہ کے جو حکمت والا بزرک ہی پاک ذات ہی اللہ پروردگار بڑے عرش کا اور سب تعریف اللہ کو جو صاحب ہی جہان کا قالوا یا رسول اللہ کیف للاحیاء عرض کیئے صحابہ نے ای رسول خدا کسطرح ہی اس ذکر سکہانا زندون کو قال اجود فرمایا بہتر بہت اچھا رواہ ابن ماجۃ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیت تحضرہ الملئکۃ اور روایت ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مرنے والے کے پاس حاضر ہوتے فرشتے فاذا کان الرجل صالحا قالوا پھر جب ہوتا ہی شخص نیک کہتے ہین اخرجی ایتہا النفس الطیبۃ کانت فی الجسد الطیب اخرجی حمیدۃ وابشری بروح وریحان ورب غیر غضبان نکل ای جان پاک جو تھی جسم پاک مین نکل ای سراہی گئی خدا اور خلق کے پاس اور خوش ہو ساتھ خبر راحت اور رزق پاک کے اور ساتھ رب کے جو غصہ نہین کرنے والا ہی فلا تزال یقال لہا ذلک حتی تخرج

پھر ہمیشہ کہا جاتا ہی یہہ سخن یہان تک کہ نکلے ثُمَّ یُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ
هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ
ادْخُلِي حَمِيْدَةً وَاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ فَلَا تَزَالُ
يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ فِيْهَا اللّٰهُ پھر چڑہاتے ہین اسکو آسمان
کی طرف پھر کھولا جاتا ہی اسکے واسطے دروازہ پھر کہا جاتا ہی کون ہی یہہ یعنے دربانان
پوچھتے ہین پھر کہتے ہین فرشتے فلانہ شخص اسکا نام بیان کرتے ہین تب کہا جاتا ہی کشادی
جگہہ جان پاک کے واسطے جو تھی جسم پاک مین داخل ہو سراہی گئی اور خوش ہو ساتھہ خیر راحت
اور رزق پاک کے اور ساتھہ رب کے جو غصہ ہونے والا ہی پھر ہمیشہ کہا جاتا ہی یہہ کلام
ایک آسمان سے دوسری آسمان تک یہان تک کہ پہنچتا ہی آسمان کو کہ جہان اللہ ہی یعنے
جہان اسکی رحمت خاص ہی یہہ بیان نیک مسلمان کا ہوا فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ
قَالَ اخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اخْرُجِيْ ذَمِيْمَةً
وَاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَغَسَّاقٍ وَاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٌ پھر جب ہووے شخص بد
کہتے ہین ای جان ناپاک جو تھی جسم ناپاک مین نکل مذمت کی گئی خوش ہو گرم پانی اور
پیپ سے جو دوزخیون کے بدن سے ٹپکتا ہی اور خوش ہو دوسرے عذابون سے جو
اسی شکل کے ہین کئی قسم فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا
اِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا فَيُقَالُ فُلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ
الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ ارْجِعِيْ ذَمِيْمَةً فَاِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ اَبْوَابُ
السَّمَاءِ فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ تَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ پھر ہمیشہ کہا جاتا ہی اسکے لئے یہہ کلام
یہان تک نکلے پھر چڑہاتے ہین اسکو آسمان کی طرف پھر کھولا جاتا ہی دروازہ اسکے واسطے
پھر کہا جاتا ہی کہ کون ہی یہہ یعنے دربانان پوچھتے ہین پھر کہتے ہین فرشتے یہہ فلانا فلانے کا
بیٹا ہی تب کہا جاتا ہی نہین جگہہ ہی جان ناپاک کو جو تھی جسم ناپاک مین پھر جا مذمت
کی گئی اسواسطے کہ نہین کھولے جاوینگے تیرے واسطے دروازے آسمان کے پھر ڈالی جاتی
آسمان سے زمین پر تب پھر آتی ہی قبر کے پاس رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو
ابن ماجہ نے **وَعَنْهُ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا اوسی

ہی اسی سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نکلتی ہی جان مومن کی لیتے
ہین اسکو دو فرشتے اور چڑھا لیجاتے ہین اسکو قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا
وَذَكَرَ الْمِسْكَ کہا حماد نے جو راوی اس حدیث کا ہی ابوہریرہ سے تب ذکر کیا ابوہریرہ
نے حضرت سے اس جان کی خوشبو کا اور ذکر کیا مشک کا یعنے اس سے مشک کی بو
آتی ہی قَالَ وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلَى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ کہا ابوہریرہ نے حضرت سے اور کہتے
ہین اہل آسمان جان پاک ہی آئی ہی زمین کی طرف سے اور بعد اسکے اس جان سے کہتے
ہین رحمت بھیجے تجھ پر اللہ اور اس جسم پر جسکو تو زندہ اور آباد کرتی تھی فَيُنْطَلَقُ بِهِ
اِلَى رَبِّهِ پھر لیجاتے ہین اسکو اسکے رب کے پاس ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ اِلَى آخِرِ
الْاَجَلِ پھر کہتا ہی لیجاؤ اسکو آخر مدت تک یعنے اسکو عالم برزخ مین جو دنیا اور قیامت
کے بیچ مین ہی رکھو قیامت تک قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ
حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا فرمایا اور تحقیق کافر جب نکلتی ہی جان اسکی
کہا حماد نے اور ذکر کیا ابوہریرہ نے حضرت سے اسکی بدبو کا اور ذکر کیا لعنت کا وَيَقُولُ
اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ اِلَى آخِرِ
الْاَجَلِ اور کہتے ہین اہل آسمان جان ناپاک آئی ہی زمین کی طرف سے پھر کہا جاتا ہی لیجاؤ
اسکو آخر مدت تک یعنے برزخ مین قیامت تک رکھو قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى اَنْفِهِ هٰكَذَا کہا ابوہریرہ نے پھر
رکھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر جو اپنے پر تھی اپنی ناک پر اسطرح یعنے ابوہریرہ
نے چادر اپنی ناک پر رکھکے دکھلایا کہ حضرت نے اسطرح رکھی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت
کیا اسکو مسلم نے **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ اَتَتْ مَلٰئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيرَةٍ بَيْضَاءَ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حاضر کی جاتی ہی مومن کو موت
لاتے ہین فرشتے رحمت کے سفید ریشم فَيَقُولُونَ اخْرُجِي رَاضِيَةً مَرْضِيًّا عَنْكِ اِلَى
رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ پھر کہتے ہین فرشتے جان سے میت کے
نکل تو راضی اللہ سے اور اللہ کی خوشنودی ہی تجھسے چل طرف رحمت اللہ کے اور روزی

باب ما يقال

روحانی اللہ کے اور طرف رب کے جو نہیں ہی غصہ کرنے والا تَخْرُجُ كَاَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ پھر نکلتی ہی جان مانند خوشبو مشک کے حَتّٰى اَنَّهُمْ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى يَاْتُوْا بِهٖ اَبْوَابَ السَّمَاءِ یہان تک کہ حال یہہ ہی کہ لیتے ہین اس جان کو بعضے فرشتون بعضون سے یعنے ہاتے ہاتہ اسکو لیجاتے ہین یہان تک کہ لاتے ہین اسکو نزدیک دروازے آسمان کے فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِىْ جَاءَتْكُمْ مِنَ الْاَرْضِ پھر کہتے ہین فرشتے کیا اچھی خوشبو ہی جو آئی ہی تمہارے پاس زمین سے فَيَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ پھر لاتے ہین اسکو مومنون کی ارواح پاس فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحًا بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ عَلَيْهِ پھر تحقیق ہوتی ہی ارواح کو مومنون کے بہت خوشی اس سے مانند اسکے کوئی تم مین سے کہ خوش ہوتا ہی اپنے غایب کے آنے سے اسکے پاس سفر سے فَيَسْاَلُوْنَهٗ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ پھر پوچھتے ہین اس سے ارواح کیا کیا فلانے نے کیا کیا فلانے نے نام اپنے آشنایون کے جنکو دنیا مین چھوڑکر آئے تھے لیکر انکا احوال پوچھتے ہین فَيَقُوْلُوْنَ دَعُوْهُ فَاِنَّهٗ كَانَ فِىْ غَمِّ الدُّنْيَا پھر کہتے ہین ارواح چھوڑدو اسکو اور تعب مین نڈالو اسواسطے کہ وہ تھا دنیا کے غم مین اور وہان سے غمزدہ آیا ہی راحت پانے دو تب اس سے پوچھو فَيَقُوْلُ قَدْ مَاتَ اَمَا اَتَاكُمْ تب وہ کہتا ہی تحقیق مرگیا اسنے جس کا حال تم پوچھتے ہو کیا نہین آیا تمہارے پاس فَيَقُوْلُوْنَ قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ تب کہتے ہین ارواح مومنون کے تحقیق لے گئے اسکو اسکی ماں ہاویہ کے پاس ہاویہ دوزخ کو کہتے ہین وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا احْتُضِرَ اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ اخْرُجِىْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطًا عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اور تحقیق کافر جب آتی ہی اسکی موت تب لاتے ہین فرشتے عذاب کے ٹاٹ اور کہتے ہین نکل ناخوش اور ناخوشی کی گئی تجھ پر عذاب کے طرف اللہ عزوجل کے فَتَخْرُجُ كَاَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اِلٰى بَابِ الْاَرْضِ فَيَقُوْلُوْنَ مَا اَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ حَتّٰى يَاْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ پھر نکلتی ہی جان کافر کی مانند گندی بو مردار کے یہان تک لاتے ہین اسکو زمین کے دروازے پاس پھر کہتے ہین کیا گندی بو ہی یہہ یہان تک کہ لاتے ہین اسکو نزدیک ارواح کافرون کے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِىُّ روایت کیا اسکو احمد اور نسائی نے وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

عاذب قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتھینا الی القبر ولما یلحد اور روایت ہی برا ابن عازب سے کہا اسنے نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنازے مین ایک مرد کے انصار سے پھر پہنچے قبر پاس ابہی تک لحد مین کیا گیا تھا فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجلسنا حولہ کان علی رؤسنا الطیر پھر بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھے ہم لوگ آس پاس حضرت کے گویا کہ ہمارے سرون پر پرندے بیٹھے ہین کہ سر ہلاوین تو اڑ جاوینگے یہہ ترکیب اپنے بیٹھنے کی بیان کیا کہ ادب کے مارے حضرت کا کلام سنتے ہوے اسطور سے بیٹھے تھے وفی یدہ عود ینکت بہ فی الارض اور حضرت کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی کھودتے تھے اس سے زمین مین جیسا کہ غم اور فکر کے وقت عادت آدمی کی ہوتی ہی فرفع راسہ فقال استعیذوا باللہ من عذاب القبر مرتین او ثلثا تب اٹھایا اپنا سر حضرت نے اور فرمایا پناہ مانگو ساتھ اللہ کے عذاب سے قبر کے دو بار یا تین بار یہہ بات فرمایا ثم قال ان العبد المؤمن اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال من الاخرۃ نزل الیہ الملئکۃ من السماء بیض الوجوہ پھر فرمایا تحقیق مومن بندہ جب ہوتا ہی چھوڑنے مین دنیا کے اور متوجہ ہونے مین آخرت کے اترتے ہین طرف اسکے فرشتے آسمان سے سفید منہہ کے کان وجوھھم الشمس معھم کفن من اکفان الجنۃ گویا کہ منہہ انہون کے آفتاب ہین انکے ساتھ ہوتا ہی کفن کفنون مین سے بہشت کے وحنوط من حنوط الجنۃ اور ہوتی ہی انکے ساتھ خوشبو بہشت کی خوشبو مین سے حتی یجلسوا منہ مد البصر یہان تک کہ بیٹھے ہین یہہ فرشتے میت سے دور جہان تک کہ نظر پہنچتی ہی ثم یجئ ملک الموت علیہ السلام حتی یجلس عند راسہ پھر آتا ہی فرشتہ موت کا عزرائیل علیہ السلام یہان تک کہ بیٹھتا ہی اسکے سر پاس فیقول ایتھا النفس الطیبۃ اخرجی الی مغفرۃ من اللہ ورضوان پھر کہتا ہی ای جان پاک نکل اللہ کی بخشش اور خوشی کی طرف قال فتخرج تسیل کما تسیل القطرۃ من السقاء فرمایا حضرت نے پھر نکلتی ہی جان بہتی ہوی جیسا کہ بہتا ہی پانی کا قطرہ مشک سے فیاخذھا پھر لیتا ہی اسکو ملک الموت فاذا اخذھا لم یدعوھا فی یدہ طرفۃ عین پھر جو وقت لیا اسکو ملک الموت نے نہین چھوڑتے ہین اسکو وہ فرشتے جو کفن اور خوشبو لیکر بیٹھے تھے

ہاتھ میں ملک الموت کے مقدار ایک پلک مارنے کے یعنے عزرائیل علیہ السلام قبض جان کرکے ہی دوسرے فرشتون کے حوالے جوکفن لئے بیٹھے تھے کر دیتا ہی حَتّٰی یَاخُذُوْھَا فَیَجْعَلُوْھَا فِیْ ذٰلِکَ الْکَفَنِ وَفِیْ ذٰلِکَ الْحَنُوْطِ وَیَخْرُجُ مِنْھَا کَاَطْیَبِ نَفْحَۃِ مِسْکٍ وُجِدَتْ عَلٰی وَجْہِ الْاَرْضِ یہان تک کہ لیتے ہین اسکو اور رکھتے ہین اسکو کفن اور اس خوشبو مین اور نکلتی ہی اس روح سے خوشبو بہت اچھی مانند خوشبو مشک کے کہ پائی جاوے روے زمین پر قَالَ فَیَصْعَدُوْنَ بِھَا فَلَا یَمُرُّوْنَ یَعْنِیْ بِھَا عَلٰی مَلَاءٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ اِلَّا قَالُوْا مَا ھٰذَا الرُّوْحُ الطَّیِّبُ فرمایا حضرت نے پھر اوپر لیجاتے ہین اسکو پھر نہین گذرتے ہین فرشتے یعنے اسکو لئے ہوے کسی جماعت پر فرشتون کی مگر یہہ کہ کہتے ہین کون ہی یہہ روح پاک فَیَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَآئِہِ الَّتِیْ کَانُوْا یُسَمُّوْنَہٗ بِھَا فِی الدُّنْیَا حَتّٰی یَنْتَھُوْا بِھَا اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا پھر کہتے ہین فرشتے فلانا شخص ہی بیٹا فلانے کا بتاتے ہین اسکے اچھے نام سے جس نام سے تھے اسکو دنیا مین پکارتے یہان تک کہ پہنچاتے اسکو دنیا کی آسمان تک فَیَسْتَفْتِحُوْنَ لَہٗ فَیُفْتَحُ لَھُمْ پھر کھلاتے ہین دروازہ اسکے واسطے پھر کھولا جاتا ہی انکے لئے فَیُشَیِّعُہٗ مِنْ کُلِّ سَمَآءٍ مُقَرَّبُوْھَا اِلَی السَّمَآءِ الَّتِیْ تَلِیْھَا حَتّٰی یُنْتَھٰی بِہٖ اِلَی السَّمَآءِ السَّابِعَۃِ پھر ساتھ ہوتے ہین اسکے ہر آسمان سے مقربان درگاہ الٰہی کے جو آسمانون مین ہین اس آسمان تک جو پاس ہی اس آسمان کے یہان تک کہ پہنچاتے ہین ساتون آسمان تک فَیَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اُکْتُبُوْا کِتَابَ عَبْدِیْ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَاَعِیْدُوْہُ اِلَی الْاَرْضِ پھر فرماتا ہی اللہ عزوجل لکھو نامہ میرے بندے کا علیین مین اور لیجاؤ اسکو زمین کی طرف یعنے اسکے بدن کی طرف جو مدفون ہی زمین مین **فائدہ** علیین ایک مقام کا نام ہی ساتون آسمان پر فَاِنِّیْ مِنْھَا خَلَقْتُھُمْ وَفِیْھَا اُعِیْدُھُمْ وَمِنْھَا اُخْرِجُھُمْ تَارَۃً اُخْرٰی اسواسطے کہ مین نے اسی زمین سے پیدا کیا ہی انکو اور اسی مین دوبارہ پہنچاونگا انکو اور اسی مین سے نکالونگا انکو دوسرے بار قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُہٗ فِیْ جَسَدِہٖ فَیَاْتِیْہِ مَلَکَانِ فَیُجْلِسَانِہٖ فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَنْ رَّبُّکَ فرمایا حضرت نے پھر ڈالی جاتی ہی اسکی روح اسکے جسم مین پھر آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے اور بٹھاتے ہین اسکو پھر کہتے ہین اسکو کون ہی تیرا رب فَیَقُوْلُ رَبِّیَ اللّٰہُ تب کہتا ہی وہ پروردگار میرا اللہ ہی فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا دِیْنُکَ پھر پوچھتے ہین اسکو کیا ہی دین تیرا فَیَقُوْلُ

دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ تب کہتا ہی میرا دین اسلام ہی فَیَقُوْلَانِ لَہٗ مَا ھٰذَا الرَّجُلُ الَّذِیْ
بُعِثَ فِیْکُمْ پھر کہتے ہین اسکو کون ہی یہہ شخص جو بھیجا گیا تمہارے بیچ فَیَقُوْلُ ھُوَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تب وہ کہتا ہی وہ رسول اللہ کے ہین صلی اللہ
علیہ وسلم فَیَقُوْلَانِ لَہٗ وَمَا عِلْمُکَ پھر کہتے ہین اسکو کس دلیل سے ہی جانا تیرا کہ وہ
رسول ہین فَیَقُوْلُ قَرَأْتُ کِتَابَ اللّٰہِ فَاٰمَنْتُ بِہٖ وَصَدَّقْتُ تب وہ کہتا ہی
پڑہی مین نے کتاب اللہ کی اور ایمان لایا مین نے اسپر اور سچ جانا مین نے فَیُنَادِیْ
مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ صَدَقَ عَبْدِیْ تب پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سے سچ
کہا میرے بندے نے فَاَفْرِشُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاَلْبِسُوْہُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَافْتَحُوْا لَہٗ بَابًا
اِلَی الْجَنَّۃِ سو بچھاؤ اسکے لئے بہشت کا فرش اور پہناؤ اسکو بہشت کا لباس اور کھولدو
اسکے واسطے ایک دروازہ بہشت کی طرف قَالَ فَیَاْتِیْہِ مِنْ رَوْحِھَا وَطِیْبِھَا
فَیُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ مَدَّ بَصَرِہٖ فرمایا حضرت نے پھر آتی ہی اسکو آرام و راحت بہشت
کی اور خوشبو اسکی اور کشادہ کیا جاتا ہی اسکے واسطے اسکی قبر مین جہان تک کہ اسکی نظر
پہنچے قَالَ وَیَاْتِیْہِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْہِ حَسَنُ الثِّیَابِ طَیِّبُ الرِّیْحِ فَیَقُوْلُ
اَبْشِرْ بِالَّذِیْ یَسُرُّکَ ھٰذَا یَوْمُکَ الَّذِیْ کُنْتَ تُوْعَدُ فرمایا حضرت نے
اور آتا ہی ایک شخص خوش رو اچھے کپڑے والا خوشبو والا پھر کہتا ہی وہ شخص خوش ہو ساتھ
اس چیز کے کہ خوش کرے تجکو یہہ دن تیرا ہی کہ جسکا وعدہ کیا جاتا تھا فَیَقُوْلُ لَہٗ مَنْ اَنْتَ
فَوَجْھُکَ الْوَجْہُ یَجِیْءُ بِالْخَیْرِ تب کہتی ہی اس میت نے تو کون ہی کہ منہہ تیرا ایسا کا
ہی حسن و جمال مین کہ بشارت دیتا ہی نیکی کی فَیَقُوْلُ اَنَا عَمَلُکَ الصَّالِحُ پھر کہتا ہی وہ شخص
کہ مین تیرا عمل نیک ہون کہ یہہ صورت لیکر آیا ہون فَیَقُوْلُ رَبِّ اَقِمِ السَّاعَۃَ تب کہتی ہی
اس میت نے ای پروردگار قایم کر قیامت حَتّٰی اَرْجِعَ اِلٰٓی اَھْلِیْ وَمَالِیْ تا کہ پھر جاؤن مین
اپنے گھروالون اور اپنے مال کی طرف **فائدہ** اس میت نے یہہ تکریم اپنی دیکھ کر خوشحال
ہو تمنا کرتا ہی کہ آپ پھر اپنے اہل و عیال مین جاوے اور انکو اس سے خبر دیوے اور آپ
پھر عمل نیک زیادہ کرے تا اور ثواب و درجہ بڑہے مگر اسکو تو معلوم ہی کہ مرے بعد اٹھنا
ممکن نہین سوائے قیامت کے سو قیامت قایم ہونے کی التجا کرتا ہی قَالَ وَاِنَّ الْعَبْدَ
الْکَافِرَ اِذَا کَانَ فِیْ اِنْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْیَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَۃِ نَزَلَ اِلَیْہِ

باب ما یقال

من السماء ملائکة سود الوجوه فرمایا حضرت نے اور تحقیق جب بندہ کافر وقت
کہ ہوتا ہی چھوٹنے مین دنیا کے اور متوجہ ہونے مین آخرت کے نازل ہوتے ہین اسکے
پاس فرشتے سیاہ منہہ کے معهم المسوح فیجلسون منه مد البصر ثم یجیء ملک
الموت حتی یجلس عند راسه فیقول ایتها النفس الخبیثة اخرجی الی
سخط من الله انکے ساتھ ٹات ہوتا ہی پھر بیٹھتے ہین اسکے روبرو جہان تک کہ نگاہ
پہنچتی ہی پھر آتا ہی فرشتہ موت کا یہان تک کہ بیٹھتا ہی اسکے سر کے پاس اور کہتا ہی ای
گندی جان نکل طرف غضب و عذاب اللہ کے قال فتفرق فی جسده فرمایا حضرت
نے پھر پراگندہ ہوتی ہی روح اپنے تمام جسم مین اور چاہتی ہی کہ نہ نکلے کیونکہ وہ اللہ کا قہر
دیکھی بخلاف مومن کی روح کے کہ وہ آثار لطف و کرم کے دیکھ کر خوشی سے چاہتی ہی کہ
جلد نکلے فینتزعها کما ینزع السفود من الصوف المبلول پھر کھینچتا ہی اسکو
ملک الموت جیسا کہ کھینچی جاتی ہی گرم سیخ بھیگے بالون مین سے یعنے گرم سیخ کو بھیگے بالون مین
سے کھینچین تو اس مین کچھ بال بھی لپٹے ہوے آتے ہین اسیطرح کافر کی جان اسکے رگون مین
سے کھینچے تو کچھ رگ بھی نکل آتے ہین تو بری ایذا سے اسکی جان نکلتی ہی فیاخذها
فاذا اخذها لم یدعوها فی یده طرفة عین حتی یجعلوها فی تلک المسوح
ویخرج منها کانتن ریح جیفة وجدت علی وجه الارض فیصعدون
بها علی ملاء من الملائکة الا قالوا ما هذا الروح الخبیثة
فیقولون فلان بن فلان باقبح اسمائه التی کان یسمی بها فی الدنیا حتی
ینتهی به الی السماء الدنیا فیستفتح له فلا یفتح له پھر جب نکال لیتا ہی ملک الموت
روح کو کافر کے نہین چھوڑتے ہین اسکو فرشتے اسکے ہاتھ مین ایک پل یہان تک کہ رکھتے
ہین اسکو ان ٹاٹون مین اور نکلتی ہی اس سے جیسے بدبو مردار کی کہ پائی جاتی ہی سطح زمین
پر پھر اوپر لے چڑھتے ہین اسکو اور نہین لیجاتے اسکو کسی جماعت مین فرشتون کی مگر
کہتے ہین وہ لوگ کون ہی یہہ گندی روح تب کہتے ہین فلانا بیٹا فلانے کا بتاتے ہین
اسکو برے نامون سے جس سے پکارا جاتا تھا دنیا مین یہان تک کہ پہنچائی جاتی ہی پہلے
آسمان تک پھر دروازہ کھلواتے ہین اسکے واسطے سو نہین کھولا جاتا ہی اسکے لئے ثم
قرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تفتح لهم ابواب السماء

وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت کہ نہین کھولے جاتے ہین انکے لئے دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے بہشت مین یہانتک داخل ہو اونٹ سوئی کے ناکے مین فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اُكْتُبُوْا كِتَابَهٗ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهٗ طَرْحًا پھر کہتا ہی اللہ عزوجل لکھو اسکا نامہ سجین مین جو نیچے کی زمین مین ہی پھر پھینکی جاتی ہی روح اسکی سخت پھینکنا ثُمَّ قَرَءَ پھر پڑھی حضرت نے یہہ آیت وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ اور جو شرک کرے اللہ کے ساتھ گویا اوندھا گرا آسمان سے پھر اٹھالیا اسکو پرندون نے یا پھینک دیا اسکو ہوا دور مکان مین **فائدہ** اس آیت مین اشارہ ہی کہ مشرکان دو قسم پر ہین ایک وہ کہ انکی حق مین اصلا امید نجات کی نہین دوسری یہہ کہ انکو توبہ سے امید نجات کی ہی لیکن وہ بھی بہت بعید ہی جیسا بیضاوی نے کہا ہی فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ وَافْتَحُوْا لَهٗ بَابًا اِلَى النَّارِ فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيْحِ فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُوْءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ فَيَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ پھر ڈالی جاتی ہی اسکی روح اسکے جسد مین اور آتے ہین اسکے پاس دو فرشتے پھر بٹھاتے ہین اسکو پھر کہتے ہین اسکو کون ہی تیرا رب پھر کہتا ہی وہ کافر ہاہ افسوس نہین جانتا مین پھر کہتے ہین اسکو کیا ہی دین تیرا پھر کہتا ہی وہ افسوس افسوس نہین جانتا مین پھر کہتے ہین وہ دونون فرشتے اسکو کون ہی یہہ شخص جو بھیجا گیا تم مین تب کہتا ہی ہاہ ہاہ نہین جانتا مین پھر پکارتا ہی پکارنے والا آسمان سے کہ جھوٹھا ہی سو بچھاؤ اسکے واسطے بچھونا آگ سے اور کھولو اسکے واسطے دروازہ دوزخ کی طرف پھر آتی ہی اسکو گرمی اسکی اور گرم بادل اسکا پھر تنگ

باب ... گئی جاتی ہو پھر اسکی قبر یہان تنگ کہ پسلیان اسکے اِدہر کے اُدہر اور اُدہر کے اِدہر ہو جاتی ہین اور آتا ہی اسکے پاس ایک شخص بدشکل بُرے کپڑے پہنے ہوئے بدبو آتی ہوی پھر کہتا ہی خوش ہو تو ساتھہ اس چیز کے کہ ناخوش کرے تجھکو یہہ وہ دن ہی تیرا کہ جسکا تو وعدہ دیا جاتا تھا پھر کہتا ہی وہ کافر کہ کون ہی تو چہرہ تیرا ایسا چہرہ ہی کہ لاوے برائی پھر کہتا ہی وہ شخص مین تیرا عمل بد ہون تب وہ کہتا ہی ای رب نہ قایم کر قیامت وَفِي رِوَايَةٍ نَحْوَهُ اور ایک روایت مین مانند اسکے ہی وَزَادَ فِيهِ اور زیادہ کیا اس مین مومن کے حق مین اسکو اِذَا خَرَجَ رُوْحُهُ صَلَّى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ جب نکلتی ہی روح مومن کی رحمت بھیجتے ہین اسپر سب فرشتے جو آسمان و زمین کے بیچ مین ہین اور سب فرشتے جو آسمان مین ہین اور کھولے جاتے ہین دروازے آسمان کے لَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ يُعْرَجَ بِرُوْحِهِ مِنْ قِبَلِهِمْ نہین ہین کوی دروازے والے آسمان کے مگر وہ دعا کرتے ہین اللہ سے کہ چڑہائی جاوے روح اسکی انکے طرف سے وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ يَعْنِي الْكَافِرَ مَعَ الْعُرُوْقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْبَابِ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ لَا يُعْرَجَ رُوْحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ اور کھینچی جاتی ہی جان اسکی یعنے کافر کی رگون سمیت پھر لعنت کرتے ہین اسکو سب فرشتے آسمان و زمین کے بیچ والے اور سب فرشتے جو آسمان مین ہین اور بند کئے جاتے ہین دروازے آسمان کے نہین ہی کوی دروازے والا آسمانون کا مگر وہ دعا کرتا ہی اللہ سے کہ نہ چڑہائی جاوے اسکی روح انکی طرف سے رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْهِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن کعب سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے جو کعب ہی **فائدہ** کعب بن مالک بڑے صحابی اور شاعر تھے عبد الرحمن انکا فرزند جو تابعی ہی اُن سے روایت کرتا ہی قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ اَتَتْهُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتُ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ کہا عبد الرحمن نے جب آپہنچی کعب کا وفات آئی انکے پاس ام بشر بیٹی براء ابن معرور کی فَقَالَتْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَاْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ اور کہی اسنے کہ ای ابو عبد الرحمن اگر ملاقات کرے تو فلانے سے ...

ہین تو پڑھ اسپر میرے طرف سے سلام اور اپنے کسی دوست کا نام لیا اور ابو عبد الرحمن کنیت ہی کعب بن مالک کی فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ يَا أُمَّ بِشْرٍ نَحْنُ أَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ تب کہا کعب نے بخشے تجھکو اللہ ای ام بشر یہہ کیا بات کہتی ہو ہم مشغول زیادہ ہین اس سے کہ وہان کسی کو پہچانین اور سلام و پیام پہنچاوین ہم اپنی گرفتاری مین اور وہ اپنی تباہی مین ہونگے ہم کہان اور وہ کہان فَقَالَتْ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ تب کہی ام بشر نے ای ابو عبد الرحمن کیا نہین سنا تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ ارواح مومنون کی رکھی جاتی ہین سبز پرندون مین چرتے ہین بہشت کے درختون کو قَالَ بَلٰى کہا کعب نے ہان مین رسول خدا سے سنا ہون قَالَتْ فَهُوَ ذٰلِكَ کہی ام بشر پھر وہ یہی ہی یعنے تو کامل مسلمان ہی سو امید ہی کہ تو خوشی مین رہیگا نہ اپنے حال کی گرفتاری مین رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین

وَعَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِي جَسَدِهِ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اور روایت ہی عبد الرحمن سے اسنے نقل کیا اپنے باپ سے کہا اسنے کہ تھے کعب بن مالک حدیث بیان کرتے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نہین ہی روح مومن کا مگر پرندہ کہ میوہ کہاتا ہی درخت سے بہشت کے یہان تک کہ پھیرتا ہی اللہ اسکے جسم مین اس روز کہ اٹھاویگا اسکو رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ روایت کیا اسکو مالک اور نسائی نے اور بیہقی نے کتاب البعث والنشور مین

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَمُوتُ اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سے کہا اسنے آیا مین جابر بن عبد اللہ کے پاس اس حالت مین کہ وہ مرتے تھے فَقُلْتُ اقْرَأْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ پھر کہا مین نے انکو پڑھ میرے طرف سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِينِهِ

یہہ باب ہی مردے کے غسل

اور اسکے کفن دینے کے بیان مین **فائدہ** جاننا چاہئے کہ غسل میت کا فرض ہی بالاجماع اور بھی اجماع ہی اسبات پر کہ وجوب غسل میت کا واسطے اداے حق میت کے ہی اسیواسطے فرض کفایہ ہوا کہ اسکے اداے حق کے لئے چند لوگ کفایت کرتے ہین اور اختلاف کرتے ہین اس غسل کے وجوب کے سبب مین بعضے کہتے ہین کہ واسطے رفع حدث کے غسل واجب ہی نہ بسبب نجس ہوجانے مردے کے کیونکہ آدمی مرنے سے نجس نہین ہوتا اور زندگی کی حالت مین رفع حدث کے واسطے چار اعضے جو وضو کے مخصوص ہوے اسکا سبب یہہ ہی کہ حدث توہر بار ہوتا چلا جاتا ہی اگر اسکے واسطے ہر بار تمام دہوین تو تکلیف ہوجاویگی جب کہ مردے کے واسطے یہہ تکلیف متصور نتھی تو اسکے رفع کے واسطے تمام بدن دہونا واجب ہوا اور بعضون نے کہا کہ غسل میت کے وجوب کا سبب نجاست میت کی ہی کیونکہ آدمی بھی ایک حیوان ہی مرنے سے نجس ہوجاتا ہی جیسا کہ دوسرے سب حیوانات اور اسبات پر دلیل یہہ ہی کہ اگر آدمی مرنے سے نجس نہوتا تو نماز اس شخص کی کہ جسنے مردے کو غسل دینے کے قبل اپنے پر اٹھایا ہو درست ہوتی نماز اس شخص کی تو بغیر غسل کرنے کے درست نہین اس سے معلوم ہوا کہ مردہ نجس ہی اور اسکے غسل کا سبب رفع نجاست ہی نہ رفع حدث کسواسطے کہ اگر حدث سبب ہوتا تو بے غسل مردے کو اٹھانے والی کی نماز صحیح ہوجاتی اور غسل میت کی نیت شرط ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد کے پاس غسل میت مین مضمضہ و استنشاق نہین امام شافعی کے پاس کیا چاہئے

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ روایت ہی ام عطیہ سے کہی اسنے کہ تشریف لاے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم غسل دیتے تھے حضرت کی بیٹی زینب کو فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فرمایا حضرت نے غسل دو اسکو تین بار یا پانچ بار یا زیادہ اس سے اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ اگر مصلحت ہو تم کو اسکی یعنے زیادہ غسل دینے کی احتیاج ہو اور اسراف نہو اور غسل کا عدد طاق ہو پانچ بار سے بھی زیادہ غسل دو بِمَاءٍ وَسِدْرٍ پانی اور بیر کے پتون سے وَاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ اور ڈالو پچھلے بار مین کافور یا فرمایا ڈالو کچھ کافور **فائدہ** جمہور قایل ہین کہ پانی مین کافور ڈالا چاہئے کوفیان کہتے ہین کہ کافور حنوط مین ملا کر بعد غسل کے جسم کو پونچ کر بدن ملنا چند خوشبو

کی چیزان جو مردے کے واسطے کر رکھتے ہین اسکو حنوط کہتے ہین اگر کافور نہ ملے تو مشک اسکا بدل ہی فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِیْ پھر جب فارغ ہو تم غسل دینے سے خبر دو مجکو فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاہُ پھر جب فارغ ہوے ہم خبر دیئے حضرت کو فَاَلْقٰی اِلَیْنَا حَقْوَہٗ تب ڈالا حضرت ہماری طرف تہبند اپنا یعنے اپنی ازار فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِیَّاہُ پھر فرمایا اسکے سب کپڑون کے نیچے دو اس ازار کو تا اسکی برکت میت کو پہنچے وَفِیْ رِوَایَۃٍ اور ایک روایت مین آیا ہی اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْخَمْسًا اَوْسَبْعًا وَابْدَأْنَ بِمَیَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا کہ غسل دو اسکو طاق تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور شروع کر غسل اسکی داہنی طرف سے اور اسکے وضو کے بدن سے وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَۃَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَیْنَاهَا خَلْفَهَا اور کہی ام عطیہ نے پھر گوندھی ہمنے اسکے بال کو تین چوٹی پھر ڈالا ہمنے اسکو پیچھے اسکے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ[2] عَائِشَۃَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَۃِ اَثْوَابٍ یَمَانِیَۃٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّۃٍ مِنْ کُرْسُفٍ لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَۃٌ اور روایت ہی عائشہؓ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کفن دئے گئے تین کپڑون مین ایک ازار دوسرا ردا تیسرا لفافہ وہ کپڑے یمن کے تھے سفید سحول کے وہ کپڑے روئی کے تھے نتھا ان تین کپڑون مین پیرہن اور عمامہ **فائدہ** سحول ایک گانون کا نام ہی یمن کے اطراف مین اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ حضرت کے کفن مین پیرہن اور عمامہ نتھا اور امام شافعی کا مذہب یہی ہی اور حنیفہ کے پاس بھی سنت کفن مین تین ہی کپڑے ہین لیکن ہدایہ مین پیرہن کا ذکر کیا ہی اور بعضے متاخرین نے اشرافون کے واسطے عمامہ بھی دینا تجویز کئے ہین اور کہتے ہین کہ پلو عمامہ کا منہہ کے طرف ڈالنا پیچھے کی طرف نچھوڑنا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ[3] جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَفَّنَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ فَلْیُحَسِّنْ کَفَنَہٗ اور روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کفن دیوے کوئی تم مین سے اپنے بھائی مسلمان کو پھر چاہئے کہ اچھا دیوے اسکو کفن **فائدہ** اچھا کفن وہ ہی کہ پورا ہو اور پاک وسفید رہے اور میت کو اذیت نہ پہنچے لیکن اسراف حرام اور مکروہ ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ[4] عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُہٗ

باب غسل المیت

وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک شخص تھا ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر گرا ہی اور اسکی گردن توڑی اسکی اونٹنی نے اور وہ تھا احرام باندہا ہوا پھر مرگیا وہ شخص فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل دو اسکو پانی اور بیر کے پتے سے اور کفن دو اسکو اسکے دو کپڑون مین جو احرام مین پہنا تھا وَلَا تُمِسُّوْہُ بِطِیْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہٗ فَاِنَّہٗ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مُلَبِّیًا اور مت لگاؤ اسکو خوشبو اور نہ ڈہانکو اسکا سر جیسا محرم نہین ڈہانکتا ہی اسواسطے کہ وہ اٹھایا جاویگا قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** امام احمد اور امام شافعی کا مذہب یہی ہی کہ احرام باندہے ہوے کو اسی احرام کی حالت پر کفن دیتے ہین اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے پاس حکم محرم کا سب میتون کی طرح ہی وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ فِیْ بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اور قریب ہی کہ بیان کرینگے ہم حدیث خباب کی کہ جس مین یہہ لفظ ہی کہ قتل مصعب بن عمیر باب مین جامع المناقب کے انشاء اللہ تعالی

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلْبَسُوْا مِنْ ثِیَابِکُمُ الْبَیَاضَ فَاِنَّھَا مِنْ خَیْرِ ثِیَابِکُمْ روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم اپنے سفید کپڑے اس واسطے کہ سفید کپڑے بہتر ہی تمہارے کپڑون مین وَکَفِّنُوْا فِیْھَا مَوْتَاکُمْ اور کفن دو اس مین اپنے مُردونکو وَمِنْ خَیْرِ اَکْحَالِکُمُ الْاِثْمِدُ فَاِنَّہٗ یُنْبِتُ الشَّعْرَ وَیَجْلُو الْبَصَرَ اور تمہارے بہتر سرمون مین اثمد ہی اسواسطے کہ وہ اگاتا ہی پلکون کو اور صاف کرتا ہی نگاہ کو **فائدہ** اثمد ہمزہ اور میم کے کسرے سے سنگ سرمہ کو کہتے ہین رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ اِلٰی مَوْتَاکُمْ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے موتاکم کے لفظ تک **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَغَالَوْا فِی الْکَفَنِ فَاِنَّہٗ یُسْلَبُ سَلْبًا سَرِیْعًا اور روایت ہی حضرت علی سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گران قیمت مت لو کفن اس واسطے کہ وہ چھینا جاتا ہی جلدی چھینا یعنے جلد پرانا اور خراب

ہو جاتا ہی سو گران قیمت لینا کچھ حاجت نہین رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

فائدہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وصیت کیا کہ مین جو یہہ دو کپڑے پہنا ہون انہین دونون کا مجھے کفن دینا اس واسطے کہ زندے کو نئے کپڑے کی زیادہ حاجت ہی اور کفن واسطے پیپ اور زرداب کے لئے ہی

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ لَمَّا حَضَرَہُ الْمَوْتُ دَعَا بِثِیَابٍ جُدُدٍ فَلَبِسَہَا اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہ جب حاضر ہوئی اسکی موت منگوایا کپڑے نئے تب پہنا اسکو ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمَیِّتُ یُبْعَثُ فِیْ ثِیَابِہِ الَّتِیْ یَمُوْتُ فِیْہَا پھر کہا سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے مردہ اٹھایا جاتا ہی اپنے اس کپڑے مین کہ جس مین مرتا ہی رَوَاہُ اَبُو دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے

فائدہ دوسرے صحیح حدیث مین آیا ہی کہ قیامت مین لوگ تن برہنہ اور پا برہنہ اٹھینگے اور ابو سعید خدری کی حدیث سے ظاہر ہوتا ہی کہ جس کپڑون مین آدمی مرتا ہی اس کپڑون سے اٹھیگا یہہ کیونکر ہو سکے اسواسطے کہتے ہین مراد کپڑون سے حدیث مین اعمال ہی یعنے آدمی جس اعمال پر مرتا ہی اسی اعمال سے اٹھیگا مگر باقی رہا کہ ابو سعید نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے مقصود انکا یہہ ہوگا کہ ظاہر مین بھی فرمانبرداری حضرت کی برابر رہے واللہ اعلم

وَعَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ الْکَفَنِ الْحُلَّۃُ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سے اسنے نقل کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہتر کفن حلہ ہی

فائدہ حلہ کہتے ہین ازار اور چادر کو یعنے کفن مین فقط ایک کپڑا نہ دین بلکہ دو دیوین تو بہتر ہی اور تین کپڑے دیوین تو سنت ہی اور پورا کفن ہوتا ہی وَخَیْرُ الْاُضْحِیَّۃِ الْکَبْشُ الْاَقْرَنُ اور بہتر قربانی دنبہ سینگھ والا ہی کہ جسکو تجھار کہتے ہین کہ خوب موٹا تازہ ہوتا ہی رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے ابی امامہ سے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَتْلٰی اُحُدٍ اَنْ یُّنْزَعَ عَنْہُمُ الْحَدِیْدُ وَالْجُلُوْدُ وَاَنْ یُّدْفَنُوْا بِدِمَائِہِمْ وَثِیَابِہِمْ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداے احد کے حق مین کہ اتارا جاوے ان سے لوہا مثل زرہ وغیرہ کے اور چمڑے کا

جیب میں ہو اور دفن کئے جاوین اپنے خون سمیت اور اپنے کپڑون مین رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابو داود اور ابن ماجہ نے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا روایت ہی سعد بن ابراہیم سے اسنے نقل کیا اپنے باپ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف سے کہ تحقیق عبدالرحمن بن عوف لایا گیا کھانا انکے پاس اور وہ روزہ تھے فَقَالَ قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ اِنْ غُطِّيَ رَاْسُهٗ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَاْسُهٗ تب کہا عبدالرحمن بن عوف نے مارے گئے مصعب بن عمیر اور وہ بہتر تھے مجھسے کفن دئے گئے ایک چھوٹی چادر مین اگر چھپایا جاتا انکا سر تو کھل جاتے انکے پانون اگر چھپاے جاتے انکے پانون تو کھل جاتا انکا سر وَاُرَاهُ قَالَ کہا اس نے کہ خیال پڑتا ہی مجکو کہ کہا عبدالرحمن بن عوف نے وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ اور مارے گئے حمزہ بن عبدالمطلب اور وہ بہتر تھے مجھسے کفن انکا بھی اسی طور کا تھا آخر انکے پانون پر گھاس رکھکر دفن کئے ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا اُعْطِيْنَا پھر کشادہ کیا گیا ہمارے واسطے دنیا سے جسقدر کہ کشادہ کیا گیا راوی شک کرتا ہی یا کہ کہا عبدالرحمن بن عوف دی گئی ہمکو دنیا جسقدر کہ دی گئی وَلَقَدْ خَشِيْنَا اَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا اور تحقیق ڈرتے ہین ہم کہ شاید نیکیان ہمارے جلدی دی گئی ہون ہمکو دنیا مین اور آخرت مین کچھ نہ ملے ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ پھر رونا شروع کئے عبدالرحمن یہان تک کہ چھوڑ دئے کھانا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ضرورت کے وقت جسقدر کپڑا میسر ہوا اسی سے کفن دینا سنت ہی مصعب بن عمیر بڑے فاضل اور بہت بزرگ صحابی تھے جنگ احد مین شہید ہوے جاہلیت مین ان پر بڑی فراغت تھی جب مسلمان ہوے فقر و زہد اختیار کئے نقل ہی کہ ایکبار انہون نے حضرت کے پاس بکریکا چمڑا کمر مین باندہے ہوے آئے حضرت نے صحابہ سے فرمایا دیکھو اس شخص کو اللہ نے اس کے دل کو روشن کر دیا ہی اسنے مکے مین بہترین غذا کھاتا تھا اور دو سو درہم کی قیمت کا کپڑا پہنتا تھا اللہ اور رسول خدا کی محبت نے اسکو اس حالت کو پہنچایا ہی اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب حضرت کے چچا جو سید الشہدا ہین جنگ احد مین شہید ہوے عبدالرحمن بن عوف نے جو عشرہ مبشرہ ہین ان بزرگون

باب المشی بالجنازۃ

کرتا ہے سے افضل ہیں کہتے ہیں وعن جابر قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی بعد ما ادخل حفرتہ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے تشریف لاے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی پاس بعد اسکے کہ وہ ڈالا گیا اپنے گڑہے مین وہ شخص منافق تھا حضرت اسکے دفن کے وقت پر تشریف لاے اسکی امانت کے واسطے کرتا کہا فامر بہ فاخرج فوضعہ علی رکبتیہ تب حکم کیا حضرت نے اسکے نکالنے کا پہر نکالا گیا تب رکھا اسکو حضرت نے اپنے دونون زانو پر فنفث فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ پہر پہونکا اسکی کفن مین اور ڈالا اس مین اپنا تہوک اور پہنایا اسکو اپنا پیراہن قال وکان کسا عباسا قمیصا کہا جابر نے اور پہنایا تھا عبد اللہ بن ابی نے عباس کو ایک پیراہن اپنی متفق علیہ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر فائدہ حضرت پیغمبر خدا کے چچا کو بدر کے جنگ مین قید کر لاے تھے اور وہ ننگے تھے کسی کا پیراہن انکے قد پر برابر ہوتا تھا اسواسطے کہ وہ لنبے قد تھے اور عبد اللہ بن ابی بھی لنبا تھا اسنے اپنا پیراہن عباس کو پہنایا تھا اسواسطے حضرت نے اپنا پیراہن اسکو پہنایا تا منافق کا احسان ان پر باقی نرہے بعضون نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی کا بیٹا بڑا مخلص مومن تھا اسکی التماس سے حضرت نے اسکے باپ کی قبر پر آیا اور اسکی تسکین خاطر کی واسطے اپنا مبارک آب دہن اسکے کفن مین ڈالا اور اپنا پیراہن اسکو پہنوایا کہ اسکو نجات ہو گویا کہ حضرت نے فرمایا ہم اپنی شفقت اسپر پوری کر چکے آیندہ اختیار اللہ کا ہے سیر کی کتابون مین لکھا ہی کہ جب حضرت نے یہہ عمل کیا تب ہزار آدمی قوم سے عبد اللہ بن ابی کے مسلمان ہوے واللہ اعلم

باب المشی بالجنازۃ والصلوۃ علیہا

یہہ باب ہی جنازے کے ساتھ چلنے اور اسپر نماز پڑہنے کے بیان مین فائدہ پاپیادہ اور سوار ہمراہ جنازے کے جانا جایز ہی لیکن چلتے جانا افضل ہی اور نماز جنازہ فرض کفایہ ہی اور شرط نماز جنازہ کی صحت کا یہہ ہی کہ میت مسلمان ہونا اور اسکو غسل دینا اور جنازہ مصلیون کے آگے رکہنا اگر کسی مسلمان کو بے غسل دفن کردئے ہون تو اسکی قبر پر نماز پڑہنا اگر ممکن ہو تو قبر سے نکال کے غسل دیکر جنازے پر نماز پڑہنا چاہیے

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو جنازے کے لیجانے مین خیر پر

فَاِنْ تَکُ صَالِحَۃً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ پھر اگر نیک ہی میت تو بہتر ہی کہ پہنچاؤ اسکو اسکی نیکی طرف یعنے اگر میت نیک ہی تو اسکو اسکی قبر مین پہنچانا اسکے حق مین نیکی ہی وَاِنْ تَکُ سِوٰی ذٰلِکَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِکُمْ اور اگر ہی سواے اسکے تو بد ہی یعنے صالح نہو تو بد ہی دور کرو تم اسکو اپنے گردنون سے مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکھا جاتا ہی اور اٹھاتے ہین اسکو مردان اپنے گردن پر فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ قَدِّمُوْنِیْ اگر ہوتا ہی مردہ نیک تو کہتا ہی جلد لیجاؤ مجکو قبر تک کہ ثواب اپنے نیک عمل کا پاؤن وَاِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا یَا وَیْلَهَا اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا اور اگر ہوتا ہی بدکار تو کہتا ہی اپنے لوگون سے ہاے افسوس کہان لیجاتے ہو اسکو یَسْمَعُ صَوْتَهَا کُلُّ شَیْئٍ اِلَّا الْاِنْسَانُ وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ سنتی ہی اسکی آواز کو سب چیز یعنے حیوانات اور نباتات اور جمادات سواے انسان کے اور اگر سنتا آدمی تو مرجاتا مارے وحشت کے رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا اور بھی روایت ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم جنازے پھر کھڑے ہوجاؤ فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدْ حَتّٰی تُوْضَعَ پھر جو شخص کہ ساتھ جاوے اسکے سو نہ بیٹھے یہان تک کہ رکھا جاوے جنازہ زمین پر مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّتْ جَنَازَۃٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهٗ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ گیا ایک جنازہ پھر کھڑے ہوے اسکے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کھڑے ہوگئے ہم لوگ حضرت کے ساتھ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا یَهُوْدِیَّۃٌ پھر عرض کیا ہم نے یا رسول خدا یہہ جنازہ ہی ایک یہودی عورت کا مسلمان نہین تا اسکے تکریم واسطے کھڑے رہین فَقَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا تب فرمایا حضرت نے کہ تحقیق موت گھبراہٹ ہی پھر جب دیکھو تم

تم جنازے کو تو کھڑے ہو جاؤ اگرچہ کافر کا جنازہ ہو **متفق علیہ** اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعن** علیٍّ قال رأینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام فقمنا وقعد فقعدنا یعنی فی الجنازۃ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہا اسنے کہ دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوے پھر کھڑے ہو گئے ہم لوگ اور بیٹھے پھر بیٹھ گئے ہم لوگ یعنے جنازے مین **فائدہ** اس مین دو معنے بوجھے جاتے ہین ایک یہہ کہ جنازہ دیکھ کر حضرت کھڑے ہوے ہم بھی کھڑے ہو گئے جب چلا گیا تب بیٹھے اور ہم بھی بیٹھ گئے دوسرا یہہ کہ حضرت جنازہ دیکھ کر کئے بار کھڑے ہوے بعد اسکے نہ کھڑے ہوتے تھے یعنے کھڑا ہونا واجب تھا یا واجب تھا منسوخ ہو گیا اخیر فعل سے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے وفی روایۃ مالک وابی داؤد قام فی الجنازۃ ثم قعد بعد اور روایت مین مالک اور ابو داؤد کی یہہ ہی کہ کھڑے ہوے حضرت جنازہ دیکھ کر اور بعد اسکے بیٹھ گئے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتبع جنازۃ مسلم ایمانا واحتسابا اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ جاوے مسلمان کے جنازے کے ساتھ بسبب ایمان اور طلب ثواب کے وکان معہ حتی یصلی علیہا ویفرغ من دفنہا اور رہے اسکے ساتھ یہان تک کہ نماز پڑہی جاوے اسپر اور فراغت کی جاوے اسکے دفن سے فانہ یرجع من الاجر بقیراطین کل قیراط مثل احد پھر تحقیق وہ شخص پھرتا ہی مزدوری لیکر دو قیراط ہر قیراط کوہ احد کے مانند **فائدہ** قیراط بارہوان حصہ دینار کا ہی اُس عالم کا ہر قیراط کوہ احد کے برابر ہی ومن صلی علیہا ثم رجع قبل ان یدفن فانہ یرجع بقیراط اور جو شخص کہ نماز پڑہے اسپر پھر چلا جاوے آگے دفن کرنے کے سو تحقیق وہ شخص پھرتا ہی ایک قیراط مزدوری لیکر یعنے اسکو آدہا اجر ہی نماز اور دفن دونون مین جو شریک ہوا اسکو پورا اجر ہی **متفق علیہ** اتفاق مسلم اور بخاری کا اسپر **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی الیوم الذی مات فیہ اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی لوگون کو نجاشی کے مرنے کی اس روز کہ جسدن مرا نجاشی نے **فائدہ** نجاشی بادشاہ حبشہ کا تھا اور حضرت پر ایمان لایا تھا صحابہ ہجرت کر کے اسکے پاس گئے تھے انکی بہت خدمت کیا نجاشی حبشہ

بادشاہ کا لقب ہی نام اسکا اصحمہ تھا اسنے حبشہ مین جس دن مرا حضرت نے لوگونکو خبر دی کہ اسنے
آجکے روز مرا ہی وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ اور باہر
نکلے حضرت لوگون کو لیکر عیدگاہ کی طرف پھر صف باندھے اور تکبیر کہے چار تکبیر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **فائدہ** اس حدیث کو شافعی تمسک کرکے کہتے ہین
کہ نماز جنازہ کی غایب پر جایز ہی اور حنفیہ جواب دیتے ہین کہ اللہ نے حضرت کو نجاشی کے مرنے
کی خبر دی اور پردہ اٹھا دیا سب حضرت نے اسکے جنازے کو دیکھا اور جنازے کو فقط امام کا
دیکھنا کفایت کرتا ہی اور یہہ بات مخصوص ہی پیغمبر خدا کے واسطے سب کو ان پر قیاس نکیا چاہیے

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا
اَرْبَعًا وَاَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا اور روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی تابعی سے
کہا اسنے کہ تھے زید بن ارقم صحابی تکبیر کہتے ہمارے جنازون پر چار تکبیرین اور تحقیق اسنے تکبیر
کہی ایک جنازے پر پانچ تکبیرین فَسَاَلْنَاهُ پھر پوچھا ان سے کہ آپ ہمیشہ چار تکبیر کہتے تھے آج پانچ
تکبیر کیون کہے فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا تب کہے زید بن ارقم
تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیر کہتے کبھی **فائدہ** حضرت سے اور صحابہ سے روایت
ہی کہ چار تکبیر سے بھی زیادہ نماز جنازہ مین کہتے تھے مگر آخری فعل حضرت کا چارہی تکبیر ثابت ہی
اس واسطے چارہی تکبیر پر چارون امام کا اتفاق ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ
عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ اور روایت ہی طلحہ بن عبد اللہ بن عوف سے کہا اسنے
کہ نماز پڑھی مین نے پیچھے ابن عباس کے ایک جنازے پر پھر پڑھے عبد اللہ بن عباس سورہ الحمد کا
فَقَالَ لِتَعْلَمُوْا اَنَّهَا سُنَّةٌ پھر کہا ابن عباس نے اسواسطے پڑھا مین نے سورہ فاتحہ تاکہ جانو
کہ تحقیق وہ سنت ہی رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** اس حدیث
سے امام شافعی نے کہا کہ سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین پڑھنا چاہیے اور کرمانی کہتا ہی سورہ فاتحہ
نماز جنازہ مین پڑھنا واجب ہی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے پاس نماز جنازہ مین سورہ
فاتحہ نہین مگر نیت سے ثنا اور دعا کے پڑھین تو مضایقہ نہین ہی **وَعَنْ** عَوْفِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ
مِنْ دُعَائِهٖ اور روایت ہی عوف بن صحابی مالک سے کہا اسنے کہ نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایک جنازے پر پھر یاد کر لیا مین نے حضرت کی دعا کو وهو یقول اور آپ کہتے تھے یہہ دعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَوْ عَذَابِ النَّارِ یا الٰہی بخش اسکو اور رحم کر اسپر اور سلامتی بخش اسکو اور درگذر کر اس سے اور اچھی مہمانی کر اسکی اور کشادہ کر قبر اسکی اور دہو اسکو پانی اور برف اور اولے سے یعنے اسکے سب گناہون کو دور کر کمال مغفرت سے اور پاک کر اسکو گناہون سے جیسا کہ پاک کیا تو نے سفید کپڑے کو میل سے اور بدلا دے اسکو گھر بہتر اُس عالم مین اسکے دنیا کے گھر سے اور اہل خانہ بہتر اسکے اہل خانہ سے اور بی بی بہتر اسکی بی بی سے اور داخل کر اسکو بہشت مین اور پناہ دے اسکو عذاب قبر سے اور عذاب دوزخ سے وَفِیْ رِوَایَةٍ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ بچا اسکو فتنے سے قبر کے اور عذاب سے آگ کے قَالَ حَتّٰی تَمَنَّیْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ عوف بن مالک کہتے ہین کہ یہہ دعا حضرت سے اس مردے کے حق مین سنکر مجھے رشک ہوا یہان تک کہ آرزو کیا مین نے کہ ہوتا مین یہہ مردہ تو حضرت یہہ دعا میرے حق مین کرتے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ لَمَّا تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَتْ اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰی اُصَلِّیَ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سلمہ بن عبد الرحمن سے کہ تحقیق عائشہ جب مرے سعد بن ابی وقاص کہے لاؤ اسکو مسجد مین تاکہ نماز پڑہون مین اسپر جب مسجد حضرت عائشہ کے حجرے کے پاس تھی اسواسطے کہے کہ جنازے کو مسجد مین لاؤ کہ مین اسپر نماز پڑھ سکون فَاُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا پھر انکار کیا گیا اسبات کا ان پر فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی ابْنَیْ بَيْضَاءَ فِی الْمَسْجِدِ تب کہا حضرت عائشہ نے قسم اللہ کی تحقیق نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لڑکون پر ایک عورت کے جو نام اسکا بیضا ہی مسجد مین سُهَيْلٍ وَاَخِيْهِ وہ دو بیٹے کون تھے سہیل اور اُسکا بھائی فائدہ یہہ دونون صحابی تھے اور انکے باپ کا نام وہب بن ربیعہ تھا رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے فائدہ امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے پاس نماز جنازہ مسجد مین پڑھنا مکروہ ہی

[illegible] کہ میت کو مسجد مین رکھین اور لوگ بھی مسجد مین کھڑے رہین
دوسرے یہ کہ میت کو مسجد کے خارج رکھین لوگ مسجد مین نماز پڑہین تیسری یہہ کہ بعضے لوگ مسجد کے
خارج رہین میت اور بعضے لوگ مسجد مین رہین چوتھی یہہ کہ میت کو فقط مسجد مین رکھین
امام اور سب لوگ مسجد کے باہر نماز پڑہین یہہ سب صورتین مکروہ ہین اور امام شافعی اور امام
احمد کے پاس نماز جنازہ مسجد مین پڑہنا جایز ہی بغیر کراہت کے اس حدیث کے رو سے ۱۲ **وَعَنْ**
سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ
مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسَطَهَا اور روایت ہی سمرہ بن جندب سے کہا اسنے نماز پڑہی
مین نے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عورت پر کہ مری تھی زچگی کی حالت مین پھر
کھڑے ہوے حضرت اسکے سینے کے مقابل **فائدہ** وسط سین کی حرکت سے درمیان کا معنا
ہی اور سین کی سکون سے کمر کا معنا ہوتا ہی امام شافعی کہتے ہین کہ عورت کے جنازے پر امام کمر اور
سرین کے مقابل کھڑا رہنا مستحب ہی اسواسطے کہ وسط سین کے سکون سے کمر کا معنا ہی اور امام
ابو حنیفہ کے پاس میت مرد ہو یا عورت اسکے سینے کے مقابل امام کھڑا رہا چاہئے اسواسطے کہ وسط
سین متحرک سے درمیان کا معنا ہی اور میانہ بدن کا سینہ ہی **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اتفاق ہی مسلم اور
بخاری کا اسپر **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا قَالُوا الْبَارِحَةَ قَالَ اَفَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گذرے ایک
قبر پر کہ دفن کیا گیا تھا اس مین مردہ رات کو تب فرمایا کب دفن کیا گیا ہی یہہ کہے کہ کل کی
رات فرمایا بھلا کیون نہ خبر دی مجھکو قَالُوْا دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا اَنْ نُوْقِظَكَ
عرض کئے دفن کئے اسکو رات کی اندھیری مین پھر ناخوش جانا ہمنے کہ آپکو جگاوین فَقَامَ
فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ پھر حضرت کھڑے ہوے اور صف باندھی ہمنے پیچھے حضرت
کے پھر نماز پڑہی اسپر **فائدہ** پہلے لوگ اسپر نماز جنازہ پڑھ چکے تھے **مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَوْدَاءَ
كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَوْ شَابٌّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے تحقیق ایک عورت
کالی سی جھاڑو دیتی تھی مسجد مین یا ایک جوان تھا۔ راوی کو شک ہی کہ ایک کالی عورت
مسجد کو جھاڑو دیتی تھی یا ایک جوان جھاڑو دیتا تھا فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَنْہَا اَوْ عَنْہُ پھر نہ پایا اس عورت کو یا اس جوان کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تب پوچھا حضرت نے احوال اس عورت کا یا اس جوان کا کہ کہان
ہی فَقَالُوْا مَاتَ پھر عرض کئے کہ مرگیا قَالَ اَفَلَا کُنْتُمْ اٰذَنْتُمُوْنِیْ فرمایا بھلا کیون
خبر نہ کیا تمنے مجکو قَالَ فَکَاَنَّہُمْ صَغَّرُوْا اَمْرَہَا اَوْ اَمْرَہٗ کہا ابو ہریرہ نے گویا کہ صحابہ
حقیر اور چھوٹا جانا حال اس عورت کا یا اس جوان کا اور مجھے اس کام کے واسطے حضرت
کو تکلیف دینا لایق نہ سمجھے فَقَالَ دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِہٖ فرمایا بتلاؤ مجکو قبر اسکی فَدَلُّوْہُ
فَصَلّٰی عَلَیْہَا پھر بتلادی حضرت کو قبر اسکی تب نماز پڑہی اسکی قبر پر ثُمَّ قَالَ اِنَّ ہٰذِہٖ
الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَۃٌ ظُلْمَۃً عَلٰی اَہْلِہَا وَاِنَّ اللّٰہَ یُنَوِّرُہَا لَہُمْ بِصَلٰوتِیْ عَلَیْہِمْ
پھر فرمایا حضرت نے تحقیق کہ بھری ہوی ہین تاریکی سے قبر والون پر اور تحقیق اللہ روشن
کرتا ہی قبرونکو انکے لئے میرے نماز پڑہنے سے اُن پر مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم
اور بخاری کا اسپر **فائدہ** جاننا چاہئے کہ قبر پر نماز پڑہنے کے باب مین علما کا اختلاف
ہی جمہور کے پاس قبر پر نماز پڑہنا مشروع ہی خواہ اسپر نماز جنازہ پڑہے ہون یا نہ پڑہے
ہون اور ابراہیم نخعی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور ایک روایت مین امام احمد بھی
اسبات پر ہین کہ جس مردے کے جنازے پر نماز نہ پڑہین ہون اسکی قبر پر نماز پڑہنا
روا ہی اور امام ابو حنیفہ کے پاس نماز قبر پر تب تک درست ہی کہ مردہ جب تک نہ گلیا
ہو بعضون نے حد اسکا تین روز مقرر کیا ہی اور امام ابو حنیفہ کہتے ہین کہ احادیث جو
اس باب مین وارد ہوے ہین مراد اس سے نماز جنازہ نہین بلکہ یہان صلوۃ بمعنی دعا اور
استغفار کے ہی اسیواسطے تو تکبیرات کا ذکر ان مین نہین کیا بعضے علما کہتے ہین کہ قبر پر
نماز پڑہنا خصایص سے رسول خدا کے ہی جیسا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ فرمایا
بیشک اللہ نے منور کرتا ہی قبرون کو انکے واسطے میرے نماز پڑہنے سے ان پر —
وَعَنْ کُرَیْبٍ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّہٗ مَاتَ لَہُ ابْنٌ بِقُدَیْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ اور روایت ہی کریب سے جو غلام آزاد
کیا گیا ابن عباس کا ہی اسنے نقل کیا عبد اللہ بن عباس سے کہ تحقیق مرا ابن عباس کا بیٹا
قدید یا عسفان مین قدید ایک مقام کا نام ہی مکے کے نزدیک اور عسفان بھی نام ہی
ایک جگہہ کا مکے سے بہت قریب فَقَالَ یَا کُرَیْبُ انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَہٗ مِنَ النَّاسِ

باب المشی بالجنازۃ

تب کہا ابن عباس نے ای کریب دیکھ کسقدر جمع ہوے ہین اسکی نماز کو لوگ قال فخرجت فاذا الناس قد اجتمعوا له فاخبرته کہا کریب نے پھر باہر نکلا مین تو کیا دیکھتا ہون کہ لوگ جمع ہوے ہین اسکی نماز کو پھر خبر دی مین نے ابن عباس کو کہ لوگ جمع ہوے ہین فقال تقول هم اربعون قال نعم تب کہا ابن عباس نے کہتا ہی تو نے کہ لوگ چالیس ہین کہا کریب نے ہان چالیس آدمی ہین قال اخرجوه کہا ابن عباس نے نکالو جنازہ اس لڑکے کا فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من رجل مسلم یموت فیقوم على جنازته اربعون رجلا لا یشرکون بالله شیأ الا شفعهم الله فیه کہا ابن عباس نے تحقیق سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہین ہی کوئی مرد مسلمان کہ مرے پھر کھڑے ہون جنازے پر اسکے چالیس مرد جو شریک نہ ٹھہراتے ہون ساتھ اللہ کے کسی چیز کو مگر شفاعت انکی قبول کرتا ہی اللہ اسکے مین رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

[۱۶] وعن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من میت تصلی علیه امة من المسلمین یبلغون مائة کلهم یشفعون له الا شفعوا فیه اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کوئی میت کہ نماز پڑھین اسپر ایک گروہ مسلمانون کی کہ پہنچے سَو کو وہ سب شفاعت چاہین اسکی اور دعا کرین اسکے حق مین مگر شفاعت قبول کی جاتی ہی اسکے حق مین رواه مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

وعن انس قال مروا بجنازة فاثنوا علیها خیرا اور روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ گذرے لوگ ایک جنازے پر پھر تعریف کی اسپر بھلائی فقال النبی صلی الله علیه وسلم وجبت تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے واجب ہوا ثم مروا باخرى فاثنوا علیها شرا فقال وجبت پھر گذرے لوگ ایک جنازے پر پھر ذکر کیا اسپر برائی کا تب فرمایا حضرت نے واجب ہوی فقال عمر ما وجبت پھر کہا حضرت عمر نے کیا چیز واجب ہوی فقال هذا اثنیتم علیه خیرا فوجبت له الجنة و هذا اثنیتم علیه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله فی الارض

تب فرمایا یہہ مردہ کہ تعریف کی تم نے اسپر نیکی کی سو واجب ہوئی اسکے واسطے بہشت
اور وہ مردہ کہ ذکر کیا تمنے اسکی برائی کی سو واجب ہوا اسکے لئے دوزخ تم لوگ
گواہ ہو اللہ کے زمین مین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
وَفِي رِوَايَةٍ الْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اور ایک روایت
مین یون ہی کہ مومنان گواہ اللہ کے ہین زمین مین وَعَنْ عُمَرَ[۱۸]
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ
لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اور روایت ہی حضرت عمرؓ سے کہا
اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ گواہی دوی اسکے
واسطے چار شخص نے نیکی کی لاتا ہی اسکو اللہ بہشت مین قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ قَالَ
وَثَلٰثَةٌ کہے ہم لوگ اگر تین شخص گواہی دیوین اسکی نیکی پر فرمایا اور تین شخص
بھی گواہی دیوین تو لاویگا اسکو اللہ بہشت مین قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ
کہا ہمنے اور اگر دو شخص گواہی دین اسکی نیکی پر فرمایا اور دو شخص بھی گواہی دین
تو لاویگا اسکو اللہ نے بہشت مین ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ پھر نہ پوچھا ہمنے
حضرت کو ایک شخص کی گواہی کا حال رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے
وَعَنْ[۱۹] عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا اور روایت ہی حضرت
عائشہ سے کہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدکہو اور گالی مد و
اسواسطے وہ لوگ تحقیق پہنچے اس چیز کی طرف جو آگے بھیجے یعنے جو عمل کئے اسکا
بدلا پاچکے اگر وہ مردہ نیک ہی تو نیک کو برا کہنا لایق نہین اگر برا ہو وے شاید
اللہ اسکو بخش دیا ہو تو تمہارا بد کہنا بے فایدہ ہوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت
کیا اسکو بخاری نے وَعَنْ[۲۰] جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے تھے دو
شخصونکو احد کے شہیدون میں سے ایک کپڑے مین ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمْ اَكْثَرُ
اَخْذًا لِلْقُرْاٰنِ پھر پوچھتے کون ان مین سے زیادہ ہی قرآن یاد رکھنے مین فَاِذَا

اُشِيْرَ لَهُ اِلىٰ اَحَدِ هِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحَدِ پھر جب اشارہ کیا جاتا حضرت کو کہ ان دونون مین سے ایک کے طرف کہ فلانہ قرآن کو زیادہ یاد رکھتا تھا آگے کرتے اسکو لحد مین یعنے اسکو قبلے طرف آگے کرتے دوسرے کو اسکے پیچھے گویا کہ وہ امام ہی قرآن کو زیادہ یاد رکھنے کے سبب سے وَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلىٰ هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور فرمایا کہ مین گواہ ہون ان پر قیامت کے دن کہ یہے خدا کے راہ مین مارے گئے ہین وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا اور حکم فرمایا انکے دفن کریگا انکے خون سمیت اور نماز نہ پڑہی ان پر اور وے نہ غسل دیے گئے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید کے واسطے غسل اور نماز جنازہ نہین غسل نہ دینے مین تو سب اماموں کا اتفاق ہی اور نماز ان پر نہ پڑہنے مین اختلاف ہی امام ابوحنیفہ کے پاس سب شہیدون پر نماز پڑہنا چاہئے اور امام شافعی اور امام مالک کے پاس شہید کے لئے نماز نہین اور امام احمد کے پاس ایک قول سے شہید پر نماز نہ پڑہنا ایک قول سے مختار ہی چاہئے پڑہے یا نہ پڑہے امام ابوحنیفہ کی دلیل یہہ ہی کہ دیری نگرانی حضرت حمزہ پر جو جنگ احد مین شہید ہوئی تھے نماز پڑہی ہی اور شیخ ابن ہمام نے کہتا ہی کہ حاکم نے جابر سے روایت کیا ہی کہ بعد اسکے رسول خدا احد کے سب شہیدون پر نماز پڑہا کہ وے رکھے جاتے تھے حمزہ کے طرف اور ان پر نماز پڑہی جاتی تہی پھر اٹھا یا جاتے تھے اپنی جگہہ پر غرض شہیدون پر نماز پڑہنے کے باب مین احادیث اکثر و اغلب ہین واللہ اعلم

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَرَسٍ مُعْرَوْرٍ فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهُ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا اسنے لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا بلے زین پھر سوار ہوے اسپر حضرت جسوقت کہ پھرے جنازے سے ابن دحداح کے اور ہم لوگ پیادہ چلتے تھے حضرت کے گرد **فائدہ** ابن دحداح صحابی تھے انکے جنازے کے ساتھ جاتے وقت سوار نہوے اور فرمایا کہ فرشتے پیادہ جاتے ہین سوار ہونا مناسب نہین رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی فصل دوسری عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاکِبُ یَسِیْرُ خَلْفَ الْجَنَازَۃِ وَالْمَاشِیْ یَمْشِیْ خَلْفَھَا وَاَمَامَھَا وَعَنْ یَمِیْنِھَا وَعَنْ یَسَارِھَا قَرِیْبًا مِّنْھَا روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوار ہی سو چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ چلے پیچھے اسکے اور آگے اسکے اور بائین اسکے نزدیک اسکے وَالسِّقْطُ یُصَلّٰی عَلَیْہِ وَیُدْعٰی لِوَالِدَیْہِ بِالْمَغْفِرَۃِ وَالرَّحْمَۃِ اور جو بچہ کہ گرے پیٹ سے نماز پڑہی جاوے اسپر اور دعا کی جاوے اسکے ماباپ کے واسطے مغفرت اور رحمت کی **فائدہ** سقوط کہتے ہین اس بچے کو جو ناتمام پیٹ سے پیدا ہوا امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے پاس ویسے بچے پر نماز اسوقت پڑہی کہ پیدا ہو کر آواز کرے اور آثار حیات کی جو حرکت وغیرہ ہی اس سے ظاہر ہو کیونکہ وہ عرب مین اسکو کہتے ہین کہ زندہ پیٹ سے نکلے اور بعد اسکے مرے اور امام احمد کے پاس بعد تولد کے اس مین آثار حیات کے پایا جاوے یا نہ اسپر نماز پڑہا چاہئے اور انکی دلیل یہہ حدیث ہی رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَحْمَدَ وَالتِّرْمِذِیِّ وَالنَّسَائِیِّ وَابْنِ مَاجَۃَ قَالَ الرَّاکِبُ خَلْفَ الْجَنَازَۃِ وَالْمَاشِیْ حَیْثُ شَاءَ مِنْھَا وَالطِّفْلُ یُصَلّٰی عَلَیْہِ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور روایت مین احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے یون آیا ہی کہ فرمایا حضرت نے سوار چلے پیچھے جنازے کے اور پیادہ جنازے کے جس طرف چاہے اور لڑکا نماز پڑہی جاوے اسپر **فائدہ** اس روایت مین السقط کی جگہہ والطفل واقع ہی وَفِی الْمَصَابِیْحِ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ زِیَادٍ اور مصابیح مین روایت ہی مغیرہ بن زیاد سے

وَعَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ یَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَۃِ اور روایت ہی زہری سے اسنے نقل کیا سالم سے اسنے اپنے باپ عبداللہ بن عمر سے کہا کہ دیکھا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکر اور عمر کو چلتے تھے آگے جنازے کے رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ وَاَھْلُ الْحَدِیْثِ کَاَنَّھُمْ یَرَوْنَہٗ مُرْسَلًا روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے

گویا محدثین جانتے ہین اس حدیث کو مرسل **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجنازۃ متبوعۃ ولا تتبع لیس
معھا من تقدمھا اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پیروی کیا گیا ہی یعنے جنازے کے پیچھے چلا چاہیے
اور جنازہ نہین پیچھے چلتا ہی نہین ہی ساتھ جنازے کے جو شخص آگے چلے اسکے رواہ
الترمذی وابو داؤد وابن ماجۃ وقال الترمذی وابو ماجد ن
الراوی رجل مجھول روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے
اور کہا ترمذی نے اور ابو ماجد راوی اس حدیث کا ایک مرد ہی کہ اسکو کوئی نہین
پہچانتا **فائدہ** امام ابوحنیفہ کے پاس جنازے کے پیچھے چلنا افضل ہی اور امام مالک
اور امام شافعی اور امام احمد کے پاس آگے جنازے کے چلنا افضل ہی ثوری اور ایک
گروہ علما کی کہتی ہی کہ پیش وپس چلنا دونون برابر ہی دلیل ابوحنیفہ کی یہہ ہی کہ ابن
ابی شیبہ نے عبد الرحمن بن ابزی سے روایت کرتا ہی کہ کہا اسنے کہ ساتھ چلتا تھا مین
ایک جنازے کے اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اس جنازے کے آگے چلتے تھے اور
علی رضی اللہ عنہ اس جنازے کے پیچھے آتے تھے تب پوچھا مین حضرت علی سے کہ آپ
جنازے کے پیچھے آتے ہو اور ابو بکر آگے چلتے ہین فرمایا کہ وے بھی جانتے ہین کہ فضیلت
جنازے کے پیچھے چلنے کی آگے چلنے پر ایسی ہی جیسی فضیلت نماز جماعت کی منفرد کی
نماز پر ہی لیکن وہ چاہتے ہین کہ لوگون پر راہ تنگ نہو آرام سے چلین **وعن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تبع
جنازۃ وحملھا ثلث مرار فقد قضی ما علیہ من حقھا اور روایت ہی
ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پیچھے چلے
جنازے کے اور اٹھاوے اسکو تین بار سو بیشک اسنے ادا کیا حق جنازے کا رواہ
الترمذی وقال ھذا حدیث غریب روایت کیا اسکو ترمذی نے
اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی وقد روی فی شرح السنۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم حمل جنازۃ سعد بن معاذ بین العمودین اور تحقیق
روایت کیا گیا ہی شرح سنت مین کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھایا جنازہ

سی بن معاذ کہ درمیان دو لکڑیاں جنازے کے **فائدہ** امام شافعی کے پاس سنت
یہہ ہی کہ جنازہ سر کے طرف اٹھانے والا دونوں لکڑیاں کو اپنے کاندہے لیوے اور
پائیتی دو شخص اٹھاویں ایک داہنے دوسرا بائیں طرف سو جنازے کے حامل تین شخص
ہوئے اگر سراہنے اٹھانے والا مضبوط ہو تو اور دو شخص اس طرف اسکی کمک کریں تو
پانچ آدمی حامل ہوے اور امام ابو حنیفہ کے پاس چار شخص چاروں طرف سے جنازہ اٹھانا
سنت ہی کیونکہ اسیطرح ابن مسعود نے روایت کیا ہی اور ابو داؤد طیالسی
وابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق بھی بسند صحیح روایت کئے ہیں **وعن** ثَوْبَانَ قَالَ
خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ اور روایت ہی غلام آزاد
سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اسنے کہ نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ ایک جنازے کے فرائی ناسارکبانا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اَنَّ مَلٰٓئِكَةَ
اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ وَاَنْتُمْ عَلٰى ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ پہر دیکھا حضرت نے بعضے لوگوں کو
سوار ہیں تب فرمایا کیا نہیں حیا کرتے تم لوگ کہ تحقیق فرشتے اللہ کے پاپیادہ چلتے ہیں اور تم
پیٹھ پر چارپاے کے سوار ہو **فائدہ** حضرت نے سواروں کو جنازے کے نزدیک
دیکھا اگر سوار ان دور ہوتے تو کچھ خوف نتھا اور فقہ کی روایتوں میں مذکور ہی اگر
ضرورت ہو تو جنازے کے ہمراہ سوار ہو کے جانا جایز ہی بغیر کراہیت کے رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْ دَاؤُدَ نَحْوَهٗ قَالَ التِّرْمِذِيُّ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ
ثَوْبَانَ مَوْقُوْفًا روایت کیا اسکو ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا ابو داؤد نے
مانند اسکے کہا ترمذی نے اور تحقیق روایت کی گئی ہی یہہ حدیث ثوبان سے
موقوف یعنے یہہ قول ثوبان کا ہی حضرت تک نہیں پہنچا **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اور روایت
ہی ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہے جنازے پر سورہ الحمد کا **فائدہ**
شاید کہ حضرت نے بعد نماز کے یا آگے نماز کے تبرک کے قصد سے الحمد کا سورہ پڑہے ہونگے
جیساکہ اب متعرف ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت
کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے کہا ترمذی نے کہ اسناد اس حدیث کے
ضعیف ہیں اور ابراہیم بن عثمان جو راوی اس حدیث کا ہی منکر الحدیث ہی **وعن**

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَاَخْلِصُوْا لَهُ الدُّعَاءَ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑہو تم میت پر خالص کرو اسکے واسطے دعا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے وَعَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اور بھی روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت نماز پڑہتے جنازے پر کہتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ یا الٰہی بخش ہمارے زندون اور مردون اور حاضر اور غایب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو یا الٰہی جسکو زندہ رکھے تو ہم مین سے تو اسکو زندہ رکھہ دین اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے تو اسکو مار ایمان پر اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ یا الٰہی نہ محروم کر ہمکو اسکے ثواب سے اور نہ فتنے مین ڈال ہمکو اسکے بعد رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا اسکو نسائی نے ابراہیم سے اسنے نقل کیا اپنے باپ ابو ابراہیم اشہلی انصاری سے وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ وَاُنْثَانَا اور تمام ہوی روایت نسائی کی اسکے قول انثانا تک اور اللہم من احییتہ منا آخر تک اسکی روایت مین نہین وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ فَاَحْيِهِ عَلَى الْاِيْمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِسْلَامِ اور ایک روایت مین ابو داؤد کے یون ہی پھر زندہ رکھہ اسکو ایمان پر اور مار اسکو دین اسلام پر یعنے پہلی روایت کے برعکس ایمان کی جگہہ اسلام اسلام کی جگہہ ایمان کا لفظ مذکور ہی وَفِيْ اٰخِرِهِ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ اور آخر مین روایت ابو داؤد کے ہی نہ گمراہ کر ہمکو بعد اسکے وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سے کہا انے نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین سے پھر

سا مین حضرت فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یاالٰہی تحقیق فلانا بیٹا فلانے کا تیری پناہ مین ہی اور تیری ہمسایگی کے عہد مین ہی سو بچا اسکو فتنے سے قبر کی اور عذاب سے آتش دوزخ کے اور توہی صاحب قول پورا کرنے والا اور صاحب حق کا یاالٰہی بخش اسکو اور رحم کر اسپر بیشک تو بخشنے والا بڑا مہربان ہی رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِیْهِمْ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد کرو نیکیون کو اپنے مردون کی اور باز رہو انکی برائیونکی ذکر سے **فائدہ** یہہ بات مخصوص ہی پرہیزکار مسلمانون کے واسطے جو علانیہ گناہ اور ظلم نکرتے ہون رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ترمذی نے

وَعَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِیْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِیَالَ رَاْسِهٖ اور روایت ہی نافع بن ابی غالب تابعی سے کہا اسنے نماز پڑھی مین ساتھ انس بن مالک کے جنازے پر ایک شخص کے پھر کھڑا ہوا انس نے مقابل اسکے سر کے ثُمَّ جَاؤُا بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ مِنْ قُرَیْشٍ پھر لائے ایک جنازہ عورت کا قریش مین سے فَقَالُوْا یَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَیْهَا تب کہے لوگ اے ابو حمزہ نماز پڑھو اسپر **فائدہ** ابو حمزہ کنیت ہی انس بن مالک کی فَقَامَ حِیَالَ وَسْطِ السَّرِیْرِ تب کھڑے ہوے انس مقابل درمیان تخت کے فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِیَادٍ هٰكَذَا رَاَیْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ تب کہا انس کو علا بن زیاد نے کیا اسیطرح سے دیکھا تونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کھڑے ہوے جنازے پر مانند تمہارے کھڑے ہونیکے عورت کے جنازے پر مانند کھڑے ہونے تمہارے کے اسپر یعنے پیغمبر خدا کو تمنے دیکھا کہ مرد کے جنازے کے سر کے مقابل اور عورت کے جنازے کے مقابل درمیان سر کے کھڑے ہوتے تھے قَالَ نَعَمْ کہا انس نے ہان ہمنے ایساہی دیکھا ہی رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ نَحْوَهٗ مَعَ زِیَادَةٍ وَفِیْهِ فَقَامَ عِنْدَ

عَجِيزَةِ الْمَرْاَةِ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور ایک روایت میں ابو داؤد کے
مانند اسکی زیادت ہے اور اس میں یوں ہی پھر کھڑا ہوا انس نے نزدیک سرین عورت کے

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى
قَالَ كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ روایت
ہی عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا اسنے کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد یہہ دونوں صحابی
بیٹھے تھے قادسیہ میں جو ایک مکان کا نام ہی کوفے سے پندرہ کوس پر فَمَرَّ عَلَيْهِمَا
بِجَنَازَةٍ فَقَامَا پھر گذرا گیا ان پر ایک جنازہ پھر کھڑے ہوے دونوں نے جنازہ دیکھنے
کو فَقِيلَ لَهُمَا اِنَّهَا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اَيْ مِنْ اَهْلِ الذِّمَّةِ تب کہا گیا ان سے
یہہ جنازہ زمین والوں کا یعنے ذمی کا **فائدہ** ذمی کہتے ہیں مطیع الاسلام کافر کو انکو زمین
والے اسواسطے کہا کہ انکو زمین کے زراعت کا کام مقرر کئے تھے کہ محصول دیا کریں فَقَالَا
اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ فَقِيلَ لَهٗ
اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ تب کہا ان دونوں نے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرا انکے
پاس جنازہ پھر کھڑے تب کہا گیا حضرت سے یہہ جنازہ یہودی کا ہی فَقَالَ اَلَيْسَتْ
نَفْسًا تب فرمایا کیا نہیں ہی جاندار کہ اسکے مرنے سے نہ ڈرا چاہئے یعنے موت کیسی ہو
مقام عبرت کا ہی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوضَعَ فِي اللَّحْدِ اور روایت ہی عبادہ بن صامت
سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے جنازے کے ساتھہ نہ بیٹھتے
یہاں تک کہ رکھا جاتا ہی لحد میں فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ پھر سامھنے آیا ایک
عالم یہود کا فَقَالَ لَهٗ اِنَّا هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ اور کہا حضرت کو ہم لوگ بھی اسیطرح
کرتے ہیں ای محمد یعنے میت کو لحد میں رکھے تب تک نہیں بیٹھتے ہیں قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوهُمْ کہا عبادہ نے جو راوی اس حدیث
کا ہی پھر بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمائے مخالفت کرو یہود کی ظاہر یہہ ہی
کہ حضرت پر وحی آئی ہو کہ بیٹھہ جاؤ سو یہہ حکم پہلے حکم کا ناسخ ہوگیا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُو دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ و

بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِیُ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی اور بشر بن رافع راوی اس حدیث کا ہنین ہی مضبوط وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِالْقِیَامِ فِی الْجَنَازَۃِ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِکَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہا اسنے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے ہمکو کھڑے ہونیکا جنازہ دیکھ کے پھر بیٹھے بعد اسکے اور حکم کیا ہمکو بیٹھنے کا رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ اِنَّ جَنَازَۃً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ یَقُمِ ابْنُ عَبَّاسٍ اور روایت ہی محمد بن سیرین تابعی سے کہا اسنے کہ تحقیق ایک جنازہ گذرا امام حسن بن علی اور ابن عباسؓ پاس پھر کھڑے ہوے امام حسن اور نہ کھڑے ہوے ابن عباس فَقَالَ الْحَسَنُ اَلَیْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَۃِ یَهُوْدِیٍّ تب کہے امام حسن نے کیا ہنین ہی کہ تحقیق کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے جنازے کے واسطے قَالَ نَعَمْ ثُمَّ جَلَسَ کہا ابن عباس نے ہان بعد اسکے بیٹھے یعنے حضرتؐ جب جنازہ دیکھے اُٹھ کھڑے ہوتے بعد اسکے بیٹھے رہتے اور نہ اٹھتے پس پہلا حکم منسوخ ہوگیا دوسرا حکم ثابت رہا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ کَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَیْهِ بِجَنَازَۃٍ فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰی جَاوَزَتِ الْجَنَازَۃُ اور روایت ہی امام جعفر صادق سے اسنے نقل کیا اپنے باپ امام محمد باقر سے تحقیق امام حسن بن علی تھے بیٹھے ہوے پھر لایا گیا ایک جنازہ یہودی کا انکے سامھنے پھر کھڑے لوگ یہان تک کہ چلا گیا جنازہ فَقَالَ الْحَسَنُ اِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَۃِ یَهُوْدِیٍّ تب فرمایا امام حسن نے ہنین لایا گیا مگر جنازہ یہودی کا وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی طَرِیْقِهَا جَالِسًا وَکَرِہَ اَنْ تَعْلُوَ رَاْسَهٗ جَنَازَۃُ یَهُوْدِیٍّ فَقَامَ اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکی راہ پر بیٹھے ہوے پھر مکروہ جانا حضرتؐ نے کہ اونچا ہو اپنے سر سے جنازہ یہودی کا تب کھڑے ہوے یعنے حضرتؐ جو جنازہ یہودی کا دیکھ کے کھڑے ہوے اسکا سبب یہہ تھا کہ اپنے سر مبارک سے جنازہ یہودی کا بلند ہنو **فائدہ** یہہ حدیث منقطع ہی کسواسطے کہ امام محمد باقر نے نہ پایا امام حسن کو

رَوَاہُ النَّسَائِیُّ روایت کیا اسکو نسائی نے **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِکَ جَنَازَۃُ یَھُوْدِیٍّ اَوْ نَصْرَانِیٍّ اَوْ مُسْلِمٍ فَقُوْمُوْا لَھَا اور روایت ہی ابو موسی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ گذرے تیرے پاس سے جنازہ یہودی کا یا نصرانی کا یا مسلمان کا تب کھڑے ہو جاؤ اسکے واسطے فَلَسْتُمْ لَھَا تَقُوْمُوْنَ اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ لِمَنْ مَعَھَا مِنَ الْمَلَائِکَۃِ پھر نہین ہو تم اسکے واسطے کھڑے ہوتے حقیقت مین سوا اسکے نہین ہی کہ کھڑے ہوتے ہو تم انکے واسطے جو اسکے ساتھ ہین فرشتون سے یعنے فرشتون کی تعظیم کے واسطے اگر مسلمان ہی تو اسکے ساتھ فرشتے رحمت کے ہین اگر کافر ہی تو اسکے ساتھ فرشتے عذاب کے

فائدہ جنازہ دیکھکے کھڑے ہونیکے سببان جدے جدے ٹھہرے کبھو واسطے عبرت کے اور کبھو ملائک کی تعظیم کے لئے اور کبھو اپنے سر مبارک سے جنازے کا بلند ہونا مکروہ جانکے اور کبھو ان سب باتون کو اعتبار نکرکے بیٹھے رہنا ثابت ہوا سو اب جاننا چاہئے کہ اگر ثابت ہو کہ نہ اٹھنا حضرت کا آخری فعل ہی تو یہہ سب حکم منسوخ ہی واللہ اعلم رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** مَالِکِ بْنِ ھُبَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اور روایت ہی مالک بن ہبیرہ صحابی سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَمُوْتُ فَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا اَوْجَبَ نہین کوی مسلمان کہ مرے پھر نماز پڑہین اسپر تین صف مسلمانون کی مگر واجب کرتا ہی یعنے اللہ اس کام سے اسپر بہشت اور مغفرت کو فَکَانَ مَالِکٌ اِذَا اسْتَقَلَّ اَھْلَ الْجَنَازَۃِ جَزَّاَھُمْ ثَلٰثَۃَ صُفُوْفٍ لِھٰذَا الْحَدِیْثِ پھر تھے مالک بن ہبیرہ جب کم دیکھتے جنازے کے ساتھ کے لوگون کو تقسیم کرتے انکو اور تین صف بناتے بسبب عمل کرنے اس حدیث کے رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَفِیْ رِوَایَۃِ التِّرْمِذِیِّ قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ ھُبَیْرَۃَ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَیْھَا جَزَّاَھُمْ ثَلٰثَۃَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ اور روایت مین ترمذی کے یون آیا ہی کہ کہا راوی نے تھے مالک بن ہبیرہ جب نماز پڑھتے جنازے پر اور کم ہین معلوم کرتے لوگون کو جنازے پر تقسیم کرتے انکو تین حصے پھر کہتے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی

عَلَیْہِ ثَلَاثَۃَ صُفُوْفٍ اَوْجَبَ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میت پر ہین اسپر تین صف واجب کرتا ہی اسپر اللہ تعالی بہشت کو رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ نَحْوَہٗ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے مانند اسکے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت کے نماز پڑہنے مین جنازے پر یعنی نماز جنازہ مین یہہ دعا پڑہتے تھے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبُّھَا وَاَنْتَ خَلَقْتَھَا وَاَنْتَ ھَدَیْتَھَا اِلَی الْاِسْلَامِ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَھَا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّھَا وَعَلَانِیَتِھَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَہٗ یا الٰہی تو پروردگار ہی اسکا اور تونے پیدا کیا اسکو اور تونے راہ دکھلائی اسکو اسلام کے طرف اور تونے قبض کی اسکی روح کو اور تو خوب جانتا ہی اسکے چھپے اور ظاہر باتون کو ہم لوگ آئے ہین شفاعت کرنے والے سو بخش دے اسکو رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت کیا اسکو ابوداؤد نے وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ صَلَّیْتُ وَرَاءَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَلٰی صَبِیٍّ لَمْ یَعْمَلْ خَطِیْئَۃً قَطُّ اور روایت ہی سعید بن مسیب سے کہا اسنے کہ نماز پڑہی مین پیچھے ابوہریرہ کے ایک لڑکے پر کہ نہ کیا تھا گناہ ہرگز یعنی ایسا لڑکا کہ بالغ مکلف نتھا فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ پھر سنا مین نے ابوہریرہ کو کہتے تھے یا الٰہی پناہ دے اسکو عذاب قبر سے **فائدہ** ظاہر ہے اس کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ لڑکون کو قبر مین سوال اور عذاب ہوتا ہی لڑکون سے سوال قبر مین علما کو اختلاف ہی لیکن غیر مکلف کو عذاب ہونا قاعدہ شرع کے مخالف ہی سو توجیہ اسکی باب الایمان بالقدر مین مذکور ہو چکی وہان دیکھنے سے معلوم ہوگی رَوَاہُ مَالِکٌ روایت کیا اسکو مالک نے وَعَنِ الْبُخَارِیِّ تَعْلِیْقًا قَالَ یَقْرَاُ الْحَسَنُ عَلَی الطِّفْلِ فَاتِحَۃَ الْکِتَابِ اور روایت ہی بخاری سے بطور تعلیق کے کہا اسنے کہ پڑہتے تھے حسن بصری لڑکے کے جنازے پر سورہ فاتحہ **فائدہ** بخاری نے اپنی کتاب کے شروع باب مین جسکو ترجمہ باب کہتے ہین حدیثین بدون سند کے روایت کی ہی ان حدیثون کو تعلیقات بخاری کہتے ہین یہہ حدیث بھی ان مین کی ہی وَیَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَذُخْرًا وَاَجْرًا اور کہتے تھے حسن بصری یا الٰہی کر تو اسکو ہمارے واسطے آگے جانے والا اور پیش رو اور ذخیرہ اور ثواب **فائدہ** سلف کے معنے جو پہلے مر گیا ہو اور فرط

معنے جو شخص کہ لشکر کے آگے جاکے ڈول رسی دانے گھاس کی تیاری کرے اور ذخیرہ ملال ہی کہ جسکی
نگاہ رکھین تا حاجت کے وقت کام آوے اور اجر کے معنے مزدوری ہی **وعن** جابر
اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا یُصَلّٰی عَلَیْہِ وَلَا یَرِثُ وَلَا یُوْرَثُ
حَتّٰی یَسْتَہِلَّ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا نہین نماز
پڑہی جاتی اسپر اور نہین میراث پاتا اور نہ کوئی اسکی میراث پاوے یہان تک کہ آواز کرے
فائدہ جو بچہ کہ ماکے پیٹ سے بے جان پیدا ہو جسکو سقط کہتے ہین اسپر نماز نہین اور وہ وارث
نہین ہوتا اور اسکی میراث کوئی نہین پاتا اگر بچہ رویا اور بعد مریا تو اسپر نماز بھی پڑہی جاتی ہی اور
وہ میراث بھی پاتا ہی اور لوگ بھی اسکی میراث پاتے ہین رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَہ
اِلَّا اَنَّہٗ لَمْ یَذْکُرْ وَلَا یُوْرَثُ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے لیکن ترمذی نے
نہ ذکر کیا لفظ ولا یورث کا **وعن** اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ نَہٰی رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّقُوْمَ الْاِمَامُ فَوْقَ شَیْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَہٗ یَعْنِیْ اَسْفَلَ
مِنْہُ اور روایت ہی ابو مسعود انصاری صحابی سے کہا اسنے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ کہ کھڑا ہو امام اکیلا اوپر کسی چیز کے اور لوگ پیچھے اسکے ہون یعنے نیچے اس سے **فائدہ**
یہہ حکم سب نمازون کے واسطے ہی فقط نماز جنازہ کے واسطے ہی مخصوص نہین چنانچہ حدیث مین
بھی مخصوص نماز جنازے کے لئے نہین آیا ہی رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ فِی الْمُجْتَبٰی فِیْ کِتَابِ
الْجَنَائِزِ روایت کیا اسکو دار قطنی نے مجتبی مین کتاب الجنایز مین **فائدہ** مجتبی نام ہی
کتاب کا

بَابُ دَفْنِ الْمَیِّتِ

یہہ باب ہی بیان مین دفن کرنے میت کے
فائدہ پہلے جو انسانون مین دفن کیا گیا ہابیل ہی کیونکہ وہی شخص ہی جو اول مریا اور قبر دو طرح
کی ہوتی ہی ایک لحد دوسری شق دونون شرع مین درست ہی لیکن لحد افضل ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عن** عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ
اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ ہَلَکَ فِیْہِ اَلْحِدُوْا لِیْ لَحْدًا روایت ہی عامر بن
سعد بن ابی وقاص سے تحقیق سعد بن ابی وقاص نے کہا اپنے اس بیماری مین جس مین مرے
لحد بناؤ میرے واسطے اچھی لحد **فائدہ** لحد شرع مین اس گڑھے کو کہتے ہین جو قبر مین قبلے طرف
بناتے ہین وَانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْبًا کَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اور کھڑے کرو میرے اوپر کچی اینٹین اچھی طرح جیسا کر کیا گیا واسطے رسول خدا صلی اللہ

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے ڈالی گئی قبر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سرخ چادر **فائدہ** سرخ چادر قبر شریف مین بچھائی گیا سبب یہہ تھا کہ شقران غلام آزاد حضرت کا بے حکم صحابہ کے قبر مین بچھا دیا تا حضرت کے بعد کوئی اسکو نہ اوڑہے علما کے پاس قبر مین کپڑا بچھانا مکروہ ہی اسواسطے کہ یہہ کام بے فایدہ اور اسراف ہی بعضے کہتے ہین کہ چادر قبر مین بچھانا حضرت کے واسطے مخصوص ہی کیونکہ آپ قبر مین زندہ ہین واللہ اعلم رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَنَّمًا اور روایت ہی سفیان تمار سے تحقیق اسنے دیکھی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل پر کوہان شتر کے **فائدہ** سنت قبر مین تسنیم ہی یعنے ایک پشتہ کوہان شتر کی طرح بنانا اسپر بہت سے اخبار اور احادیث آئے ہین افضل وہ ہی کہ بلندی قبر کی مقدار ایک بالشت کے رہے کہے ہین کہ بلندی قبر شریف کی بھی اسی مقدار تھی اس ہمارے ملک مین قبر کو اگرچہ چہار گوشہ دار بناتے ہین لیکن واسطے رعایت سنت کے اسپر ایک پشتہ چھوٹا جسکو تعویذ کہتے ہین بنا کرتے ہین اور امام شافعی کے پاس قبر کو مسطح اور ہموار بنانا سنت ہی اور حاوی مین جو شافعی مذہب کی کتاب ہی لکھا ہی کہ قبر کو ہموار کرنا افضل ہی اسپر پشتہ بنانے سے رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي عَلِيٌّ أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابو الہیاج اسدی سے کہا اسنے کہ فرمایا مجھکو امیر المومنین حضرت علی نے کیا نہ بھیجون نہین تجھکو اس کام پر کہ بھیجا مجھکو اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کام یہہ ہی أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ نہ چھوڑے تو کسی تصویر کو مگر مٹا وے تو اسکو اور نہ چھوڑے تو کسی قبر کو مگر زمین کے برابر اور ہموار کرے تو اسکو یعنے پست بنا وے جیسا کہ زمین سے ایک بالشت بلند رہے جو سنت ہی رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ گچ کی جاوے قبر اور یہہ کہ عمارت بنائی جاوے اسپر اور یہہ کہ بیٹھا جاوے

ہے کیونکہ قبر پر بیٹھنا مومن کی عزت خلاف ہی رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے
وعن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیہا اور روایت ہی ابو مرثد غنوی صحابی
سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیٹھو قبرون پر اور نماز نہ پڑھو اسکی
طرف تفصیل اسکی باب المساجد ومواضع الصلوۃ مین مذکور ہو چکی رواہ مسلم روایت
کیا اسکو مسلم نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ اور روایت ہی ابوہریرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہہ کہ بیٹھے کوئی تم مین سے انگارے پر پھر
وہ جلاویگا اسکے کپڑون کو فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبر
پھر پہنچیگا اثر اس انگارے کا اسکے چمڑے تک بہتر ہی اسکے لئے اس بات سے کہ بیٹھے قبر پر یعنے انگارے
پر بیٹھنا بہتر ہی قبر پر بیٹھنے سے رواہ مسلم روایت کیا اسکو مسلم نے

الفصل الثانی

فصل دوسری عن عروۃ بن الزبیر قال کان بالمدینۃ
رجلان احدہما یلحد اور روایت ہی عروہ بن زبیر سے کہا اسنے کہ تھے مدینے مین دو مرد
قبر کھودنے والے ایک ان دونون مین سے لحد بناتا تھا **فائدہ** نام انکا ابو طلحہ انصاری تھا والآخر
لا یلحد اور دوسرا شخص نہین لحد بناتا تھا **فائدہ** بلکہ قبر کی بیچ مین گڑہا بناتا تھا جسکو عربی
مین شق اور ہندی مین صندوقی کہتے ہین نام انکا ابو عبیدہ بن جراح تھا یہہ دونون مشہور صحابی
ہین اس سے معلوم ہوا کہ شق کا بنانا بھی شرع مین درست ہی اگر درست نہوتا ابو عبیدہ صحابی کیونکر
بناتا اور جب حضرت کی قبر مین صحابہ کا اختلاف ہوا کہ لحد بناوین یا شق فقالوا ایہما جاء
اولا عمل عملہ تب کہا صحابہ نے جو کوئی ان دونون مین سے آوے پہلے وہ کرے اپنا
کام یعنے لحد بنانے والا آوے تو لحد بناوے اور شق بنانے والا آوے تو شق بناوے فجاء
الذی یلحد فلحد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آیا پہلے وہ شخص جو لحد بناتا تھا
پھر لحد بنایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے رواہ فی شرح السنۃ روایت
کیا اسکو شرح سنت مین وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد ہی ہمارے واسطے اور شق ہمارے غیر کے واسطے

فائدہ اگر مراد لنا سے سب مسلمان ہین تو مراد لغیرنا سے یہود اور نصاری ہین یہہ نہین ہوسکتا کیونکہ
شق منہی عنہ اور لحد کچھ واجب نہین ہی اگر شق منع ہوتی تو ابو عبیدہ صحابی کیونکر بنایا ہوتا اور پہلی حدیث
مین آیا ہی کہ سب صحابہ نے اس بات پر اتفاق کیا تھا کہ لحد بنانے والا یا شق بنانے والا جو اُن مین
پہلے آوے سو وہ اپنا عمل کرے اس سے ثابت ہو چکا کہ شق بھی جایز ہی اور بعضون نے کہا کہ لنا سے
مراد مدینے کے لوگ ہین کہ اُنکے واسطے لحد ہی اسلئے کہ زمین مدینے کی مضبوط ہی وہان بغلی بن
سکتی ہی اور دوسرے ملک مین جہان بغلی نہ بن سکے اُنکے واسطے شق ہی یا یہہ کہ حضرت نے معجزے
سے خبر دی کہ ہمارے واسطے لحد ہوگی سو ویسا ہی ہوا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ روایت کیا اسکو
ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا اسکو احمد نے جریر بن عبد اللہؓ سے

وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ
احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَعْمِقُوا اور روایت ہی ہشام بن عامر سے تحقیق کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جنگ احد کے روز کھودو قبرین اور کشادہ کرو اور بہت گہرا کرو **فائدہ** اس سے صاف
معلوم ہوا کہ قبر کو دونگی کرنا سنت ہی کس واسطے کہ اس مین مردے کی محافظت ہی اور امام محمد سے
روایت ہی کہ گہرا قبر کا مرد میانہ قد کے سینے برابر چاہئے اور اسپر جسقدر زیادہ کرین افضل ہی
اگر ایک قد آدم برابر ہوں بہتر ہی جیسا مطالب المومنین مین محیط سے لکھا ہی وَأَحْسِنُوا
وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا اور اچھی صاف
بناؤ قبر کو اور دفن کرو دو دو اور تین شخص ایک قبر مین اور آگے کرو ان مین سے قبلے طرف جو ان مین
زیادہ یاد رکھتا ہو قرآن رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى
ابْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَأَحْسِنُوا روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے
اور روایت کیا ابن ماجہ نے اُنکے قول واحسنوا تک

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا كَانَ
يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا اور روایت ہی جابرؓ سے کہا اسنے
جب تھا دن جنگ احد کا اس مین بعضے مسلمان شہید ہوئے انہی مین میرا باپ بھی شہید ہوا
لائی میری پھوپھی میرے باپ کے مردے کو تاکہ دفن کرے اسکو ہمارے مقبرے مین جو بقیع مین تھا
فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهِمْ پھر پکارا
پکارنے والے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ پھیرو شہیدون کو اُنکے خوابگاہ کی طرف یعنے

باب دفن المیت

جہان مارے گئے وہان ہی انکو دفن کرو رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَلَفْظُہُ لِلتِّرْمِذِیِّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی نے اور لفظ اس حدیث کا ترمذی کا ہی **فائدہ** یہہ حدیث اس بات پر دلیل ہی کہ مردے کو جہان مرا وہان دفن کرین اور وہان سے دوسری جگہہ پر نہ لیجاوین لیکن صحت کو پہنچا ہی کہ دوسری جگہہ پر لیجانا جایز ہی بغیر ضرورت کے روا نہین فقہ کی کتابون مین اسکی تفصیل آئی ہی شیخ ابن ہمام کہتا ہی اگر دفن کے قبل ایک دو کوس تک لیجانے سے کچھہ خوف نہین اور مستحب یہہ ہی کہ جس شہر مین مرا ہو اس شہر کے قبرستان مین دفن کرین۔ عبدالرحمن بن ابوبکر مکے سے ایک منزل پر وفات پائے تھے انکو مکے مین لیجاکے دفن کئے جب حضرت عائشہ اپنے بھائی کی زیارت کو گئے کہتے تھے اگر مین تیرے وفات کے وقت حاضر ہوتی تو تجھکو مکے کو نہ لاتی جہان تو نے مرا تھا اسی جگہہ تجھکو دفن کرتی و دفن کئے بعد نکالنا درست نہین ایام بہت گذر جاوین یا کم مگر بسبب عذر کے روا ہی جیساکہ بعد دفن کے ظاہر ہوا کہ زمین غصب کی تھی کئی صحابہ حرب کی زمین مین دفن ہوئے تھے انکو وہان سے نکال لائے کسی عورت کا لڑکا غیر شہر مین وفات پایا اور اسکی ما اسکے پاس حاضر نتھی بہت بے صبری کرتی ہی اور چاہتی ہی کہ اسکو وہان سے نکال لاوین سب مشایخ متفق ہین کہ اسکو وہان سے نکالنا نہوسکیگا مگر بعضے متاخرین اسکی تجویز کئے ہین سوا اسکا کچھہ اعتبار نہین اور جس گھر مین رہتا ہو اس مین بھی دفن کرنا روا نہین کیونکہ یہہ مخصوص انبیا کے واسطے ہی اور دو آدمی کو ایک قبر مین دفن نکرین مگر بسبب ضرورت کے روا ہی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ کھینچے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قبر مین رکھتے وقت اپنے سر کی طرف سے **فائدہ** صورت اسکی یہہ ہی کہ جنازے کو قبر کے پائین رکھین پھر باہر نکالین سر کی طرف سے اور قبر مین لاوین مذہب شافعی کا یہی ہی حنفی مذہب مین سنت وہ ہی کہ جنازہ رکھا جاوے قبر کی قبلے طرف اور سر جنازے کا قبر کے سر کی طرف اور پاؤن جنازے کا پائین قبر کی طرف رہے اور میت کو اٹھاکر قبر مین رکھین حضرت نے اسیطرح مردیکو قبر مین رکھواتے تھے چنانچہ آیندہ حدیث مین آویگا مگر حضرت کے قبلے طرف دیوار لگی ہوئی تھی اسسے [illegible] اس طرف سے قبر مین نہ رکھہ سکے رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ روایت کیا اسکو شافعی نے [illegible] اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَیْلًا اور روایت ہی [illegible]

تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے ایک قبر مین رات کو فَاُسْرِجَ لَهُ بِسِرَاجٍ پھر روشن کیا گیا حضرت کے واسطے چراغ فَاَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كُنْتَ لَاَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ پھر لیا میت کو حضرت نے قبلے طرف سے اور فرمایا رحمت کرے تجھ پر اللہ بیشک تھا بہت نرم دل بہت پڑھنے والا قرآن کا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا شرح سنن مین اسناد اس حدیث کے ضعیف ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا درست ہی بعضون نے مکروہ جانا ہی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ قَالَ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جسوقت رکھے مردے کو قبر مین کہتے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ حکم اللہ کے اور اوپر شریعت رسول اللہ کے اور ایک روایت مین ہی اور اوپر سنت رسول اللہ کے رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى اَبُوْ دَاؤُدَ الثَّانِيَةَ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور روایت کیا ابو داؤد نے دوسری روایت کو

وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا اور روایت ہی امام جعفر بن امام محمد باقر سے اسنے نقل کیا اپنے باپ امام محمد باقر سے انھون نے نقل کی مرسل کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی دی مردے کو تین لپین اپنے دونون ہاتھ سے وَاَنَّهُ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ اِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ اور تحقیق حضرت نے پانی چھڑکا قبر پر اپنے بیٹے ابراہیم کے اور رکھے قبر پر کنکرے رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ رَشَّ روایت کیا اسکو شرح سنت مین اور روایت کیا شافعی نے اس حدیث کو رش کے لفظ سے آخر تک اور اسکے قبل جو ہی شافعی کی حدیث مین نہین

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ اور روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ گچ کی جاوین قبرین **فائدہ** حسن بصری کے پاس قبر کو گلابہ کرنا روا ہی اور امام شافعی کے پاس مستحب ہی اور خانیہ مین لکھا ہی کہ قبر کو گلابہ کرنا کچھ مضایقہ نہین وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا اور منع کیا یہہ کہ لکھا جاوے اسپر یعنے قبر پر نام خدا کا یا نبی کا یا قرآن کی یا نام میت کا یا شعر اقسام

کہ قبر پر تختی لکھ کر لگانا بے فایدہ مکروہ ہی مگر اس سے کچھ صحیح غرض ہو تو مضایقہ نہین وَاَنْ تُوطَأَ
اور منع کیا ہیہ کہ پایمال کیا جاوین قبرین **فائدہ** جب قبرون مین جاوین برہنہ پا جانا مستحب ہی
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْهُ** قَالَ رَشَّ قَبْرَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الَّذِي رَشَّ الْمَاءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ
اور بھی روایت ہی جابر سے کہا اسنے کہ پانی چھڑکی گئی قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جس شخص نے
پانی چھڑکا حضرت کی قبر پر بلال بن رباح تھا بِقِرْبَةٍ بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ حَتَّى انْتَهٰى
اِلٰى رِجْلَيْهِ پانی چھڑکا مشک سے شروع کیا حضرت کے سر کی طرف سے یہان تک کہ پہنچا
حضرت کے دونون پانؤن تک رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ روایت کیا اسکو
بیہقی نے دلایل النبوہ مین **وَعَنِ** الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ
عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ اُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ اور روایت ہی مطلب بن ابی
وداعہ سے کہا اسنے کہ جب مرے عثمان بن مظعون نکالا گیا جنازہ انکا اور دفن کیا گیا اَمَرَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا اَنْ يَّاْتِيَهٗ بِحَجَرٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا حکم کیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ لاوے حضرت پاس ایک پتھر پھر نہ سکا وہ شخص اس پتھر کو اٹھانے فَقَامَ
اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ پھر کھڑے ہوئے
حضرت اس کی طرف اور آستین اٹھائے اپنے دونون ہاتھون کی قَالَ الْمُطَّلِبُ قَالَ الَّذِيْ
يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا کہا مطلب بن ابی وداعہ نے
کہا اس شخص نے کہ خبر دیتا ہی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ مین آپ دیکھتا ہون
طرف سفیدی دونون ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسوقت آستین چڑھائی ان سے یعنے
یعنے اسکی خوبی دل مین چھپ گئی کہ گویا اسوقت وہ حالت دیکھ رہا ہون ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا
عِنْدَ رَأْسِهٖ وَقَالَ اُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ اَخِيْ وَاَدْفِنُ اِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ اَهْلِيْ
پھر اٹھایا پتھر اور رکھا اسکو سرہانے عثمان بن مظعون کے اور فرمایا نشان کرتا ہون اس سے
قبر کو اپنے بھائی کے اور دفن کرونگا اسکے پاس جو مریگا میرے گھر والون مین سے رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
روایت کیا اسکو ابوداؤد نے **وَعَنِ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى
عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّاهُ اكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب دفن المیت

وَصَاحِبَیْہِ اور روایت ہی قاسم بن محمد بن ابو بکر رضہ سے کہا اسنے کہ آیا مین حضرت عائشہ پاس اور کہا مین نے ای میری مان پردہ کھول دو میرے واسطے قبر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکے دونون یارون کے فَکَشَفَتْ لِیْ عَنْ ثَلٰثَۃِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَۃٍ وَّلَا لَاطِئَۃٍ مَبْطُوحَۃٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَۃِ الْحَمْرَاءِ پھر کھول دیا پردہ میرے واسطے تینون قبرون سے نہ تھین قبرین بلند اور نہ زمین پر ملی ہوئی کہا کہ ایک بالشت اونچی تھین بچھائے ہوئے تھے ان پر کنکرون سے میدان سرخ کے رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ[13] الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ جَنَازَۃِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اور روایت ہی برا ابن عازب سے کہا اسنے کہ نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے مین ایک شخص کے انصار مین سے فَانْتَھَیْنَا اِلَی الْقَبْرِ پھر پہنچے ہم قبر تک وَلَمَّا یُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ وَجَلَسْنَا مَعَہٗ اور لحد مین نہ رکھا گیا ابہی تک پھر بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سامنے قبلے کے اور بیٹھے ہم ساتھ انکے رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَزَادَ فِیْ اٰخِرِہٖ کَاَنَّ عَلٰی رُؤُسِنَا الطَّیْرَ روایت کیا اسکو ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا اسکے اخر مین گویا کہ ہمارے سرون پر چڑیا بیٹھے ہین فائدہ اسکی تفسیر آگے مذکور ہو چکی وَعَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَسْرُ عَظْمِ الْمَیِّتِ کَکَسْرِہٖ حَیًّا اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا توڑنا ہڈی مردے کا مانند توڑنے ہڈی کے ہی زندگی کی حالت مین رَوَاہُ مَالِکٌ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو مالک اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ اَنَسٍ قَالَ شَھِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تُدْفَنُ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَی الْقَبْرِ روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ حاضر ہوئے ہم اسوقت کہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دفن کی جاتی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے نزدیک قبر کے وہ بیٹی حضرت کی ام کلثوم حضرت عثمان بن عفان کے زوجہ تھین فَرَاَیْتُ عَیْنَیْہِ تَدْمَعَانِ پھر دیکھا مین نے دونون آنکھون کو حضرت کے آنسو بہاتی تھین فَقَالَ ھَلْ فِیْکُمْ مِنْ اَحَدٍ لَمْ یُقَارِفِ اللَّیْلَۃَ پھر فرمایا بھلا ہی تمھارے بیچ کوئی کہ جماع نہ کیا ہو آجکی رات

دفن میت

فائدہ کہتے ہین کہ حضرت عثمان اس شب کو اپنے ایک باندی کے ساتھ جماع کئے تھے پس حضرت نے اعتراض کیا اسپر اور منع فرمایا کہ وہ قبر مین نہ اُترے کہتے ہین کہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی بیماری بہت دراز ہو کھینچی تھی حضرت عثمان کو گمان نتھا کہ اس شب کو انتقال کرینگے بے طاقت ہو کر باندی سے جماع کیا حضرت نے یہہ فرمایا فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا تب عرض کیا ابو طلحہ انصاری نے مین آج کی رات جماع نہ کیا ہون قَالَ فَانْزِلْ فِیْ قَبْرِهَا فَنَزَلَ فِیْ قَبْرِهَا تب فرمایا پھر اتر تو اسکی قبر مین تب اترا ابو طلحہ نے قبر مین ام کلثوم کے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی جو کوئی جماع کرکے بہت روز ہوا ہو وہ شخص قبر مین اترنا افضل ہی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ لِابْنِهٖ وَهُوَ فِیْ سِیَاقِ الْمَوْتِ اور روایت ہی عمرو بن العاص سے کہا اسنے اپنے بیٹے کو اور حال یہہ وہ شروع مین موت کے تھے اِذَا اَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِیْ نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ جسوقت کہ مرون مین پھر ساتھ ہو میرے نوحہ کرنے والی اور نہ آگ **فائدہ** جاہلیت کا رسم تھا کہ میت کے ہمراہ آتش روانہ کرتے تھے تا بخور وغیرہ کے کام آوے فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَشُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا اور جب دفن کرو تم مجکو تو نرمی سے ڈالو مجھ پر مٹی نرم ڈالنا ثُمَّ اَقِیْمُوْا حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا یُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّیُقَسَّمُ لَحْمُهَا حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِکُمْ وَاَعْلَمَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّیْ پھر کھڑے رہو گرد میری قبر کے اس اندازے تک کہ ذبح کیا جاوے اونٹ اور تقسیم کیا جاوے اسکا گوشت تا کہ آرام لیوُن مین بسبب تمہارے اور جانون مین کہ کیا گفتگو کرکے پھیرتا ہون اپنے رب کے فرشتون کو جو قبر مین پرسش کو آتے ہین رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا مَاتَ اَحَدُکُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاَسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰی قَبْرِهٖ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہا اسنے کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جسوقت مرے کوئی تم مین سے پھر نہ بند رکھو اسکو اور جلدی لیجاؤ اسکو قبر کی طرف وَلْیُقْرَاْ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ اور چاہئے کہ پڑھا جاوے اسکے سر کے پاس شروع سورہ بقرہ کا وَعِنْدَ رِجْلَیْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ اور اسکے پاؤن کے پاس آخر سورہ بقرہ کا **فائدہ** جب میت کو دفن کرچکین تب الم سے ہم المفلحون تک اسکے سرہانے اور آمن الرسول سے آخر سورہ تک

اسکے پائنتی پڑہین اور حدیثون مین آیا ہی کہ الحمد اور قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق اور قل ہو اللہ احد پڑہنا اور ثواب اسکا اہل قبور کو بخشنا قرآن کا ثواب میت کو بخشنے اور اسکو پہنچانے مین اختلاف کرتے ہین صحیح وہ ہی کہ ثواب قرآن خوانی کا پہنچا دین شیخ عبداللہ یافعی نے روض الریاحین مین لکھا ہی کہ شیخ عزالدین عبدالسلام کو خواب مین دیکھے کہا اسنے کہ ہم جو دنیا مین حکم کرتے تھے کہ ثواب قرآن کا میت کو نہین پہنچتا ہی اس عالم مین اسکا خلاف ہم پر ظاہر ہوا کہ ہان ثواب پہنچتا ہی اور قرآن قبر کے پاس پڑہنا مکروہ نہین ہی ہو الصحیح ذکر کیا اس بات کو شیخ ابن ہمام نے رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین وَقَالَ وَالصَّحِيْحُ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ اور کہا کہ صحیح یہہ ہی کہ یہہ حدیث موقوف ہی ابن عمر پر **وَعَنْ** ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِيْ بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ وَهُوَ مَوْضِعٌ اور روایت ہی ابن ابی ملیکہ تابعی سے کہا اسنے کہ جب وفات دیئے گئے عبدالرحمن بن ابو بکر حبشی مین اور وہ ایک مقام ہی نزدیک مکے کے فَحُمِلَ اِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا پھر اٹھالا ئے مکے کی طرف پھر دفن کئے گئے مکے مین فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ پھر جب آئے حضرت عائشہ حج کے واسطے تب آئے قبر پر عبدالرحمن بن ابی بکر کے اور کہے **شعر** وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً اور تھے ہم مانند ہمنشین جذیمہ بادشاہ کے **فائدہ** جذیمہ ایک بادشاہ عراق کا تھا اسنے دو ہمنشین رکھتا ہی ایک کا نام مالک دوسرے کا نام عقیل وہ بایکدیگر جدا ہوتے تھے مِنَ الدَّهْرِ حَتّٰى قِيْلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا ؎ مدت دراز زمانے سے یہان تک کہ کہا گیا ہرگز جدا ہونگے فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَاَنِّيْ وَمَالِكًا ؎ پھر جب جدا پڑ گئے ہم گویا کہ ہم اور مالک لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا بعد درازی مدت کے ساتھ رہنے کے ایک رات بھی نہ گذری تھی ہم ساتھ یعنے باوجود ایسی صحبت دراز کے ایسا دور ہو گئے کہ گویا کبھی ساتھ نتھے حضرت عائشہ نے یہہ دو بیت پڑہے ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَيْثُ مُتَّ اور فرمائے قسم اللہ کی اگر حاضر ہوتی مین تیرے پاس تو دفن نکیا جاتا مگر جس جگہہ کہ مرا تھا **فائدہ** مردے کو مرنے کی جگہہ سے دوسری جگہہ نہ لیجانا سنت ہی وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ اور اگر حاضر ہوتی مین تیرے مرتے وقت تو نہ زیارت کرتی تیری رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنْ** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ سَلَّ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَعْدًا وَرَشَّ عَلٰی قَبْرِہٖ مَاءً اور روایت ہی رافعہ سے کہا اسنے کہ نکالا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو جنازے مین سے قبر مین اور چھڑکا اسکی قبر پر پانی رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ ثُمَّ اَتَی الْقَبْرَ فَحَثٰی عَلَیْہِ مِنْ قِبَلِ رَاْسِہٖ ثَلٰثًا اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ایک جنازے پر پھر آئے قبر پر اور دونون ہاتھ سے مٹی ڈالے اسپر اسکی سر کی طرف سے تین بار رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَّکِئًا عَلٰی قَبْرٍ اور روایت ہی عمرو بن حزم صحابی سے کہا اسنے کہ دیکھا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکیہ کئے ہوئے قبر پر فَقَالَ لَا تُؤْذِ صَاحِبَ ھٰذَا الْقَبْرِ اَوْ لَا تُؤْذِہٖ پھر فرمایا ایذا نہ دے اس قبر والے کو یا فرمایا کہ ایذا نہ دے اسکو یعنے اسکی روح اسکی قبر پر تکیہ لگانے سے ناخوش ہوتی ہی کہ اس مین اسکی اہانت ہی رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے

بَابُ الْبُکَاءِ عَلَی الْمَیِّتِ

یہہ باب ہی بیان مین رونے کے مردے پر

فائدہ مردے پر رونا بلند آواز سے بغیر نوحہ کے مضایقہ نہین اور نوحہ مکروہ ہی نوحہ کہتے ہین مردے کا بیان کرکے رونے کو یہہ رسم جاہلیت کا تھا اور تعزیت مستحب ہی آگے دفن کے اور بعد اسکے تین روز تک اور ماتم کے واسطے تین روز سے زیادہ بیٹھنا مکروہ ہی بعضے سات روز تک روا کہے ہین اور تعزیت ایکبار سے زیادہ نکرین اور صاحب غم تین روز تک مسجد مین بیٹھے رہنا مضایقہ نہین چنانچہ رسول خدا بھی جعفر بن ابی طالب و زید بن حارثہ و عبداللہ بن رواحہ کی خبر قتل سنکر تین روز مسجد مین بیٹھے تھے تعزیت کرنے والا کہے کہ کیا بڑی مصیبت یا کیا سخت مصیبت تجھکو پہنچی ہی بعضون نے کہا ایسا کہنا کفر ہی بعضون نے کفر تو نہین لیکن خطاء عظیم ہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَبِیْ سَیْفِ الْقَیْنِ وَکَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاھِیْمَ روایت ہی انس سے کہا اسنے کہ آئے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوسیف لوہار پاس اور وہ تھا خاوند ابراہیم کے دایہ کا **فائدہ** حضرت ابراہیم رسول خدا کے فرزند تھے فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِبْرَاھِیْمَ فَقَبَّلَہٗ وَشَمَّہٗ ثُمَّ

دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ پھر لیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم کو اور بوسہ دیا اور سونگا انکو پھر آئے ہم ابراہیم پاس بعد اسکے اور ابراہیم سخاوت کرتے تھے اپنے جان سے یعنے موت کی حالت مین تھے اور حضرت ابراہیم دو برس کے تھے فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ پھر شروع کیا دونون آنکھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بہانے فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تب کہا حضرت کو عبد الرحمن بن عوف نے اور آپ بھی روتے ہو یا رسول اللہ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى تب فرمایا ای ابن عوف تحقیق آنسو نشانی رحمت کی ہی پھر پیچھے اسکے دوسرے بار روئے فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ پھر فرمایا تحقیق آنکھ آنسو بہاتی ہی اور دل غمگین ہوتا ہی اور نہین کہتے ہین ہم مگر وہ چیز کہ خوش ہو پروردگار ہمارا اور تحقیق ہم تیری جدائی سے ای ابراہیم بیشک غمگین ہین مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا

وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اِنَّ ابْنًا لِّيْ قُبِضَ فَاْتِنَا اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا اسنے کہ آدمی بھیجا بیٹی زینب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت کے پاس کہ تحقیق میرا بیٹا وفات دیا جاتا ہی آپ تشریف لاؤ ہمارے پاس اور ہمارا حال دیکھو فائدہ حضرت زینب کو ابو العاص بن ربیع کو دیئے تھے فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى تب آدمی بھیجا حضرت نے کہ جا کر کہو کہ ہم سلام کہتے ہین اور فرماتے ہین کہ تحقیق اللہ کا ہی جو لیا اور اسکا ہی جو دیا اور سب اسکے نزدیک ایک مدت مقرر ہی اور آدمی کی حیات آج تک ہی تھی فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ پھر چاہیئے کہ صبر کرے اور چاہیئے کہ امید ثواب کی رکھے فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ پھر آدمی بھیجا زینب نے اور قسم دی حضرت کو کہ تشریف لاوین انکے پاس پھر کھڑے ہوئے حضرت اور ساتھ ہوئے حضرت کے سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور کئی شخص صحابہ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ پھر اٹھا کے لایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس وہ لڑکا وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ اور حال یہہ تھا کہ اسکی جان نکلتی تھی

فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ پھر آنسو بہایا حضرت کے دونوں آنکھوں نے فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَا هٰذَا تب کہا سعد بن عبادہ نے یا رسول اللہ کیا ہی یہہ رونا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا
اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ تب فرمایا حضرت نے
یہہ نشان ہی رحمت کا کہ رکھا ہی اسکو اللہ نے دلون مین اپنے بندون کے پھر رحمت نہین کرتا
اللہ اپنے بندون سے مگر رحمت کرنے والون پر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

٣ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ
اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سے کہا اسنے کہ
بیمار ہوئے سعد بن عبادہ اُس بیماری سے جو انکو تھی پھر آئے اسکے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بیمار پرسی کو ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود کے فَلَمَّا دَخَلَ
عَلَيْهِ فَوَجَدَهٗ فِيْ غَاشِيَةٍ پھر جب تشریف لائے اسکے پاس تو پایا انکو سخت آفت مین.
بیماری کے فَقَالَ قَدْ قُضِيَ تب فرمایا بطور استفہام کے پوری کیا اپنی حیات کو یعنے وفات
پایا قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تب عرض کئے مرا نہین ای رسول خدا فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا پھر روئے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم پھر جب دیکھا لوگون نے رونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سب رونے لگے
فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ
وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهٖ اَوْ يَرْحَمُ تب فرمایا کیا نہین سنتے ہو تم کہ تحقیق اللہ
تعالی عذاب نہین کرتا ہی آنکھ کے آنسو سے اور نہ غم سے دل کے ولیکن عذاب کرتا ہی ساتھ اسکے اور
اشارہ کیا اپنی زبان کی طرف یا رحم کرتا ہی ساتھ اسکے یعنے رحمت اور عذاب اللہ کا زبان پر موقوف
ہی اگر نوحہ کیا اور بے صبری ناشایستہ باتین کئے تو عذاب کے لائق ہوا اگر اللہ کا حمد کیا تو رحمت اور ثواب
کے لائق ہوا وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ اور تحقیق مردہ عذاب کیا جاتا ہی سبب رونے
اسکے لوگون کے **فائدہ** تفصیل اسکی بیان مین حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے آویگی مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ
وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی ہمارے طریقے پر جو شخص کہ پیٹے رخسارون کو اور چیرے
گریبان کو اور بولی بولے جاہلیت کی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر وَعَنْ
اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُہٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰہِ تَصِیْحُ بِرَنَّۃٍ
اور روایت ہی ابو بردہ تابعی سے جو ابو موسی اشعری کے بیٹے تھے کہ بیہوش ہو گئے ابو موسی پھر
آئی انکی عورت جو ام عبد اللہ تھی چلاتی تھی رونے کی آواز سے ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِیْ وَکَانَ
یُحَدِّثُہَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ
وَخَرَقَ پھر ہوش مین آئے ابو موسی اور کہا کہ کیا نہین جانتی ہی تو اور مجھے خبر دیتے انکو کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بیزار ہون اس شخص سے جو منڈے مصیبت مین
یا نوچے اپنے بال اور چلا کے روئے اور کپڑے پھاڑے مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَلَفْظُہٗ لِمُسْلِمٍ
اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر اور لفظ اسکا مسلم کا ہی وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ
الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ
اَمْرِ الْجَاهِلِیَّۃِ لَا یَتْرُکُوْنَهُنَّ اور روایت ہی ابو مالک اشعری سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزین میری امت مین جاہلیت کے کام مین سے کہ نچھوڑینگے انکو پہلا
اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ یہہ کہ فخر کرنا حسب مین فائدہ حسب وہ ہی جو کہ بیان کرے آدمی
اور اپنے باپ دادون کی بزرگی اور شرافت اور خوبی دوسرا وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ اور طعن
کرنا لوگون کے نسب مین فائدہ ان دونون خصلتون سے اپنی تعظیم اور لوگون کی تحقیر حاصل
ہوتی ہی یہہ دونون بد ہی تیسرا وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ اور پانی مانگنا ساتھ تارون کے
یعنے اس طرح سے کہنا کہ فلانا ستارہ فلانے برج مین آویگا تو مینہہ برسیگا چوتھا وَالنِّیَاحَۃُ
اور نوحہ کرنا وَقَالَ النَّائِحَۃُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِہَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَعَلَیْہَا
سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ اور فرمایا عورت نوحہ کرنے والی جب توبہ نہ کرے آگے موت اپنے کے کھڑی
کی جاویگی قیامت کے دن اور کرتا ہوگا اسپر قطران کا۔ قطران ایک قسم کا روغن ہی سیاہ
خارشتی اونٹ کو لگاتے ہین اور اس سے آگ زیادہ بھڑکتی ہی وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ اور کرتا
خارش کا فائدہ نوحہ کرنے والی کو قیامت کے دن تمام بدن پر خارش ہوگی اور اسپر قطران
لگایا جاویگا تا اسکو سوزش اور الم زیادہ ہو کیونکہ اسنے دنیا مین اپنا منہہ کھسوٹی تھی اور کپڑے
پھاڑتی تھی اسکا یہہ بدلا ہی رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ

مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِامْرَأَۃٍ تَبْکِیْ عِنْدَ قَبْرٍ اور روایت ہی انس سے کہا اسنے
کہ گذر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر کہ روتی تھی ایک قبر پاس فَقَالَ اتَّقِی اللّٰہَ
وَاصْبِرِیْ تب فرمایا اسکو ڈر اللہ سے اور صبر کر قَالَتْ اِلَیْکَ عَنِّیْ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَبْ
بِمُصِیْبَتِیْ کہی اس عورت نے کنارے ہو مجھ سے کسواسطے کہ تو مصیبت مین نہ ڈالا گیا مانند میری
مصیبت کے وَلَمْ تَعْرِفْہُ اور نہ پہچانا اس عورت نے حضرت کو فَقِیْلَ لَھَا اِنَّہُ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تب کہا لوگون نے اس سے تحقیق وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے فَاَتَتْ
بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَہٗ بَوَّابِیْنَ پھر آئی اس عورت نے
دروازے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نپایا اسنے نزدیک حضرت کے دربانون کو **فائدہ**
اس عورت نے خیال کیا تھا کہ دروازے پر حضرت کے دربان ہونگے جیسے بادشاہون کے دروازے
پر ہوتے ہین اور مین نہ جاسکونگی فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْکَ تب اسنے کہا کہ نہ پہچانا مین نے آپ کو
فائدہ عذرخواہی کرنے لگی کہ آپ کو مین نے نہ پہچانا نہین تو کاہیکو بے ادبی کرتی بلکہ حکم بجالاتی
یعنی فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی تب فرمایا حضرت نے کہ صبر پسندیدہ نہین ہی
مگر نزدیک شروع صدمے کے یعنے جب ناگاہ صدمہ ہوتا ہی تب صبر کرنے مین ثواب ہی بعد چند
روز کے لاچار ہوکر سب کوئی صبر کرتا ہی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمُوْتُ
لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَیَلِجَ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین مرے مسلمان کے تین شخص اسکے فرزند مین سے
پھر آوے وہ آگ مین واسطے کھولنے قسم کے **فائدہ** قرآن شریف مین اللہ تعالی نے قسم کرتا ہی
کہ وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا یعنے کوئی نہین تم مین مگر یہہ کہ داخل ہوگا دوزخ مین اگرچہ ایک آن مثل بجلی چمکنے
والی کے ہو سو جس شخص کے تین فرزند مرینگے وہ دوزخ مین نہ داخل ہوگا مگر اللہ تعالی کی قسم پوری ہونیکے
واسطے یعنے ایک لحظہ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَۃٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ اور بھی
روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو
عورتون کی انصار مین سے لَا یَمُوْتُ لِاِحْدٰکُنَّ ثَلٰثَۃٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَہٗ اِلَّا
دَخَلَتِ الْجَنَّۃَ کہ نہین مرتا ہی تم مین سے کسیکے تین فرزند پھر صبر کرے اور امید ثواب کی رکھے

مگر داخل ہوتی ہی بہشت مین فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوِ اثْنَانِ يَا رَسُوْلَ اللهِ تب کہی ایک عورت نے
ان مین سے یا دو فرزند مرے ہون یا رسول اللہ قَالَ أَوِ اثْنَانِ فرمایا یا دو ہی مرین رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت کیا اسکو مسلم نے وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمَا ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اور ایک روایت مین
بخاری اور مسلم کی یون ہی کہ تین فرزند مرین کہ نہ پہنچے ہون گناہ کو یعنے نابالغ مرگئے ہون وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللهُ اور بھی روایت ہی ابو ہریرہ سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرماتا ہی اللہ نے یعنے حدیث قدسی مین آیا ہی مَا
لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ
إِلَّا الْجَنَّةَ نہین ہی بندے مومن کو میرے پاس بدلا جسوقت کہ مارون مین اسکے پیارے کو اہل دنیا
مین سے پھر وہ طلب ثواب کا کرے اور صابر رہے مگر بہشت رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو
بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ أَبِي سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ روایت ہی ابو سعید
خدری سے کہا اسنے کہ لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ سننے
والی کو رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت کیا اسکو ابو داؤد نے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللهَ
وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللهَ وَصَبَرَ اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عجب حال ہی مومن کا اگر پہنچے اسکو نعمت اور مال اور
خوبی تعریف کرے اللہ کی اور شکر کرے اور پہنچے اسکو سختی اور غم حمد کرے اللہ کا اور صبر کرے فَالْمُؤْمِنُ
يُؤْجَرُ فِي كُلِّ أَمْرِهِ پھر مومن ثواب دیا جاتا ہی اپنے سب کام مین نعمت ہو یا مصیبت شکر و صبر سے
حَتَّى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِهِ یہان تک کہ لقمے مین کہ اٹھاوے اسکو اور رکھے
اپنی عورت کے منہہ مین یعنے مومن بندہ سب حال مین ثواب پاتا ہی اداے حقوق اور عبادات مین
اور حظوظ اور عادات مین اگرچہ ظاہر مین شہوات اور عادات نظر آتے ہین لیکن سب عبادات مین داخل
ہوتے ہین رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيْمَانِ روایت کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین۔
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ
إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ اور روایت ہی
انس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہی کوئی مومن مگر اس کے واسطے دو

دروازے سے ہیں ایک دروازہ ہی کہ اوپر چڑھتا ہی اس سے عمل اسکا اور ایک دروازہ ہی کہ اترتی ہی اس سے روزی اسکی فَاِذَا مَاتَ بَکَیَا عَلَیْهِ پھر جب مرجاتا ہی مسلمان روتے ہیں وہ دونون دروازے اسپر **فائدہ** دروازہ عمل پہنچنے کا اسواسطے روتا ہی کہ مین سعادت سے نیک عمل کے محروم رہا اور دروازہ رزق کا اسلئے روتا ہی کہ روزی اسکی عمل نیک کی تائید ہوتی ہی فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ پھر یہی ہی قول اللہ تعالی کا پھر نہ رویا ان پر آسمان اور نہ زمین **فائدہ** اس آیت مین یہہ بیان ہی کہ کافرون کے مرنے سے آسمان وزمین نہین روتا تو مسلمانون کے مرنے سے آسمان وزمین روتے ہین سو یہی معنے ہین رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت کیا اسکو ترمذی نے **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو اسکے واسطے دو فرط میری امت مین سے داخل کرے اسکو اللہ بسبب ان دونون کے بہشت مین **فائدہ** فرط وہ شخص ہی کہ قافلے اور لشکر کے آگے جاکر پانی دانہ گھانس وغیرہ جو منزل مین چاہئے اسکی تیاری کرتا ہی مراد یہان فرزند ہی جو آگے مرجاتا ہی جیسا کہ میر منزل آگے جاکر لشکر کی تیاری کرتا ہی اسیطرح لڑکا اپنے مان باپ کے واسطے اس جہان مین بہشت مین تیاری کرتا ہی آگے بڑھکے فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ تب کہا حضرت عایشہ نے پھر جو شخص کہ ہو واسطے اسکے ایک فرط آپکی امت مین سے یعنے جسکا ایک فرزند مرا ہو اسکا کیا حال ہی آپ نے تو دو فرط کی بشارت فرمائی قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ فرمایا اور جو شخص کہ ہو اسکے واسطے ایک فرط اسکو بھی خدا تعالی بہشت مین لاویگا ای توفیق دی گئی یعنے عایشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ اللہ نے تجھکو توفیق نیکی کی دی ہی کہ مسایل دین کے تحقیق کرتی ہو فَقَالَتْ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِكَ پھر کہا عایشہ نے پھر جو شخص کہ نہو اسکے واسطے ایک فرط بھی آپ کے امت مین سے اسکا کیا حال ہوگا قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِيْ فرمایا حضرت نے پھر مین ہون فرط اپنی امت کا **فائدہ** مین آگے جاونگا اور اس عالم مین انکی کارسازی کرونگا اور یہہ ثواب لوگ جو اپنے فرزند کے مرنے سے پاتے ہین سبب اسکا درد والم ہی جو انکو پہنچتا ہی لَنْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ ہرگز مصیبت زدہ نہوئی میری امت میرے مرنے کی مصیبت کے مانند کیونکہ مین انکے پاس انکی مان باپ اور فرزندون سے محبوب تر تھا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمَلَائِکَتِہٖ اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہا سنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ مرتاہی فرزند بندے کا فرماتاہی اللہ اپنے فرشتون کو قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِیْ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ قبض کیا تمنے روح لڑکے کا میرے بندے کے تب کہتے ہین فرشتے ہان قبض کیا ہم نے پھر مہربانی کرتاہی اللہ اپنے بندے پر فَیَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِہٖ فَیَقُوْلُوْنَ نَعَمْ پھر کہتاہی کیا قبض کیا تمنے میوے کو اسکے دل کے اور حاصل زندگانی کو اسکے تب کہتے ہین فرشتے ہان قبض کیا ہم نے فَیَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِیْ تب فرماتاہی اللہ کیا کہا میرے بندے نے وقت قبض روح اپنے فرزند کے فَیَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ تب کہتے ہین فرشتے تعریف کی تیری اور کہا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ ابْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ تب فرماتاہی اللہ بناؤ میرے بندے کے واسطے ایک گھر بہشت مین **فائدہ** اس شخص کا گھر اسکے فرزند کے مرنے سے ویران ہوا ایک گھر بہتر اس سے بہشت مین اسکے واسطے بناؤ وَسَمُّوْہُ بَیْتَ الْحَمْدِ اور نام رکھو اس گھر کا بیت الحمد کہ یہہ جزا ہی اسکے حمد اور رضا کا جو مصیبت مین کیا تھا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ روایت کیا اسکو احمد اور ترمذی نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دیوے مصیبت زدہ کو تو اسکے واسطے ہی ثواب مانند ثواب مصیبت زدہ کے رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَا نَعْرِفُہٗ مَرْفُوْعًا اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ عَلِیِّ بْنِ عَاصِمِ نِ الرَّاوِیْ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر حدیث سے علی بن عاصم کے جو راوی اسکا ہی اور کاشف مین لکھاہی کہ ایمہ حدیث کے اسکو ضعیف کہتے ہین وَقَالَ وَرَوَاہُ بَعْضُھُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مَوْقُوْفًا اور کہا ترمذی نے اور روایت کیا اسکو بعضے راویون نے محمد بن سوقہ سے ساتھ اسی اسناد کے موقوف عبد اللہ بن مسعود پر **وَعَنْ** اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰی ثَکْلٰی کُسِیَ بُرْدًا فِی الْجَنَّةِ

اور روایت ہی ابوبرزہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ تسلی دیوے ثکلی کو پہنایا جاویگا اسکو لباس بہشت مین **فائدہ** ثکلی کہتے ہین اس عورت کو کہ جسکا فرزند مرگیا ہو رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث غریب **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْیُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا لِاٰلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا اور روایت ہی عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے کہا اسنے کہ جب آئی خبر موت جعفر کی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کرو جعفر کی اولاد کی واسطے کھانا فَقَدْ اَتَاهُمْ مَا یَشْغَلُهُمْ پھر بیشک آئی ہی انکو وہ چیز کہ باز رکھتی ہی انکو کھانا پکانے سے یعنے موت کی خبر رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے **فائدہ** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اہل میت کو اسکے اقربا اور ہمسایون پر کھانا بھیجنا مستحب ہی بعضے کہتے ہین کہ اہل مصیبت کے واسطے پہلے روز کھانا بھیجنا مکروہ نہین دوسرے روز بھیجنا مکروہ ہی اور وہ کھانا غیر اہل مصیبت بھی کھانا روا ہی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ نِیْحَ عَلَیْهِ فَاِنَّهٗ یُعَذَّبُ بِمَا نِیْحَ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو شخص کہ نوحہ کیا جاتا ہی اسپر پھر تحقیق وہ عذاب کیا جاتا ہی ساتھ اس چیز کے کہ نوحہ کیا جاتا ہی اسپر قیامت کے دن مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ اور روایت ہی عمرہ بنت عبد الرحمن سے کہ تحقیق اسنے کہا سنا مین نے حضرت عائشہ سے وَذُکِرَ لَهَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ عَلَیْهِ اس حالت مین کہ ذکر کیا گیا ان سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر کہتے ہین کہ تحقیق مردہ عذاب کیا جاتا ہی بسبب رونے زندے کے اسپر تَقُوْلُ یَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فرماتے ہین حضرت عائشہ بخشے اللہ ابی عبد الرحمن **فائدہ** یہہ کنیت ہی ابن عمر کی اور یہہ لفظ وہان بولتے ہین کہ جہان کوئی خطا کیا ہو کہتے ہین کہ اللہ اسکو بخشے اَمَا اِنَّهٗ لَمْ یَکْذِبْ وَلٰکِنَّهٗ نَسِیَ اَوْ اَخْطَاَ جانیو کہ تحقیق ابن عمر نے جھوٹھ نہ کہا لیکن بھول گیا ہی جو رسول خدا سے سنا یا کہ چوک گیا ہی اِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی یَھُوْدِیَّۃٍ یُبْکٰی عَلَیْھَا فَقَالَ اِنَّھُمْ لَیَبْکُوْنَ عَلَیْھَا وَاِنَّھَا لَتُعَذَّبُ فِیْ قَبْرِھَا سوا اسکے نہین ہی کہ گذرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت یہودی کے قبر پر رویا جاتا تھا اسپر تب فرمایا تحقیق یہہ لوگ روتے ہین اسپر اور تحقیق وہ عذاب کیٔ جاتی ہی اپنی قبر مین **فائدہ** حضرت نے اس یہودن کے حق مین فرمایا وہ بسبب اپنے کفر کے قبر مین عذاب پاتی ہی اور یہہ اسکو مرحوم جان کر روتے ہین سوا سبات کو ابن عمر نے سمجھا کہ رونے کے سبب سے اسپر عذاب ہوتا ہی ایسا نہین بلکہ ابن عمر نے بھول گیا یا خطا کھایا ہی اور تفصیل اسکی آیندہ حدیث مین آویگی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ**[۳] عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ تُوُفِّیَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَکَّۃَ فَجِئْنَا لِنَشْھَدَھَا وَحَضَرَھَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّیْ جَالِسٌ بَیْنَھُمَا اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے کہا اسنے کہ مری بیٹی عثمان بن عفان کی مکے مین پھر آسئے ہم تاکہ حاضر ہون اسکے جنازے پر اور حاضر ہوئے اسکے جنازے پر ابن عمر اور ابن عباس اور تحقیق مین بیٹھا ہوا تھا ان دونون کے بیچ مین فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَھُوَ مُوَاجِھُہٗ اَلَا تَنْھٰی عَنِ الْبُکَاءِ تب کہا عبد اللہ بن عمر نے عثمان کے فرزند عمرو کو اور وہ انکے سامھنے تھا کیا منع نہین کرتا ہی تو رونے سے عورتون کو فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ پھر تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک میت عذاب کیٔ جاتی ہی بسبب رونے اسکے گھر والون کے اسپر فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ کَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِکَ تب کہے ابن عباس نے تحقیق عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے بعضے ان باتون کو یعنے مضمون ایسا ہی تھا عبارت مین کچھ کم زیادہ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَکَّۃَ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِالْبَیْدَاءِ پھر حدیث بیان کی ابن عباس نے اور کہا کہ پھر آیٔن ساتھ عمر کے مکے سے یہان تک کہ پہنچے ہم بیدا مین جو وہ مکے اور مدینے کے درمیانے ایک مقام کا نام ہی فَاِذَا ھُوَ بِرَکْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَۃٍ پھر یکایک عمر قریب ہین سوارون کے درخت سمرہ کے سائے مین فَقَالَ اذْھَبْ فَانْظُرْ مَنْ ھٰؤُلَاءِ الرَّکْبُ تب فرمایا عمر نے جا اور دیکھ کون ہین یہہ سواران فَنَظَرْتُ فَاِذَا ھُوَ

صُهَیْبٌ پھر دیکھا مین نے تو وہ صہیب رومی ہین اور انکے ساتھ کئی سوار ہین قَالَ فَاَخْبَرْتُہٗ
کہا ابن عباس نے پھر خبر دیا مین نے عمر کو فَقَالَ ادْعُہٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی صُهَیْبٍ تب کہا عمر نے
بلاؤ اسکو پھر آیا مین صہیب پاس فَقُلْتُ ارْتَحِلْ فَالْحَقْ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور کہا مین نے
چلو اور ملو امیر المومنین عمرؓ سے فَلَمَّا اَنْ اُصِیْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَیْبٌ یَبْکِیْ یَقُوْلُ وَاَخَاہُ
وَاصَاحِبَاہُ پھر جب مدینے کو پہنچے اور زخمی کئے گئے عمرؓ آئے صہیب روتے ہوئے کہتے
تھے وای میرے بھائی وای میرے صاحب فَقَالَ عُمَرُ یَا صُهَیْبُ اَتَبْکِیْ عَلَیَّ وَقَدْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ
تب کہا عمر نے ای صہیب کیا روتا ہی تو مجھ پر اور حال یہہ ہی کہ تحقیق فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیشک میت عذاب کئی جاتی ہی لسبب بعضے رونے اُسکے گھر والون کے اسپر
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِعَایِشَۃَ پھر کہا ابن عباس نے پھر
جسوقت کہ مرے عمر ذکر کیا مین نے اسکا حضرت عایشہ سے یعنے عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میت
عذاب دئی جاتی ہی اسکے لوگ کے رونے سے اسپر فَقَالَتْ یَرْحَمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عُمَرَ لَا وَاللّٰہِ
مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ
عَلَیْہِ وَلٰکِنْ اِنَّ اللّٰہَ یَزِیْدُ الْکَافِرَ عَذَابًا بِبُکَاءِ اَھْلِہٖ عَلَیْہِ تب کہا حضرت عایشہ نے
رحم کرے اللہ عمر پر ایسا نہین ہی قسم اللہ کی نہین حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہہ کہ میت عذاب دئی جاتی ہی رونے سے اپنے گھر والون کے اسپر ولیکن اللہ زیادہ کرتا ہی
کافرون کو عذاب لسبب رونے اسکے گھر والون کے وَقَالَتْ عَایِشَۃُ اور فرمایا حضرت
عایشہ نے اپنے بات کی دلیل کے واسطے حَسْبُکُمُ الْقُرْاٰنُ بس ہی تمکو قرآن کہ اسی مین فرماتا
ہی وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی اور نہین اٹھاتا کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسرے کا
یعنے گناہ ایک کا دوسرے پر نہین لکھتے ہین سو رونا پلانا گناہ اہل میت کا میت بیچارے کو
کس واسطے عذاب ہوینگے اسکا کیا گناہ ہی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ وَاللّٰہُ
اَضْحَكَ وَاَبْکٰی کہا ابن عباس نے اس آیت کے مضمون پر یہہ آیت کہ اور اللہ ہنساتا ہی
اور رولاتا ہی یعنے آدمی جو بے اختیاری سے ہنستا اور روتا ہی سو اللہ ہنساتا اور اللہ
رولاتا ہی اس مین بندہ کی کچھ نہین قَالَ ابْنُ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَیْئًا
کہا ابن ابی ملیکہ نے پھر نہ کہا ابن عمر نے کچھ **فائدہ** یہہ حدیث دلیل ہی اسبات پر کہ

مجتہد دلیل کے تابع ہی جب دلیل شارع کی پہنچی اپنی خطا سے واقف ہو جاوے اور قبول کر لیوے
تا جھگڑا واقع ہو مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر **وَعَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ
جَلَسَ يُعْرَفُ فِيْهِ الْحُزْنُ اور روایت ہی حضرت عائشہ سے کہا کہ جب آئی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو خبر مارے جانے زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی جنگ
موتہ کے بیچ مسجد میں انکے غم میں بیٹھا جاتا تھا حضرت میں غم وَاَنَا اَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ
تَعْنِيْ شَقَّ الْبَابِ اور میں دیکھتی تھی دروازے کے سوراخ سے یعنے دروازے کے شگاف سے
فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ پھر آیا ایک شخص اور کہا کہ تحقیق عورتین
جعفر کی روتی ہین اور ذکر کیا انکے رونے کا فَاَمَرَهُ اَنْ يَنْهَاهُنَّ پھر حکم کیا اس شخص کو کہ منع
کرے انکو رونے سے فَذَهَبَ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ پھر گیا وہ شخص اور پھر آیا حضرت
پاس دوسرے بار نہ مانا عورتوں نے اسکا کہنا اور رونے سے باز نہ آیا فَقَالَ اِنْهَهُنَّ
فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ پھر فرمایا حضرت نے منع کر انکو پھر
آیا وہ شخص حضرت پاس تیسری بار کہا قسم اللہ کی غالب آئیں ہم پر عورتیں یا رسول اللہ
فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ پھر کہا حضرت عائشہ نے جانتی
ہوں میں کہ فرمایا حضرت نے اس شخص کو پھر ڈال انکے منہ میں خاک تا رونے سے باز آویں
حضرت عائشہ کہتے ہین فَقُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ اَنْفَكَ لَمْ تَفْعَلْ مَا اَمَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تب کہی میں اپنے دل میں اس شخص پر خطاب کرکے خاک پڑے
اللہ تیری ناک یعنے تجھکو خوار و ذلیل کرے کہ نہیں کیا تو نے جو کچھ کہ فرمایا تجھکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یعنے عورتوں کو جعفر کی رونے سے باز نہ کہا وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْعَنَاءِ اور خلاص نہ کیا تو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
رنج سے یعنے حکم حضرت کا پہنچا دیتا تھا بار بار اگر کیوں کہا کہ وہ رونے سے باز نہیں آتے
اور حضرت کو تکلیف میں کسواسطے ڈالا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اتفاق ہی مسلم اور بخاری کا اسپر
وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ وَفِيْ اَرْضِ
غُرْبَةٍ اور روایت ہی ام سلمہ سے کہا اسنے کہ جب مرے ابو سلمہ جو میرے پہلے خاوند تھے
کہا میں نے کہ ابو سلمہ مسافر ہی اور مسافرت کی زمین میں ہی **فائدہ** ابو سلمہ پہلے مکے سے

حبشے کو ہجرت کئے تھے سو وہان سے ہجرت کرکے مدینے مین آئے تھے تو مسافر تھے اور کسی سے بات چیت دوستی نہین رکھتے تھے لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ البتہ روؤن مین اُسپر ایسا رونا کہ لوگون مین ذکر ہوا کرے کہ کوئی اپنے خاوند پر ایسا نہ رویا ہوگا فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ پھر تحقیق کی تھی (تحقیق تھا) مین نے ابوسلمہ پر رونے کی اِذْ اَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِيْ یکایک آگئی ایک عورت چاہتی تھی کہ تائید کرے میری رونے مین فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهُ اللهُ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ پھر سامھنے آگئے اس عورت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کیا چاہتی ہی تو کہ داخل کرے شیطان کو اُس گھر مین کہ نکالا اسکو اللہ جس گھر سے دو بار **فائدہ** ایکبار مسلمان ہونے سے شیطان اس گھر سے نکل گیا ہی اور دوسرے بار ہجرت کرنے سے ام سلمہ کہتی ہین جب حضرت نے یہہ بات فرمائی وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ اَبْكِ اور باز رہی مین رونے سے پھر نہ روئی بعد اسکے رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت کیا اسکو مسلم نے

وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ اور روایت ہی نعمان بن بشیر صحابی سے کہا انہنے کہ بیہوشی ڈالی گئی عبداللہ بن رواحہ پر یعنے عبداللہ نے ایک وقت بیمار ہوئے تھے حالت مرگ کی آپہنچی تھی اگرچہ انہون نے بیماری سے نہین موا جنگ مین موتہ کے شہید ہوئے فَجَعَلَتْ اُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِيْ وَاجَبَلَاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ پھر شروع کیا اسکی بہن عمرہ نے رونا اور کہنا شروع کیا کہ افسوس ای پہاڑ ای ایسے اور ای ویسے شمار کرتی تھی اسپر خوبیان جیسا کہ عورات نوحے مین بیان کرتی ہین فَقَالَ حِيْنَ اَفَاقَ مَا قُلْتِ شَيْئًا اِلَّا قِيْلَ لِيْ كَذٰلِكَ پھر کہا عبداللہ بن رواحہ نے جب ہوش مین آیا کہا تو نے میرے اوصاف سے کچھ مگر کہا گیا مجھکو بطور مزاح کے ویساہی وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ اور زیادہ کیا ایک روایت مین یہہ کہ جب مرے ابن رواحہ نہ روئی عمرہ نے اسپر رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت کیا اسکو بخاری نے

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ اور روایت ہی ابوموسی سے کہا اسنے کہ سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین ہی کوئی مردہ کہ مرے فَيَقُوْمُ بَاكِيْهِمْ فَيَقُوْلُ

وَاجَبَلَاهُ وَاسَیِّدَاہُ وَنَحْوُ ذٰلِکَ اِلَّا وُکِّلَ اللّٰہُ بِہٖ مَلَکَیْنِ یَلْہَزَانِہٖ وَیَقُوْلَانِ
اَھٰکَذَا کُنْتَ پھر کھڑا ہو رونے والا ان مین کا اور کہے افسوس ای پہاڑ ای سردار اور مانند اسکے
اور الفاظ مگر مقرر کرتا ہی اللہ اسپر دو فرشتے مارتے ہین اسکے سینے پر اور کہتے ہین کیا ایسا ہی تھا تو
فائدہ یہہ بھی ایک طور کا عذاب ہی رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ
غَرِیْبٌ حَسَنٌ روایت کیا اسکو ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب حسن ہی **وَعَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ مَاتَ مَیِّتٌ مِنْ اٰلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ یَبْکِیْنَ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا اسنے مرگیا ایک میت
لوگون مین سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر جمع ہوئین عورتین اور رونے لگے اسپر فَقَامَ
عُمَرُ یَنْھَاھُنَّ وَیَطْرُدُھُنَّ پھر کھڑے ہوئے عمر منع کرنے لگے انکو اور کھدیڑنے لگے انکو فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْھُنَّ یَا عُمَرُ فَاِنَّ الْعَیْنَ دَامِعَۃٌ وَالْقَلْبَ
مُصَابٌ وَالْعَھْدُ قَرِیْبٌ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دے
انکو ای عمر اسواسطے کہ آنکھہ آنسو گرانے والی ہی اور دل مصیبت زدہ ہی وقت مصیبت کا قریب
اور تازہ ہی **فائدہ** اُن عورتون نے بغیر نوحہ کے آنسو بہائی تھین جیسا کہ حدیث سے صاف
معلوم ہوا اسکو عمر رضی اللہ عنہ نے مکروہ جانا حضرت نے انکو منع فرمایا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ
روایت کیا اسکو احمد اور نسائی نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَتْ زَیْنَبُ
بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَکَتِ النِّسَاءُ اور روایت ہی ابن
عباس سے کہا اسنے مرے زینب بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جو بی بی ابو العاص کی تھی
پھر روئین عورتین فَجَعَلَ عُمَرُ یَضْرِبُھُنَّ بِسَوْطِہٖ پھر کھڑے ہوئے عمر کہ انکو مارنے اپنے کوڑے سے
فَاَخَّرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ مَھْلًا یَا عُمَرُ پھر ہٹا دیا
عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا ٹھہر جا ای عمر ثُمَّ قَالَ اِیَّاکُنَّ وَنَعِیْقَ الشَّیْطَانِ ثُمَّ قَالَ
اِنَّہٗ مَھْمَا کَانَ مِنَ الْعَیْنِ وَالْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ پھر فرمایا عورتونکو بچاؤ اپنے تئین شیطان کے آواز سے
یعنے نوحہ کرنے سے اپنے کو بچاؤ جو کچھہ کہ ہو آنکھہ سے اور دل سے سو اللہ بزرگ و برتر کی طرف سے ہی یعنے آنسو بہانا اور غم کھانا
اللہ کی جانب سے ہی وَمِنَ الرَّحْمَۃِ اور رحمت اور مہربانی سے وَمَا کَانَ مِنَ الْیَدِ وَ
مِنَ اللِّسَانِ فَمِنَ الشَّیْطَانِ اور جو کچھہ کہ ہو ہاتھہ اور زبان سے سو وہ شیطان سے ہی
رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** الْبُخَارِیِّ تَعْلِیْقًا قَالَ لَمَّا

باب البکاء علی المیت

مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امْرَاَتُهُ الْقُبَّةَ عَلٰی قَبْرِهٖ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ اور روایت ہی بخاری سے بطور تعلیق کے جب مرے حسن بیٹے امام حسن بن علی کے کھڑا کیا انکی عورت نے خیمہ انکی قبر پر ایک برس **فائدہ** معنا تعلیق کا ہم آگے بیان کر چکے ہین اور حسن المثنی کی عورت ایک برس قبر کے پاس خیمے مین بیٹھی ہوئی رویا کی بعد ایک سال کے جب غم کم ہوا خیمہ اٹھا ڈالا فَسَمِعَتْ صَائِحًا يَقُولُ اَلَا هَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا فَاَجَابَهُ اٰخَرُ بَلْ يَئِسُوْا فَانْقَلَبُوْا اسنے ایک آواز کرنے والے کو کہتا تھا سنتے رہو بھلا پایا تمنے جسکو کھو یا تھا تب جواب دیا اسکو دوسرے نے نہین بلکہ نا امید ہوئے اور پھر گئے **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَاَبِيْ بَرْزَةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ اور روایت ہی عمران بن حصین اور ابو ہریرہ سے کہا ان دونون صحابہ نے نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازے کے فَرَاَوْا قَوْمًا قَدْ طَرَحُوْا اَرْدِيَتَهُمْ يَمْشُوْنَ فِيْ قُمُصٍ پھر دیکھا حضرت نے ایک گروہ کو اہل میت سے کہ پھینک دیئے تھے اپنے چادرین اور چلے تھے فقط پیراہن پہنے **فائدہ** یہہ رسم جاہلیت کی تھی جب جنازے کے ہمراہ چلتے ردا نہین اوڑھتے تا پریشانی پر اشارہ ہو فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِفِعْلِ الْجَاهِلِيَّةِ تَاْخُذُوْنَ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کام پر جاہلیت کے عمل کرتے ہو اَوْ بِصُنْعِ الْجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُوْنَ یا کام سے جاہلیت کے مشابہت کرتے ہو لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَدْعُوَ عَلَيْكُمْ دَعْوَةً تَرْجِعُوْنَ فِيْ غَيْرِ صُوَرِكُمْ تحقیق قصد کیا مین نے کہ بد دعا کرون تم پر ایسی بد دعا کہ ہو جاؤ تم اپنی دوسری صورت مین یعنے صورت مسخ ہو جاوے سؤر بندر بن جاؤ قَالَ فَاَخَذُوْا اَرْدِيَتَهُمْ وَلَمْ يَعُوْدُوْا لِذٰلِكَ کہا راوی نے پھر لین سب نے اپنی چادرین اور پھر نہ کیا ایسا کام جاہلیت کا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُتْبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ اور روایت ہی ابن عمر سے کہا اسنے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے کہ ساتھ کیا جاوے اس جنازے کے جسکے ساتھ نوحہ کرنے والی ہو **فائدہ** جنازے کے ہمراہ جانا سنت ہی لیکن نوحہ گر اسکے ساتھ ہونے کے سبب سے ترک کیا جاتا ہی اسیطرح دعوت کو قبول سنت ہی مگر وہان ناچ راگ ہو تو

اور کہا یا چھ ... حسنٌ ... ابن ماجہ نے روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ مَاتَ ابْنٌ لِّیْ فَوَجَدْتُ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا انسے کہ مرگیا ایک بیٹا میرا غم کھایا مین اسپر هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَیْهِ شَیْئًا یُطَیِّبُ بِاَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا کیا سنا ہی تمنے اپنے دوست جانی یعنی پیغمبر خدا سے کہ درود اللہ کا اور سلام اسکا ان پر ہووے کوئی ایسی چیز کہ خوش کرے ہمارے دل اپنے مردون کی طرف سے قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کہا ابو ہریرہ نے ہان سنا ہو مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرمایا صِغَارُهُمْ دَعَامِیْصُ الْجَنَّةِ چھوٹے لڑکے مسلمانون کے جو مرتے ہین دعامیص ہین بہشت کے **فائدہ** دعموص ایک چھوٹا کیڑا ہوتا ہی پانی مین غوطہ مارتا ہی اور نکلتا ہی سو چھوٹے لڑکے بہشت مین پھرتے ہین جہان چاہتے ہین جاتے ہین اور ہر کام مین دخل دیتے ہین یَلْقٰی اَحَدُهُمْ اَبَاهُ فَیَاْخُذُ بِنَاحِیَةِ ثَوْبِهٖ فَلَا یُفَارِقُهٗ حَتّٰی یُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ ملاقات کریگا کوئی ایک ان مین سے اپنے باپ کی اور پکڑیگا کونا اسکے کپڑے کا پھر جدا ہو ویگا اس سے یہان تک کہ داخل کریگا اسکو بہشت مین **فائدہ** اس حدیث مین باپ کا ذکر ہی فقط ماکا ذکر نہین یا اسواسطے ہی کہ باپ اصل ہی بیٹے کا یا اسلئے کہ مردان اکثر صبر کرتے ہین اور عورات بہت بے صبر ہوتے ہین اور بعضے احادیث مین ماکا ذکر بھی آیا ہی اور بعضے حدیثون مین ماباپ دونون ... جیسا ... رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ روایت کیا اسکو مسلم اور احمد نے اور لفظ احمد کا ہی

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِیْثِكَ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا اسنے کہ آئی ایک عورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حصہ لیتے ہین مرد ہین آپ کی حدیث سے اور فائدہ پاتے ہین آپکے نصایح سے فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ یَوْمًا نَاْتِیْكَ فِیْهِ پھر مقرر کرو ہمارے واسطے اپنی ذات شریف ایک روز کہ آوین ہم پاس اسدن تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ تا کہ سکھلاؤ آپ ہمکو اس چیز سے کہ سکھلایا آپ کو اللہ نے فَقَالَ اجْتَمِعْنَ فِیْ یَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِیْ مَكَانِ كَذَا وَكَذَا آپ فرمایا حضرت نے جمع ہو تم فلانے فلانے دن فلانے فلانے

مکان مین فاجتمعن فاتاھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلمھن مما علمہ اللہ پھر جمع ہوئین عورتین تب آئے انکے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر سکھلایا انکو اس چیز سے جو سکھلایا تھا انکو اللہ نے ثم قال ما منکن امراۃ تقدم بین یدیھا من ولدھا ثلاثۃ الا کان لھا حجابا من النار پھر فرمایا حضرت نے نہین ہی تم مین سے کوئی عورت کہ بھیجے اپنے آگے اپنے فرزند سے تین مگر ہوگا اسکا فرزند کو آگے بھیجنا اسکے واسطے پردہ آگ سے یعنے دوزخ کی آگ مین جانے کا مانع ہوگا فقالت امراۃ منھن یا رسول اللہ او اثنین فاعادتھا مرتین تب کہا ایک عورت نے ان مین سے یا رسول اللہ یا دو فرزند بھیجے ہو تو اور دوہرا کے کہا اس عورت نے یہہ بات دوبار ثم قال واثنین واثنین واثنین تب فرمایا حضرت نے اور دو ہی اور دو ہی اور دو ہی یعنے تین بار فرمایا کہ دو فرزند آگے ماکے دنیا سے جانا اسکو دوزخ مین جانے سے مانع ہوتے ہین رواہ البخاری روایت کیا اسکو بخاری نے وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یتوفی لھما ثلثۃ الا ادخلھما اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ ایاھما اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہین کوئی دو مسلمان یعنے ماباپ کہ مرے دونون کے تین فرزند مگر یہہ کہ داخل کریگا دونون کو اللہ نے بہشت مین زیادتی سے اپنی رحمت کے ان دونون کو فقالوا یا رسول اللہ او اثنان قال او اثنان پھر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ یا دو ہی فرزند مرین فرمایا یا دو ہی فرزند مرین ہون تو بھی اللہ بہشت مین انکے ماباپ کو داخل کریگا قالوا او واحد قال او واحد عرض کیا یا ایک ہی فرزند مرا ہو تو فرمایا یا ایک بھی موا ہو تو یہی حکم ہی ثم قال والذی نفسی بیدہ ان السقط لیجر امہ بسررہ الی الجنۃ اذا احتسبتہ پھر فرمایا قسم ہی اس خداے پاک کی کہ جان میری جسکے ہاتھہ مین ہی کہ پیٹ سے ناتمام گرا ہوا بچہ کھینچیگا اپنی ماکو اپنے نار سے بہشت کی طرف جس وقت کہ ثواب چاہیگی اسکی مرنے سے یعنے صبر کریگی اور نہ رو دیگی تو وہ بچہ اپنے ناف کے تار سے اپنی ماکو بہشت مین کھینچ لے جاویگا فائدہ سرر کہتے ہین ناف کے تار کو جو لڑکے کے ناف مین مثل رسی کے ہوتا ہی اسکو کاٹتے ہین اور نالا بدا نام مشہور ہی جب ناتمام بچے کا یہہ حال ہو پورا بچہ مرے اور اسکی ما اسپر صبر کریگی تو کیون وہ بہشت مین داخل نہو گی

رَوَاہُ اَحْمَدُ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ مِنْ قَوْلِہٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ روایت کیا
اسکو احمد نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت کے قول والذی نفسی بیدہ سے آخر تک اور
اول حدیث من مسلمین سے آخر تک اسکی روایت مین نہین ہی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَۃً مِنَ الْوَلَدِ
لَمْ یَبْلُغُوا الْحِنْثَ کَانُوْا لَہٗ حِصْنًا حَصِیْنًا مِنَ النَّارِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سے
کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ آگے بھیجے تین بچون کو اپنے فرزند مین سے
کہ نہ پہنچے ہون گناہ کو اور حد بلوغ کو ہونگے وہ تینون بچے اسکے واسطے پناہ مضبوط دوزخ کی آگ سے
فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَیْنِ تب کہا ابو ذر نے آگے بھیجا ہون مین دو فرزند قَالَ وَاثْنَیْنِ
اور فرمایا اور دو فرزند بھی پناہ ہوتے ہین آگ سے قَالَ اُبَیُّ ابْنُ کَعْبٍ اَبُو الْمُنْذِرِ سَیِّدُ
الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا کہا ابی بن کعب ابو المنذر قاریون کے سردار نے بھیجا ایک مین نے
ایک فرزند فائدہ ابی بن کعب کی کنیت ابو المنذر تھی اور انکو قاریون کے سردار اور سید الانصار
کہتے تھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انکو سید المسلمین بھی کہا ہی قَالَ وَوَاحِدٌ فرمایا
حضرت نے اگر ایک فرزند آگے بھیجا تو آگ سے بچاتا ہی فائدہ حضرت نے پہلے تین فرزند
کے واسطے فرمایا جب دو ایک کا حال پوچھا گیا تو اسکا بھی یہی حکم ہی فرمایا اسکا سبب یا یہہ ہی
کہ اسیوقت اسبات پر وحی نازل ہوئی یا یہہ کہ حضرت نے دعا فرمائی قبول ہوگئی تب یہہ حکم فرمایا
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
روایت کیا اسکو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث غریب ہی وَعَنْ
قُرَّۃَ الْمُزَنِیِّ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہُ ابْنٌ لَّہٗ
اور روایت ہی قرہ مزنی صحابی سے تحقیق کہ ایک شخص آتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
اسکے ساتھ رہتا ایک بیٹا اسکا فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّہٗ تب فرمایا
اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دوست رکھتا ہی تو اسکو فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَحَبَّکَ
اللّٰہُ کَمَا اُحِبُّہٗ تب کہا یا رسول اللہ دوست رکھے آپکو اللہ جیسا کہ دوست رکھتا ہون مین
اسکو یعنے مین اس لڑکے کو بہت دوست رکھتا ہون فَفَقَدَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ پھر نہ پایا اس لڑکے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تب فرمایا
کیا ہوا بیٹا فلانے کا یعنے کہان گیا اور کیا حال ہی اسکا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاتَ

عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ مر گیا **فائدہ** وہ شخص بھی اس مجلس مین حاضر تھا حضرت نے غم کی بات
اس سے نہ پوچھی بشارت مین اسکو خطاب کیا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا تُحِبُّ
اَنْ لَّا تَاْتِیَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ اِلَّا وَجَدْتَّہٗ یَنْتَظِرُکَ تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا نہین دوست رکھتا ہی تو کہ نہ آوے تو کسی دروازے پر بہشت کے دروازون مین
سے مگر پاوے تو اسکو کہ انتظار کرتا ہی تیری فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَہٗ خَاصَّۃً اَمْ لِکُلِّنَا
تب کہا اس مرد نے یا رسول اللہ یہہ بشارت خاص اسیکے واسطے ہی یا ہم سب کے لئے قَالَ بَلْ لِکُلِّکُمْ
فرمایا بلکہ تم سب کی واسطے ہی رَوَاہُ اَحْمَدُ روایت کیا اسکو احمد نے **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ السِّقْطَ لَیُرَاغِمُ رَبَّہٗ اِذَا دَخَلَ اَبَوَیْہِ
النَّارَ اور روایت ہی حضرت علیؓ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کچا
حمل جو گرتا ہی بیشک جھگڑیگا اپنے رب سے کہ جب ڈالیگا اسکے ماباپ کو دوزخ کی آگ مین فَیُقَالُ
اَیُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّہٗ اَدْخِلْ اَبَوَیْکَ الْجَنَّۃَ تب کہا جاویگا ای پیٹ سے گرے ہوئے
لڑکے جھگڑنے والے اپنے رب سے لے آ اپنے ماباپ کو بہشت مین فَیَجُرُّهُمَا بِسَرَرِہٖ حَتّٰی یُدْخِلَهُمَا
الْجَنَّۃَ پھر کھینچیگا ماباپ کو اپنے ناف کی نار سے یہان تک کہ داخل کریگا دونون کو بہشت مین
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یَا ابْنَ اٰدَمَ اِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ
عِنْدَ الصَّدْمَۃِ الْاُوْلٰی اور روایت ابو امامہ سے اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا حضرت نے کہتا ہی اللہ برکت والا بزرگ ای بیٹے آدم کے اگر صبر کرے تو اور ثواب چاہے تو نزدیک
اول کوفت مصیبت کے لَمْ اَرْضَ لَکَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّۃِ تو راضی نہونگا مین تیرے واسطے ثواب دینے
مین سوائے بہشت کے یعنے البتہ تجھکو بہشت مین لاونگا رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے
وَعَنْ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ وَّلَا
مُسْلِمَۃٍ یُّصَابُ بِمُصِیْبَۃٍ فَیَذْکُرُهَا وَاِنْ طَالَ عَهْدُهَا اور روایت ہی امام حسین بن علی
سے کہ اسنے نقل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہین کوئی مسلمان مرد اور نہ مسلمان عورت کہ پہنچے انکو
مصیبت پھر یاد کرے اسکو اگرچہ دراز ہو زمانہ مصیبت کا فَیُحْدِثُ لِذٰلِکَ اسْتِرْجَاعًا پھر
از سر نو کہے اس مصیبت کی واسطے انا للہ وانا الیہ راجعون اِلَّا جَدَّدَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی
لَہٗ عِنْدَ ذٰلِکَ فَاَعْطَاہُ اللّٰہُ مِثْلَ اَجْرِهَا یَوْمَ اُصِیْبَ بِهَا مگر تازہ ثواب دیتا ہی اللہ برکت والا

بزرگ اسکی واسطے نزدیک انا للہ کہنے کے پھر دیتا ہی اسکو اللہ مانند اس دن کے ثواب کے کہ جسدن پہنچا یا گیا تھا مسلمان وہ مصیبت رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِی شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت کیا اسکو احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین

وَعَنْ [۲۱] اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِکُمْ فَلْیَسْتَرْجِعْ فَاِنَّهٗ مِنَ الْمَصَائِبِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا اسنے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ٹوٹ جاوے نعلین کا تسمہ تم مین سے کسی کا پھر چاہیئے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہے اسواسطے کہ یہہ بھی مصیبت مین داخل ہی

وَعَنْ [۲۲] اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَالَ اور روایت ہی ام درداء سے جو عورت ابو درداء کی ہی کہا اسنے کہ سنا مین نے ابو درداء کو کہتا تھا کہ سنا مین نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ تحقیق اللہ برکت والا بزرگ نے عیسی کو فرمایا کہ یَا عِیْسٰی اِنِّیْ بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ اُمَّةً اِذَا اَصَابَهُمْ مَا یُحِبُّوْنَ حَمِدُوا اللّٰهَ وَاِنْ اَصَابَهُمْ مَا یَکْرَهُوْنَ اِحْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ ای عیسی تحقیق مین بھیجنے والا ہون تیرے بعد ایک امت کو کہ جب پہنچے انکو وہ چیز جو دوست رکھتے ہین اسکو مثل نعمت کے حمد و شکر کرینگے اللہ کا اور اگر پہنچے انکو وہ چیز کہ ناخوش رکھتے ہین اسکو مثل بلا اور آفت کے تو ثواب کی امید رکھینگے اور صبر کرینگے اور حال یہہ ہی کہ نہین ہی انکو برداشت اور عقل فَقَالَ یَا رَبِّ کَیْفَ یَکُوْنُ هٰذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ تب کہا عیسی نے ای رب میرے کسطرح ہوگا یہہ انکو صبر اور امید ثواب کی اور حال یہہ ہی کہ نہین ہی برداشت اور نہ عقل فَقَالَ اُعْطِیْهِمْ مِنْ حِلْمِیْ وَعِلْمِیْ تب فرمایا پروردگار نے دونگا مین انکو اپنے حلم مین سے اور اپنی علم مین سے **فائدہ** مصیبت کے صدمے سے انکا حلم اور عقل جاتی رہیگی باوجود اسکے صبر کرینگے اور امید ثواب کی رکھینگے رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت کیا ان دونون حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان مین

بَابُ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ

یہہ باب ہی بیان مین زیارت قبرون کے

فائدہ زیارت قبور کی بالاتفاق مستحب ہی اسواسطے کہ دل نرم ہوتا ہی اور موت یاد آتی ہی اور دنیا کی فنا کی کیفیت معلوم ہوتی ہی اور مردون کے حق مین دعا ہوتی ہی اور انکی مغفرت چاہتی ہین اور اسپر احادیث وارد ہوئے ہین کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بقیع کو تشریف لیجاتے اور اہل قبور پر سلام کرتے اور انکی مغفرت چاہتے لیکن اہل قبور سے تائید چاہنا اور استمداد کرنا سوائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اکثر فقیہون نے اسکا انکار کیا ہی اور مشائخ صوفیہ کے پاس استمداد اہل

قبور سے درست ہی اور امام شافعی کہتے ہین کہ قبر موسی کاظم کی دعا کی قبولیت کی واسطے تریاق مجرب ہی اور حجت الاسلام امام محمد غزالی نے کہا ہی کہ جس سے زندگی کی حالت مین استمداد کیا جاتا ہی بعد وفات کے بھی اس سے تائید چاہنا روا ہی آداب زیارت کے یہہ ہین کہ قبر کی طرف منہہ اور پیٹھہ قبلے طرف کرین اور سلام کہین اور قبر کو ہاتھہ سے نہ چھونا اور بوسہ نہ دینا اور اپنے کو خمیدہ نکرنا اور خاک پر منہہ نہ رگڑنا کہ یہہ عادت نصارون کی ہی اور قرآن پڑہنا قبر کے پاس امام ابوحنیفہ کے پاس مکروہ ہی اور امام محمد کے پاس مکروہ نہین اور فتوی قول پر امام محمد کے ہی اور زیارت قبور کی جمعہ کے روز افضل ہی دوسرے دنون سے اول روز مین جمعہ کے زیارت کرنا بہت بہتر ہی اور حرمین شریفین کی چال یہی ہی اور ہمارے ملک مین عوام لوگ جمعہ کے دن زیارت قبور سے منع کرتے ہین اور اس باب مین جو حدیث لاتے ہین ہرگز صحیح نہین اور بے ضرورت قبرون مین سیر کرنا مکروہ ہی اور بعد موت کے سات روز تک صدقہ اور خیرات کرنا مستحب ہی اور اسبات پر احادیث صحیح وارد ہوئے ہین اور ہر جمعہ کی شب کو روح میت کی اپنے گھر کو آتی ہی اور دیکھتی ہی کہ اپنے واسطے کچھہ تصدق کرتے ہین یا نہین واللہ اعلم

الفصل الاول فصل پہلی عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا روایت ہی بریدہ صحابی سے کہا انہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تھا مین تمکو زیارت سے قبور کے پہلے سو اب زیارت کرو اسکی **فائدہ** زیارت قبرون کی اول اسلام مین اسواسطے منع کیا تھا کہ ایام جاہلیت کے قریب تھے کہین لوگ عادت کے موافق قبرون کے ساتھہ عمل نکرین جب شرع کے احکام ہرایک کو معلوم ہوگئے اب پہلا حکم منسوخ کردیا اور زیارت قبور کی اجازت فرمایا اور عورتین قبور کی زیارت کرنے مین فقہا اختلاف کرتے ہین بعضون نے کہا ہی کہ رخصت زیارت قبور کی مرد عورت سب کو شامل ہی اور اور حدیث مین جو آیا ہی کہ زیارت کرنے والی عورت پر خدا لعنت کرے سو یہہ حدیث رخصت کے آگے وارد ہوئی ہی واللہ اعلم وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ اور منع کیا تھا مین تمکو نگاہ رکھنے کو قربانی کے گوشت سے زیادہ تین روز سے سو اب نگاہ رکھو جب تک کہ تمکو ظاہر ہو یعنے جب تک تمکو خوش لگے تب تک نگاہ رکھو **فائدہ** اول اسلام مین لوگ محتاج تھے اسواسطے حکم تھا کہ تین روز سے زیادہ گوشت قربانی کا نرکھین تا مسکین لوگ کو بھی گوشت پہنچے جب اللہ نے فراغت دی اب حاجت لوگون کو نرہی تو فرمایا کہ جب تک تمکو اچھا لگے تب تک نگاہ رکھو وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا